ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

اجلاس ششم ندوۃ العلماء

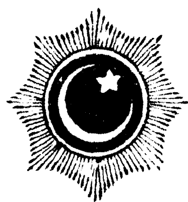
منعقدہ

۱۳-۱۴-۱۵- ذی قعدہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۲۶-۲۷-۲۸- مارچ سنہ ۱۸۹۹ع

روز شنبہ یکشنبہ- دوشنبہ واقع شاہجہانپور

حسب الحکم

ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء



محمود المطابع کانپور میں باہتمام محمد علی چھاپی گئی

کتبخانۂ دار العلوم ندوۃ العلما

دار العلوم مین بہت بڑا کتب خانہ قائم کرنیکی حاجت ہے

مسلمانونکی اقبالمندی کے زمانے مین کتب خانہ دولت لازوال سمجھا جاتا تھا کوئی گھر ایسا ہی بے نصیب ہوگا جسمین کتبخانہ نہو۔ علاوہ ان کتبخانون کے مدارس اور جوامع مین مطالعہ کیلیے بڑے بڑے کتبخانے ہوتے تھے جنمین شائقین ہر وقت مجمع رہتے تھے اور اپنے دماغونکو علمی ذخیرہ سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے انتہائی دور مین بھی کتبخانے جابجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے مین کتابون کے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنیکی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت مین کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ۔ کتابین جمع کرتے تھے اور اُن کو مال وزر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نخاس اور گدڑیونمین بعض وقت ایسی کتابین نظر آجاتی ہین جنکو گدڑیون کا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر افسوس ہو کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہوگئے یا ہوتے جاتے ہین یا یورپ کے اقبالمندونکے کتبخانونکی زیب و زینت بنتی ہین اور وہ انسے متمتع ہوتے ہین۔ اسوقت بھی پُرانے گھرانون مین ہزارہا کتابین کیڑونکی خوراک ہو رہی ہین اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہجانے والے ہین اسلیے اگر اب بھی مسلمان توجہ کرین اور ان کتابونکو دار العلوم کے کتبخانے مین بھیجدین تو وہ صرف محفوظ ہی نہین رہین گی بلکہ انکی فیض کا سلسلہ جاری ہوجائیگا جسکی نظیر مولوی عبد الرافع خانصاحب بی۔اے۔ ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی نے قائم کردی ہو مصنفین ملک اگر اِسکی طرف توجہ کرین تو علاوہ امداد کتب خانے کے انکو یہ فائدہ ہو سکتا ہو کہ تصنیف ایسے کتب خانے مین جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہین ہو۔ تاجران کتب و مالکان مطابع کی ادنی توجہ سے کتابون کا بہت بڑا ذخیرہ ہوسکتا ہو اور مصر کے کتبخانہ خدیوی کیطرح جو مدارس و جوامع کے کتبخانونکو یکجا کرکے ترتیب دے لیا گیا ہو ایک بڑا کتب خانہ ہندوستان مین قائم ہوسکتا ہو اور مسلمانونکی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہو۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وعلی من نصر دینہ وصحابہ

چار سال تک متواتر ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے اس شان وشوکت اور احتشام کے ساتھ ہوئے جو باعتبار عظمت اور اجتماع کثیر علما ومشائخ کے بے مثل مانے گئے ہین اور اُنسے جن نتائج حسنہ کے پیدا ہونے کی توقع ہی انکو ملک وقوم نے دل سے تسلیم کیا ہی۔ تاہم بعض احباب نے اکثر یہ خیال ظاہر کیا ہی کہ جلسے کی یہ شان وشوکت بالکل بے سود ہی اور اسمین جسقدر روپیہ صرف ہوتا ہی وہ ملک کی بربادی اور مسلمانونکی تباہی کا باعث ہی" ندوۃ العلما کے ذمہ دار ارکان اس نکتہ چینی سے ناآشنا نہین تھے" مگر وہ جانتے تھے کہ ندوۃ العلما ابھی تک ابتدائی حالت مین ہی۔ اور گو کہ ملک وقوم نے اسکی عظمت کو تسلیم کرلیا ہی مگر مسلمانونکی معمولی سرگرمی اور دلسردی پر نظر کرکے یہ امر اندیشناک ہی کہ جلسہ کسی سال ملتوی کردیا جائے یا جس پیمانے پر کیا جاتا ہی اُسمین کمی کردی جائے۔ یہانتک کہ سوء اتفاق سے سال گذشتہ مین ایسے حوادث اتفاقیہ پیش آگئے کہ خود ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کی یہ رائے ہوگئی کہ اس سال جلسہ سالانہ موافق معمول کے نہو۔ چنانچہ اس سال جلسہ سالانہ کے لیے دعوت عام نہین دی گئی بلکہ جلسہ خاص کیا گیا جسمین ارکان انتظامیہ کے علاوہ وکلاے انجمن اور

خاص خاص دردمندان اسلام شریک ہوئے اور امور تصفیہ طلب مباحثہ ہوکر طے ہوئے جسکی
رو داد حسب دستور شائع ہو چکی ہے۔ اس جلسے کے معمولی پیمانے پر ہونے کا یہ محسوس اور ظاہری
اثر دیکھا گیا کہ ملک مین ایک عام افسردگی پیدا ہوگئی اور چندۂ ممبری کے ذریعے سے یا جلسے مین
شرکت کے اثر سے جو آمدنی ندوۃ العلما کی ہو جاتی تھی وہ بہت کم ہوگئی یہان تک کہ بعض بعض
موقع شناس حضرات نے یہ مشہور کر دیا کہ "ندوۃ العلما ٹوٹ گیا"۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ندوۃ العلما
کا سالانہ جلسہ جس پیمانے پر ہوتا ہے اسکی سخت حاجت ہے اور خیالون مین تازہ سرگرمی کے پیدا
کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہین۔ علاوہ اسکے علما و مشائخ کا ایک جگہ مجتمع ہونا اس اجتماع
کی برکت سے اینمین ارتباط کا پیدا ہونا میل جول سے اتفاق باہمی کا مستحکم ہونا۔ رؤسا اور عامۂ مسلمین کا
اُنکے ارشاد و ہدایت سے مستفید ہونا۔ اور اولٓئک لا یشقی جلیسہم کے انوار سے منوّر ہونا۔ علما اور عامۂ
مسلمین کی باہمی وحشت کا دور ہو کر انمین شفقت اور اُنمین حسن ارادت کا پیدا ہونا۔ یہ باتین بجائے خود ایسی مفید ہین جو
ہرگز نظر انداز کرنیکے قابل نہین۔ علاوہ اسکے ندوۃ العلما کی تجویزین جس وسیع پیمانے پر دکھائی گئی ہین وہ ایسی سہل الحصول نہین
ہین جو چند افراد کے مشورے اور کوشش سے پوری ہو سکین جیسا کہ انکا اثر تمام مسلمانون پر
یکسان پڑنے والا ہے ویسا ہی وہ تمام مسلمانونکی کوشش اور مشورے کی محتاج ہین یہی وجہ ہے کہ
جن حضرات نے اب تک ان مقاصد کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور اسکی فکر و تدبیر کو چند افراد
کی کوشش تک محدود رکھا وہ اب تک کامیاب نہین ہوئے۔ بہر حال جلسے کی ظاہری شان و
شوکت اور بوریا نشین بزرگونکی صدر نشینی حکمت سے خالی نہین بقول سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

هذا للخق و هذا للخلق۔

سلسلۂ ہدایت و ارشاد کو دیکھو! ابنائے زمانہ پر اثر ڈالنے کے لیے اُنکے شوق اور میلان طبیعت کے
لحاظ سے ہدایت کے سامان جُدا جُدا نظر آتے ہین۔ کسی زمانے مین جادو کا زور رہے اور عصا و ید بیضا
سے انکو گرویدہ کیا جاتا ہے۔ کبھی طبابت کو ترقی ہے تو اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
کے آیات بینات سے گردنین جھکائی جاتی ہین۔ ہمارے حضرت (روحی فداہ) کے عہد سعادت مہد مین

فصاحت و بلاغت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا اور تمام عرب اسکے نشے مین بدست ہو رہا تھا اسواسطے
آپکو ایسا معجزہ عطا ہوا جسنے سب کا ناطقہ بند کر دیا ارشاد ہوا لئن اجتمعت الانس والجن علے
ان یاتوا بمثل ھذا القراٰن لا یاتون بمثلہ ولوکان بعضھم لبعض ظھیرا ختم نبوت کے
بعد مجتہدین اور مجدد دین کے ذریعہ سے سلسلۂ ہدایت جاری ہوا اور ہر زمانے مین موافق عادت
مستمرہ اہل زمانہ کے ہدایت مختلف طریقون سے کی گئی۔ جب فلسفۂ یونان کا زور ہوا تو مجتہدین
نے اسکے مقابلے مین اسلام کا فلسفہ قائم کر دیا اور اسمین ایسی موشگافیان کین کہ اہل زمانہ دنگ
ہو گئے اور اُنکو جلد تر معلوم ہو گیا کہ فلسفہ اسلام کے سامنے فلسفۂ یونان محض بے حقیقت ہی
پس جبکہ اس زمانے مین فلسفہ جدید نے عام طور پر دلون مین اپنا سکہ جما لیا ہے اور دہریت
والحاد کا زور بڑھتا جاتا ہے اور وہ تمام کوششین بیکار ہو چکی ہین جو اسکے روکنے مین
صرف کی گیئن جیسا کہ عہد قدیم مین فلسفہ یونان کے روکنے کی تدبیرین رائگان ہو چکی تھین۔
اور اس روک ٹوک کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ ضرورت زمانہ نے علما اور عامۂ مسلمین کے ارتباط باہمی کو
توڑ دیا ہی اور ان دونون گروہون مین ایسی نفرت و وحشت کی حد فاصل قائم ہو گئی ہی جس سے
مغائرت اور بیگانگی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ علما انکو مُنہ لگانے کے قابل نہین سمجھتے اور عامۂ
مسلمین اُنکے علم و فضل کو تسلیم نہین کرتے دوسرے بیٹھے بیٹھے رد و قدح ہوتی ہے۔ اور غلط
بدگمانیون کے پیدا ہو جانے سے ایک کی نظر مین دوسرا بے اعتبار ہو گیا ہی
جسکا نتیجہ یہ ہی کہ نہ علما کے وعظ و بیان سے نئی روشنی والے مستفید ہوتے ہین نہ اُنکے خیالات سے
علما واقف ہوتے ہین جس سے حضرت کی پاک و مقدس شریعت جنگ و جدل اور نفرت و وحشت
کی تختہ مشق بن رہی ہی۔ اور قیامت یہ ہی کہ جب علما رہبری کے قابل نہ سمجھے گئے یا خود ان بزرگون
نے عزلت نشینی کو راہنمائی پر ترجیح دی تو ہر شخص احکام شریعت مین موشگافیان کرنے لگا۔ اور
ضلوا فاضلوا کا بد نظارہ ہماری آنکھون کے سامنے پھر گیا جس سے اِس بات کا اندیشہ پیدا
ہو گیا کہ اگر خدا نخواستہ یہی حالت رہی تو نہایت خطرناک زمانہ آنے والا ہے۔ مگر خدا کا شکر

کرنا چاہیے کہ دفعتہً ندوۃ العلما کا خیال دلون مین پیدا ہوا اور اُسنے ابناے زمانہ کو اپنی طرف کھینچنے کیواسطے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے زمانے والون کو وحشت نہو اور وہ اسمین شریک ہونا گوارا کرین اور دونون گروہونکے ملنے جُلنے سے رشتہ ارتباط مین ترقی ہو۔ باہمی کشیدگی اور غائبانہ بدگمانیون نے جو باہم دلون مین کدورتین پیدا کردی ہین وہ دفع ہون۔ تاثیر اور تاثیر کا سامان مہیّا ہوا چاہیے تاکہ ندوۃ العلما کا قائم ہونا خدا کی رحمت سمجھا جائے۔ اِس کارروائی سے جو عمدہ نتیجے پیدا ہوئے ہین وہ پچھلے سال کی رپورٹ مین تفصیل کے ساتھ دکھائے گئے ہین۔

اس امن و آسائش کے زمانے مین جبکہ ہندوستان کی تمام قومین گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ عاطفت ترقی کر رہی ہین اگر ہم اپنی دینی و دنیوی حالت کو نہ سنبھالین گے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ رفتہ رفتہ سچائی اور راست بازی کا نام و نشان بھی باقی نرہے گا اور ظاہر ہو کہ دنیوی ترقی جو دینداری سے خالی ہو ہزار تنزل سے بدتر ہے ع لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین بہرحال جلسۂ سالانہ کا معمولی طریقے سے ہونا بہت ضروری ہے۔

شاہجہانپور مین جلسے کی تحریک

سالگذشتہ مین جلسے کے نہونے سے ہمارے دوستون نے طرح طرح کی افواہین اُڑا دی تھین اور ملک مین اس بات کا چرچا پھیلا دیا تھا کہ ندوۃ العلما ٹوٹ گیا یا اُسکے ارکان متزلزل ہو گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہو کہ وہ اس بات سے بالکل ناآشنا تھے کہ ندوۃ العلما کا وجود منجانب اللہ ہے یہ انسانی قوت کا کرشمہ نہین ہو۔ ہمنے سالگذشتہ کی رودادمین اِسکو بہت بسط کے ساتھ بیان کیا تھا اور ہمکو اُمید قوی تھی کہ اِس سال اسکا ظہور عمدگی سے ہوگا۔ چنانچہ جلسۂ سالانہ کی تحریک ہنوز شروع نہین ہوئی تھی کہ دفعتاً مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب دپٹی کلکٹر پنشنر کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس سال شاہجہانپور مین جلسۂ سالانہ ہو۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اُنھون نے روساے شاہجہانپور سے خط وکتابت کی۔ اہل شاہجہانپور گویا پہلے ہی سے گوش برآواز ہو رہے تھے یہ سُنتے ہی لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہماری انجمن کے معزز رکن مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور نظام

دکن و رئیس شاہجہانپور جو پہلے سے اِس بات کے خواہشمند تھے اور شاہجہانپور کے رئیسون کو
بطور خود اسکا شائق بنا چکے تھے اِسی بات کے منتظر تھے کہ خود شاہجہانپور کے رؤسا اپنی استدعا ظاہر
کرین۔ جب انکو معلوم ہوا کہ شاہجہانپور مین ندوۃ العلما کی ہمدردی کا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہی
اور وہانکے لوگ متمنی ہین کہ اِس مرتبہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ شاہجہانپور مین منعقد ہو لہذا بغرض
انتظام جلسۂ سالانہ کے مولوی صاحب ممدوح نے اپنے مکان پر روسا و عمائد شہر کا ایک جلسہ منعقد
کیا۔ حافظ محمد سمعیل صاحب وکیل نے ایک پر اثر تقریر کی اور اِسی جلسے مین بالاتفاق مجلس معین الندوہ
قائم کی گئی جسکے صدر انجمن مولوی شاہ عبد الواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور اور نائب
صدر انجمن خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب بدایونی وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور
اور سکریٹری حافظ محمد سمعیل صاحب وکیل قرار پائے اور اُسیوقت جلسے کیطرفسے باضابطہ دعوت
مجلس عالیۂ ندوۃ العلما کو بھیجی گئی۔

حصول اجازت از صاحب مجسٹریٹ بہادر

اِسکے بعد خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب نے مسٹر ڈارا صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر شاہجہانپور سے ملکر ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض بیان کیے اور اِس بات کی اجازت چاہی کہ شاہجہانپور مین
ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ منعقد ہو۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اِسکو خوشی سے منظور کیا جسکے لیے
ہم صاحب ممدوح کا اور اُسیکے ساتھ گورنمنٹ کا اظہار وفاداری کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین
جسکے سایۂ عاطفت مین ہم سب مسلمان آزادی اور فراغ خاطر کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی ادا کرتے
ہین اور دینی و دُنیوی ترقی کی کوشش کرنا چاہین تو بآسانی کرسکتے ہین اسی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ
ہی کہ شاہجہانپور مین مسلمانون کا گروہ کثیر اپنی بہبودی کی فکر مین جمع ہوا اور گورنمنٹ کی مہربانی
سے اُسنے حسب خاطر فائدہ اُٹھایا۔

اجازت کے بلجانے کے بعد باضابطہ جلسے کا اعلان دیا گیا اور اگرچہ وقت کی تنگی سے
اعلان کی اشاعت اچھی طور پر نہین ہوسکی مگر کارروائی کے ملاحظے کے بعد ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ

جلسہ پچھلے جلسون سے کچھ کم بارونق نہین تھا اور اس اعتبار سے کہ دارالعلوم کے چندے کی ابتدا یہان سے ہوئی اور روساے شاہجہانپور نے اپنے جوش اسلامی اور غیرت ایمانی کا ایسا عمدہ نمونہ دکھایا جسکی نظیر ہندوستان مین ابتک قائم نہین ہوئی تھی یہ جلسہ پچھلے جلسون سے زیادہ مفید ہوا بلکہ اسکو آیندہ کارروائی کی بنیاد اور اساس قرار دینا کچھ بیجا نہین ہے۔

انتظام مصارف دعوت

دعوت دینے کے بعد سب سے مقدم کام یہ تھا کہ اِسکے مصارف کا انتظام کیا جائے اگرچہ جن رؤسا نے جلسے کو دعوت دی تھی اُنمین سے ہر ایک بذات خود تمام مصارف اپنے اوپر خوشی کے ساتھ انگیز کرسکتا تھا مگر یہ بات مناسب اور مفید سمجھی گئی کہ عام چندے سے اس کام کو کیا جائے۔ اِس تجویز کے موافق مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب نقشبندی۔ خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل و منشی رفعت علی صاحب رؤساے شاہجہانپور نے فراہمی چندہ کی جانب توجہ کی اور چند ہی دنون مین اِسقدر روپیہ فراہم کرلیا جو دعوت کے لیے بہت کافی تھا۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب اگر مصارف اپنی ذات پر انگیز کرلیتے تو اُنکے واسطے یہ بہت آسان تھا مگر اُنھون نے باقتضاے مصلحت فراہمی چندہ کے واسطے باوجود کبرسنی اور علالت مزاج کے جو تکلیف گوارا فرمائی وہ بہت شکرگذاری کے قابل ہے۔ اور خدا کا شکر ہو کہ مولوی صاحب ممدوح کی نیک نیتی بے اثر نہین رہی جلسہ اس خوبی سے ہوا اور اس سے ایسا نیک نتیجہ پیدا ہوا جو ہمیشہ دیکھنے والون کو یاد رہے گا۔

تجویز مکان جلسہ و فرودگاہ مہمانان

اگرچہ شاہجہانپور مین مکانون کی کوئی کمی نہین تھی اور اس کار خیر کیواسطے رؤساے شاہجہانپور اپنے مکانون کو خوشی کے ساتھ دیسکتے تھے۔ مگر جمعیت اور خوش اسلوبی جلسہ کے لیے محلہ ضیا چل مین مرحوم مولوی سید محمد اسمٰعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر کی کوٹھی اور جلسہ اس سے بہتر موقع سمجھا گیا جسکے گرد و پیش ایسے وسیع مکانات

ہین جنمین مہانون کے ٹھہرنے کا باسانی انتظام ہو سکتا تھا۔ اِس تجویز کو سُنکر سید محمد اظہر صاحب خلف الرشید ڈپٹی صاحب ممدوح نے بہت فخر و مسرت کے ساتھ منظور کیا۔ لطف یہ ہی کہ ہندستان کے نامور فاضل مولوی مدّن صاحب مرحوم مغفور کا مکان اِسی محلے مین تھا جہانسے چشمۂ فیض جاری تھا اور ڈپٹی صاحب مرحوم اُنھین کی اولاد مین ہین۔ پس شاہجہانپور مین ندوۃ العلما کے واسطے اِس سے زیادہ موزون کوئی دوسرا مقام نہین ہو سکتا تھا۔ اِس کوٹھی کی پشت پر ڈپٹی صاحب مرحوم کے حقیقی بھائی مولوی محمد طاہر صاحب عُرف موتی میان کی کوٹھی اور اسکے قریب مولوی عبد الرحیم صاحب کی حویلی اور کلک سخاوت علی خانصاحب و ابو الحسن خانصاحب و محمد غفور خانصاحب اور ابرار حسنخانصاحب کے مکانات اور باغات مہانون کے لیے خالی کر دیے گئے تھے جنمین پہلے سے آرام و آسایش کا سامان پہنچا دیا گیا تھا۔ اِن مکانون مین سے کوئی مکان جلسے سے اسقدر فاصلے پر نہ تھا کہ مہانونکو سواری کی ضرورت پڑتی۔

فراہمی سامان

مہانون کے آرام و آسائش کے لیے پہلے سے ہر قسم کا سامان مُہیا کر لیا گیا تھا انتظام جلسہ کیواسطے شامیانے۔ خیمے۔ قناتین۔ کُرسیان۔ بنچ۔ میز۔ فرش وغیرہ اور مہانونکے آرام کے لیے تخت۔ پلنگ۔ فرش۔ ظروف۔ لیمپ وغیرہ اس کثرت سے جمع کیے گئے تھے جو صرف سے بہت زیادہ تھے۔

اِن اشیا کے جمع کرنے مین حضرات مندرجہ ذیل کی بے بہا کوشش شامل تھی۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ سید ابن حسن میانصاحب۔ مولوی عبد الواحد خانصاحب۔ حافظ محمد اسمعیل صاحب۔ حاجی محمد سعید خانصاحب۔ احمد حسنخانصاحب رئیس کاٹھیوبرہ۔ منشی فخر الدین صاحب مینونسپل کمشنر۔ حکیم بشیر اللہ خانصاحب۔ صبیح الدین میان صاحب۔ احمد حسن عرف جما خانصاحب۔ مولوی احمد زمان خانصاحب۔ عبد القدیر خانصاحب سید شمشاد علی صاحب۔ منشی امین الدین خانصاحب نائب تحصیلدار پوایان۔ منشی قدرت حسین صاحب۔ مظفر خانصاحب۔ امیر حسنخانصاحب۔ سید حامد حسین صاحب۔ منشی واحد علی صاحب۔

منشی رفعت علی صاحب۔ بابو رفیع اللہ خانصاحب۔ عبدالعزیز خانصاحب عرف کھا خانصاحب

استقبال مہمانان

۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما و مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم لکھنؤ سے شاہجہانپور تشریف لائے اسٹیشن پر روساے شاہجہانپور کی ایک جماعت استقبال کے واسطے موجود تھی جنمین مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب مولوی شاہ عبدالواجد خانصاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب منشی فخرالدین صاحب میونسپل کمشنر۔ سید ابن حسن میانصاحب۔ حافظ محمد سمعیل صاحب وکیل۔ منشی قدرت حسین صاحب و بعض عہدہ داران سرکاری و روساے شہر شامل تھے۔ ان حضرات نے نہایت مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری کا استقبال بھی خاص طور پر کیا گیا تھا۔

جلسے سے دو دن پیشتر ریلوے اسٹیشن کے احاطے مین صاحب اسٹیشن ماسٹر کی اجازت سے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا تھا اور اُسمین مہمانون کی آسایش کا تمام سامان مہیا کر دیا گیا تھا کہ ریل سے اُتر کر اُسمین چند لمحہ آرام کرکے فرودگاہ کو روانہ ہون۔ اسٹیشن سے فرودگاہ اگرچہ فاصلے پر تھا مگر تیز رو گھوڑونکی بگھیان شکرمین اور ایکے ہر وقت موجود رہتے تھے جو مہمانون کو فرودگاہ تک بہت جلد پہنچا دیتے تھے۔ اور جو اوقات گاڑیون کے آنے کے تھے ان وقتون مین چند حضرات استقبال کے واسطے موجود رہتے تھے جنکے سینون پر زردوزی کے کام کا مخملی چاند تارہ لگا ہوتا تھا اور اُس مین "خادم ندوۃ العلما" کا لفظ دور ہی سے مہمانون کو یہ بتا دیتا تھا کہ یہ استقبالی جماعت کے ممبر ہین شب کے وقت ان لوگون کے ہاتھ مین لالٹینین ہوتی تھین جنپر جلی قلم سے "ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ اس جماعت کے مفصلہ ذیل حضرات ممبر تھے جو باری باری سے اِس خدمت کو انجام دیتے تھے حکیم محمد بشیر اللہ خانصاحب رئیس محلہ امنی زئی۔ محمد جمیل اللہ خانصاحب۔ محمد ظفر علیخانصاحب۔ محمد رفعت اللہ خان صاحب۔ محمد گوہر علیخانصاحب۔ محمد ابرار حسن خانصاحب۔ محمد ریاض اللہ خانصاحب۔ محمد صدیق اللہ خانصاحب۔ محمد مشیت اللہ خانصاحب۔ محمد کرم علیخانصاحب۔ محمد عبدالعزیز خانصاحب۔ محمد مقبول حسین خانصاحب۔ محمد نزہت اللہ خانصاحب۔ محمد اقتدار اللہ خانصاحب۔ مولوی احمد زمانخانصاحب

مولوی محمد ابراسیم صاحب لاہوری۔ حافظ عبدالحق صاحب سوداگر کانپور منشی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی۔ مظفر خانصاحب۔

مدارات مہمانان

مہمانون کی مدارات کے لیے دو جماعتین نامزد کی گئی تھین (۱) ایک جماعت کا یہ کام تھا کہ وہ مہمانونکو گاڑیون سے اُتار کر بآرام تمام مکانون مین ٹھہرائے جو اُنکے لیے تجویز ہو چکے تھے۔ اس جماعت مین ملک یوسف علیخانصاحب رئیس محلہ تراہی حاجی اعزاز حسین خانصاحب اور اونکے صاحبزادے حافظ عزیز حسین خانصاحب۔ حافظ محمد جعفر خانصاحب سوداگر بریلی۔ حافظ ولایت احمد صاحب ساکن پیلی بھیت اور مولوی سید محمد احسن صاحب نے اس خدمت کو بہت خوبی سے انجام دیا مہمانون کو کچھ تکلیف نہین ہوئی اور گرد بڑ مین انکا تمام سامان محفوظ رہا (۲) دوسری جماعت کا یہ کام تھا کہ شب و روز مین چند مرتبہ مہمانون کے یہان جاکر اونکے آرام و آسائش کی فکر کرے فرش۔ پلنگ۔ پان۔ تمباکو۔ پانی اور روشنی وغیرہ کا انتظام اسی جماعت کے سپرد تھا۔ یہ سب کام عبدالقدیر خانصاحب خلف مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب اور حافظ عبید اللہ عرف بچا خانصاحب اور منور زمان خانصاحب اور سید حامد حسین صاحب نے بہت خوبی سے انجام دیے جس سے مہمانون کو بہت آرام ملا اور کسی قسم کی شکایت اُنکو نہین پیدا ہوئی۔

پخت طعام و خورانید

کھانا پکوانے کا اہتمام منشی احمد حسن خانصاحب رئیس محلہ گاڑھیورہ اور ملک اکبر خانصاحب رئیس محلہ تراہی۔ عزیز احمد خانصاحب رئیس محلہ سنائی اور حیدر حسین خانصاحب رئیس محلہ سنگھئی ٹولہ نے اپنے ذمہ لیا تھا اور کئی دن تک شبانہ روز اپنی محنت اور دردسری سے اس خدمت کو انجام دیا کہ عین وقتون پر کھانا ملتا رہا اور کسی دن تاخیر نہین ہوئی جس سے مہمانون کو تکلیف ہوتی۔

خورانید طعام کا یہ انتظام کیا گیا تھا کہ مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے سب سے وسیع کمرے مین دونون وقت کھانا کھلایا جاتا تھا۔ دن کو گیارہ بجے جلسے سے فراغت پاکر اسی کمرے مین سب چلے آتے تھے اور بلا انتظار کھانا کھالیتے تھے اور شب کو نو بجے سے دس بجے تک کھانے کے

فراغت ہو جاتی تھی۔ کھانے کے واسطے کوئی فیس یا ٹکٹ نہین تھا۔ مہمان کھانے کے کمرے مین داخل ہوتے ہی دسترخوان پر کھانا چنا ہوا پاتے تھے۔ جسوقت مسلمانونکی عظیم الشان جماعت ایک ساتھ کھانا کھاتی تھی تو اُسوقت اسلام کی عجب شوکت نظر آتی تھی۔ کھانا کھلاتے وقت ایک جماعت میزبانونکی موجود رہتی تھی جو بہت خوشی سے اِس خدمت کو انجام دیتی تھی اِس جماعت مین حضرات مندرجۂ ذیل تھے

مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب۔ مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب منشی قدرت حسین صاحب۔ مولوی احمد زمان خانصاحب و مولوی حمید الزمان خانصاحب فرزندان مولوی مسیح الزمان خانصاحب۔ عبدالقدیر خانصاحب خلف حکیم عبدالقادر خان صاحب۔ مولوی حافظ عزیز حسین خانصاحب خلف حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ سید محمد اظہر صاحب خلف ڈپٹی محمد اسمعیل صاحب۔ قاسم سنخانصاحب خلف شیر علیخانصاحب انسپکٹر پنشنر۔ سید ظفر علی صاحب۔ عبدالعزیز خانصاحب عرف کلا خانصاحب۔ حافظ محمد خلیل خان عرف للو خانصاحب حاجی خدا اللہ خانصاحب۔ سید حامد حسین صاحب۔ محمد مظہر سنخانصاحب اِنکے سوا اور بھی حضرات تھے جنکے نام یاد نہین رہے

انتظام جلسہ مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے پائین باغ مین کئی شاندار شامیانے اور قناتین نصب کرکے جلسے کے لیے مکان بنایا گیا تھا جو بہت خوشنما اور ہوادار اور وسیع مکان تھا اِس نیک کام کا اہتمام شیخ سراج الدین صاحب ٹھیکہ دار عمارت نے اپنے ذمہ لیا تھا جسکو اُنھون نے عزیز احمد خانصاحب ساکن محلہ ملتانی کی مدد سے بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اسمین ایک ہزار کرسیان اور دو سو بنچین بچھائی گئی تھین اور علما کی نشست کے لیے حسب معمول ایک جانب ممتاز جگہ بنائی گئی تھی نشست کا اہتمام مندرجۂ ذیل حضرات کے ذمہ تھا۔

حاجی اعزاز حسین خانصاحب منشی فخرالدین خانصاحب۔ سید ابن حسن میانصاحب منشی قدرت حسین صاحب۔ شیخ سراج الدین صاحب۔ سید محمد اظہر صاحب۔ مولوی احمد زمان خانصاحب۔ مولوی حمید الزمان خانصاحب۔ محمد یعقوب صاحب خلف حافظ محمد اسمعیل صاحب۔ عزیز الحسن صاحب۔ ریاض الحسن صاحب پسران منشی قدرت حسین صاحب۔ عبدالقدیر خانصاحب۔ حافظ عبدالحق

صاحب سوداگر کانپور۔ مولوی حافظ عزیز حسین خانصاحب۔ حافظ عبدالعزیز خانصاحب۔ محمد خلیل خانصاحب۔ محمد مظہر حسنخانصاحب۔ عبدالقادر خانصاحب۔ محمد علیخانصاحب۔

دارالتفریح چند نوجوانون نے احاطۂ کوٹھی مین ایک دوکان کھولی تھی جسمین ہر وقت چاے شربت وغیرہ تیار رہتا تھا۔ جو حضرات اِسکے عادی تھے وہ بلاتکلف وہان جاکر پی لیتے تھے۔ کُل منافع اسکا تین دن مین مبلغ عہ ہوے تھے جسکو ممبران دارالتفریح نے دارالعلوم کے لیے نذر کیا اِسکے سکریٹری مولوی حمیدالزمان خانصاحب اور ممبران ذیل تھے محمد یعقوب صاحب خلف حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل۔ محمد عاشق حسین صاحب۔ مولوی حمیدالزمانخانصاحب۔ مولوی محمد امان خانصاحب۔ محمد حبیب الزمان خانصاحب محمد انوار حسینخانصاحب محمد حامد حسنخانصاحب محمد محمود حسن صاحب۔ محمد اسرار حسین خانصاحب

اوقات جلسہ و تعداد مہمانان شب و روز مین تین قسم کے جلسے ہوتے تھے (۱) اجلاس ندوۃ العلما اسکا معمولی وقت ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک رکھا گیا تھا (۲) جلسۂ وعظ جو ۵ بجے شام سے ۱۰ بجے شب تک ایک وسیع میدان مین ہوتا تھا (۳) جلسہ خاص جو تعارف باہمی کی غرض سے شب کو محلسرا کے بالاخانے مین منعقد ہوتا تھا انمین سے قبل کے دو جلسون کا نظام (پروگرام) شب کو چھپکر سویرے تقسیم ہو جاتا تھا۔ ہم حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر کے شکرگزار ہین جنھون نے حمیدیہ پریس کے تمام کارپردازون کو اس کام کے لیے دیدیا تھا اور وہ بلا تأمل جسوقت نظام بھیجا جاتا تھا اُسکو چھاپ دیتے تھے۔

تقریبًا پانسو مہمان بیرونجات سے تشریف لاے تھے جنمین بریلی۔ بدایون۔ مُرادآباد۔ امروہہ۔ پیلی بھیت وغیرہ اضلاع روہیلکھنڈ کے لوگ بکثرت تھے۔ علما اگرچہ اس مرتبہ بہ نسبت جلسہاے گذشتہ کے کم تھے مگر انکی تعداد بھی سو سے زیادہ تھی انجمن ہاے اسلامیہ کے وکلا بھی آے تھے انجمن حمایت الاسلام لاہور کی طرف سے منشی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن خادم علوم اسلامیہ و مدرسۂ نعمانیہ کی طرف سے اسکے جنرل سکریٹری مفتی مولوی حکیم محمد سلیم اللہ صاحب و جائنٹ سکریٹری مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب اور وکیل انجمن مولوی ابوالفیض محمد حسن صاحب فیضی

اور مدرسۂ اسلامیہ ڈیرہ غازیخان کیطرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری اور مولوی محمد محمود صاحب مدرس اوّل مدرسۂ مذکور اور انجمن معین الندوہ پٹنہ کیطرف سے مولوی یوسف حسن صاحب برادر مولوی حکیم عبد الباری صاحب نگرنہسوی اور سید علی اسلم صاحب پھلواروی اور انجمن معین الندوہ بانکی پور کی طرف سے مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا تشریف لاکر شریک جلسہ ہوئے

اجلاس اوّل

منعقدہ ۱۳- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶- مارچ سنہ ۹۹ء روز شنبہ ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک

وقت معینہ سے پہلے تمام اجلاس علما- مشائخ- روسا اور عامہ مسلمین سے بھر گیا تھا۔ ۷ بجے کارروائی شروع ہوئی- مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور نے تحریک کی کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری خلیفہ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مدظلہ العالی صدارت کو قبول فرمائین- مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما اور مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے تائید کی اور بالاتفاق مولانا ممدوح صدر انجمن منتخب ہوئے۔ اوّل مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجھری نے کلام مجید کی چند آیتین تبرّکًا تلاوت کین اسکے بعد حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل و سکریٹری معین الندوہ شاہجہانپور نے روسائے شاہجہانپور کی طرف سے انکی دعوت کے قبول کرنے اور شاہجہانپور مین علما کے تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا اور مندرجۂ ذیل تقریر کی

تقریر حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سکریٹری معین الندوہ شاہجہانپور

جناب صدر انجمن و پیشوایان ملت محمدیہ! مین اسوقت شاہجہانپور کے مسلمانونکی طرف سے وکیل ہوکر آپکی خدمت مین اس غرض سے حاضر ہوا ہون کہ آپ صاحبون نے انعقاد جلسہ ندوۃ العلما بمقام شاہجہانپور منظور فرماکر یہانکے مسلمانون پر جو احسان کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرون لیکن افسوس ہی کہ مین اس خدمت کے انجام دینے کے قابل کسیطرح اپنے آپ کو نہین پاتا۔ آپ جانتے ہین کہ شکرگزاری سے مراد ہی اپنے منعم کے احسانات کا ذکر کرنا اور سراہنا سو آپ صاحبونکے احسانات اپنی مردہ اور افسردہ قوم پر ایسے نہین ہین کہ جنکا احاطہ ہوسکے اور اس نازک زمانے مین جو آپ نے مسلمانون کو گرداب جہالت سے نکالنے اور انکی آیندہ دینی اور دُنیوی بہبودی کے لیے ہمہ تن وقف ہوکر دہ کمر ہمت باندھی ہے کہ اگر اسکی مثال تلاش کیجائے تو سوائے قرون اولے کے کسی زمانے مین نہین ملتی۔

حضرات! مسلمانونکے اقبال کا ستارہ جب اوج کمال پر پہونچکر معمول کے موافق زوال کیطرف جھکا تو اُسنے شروع مین ایسی مدھم رفتار اختیار کی تھی کہ جسکا احساس اور خاصکر ان لوگونکو جو غفلت کے نشے مین ڈوبے ہوئے تھے کسیطرح ممکن نہ تھا چنانچہ اسی حالت مین باوجودیکہ یہ قوم ایک عرصہ دراز تک اپنی بدکرداری اور اعمال قبیحہ کے بُرے نتائج اٹھاتی چلی آئی لیکن کچھ تنبہ نہوئی یہانتک کہ غدر ۱۸۵۷ء کا ایسا طپانچہ لگا کہ جسنے اِس سرے سے اُس سرے تک ساری قوم کو تہ و بالا کردیا وہ ایسی غضب الٰہی کی آگ تھی کہ جسنے مسلمانون کی دولت۔ عزت۔ علم و فضل جو کچھ اسوقت تک باقی تھا سبکو جلاکر خاک سیاہ کردیا۔ اگرچہ اس پُر آشوب زمانے کی کیفیت تو وہ جانین جنھون نے اپنی آنکھ سے دیکھا یا خود اپنر گذرا لیکن اگر کوئی مجھسے پوچھے تو مین اُس ہنگامہ کو خدا کی رحمت ہی کہونگا۔ نہ اپنر یہ مصیبت گذرتی نہ یہ خواب غفلت سے بیدار ہوکر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے بلکہ اندیشہ قوی اِس امر کا تھا کہ اگر یہ اسی غفلت مین مبتلا رہتے تو رفتہ رفتہ اس حالت کو پہونچ جاتے

کہ آیندہ اپنی اصلاح کی ضرورت سمجھنے کی بھی اُنکو صلاحیت باقی نرہتی غرض اس ہنگامہ رستخیز سے جو لوگ جان بچا کر نکلگئے تو اب اُنکا نشہ اُترا لیکن اسوقت اُنکی مثال اُس شخص کی سی تھی کہ جو دریا مین ڈوبتا ہوا اور بوجہ ناواقفیت فنِ شناوری کے گھبرا کر موقع بیموقع ہاتھ پانوٗن مارنے لگے یعنی ہر ایک نے بجاے خود جو کچھ سمجھ مین آیا مسلمانونکی آیندہ ترقی اور بہبودی کی تدبیرین شروع کین۔

جناب صدر انجمن! یہ سوال ایک عرصے سے زیر بحث چلا آتا ہو کہ "مسلمان کیونکر ترقی کر سکتے ہین" اور اسکے جواب بھی ارباب علم وفضل اور صاحبان فہم وفراست نے بہت سے دیے ہین لیکن جہانتک غور کیا گیا خلاصہ اِن سب کا یہ ہو کہ مسلمان بغیر اسکے ترقی نہین کر سکتے کہ اوّلؔ اُنکو طرز عمل سے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ وہ گورمنٹ کے خیر خواہ ہین دوؔم بحیثیت رعایا ہونیکے کسی حالت مین گورمنٹ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرین اور حکام وقت کی خوشنودی اور رضا جوئی کو بحیثیت رعایا ہونے کے مقدم سمجھین۔ یہ کھُلی ہوئی بات ہو کہ خدانخواستہ اگر ہماری طرف سے گورمنٹ یا حکام وقت کو کسی قسم کی بے اعتباری ہو تو ممکن نہین ہو کہ ہم کسیطرح ترقی کر سکین۔ کیونکہ ترقی موقوف ہی اطمینان پر اور اطمینان درصورت مخالفت گورمنٹ یا حکام وقت کے کسیطرح حاصل نہین ہو سکتا۔ سوؔم دینی اور دُنیوی تعلیم کا ایسے سلسلے سے بندوبست کرین کہ وقت کم صرف ہو اور زمانے کی ضرورتونکے لحاظ سے نتیجہ تعلیم کا عمدہ نکلے۔ چہارؔم تن آسانی اور نفس پروری چھوڑین اور رزق حلال حاصل ہونے کی کوشش کرین مگر اسمین کلام نہین کہ یہ سب باتین بغیر علماے کرام کی خاص توجہ کے کسیطرح حاصل نہین ہو سکتین اور یہی وجہ ہے کہ چونکہ ہمارے علمانے ابتک جیسا کہ چاہیے توجہ نہین فرمائی تھی باوجود بہت سی کوششون کے کامیابی نہین ہوئی۔ لیکن شکر ہی خداوند کریم کا کہ بالآخر ہمارے علما کو بھی اپنی قوم کے حال زار پر رحم آیا کہ جسکا نتیجہ یہ مجلس ندوۃ العلما ہے

مجلس ندوۃ العلمانے سب سے پہلے اس بات پر غور کیا کہ مسلمانون کے تنزل اور ادبار کے کیا اسباب ہین اور اُنھون نے بہت صحیح خیال کیا کہ یہ ساری خرابیان مسلمانون مین بوجہ نقصان تعلیم کے پیدا ہوئے ہین۔ قدیم طریقے کی تعلیم کو مسلمانون نے اِس بنا پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ زمانہ موجودہ کی

ضرورتون کے لحاظ سے ناکافی ہے اور نئی تعلیم کے حاصل کرنے مین اس وجہ سے پہلوتہی کیگئی کہ ہمین احتمال مذہب کے نقصان کا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم	نہ اِدھر کے رہوئے نہ اُدھر کے رہوئے
گئے دونون جہان کے کام سے ہم	نہ اِدھر کے رہوئے نہ اُدھر کے رہوئے

حقیقت یہ ہی کہ اِس زمانے مین جو سب سے اہم کام ہی وہ یہی صیغۂ تعلیم کی اصلاح و درستی ہی۔ اور اِسی پر مسلمانون کے تمام کامونکا مدار ہے اور ہمکو جو ندوۃ العلما سے کامیابی کی اُمید ہی وہ اِسی بنا پر ہے کہ اِس مجلس نے اِس امر اہم کے متعلق خاص توجہ کی ہے۔ انگریزی تعلیم کے متعلق جو مسلمانون کو سوء خیالیان تھین وہ اگرچہ اِس زمانے مین بہت کم ہوگئی ہین لیکن اِس سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب تک انگریزی تعلیم سے پہلے اپنے پرانے طریقے کی تعلیم روحانی اور اخلاقی نہوگی آزادی بیجا کا مرض جو تعلیم یافتہ نوجوانون مین پیدا ہو جاتا ہی کسیطرح اُسکی روک نہین ہوسکتی ہماری مجلس ندوۃ العلما نے جو طریقہ تعلیم کا اختیار کیا ہی وہ اِسی اصول پر مبنی ہے کہ قبل داخل ہونے مدارس انگریزی کے بچونکو اِس قسم کی تعلیم دیجائے کہ جس سے باوجود تعلیم انگریزی کے اپنے عقائد مذہبی مین پختہ رہین۔ بزرگون کا ادب اور حکام وقت کی اطاعت ضروری کہ جو خاص اُصول ہمارے مذہب کا ہی اپنا فرض سمجھین۔ صداقت۔ دیانت۔ مستعدی اور خودداری کے اوصاف سے متصف ہون۔ آزادی بیجا اور افعال قبیحہ اور خصائل ذمیمہ سے محفوظ اور مصئون رہین۔

پس ای بزرگان دین و اکابرین ملت خیرالانام! آپ نے جو اِس امر اہم اور نازک اور مشکل خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہی اسکی شکرگزاری ہم نہین کرسکتے تھے کہ مزید بران آپ نے انعقاد جلسہ ندوۃ العلما بمقام شاہجہانپور منظور فرماکر وہ احسان کیا ہی کہ جسکے بارسے کسیطرح ہم سبکدوش نہین ہوسکتے۔ شاہجہانپور نہ تو کوئی ایسا مشہور اور نامور شہر ہے جسکے دیکھنے کا اشتیاق آپ کو یہان لایا۔ نہ یہان کچھ ایسا علم و فضل کا چرچا ہے کہ جسکے شوق نے آپ کو تشریف لانے کی تحریک کی ہو بجز اِسکے اور کیا کہا جاسکتا ہی کہ آپ نے محض اپنی جاہل اور درماندہ قوم کی اصلاح مدنظر فرماکر

ہماری بہتری اور قومی خیر خواہی کے اقتضا سے ہماری درخواست کو منظور فرمایا اور اسی کا یہ نتیجہ ہی کہ آج ہم لوگون کو ان بزرگان دین کے کلام معجز نظام اور مواعظ حسنہ سے مستفیض ہونیکا موقع ملا جسکا خواب مین میسّر ہونا خیال مین نہین آسکتا تھا۔ مگر ہم اسکا معاوضہ بجز اسکے اور کیا کرسکتے ہین کہ جناب باری مین بعجز و الحاح یہ عرض کرین کہ وہ بطفیل اپنے حبیب رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکو اپنے اِن مقاصد مین جنکے لیے آپ نے یہ تکلیف برداشت کی کامیاب اور مسلمانون کو اِس چشمۂ فیض سے جو آپنے جاری کیا ہے بہرہ یاب فرمائے۔

حافظ محمد اسمعیل صاحب کی تقریر تمام ہونے کے بعد مولانا احمد حسن صاحب کانپوری صدر نشین جلسۂ ششم ندوۃ العلما نے ایک مختصر مگر نہایت موزون اور برجستہ تقریر فرمائی خطبہ مسنونہ کے بعد اوّل عجز و انکسار کے ساتھ اِس بات کو ظاہر فرمایا کہ مین صدارت کے قابل نہین ہون علم و فضل کی حیثیت سے۔ اسی جلسے مین مجھسے زیادہ مرتبے کے حضرات موجود ہین مین ایک ناچیز اور ہیچکارہ شخص ہون لیکن اِن حضرات کے اصرار سے مین مجبور ہو گیا (اِس موقع مین مولانا پر رقت طاری ہوئی اور روئے) اسکے بعد آیۂ کریمہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ عالمون مین خوف خدا ہونا چاہیے عالم وہی ہی جسمین خوفِ خدا پایا جاتا ہو اور فرمایا کہ علما اکرم ہین مگر وہی جو عالم باللہ اور عالم ربانی ہین اِسکے بعد اجازت دی کہ کارروائی جلسے کی شروع کیجائے۔

پہلے مولوی عبد اللہ صاحب انصاری نے حاضرین کو مندرجۂ ذیل قواعد و آداب باآواز بلند پڑھکر سنائے جو چھپوا کر پہلے سے تقسیم کر دیے گئے تھے (۱) جلسے مین خاموشی اور متانت کے ساتھ شریک ہونا چاہیے (۲) جلسے مین کوئی شخص باہم تقریر کرنے کا مجاز نہین (۳) کسی شخص کی توہین کا اختیار کسیکو نہوگا (۴) اِن حضرات کے سوا جنکا نام نظام جلسہ مین درج ہو چکا ہے کسیکو تقریر کرنے یا تحریر پڑھنے کی بغیر اجازت صدر انجمن کے قطعًا اجازت نہین ہی (۵) جنکا نام نظام جلسہ مین درج ہو چکا ہے وہ اُسی مضمون پر گفتگو کرین گے اور صرف وہی تحریر پڑھین گے

جسکو جلسۂ انتظامیہ نے پہلے سے منظور کر لیا ہے (۶) زمرۂ علما مین جو حضرات بیٹھین گے اُنکو اسبات کی پابندی کرنا ہوگی کہ اُنکی وضع خلاف شان علما کے نہو (۷) جلسے مین کسی امیر و رئیس کی تعظیم کے واسطے علما نہین اُٹھین گے نہ واعظ یا مقرر اپنے وعظ و تقریر کو بعد کرین گے (۸) جلسے مین اشتہار تقسیم کرنے کی کسیکو اجازت نہین ہی بجز اُن اشتہارونکے جو ندوۃ العلما کی جانب سے تقسیم کیے جائین (۹) ہر جلسے مین صدر انجمن کے احکام کی اطاعت بپابندی دستور العمل ندوۃ العلما کے ہر رکن پر لازم ہی۔

مولوی عبد اللہ صاحب انصاری جب یہ سُنا چکے تو موافق نظام جلسے کے مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے کارروائی پیش کی اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے آواز بلند پڑھکر سُنائی۔

کارروائی سالانہ جلسہ

جناب صدر انجمن و دیگر اعیان و ارکان ندوۃ العلما! مین حسب دستور سالہاے گذشتہ کا سوقت آپکے سامنے ندوۃ العلما کی وہ تمام تجویزین پیش کرنا چاہتا ہون جو جلسۂ پنجم مین منظور ہوئی تھین اور سال زیر بیان مین انکی تعمیل ہوئی ہی یا کسی وجہ سے اُنکی تعمیل نہین ہوسکی۔

مگر قبل اِسکے کہ مین ان تجویزون اور کارروائیونکو پیش کردون اس بات کا ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ سال گذشتہ مین قحط اور طاعون اور اسی قسم کے دوسرے حوادث اتفاقیہ کیوجہ سے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۹- شعبان ۱۳۱۵ھ ہجری کی تجویز کے موافق ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کی شرکت کیلیے دعوت عام نہین دی گئی بلکہ ۱۴-۱۵- شوال ۱۳۱۵ھ ہجری کو کانپور مین بجاے جلسۂ عام کے جلسۂ خاص منعقد کیا گیا اور اُسمین امور تصفیہ طلب پیش کیے گئے جو بہت غور و فکر اور مباحثے کے بعد طی ہوئے۔ پس اگرچہ جلسۂ عام اِن ضروری اور قابل لحاظ مصلحتونکی وجہ سے ملتوی رکھا گیا۔ مگر چونکہ ندوۃ العلما کے اکثر چیدہ رکن اِس جلسے مین موجود تھے اور اُسمین نہایت ضروری اُمور طے ہوئے جن پر عملی کارروائی کا مدار تھا اِسلیے ہمکو اپنی مجبوری کا زیادہ افسوس نہین ہوا۔

مذکورۂ بالا جلسے مین پانچ تجویزین منظور ہوئی تھین (۱) پہلی تجویز یہ تھی کہ دار العلوم بجائے دہلی کے لکھنؤ مین قائم کیا جائے۔ یہ تغیر اگرچہ بلحاظ اسکے کہ ایک منظور شدہ تجویز مین کیا گیا سرسری نظر مین ناموزون معلوم ہوتا ہی اور اسی وجہ سے اُسوقت بعض احباب نے اس مین گفتگو بھی کی تھی مگر بلحاظ اُن وجوہ کے جو جلسۂ گذشتہ مین پیش ہوئے تھے اور اُنپر مباحثہ ہوا تھا کثرت رائے سے یہ تجویز منظور ہوئی۔ نہایت خوشی کی بات ہی کہ ہمارے دہلی اور پنجاب کے ارکان خاص نے جو اُسوقت جلسے مین موجود نہین تھے اور جنکی نظر وسیع اور اسلامی ہمدردی مقامی خصوصیات سے پاک ہی اس تجویز کو نظر قبول سے ملاحظہ فرمایا اور اُنکی دلی ہمدردی ندوۃ العلما کے ساتھ ویسی ہی ہے جیسے کہ پہلے تھی۔

(۲) دوسری تجویز یہ تھی کہ بالفعل دار العلوم کا درجہ ابتدائی کھولا جائے پھر بتدریج اسکے اور درجے کھولے جائین۔ یہ تجویز حقیقت مین ہماری علمی کارروائی کا دیباچہ تھی اس تجویز کے متعلق جو کچھ علمی کارروائی اب تک ہوئی ہے اُسکو مین علحدہ بیان کرونگا۔

(۳) تیسری تجویز یہ تھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ کی خدمت مین ندوۃ العلما کی جانب سے وفد بھیجا جائے جو جناب ممدوح کی خدمت مین حاضر ہو کر مقاصد و اغراض ندوۃ العلما کے بیان کرے اور اطمینان دلائے کہ ندوۃ العلما کو سیاست مدن سے کوئی تعلق نہین ہی یہ تجویز پہلے جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ۱۴ - جمادی الاولی ۱۳۱۵ ہجری مین پیش کیگئی اور اسی جلسے مین ایک یادداشت مرتب کیگئی جسمین ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض اور گذشتہ سالانہ جلسون کے مختصر حالات درج کیے گئے جسکے دیکھنے سے ایک صحیح خاکہ ذہن مین آسکے اور یہ طے ہوا کہ اسکا ترجمہ مع نقل دستور العمل کے نواب ممدوح کی خدمت مین خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ پیش کرین۔ چنانچہ بعد تیاری یادداشت و دستور العمل کے نواب ممدوح کی خدمت مین بھیجدی گئی۔ مگر چونکہ اِسی زمانے مین نواب ممدوح چھ مہینے کے واسطے ولایت تشریف لیجانے والے تھے اس وجہ سے اپنی واپسی تک اِسکی پیشی کو ملتوی فرمادیا۔ اب یہ تجویز گورنمنٹ کی زیر

غور ہو اور حال مین بذریعۂ چٹھی کے صاحب چیف سکرٹر بہادر نے یہ دریافت کیا ہو کہ سالہا سے گذشتہ مین ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کہان کہان ہوئے ہین۔

(۴) چوتھی تجویز یہ تھی کہ حسب تجویز نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب کے گورنمنٹ اسکول کانپور کے طلبا کو دینیات کی تعلیم دلانے کے لیے کانپور کے روسا کو توجہ دلائی جائے" اس تجویز کی منظوری کے بعد کانپور کے روسا کی ایک مجلس منعقد کیگئی جسنے اِس کام کو اپنے ذمہ لیا اور ندوۃ العلما کیطرف سے آمادگی ظاہر کیگئی کہ اگر مجلس مذکور اسکا اہتمام کرے گی تو مولوی عبد اللطیف صاحب مفتی ندوۃ العلما تعلیم کی خدمت کو مفت انجام دین گے مگر افسوس ہو کہ روسائے کانپور کو اسکی طرف اب تک توجہ نہین ہوئی ہے۔

جناب صدر انجمن! یہ جلسہ اگرچہ معمول کے موافق عالی شان نہین ہوا مگر جو تجویزین دار العلوم کے متعلق اسمین منظور ہوئین وہ بے شبہہ عالی شان تھین اور اسبات کی حاجت تھی کہ ہمت مردانہ کے ساتھ انکے نفاذ کی کوشش اور تدبیر کیجائے؛ اسوجہ سے اِسی جلسے مین ایک جماعت علما کی منتخب کی گئی جو لکھنو جاکر اسکا انتظام کرے چنانچہ ۱۰۔شوال ۱۳۱۵ ہجری کو یہ وفد کانپور سے روانہ ہو کر لکھنو پہنچا اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل کی حُسن توجہ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی فراخ حوصلگی سے دار العلوم کے واسطے ایک نہایت ہموار اور خوش منظر قطعہ اراضی حاصل ہوئی یہ قطعہ منشی احتشام علی صاحب موصوف کے موضع بروره حسن باڑی مین واقع ہی۔ اس موقع کے حاصل ہونے کے بعد ۱۷۔شوال ۱۳۱۵ ہجری کو جلسۂ انتظامیہ کیا گیا اور جلسۂ مذکور نے اِس موقع پر دار العلوم کا بنانا منظور کیا۔ اِسی جلسے مین بغرض فراہمی سرمایہ و نگرانی امور متعلق المقام کے لکھنؤ مین ایک مجلس "معین اشاعۃ العلوم" کے نام سے قائم کیگئی اور اسکے سکریٹری منشی احتشام علی صاحب قرار پائے۔ اسی مجلس کے متعلق یہ کام بھی کیا گیا کہ فی الحال درجۂ ادنی کے اجرا کے لیے کوئی مکان تلاش کرے چنانچہ چند مکانات مجلس مذا نے منتخب کیے مگر وہ مختلف وجوہ سے نہین ملسکے آخر یہ رائے قرار پائی کہ "ایک مکان جو موقع کا ہو خرید لیا جائے" منشی احتشام علی صاحب سکریٹری معین اشاعۃ العلوم

نے اپنی بلند حوصلگی سے اِس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ جو کچھ اسکی قیمت ہوگی اسکو اپنی جیب خاص سے بطریق دستگرد ان بجانب ندوۃ العلما ادا کردین گے اور ندوۃ العلما کو اجازت دین گے کہ وہ دارالعلوم اسمین قائم کرے۔ اس تجویز کے موافق راجہ سینڈی کا مکان واقع گولہ گنج لکھنؤ نو ہزار دو سو روپیہ کو خرید لیا گیا اور ایک سو سولہ روپیہ اسکی رجسٹری اور بیعنامہ کی تکمیل مین صرف ہوئے جسمین سے آٹھ ہزار روپیہ منشی احتشام علی صاحب نے اپنی جیب خاص سے ادا کیے اور بارہ سو روپیہ عالیجاہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل نے دیے اور ایک سو سولہ روپیہ تحویل ندوۃ العلما سے صرف ہوئے۔ منجملہ زرثمن کے بارہ سو روپیہ ندوۃ العلما کے دوسرے مدات سے قرض لیکر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کو پونہچا دیے گئے ہین پس بابت قیمت مکان آٹھ ہزار روپیہ منشی احتشام علی صاحب کو دینا باقی ہے اور ایک ہزار تین سو سولہ روپیہ خزانہ ندوۃ العلما مین داخل کرنا چاہیے

مکان لمجانے کے بعد ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہجری کو کانپور سے دفتر ندوۃ العلما کا لکھنؤ آیا اور اسی مکان مین ترتیب دیا گیا اور ایک علان اس بات کا شائع کر دیا گیا کہ ۹ جمادی الاولے ۱۳۲۶ ہجری سے دارالعلوم کے درجۂ ابتدائی کا کام شروع کیا جائے گا اور جو طلبا اسمین پڑھنا چاہین گے وہ حسب قواعد داخلہ مندرجۂ اعلان کے لیے جائین گے اِسکے شائع ہونے کے بعد بکثرت درخواستین طلبا کی موصول ہوئین اور موافق قواعد داخلہ اسوقت تک ۸۴ طلبا داخل ہو چکے ہین۔ انہین سے ۴۴ وہ ہین جو دارالاقامہ مین رہتے ہین۔

انہین سے ۲۲ طالب علمون کو دارالعلوم کی جانب سے وظیفہ اعانت دیا جاتا ہے اور ۲۲ وہ ہین جو مصارف دارالاقامہ کے خود ادا کرتے ہین باقی وہ ہین جو بطور خود شہر مین رہکر باپندی اوقات مدرسہ تعلیم پاتے ہین اِسکی مفصل کیفیت اُس کارروائی سے واضح ہوگی جو علحدہ پیش کیجائے گی۔

دارالاقامہ کا انتظام جیسا کہ مرکوز خاطر ہے اس سال بھی نہین ہو سکا تاہم جو طریقہ اسکے چلانیکا اختیار کیا گیا ہے وہ اطمینان کے قابل ہے۔ سال زیر بیان مین ابتدا سے ایک منشی اور ایک محرر اس محکمہ مین کام کرتے ہین پہلے مولوی عبداللطیف صاحب سنبھلی کے متعلق یہ خدمت تھی جب دفتر کے ساتھ

دار الافتا بھی، کانپور سے لکھنؤ آیا اور دار العلوم کا انتظام کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کے متعلق تدریس کی خدمت کیگئی اور بجاے اُنکے مولوی حافظ ابو احامد عبد الحمید صاحب برادر زادہ شمس العلما مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی محلی کو (جو ایک مدت سے بطور خود اس کام کو انجام دیتے تھے) تکلیف دی گئی کہ وہ بپابندی اوقات و قواعد دار الافتا اس خدمت کو انجام دین چنانچہ ۱۱۔ رجب ۱۳۱۵ھ ہجری سے مولوی صاحب ممدوح بہت محنت سے اس خدمت کو انجام دیتے ہین اور مولوی عبد اللطیف صاحب بھی اوقات فرصت مین اِس کام کو کرتے ہین اور مسائل مشکلہ مین مباحثہ کیا جاتا ہی۔ اب چونکہ مشورۂ باہمی سے یہ کام ہوتا ہی اسوجہ سے مسائل کی تنقیح و تحقیق کا زیادہ موقع حاصل ہوا ہے اور جہان تک میرا خیال ہی مین کہ سکتا ہون کہ جو فتاوی مرتب ہوتے ہین وہ اعتبار کے قابل ہوتے ہین۔

اگرچہ اب بھی جیسا کہ دل چاہتا ہی کام نہین ہوتا اور وہ اُسوقت تک نہین ہو سکتا جبتک کہ اِسکے واسطے خاص طور پر وہ انتظام نکیا جاے جو اِسکے چلانے کے لیے پہلے سے تجویز ہو چکا ہی اور یہ سرمایہ پر موقوف ہی تاہم جو کچھ ہو رہا ہے وہ اِس اعتبار سے بہت غنیمت ہی کہ جسقدر کام ہو رہا ہے اسپر مسلمانون نے اعتبار ظاہر کیا ہے اور انکی ضرورتین کم و بیش اس سے پوری ہو رہی ہین اِسکا اندازہ فتوون کے مجاریہ موصولہ سے بآسانی ہو سکتا ہی جسکی تفصیل حسب ذیل ہی سال زیر بیان مین (۶۱۹) سوالات بیرونجات سے آئے جنمین اکثر استفتے بہت دور دراز مقامات کے تھے اضلاع ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے (۴۰۰) اضلاع پنجاب سے (۵۱) اضلاع بہار و بنگال سے (۵۲) اضلاع بمبئی سے (۱۵) مدراس سے (۴) رنگون و برہما سے (۵) آسام سے (۱) ریاستہاے ہندوستانی سے (۵۰) اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہو کہ اہل اسلام کو اِسکی طرف کسقدر توجہ ہی کہ باوجودیکہ اب تک دار الافتا کے کھلنے کا پورے طور پر اعلان نہین دیا گیا تاہم اِسقدر کثرت سے استفتے آئے اور اضلاع بعیدہ سے آئے مگر افسوس ہی کہ سرمایہ کی کمی سے اسکا انتظام خاطر خواہ نہین ہو سکتا اور جن کتابونکی ضرورت ہی وہ مہیا نہین ہوتین۔

یتیم خانۂ اسلامیہ کے حالات مین اِس سال کوئی نمایان تبدیلی نہین ہوئی گذشتہ رُوداد مین جس زمین کا تذکرہ کیا گیا تھا اسکا قبضہ ۱۱-اکتوبر ۱۹۰۸ء کو صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کانپور نے باضابطہ دلا دیا ہی۔ اسکے بعد سب سے ضروری یہ کام تھا کہ یتیم خانے کے واسطے اسمین عمارت بنائی جائے تاکہ جو تکلیف اور زیر باری مکان کے نہونے سے ہو رہی ہے وہ جاتی رہے چنانچہ اِسکے واسطے ایک مختصر جلسہ کیا گیا اور چند حضرات نے جو اس جلسے مین شریک تھے چھ سو روپیہ کی رقم منظور کی منجملہ اسکے مسٹر ہمسن صاحب بہادر اور مسٹر فارکشن صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ صاحبان کانپور کی رقمین بھی شامل ہین جو انھون نے ازراہ ہمدردی اپنی جیب خاص سے عنایت کی ہین اور انکی یہ ہمدردی شکرگذاری کے قابل ہے۔ کچھ سامان عمارت کا بھی بعض لوگون کی فیاضی سے فراہم ہوا تھا مگر دفعتہً کارکن یتیم خانہ کو ایسی ضرورتین پیش آگئین جسکی وجہ سے وہ اب تک اسکا کام نہین شروع کر سکے۔ لڑکون مین اس سال کوئی معتدبہ اضافہ نہین ہوا اور انکی تعلیم و تربیت کا جو انتظام تھا وہ اس سال بھی بدستور بحال رکھا گیا ہو صنعت و حرفت کی تعلیم بھی بدستور سابق دیجاتی ہو اور جو امداد گورنمنٹ نے اپنی مہربانی سے یتیمخانے کی منظور فرمائی ہے اُس سے یتیم خانہ فائدہ حاصل کر رہا ہو جسکے لیے ہم سب گورنمنٹ کے بیحد شکرگزار ہین۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء مین چھ سو ترسٹھ روپیہ پانچ آنہ ہمکو وصول ہو چکے ہین۔

حضرات! سالگذشتہ مین جلسۂ عام کے نہونے سے ایک قسم کی افسردگی پیدا ہو گئی تھی اور یہ خیال کرنا کچھ بیجا نہین سمجھا جاتا تھا کہ ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی کامیابی مین ایک رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے مگر مذکورۂ بالا بیان سے آپ کو اس بات کا اندازہ کرنا کچھ دشوار نہین کہ ندوۃ العلما نے اپنی ترقی کی رفتار مین ایک زینہ اور بھی طے کر لیا ہو اور قول کی چاردیواری سے نکلکر عمل کے وسیع میدان مین آگیا ہو۔ علاوہ اِسکے ملک و قوم مین گو کہ جلسے کے نہونے سے تازہ سرگرمی نہین پیدا ہوئی مگر ندوۃ العلما کی کارروائیون نے جو دلون مین اپنا اثر قائم کر دیا ہو وہ محو نہین ہو سکا اور اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہو کہ سال زیر بیان مین ارکان کی

تعداد ۶۰۴ تھی۔ یہ تعداد اگرچہ بہ نسبت سال گذشتہ کی تعداد کے بہت کم ہے لیکن باوجود نہونے جلسۂ عام کے جو تازہ سرگرمی پیدا کرنے کا قوی ذریعہ ہے اِسقدر ارکان کا ہونا نہایت تشفی بخش ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلما کی قبولیت نے دلون مین گھر کرلیا ہے علاوہ اسکے حسب دستور سالہاے گذشتہ کے اِس سال بھی چند مقامون پر مجلسہاے ماتحت قائم ہوئین جو سب مندرجۂ ذیل ہین۔

(۱) مجلس معین اشاعۃ العلوم لکھنؤ ۱۔ شوال ۱۳۱۵ ہجری کو قائم ہوئی اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری اِسکے سکریٹری معین ہوئے۔

(۲) معین الندوہ جالندھر ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۱۶ ہجری کو قائم ہوئی اور مولوی حکیم فضل محمد صاحب اِسکے سکریٹری اور سید غفور اللہ شاہ صاحب اِسکے صدر انجمن منتخب ہوئے۔ اور اکثر رؤساے شہر جالندھر نے اِسکی ممبری قبول کی۔

(۳) معین الندوہ پھلور ضلع جالندھر مین ظفر اللہ خانصاحب رئیس وزیرآباد کی تحریک سے قائم ہوئی اور چودھری غلام نبی صاحب ذیلدار و رئیس پھلور اسکے سکریٹری اور شیخ مہر علی صاحب جسٹرار پھلور اسکے صدر انجمن قرار پائے (۴) معین الندوہ وزیرآباد ضلع گجرانوالہ مین مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کی تحریک سے قائم ہوئی اور سردار بہادر لفٹنٹ کرنیل راجہ عطاء اللہ خانصاحب رئیس وزیرآباد اِسکے صدر انجمن منتخب ہوئے اور حکیم سلطان علی صاحب سکریٹری قرار پائے (۵) معین الندوہ اسلام پور اسلام پور ضلع پٹنہ مین ۲۔ شعبان ۱۳۱۶ ہجری کو قائم ہوئی اور مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب اسکی سکریٹری اور مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب اِسکے صدر انجمن قرار پائے یہ دونون چودھری محمد ظہور الحق صاحب رئیس اسلامپور کے نواسے ہین جو اِس نواح مین اپنی سیرچشمی اور اولو العزمی مین ضرب المثل تھے علاوہ اسکے اِس نواح کے اکثر علما و مشائخ و رؤسا نے اِس مجلس کی ممبری قبول کی ہے جسکی روداد علیحدہ موجود ہے۔

(۶) معین الندوہ پانی پت۔ مولوی قاری عبد السلام صاحب خلف الرشید مولانا قاری عبد الرحمن صاحب محدث پانی پتی اِسکے سکریٹری اور صدر انجمن خواجہ الطاف حسین صاحب حالی رئیس پانی پت قرار پائے ہین

(۷) معین الندوۂ شاہجہانپور ۱۹ - فروری ۱۸۹۹ء کو قائم ہوئی - مولوی عبد الواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن اور خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب نائب صدر انجمن منتخب ہوئے اور حافظ محمد اسمعیل صاحب ناظم مجلس قرار پائے -

جناب صدر انجمن! اب تک ندوۃ العلما مین سرمایہ پیدا کرنے کی کوئی مستقل تدبیر نہین کیگئی نہ عام چندہ کھولا گیا ہی - آمدنی جو کچھ ہوئی وہ صرف اِسیقدر کہ اسکے ابتدائی مصارف اس کو پورے ہون کیونکہ آمدنی کی شکلین بالکل محدود ہین - مگر اب تک جو کچھ ہوا ہی وہ اس لحاظ سے کہ کوئی علمی کام نہین شروع کیا گیا تھا چندان نقصان رسان نہین تھا اب معاملے نے دوسری شکل اختیار کی ہی لہذا اب فراہمی سرمایہ کی تدبیرون کو عمل مین لانے کی سخت حاجت ہی - اگر سالہای گذشتہ کی توفیر موجود نہوتی تو ظاہر ہے کہ ہم علمی کام نہین شروع کر سکتے تھے کیونکہ ندوۃ العلما کی ایسی معین اور مستقل آمدنی اب تک نہین ہی کہ جس سے یہ کام ہو سکے -

سال زیر بیان مین کل آمدنی ندوۃ العلما کی مع بقایاے سنین گذشتہ کے نو ہزار دو سو تیس روپیہ چار آنے چھ پائی تھی جسمین سرمایۂ عام ندوۃ العلما کے جو بذریعۂ چندۂ رکنیت اور مختلف عطیات و قیمت کتب وغیرہ کے فراہم ہوئے پانچہزار ایکسو گیارہ روپیہ چھ آنے چھ پائی تھے اور دار العلوم کے دو ہزار چھ سو اٹھاون روپیہ گیارہ آنے تین پائی اور اشاعۃ الاسلام کے پانسو ساٹھ روپیہ نو آنے تین پائی اور دار الافتا کے پانسو ستر روپیہ اور خزانۂ محمدیہ کے تین سو گیارہ روپیہ نو پائی تھے اور مد زکوٰۃ کے سترہ روپیہ پندرہ آنے نو پائی تھے اور کل مصارف سال زیر بیان مین پانچ ہزار پانسو پچپن روپیہ بارہ آنے چھ پائی ہوئے لیکن ان مصارف مین - ایک ہزار تین سو سولہ روپیہ بارہ آنے چھ پائی بھی شامل ہین جو بابت قیمت مکان نو خریدہ کے سرمایۂ دار العلوم سے قرض لیکر دیے گئے ہین لہذا اس رقم کے نکال لینے کے بعد کل مصارف چار ہزار دو سو تنتالیس روپیہ بارہ آنے چھ پائی رہے جسکا تفصیلی حساب نقشۂ جمع خرچ سے معلوم ہو سکتا ہے جو اس رپوٹ کے ساتھ منسلک ہے -

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم جب اس کارروائی کو سُنا چکے تو مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے بہت خوبی سے کارروائی پر اپنی راے ظاہر کرتے وقت ایک مبسوط تقریر فرمائی جسکا خلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہی۔

خلاصۂ تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

فرمایا کہ سالگذشتہ مین اجلاس نہونے سے جو نقصان انجمن کو پہونچا ہی اگر امسال جلسہ نہوتا تو وہ نقصان اور زیادہ بڑھ جاتا۔ شہر شاہجہانپور اور اس نواح کے مسلمانونکی وجہ سے اس سال جلسہ ہوا اسلیے تمام ارکین ندوہ بلکہ عام مسلمانون پر لازم ہی کہ اہل شاہجہانپور کا شکریہ ادا کرین۔ پھر دارالعلوم کی نسبت اپنی راے ظاہر فرماتے وقت کہا کہ ندوۃ العلمانے علی کارروائی کی بناڈالدی ہے۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب اور منشی احتشام علی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھون نے دارالعلوم کی طرف دل سے توجہ فرمائی اور فرمایا کہ اگر دارالعلوم مین کوئی دلچسپ چیز ہی تو دارالاقامۃ (بورڈنگ ہاوس) ہی جہان چھوٹے چھوٹے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہین ایک ساتھ رہتے ہین ایک ساتھ کھاتے پیتے ہین ایک ساتھ کھیلتے ہین خوشخطی فارسی اور ورزش بھی سکھائی جاتی ہے سرمائے کے نہونے سے دارالعلوم ہنوز متزلزل حالت مین ہی۔ لیکن ہمکو مالی مشکلات سے بددل نہونا چاہیے۔ گورنمنٹ کی خدمت مین ڈیپوٹیشن کے جانے کا ذکر کرکے فرمایا کہ اس جلسے کو پولٹیکل معاملات سے کچھ بحث نہین ہی نیز یہ کہ ندوۃ العلما کے کسی رُکن کے دل مین گورنمنٹ کی اطاعت کسی فرقۂ ہند سے کم نہین ہی جو لوگ خدا سے ڈرتے ہین اور اُسکے رسول کے ماننے والے ہین وہ کب اُسکے فرمانے کے خلاف کرسکتے ہین مسلمانون کے مذہب مین بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری چیز ہے۔ اسلیے خاص کر مسلمانون کے علما کی نسبت تو یہ خیال ہو ہی نہین سکتا کہ یہ گروہ قدسی خدا اور اُسکے رسول کے خلاف کوئی کام کرے۔ دارالافتا کی کارگزاری پر مختصر طور پر اظہار راے کرکے

اُسکے واسطے کتب فقہ اور حدیث کی ضرورت کو بیان کیا اور مسلمانون کو اسطرف توجہ دلائی کہ اپنے کتب خانون کو ایسی کتابین جو کیڑونکی خوراک بنی ہوئی ہین عنایت فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور رہون اُسکے بعد یتیم خانے کا مختصر حال بیان کیا اور گورنمنٹ اسکولون مین تعلیم دینیات کی ضرورت کو ندوہ کا تسلیم کرنا اور اُسکا ساعی ہونا۔ انجمنہاے معین الندوہ کے قائم ہونے کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ندوۃ العلما قوم کی ضرورتون پر چارون طرف ہاتھ پھیک رہا ہی۔ جو ضرورتین محسوس ہوتی ہین اُنکی طرف اپنی توجہ کو مائل کرتا ہی خدا اسکو مدد دیے

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب تقریر کر چکے تو مولوی ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب فرنگی محلی نے فضائل علم پر ایک بسیط اور عالمانہ تقریر فرمائی انکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی کھڑے ہوئے اور مقاصد ندوۃ العلما پر نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ ہمارے مولانا کی خوش بیانی اور طبیعت کی روانی کے سامنے یہ بات مشکل ہی کہ آپ کی تقریر قلمبند کیجا سکے۔ بڑے بڑے زود نویس لوگون نے آپکی تقریر قلمبند کرنی چاہی مگر وہ بجز چند نامربوط فقرون کے نہ لکھ سکے انکو اس موقع پر درج کرنا آپکی تقریر کا غلط نمونہ پیش کرنا ہی اسلیے ہم معذرت کے ساتھ اسکو قلم انداز کرتے ہین۔

شاہ صاحب ممدوح کے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری نے ضرورت دار العلوم پر تقریر فرمائی اور اپنے بیان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم اور مسلمانونکے علم واخلاق کا ذکر کرکے مسلمانونکی موجودہ جہالت اور بداخلاقی کا تذکرہ کیا جھوٹ۔ فریب رشوت۔ سود۔ نااہلیت۔ بدچلنی اور تمام جرائم اور خلاف تہذیب اسلام باتون کا ذکر کرکے اسبات کو دکھایا کہ نئی تعلیم سے ان عام باتون کا کچھ بھی استیصال نہین ہو سکا پس ایک ایسے دار العلوم کی سخت ضرورت ہی جسمین مسلمانون مین علمی اور اخلاقی زندگی کی از سر نو پیدا ہونے کی کوشش کی جائے اور ایسے سامان بہم پہونچائے جائین جنسے علوم اسلامیہ مین مہارت و کمال پیدا ہو۔ اِسکے بعد شاہ صاحب ممدوح نے امریکہ والون کی کوششون کا ذکر کرکے مسلمانونکو

غیرت دلائی۔ انکے بیان کے ختم ہونے پر ٹھیک گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

جلسۂ عام

۵ بجے شام سے ۹ بجے شب تک

مولوی محمد طاہر صاحب عُرف موتی میان مرحوم کی کوٹھی کے نیچے ایک وسیع میدان مین اس جلسہ کا اہتمام کیا گیا شائقین کا اسقدر ہجوم تھا کہ تین طرف کی سڑکین دور دور تک لوگون سے بھر گئی تھین اور ایک جانب مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے نیچے تک آدمی ہی آدمی تھے حسب دستور مولوی عبد اللہ صاحب انصاری اس جلسے کے صدر نشین تجویز ہوئے۔ اوّل مولوی قاضی علی احمد صاحب نذاقی بدایونی نے بیان فرمایا جسمین اسلام کی ابتدائی حالت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ندوۃ العلما کی ضرورت اور اسکے برکات کا بہت خوبی سے ذکر کیا اِس بیان کے بعد نماز مغرب اسی میدان مین عظیم الشان جماعت کے ساتھ ادا کی گئی بعد نماز مغرب کے مولوی غلام صاحب لدہیانوی مقیم شملہ اور مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے یکے بعد دیگرے وعظ فرمائے اور جلسہ بہت خوبی سے برخاست ہوا۔

جلسۂ خاص

۸ بجے سے ۱۰ بجے شب تک

مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی سرا کے بالاخانے پر اس جلسے کا اہتمام کیا گیا علما کو پہلے سے اطلاع دی جاچکی تھی اور انجمنوں کی جانب سے جو وکلا تشریف لائے تھے اُنکو بھی اطلاع دیگئی تھی چنانچہ یہ سب حضرات تشریف لائے اِس جلسے کا اصلی موضوع یہ ہی کہ تعارف کی وجہ سے ارتباط باہمی کو استحکام ہو اِسکے سوا جو فوائد اس جلسے سے حاصل ہو سکتے ہین وہ محتاج بیان نہین۔ حسب معمول چاء نوشی پر جلسہ ختم ہوا۔

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۴- ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۷- مارچ ۱۸۹۹ء روز پنجشنبہ

۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے تبرکاً چند آیات کلام مجید تلاوت فرمائین اسکے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے دار العلوم کی رپورٹ پیش کی اور اُسکو بآواز بلند پڑھ کر سنایا یہ رپورٹ جس راستبازی سے لکھی گئی ہے اسکا اندازہ دیکھنے والے خود کر سکتے ہین۔

روداد دار العلوم

جناب صدر انجمن و اعیان و ارکان ندوۃ العلما و جلسے شاہجہانپور! آپکو یاد ہوگا کہ آج سے تین برس پہلے اِسی روہیلکھنڈ کے صدر مقام بریلی مین جب دار العلوم اسلامیہ کی تجویز پیش کی گئی تھی تو آپ نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکا خیر مقدم کیا تھا اور وہ تجویز جو ہمارے دینی و دُنیوی بہبودیون کا زینہ ہے خوشی سے منظور کی تھی- آج اسی روہیلکھنڈ کے دوسرے مشہور اور نامور شہر شاہجہانپور مین مجکو اس بات کا موقع حاصل ہوا ہے کہ مین آپکی اِس منظور شدہ تجویز کی عملی کارروائی کا اظہار کرون اور آپ کو مبارکباد دون کہ جس تجویز کو آپ نے سال گزشتہ مین منظور کیا تھا اُسکی بنیاد ڈالدی گئی اور لکھنؤ مین جو اودہ کا صدر مقام اور آپکے روہیلکھنڈ سے متصل ہے دار العلوم کا ابتدائی درجہ قائم کر دیا گیا- اگرچہ سرمایے کے نہونے سے پنجاب کے اہل الرائے احباب نے اسکو قبل از وقت خیال کیا ہے اور وہ ہمکو اس بات کا الزام دیتے ہین کہ ہم

ہمنے مسلمانونکے عام طبقو کی غلط بدگمانیون اور بیجا الزامون سے ڈرکر دارالعلوم کے قائم کرنے مین عجلت سے کام لیا ہو اور اُنکو سرمایہ جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی۔ لیکن اُنکو معلوم نہین ہو کہ ارکان ندوۃ العلما کے پیش نہاد خاطر ہمیشہ یہ حکمت عملی رہی ہو کہ وہ جب تک کہ کوئی کام شروع نہ کرین سرمائے کی خواہش سے بچتے رہین اسلیے کہ انکو اس بات کا یقین ہو کہ جب کوئی تجویز مسلمانونکے فائدے کے لیے جاری کی جائے گی جسکے فائدہ مند ہونے مین انکو بھی کچھ تامل نہوگا تو ضرور ہو کہ وہ خود اس کام کے چلانے کے واسطے سرمایہ فراہم کرین۔ اسیوجہ سے اجلاس ندوۃ العلما منعقدہ میرٹھ مین جب بعض حضرات نے کئی ہزار روپیہ دینا چاہا تو ارکان ندوۃ العلما نے اسکا لینا پسند نہین کیا اور دینے والون سے یہ ظاہر کر دیا گیا کہ ہمنے اس کام کو ابھی شروع نہین کیا جب شروع کرینگے تو آپ کی مدد کو بخوشی قبول کرینگے پس انھون نے جب دیکھا کہ دارالعلوم کی تجویز کو (جسکو مسودہ کی شکل مین چھپوا کر بغرض استصواب علما و اہل الرای اہل اسلام کے شائع کیا گیا تھا) اکثر علما و رؤسا اور اہل الرائے مسلمانون نے پسندیدگی اور اعتراف کی نظر سے دیکھا ہو اور انجمنہاے اسلامیہ خصوصاً انجمن حمایت اسلام لاہور اور محمدن ایجوکیشنل کانفرنس نے اپنے عام و خاص جلسون مین اس سے اتفاق کیا اور مشائخ کرام نے اسکو لطیفۂ غیبی اور منجانب اللہ خیال کیا یہان تک کہ یہ تجویز جلسۂ عام بریلی مین علی رؤس الاشہاد بلا خلاف منظور کی گئی جسمین ہر طبقے کے لوگ موجود تھے تو انکو اس تجویز کی خوبی اور عمدگی اور عامۂ اہل اسلام کے واسطے مفید و سودمند ہونے پر اطمینان ہوا تاہم وہ دو برس تک عام رائے کا اندازہ کرتے رہے جسکا عمدہ ذریعہ عربی اور اُردو کے اخبارات تھے جب اُنکو ملک کے اضطراب اور بیچینی کی کیفیت محسوس ہوئی جو اس تجویز کے التوا سے پیدا ہوگئی تھی تو انھون نے متوکلاً علی اللہ اس تجویز کے نفاذ کو مناسب سمجھا اور حسب تجویز جلسۂ خاص منعقدہ ۱۷ شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری منعقدہ کانپور کے ۹ - جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۲۶ - ستمبر سنہ ۱۸۹۸ع کو لکھنؤ مین دارالعلوم اسلامیہ کی شاخون مین سے درجۂ ادنیٰ کھول دیا گیا اور جلسۂ انتظامیہ کی رائے سے

افتتاح کی تقریب مین ۱۷۔ جمادی الاخرے سنہ ۱۳۱۶ ہجری روز چہارشنبہ کو افتتاح دارالعلوم کا جلسہ نہایت پُرتکلف اور پُرشان طریقے سے کیا گیا جسمین علماے فرنگی محل اور رؤسا و عمائد شہر بکثرت شریک تھے اور ہمکو خوشی ہے کہ آپکے نامور شہر کے معزز ممبر مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب جو ندوۃ العلما کے رُکن رکین ہین اور انکے صاحبزادے جلسۂ افتتاح مین شریک تھے۔

حضرات! آپکو معلوم ہو کہ دارالعلوم کا جس غرض سے قائم کیا جانا تجویز ہوا ہے اسکے حاصل کرنے کے لیے پہلے سے دارالعلوم کے تین حصے کردیے گئے ہین تاکہ باعتبار تفاوت اذہان اور وقت و فرصت کے ہر شخص فائدہ اُٹھا سکے۔ **اوّل** - درجۂ ادنیٰ جسکی مدت خواندگی تین سال کی رکھی گئی ہے اور اسکے نصاب مین اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہو کہ علوم عربیہ اور دینیات مین بقدر ضرورت طلبا کو مہارت ہو جاے مقصود یہ ہو کہ طالب العلم عربیت سے اسقدر آشنا ہو جاے کہ جب چاہے اسکو ترقی دیسکے اور قرآن شریف۔ حدیث۔ فقہ اور عقائد سے بھی واقف ہو جاے اسکے بعد اگر وہ آگے بڑھنا چاہے تو اسکے لیے درجۂ متوسط موجود ہے اور اگر وہ کسب معاش کے لیے کوئی اور کام کرنا چاہتا ہو تو اسکو اس بات کا موقع رہے کہ جب چاہے کتب بینی اور مطالعے کے ذریعے سے اپنی استعداد بڑھا سکے اور دین و مذہب کے متعلق بقدر ضرورت وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ یا اگر اسکے بعد وہ انگریزی پڑھے تو قطع نظر قابلیت کے الحاد و دہریت کے حملون سے محفوظ رہے۔ **دوم** درجہ متوسط جسکی مدت خواندگی پانچ سال ہے ان لوگون کے لیے جو علوم و فنون متداولہ مین تبحر فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہین اس درجہ سے فارغ ہونے پر طالب علم کو ہر علم مین کافی استعداد اور قوت قریبہ پیدا ہو جاے گی اور وہ جس علم مین چاہے گا تبحر اور کمال پیدا کرسکے گا **سوم** درجہ اعلیٰ جسکی مدت خواندگی دو سال ہو اور اس سے صرف قوت قریبہ اور استعداد پیدا کرنا مقصود نہین بلکہ قوت مطالعہ کے ساتھ استیعاب مسائل اور تبحر علمی منظور ہے اسلیے اس درجہ مین شوق اور میلان طبیعت کے لحاظ سے کسی علم خاص مین تکمیل کرائی جاے گی کیونکہ سب علمون مین ایک شخص کو پورا کمال نہین ہو سکتا اور اس درجے کی تحصیل کے بعد طالب العلم کو خاص لقب دیا جاے گا مثلاً

مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ ادیب وغیرہ پس اِن تین حصون سے ایک حصہ یعنی درجہ ادنیٰ بالفعل کھولا گیا ہی اگرچہ کھولا جانا حقیقت مین اُسوقت کہا جا سکتا ہی جبکہ اسکے واسطے کافی سرمایہ جمع ہوجاے اور جو اندازہ اسکے لیے تجویز کیا گیا ہی اُس اندازے کے سوافق کام ہونے لگے تاہم اس قلیل مدت مین جو چھ مہینے سے زیادہ نہین ہے جس طریقے سے اسکی کارروائی ہوئی ہے اور جو انتظام اسوقت تک کیا گیا ہی اسکی کیفیت آپ کے سامنے پیش کیجاتی ہے اگر آپ ہمت اور سیرچشمی سے کام لین گے تو ہمکو امید ہی کہ انشاء اللہ العزیز ہمین جو کمی ہے وہ پوری ہو جائیگی اور ہمکو حوصلہ ہوگا کہ ہم خدا کی مدد سے درجہ فضیلت اور درجہ تکمیل بھی کھولدین اور مسلمانونکی روحانی زندگی کی واسطے وہ آب حیات اور اُنکی قومیت کے قالب بیجان کے لیے وہ اکسیر کا کام دے۔

صاحبو! کل ندوۃ العلما کی رپورٹ مین آپ پر یہ بات ظاہر کردی گئی ہے کہ خاص مدرسے کے لیے ایک مکان گولہ گنج لکھنؤ مین نوہزار دوسو روپیہ کو خرید اگیا ہے یہ مکان ضرورت کی لحاظ سے اگرچہ کافی نہین ہی لیکن بوجہ کمی سرمایہ کے کوئی جدید عمارت اب تک نہین بنائی گئی۔ اسی مکان مین مدرسے کیواسطے ایک بڑا کمرہ اور اسکے پہلو کی دو صحنچیان خاص کردی گئی ہین اور اسکے گرد و پیش کے قطعون مین طلبا کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہی اور ایک جانب کو دفتر ندوۃ العلما اور دار الافتا کے لیے دو کمرے مخصوص کردیے گئے ہین ابتداے مدرسہ سے سلخ شوال تک چونسٹھ طالب العلمون کے نام بپابندی قواعد داخلہ درج رجسٹر ہو چکے ہین جنمین پندرہ طالب العلم دار الاقامۃ مین رہتے ہین باقی شہر کے باشندے ہین یا شہر مین بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرکے بپابندی اوقات مدرسے مین پڑھتے ہین وہ طلبا جو دار الاقامۃ مین رہتے ہین انمین سے بارہ طالب العلمون کی مدرسے کی جانب سے بذریعہ وظیفہ کفالت مدد کیجاتی ہی اور تین طالب العلم مصارف خورد و نوش و سکونت وغیرہ خود ادا کرتے ہین دو پانچ روپیہ اور ایک تین روپیہ ماہوار دیتا ہی انمین سے پانچ طالب العلم ضلع لکھنؤ کے باشندے ہین چار بہار کے دو ضلع مظفرنگر کے ایک سہارنپور کا ایک مانکپور ضلع پرتاب گڑہ کا ایک جونپور کا ایک ڈھاکہ کا۔

دارالاقامۃ مین جو طلبا رہتے ہین اُنکے رہنے کو مکان۔ فرش۔ روشنی اور کھانا دیا جاتا ہی کھانا سب کو ایک دسترخوان پر بلا امتیاز ایک طرح کا کھلایا جاتا ہی معمولی غذا گوشت۔ روٹی خشکہ اور دال ہوتی ہے مگر فصل و موسم کے لحاظ سے اسکے اشکال بدلتے رہتے ہین کبھی پلاؤ یا میٹھے چاول معمولی غذا پر بڑھا دیے جاتے ہین اور کتابین بھی اُنکو کتب خانے سے پڑھنے یا دیکھنے کے لیے مستعار دیجاتی ہین۔ انکو یہ اجازت نہین ہی کہ وہ بلا اجازت مہتمم دارالاقامۃ کے دارالاقامۃ سے باہر جائین مگر ضرورت کے وقت یا خاص حالتون مین انکو اجازت دیجاتی ہے اور اُنکی تفریح اور بقاے صحت کی نظر سے ۴ بجے سے ۶ بجے تک وقت دیا گیا ہی جسمین وہ فراغ خاطر کے ساتھ احاطۂ مدرسہ مین مشی اور ورزش کرتے ہین اِنکے عادات اور اخلاق کے درست کرنے کے لیے اس بات کا لحاظ بخوبی رکھا جاتا ہی کہ اِنمین خوش سلیقگی اور بلند نظری اور خوبی اخلاق اور پابندی شریعت کے اوصاف پیدا ہون اور شریفانہ چال چلن کے عادی اور خوگر ہو جاوین۔ پنجگانہ نماز جماعت کے ساتھ مسجد مین پڑھائی جاتی ہی اور اِن سب اُمور کی نگرانی مولوی عبد اللطیف صاحب کے متعلق کیگئی ہے جو بالطبع ان باتون کا لحاظ رکھتے ہین اور ۵ بجے سے ۱۰ بجے دن تک اور ۴ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ان کو پیش نظر رکھتے ہین اور کھیل کے وقت بھی انکا ساتھ نہین چھوڑتے۔ ورزش جسمانی اور باورچخانے کا انتظام شیخ شمس الدین صاحب کاکوروی کے متعلق کیا گیا ہی جو نہایت نیکدل شخص ہین اور ان بچون کے ساتھ اِسطرح سے شفقت کرتے ہین جیسا کہ مان باپ اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہین۔

کمی سرمایہ کی وجہ سے اب تک خاطر خواہ مدرسین مقرر نہین کیے گئے تاہم اسکا جو انتظام ہوسکا ہی وہ یہ ہی کہ اسوقت ۷ مدرس ہین ایک مدرس اوّل جنکے متعلق علاوہ تدریس کے اہتمام مدرسے کا کام بھی کیا گیا ہی اس خدمت پہ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسۂ عالیۂ رامپور مقرر کیے گئے تھے مگر بوجہ امور خانہ داری کے اُنکو مکان جانا پڑا پھر وہ نہین آسکے اسواسطے مولوی قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی کو تکلیف دی گئی جنکے تبحر اور کمال سے

سب واقف ہین۔ دوسرے مولوی عبد اللطیف صاحب سنبھلی ہین جو دو برس پہلے سے ندوۃ العلما مین فتویٰ نویسی کی خدمت پر مامور تھے اُنکے متعلق دینیات کی تعلیم کیگئی ہے۔ تیسرے یہ خاکسار ہے جو علاوہ اپنے فرض منصبی کے دو گھنٹے ادب کی کتابین پڑہاتا ہے چوتھے مولوی مفتی عبد الحمید صاحب فرنگی محلی ہین جو صرف ایک گھنٹہ پڑھاتے ہین باقی وقتون مین افتا کا کام کرتے ہین اور مدرسے کا اہتمام بھی بالفعل اُنکے متعلق ہے پانچوین مولوی عبد الشکور صاحب کاکوروی ہین جنکے متعلق صرف ونحو کی تعلیم ہے۔ چھٹے منشی محمد علی صاحب ہین جو دفتر ندوۃ العلما مین پہلے سے سیاہہ نویس ہین اب علاوہ کار مفوضہ کے تین گھنٹے مدرسے مین حساب کی تعلیم دیتے ہین۔ ساتوین منشی واحد علی صاحب خوشنویس ہین جو مشق خط کراتے ہین۔

حاضری مدرسے کی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ہر اسمین سے ایک گھنٹہ ظہر کی نماز کے لیے دیا جاتا ہی پانچ گھنٹے درس کے ہین تین گھنٹے سبق کے ایک گھنٹہ مشق خط کا ایک گھنٹہ حساب کا ہر گھنٹہ مین باری باری سے جماعتین ان مدرسین کے پاس جاتی ہین جنکے متعلق اُمور مذکورہ کر دیے گئے ہین۔

طریقہ تعلیم مین اس بات کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہی کہ طلبا کو استیعاب مسائل کے ساتھ استعداد کامل پیدا ہو اسیواسطے ہر ہفتہ انکی خواندگی کا امتحان لیا جاتا ہی۔ جو مدرسین بطور خود اپنے اپنے درجہ کا لیتے ہین اور ماہانہ امتحان مین یہ انتظام کیا جاتا ہی کہ ہر مدرس کے متعلق دوسرے درجے والون کا امتحان کیا جاتا ہی جسکی خواندگی اُنکے متعلق نہین ہے اور امتحان تقریری وتحریری دونون طریقون سے لیا جاتا ہی علاوہ اِسکے ہر ہفتہ جمعہ کی شب کو سب طلبا جمع کیے جاتے ہین اور انسے اس عنوان پر تقریر کرائی جاتی ہے جو پہلے سے معین کر دیا جاتا ہی۔ مدرسین اسوقت موجود رہتے ہین اور انکی لغزشون پر انکو متنبہ کرتے جاتے ہین۔

علاوہ اِسکے طلبا کی شگفتگی خاطر اور وسعت معلومات کے واسطے اور نیز اسلیے کہ دنیا کی نشیب وفراز سے بیخبری کی عادت انہین نہ پڑجائے دار الاخبار بھی قائم کر دیا گیا ہی جسمین عربی اور اردو کے

اخبار جمع ہوتے ہین اور اُنکو ہدایت کردی گئی ہے کہ ایک خاص وقت مین وہان مجتمع ہو کر اخبار دیکھا کرین۔

مگر صاحبو! مذکورۂ بالا بیان سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا ہو کہ اسوقت تک جیسا کچھ انتظام ہی وہ موجودہ ضرورت کے موافق ہنگامی طور پر کر دیا گیا ہی جیسا کہ چاہیے خاص طور پر تقرر ابھی تک نہین ہوا۔ علاوہ اِسکے ادب اور ریاضی کی تعلیم اس بات کی محتاج ہی کہ اِسکے واسطے خاص انتظام کیا جائے تاکہ جو چیزین مشق عملی کے متعلق ہین اُنمین خامی نرہے پس ضرور ہی کہ اسکا خاص انتظام کیا جائے اور مدرسین بڑھائے جائین کیونکہ دار العلوم کے قائم کرنے سے مقصود اصلی ہمارا یہ ہی کہ جو نقائص عربی کے موجودہ طریقۂ تعلیم مین پائے جاتے ہین وہ دور کیے جائین اور تعلیم کے ساتھ تربیت پورے طور پر کیجائے جسکی نایابی سے عربی تعلیم کا معیار اس زمانے مین بہت گھٹ گیا ہی اور اسی کے ساتھ زمانے کی ضرورتون کا بھی ہم اندازہ کرتے رہین پس ضرور ہی کہ ہم مدرسین کی ایک کافی جماعت تیار کرین اور خاص خاص علوم کا انکو ذمہ دار قرار دین تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ اِن علوم و فنون مین اپنی بلاغ نظر کو بڑھائین اور طلبا پر اسکا اثر ڈالین علاوہ اِسکے ضرورتون کا اختلاف و تعدد بھی اِسی بات کو مقتضی ہی ہم یہ نہین چاہتے کہ وہ متنبی اور حریری پڑھ جائین مگر دو سطرین بھی عربی کی نہ لکھ سکین یا لکھنا آجائے مگر پانچ منٹ تک عربی مین گفتگو نہ کر سکین یا منطق مین علامہ ہو جائین مگر حساب و ہندسہ سے ناآشنا رہین۔ یا باینہمہ علم و فضل قرآن مجید کو تجوید و قرأت سے نہ پڑھ سکین ہم چاہتے ہین کہ سب سے زیادہ قرآن مجید اور حدیث و فقہ کے ساتھ اعتنا کیا جائے اِسکے بعد درجۂ ابتدائی مین زیادہ تر عربیت پر زور دیا جائے کیونکہ یہ درجہ مدارج مافوق کا زینہ ہی اگر بنیاد ناقص ہو گی تو مکان ہمیشہ متزلزل رہے گا اِسکے بعد طبیعت مین جودت پیدا کرنے لیے ہم منطق بھی پڑھائین اور ضرورت کے لحاظ سے حساب و ہندسے کی تعلیم دین پس اُمور مذکورۂ بالا پر غور کرنے کے بعد میرے نزدیک مدرسین کے موجودہ نصاب کو پورا کرنے کی غرض سے

تاکہ وہ ان علوم وفنون مین جو نصاب تعلیم مین داخل کیے گئے ہین بخوبی تعلیم دیسکین ۹ نو مدرس ہونے چاہئین (۱) مدرس دینیات انکے متعلق فقہ۔ حدیث۔ تفسیر کی تعلیم کی جائے اور طلباے دارالاقامۃ کی نگرانی اُمور دینیہ کے متعلق مثلاً نماز کی پابندی اور جماعت کا التزام اور انکی ترتیب و تہذیب اخلاق وغیرہ (۲) مدرس ادب اِنکے متعلق ادب۔ بلاغت اور تاریخ کیجائے اور طلبا کو تحریر عربی کی مشق کرانا اور جو وقت عربی مین گفتگو کرنے کا مقرر کیا جائے اُسوقت انکی تقریر کی اصلاح کرنا (۳) مدرس منطق اور کلام (۴) مدرس صرف ونحو (۵) نائب مدرس صرف ونحو۔ صرف ونحو کے واسطے دو مدرسونکی اسلیے ضرورت ہے کہ درجۂ ادنےٰ مین صرف ونحو پر پورا زور دینے کی حاجت ہے اسیواسطے وہ دُو سال کی خواندگی مین داخل ہے بس ایک مدرس سے یہ کام پورے طور پر نہین ہوسکتا (۶) مدرس فارسی کہ جو چھوٹے بچے فارسی پڑھتے ہوئے داخل ہون اُنکو فارسی پڑھائین اور اُردو مضمون نگاری کی مشق بھی اُنکے متعلق کیجائے (۷) مدرس ریاضی (حساب وہندسہ) (۸) قاری جنکے متعلق فن قرأت وتجوید کی تعلیم کیجائے (۹) خوشنویس علاوہ ان مدرسین کے دو شخص ایسے مقرر کیے جائین جو عربی اور فارسی کے اہل زبان ہون اور اُنکے متعلق نگرانی اور اتالیقی کردی جائے اگر کوئی عرب ایسا ملجائے جو قاری بھی ہو تو وہ دونون کام انجام دیسکیگا صرف ایک فارسی زباندان کی ضرورت باقی رہجائے گی۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہرچند بادی النظر مین درجۂ ابتدائی کے لیے اِسقدر مدرسین کا مقرر کیا جانا بے موقع خیال کیا جاسکتا ہے اور اس اندازے کے موافق درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل کے واسطے بہت زیادہ مدرسین اور مصارف کی حاجت سمجھی جاسکتی ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس درجے مین جس غرض سے مدرسین کی تعداد بڑھائی گئی ہے وہ اسی مین ختم بھی ہوجائے گی مثلاً مدرس فارسی مدرس قرأت وتجوید خوشنویس مدرس صرف ونحو نائب مدرس صرف ونحو وغیرہ اور فارسی کے اہل زبان اوپر کے درجون مین بھی کام دیسکین گے

جناب صدر انجمن ! ایسی حالت مین جبکہ دار العلوم کا کوئی علحدہ اور مستقل سرمایہ نہین ہی
اس کام کا خوش اسلوبی کے ساتھ چلانا کچھ آسان کام نہین ہی۔ دنیا کا یہ عام قاعدہ ہی کہ متعدد
اور مختلف الحیثیت کام ایک وقت مین اس طور پر انجام نہین پاتے کہ سب اپنی خوش اسلوبی
مین یکسان ہون آپ غور فرما سکتے ہین کہ ارکان ندوۃ العلما دار العلوم کے کھولدینے سے دو
نہایت اہم کامون کے ذمہ دار ہوگئے ہین ایک سرمائے کا جمع کرنا جسپر دار العلوم کے قیام و
بقا کا مدار ہے دوسرے دار العلوم کے طریقۂ تعلیم اور حسن تربیت کا عمدہ نمونہ پیش کرنا۔ اور
دونون کام مختلف الحیثیت ہین۔ سرمائے کا جمع کرنا اس بات پر موقوف ہی کہ ارکان ندوۃ العلما
کاسۂ گدائی ہاتھون مین لیکر اپنے لیے نہین بلکہ اہل اسلام کے لیے اُنھین سے دربدر بھیک مانگتے
پھرین اور طریقۂ تعلیم کی اصلاح اور تربیت کی خوش اسلوبی اس بات کی مقتضی ہی کہ وہ سب
کامونکو چھوڑکر ہمہ تن تعلیم و تربیت کی نگرانی اور دار الاقامہ کے حسن انتظام کی طرف متوجہ ہون
لیکن اگر رؤسا ہمارے دست و بازو بنجائین اور کامونکو برابر تقسیم کرلین اسطرح سے کہ جو ہمارے کرنے
کا کام ہے وہ ہمارے سپرد کیا جائے اور جو اُنکے کرنے کی بات ہی اُسکے وہ ذمہ دار ہون تو یہ
کام بآسانی نہایت خوش اسلوبی سے چل سکتا ہی جس سے قوم و ملک بہت جلد متمتع ہو سکتا ہی

دار العلوم کے حسن انتظام کے لیے جن چیزونکی ضرورت ہی اُنمین سب سے مقدم سرمائے
کی فراہمی ہے اِسکے بعد مدرسین کا ضرورت کے موافق انتخاب کرنا جسکو مین نے اوپر مفصل بیان
کیا ہی اِسکے بعد خاص اِس درجے کے ترقی دینے کے لیے اسقدر ضرورتین باقی رہجاتی ہین جنکا
اسوقت شمار کرنا بہت مشکل ہی۔ حاجت موجودہ کے لحاظ سے جن چیزونکی ضرورت اسوقت
ہمارے پیش نظر ہے اُنکو اجمالاً مین بیان کرتا ہون۔

سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اس درجۂ ادنے کے لیے مکانکو وسعت
دیجائے اسواسطے کہ جو کمرے درسگاہ کے واسطے خاص ہین وہ بالکل ناکافی ہین ایک ہی
کمرے مین جب دو یا تین مدرس بیٹھتے ہین تو پڑھانے کی حالت مین اُنکی آوازین ایک دوسرے

سے لڑجاتی ہین جس سے طلبا کو فائدہ بہت کم ہوتا ہو اور مدرسین کو بھی وحشت ہوتی ہے۔
پس ضرور ہو کہ اس بڑے کمرے کے پہلو مین دوسرا بڑا کمرہ بنایا جائے اور اسکے دونون پہلوؤن
دو صحنچیان ہون تاکہ اسوقت کی ضرورت کے موافق درسگاہ درست ہوجائے علاوہ اسکے
طلبا کے رہنے کے لیے کم از کم دس کمرون کا بنا ضروری ہے کیونکہ طلبا کی درخواستین بکثرت
آرہی ہین اور مکان کے نہونے سے وہ قبول نہین کی جاتین جسقدر لیلی گئی ہین اُنکے لیے
بھی دشواری سے جگہ نکالی گئی۔

دوسری ضرورت اور اہم ضرورت یہ ہو کہ طلبا کے لیے وظائف بکثرت جمع کیے
جائین تاکہ وہ شریف زادے جو ناداری کی وجہ سے تعلیم و تربیت سے محروم رہجاتے ہین
اس سے مستفید و متمتع ہون کیونکہ تجربے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اس زمانے مین
ذی مقدرت لوگون کو تعلیم و تربیت کا بہت کم خیال ہے اور اُنکے آرام طلبی سے کچھ وجوہ
ایسے پیش آجاتے ہین جنسے وہ اسکو انجام بھی نہین دیسکتے۔ علاوہ اسکے انکے مربیون کو
اپنی دولتمندی کے افکار سے اسقدر فرصت بھی نہین ہوتی کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کیطرف
ہمہ تن متوجہ ہون۔ دوسرے طبقے کے لوگ جنکو خدا نے دولتمندی کا بہت کم حصہ دیا ہے
اسطرف متوجہ ہوتے ہین مگر افسوس ہو کہ وہ ناداری کیوجہ سے اسکے مصارف کو برداشت
نہین کرسکتے اور نتیجہ دونون صورتون مین یکسان نکلتا ہو۔ یہی وجہ ہو کہ روز بروز جہالت
پھیلتی جاتی ہو اور علم مفقود ہوتا جاتا ہو پس اگر اسکا یون انتظام کیا جائے کہ کثرت سے وظائف
فراہم کیے جائین اور جو لوگ نادار مگر جوہر قابل ہین اُنکو منتخب کرکے وظائف دیے جائین
تو چند دنون مین علوم و فنون کی مردہ حالت مین جان پڑجائے گی اور جیسا کہ اگلے زمانے
مین علم و فضل کے شیوع سے گھر گھر اسکا چرچا ہوگیا تھا اور امیر و فقیر سبکے سب ایک رنگ مین
ڈوب گئے تھے اب بھی ہوسکتا ہو ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید		دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد	

تیسری ضرورت یہ ہو کہ دارالعلوم کے متعلق ایک کتب خانہ قائم کیا جائے جسمین ہر علم و فن کی کتابین موجود ہون خصوصًا قدما کی تصانیف جنکے مطالعہ سے ہر علم و فن کے متعلق زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے کتب خانے کے قائم ہوجانے سے طلبا اور مدرسین کو انکے مطالعے کیطرف رغبت پیدا ہوگی اور اس سے اُنکو وسعت معلومات اور بلاغ نظر بآسانی حاصل ہوسکتا ہے۔ اہل یورپ کی اِس جدت پسندی اور روز افزون تحقیقات کا بڑا ذریعہ یہی کتبخانہ ہین جو یورپ مین جابجا قائم ہین اور ہر شخص اونسے مستفید ہوسکتا ہے۔ مگر یہ کتب خانے بجز دو تین شاہی کتب خانون کے خود قوم کے قائم کیے ہوئے ہین مصر کا کتب خانہ خدیوی جو نہایت نامور کتب خانہ ہی درحقیقت شاہی کتب خانہ نہین ہی بلکہ وہ قومی کتب خانون کا ایک مجموعہ ہی مدارس اور مساجد کے کتب خانون کو خدیو مصر کے حکم سے ایک کردیا گیا ہی۔ یہان بھی اگر مسلمان توجہ کرین تو ایک کتب خانہ کا قائم ہوجانا کچھ مشکل نہین ہی ہندوستان مین کچھ کتابون کی کمی نہین ہے مگر جابجا کنز مدفون کیطرح مخفی ہین اور کیڑونکی غذا بن رہی ہین اگر وہ لوگ ہمت کرکے یہان بھیجدین تو اُنکی حفاظت بھی بخوبی ہوگی اور انسے فائدہ بھی ہوگا علاوہ اِسکے تاجران کتب کو تھوڑی توجہ ہوجائے اور ایک ایک نسخہ اپنے کتب خانونسے مرحمت کرین تو انپر کچھ گران بھی نہو اور آسانی کے ساتھ ایک بڑا ذخیرہ کتابونکا جمع ہوجائے

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم جب یہ مضمون ختم کرچکے تو مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور اُنھون نے اپنا مضمون جو دارالعلوم کی ضرورت پر لکھا تھا نہایت خوبی سے پڑھکر سُنایا۔

مضمون مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور

حضرت صدر انجمن۔ بزرگان دین داعیان قوم!

مجلس ندوۃ العلما جن مقاصد کو حاصل کرنے کی درپے ہی اُنمین ایک دارالعلوم بھی ہی۔ گذشتہ

برسون کے دوران مین مجلس مذکورنے اپنی اِس تجویز کو مختلف ذرائع سے ملک و قوم کیخدمت
مین پیش کیا ہی سالانہ جلسون مین ہزارون آدمیون کے سامنے دارالعلوم پر تقریرین کی گئین
ایک رسالہ مسودۂ دارالعلوم کے نام سے چھاپ کر شائع کیا گیا۔ اور اُسکے ہزارون نسخے مفت
مسلمانون کو تقسیم کیے گئے۔ اِس رسالے مین دارالعلوم کے اغراض و قواعد تعلیم وغیرہ۔ عمارت
کا پیمانہ۔ تربیت کا اسلوب صاف صاف اور واضح عبارت مین درج ہی۔ گذشتہ جمادی الاخرےٰ
کے مہینے مین بمقام لکھنؤ افتتاح دارالعلوم کے اعلان کے لیے ایک شاندار جلسہ کیا گیا جسمین
علما حکام، رؤسا و شرفا سبھی جمع تھے۔ اس جلسے کی رودادبھی چھاپ کر شائع کیگئی۔ سب سے بڑھکر
مجسّم طریقۂ اعلان وہ وسیع اور عظیم الشان مکان ہی جو لکھنؤ گولہ گنج مین واقع ہی اور جسمین دارالعلوم
کے درجۂ ابتدائی کی تعلیم ہو رہی ہی لیکن باوجود اِن تمام کوششون اور تشریحون کے نہ تو وہ
فوائد ہنوز حاصل ہوئے ہین جو ان رسالون۔ تقریرون اور جلسون سے مطلوب تھے اور ہین اور
نہ قوم کی نظر توجہ اِسطرف مائل ہوئی ہے اور نہ وہ بدگمانی رفع ہوئی جو خواہ مخواہ اس مجلس کے
مقاصد عالیہ سے کیجاتی ہے۔ اب چونکہ دارالعلوم قائم ہو چکا ہے اُسکے مصارف کا بار ندوۃ العلما
کے ذمہ ہی اسلیے یہ کم توجہی اور بدگمانی سنگین نقصانون کا باعث ہو رہی ہے اِسی بنا پر یہ مناسب
خیال کیا گیا کہ ایک وقت خاص شاہجہانپور کے جلسۂ سالانہ مین دارالعلوم کی نسبت بحث
کرنے کے لیے مقرر کیا جائے۔ اسی سلسلے مین یہ خاکسار بھی ماموررہے کہ کچھ تقریر کرے۔ اگرچہ
مجھسا بیمار ہیچمدان آدمی نہ اِسکے لائق ہے کہ مجمع علما و مشائخ مین زبان کھولے نہ اِسکی قابلیت
رکھتا ہی کہ ایسی مہتم بالشان علمی تحریک پر تقریر کرے۔ تاہم یہ ایک ایسی ضروری تحریک اور ایسا
اہم کام ہو کہ ہر مسلمان کو اسپر متوجہ ہونا واجب ہی اور جو جس سے اِسکے حق مین بھلائی ہو سکے
کرنی چاہیے لہذا مین اِس تقریر کے لیے کھڑے ہونے کی جرأت کرتا ہون اور آپ سے
باادب عذر خواہ ہون۔ ع والعذر عند کرام الناس مقبول۔

حضرات! اس موقع پر سب سے اوّل یہ بحث شاید بیجا نہوگی کہ مسلمان

بحیثیت قوم کیا کیا ضرورتین رکھتے ہین - قوم اہل اسلام جن اجزا سے مرکب ہو اُنپر اگر سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو صاف عیان ہوتا ہو کہ نسل کے اعتبار سے دنیا بھر کی نسلین اور ملک کی حیثیت سے سارے عالم کے ممالک کے باشندے اِس قوم مین شامل ہین اور ہماری قوم برخلاف اور اقوام ممالک کے ایک ایسی قوم ہو جسکا شیرازۂ جمعیت نہ نسل ہو نہ ملک بلکہ مذہب اور صرف مذہب ہو بس ظاہر ہے کہ مسلمانونکی قوم جبتک زندہ ہو اپنے بقاء حیات مین مذہب کی محتاج رہیگی اور مذہب ہمیشہ اُسکی ضروریات قومی مین داخل و شامل رہیگا۔

حضرات ! دنیا مین جسقدر بڑے بڑے مذاہب قائم ہوئے باوجودیکہ اُنکو عالم وجود مین آئے سیکڑون ہزارون برس ہوگئے اور صدہا ہزارہا برس کی عمر مین اُنھون نے سیکڑون انقلابات زمانہ دیکھے تاہم وہ دنیا پر حکمرانی کر رہے ہین پس ایک ایسی عظیم الشان مذہب کی نسبت جیسا اسلام ہو یہ اندیشہ کرنا کہ" وہ خدانخواستہ دنیا سے مٹ جائیگا" شہادت تاریخ کے بھی خلاف ہے -لیکن ہان یہ ممکن ہو اور ہو رہا ہو کہ مذہب علمای ربانی کے وجود سے محروم ہوکر بازیچۂ عوام بنجاتا ہے صفات حسنہ اور انسانی فضائل اور دنیا بھر کے رذائل اور اخلاقی بُرائیان اہل مذہب مین رائج ہوجاتی ہین اور چونکہ کوئی سمجھانے والا باقی نہین رہتا اسلیے اہل مذہب اُنکو عین مذہب اور اصل دین سمجھکر اُنپر دل و جان سے اصرار کرتے ہین اور جو باتین خود اُنکے مذہب نے حرام ناروا بتائی ہین اُنکو اپنی نادانی کے اثر سے وہ نافہم مستحسن و بہتر سمجھکر بجالاتے ہین -مین ایسے مسلمانون سے واقف ہون جو بعض میلون مین جاکر خوک کے خون کا ٹیکا اپنی پیشانیون پر لگواتے ہین اور اُسکو داخل حسنات خیال کرتے ہین - ایسے بھی ہین جو گھر بھر مین ایک آدمی کے نمازی ہونے کو سب گھر والون کے لیے کافی سمجھتے ہین - ایسے بھی ہین جو جھوٹ بولنے دوسرون کو دغا فریب دینے کو مقتضای دانشمندی سمجھتے اور ان صفات رذیلہ سے بچنے والون کو کم نظری سے دیکھتے ہین - غرض جب مذہب کے اصلی جلوے اور حیات بخش انوار نظرون سے غائب ہوجاتے ہین تو اُنکی جگہ جھوٹے کرشمے اور تاریک خیال لے لیتے ہین - لہذا یہ امر ضروری ہو کہ قوم مین ایسے بزرگ ہمیشہ اور کافی

تعداد مین موجود رہین جو مذہب کے اُصول و فروع سے کماحقہ واقف ہون اسکی قابلیت رکھتے ہون کہ احکام دین کو قوم مین جاری رکھین اور مسلمانون کے ہر طبقے اور فرقے مین مذہب کا حیات بخش اثر پہنچا یئن۔

جن لوگون نے مسلمانونکی گذشتہ اور موجودہ حالت پر غور کیا ہو اُنکو بدیہی طور پر یہ بات محسوس ہوتی ہو کہ مسلمانونکی اخلاقی حالت روز بروز زبون ہوتی جاتی ہے اُنکے معاملات یوماً فیوماً تباہ اور اُصول راستبازی سے دور ہوتے جاتے ہین۔ باہمی ہمدردی مفقود اور ادای حقوق کا سلسلہ بکلیم موقوف ہوتا جاتا ہی۔ آیا اسکا سبب کیا ہی۔؟ تعلیم جدید کے حامی بے تامل بول اُٹھینگے کہ تعلیم کی کمی سے یہ تمام خرابیان برپا ہین جسوقت تعلیم پھیلی یہ تمام بُرائیان اسطرح کافور ہو جائینگی جسطرح آفتاب کی شعائین رات کے اندھیرے کو مٹا دیتی ہین۔ اُنکا مطلب تعلیم سے تعلیم جدید ہی۔ لیکن یہ جواب سرسری اور واقعات سے بعید ہی۔ آج سے چالیس یا پچاس برس پیشتر تعلیم جدید کا نام بھی بہت کم لوگ جانتے تھے لیکن آج سے بہت زیادہ مسلمانون کے اخلاق درست تھے اُنکے معاملات مین بہت زیادہ راستبازی تھی وہ ابنائے جنس کے حقوق کا بدرجہا زیادہ لحاظ رکھتے تھے۔ جب یہ حالت ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ تعلیم جدید کی کمی یا بیشی ان باتون مین موثر نہین ہو بلکہ اسکا کچھ اور ہی سبب ہو۔ ایک سبب غالباً اس تباہی کا یہ بتایا جائیگا کہ علم دین کا چرچا نہین رہا لیکن یہ جواب بھی ٹھیک نہین ہو۔ آج علوم دینیہ کی وہ وہ کتابین چھپ چھپکر شائع ہو رہی ہین اور قوم مین کھپ رہی ہین جنکے دیکھنے پر اگلے علما ناز فرماتے تھے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ کی بڑی بڑی مستند کتابین اُردو مین ترجمہ ہو کر شائع ہوگئی ہین ان فنون کی مستقل کتابین اُردو مین تصنیف ہو کر مقبول ہو رہی ہین۔ مدارس عربیہ قدم قدم پر جاری ہین۔ شہرون اور قصبون سے گذر کر دیہات مین جا بجا عربی مدرسے قائم و جاری ہین۔ سال بسال بڑی شان و شوکت سے ان مدارس مین دستاربندی کے جلسے ہوتے ہین۔ منزلون سے اہل علم تشریف لاکر ان جلسون مین شریک ہوتے ہین اور دہائیون طلبا فارغ التحصیل ہو کر ان مدارس سے نکلتے ہین۔ واعظین کے

غول کے غول ملک مین پھیلے ہوئے ہین مختلف فرقونکی باہمی نزاعون کی گرمی نے عوام مسلمین کو
معرکۃ الآرا مسائل بلکہ اُنکے دلائل سے آگاہ کر دیا ہی جب یہ حالات اور واقعات آنکھونکے سامنے
ہین تو کیونکر کہہ سکتے ہین کہ ملک مین علم دین کا چرچا نہین ہے۔ پس ہمکو اس تباہ حالت کا سبب
دوسری جگہ تلاش کرنا چاہیے اور وہ یہ ہی کہ ملک اور قوم مین اب ویسے پاکیزہ مشرب وسیع العلم
علما موجود نہین رہے جیسے چالیس پچاس برس پیشتر اور بیشتر تھے۔ یہ بزرگ مذہبی ہدایتون کی
مجسم تصویر اور صفات و اخلاق اسلامی کے سراپا نمونے ہوتے تھے اُنکے فیض صحبت سے
اہل علم دین اسلام کی پابندی اخلاقِ محمدی کی پیروی سیکھتے تھے اور چونکہ وہ بزرگ خود ارکان
دین پر قائم اخلاق کے پابند ہوتے تھے اُنکی ذات سے دین کی وقعت دہنون مین قائم ہوتی
تھی۔ جو بات اُنکی زبان سے نکلتی تھی دلون مین جاکر ٹھہرتی تھی اب ایسے علما اتنے کم ہین کہ تمام
ہندوستان پر نظر ڈالکر شمار کرین تو درجنا حاد سے آگے نہ بڑھین گے۔ اُسی کا یہ لازم نتیجہ ہی
جو نیک آثار اُنکی ذات گرامی سے وابستہ تھے وہ بالکل مفقود ہوتے جاتے ہین اور یہ مان
لینا چاہیے کہ مسلمانون مین پھر ویسے اوصاف ہرگز پیدا نہین ہو سکتے جب تک پھر ویسے علما
پیدا نہون۔ جو لوگ تعلیم جدید کے مؤید ہین وہ اس میرے بیان کو قبول کرنے پر آمادہ نہونگے
لہذا مین اُنکی خدمت مین گزارش کرتا ہون کہ سر سید احمد خان بہادر سے بڑھکر تعلیم جدید کا
مؤید کون ہو سکتا ہی تاہم اُنھون نے اس حالت کو واقعات کی بنا پر تسلیم کیا تھا اور نہ صرف تسلیم
کیا تھا بلکہ علی الاعلان ایک بڑے مجمع مین بیان کیا تھا چنانچہ اُنھون نے ایجوکیشنل کانفرس کے
اجلاس نہم واقع ۱۸۹۴ء مین جو لکچر دیا تھا اُسمین وہ کہتے ہین "گذشتہ زمانے مین ہماری بزرگون
کی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی۔ گذشتہ زمانے کی سویلیزیشن جسے یاد کرکے ہمکو رونا چاہیے
ہمارے بزرگون کو نصیب تھی۔ اخلاق محبت۔ مروت۔ دوستی۔ دوستی کا برتاؤ۔ دوستی کا پاس
دلی نیکی۔ نیاضی متانت۔ چھوٹون کے ساتھ الفت۔ بڑون کا ادب۔ غریبون کے ساتھ ہمدردی
قومی یگانگت۔ سب اُنمین جمع تھے۔ قومی تعلیم دینی و دنیاوی کا ایسا مستحکم اور قابل ادب سلسلہ تھا

جسکی نظیر تمام دنیا کی کسی قوم مین پائی نہین جاتی - ایک بزرگ مقدس عالم دن رات بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضامندی اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لوگونکی تعلیم کیلیئے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا اپنے مکان کی کوٹھری مین بیٹھا پڑھاتا تھا پھر غریب سے غریب آدمی پڑھنے کو آئے یا بادشاہ شاہنشاہ کا بیٹا سب کی تعلیم مین مساوی برتاؤ کرتا تھا اخیر زمانے مین بھی مگر اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قصبے وشہر مین پائے جاتے تھے جسنے اُنکو دیکھا ہے آدمی نہین فرشتہ پایا ہو۔ اُنکی صحبت کی برکت سے طالب علمون کے اخلاق درست ہوتے تھے نیکی اُنکے دل مین پیدا ہوتی تھی۔ شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے ہون مگر وہ ایسے شاذونادر ہین جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانے کو ناکافی ہین۔ سب سے بڑا مقصد تعلیم وتربیت سے انسان مین نیکی راخلاق اور انسانیت اور آدمیت پیدا کرنا ہے وہ ہکو اپنے بزرگون کی صحبت سے حاصل ہوتا تھا۔ پشت درپشت بطور ورثے کے ہماری بزرگونکو پہونچتا تھا اور اُنسے ہکو۔ ہمارا ملک جو خاص ہندوستان یا متوسط ہندوستان کہلاتا ہو ہر ایک امر مین کیا علم مین کیا معاشرت وتہذیب مین کیا زبان مین دوسرے ملکون کے لیے نظیر تھا انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہو نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت پائے تھے غدر ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانون پر لگایا گیا رہا سہا جو کچھ تھا سب برباد کردیا ہمارا ملک ہی نہین برباد ہوا بلکہ جیسا اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچا تھا اسیطرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان مین پونہچا۔

دوسری دلیل یہ ہو کہ گورنمنٹ انگریزی نے ازراہ انصاف پسندی اور دوراندیشی اپنی تعلیمی سلسلے مین کسی مذہب کی تعلیم داخل نہین فرمائی ہو اس سلسلے نے سیکڑون ہزارون تعلیم یافتہ پیدا کیے جو ملک کے ہر صیغے وشعبے مین پڑھے ہوئے ہین۔ سالہاسال کے تجربے نی یہ بات ثابت کردی ہے کہ بدون مذہبی تعلیم کے صرف دنیاوی تعلیم ہماری حالت درست نہین کرسکتی چنانچہ لارڈ کرزن گورنر جنرل ووئسرائے گورنر مدراس اور ہمارے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

سنے جو حال مین تقریرین کی ہین وہ صراحۃً اسی پر زور دے رہی ہین ۔

اب یہ امر غور طلب ہی کہ ویسے علما کیون نہین پیدا ہوتے ۔؟ اس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمکو ایک نظر اس بات پر ڈالنی چاہیے کہ جن علما کی کی قوم مین ہی وہ کیونکر پیدا ہوتے تھے جن گذشتہ علماے کرام کا مین حوالہ دے رہا ہون اُنکی طالب علمی کے زمانے مین اصطلاحی مدارس کا نام بھی ملک مین بہت کم لوگ جانتے ہونگے پس وہ علما اصطلاحی مدرسون کی تعلیم یافتہ نہ تھے۔ اُس زمانے مین ملک کے مختلف شہر مثل دہلی۔لکھنؤ۔رامپور علم کے مرکز ہو رہے تھے۔ اُن شہرون مین ہر فن کے اساتذہ و ماہرین اپنے اپنے مقام پر درس دیتے تھے علوم کے طالب اور فنون کے شائق ملک کے مختلف اطراف سے اِن شہرون مین آتے اور ہر فن کے اساتذہ سے اُس فن کو حاصل کرتے ان اساتذہ کی طرز تعلیم اور فیض صحبت کا یہ اثر ہوتا کہ اُنکے شاگرد بھی انھین کے رنگ مین رنگ جاتے تھے اور جب وہ فارغ التحصیل ہوکر وطن کو لوٹتے تو اُنمین انوار مختلفہ کا جلوہ صریح نظر آتا۔ دہلی مرحوم کے آخری دور پر بطور نمونہ ایک سرسری نظر ڈالنی چاہیے ۔مثلاً تصفیہ قلب و روحانی صفات کے حصول کے لیے خانقاہ شریف تھی۔ جناب میانصاحب مرحوم کا آستانہ علوم دینیہ کا سرچشمہ تھا۔ ادب و معقول کی تعلیم کے لیے مولوی فضل حق صاحب مرحوم کی درسگاہ تھی۔ مفتی صدر الدین خانصاحب آزردہ کے یہان قریباً ہر فن کی تعلیم ہوتی تھی۔طب کے درس کے لیے قانون کے نبض شناس حکیم امام الدین خانصاحب تھے۔ فارسی کی تکمیل کے لیے مرزا غالب کا دیوانخانہ تھا۔غرض باطنی اور ظاہری کمالات کے چشمے نہین دریا اور ذخار دریا جاری تھے جنسے طلبا سیراب ہوتے تھے۔ جو لوگ اس دار العلوم سے پڑھکر آتے وہ کمالات علمی و مجموعی صفات انسانی کے نمونے شگفتہ دماغی کے گلدستے ہوتے۔ وہانکے پڑھے ہوئے علما مین ایسے نمونے بھی تھے جو علوم عربیہ مین فاضل۔ ادب عربی و فارسی بلکہ اردو پر قادر طب مین صاحب دستگاہ ظریف الطبع اور اُسکے ساتھ مرتاض و تہجد گزار ہوتے۔ افسوس کہ اب وہ علمی مجالس ویران ہوگئین جنسے کمال کے بازارون مین سناٹا چھا گیا اور وہ انسانون کے ڈھلنے کے سانچے معدوم ہوگئے ؎

سماع بلبل شوریدہ رفت وحال نماند	خزان رسید وگلستان آن جمال نماند
برد کہ انچہ تو دیدی بجز خیال نماند	نشان بلبل این باغ از کہ مے پرسی

مین نے مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی کی خدمت مین جناب میانصاحب مرحوم کے مدرسے کے نصاب کی درخواست کی تھی اور بلحاظ اُس توجہ کے جو جناب قاری صاحب مدوح کو خاکسار کے حال پر تھی اس درخواست کو پذیرا فرماکر ایک طویل خط مین سارا سلسلہ تحریر فرمایا تھا اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ کتب تعلیمیہ قریبًا وہی تھین جواب بھی داخل نصاب اور مدارس عربیہ مین رایج ہین۔لیکن اب یہ نصاب اُس قسم کے علما پیدا نہین کرتا جیسے پہلے پیدا ہوتے تھے۔گذشتہ اور موجودہ حالات کے ملانے سے یہ بات صاف منکشف ہوتی ہو کہ اب طریقۂ تعلیم وتعلم بالکل بدل گیا ہو اور پڑھنے پڑھانے کا صرف نام باقی ہے۔ضبط اوقات۔کثرت مطالعہ توجہ کی یکسوئی۔ماسواسے بے نیازی۔علوہمت یہ باتین تحصیل علم کی جان ہین اور حیف کہ اب یہی قریبًا معدوم ہین اسی وجہ سے خاطرخواہ نتایج حاصل نہین ہوتے۔

جس سال مجلس ندوۃ العلما قائم ہوئی ہے اُسی سال مین نے قریبًا ان ممالک کے کل مشہور عربی مدارس کے طلباے عربی خوان کے تعداد کی بقید وطن تفتیش کی تھی۔اِس تحقیق کا یہ حسرتناک اور دردانگیز نتیجہ نکلا کہ اِن ممالک کے لوگون نے عربی پڑھنا قریبًا ترک کردیا ہو اور بہت ہی قلت کے ساتھ مدارس عربیہ مین ہمارے حصۂ ملک کے طالب علم نظر آتے ہین۔ہمارے وہ قصبے جو علمی جوہرونکی کان تھے وہان سے علوم عربیہ رخصت ہوچکے ہین۔جو مقامات علما سے معمور اور اہل کمال سے آباد تھے وہان اب معمولی مولوی بھی نظر نہین آتے۔سالہاے حال مین جن طلبا کی دستاربندی مختلف مدارس سے ہوئی ہے اُنمین اس دیار کے باشندے دیکھے جائین تو انکا درکالمعدوم کے مرتبے سے آگے نہ بڑھین گے اِسکے ساتھ اسپر بھی نظر ڈالیے کہ اس پندرہ بیس برس کے عرصے مین جو نامور علما ہم مین سے اُٹھ گئے اُنمین سے کتنون کے جانشین ہوئے اور کتنے اپنا نام اپنی جگہ چھوڑ کر اپنا کمال ساتھ لیگئے۔ان حالات اور واقعات سے ثابت ہوتا ہو کہ اگر یہ حالت بتدریج

رہی تو عنقریب یہ ممالک اہل علم سے خالی رہجاینگے علما کی قلت سے جو اثر بد ہمارے مذہب۔ ہمارے اخلاق۔ ہمارے معاملات پر پڑ رہا ہی اُسکا بیان اوپر ہو چکا۔ جب خدانخواستہ علما بالکل نرہینگے تو کیا قیامت برپا ہو کر رہے گی۔ اللھم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرہ ابھی مین نے ایک معزز اسلامی اخبار مین ایک مقام کا حال پڑھا جہان بیس ہزار مسلمان آباد ہین۔ اُن ہزارون اہل اسلام مین جہل کا یہ حال ہی کہ ایک فیصدی بھی اُردو نہین جانتا۔ کلمہ طیبہ جو اساس دین ہی وہ بھی صحیح یاد نہین۔ بت پرستی کا رواج ہو رہا ہی۔ ممکن ہی کہ اس خبر مین کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن قرائن کی شہادت بہت کچھ اِسکی صحت کا یقین دلاتی ہی۔ ایسے اہم واقعات اور زبردست حالات کو سرسری نظر اور کم توجہی سے دیکھنا آئین دانشمندی کے خلاف ہی۔ آج سے تیس برس بیشتر کے علما کی تعداد کو اِس زمانے کے علما کی تعداد سے تیس برس اُدھر کے طلبا کی طالب علمی کی حالت کو آجکل کے طالبعلمون کی طالب علمی سے موازنہ کیجے اُس قیاس موازنہ سے جو نتیجہ نکلے اُسکو سُرمۂ بصیرت بنایئے اور قیاس کی آنکھون مین لگا کر تیس برس آیندہ کے زمانے کو دیکھیے اور پھر غور کیجیے کہ حالت قابل اطمینان ہی یا اندیشہ ناک اور وحشت خیز۔ اگر قابل اطمینان ہو تو خداوند تعالے کا شکر ادا کیجیے اور گھر مین مطمئن ہو کر بیٹھیے اور اگر اندیشہ ناک اور ضرور اندیشہ ناک ہی تو بارگاہ الٰہی مین اُسکے دفع ہونے کی دعا مانگیے اور مردانہ عزم کے ساتھ کھڑے ہو کر اُسکے انسداد کی کوشش فرمایئے السعی منی والاتمام من اللہ۔

اس موقع پر ایک اور سوال لائق توجہ ہی اور وہ یہ کہ ان ممالک کے باشندون نے جو عربی علوم کے دلدادہ تھے اُنکا پڑھنا کیون ترک کر دیا۔ اِسکے جواب مختلف حیثیت کے ہین بعض سرسری اور سطحی اور بعض محققانہ اور واقعات پر مبنی ہین۔ اوّل یہ کہ عربی علوم حصول معاش مین مدد نہین دیتے اور دنیا کے لیے کارآمد نہین اسلیے لوگ اُنکو نہین پڑھتے۔ دوسرے یہ کہ انگریزی تعلیم کے رواج نے پڑھنے والونکو انگریزی کالجون اور اسکولون مین پہونچا دیا لہذا عربی مدارس خالی رہگئے۔ لیکن یہ جواب واقعات کے خلاف ہین۔ جو لوگ معاش کیطرف سے فارغ البال ہین۔ انگریزی تعلیم کے

مخالف ہین اور علوم عربیہ کے دل سے شیدا - ہزارون روپے سال بسال علوم عربیہ کی ترویج
مین صرف کرتے ہین وہ کیون اپنی اولاد کو عربی نہین پڑھاتے - جو لوگ مدارس عربی کے
بانی ہین اور علوم عربیہ کے رواج اور انکی تعلیم اپنے پروردگار اور اپنے رسول پاک کی خوشنودی
کا ایک ذریعہ سمجھتے ہین وہ اپنے بچونکو کیون ان مدارس مین پڑھنے نہین بھیجتے اسکے ساتھ انکے
بچے انگریزی بھی نہین پڑھتے - لوگ اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ کل انگریزی ڈگری یافتہ
معاش سے فارغ نہین بلکہ انمین سیکڑون پریشان حال ہین اور کل عربی دان یا فارسی خوان
معاش سے محروم نہین بلکہ معزز طریقون سے روزی پیدا کرتے اور فارغ البالی سے بسر کرتے ہین
کیا کلکتہ اور بمبئی کے ہندوستانی لکھ پتی اور کروڑپتی جو ہمہ وقت ممالک یورپ سے سابقہ رکھتے ہین
سب کے سب انگریزی دان ہین ؟ ہرگز نہین - کیا اندرون ملک کی لاکھون کروڑون روپیہ سالانہ کی
تجارت انگریزی دان ہندوستانی سوداگرون کے ہاتھ مین ہی ؟ ہرگز نہین - جب واقعات
یہ ہین تو ہم مذکورۂ بالا اسباب کو کیون صحیح تصور کرلین - آیندہ حالت جو کچھ ہو حالت موجودہ تو
یہی ہی - ہمین کوئی شک نہین کہ ان ممالک کے عربی پڑھنے والونکی کمی مین مذکورۂ بالا دونون
وجہین بھی مؤثر ہین لیکن علت تام نہین ہی اصل یہ ہی کہ خود مدارس عربیہ کی طرز تعلیم نیز اسکے
علما کی طرز زندگی اور اخلاقی حالت بہت کچھ عربی تعلیم کی راہ مین خلل انداز ہوئی ہی سالہا سال
طلبا مدارس مین رہتے ہین پڑھتے پڑھتے سپید ریش ہو جاتے ہین سب کچھ پڑھتے ہین مگر کچھ سمجھ مین
نہین آتا کہ کیا پڑھتے ہین جب دستار فضیلت باندھ کر مدرسہ چھوڑا اور اہل ملک مین ملتے ہین تو
یہ معلوم ہوتا ہی کہ کچھ حضرات اجنبی دیس کے آئے ہوئے ہین جو زبان مین - حرکات سکنات مین عامہ
خیالات مین عامۂ اہل ملک کے ساتھ میل نہین کھاتے اسلیے اول تو انسے اور عامہ مسلمین سے
ربط ہی نہین ہوتا اور اگر ہوا تو جلد بیلطفی سے بدل جاتا ہی - اکثر سند یافتہ معمولی نوشت و خواند کے
ہمارے سباق و سیاق سے غیر ماہر دنیا کے حالات سے محض بے خبر ہوتے ہین مین نہین کہتا کہ
سب ایسے ہوتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ اکثر ایسے ہی ہوتے ہین - علما کی باہمی نزاعون نے

اس مقدس طبقے کے وقار واثر کو بہت کچھ نقصان پہونچا یا ہی اور اُنکے وقار واثر کے کم ہونے سے
اُنکے علوم کا اثر و وقار بھی بہت کچھ دلون سے جاتا رہا ہی جو لوگ اِس تعلیم کو اچھا سمجھتے ہین وہ نتیجہٗ
تعلیم سے بد دل ہو جاتے ہین۔ موجودہ نصاب عربی کے نقائص کے نسبت وقتاً فوقتاً مجلس
ندوۃ العلما مین بحث ہوئی ہے اور اکابر علماے مدرسین نے اِن نقائص کو علانیہ ظاہر و تسلیم
فرمایا ہی اور اسکی اصلاح کی ضرورت مسلم قرار پا چکی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ضرورت زمانہ نے
یہ ناممکن کر دیا ہی کہ مسلمان انگریزی نہ پڑھین پڑھین گے اور ضرور پڑھین گے مسلمانون کے
اسکولون مین پڑھین گے۔ گورمنٹ اسکولون مین پڑھین گے مشن اسکولون مین پڑھین گے اور
اسمین کچھ کلام نہین کہ انگریزی مسلمانون کو پڑھنی چاہیے لیکن اسکے ساتھ یہ بھی ویسا ہی ضروری
بلکہ اُس سے بڑھکر ضروری ہے کہ ان طلبا کو علوم دین ومشرقی سے واقف اور نہ صرف واقف
بلکہ اُنکی واقفیت کے ساتھ اُنسے مانوس ومرتبط ہونا چاہیے تاکہ قوم کے روپے سے تعلیم پاکر
مذہب و قوم سے بیگانہ نہ رہجائین ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد غالبًا اس امر کے تسلیم کرنے
مین کم عذر باقی رہے گا کہ ان تمام مدارج کی تکمیل بدون ایک زبردست اور وسیع انتظام کے نہین
ہوسکتی اور ندوۃ العلما اپنے عالیشان دار العلوم کو جن اصول پر قائم کرنا چاہتا ہی وہی ان ضرورتونکو
پورا کرسکین گے۔ کئی برس کے تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہی کہ جو مشہور مدرسے عربی کے ملک
مین جابجا قائم ہین اُنپر کافی اثر ہنوز ندوۃ العلما قائم نہین کرسکا اور اسلیے ان اُصولون کا اثر اُنپر
نہین پڑسکتا اور وہ اپنی روش کو چھوڑنا گوارا نہین کرسکتے۔

جن صاحبون نے مسودۂ دار العلوم دیکھا ہی اور وہ مختلف تحریرین اور تقریرین دیکھی ہین
جنمین اُسکے اُصول بیان کیے گئے ہین اُنکے دل مین اسکے باور کرنے کا رجحان ہوگا کہ مذکورۂ بالا
ضرورتون کا احساس مجلس مذکور نے پورے طور پر کر لیا ہی اور اگر فضل الٰہی شامل حال رہے
اور اُسنے مسلمانون کے دلون کو دار العلوم کیطرف متوجہ کر دیا تو انشاء اللہ جس قسم کے علما کو
آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین وہ پھر پیدا ہونے لگین گے اور اُنکے انفاس کی برکت سے قوم مین پھر

راستبازی - دینداری - معاملات کی خوبی وصفائی پیدا ہو جائے گی - وما ذلک علی اللہ بعزیز

حضرات ! اس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہو کہ علماے کرام کا وجود روز بروز کم ہوتا جاتا ہو اُنکی کمی کے ساتھ قومی اخلاقی و دینی حالت کی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہو اِسکا علاج یہی ہو کہ پھر ویسے ہی علما پیدا ہون - اب اگر یہی مان لیا جائے کہ لوگ متوجہ نہین تو آپ متوجہ کیجیے - وظائف دیکر پڑھائیے - اُس قسم کے وظائف کا سلسلہ قائم کیجیے جیسا اہل کمال کے لیے زمانہ گذشتہ مین تھا - اگر سیکڑون علما اب پیدا نہین ہوسکتے تو بیسیون کیجیے اگر بیسیون بھی نہین ہوسکتے تو دس بیس کے پیدا ہو جانے کی کوشش فرمائیے - اگر یہ مان لیا جائے کہ معاش اُنکو حاصل نہین ہوسکتی تو اِسکی بھی فکر کیجیے کہ معزز طریقے سے معاش حاصل ہو اسلیے کہ علماے کرام کا وجود آپ کی ضروریات قومی مین داخل اور قومی زندگی کی اصل اصول ہو اور قومی ضرورتون کو پورا کرنا ہمپر واجب و فرض ہو - والسّلام بالاکرام -

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور جب اپنی تقریر ختم کر چکے تو خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ نے دار العلوم کے واسطے سرمایہ جمع کرنے کی تجویز پیش کی اور اُسکے پیش کرتے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

تقریر خان بہادر منشی محمد اطہر علیصاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین جسوقت سے یہان شاہجہانپور مین آیا ہون صحیح نہین ہون اور اسی وجہ سے اسوقت کے جلسے مین شریک ہونے کا ارادہ میرا نہین تھا - تجویز نمبر ۳ جسکی تحریک کا کاغذ تقسیم اوقات مین میرے سپرد کیگئی ہے اُسپر تقریر کرنے کا بار بوجہ نادرستی طبیعت مین نے اپنے دوست مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب پر ڈالا تھا اور اُن حضرات نے میری خواہش کو منظور کر لیا تھا - مگر یکایک میرا دوجوش جو لکھنؤ سے مجکو ایسی حالت مین کہ وہان ضروری

کلام زیادہ مجھے یہان کشان کشان لے آیا تھا اِس جلسے مین بھی لے آیا۔

یہ تجویز سرمایہٗ دار العلوم کے متعلق جسکے پیش کرنے کی عزت اِس جلسے مین مجکو دی گئی ہی
اُتنی ہی زیادہ باوقعت ہی جتنے زیادہ باوقعت عمدہ تعلیم کے فوائد اور نتائج ہین۔

جو تقریرین قوم کی خراب حالت اور اونکی کاہلی کے مراثی مین سُنتا آیا ہون مین اپنی تقریر
مین اُنکا تتبع ہرگز نہین کرونگا۔ بین وگریہ وزاری کا وقت اب نہین ہی۔ یہ وقت دل بڑھانے کا ہی
تاکہ ہم مضبوط ہو کر اُن مشکلون کا سامنا کرین جو ہمکو پیش آنے والی ہین۔ مسلمانونکی ناداری وغیرہ کے
فسانے ایسے زبان زد خلائق ہین کہ کوئی بزم اِس سے خالی نہین اور یہ ناداری کا اعتراض کسی
خاص جگہ کے واسطے محدود نہین ہی ہندوستان مین تو اُنپر اعتراض کیا ہی جاتا ہی۔ صاحبو۔ عرب و عجم
کے مسلمان بھی اس شکایت سے نہین بچے ہین اور دور دور کے جزائر کے مسلمان بھی اِس امر مین
متہم ہین کہ یہ فضول خرچ اور بے زر ہین۔ اِس اعتراض کو عام طرحپر مسلمان سُنکر مزید بددل ہوتے
ہونگے مگر میری رائے مین یہ اعتراض جو عام طرحپر ہے غور کے قابل ہے عقل اسکو باور نہین کرسکتی ہی
کہ تمام عالم کے مسلمان ایک عادت مین بلا سبب خاص مبتلا ہو جائین نہ کسی ملک کی رفتار کا اثر
اُنپر پڑے نہ کسی جگہ کی آب وہوا اُنکی اِس حالت مین تغیر پیدا کرے نہ دُنیا کی حاجتین اُنکو اس عادت
کے چھوڑنے کیطرف متوجہ کرین۔ میرے خیال مین یہ مشکل مسئلہ یون حل ہوتا ہی کہ در اصل دولت
کی ہستی اچھے مسلمانون کے دلون مین نہین ہی مال دنیا اُنکی نظرون مین ہرگز رکھنے کے واسطے نہین
ہی۔ غریبون۔ محتاجون اور دیگر اچھے کامون مین صرف کے واسطے ہی۔ یہ فرق بین صرف اسوجہ سے
ہو کہ کلام مجید انھین نصائح اور پند سے پُر ہے۔ احادیث رسول اللہ ایسی ترغیب اور تحریص سے
مملو ہین پھر وہ کون خدا پرست اور شیفتہٗ رسول اللہ ہی جو اِن نصائح پر دل وجان سے فدا نہین ہے

ای حضرات یہی سلسلہ روحی تاربرقی ہی جسمین سب مسلمان چاہے کہین ہون ایک تاثیر
مین گرفتار ہین۔ سچے مسلمانون کے کامون کا مدار زیادہ تر خدائے برتر کے رحم اور فضل پر ہوتا ہے
اگر اُنکے پاس عموماً دولت زیادہ نہین ہی تو نفس مطمئنہ کا خزانہ اُنکو شادان اور فرحان رکھتا ہے

اُنکے قلب کی وسعت اور اُنکی بلند ہمّت ہمیشہ اچھے کامون کی جانب اُنکو بلا وسواس مستعد اور متوجہ کرتی ہو۔ جن مقامات پر نا امیدی کے اسباب ظاہری قلوب کو تہ و بالا کرتے ہین وہان اپنے خدا پاک پر بھروسہ کرنا انھین کا کام ہو۔ مولانا روم کے اس شعر پر عمل کرنا مسلمانون ہی کے حصہ مین ہو۔

آنکہ بدہد بے امید سے چیزہا	آن خدایست آن خدایست آن خدا

اے حضرات! جو دلچسپی مجھکو ندوۃ العلما سے ہو وہ ظاہر ہو میرا قیام لکھنؤ مین ہو لکھنؤ اسوقت بلحاظ آبادی کے ہندوستان مین چوتھے نمبر کا شہر ہے مگر میری رائے مین افلاس اور فلاکت مین نمبر اوّل ہو۔ پہلے میرا یہ خیال تھا کہ دار العلوم کے ابتدائی درجہ کے کھولنے کے واسطے صرف باشندگان اہل لکھنؤ کی عالی ہمّتی کافی ہوگی۔ مگر اسوقت یہ خیال صحیح نہین ثابت ہوا تاہم آیندہ کے واسطے مین مایوس نہین ہون۔ اسوقت تک جو کچھ لکھنؤ مین اس عجلت کے ساتھ کیا گیا ہو وہ تمام حالات پر نظر کرنے سے کم نہین ہو۔ مکان دار العلوم کے واسطے بعلمائے پر خرید کر لیا گیا جسکی خریداری مین فوری اعانت جسکی نہایت زیادہ ضرورت تھی ایک نوجوان ہونہار منشی احتشام علی صاحب سلمہ خلف الرشید منشی امتیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال میرے برادر عم زاد نے کی ہو اور اُنہین نے ایک بہت بڑا قطعہ آراضی کا شہر لکھنؤ کی آبادی سے کچھ باہر اپنے ایک موضع مین دار العلوم کی وسیع عمارت طیار ہونے کے واسطے دیا ہو۔ مین بھی ندوۃ العلما کی خدمات جو ہو سکتی ہین کرتا ہون۔ ہان مین اتنا صاحب دولت نہین ہون کہ اُسکے بار عظیم کو اُٹھالون۔ مگر دل اُسپر ایسا مبتلا ہو کہ اگر ممکن ہو تو دریغ نہ کرون اور سچ تو یہ ہو کہ مین ہرگز آپکو یا دوسرون کو اپنے امکان مین ہوتے ہوئے ایسے بابرکت اور فائدہ مند کام مین (اگر بار خاطر کا لحاظ ہوتا) تکلیف دینا گوارا نہ کرتا اور ثواب عظیم مین جسکا اس کام مین حاصل ہونا ضروری ہو بشریت اور شاید اپنی تنگ خیالی سے آپکا شریک ہونا پسند نہ کرتا۔

میرا یہ مضبوط خیال ہو کہ یہ کام تعلیم کا اور درستی اخلاق کا جو ہمارے علما نے اپنے ذمہ لیا ہو وہ ہرگز بغیر تائید ایزدی نہین ہو اُنکی رفتار ابتدا سے یہی پکار رہی ہو اُسیکا اثر ہے کہ آج

راستبازی - دینداری - معاملات کی خوبی وصفائی پیدا ہو جائے گی - وما ذلک علی اللہ بعزیز

حضرات ! اِس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہی کہ علماے کرام کا وجود روز بروز کم ہوتا جاتا ہی اُنکی کمی کے ساتھ قومی اخلاقی و دینی حالت کی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی اسکا علاج یہی ہی کہ پھر ویسے ہی علما پیدا ہون - اب اگر یہی مان لیا جائے کہ لوگ متوجہ نہین تو آپ متوجہ کیجیے - وظائف دیکر پڑھائیے - اُس قسم کے وظائف کا سلسلہ قائم کیجیے جیسا اہل کمال کے لیے زمانہ گذشتہ مین تھا - اگر سیکڑون علما اب پیدا نہین ہوسکتے تو بیسیون کیجیے اگر بیسیون بھی نہین ہوسکتے تو دس بیس کے پیدا ہو جانے کی کوشش فرمائیے - اگر یہ مان لیا جائے کہ معاش اُنکو حاصل نہین ہوسکتی تو اِسکی بھی فکر کیجیے کہ معزز طریقے سے معاش حاصل ہو اسلیے کہ علماے کرام کا وجود آپ کی ضروریات قومی مین داخل اور قومی زندگی کی اصل اصول ہی اور قومی ضرورتون کو پورا کرنا ہمپر واجب و فرض ہی - والسّلام بالاکرام -

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور جب اپنی تقریر ختم کر چکے تو خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودہ نے دار العلوم کے واسطے سرمایہ جمع کرنے کی تجویز پیش کی اور اُسکے پیش کرتے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

تقریر خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین جس وقت سے یہان شاہجہانپور مین آیا ہون صحیح نہین ہون اور اسی وجہ سے اسوقت کے جلسے مین شریک ہونے کا ارادہ میرا نہین تھا - تجویز نمبر ۳ جسکی تحریک کا غذ تقسیم اوقات مین میرے سپرد کیگئی ہے اُسپر تقریر کرنے کا بار بوجہ نادرستی طبیعت مین نے اپنے دوست مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب پر ڈالا تھا اور اُن حضرات نے میری خواہش کو منظور کر لیا تھا - مگر یکایک میرا دوجوش جو لکھنؤ سے مجکو ایسی حالت مین کہ وہان ضروری

تپشنر و سکرٹری انجمن معین الندوہ میرٹھ نے معین الندوہ کی طرف سے مبلغ پانسو دس روپیہ لوپٹے دس آنہ پیش کیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے صدر انجمن صاحب سے درخواست کی کہ انکو ایک ضروری تجویز پیش کرنے کی اجازت دی جائے اسکے بعد حاضرین کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ اس وقت حاضرین پر جو اثر ہوا وہ لکھنؤ کی اس بوڑھی عورت کی فیاضی سے ہوا ہی جس کا ذکر خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب نے کیا ہی - یہ فیاضی ایک عورت کی طرف سے بڑی قابل قدر ہی کیونکہ عورت کے خیالات وسیع نہین ہوتے کچھ شک نہین کہ اس نیک کام مین انھون نے سب سے اول پیشقدمی کی ہی مگر بخدا مجکو ابتک یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس کارخیر کے بعد عالم جاودانی کو رحلت کر گئی ہین مجکو اسوقت خان بہادر کی تقریر سے معلوم ہوا چونکہ انکی یہ فیاضی تمام مسلمانون کے واسطے یکسان مفید ہی اسواسطے مین تحریک کرتا ہون کہ انکے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے تائید کی اور اتنے بڑے مجمع مین انکے واسطے دعا مانگی گئی جس مین علما مشائخ اور عامۂ اہل اسلام ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ شامل تھے اس تحریک سے خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب کی تجویز کا اثر دو بالا ہو گیا اور مینھ کی طرح روپیہ برسنے لگا۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اس اثر کو زیادہ بڑھانے کے لیے پھر تقریر شروع کی مگر حقیقت یہ ہی کہ اسوقت مسلمانون مین جو جوش پیدا ہو گیا تھا وہ اصلی اور سچا جوش تھا اور اب اسکی حاجت نہین تھی کہ اسکو تیز کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ چندہ دینے والون کے ہجوم اور ہر ایک کی پیشقدمی نے مولوی صاحب ممدوح کو کامیاب نہین ہونے دیا کئی بار تقریر شروع کرکے روک دینی پڑی مولوی صاحب خود اس اثر سے جو پیدا ہو گیا تھا ایسے متاثر ہو گئے تھے کہ چندہ کی ترغیب دیتے دیتے خود اپنی طرف سے پچاس روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور اور مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم چندہ دینے والون کا نام اور پتہ لکھتے جاتے تھے مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس جہانپور

نام لکھوا رہے تھے اور حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہان پور اسکا اعلان کرتے جاتے تھے اور
مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری روپیہ لیتے جاتے تھے مگر باوجود اس کے کہ یہ حضرات اپنا
اپنا کام بڑی محنت اور کوشش سے کر رہے تھے تاہم چندہ دینے والون کا اس قدر ہجوم ہوتا تھا
کہ بار بار معذرت کے ساتھ روکنا پڑتا تھا۔ چندہ کی شکلین روپیہ اور پیسہ پر محدود نہین تھین اس
وقت جس کے پاس جو کچھ تھا وہ نذر کر رہا تھا روپیہ پیسہ کپڑے گھڑیان رومال دوشالے گاؤن
زمین غرضنکہ جس سے جو ہو سکتا تھا وہ دے رہا تھا۔ مولوی عبد الواجد خانصاحب نقشبندی رئیس
شاہجہان پور چندہ دعوت مین اکیسو روپیہ دے چکے تھے مگر اس وقت کے جوش سے ایسے متاثر ہوئے
کہ بیساختہ نصف موضع خمرہ پور جو انکی ملک و تصرف مین تھا اور اس کا سالانہ منافع
پانسو روپیہ ہے دار العلوم کے واسطے عنایت فرمایا حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل نے جب اسکا
اعلان کیا تو اُسکے ساتھ ہی اس بات کی بھی مبارکباد دی کہ دوسرا نصف بھی بہت جلد دار العلوم
کو ملجائیگا چنانچہ چند ہی منٹ کے بعد مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہان پور کی طرف سے
اعلان کیا گیا کہ دوسرا نصف جو انکی ملک و تصرف مین ہے اور اسکا سالانہ منافع بھی پانسو روپیہ ہے
دار العلوم کو عنایت فرمایا اسوقت مسلمانون کا جوش بہت بڑھا ہوا تھا مجلس کے ہر گوشہ سے یہی
آواز آرہی تھی احمد حسن خانصاحب رئیس شاہجہان پور نے مصری پور کی معافی جو پانسو روپیہ قیمت
کی ہے عنایت کی محمود خانصاحب نے ایک کھیت وقف کیا حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر
شاہجہان پور نے اپنے والد ماجد محمد نعیم خانصاحب مرحوم کی طرف سے دار الاقامہ مین ایک کمرہ
بنانے کے لیے تین سو روپیہ دیے مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی نے اپنے عم بزرگوار
نواب عبد الشکور خانصاحب رئیس بھیکن پور کے جانب سے ایکہزار روپیہ کا اعلان کیا خان بہادر
منشی محمد اطہر علی صاحب نے اپنے دوست حاجی قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد
کی طرف سے ایکہزار روپیہ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی طرف سے پانسو روپیہ دینے
کا وعدہ فرمایا مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا (جو انجمن معین الندوہ بانکی پور کی طرف سے

وکیل ہوکر آئے تھے) بیساختہ کھڑے ہوگئے اور صدر انجمن صاحب سے اجازت لیکر ایک
تقریر کی جو اثر اور درد مین ڈوبی ہوئی تھی انھون نے مصر کے جامع ازہر کا ذکر کیا اور کہا کہ تیرہ
ہزار طالبعلم اس مین تعلیم پاتے ہین اور وہ لوگ نوکری کی غرض سے نہین پڑھتے بلکہ افریقہ
جاکر اسلام کی اشاعت کرتے ہین انکے فیض ارشاد سے لاکھون آدمی مسلمان ہو چکے ہین
آخر مین انھون نے نہایت جوش کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ مین ابتک ندوۃ العلما کی
کسی جلسے مین شریک نہین ہوا نہ مجکو اس کے مقاصد و فوائد سے زیادہ وقفیت اور دلچسپی
تھی مگر دو دن سے جو نظارہ مین دیکھ رہا ہون اس نے میرے دل کی عجیب کیفیت ہو رہی ہی
مین اپنی زندگی کو ندوہ کے مقاصد کے لیے وقف کرتا ہون جو کام میرے لائق ہو وہ مجھ سے
لیا جاے اور مین ہمیشہ اُسکو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا رہونگا یہ بھی کہا کہ مین نہایت
بے سر و سامانی کے ساتھ اسکی شرکت کو چلا آیا ہون اسوجہ سے اسوقت کوئی معقول رقم
چندہ مین نہین پیش کرسکتا مگر جو کچھ دے سکتا ہون وہ اگرچہ کم ہی تاہم اسکو میرے خلوص
اور دردمندی کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ اسکے بعد اُنھون نے اپنا چندہ پیش کیا۔

مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا کی تقریر کے بعد وقت کی تنگی سے چندہ کی کارروائی
ملتوی کی گئی اور دوسرا کام شروع کر دیا گیا لینے والے اگرچہ خاموش ہوگئے تھے مگر دینے والے
برابر ٹوٹے پڑتے تھے یہان تک کہ جو کارروائی مندرجہ نظام تھی وہ پوری نہو سکی اور مندرجۂ
ذیل تجویز پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل کی تحریک اور مولانا محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلما
کی تائید سے بالاتفاق یہ منظور ہوا کہ نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد
دکن اور امیر الامرا شیخ بہاء الدین خان بہادر سی آئی ای وزیر جوناگڑھ کیخدمت مین ندوۃ العلما کی
جانب سے اس مضمون کے تار بھیجے جائین کہ ارکان ندوۃ العلما نے دار العلوم اس سال کھولدیا ہے
یہ بھی منظور ہوا کہ آج کے چندہ کی تعداد بھی اسمین درج کر دی جائے اسکے بعد مولوی شا

محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے پر اثر الفاظ مین دعا مانگی اور جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسۂ عام

۵۔بجے شام سے ۹۔بجے شب تک

کل کے عام جلسہ مین جس کثرت سے مسلمان شریک ہوے تھے اور اسوقت دیکھنے والون کو جو دلچسپی ہوئی تھی وہ بجاے خود عجیب نظارہ تھا رات ہی بھر مین اس کا گھر گھر چرچا ہو گیا اور آج اس کثرت سے لوگ جمع ہوے کہ وہ تمام میدان آدمیون سے بھر گیا اور چارون طرف سڑکین دور دور تک رُک گیئن یہ ممکن نہ تہا کہ اس طرف سے اُس طرف کوئی گزر کر سکے اس قدر مسلمانون کو ایک مجمع مین دیکھکر جس قدر مسرت اور خوشی ہوتی تھی اس کا اندازہ اُس سے پوچھنا چاہیئے جس نے دیکھا ہی۔

آج کے جلسہ مین حسب دستور جو حضرات وعظ و بیان کے واسطے نامزد ہوے تھے انکے اسماے گرامی حسب مندرجۂ ذیل ہین۔ (۱) مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری (۲) ابوالفیض مولوی محمد حسن صاحب فیضی (۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری (۴) مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نگران حضرات مین سے مولوی محمد حسن صاحب فیضی ناسازی طبیعت کی وجہ سے نہین بیان کر سکے اور مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری نے اپنا وقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی کو دیدیا لہذا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی نے اپنے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو محظوظ و مستفید فرمایا۔

جلسۂ خاص

۸ بجے شب سے ۱۱۔بجے شب تک

حسب معمول شب کو جلسہ خاص منعقد ہوا علاوہ علماے کرام کے منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور و مولوی تاج الدین احمد صاحب و مفتی حکیم سلیم اللہ صاحب مدبران انجمن خادم علوم اسلامیہ لاہور و دیگر وکلاے انجمن اس مجلس مین شریک کیے گئے تھے معمول کے موافق آج کی مجلس بھی نہایت پرلطف مجلس تھی بعض مسائل پر گفتگو ہوتی رہی اور چاے نوشی پر مجلس برخاست ہوئی۔

اجلاس سوم

منعقدہ ۱۵- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۸- مارچ سنہ ۱۸۹۹ع

صدر انجمن

مولانا حاجی احمد حسن صاحب چشتی صابری

حسب معمول ۷ ½ بجے جلسہ شروع ہوا سب سے پہلے محمد عبدالولی طالبعلم دارالعلوم خلف مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی اور حافظ فیروز شاہ خانصاحب بریلوی نے چند آیتین کلام مجید کی تبرکاً تلاوت کین محمد عبدالولی نے مصری لہجہ مین بہت عمدگی سے سنایا جس سے حاضرین محظوظ ہوئے اسکے بعد مولوی محمد احسان خانصاحب مدرس پیلی بھیت نے حسب مندرجۂ ذیل اردو کی رباعیان سنائین جو اس موقع کے لیے پہلے سے تیار کر رکھی تھین

ذکر شاہجہانپور

اس شہر کو کیونکر نہ کہین شاہجہان ہم / چندے کی فزونی سے ہوا خلقین مشہور
سے زیر کا کیا نام کوئی پیش زبردست / یون فکِّ اضافت سے ہوا شاہجہانپور

ذکر ندوۃ العلما

دوست دشمن یہ کچھ نہین موقوف / جس کو دیکھو مطیع فرمان ہے
سچ یہ ہے مُہر دفتر ندوہ / غیرتِ خاتمِ سلیمان ہے

ایضاً

شمس العلوم ہون کہ وہ بدر الکمال ہون / سب مجمع نفیس مین اہل رفاہ ہین
احسان صدا یہ آئے ہمین بام چرخ سے / میری طرح زمین پہ بھی مہر و ماہ ہین

ایضاً

برائے گوہر عرفان جو ہو منظور غوّاصی / غریق بحر ندوہ ہو یہ محنت رائگان کب ہے
مثالِ چشمۂ خورشید آب و تاب پائیگا / خس و خاشاک کا ای دل یہان نام و نشان کب ہے

ایضاً

نام اس کا مجمع علمائے سعید ہے / ندوہ کوئی مقام فریب و دغل نہین
نسبت ہے آسمان زمین سے فلک کو کیا / یان وہ نجوم ہین کہ جہان اک زحل نہین

ایضاً

سراپا کیون نہو جا بے معطر ہر گلی کوچہ / کہ یہ مجمع ہی اک تودہ عجب پھولونکی ہارونکا
تعلق باغ ندوہ سے ہے کیا گلزار عالم کو / پتا بھی اس چمن مین ہم نہین پاتے ہین خارونکا

ایضاً

بصد شوکت قیامت تک رہے یہ مجمع عالی / یہی اپنا وظیفہ کیون نہ ہر فرد بشر جانے

نئی تشبیہ صدر انجمن اور انجمن کی ہے	امام الماس کا تسبیح مین یاقوت کے دانے

اس نظم کے ختم ہونے کے بعد مولوی حکیم ابو یحیی محمد صاحب شاہجہانپوری نے ایک مضمون پڑہا جسمین مسلمانون کو صنعت و تجارت کی طرف توجہ دلائی ہی اور اعداد کے ذریعہ سے خاص شاہجہان پور کی مقامی تجارت مین غیر قومون کے مقابلہ مین مسلمانون کی حالت کو ظاہر کیا ہی۔ اس مضمون کو مولوی صاحب موصوف نے بہت قابلیت سے ترتیب دیا ہے اور اس قابل ہی کہ اہل اسلام اسکی طرف خاص توجہ کرین شاہجہانپور ایسے شہر مین جو مسلمانون کا شہر سمجھا جاتا ہے جب مسلمانون کے پس ماندگی کی یہ حالت ہو تو دوسرے شہرونکا کیا ٹھکانا ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار

مضمون مولوی حکیم ابو یحیی محمد صاحب شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین یدی الساعۃ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و علم ادم الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملئکۃ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صدقین جیسا کہ یہ انجمن ندوۃ العلما بلحاظ اپنی عظمت شان اور غیر محدود برکات کے اور مسلمانون کے لیے خواہ بحیثیت مذہبی دیکھا جاسے یا بلحاظ قومی صلاح دنیوی کی نظر کی جاوسے ایک عجیب الشان اور نادر الوجود چیز ہے اسی طرح اس ناچیز ہیچمدان کا ایسے ایسے علما اور فضلا و معزز روسا و عقلا کے سامنے زبان کھولنا اور کچھ بیان کرنا ایک عجیب بات ہی" مگر اپنی ناقابلیت و عدم بضاعت پر نظر کر کے چپ ہو رہین یا بیہودی

قوم کو مد نظر رکھکر جہان تک ہو سکے اپنی ہمت صرف کرین ہماری حمیت تو اسی کو چاہتی ہی
کہ ہم بُرے ٹھہرین یا بھلے کسی طرح قوم کو فائدہ ہو۔
مدت سے مجکو اس بات کا خیال ہی کہ کیا وجہ ہی کہ مسلمانون سے انتزاع سلطنت کو ابھی کچھ
دن بھی نہین گذرے کہ ان پر فقر و افلاس و تہیدستی و غربت کی گھٹا چھا گئی اور دوسری قوم یعنی
ہمارے ہندو بھائی جن سے سلطنت کو گئے ہوے صد ہا برسین گزر گئین مگر انکی مالی حالت
مین کسی طرح کا تغیر نہوا بلکہ روز افزون ترقی کرتے جاتے ہین اور مسلمانون کی یہ حالت ہو گئی
کہ انکے اباو اجداد کی جو تعمیر کردہ عمارتین ہین اُنکی مرمت بھی نہین کرا سکتے بلکہ اُنہین عمارتونکو
بیچ بیچ کر کھانا کچھ دنون کے لیے ذریعہ معاش ہو کر بہتون پر نوبت گداگری اور بھیک مانگنے کی
پہونچ گئی۔ آپ نے جتنے فقیر اور بھک منگے مسلمانون مین دیکھے ہونگے کسی قوم مین نہ دیکھے ہونگے
بلکہ دوسری قوم کا فقیر توڈہوندھے نہین ملتا۔ ابھی چند روز کا ذکر ہی جب قحط کی بلا عالم مین پھیلی
تھی جس قدر مسلمانون کو اس سے تکلیف پہونچی اور مسلمان اس سے ہلاک ہوئے کسی قوم
کو اس کا عشر عشیر بھی ضرر نہین پہونچا اُسوقت مسلمان شریف زادون کی جو حالت زار تھی
اسکے بیان سے رونا آتا ہی اسوقت کی کیا تخصیص ہمیشہ دیکھ لیجیے کیسے کیسے سادات اور شریف
زادے کس ذلت و خواری کے ساتھ گداگری کرتے پھرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے کیا ہندو دُنکے
پاس ہاتھ پیر آنکھ کان ناک زائد ہین جو مسلمانون کے پاس نہین یا گورمنٹ نے ذرائع معاش ان کی ساتھ
مخصوص کر دیے ہین جو مسلمان انکو حاصل نہین کر سکتے یا گورمنٹ نے مسلمانون کے لئے طلب
معاش کے شرائط زیادہ کر دیے ہین اور ہندو اس سے سبکدوش رکھے گئے ہین جسکے سبب سے
وہ آزادانہ معاش حاصل کرتے ہین اور مسلمان نہین کر سکتے۔ ہرگز نہین۔ پس یہ امر قابل غور ہے کہ
کیا وجہ ہے کہ مسلمانون پر افلاس نے اسقدر جلدی کی مین نے جہان تک اسکی وجہ مین غور کیا
تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانون کی آمدنی کی ذرائع بہت کم اور اسکے ساتھ ہی بیجا مواقع مین صرف
زائد۔ آمدنی کی کمی کی وجہ یہ پیدا ہوئی کہ زیادہ تر اور اکثر مسلمانون نے معاش کا ذریعہ ملازمت

منحصر سمجھا اور دیگر وسائل حصول معاش مثل تجارت وصناعت وحرفت کو (برخلاف دوسری
قوموں کے) چھوڑ بیٹھے اور ملازمت کی حالت یہ ہی کہ علاوہ اسکے کہ بہت سی ملازمتوں
سے مسلمانون کا مذہب مسلمانون کو روکتا ہی اب تعلیم جدید کے قیود کی وجہ سے ملازمت کا
ملنا دشوار ہوگیا اور اگر تعلیم کے قیود وشرائط کو طے بھی کیا جاوے تو ملازمتین محدود اور
طالبین ملازمت کی کثرت پر نظر کرکے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ وہ غیر محدود اور حصر عدد سے زائد
ہین اسوجہ سے تعلیم کے قیود کو طے کرنے سے جسقدر ملازمت کے حاصل کرتے مین کامیاب
ہوتے ہین اُنسے زائد بیچارے امید ہی امید مین زندگانی ختم کرکے دنیاے فانی سے عالم
جاودانی کی طرف محروم روانہ ہوجاتے ہین۔ پس ضرور اور بہت ضرور ہوا کہ ملازمت کے
سوا دیگر ذرائع ووسائل معاش کی طرف توجہ کیجاے اور جیسی دوسری قومین دیگر وسائل سے
بڑی آسودگی کے ساتھ آزادانہ معاش حاصل کرتے ہین یہ بھی حاصل کرین۔ ہم بڑے افسوس کے
ساتھ اس بات کو ظاہر کرتے ہین کہ باوجودیکہ ہمارا یہ شہر شاہجہانپور مسلمانون کا شہر کہلاتا ہے
اور برخلاف اکثر دوسرے شہرون اور قصبات کے یہان کے ہندوون اور مسلمانون کی مردم
شماری قریب قریب برابر کے ہے دیگر بلاد مین ایسا نہین بلکہ ہندو مردم شماری مین بہت
زائد ہوتے ہین یہان مسلمان مرد ۱۸۶۰۷ اور ہندو مرد ۱۹۱۵۷ ہین تو قریب برابر کے ہوے
پھر بھی مسلمانون کی تجارت کی حالت بمقابلہ ہندون کے یہ ہی کہ پیشہ کھنڈسال مین درجہ
اول باستثناء چھوٹی دکانون کے ہندو ۳۴ اور مسلمان صرف ۲ اور تجارت غلہ مین ۳۹
ہندو ہین اور مسلمان صرف ۲ اور بزازی مین اگرچہ دو کوٹھی مسلمانون کی بطور کمپنی
کے قائم ہین مگر دونون درجہ دوم کے ہین انکے مقابلے مین دو دکان ہندوون کی درجہ اول
کی اور ۱۹ دکانین درجہ دوم کی ہین اور کرانہ فروشی مین ۲۰ دکانین ہندوون کی ہین اور
ایک دکان مسلمان کی اور پنچونی مین ۱۴ بڑی دکانین ہندوون کی ہین اور مسلمان
کی کوئی بڑی دکان نہین اور حلوائی کی ۶ بڑی دکانین ہندوون کی ہین اور مسلمان

کی کوئی بڑی دکان نہین اسی طرح صرافی مین کوئی مسلمان نہین اور ہندوون کی ۸۔ بڑی دکانین ہین
تجارت لکڑی مین ۹ بڑی دکانین ہندوونکی اور ۲ مسلمانون کی تمباکو کی دو بڑی دکانین ہندوون
کی ہین اور ایک مسلمانکی بساطخانین باستثنا چھوٹی دکانونکی صرف ایک دکان مسلمان کی ہی اور دو ہندوونکی
ٹھیکہ داری مین درجہ اول مین ایک مسلمان اور پانچ ہندو والبتہ درجہ دوم مین چھ مسلمان اور چار ہندو ہین
لوہا فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۸ ہندو ہین اسی طرح گڑہائی مین کوئی مسلمان نہین ۱۴ ہندو ہین
پان فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۲ ہندو ہین۔ آڑھت مین صرف ایک مسلمان اور ۵۰ ہندو ہین
خوشبو و عطر فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۲ ہندو ہین۔ نمک فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۱۰
ہندو ہین۔ ہمارے اس بیان سے مسلمانون کو ہندوون کے ساتھ تجارت و حرفت وغیرہ مین
جو نسبت نکلتی ہی تو اس سے ایک شرمناک نتیجہ پیدا ہوتا ہی اور جبکہ یہ نسبت مسلمانون کے ہندوون
کے تجارت و حرفت کی اوس شہر مین ہی جو مسلمانون کا کہلاتا ہی تو دیگر قصبات اور شہرون مین
کیا حالت ہوگی یہ وہ شہر ہی کہ جسمین ابتدا وقت آبادی سے شرفا مسلمان آباد چلے آتے ہین اور انھین
کے تمول سے ہندو متمتع ہوتے رہے اب مسلمانون کی نا عاقبت اندیشیون سے وہ وقت آگیا
کہ مسلمانون کو ہندوون سے تمتع کی ضرورت پڑگئی اب یہ امر غور طلب ہی کہ مسلمانون کو آیندہ
عزت سے زندگی بسر کرنے کے لیے کونسا ذریعہ حصول معاش کا پیدا کرنا چاہیے۔ اسپر جہانتک
غور کیا جاتا ہی بجز اسکے کہ جملہ جائز حرفی و پیشی و تجارتین کم سے کم اوسی نسبت سے جو ہندو
کرتے ہین اختیار کی جاوین اور کوئی نظر نہین آتا اور ابتک جو تجارت و حرفت و پیشون کو
ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہی اب بمقابلہ ملازمت کے عزت کی نگاہ سے دیکھین۔ انجمن ندوۃ العلما
نے جو مسلمانون کی دنیوی اور اخروی بہبودی کی تدابیر کا بیڑا اٹھایا ہی وہ ہماری اس
درخواست کو منظور فرماوے کہ اراکین و ممبران ندوہ جہان اور مسلمانون کی فلاح کی بڑی
سرگرمی سے کوششین کرتے ہین اسکو بھی مسلمانون کی حالت زار پر رحم فرماکر پیش نظر رکھین
کہ گداگرون اور تندرست بھیک منگونسے انکی اس ذلت و خواری کے پیشہ کو چھوڑا کر انکی ہمتون

کو حرفون اور پیشون کی طرف مبذول و مصروف کرین اور ہمیشہ مسلمان تجارت اور پیشون کو بمقابلہ
ملازمت کے عزت کی نگاہ سے دیکھین یہ جائز حرفی و پیشی جسقدر بھی ہین ان سب کی ابتدا
انبیا و صلحا سے ہوا ہمین کوئی بھی موجب ننگ و عار نہین ابھی جو مین نے ایت قرآنی وعلم
ادم الاسماء کلھا پڑھی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی اصول
لغت مین ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر مین نقل کرتے ہین علمه فی تلك الاسماء الف حرفة مما یحتاج
اولاده الیها کما علمه الاسماء کلها اور کتب تواریخ پر نظر کرنے سے ثابت ہوتا ہو کہ ان پیشون و صناعتون کا
سلسلہ انبیا سے ملتا ہی علامہ علاو الدین محاضرۃ الاوائل مین لکھتے ہین کہ قاعدہ کلیہ ہی کہ
کہ نسبت ہر ایسے پیشہ کے جسکا واضع اول معلوم نہ ہو طرف آدم صفی اللہ کے کرنا چاہیے اور اکثر
نبیون کے قصے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کوئی نہ کوئی پیشہ یا دستکاری ضرور ذریعہ معاش کا کرتے تھے
مشہور ہی کہ سلسلہ کھیتی اور باغبانی کا آدم علیہ السلام تک پہونچتا ہی خیاطت یعنی درزی کا پیشہ حضرت
ادریس تک پہونچتا ہی اور نجاری کا سلسلہ حضرت نوح اور حضرت زکریا سے ملتا ہی۔ صابون بنانا
حضرت سلیمان سے ثابت ہی کاغذ بنانا حضرت یوسف سے۔ لوہاری کا سلسلہ حضرت داؤد سے ہی
اور بکریان چرانا تو تمام ہی انبیا کی ہی تجارت حضرت صالح و حضرت ایوب سے مروی ہی۔
چمڑہ کمانا اور اسکا پکانا حضرت طالوت سے ثابت ہی اور خود ہمارے سید مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قبل نبوت حضرت خدیجہ کا مال بطور تجارت شام کی طرف لیگئی تھی
اکثر صحابہ اور تابعین و اولیاء کرام وائمہ دین صناعت و تجارت کرتے تھے حضرت ابوبکر بزازی
کرتے تھے حضرت امام اعظم بھی بزازی کرتے تھے رواۃ حدیث جنپر مدار دین کا ہی کوئی زیات
کوئی سمان کوئی خداد۔ بخاری شریف مین حدیث ہی کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ما اکل احد طعاما
قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی الله داؤد کان یاکل من عمل یدیه
خزیمہ اور طبرانی و بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الله یحب العبد
المومن المحترف ترجمہ اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا کہ پیشہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہوگیا۔

راقم ابو یحیی محمد شاہجہانپوری

مولوی حکیم محمد صاحب کی تقریر کے بعد سید محمد اظہر صاحب خلف مولوی سید محمد اسمٰعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر نے یہ تحریک پیش کی کہ گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور کے طلبا کے لیے تعلیم دینیات کا انتظام کیا جائے اس تحریک کی تائید محمد یعقوب صاحب خلف حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل نے کی اور تائید کرتے وقت مندرجہ ذیل کی تقریر کی۔

تقریر محمد یعقوب صاحب طالبعلم خلف حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل

جناب صدر انجمن! مین اسوقت آپکے سامنے اُس تحریک کی تائید کے واسطے کھڑا ہوا ہون جسکو میرے معزز دوست سید محمد اظہر صاحب نے پیش کیا ہی لیکن قبل اسکے کہ مین اصل مبحث پر کچھ عرض کرون مجکو اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرنا ہی جو اسوقت اس جگہ پر کھڑے ہونے سے حاصل ہوئی ہی جہان کہ مسلمانون کے سرتاج اور دین اسلام کے محافظ بڑے بڑے جلیل القدر علما اپنی تقریرون سے جلسہ پر معجز نما اثر ڈال چکے ہین۔ حقیقت مین ایک ایسے متبرک جلسہ مین جہان کہ مقدس علما اور صاحب کمال فضلا کا ایک گروہ کثیر موجود ہی مجھ جیسے طفل مکتب کا لب کشائی کرنا اگر گستاخی نہین تو سوء ادب ضرور ہی لیکن چونکہ ندوۃ العلما کے برقی اثر نے ایک خاص قسم کا جوش میرے دل مین پیدا کر دیا ہی اور حضرات علما کے ہم انگریزی خوان طلبا کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے نے اس امر کی ہمت دلائی ہی کہ ہم بھی اپنے خیالات کو گو وہ کیسے ہی ہیچ کیون نہ ہون آپکے سامنے پیش کرین۔ اسواسطے مین نہایت مودبانہ حضرات علما کی خدمتمین لب کشائی کی جرأت کرتا ہون اور بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے جناب کا تہ دل سے ممنون ہون کہ آپنے مجکو اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

جناب صدر انجمن! سب سے زیادہ اہم کام جو اسوقت ندوۃ العلما کو درپیش ہی وہ طبعیات اور فلسفہ حال کے زہر آلود اثر سے جو علوم مشرقی کی اشاعت کے ساتھ طاعون کی طرح تمام ہندوستان بلکہ تمام عالم مین پھیل گیا ہی اُس سے سچے اور پاک مذہب اسلام کو بچانا ہی۔

جناب صدر انجمن! جیساکہ پرسون حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مدظلہ العالی نے ارشاد
فرمایا ہی کہ ،، ہم بمقتضاے ضروریات وقت کے مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے باز نہین رکھ سکتے
اور اگر بفرض محال کسی طرح ایسا ممکن بھی ہو تو نعوذ باللہ اسکے یہ معنی ہین کہ مذہب اسلام فلسفہ اور
طبعیات کے حملہ کو برداشت نہین کرسکتا۔ خلفاے عباسیہ کے عہد مین جبکہ مسلمانون کے جاہ و
جلال کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور علوم و فنون کے خزانون پر مسلمان قابض تھے اسوقت
بھی بعض سیدھے سادے علمانے فلسفہ کو مخرب اسلام سمجھکر اُسکی تعلیم بند کرانے کی نہایت شدّ و مد
سے کوشش کی تھی اور فلسفہ دان علما کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن
باوجود سلطنت کے زبردست اثر کے فلسفہ کا بڑھتا ہوا طوفان رُک نہ سکا اور بمقتضای الانسان
حریص علی ما منع کی سختی نے فلسفہ کی ذوق و شوق کو دوبالا کردیا اور حکمت و فلسفہ کی کالی کالی
گھٹائین تمام ممالک اسلام پر چھا گیٔن۔ بالآخر علمانے سختی اور توبیخ کو چھوڑکر خود اُن علوم کو پڑھا اور
اُنکے زہرآلود اثر کو دور کرنے کی غرض سے علم کلام بنایا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ وہی مخرب اسلام
فلسفہ اور منطق آلہ تحصیل دینیات اور خادم اسلام بنگئے۔ اسی طرح پر جب علوم مغربیہ کا آفتاب
افق ہند مین نمودار ہوا اور الناس علی دین ملوکہم کے اثر نے ہر فرد بشر کو اسکا گرویدہ بنادیا اور
ضروریات وقت نے مسلمانان کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم انگریزی دلائین و
ہمارے علماے کرام نے بجاے اسکے کہ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کی طرح پر نیا علم
کلام بناتے اُنھون نے نئی تعلیم کو مخرب عقائد سمجھکر اُسکے پڑھنے پر کفر و الحاد کے فتوے دیدے
اور پھر نئی تعلیم یافتہ جب ابتداے عمر سے عقائد اور مسائل مذہب سے بالکل ناواقف ہوگئے تو انکو
بھی اسلام سے مغائرت اور علما سے اجنبیت پیدا ہوگئی غرض سے کچھ تم کھچے کچھ ہے کچھ ہم کھچے
کھچے۔ اس کشمکش مین ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا۔ حضرات۔ مسلمان تو ابتدای زمانہ سے اس امر
کے عادی رہے ہین کہ اُنکے دین دنیا کے تمام امور علما سرانجام دیتے تھے۔ دنیوی قضا اور
مقدمات کے وہی قاضی ہوتے اور دینی مسائل کے وہی مفتی تھے اب انقلاب سلطنت نے

مسلمانون کے دنیوی معاملات کو تو علما سے لے لیا مگر امور دینی کو علمانے خود چھوڑ دیا اور
باوجودیکہ ہماری عادل اور منصف گورنمنٹ نے ہم کو کامل مذہبی آزادی عطا کر رکھی ہے
مگر ہمارے علمانے عوام الناس سے بالکل تعلق قطع کر لیا اور رہبانیت جسکے نسبت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لارھبانیۃ فی الاسلام اُسکو اختیار کر لیا۔ ادہر انگریزی خوان
اپنے عقائد مذہبی سے ناواقف محض رہگئے اور جھوٹی حکایات اور مہمل قصص جنکو خیال نے گڑھ لیا
اور جنکو مذہب اسلام سے کسی قسم کا تعلق نہین ہی وہ اُنکو مذہب اسلام کے مرقعے مین دکھائی گئین
جنکو خلاف عقل اور تار عنکبوت پاکر نئی تعلیم یافتہ گروہ کو اصل مذہب سے بے اعتقادی پیدا ہوگئی
اور ایسی صورت مین جب کوئی اُنکا نگران حال نہ تھا تو ایسا ہونا کچھ تعجب بھی نہین ہی سے
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ۞ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔ پس اے حضرات علما
آپ کا سب سے بڑا فرض بحیثیت نائب رسول ہونے کی یہ ہی کہ آپ ہم لوگون کی طرف جو قعر جہالت
مین ڈوبے ہوئے ہین متوجہ ہوجیے اور ان کم عمر بچون کو جو سفید کاغذ کی طرح جو رنگ اُن پر
چڑہایا جاتا ہی اُنکے قبول کرنے کے واسطے تیار ہین صبغۃ اللہ مین رنگ دیجئے ومن احسن
من اللہ صبغۃ حضرات علماے کرام! آپ نے دار العلوم قائم کیا اور اُسمین آپ ضروریات
زمانہ کے مطابق عربی تعلیم دیتے ہین لیکن میرے نزدیک سرکاری مدارس انگریزی مین علما کا
متعین کرنا اور انگریزی خوان طلبا کو الحاد اور آزادی بیجا کے طوفان سے بچانا دار العلوم بنانے
سے بھی زیادہ ضروری ہی حاشا وکلا اس سے یہ میری مراد نہین ہی کہ مین دار العلوم کو مسلمانونکے
واسطے ضروری خیال نہ کرتا ہون بلکہ میرا مقصد یہ ہی کہ دار العلوم سے فارغ التحصیل ہوکر طالب العلم
نکلین اور پھر انگریزی پڑھین اسکو تو ایک زمانہ مدید درکار ہی سے قرنہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع
عالمے فاضلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن میرے نزدیک فی الفعل یہ بہت ضروری امر ہی کہ ہر شہر مین چندہ کیا جائے
اور وہان کے انگریزی مدارس مین ایسے عالم جو ضروریات زمانہ سے بھی آگاہ ہون مقرر کیے جائین
جو طلبا کو علاوہ روزہ نماز کے معمولی مسائل کے یہ بھی بتائین کہ فلان امور کو مذہب سے کچھ تعلق نہین ہی

یہ خیال کا ڈھکوسلا ہی اور فلان امور اصل مذہب اسلام مین داخل ہین جو طبعیات اور فلسفہ کے بالکل مطابق ہین اور فلان مسائل فلسفہ جو مذہب اسلام کے خلاف ہین وہ فلان فلان اور فلان دلائل سے بالکل مہمل اور لغو ہین - مجکو امید ہی کہ اگر تمام مدارس انگریزی مین ایسا انتظام ہوگیا (اور اگر علماے دین اسطرف توجہ فرمائینگے تو انشاء اللہ ضرور ہو جائیگا) تو بہت جلد اُسکا بیّن اثر ظاہر ہوگا - پرسون مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مدظلہ العالی نے اثناے تقریر مین جس وقت مدرستہ العلوم علیگڈھ کے دو طلبا سے مذہب کے متعلق گفتگو کا ذکر فرمایا ہی تو بخدا مجکو سخت پریشانی تھی کہ دیکھیے آخر مین مولانا کیا فرمادین اسلیے کہ مجکو بھی اُس کالج کے طالب علم ہونے کی عزت حاصل ہی بارے خدا کا شکر ہی کہ جناب مولانا کی تقریر سے یہ معلوم ہوا کہ وہ طالب العلم عقائد مذہب مین پختہ اور مذہب اسلام کے سچے پیرو تھے حضرات! یہ اثر ایم اے یا بی اے ہونے کا نہین ہی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مدارس انگریزی کے طلبہ خوش عقیدہ رہتے اور جو شکایت برسون سے مین انگریزی خوان طلبہ کی سن رہا ہون وہ نہ ہوتی بلکہ یہ اثر ہی فیضان صحبت اور مواعظ حسنہ کا ہمارے مقدس عالم جناب مولانا حاجی محمد عبداللہ صاحب انصاری مدفیضہم کے جو مدرستہ العلوم مین منتظم امور دینیہ ہین اور اس وقت اس جلسہ مین رونق افروز ہین - جناب مولانا کی ذات بابرکات کی وجہ سے مدرستہ العلوم کے تمام طلبہ خواہ وہ کسی درجہ کے کیون نہ ہون اسلام کے سچے حامی اور پکے مسلمان ہتے ہین اور امید ہی اگر ندوۃ العلما نے ہر انگریزی مدرسہ مین تعلیم دینی کا بندوبست کردیا تو انشاء اللہ تمام طلباے انگریزی خواندہ کے ایسے ہی عقائد ہوجائینگے جیسے کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب نے مدرستہ العلوم کے دو طالب العلمون کے پائے تھے - پرسون جناب مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم اور نیز مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتے اور اُسپر ریمارک کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ کانپور مین ندوۃ العلما نے ایک عالم کا بندوبست کیا تھا مگر مسلمانان کانپور کی عدم توجہی کی وجہ سے اُسمین کامیابی نہ ہوئی - حضرات! چونکہ

مسلمانون کا تنزل پوری ترقی کرچکا ہی اسواسطے اُنکے ساتھ کسی قسم کی نیکی یا بھلائی کرنا بھی
ایک دشوار کام ہی اُنکی یہ حالت ہوگئی ہی کہ لاد دے لدوا دے لادنے والا ساتھ کر دے
جبتک کہ ندوۃ العلما خود ہی چندہ کرکے ایک عالم کو اپنے اہتمام سے انگریزی اسکولون مین
بذریعہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر پبلک انسٹرکشن کے مقرر نہ کردیگی اسوقت تک اس مقصد مین
کامیابی حاصل ہونا دشوار معلوم ہوتا ہی لہذا مین اپنے دوست سید محمد اطہر صاحب کی نہایت
زور کے ساتھ تائید کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہمارے علماے کرام اس کام کو جو میری
نزدیک تمام مقاصد ندوہ سے زیادہ اہم اور افضل ہی پوری توجہ کے ساتھ انجام دینگے اور نہ
صرف شاہجہانپور مین بلکہ تمام اضلاع کے انگریزی مدارس مین علوم دینی کی تعلیم کا بندوبست
فرمائینگے۔ آخر مین مین معافی مانگتا ہون کہ اپنی پریشان تقریر سے مین نے آپ صاحبون کا
وقت اسقدر ضائع کیا اور دعا پر اس کو ختم کرتا ہون۔

اس تقریر کے بعد بالاتفاق یہ تحریک منظور ہوئی اور یہ قرار پایا کہ انجمن معین الندوہ شاہجہانپور
اسکا انتظام کرے۔ چنانچہ جلسہ کے بعد سے اسکی عملی کارروائی شروع ہوگئی ہی اور نہایت
استحکام کے ساتھ شروع ہوئی ہی۔ مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور
کی دریادلی کا حال اجلاس گذشتہ کی کیفیت مین درج ہوچکا ہی اور آیندہ اپنے موقع پر درج
ہوگا اس معاملہ مین بھی اُنھون نے سبقت کی اور ایکسو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد
اس کام کے واسطے عنایت کی چنانچہ انکا خط بجنسہ نقل کیا جاتا ہی جو اس بارہ مین جناب ناظم ندوۃ العلما
کی خدمت مین انھون نے بھیجا ہی۔

نقل خط مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور

بخدمت مبارک مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔

جناب مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کے جلسہ ندوۃ العلماء مین

دو لڑکون نے جو ایک تجویز پیش کی تھی کہ دینیات کی تعلیم کا انتظام ہائی اسکول شاہجہانپور مین مسلمان طالب العلمون کے لیے کیا جاے اور اسکی ضرورت کو نہایت خوبی سے ثابت کیا مین اس سے متاثر ہوا اور اتفاق کی بات کہ میرے دو ہمنام دوستون کی لڑکے یعنی محمد اظہر خلف محمد اسمعیل صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر رئیس شاہجہانپور اور محمد یعقوب خلف مولوی محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہانپور محرک اور موئد اس تجویز کے ہوے اور نہایت شکر کا مقام ہی کہ انھون نے انگریزی مدارس مین تعلیم حاصل کر کے ضرورت تعلیم دینیات کو مدارس انگریزی مین اپنے ساتھ ہی پڑھنے والون کے لیئے ضروری خیال کیا اور اسکی ضرورت کو ایک ایسے علما کے بڑے مجمع مین جس نے مسلمانون کی اصلاح تعلیم کا ذمہ لیا ہی علی الاعلان جتلایا اسپر بھی اگر مسلمان اپنے بچون کی اصلاح اور انکے مذہب اور اخلاق کی حفاظت اور درستی کا انتظام نہ کرین تو بڑے شرم کا مقام ہی خصوصًا ایسی حالتین کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے ہم کو کامل آزادی مذہبی دے رکھی ہی اور اس امر کو منظور فرما لیا ہی کہ ہم چاہین تو منظوری ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی اپنی طور پر انتظام تعلیم دینیات و مسلمان طالب العلمون کا مدارس سرکاری مین کر دین - مین نے جلسہ ندوۃ العلما مین اس تحریک کے متعلق اس خیال سے پیش قدمی نہین کی کہ شاید میری اور بھائی اُسپر متوجہ ہو کر اسکا اجر حاصل کرین لیکن چونکہ ابتک اسکا ظہور نہ ہوا لہٰذا اب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ میرے ہان مولوی محمد ناصر صاحب ایک عالم جو بغرض تعلیم طلباے عربی خوان کے مقرر ہین اُنکو واسطے تعلیم دینیات مسلمان طلبا ہائی اسکول شاہجہانپور مجلس انتظامی ندوۃ العلما کے سپرد کرتا ہون اب یہ کام مجلس انتظامی ندوۃ العلما کا ہی کہ حسب ضابطہ صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی سے تحریک کر کے ہائی اسکول شاہجہانپور مین مسلمان طالب العلمون کے لیے تعلیم دینیات کا انتظام کرائین اور ایک کورس تجویز کرین اور یہ بھی تجویز کیا جاے کہ کس جماعت سے تعلیم دینیات کی شروع ہونا چاہیے اور ہر جماعت کی استعداد کے لائق تعلیم تجویز کی جاے - میرے نزدیک یہ کورس ایسا بنایا جاوے کہ جو عام طور پر مفید ہو اور ہر طبقہ مین اُسکی اشاعت کارآمد ہو - اس بات کا ظاہر کر دینا بھی

ضرور ہی کہ مولوی محمد ناصر صاحب کو جو تنخواہ میرے ہان سے ابتک ملتی ہی بدستور ملا کریگی مجلس ندوۃ العلما
کو انکی تنخواہ کے انتظام کے متعلق اسوقت ذمہ دار کرنا غیر ضروری ہی۔ مولوی محمد ناصر صاحب
اگر کسی وجہ سے علیحدہ ہون تو خواہ مین خود انکی جگہ پر دوسرے عالم کو مقرر کر دونگا یا مجلس
انتظامی ندوۃ العلما کو اطلاع دیجائیگی اور وہان سے کوئی عالم بمشاہرہ مناسب مقرر ہونگے
لیکن کسی حالت مین تنخواہ بارہ روپے سے تجاوز نہ ہوگی اور واسطے دیئے جانے اس تنخواہ کے
مین نے آمدنی موضع مونڈہارس پرگنہ بڑاگانون تعدادی ۴ بسوہ سوا سوا سہ چھ کچواسہ ۱۳؍
بنواسہ معین کر دی ہی اور یہ کام مجلس انتظامی ندوۃ العلما کا ہی کہ میری بعد وہ اس امر کے نگران
رہے کہ ہمیشہ ایک مولوی ہائی اسکول شاہجہانپور مین واسطے تعلیم دینیات مسلمان طلبا کی مقرر
ہو اور اُسکی تنخواہ جائداد موقوفہ مذکورہ کی آمدنی سے حسب مذکورہ بالا دیجایا کرے۔ مین آپکو
اجازت دیتا ہون کہ آپ میری یہ تحریر اخبارات مین شائع کر دین اس سے میری یہ غرض نہین
ہی کہ میری نمود یا کسی قسم کی شہرت یا نام آوری ہو بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ شاید اضلاع
مین بھی ہمارے مسلمان بھائی اسکو دیکھکر اپنے بچون کی حالت پر رحم کرین اور اسی طرح دیگر
مقامات کے مدارس سرکاری مین تعلیم دینیات کا انتظام ہو جاوے۔

عریضہ نیاز خادم ندوۃ العلما محمد عبد الواجد۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ

اسکے پڑھے جانے کے بعد مولوی عبید الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک پیش کی کہ نواب
محسن الملک بہادر نے علیگڈھ یونیورسٹی کا جو نصاب بغرض استصواب بھیجا ہی وہ چند اہل الرائے
اہل علم کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ غور کر کے ایسا نصاب مرتب کر دین جو مسلمانون کی دینیات
و علوم مشرقیہ کی ضرورت کو انکو پوری طور پر حاوی ہو اور بعد تجویز اس نصاب کو جلسہ انتظامیہ
ندوۃ العلما مین پیش کرین اور جلسہ انتظامیہ بعد بحث اور غور کے جو مرتب کرے نواب محسن الملک
کے پاس منجانب ندوۃ العلما بھیجا جاوے اس تحریک کی تائید کیلیے مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی
رئیس بھیکن پور تجویز ہوئے تھے مگر مولوی صاحب ممدوح کی خوشی سے مولوی عبد اللہ

صاحب انصاری کو اجازت دیگئی چنانچہ مولوی صاحب ممدوح نے اسکی تائید مین ایک مختصر تقریر کی اور یہ تحریک منظور ہوئی۔

اس کے بعد ابوالیاس احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلرامپور نے اپنے مدرسہ کو ندوۃ العلماء کے سرپرستی مین لینے کی درخواست کی اور اس درخواست کو پیش کرتے وقت ایک مختصر تقریر کی جو مندرجہ ذیل ہو۔

تقریر ابوالیاس احمد زمانخانصاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلرامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! واقعی یہ انجمن ندوۃ العلماء مسلمانون کے حق مین صرف باعث رحمت نہین بلکہ سراسر رحمت ہے۔ سال پیوستہ مین جبکہ جلسہ ندوۃ العلماء لکھنو مین ہوا تھا کمترین خاکسار اس غرض سے شامل ہوا تھا کہ انجمن محمود سے برائیان چن کر اپنے ایسے متعصبین کو خوش کرون اور جسطرح خود اخلاص شعار اسلام سے دور تھا اورون کو بھی دور کرون۔ بارے الحمد للہ کہ اُسکے اول ہی اجلاس نے میرے قلب زنگ خوردہ کو اپنے صیقل ہدایت سے مثل آئینہ حلب روشن کردیا (این سحر سامری است و یا معجزہ کلیم) جبکہ مرے دل مین اس بات کی پشیمانی ہوتی کہ تو کسدرجہ جہالت مین ڈوبا ہوا تھا۔ فوراً خیال آیا کہ کوئی کام اللہ کے واسطے کرنا چاہیئے حضرات مندرجۂ ذیل سے اپنے مقاصد دلی کو ظاہر کرکے استصواب رائے کا مستحق ہوا اول جناب مولوی احسان اللہ صاحب دہلوی۔ دوم جناب مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسۂ احمدیہ آرہ سوم جناب مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ احمدیہ آرہ چہارم مولوی ریاض الدین احمد صاحب سابق منتظم اشاعت اسلام بریلی۔ پنجم جناب مولانا مولوی شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری مرحوم وجناب مولانا ومخدومنا شاہ محمد سلیمان صاحب داؤدی پھلواری شریف سے دعاء خیر حاصل کی آپ سب صاحبا

نے انکی ضروریات اور فوائد سے مطلع فرماکر میری ہمت کو دو بالا فرمایا (یہ واقعات میرے ریپورٹ مطبوعہ سنہ ۱۳ھ سے ظاہر ہین) مین نے بلرامپور پہونچکر ایک جلسہ کیا اور ایک مدرسہ اسلامیہ قائم کرکے کوشش کرنا شروع کیا جس کو یہ چوتھا سال ہی باوجودیکہ وہ ایک ہندو ریاست ہی مگر مدرسہ بخیال پابندی قواعد ندوہ ایک عزت سے دیکھا گیا اور کسی قسم کی پرخاش نہین ہوئی اور ایک اعلی درجہ کا جوہر ہی جو اس ریاست عالیہ کو حاصل ہی کہ جس کے سامنے مسلمانون کا وہی اعزاز و اکرام ہی جو اور قومون کے لیے ہے دوسرے جناب فضیلت مآب منشی ممتاز علیخانصاحب ڈپٹی کلکٹر و اسسٹنٹ ایجنٹ کی توجہ قابل قدر ہی چنانچہ اس جلسہ مین میری شرکت آپکی توجہ خاص سے ہی مدرسہ کی خوش انتظامی نے حکام سرشتہ تعلیم و صاحبان بورڈ ضلع کو ایسا گرویدہ کیا کہ جس کو باستثنای دیگر مدارس امدادی مبلغ چھ روپیہ کی امداد سے سرفراز فرمایا مدرسہ کی طلبا کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ ہی طریقہ تعلیم مثل سرشتہ تعلیم گورنمنٹ اسکول ہی اور ہر درجہ کا سبق دینیات و فارسی حسب کورس حمایت اسلام لاہور ہی گویا اودھ کی ترائی کے حصہ مین ایک ادنے درجے کا مدرسہ نمونہ حمایت اسلام لاہور ہی امید کہ ندوۃ العلما اپنی نگرانی مین قبول فرمائیگا جیساکہ ندوہ کی چٹھی نمبری ۸۴ مورخہ ۲۰ محرم سنہ ۱۴ھ و نمبر ۵۵ مجاریہ ۱۵۔ ربیع الاول سنہ ۱۴ھ مین مرقوم ہی کہ دار العلوم قائم ہونے پر ندوۃ العلما نگرانی قبول فرمائیگا اب وہ وقت موجود ہی۔

عاجز ابو الیاس احمد زمان خان سکرٹری اسلامیہ اسکول
بلرامپور۔ ۱۵۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ شاہجہانپور۔ اجلاس سوم ندوۃ العلما

اس تقریر کے ختم ہونے کے بعد یہ درخواست انکی منظور کی گئی اس کے بعد مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری نے نہایت عمدہ لہجہ مین اپنا عربی کا قصیدہ سنایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

قصیدہ مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری

بشرى لكم يا معشر العلماء ‏ — ‏ بشروق بدر الفيض فى الظلماء

طوبى لكم يا قاطنى الهند فقد ‏ — ‏ هطل اتى بالخصب فى الجدباء

مسك الكرامة قد تضوع فى الورى ‏ — ‏ فتطيبت ارواحهم بصفاء

اخضر زرع الحق بعد يبوسة ‏ — ‏ دوح الهدى فى بهجة ونماء

غنّت بطوبى فى الرياض عنادل ‏ — ‏ قد جاوبتها سجعة الورقاء

قد غرّد القمرى اهلا مرحبا ‏ — ‏ فالان افئدة بحسن غناء

تتعجبون لعلكم يا اخوتى ‏ — ‏ بسطوع ضوء الشمس فى الليلاء

تتحيرون اذا نظرتم ارضكم ‏ — ‏ بتبدل السوداء بالبيضاء

لكن حيرتكم ستنفع اذا ‏ — ‏ زرتم بشوق ندوة العلماء

تجدونها برقا سناه مخطف ‏ — ‏ ابصار اهل الكفر والاهواء

تجدونها درّ الهدى محمد ‏ — ‏ نور الانام مبصر العمياء

تجدونها روحا وريحانا لكم ‏ — ‏ وحديقة الخيرات والآلاء

تجدونها عذبا نميرا سلسلا ‏ — ‏ يروى صدى الظمآن فى الهيماء

تجدونها غيثا مغيثا هامرا ‏ — ‏ ينصبّ منه الماء بالنعماء

تجدونها ذخر الفلاح فهل لكم ‏ — ‏ فى الفوز والافلاح من رغباء

ارايتموا مرض النفاق بقومكم ‏ — ‏ قد احدث الديدان فى الامعاء

داء عضال موبق ومخرب ‏ — ‏ بنيان مصلحة ودار اخاء

ذهبت به ريح الحمية والتقى ‏ — ‏ فنيت مراسم غيرة وحياء

يا ويلتى ربع المكارم قد عفا ‏ — ‏ آثار علم نافع بخفاء

دمن الفضائل احتفى بروامس ‏ — ‏ الغفلات والجهلات والخيلاء

فلقد اتى فيكم طبيب حاذق ‏ — ‏ بشفاء غىّ قامع الادواء

ينجيكموا من كل سقم مفسد — للروح والاخلاق والاعضاء
ينقي قلوب الناس من دنس الهوى — ونميط وسخ الحقد والبغضاء
اسفا على الناس الذين تفوهوا — بخلاف تلك اللجنة العلياء
اسفا على افهامهم وعقولهم — قد اصبحوا كالناقة العشواء
قد جاهروا بعداوة وشراسة — ورموا بسوء ندوة العلماء
كذبوا على اهل الصلاح تعديا — حسدوا هموا بالشر والشحناء
ماذاك الا انهم لقد اشتروا — ثمن الدنى بالملة البيضاء
قد غرهم تسويل شيطان لهم — وقعوا به في الورطة الظلماء
صم وبكم هائمون لغيهم — القوا على ابصارهم بغطاء
ان لم ير الشمس الضرير بضحوة — فالعيب في عينيه لا بضياء
الله يهديهم سبيلا راشدا — نهجا قويما مرجع الكملاء
نفسي الفداء لندوة العلماء — برعت بنضرتها على الخضراء
ماذاك الا انها لتؤيد — الدين المتين لسيد الفضلاء
دين النبي الهاشمي محمد — خير البرية كافل الغرباء
من يشفع الناس الذين ذنوبهم — خرجت عن التعديد والاحصاء
من كان ناصح قومه وملاذهم — وشفيقهم كالام للابناء
الله يبقيها ويعصم عزها — ويزيد فيها حيرة العقلاء
وادام عظمتها وضاعف نورها — واقامها في رونق وبهاء
واعز ناظمها الجليل بفضله — واراحه من كربة وعناء
واطال مدة عمره وحياته — عافاه في الدنيا ودار بقاء

اسکے ختم ہونے کے بعد مولوی قاضی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی کو اجازت دی گئی کہ وہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جتیکر رئیس بمبئی کا قصیدہ پڑھکر سنائین مولوی شیخ احمد صاحب باوجود خواہش قلبی کے جلسہ مین خود شریک نہین ہوسکے خلوص اور دردمندی کے اظہار کے غرض سے یہ قصیدہ بھیجکر خواہش کی تھی کہ ان کی طرف سے جلسہ مین پڑہا جائے کلام کی روانی اور لطافت دیکھنے کے متعلق ہے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے قصیدہ پڑہنے سے پہلے اسی وزن و قافیہ مین اپنے چند اشعار پڑھے اسکے بعد عربی لہجہ مین یہ قصیدہ سنایا قاضی صاحب ممدوح کے اشعار ہم کو نہین ملے اسوجہ سے اسکے درج کرنے سے معذور رہین۔

قصیدہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جتیکر رئیس بمبئی

سلام علیکم ندوة العلماء — سراة هداة سادة الفُضلاء
وفی الذیل عقد قد نظمت بعیدما — اتانی بشیر بافتتاح بناء
فان اعجبتکم سادتی منہ لفظة — فذاك مرامی والجواب رجائی
ھاسوابنا یا معشر الطلباء — الی دارنا وندوة العلماء
ھلموا الی دار اعراھا منور — حوت کل فرد من نجوم علاء
ھلموا الی دار السعادة مسرعًا — لکے تلحقوا یا قوم بالسعداء
الی کعبة الآمال دالشوق قائدا — نسوق مطایانا بحسن رجاء
فقد طالما بتنا بذل لجہلنا — وللذل بعد العز شر بلاء
ویا شر عہد مال عنا علو منا — ضیاءً الی اغیارنا الرقباء
ویا خیر عہد قد تقضی ومالنا — سوی حسرة من ذکرہ وبکاء
باعیانہ اضحی الانام مہذبا — وضاءت نفوس الخلق حق ضواء
افاضوا علی الاقوام طرًّا وھن فی — دجی الجہل والاشراك والخیلاء

ازاهر انوار لدين نبينا | بشير نذير سيد الحنفاء
رسول امين دينه عين حكمة | وعدل وتوحيد وصدق ولاء
عليه صلوة الله فى كل لمحة | وتسليمه ما ضاء وجه ذكاء
صلوة وتسليم يعمان اله | واصحابه والتبع اهل وفاء
سلوا فارسا من كان مطفئ نارها | وقد شبها بغيا وسفك دماء
وروما فمن يمحى سفائن بلدها | غدت وهى فى الدردور لج عماء
وسندا وهندا من اتى غارسا بها | غراس النهى قد نورت بسراء
اولئك هم اسلافنا بعظامهم | نباهى اذا ما عد اهل علاء
فيا قوم لو كنا اتبعنا فعالهم | لما غلبتنا دولة السفهاء
كان لم تكن فينا علوم وثروة | ولم تك فينا عزة باباء
اذا انزلت قوما كراما من العلى | صروف الليالى فى حضيض عناء
عرتهم فتاهوا فترة بعد فترة | وارخت قواهم حيرة الضعفاء
فلا تيئسوا يا قوم من روح ربكم | فكم شدة قد بدلت برخاء
فما دام من عزم بقلب اخى الاسى | سعى فى مداواة الاسى بأُساء
واذ شخصت اعلال قوم اساتهم | فبشر ببرء عاجل ونجاء
هم علماء القوم لله درهم | وناديهم للقوم دار شفاء
فهل من مجيب يا لقوم مناديا | لناديكم او سامع لدعاء
هلموا الى دار الشفاء لتدركوا | علاجا لداء منذر بشقاء
هلموا الى دار العلوم اساسها | على خير تهذيب وخير ضياء
خلطتم زمانا جودة برداءة | وكم كدر مزجتم بصفاء
وطولتم الابحاث من غير طائل | وضيعتم الاوقات خلف لفاء

فهل فيكم من كامل فی صناعتی ۔۔۔ وهل فيكم من فاق فی الادباء

وكم قد فقدنا لاختلاف فروعكم ۔۔۔ مقاصد اهل الدين دين اخاء

ففارق عنا الاتفاق معوضًا ۔۔۔ نفاقا وهانا مثل داءٍ وباء

هما غادرانا بعد ما هب مدحنا ۔۔۔ هبيب رياح عرضة لهجاء

اذا العلم لم يرفعك من قعر ذلة ۔۔۔ فللموت خير يا اخا البرخاء

ولا تركبن البحر والبحر كاهل ۔۔۔ اذا كنت ترضی قافلا بجفاء

واذا فتح الرحمن ابواب فضله ۔۔۔ بتاسيس دار العلم خير بناء

لحسن مساعی ندوة عم فيضها ۔۔۔ زهاء السها فی لكنؤ ببهاء

فيا غرة الاسلام عن ذی مؤنة ۔۔۔ ويا كرم الاسلام عند بسخاء

ويا ليلة الادبار بالله اصبحی ۔۔۔ ويا نير الاقبال عد باضاء

وارخ اديب القوم عام افتتاحها ۔۔۔ جرى خيرنا ندوة العلماء

۱۳۱۶

اسکے بعد ابو الفیض مولوی محمد حسن صاحب فیضی وکیل انجمن نعمانیہ لاہور کو اجازت دی گئی کہ دار العلوم کے متعلق جو نظم انھون نے لکھی ہی سنائین اسکے واسطے مولویصاحب ممدوح کو بیس منٹ کا وقت دیا گیا تھا مگر قبل اسکے کہ مولوی صاحب ممدوح قصیدہ سنائین ایک مضمون سنانا شروع کیا جس مین قوم کی طرف سے ندوۃ العلما کو مخاطب کیا گیا تھا ہنوز وہ مضمون بھی تمام نہین ہوا کہ انکو جو وقت دیا گیا تھا ختم ہوگیا اور مولویصاحب ممدوح قصیدہ نہ سُنا سکے

مولوی محمد حسن صاحب کے بعد منشی طفیل الدین صاحب اڈیٹر مشیر سلطنت بدایون نے اپنا قصیدہ حسب مندرجہ ذیل خوش آیند لہجہ مین پڑھکر سُنایا۔

قصیدہ منشی طفیل الدین صاحب بدایونی

پرسش احوال دل کرتا ہی کیا ای ہمنشین
ہمدم دیرینہ کی فرقت سے ہون زار و حزین

کون۔ وہ ہمدم کہ جسکے یمن و برکت کے سبب
تھی بنی معمورۂ بغداد مین جنت تزین

کون۔ وہ ہمدم کہ جسکے دم قدم سے تھا جہان
مخزن صد شان و شوکت لائق صد آفرین

کون۔ وہ ہمدم کہ جسکے پرتو انوار سے
سنگریزے اصفہان کے بنگئے در ثمین

کون۔ وہ ہمدم کہ جس کی شان و شوکت کے سبب
ہو گیا غرناطہ ہم اوج سپہر ہشتمین

کون۔ وہ ہمدم کہ جس سے خاک دشت قرطبہ
بنگئی گلگونۂ رخسارۂ چرخ برین

کون۔ وہ ہمدم کہ جسکے باغ فیض وجود سے
بو علی سینا نے بھر لی اپنی جیب و آستین

کون۔ وہ ہمدم کہ بویوسف رح ہے جس پر فدا
بوحنیفہ رح کا بنایا جسنے انکو جانشین

کون۔ وہ ہمدم کہ جس کی اک نگاہ مہر سے
نام روشن ابن جوزی رح کا ہی جیون مہر مبین

فخر رازی رح کو تھی جس کی راز داری افتخار
تھی سیوطی رح جس کے باعث فخر کے مسند نشین

کیا قیامت ہے کہ فرقت اور ایسے دوست کی
کیون نکلجاتی نہین تن سی مری جان حزین

کون ہی جاکر کہے جو اس حبیب پاک سے
عاشق مہجور کا تیرے ہے وقت واپسین

کل ہوا تھا جس سے تو ای مایۂ خوبی جدا
آج وہ درد و الم اندوہ و غم سے ہی قرین

ڈھل گیا گردن کا منکا آگیا ہونٹون پہ دم
بند دفتر کرچکے اپنا کراماً کاتبین

گر تغافل ہی یہی تو کام ہے اپنا تمام
سنتے ہین کہتے ہین یہ انسان مین کچھ بھی نہین

بیخبر کیون ہی اگر لینا ہی جلدی لے خبر
ہاتھ آنے کا نہین پھر وقت و موقع بعد ازین

پھر عبث ہے تو لے گر دست تاسف بھی ملے
پھر عبث ہی گر ڈبوئی جوی خون مین آستین

جان بلب ہین گو سسکتے پر تجھے گر دیکھ لین
طاقت و تاب و توان رفتہ آجائے وہین

کہ گیا سب کچھ نہ بتلایا کہ وہ ہمدم ہی کون
کس کی فرقت نے بنایا تجھ کو خاکستر نشین

جس کی فرقت نے کیا ہی اسقدر زار و نزار
علم ہی وہ علم ہی وہ علم ہی ای ہمنشین

علم وہ جسکے لیے خیر البشر محبوب ہے
مقتدا و پیشوائے اولین و آخرین

خود لب معجز نما سے کر گئے ارشاد پاک
اسکو لیکن طلب جانا پڑے گو تا بہ چین

علم وہ شی ہی کہ ہی جسکی طلب ہر اک پہ فرض
اسمین داخل ہو گئے سب مسلمات و مسلمین

علم ہی تھا جس نے لمحہ مین عرب سے دور کی
مدتون سے جو جہالت ہو رہی تھی دلنشین

علم ہی تھا جس سے ٹھیرے عالمان دین پاک
اصفیا و انبیاء ماسبق کے جانشین

اندلس کو جس نے اپنی ضو سے روشن کر دیا
آسمان پایہ بنی ہی مصر کی جس سے زمین

علم ہی تھا جس سے روشن حکمت و ہیئت کا ہی نام
گو نشان اس کا نہین باقی زمانہ مین کہین

نام لیتے ہی کسی کا آگ سینے مین لگی
پھر تڑپکر رہگیا میرا دل پہلو نشین

شوق خاطر سے کرین ہم دیدہ و دل فرش راہ
وہ کرم فرما ادہر آنے کی ٹھہرا لئے کہین

یہ پریشانی ہوائے شوق مین کبتک رہے
اے صبا تو ہی سنگھا خوشبوی جعد عنبرین

سوچتے تھے گو بہت زانو پہ سر رکھے ہوئے
صورت بہبود پر ہوتی نہ تھی خاطر نشین

کام آئی پر دعاے حضرت خیر الورے
ہو گیا بندو نپہ فضل خاص رب العالمین

ہند کے مشہور عالم حضرت لطف اللہ
ماہر احکام دین و مفتی شرع متین

صاحب فیض عمیم و محسن عالم کہ ہے
خرمن فیض و کرم سے اُن کی عالم خوشہ چین

ہو گئے مصروف دل سے جان سے اس کام پر
طیش مین آکر ہوئے گو اُنپہ جاہل خشمگین

ان کے دم سے ہی یہ ڈہارس نا امید و نکو ہی
خوبی قسمت سے ہون سب علم و دانش کے قرین

بس قصیدہ کو یہان پر ختم کرکے ای طفیل
مین دعا کرتا ہون اب مین کہین سب حاضرین

ہون مرادین سب مسلمانونکی حاصل یا الہ
بہر روح سرور و سردار ختم المرسلین

اتفاق و حب و الفت ہو نصیب دوستان
قسمت دشمن مین جائے کبر و نخوت بغض و کین

یا الٰہی عالمان دین کا ہو رتبہ بلند
اس مقدس جلسہ کے ہین جو معاون اور معین

لیتے ہین ہر کام مین حصہ نہایت شوق سے
انکو دلچسپی ہی اس مجلس سے اسمین شک نہین

ناظم و ارکان و نائب صدر عالی مرتبہ
خوش رہین سب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ہین محمد اور علی کے متبع ناظم کمال
اُن کے تابع ہو زمانہ بہر تبع تابعین

بال بانکا ہو نہ اُنکا حفظ مین تیرے رہین
ہو سر مو بھی نہ نقصان انکا رب العالمین

ہین جو ناظم کے مددگار و معاون عبد حی
دین و دنیا مین خدایا اُنکا تو رہنا معین

ایسے کار خیر مین تیری اعانت ہے ضرور
اِسْتَجِبْ ہٰذَا الدُّعَا یَا مُسْتَعَان نستعین

خوش رہین شاہ سلیمان صاحب فضل و کمال
تاجدار اہل فقر و سر گروہ عارفین

جو پڑھے جن ہین وہ بھی لرزان ہین انکے نام سے
رکھتا ہی اک نقش تسخیر ان کے خاتم کا نگین

صاحب تاثیر حقانی ہون اے رب کریم
ہین وہ حق مین حق نما حق دان و حق گو بایقین

کیا علو مرتبہ حاصل ہوا ان کو کہ ہے
شان و شوکت و یسار و جاہ و حشمت دریمین

اور عبد اللہ انصاری ادیب باکمال
خوش رہین تیرے کرم سے یا الٰہ العالمین

انکے دریاے کرم سے ہے زمانہ مستفیض
انکے بحر جود سے سیراب ہین اہل زمین

حضرت قاضی علی احمد مذاقی نام ور
شر اعدا سے رہین محفوظ رب العالمین

یا الٰہی انکا ہو نخل تمنا بارہ ور
عاشق ندوہ ہین اور اسلام کے رکن رکین

اور جو آئے ہین اس مجلس عالی مین آج
خوش رہین یارب طفیل رحمۃ للعالمین

جو ہوئے اس شہر مین ندوہ کے آنیکا سبب
دے جزای خیر اسکی انکو رب العالمین

خوش رہین یارب طبیب قوم مولانا مسیح
اہل تمکین و مکان جاہ و مکنت کی مکین

روح تازہ جسنے پھونکی جسم زار قوم مین
وہ لطافت روح کی پائی پڑی روح الامین

خوش رہین اہل سخاوت خان عالی مرتبہ
آج جنپر فخر کرتی ہی بدایون کی زمین

اے خدا ندوہ کو دن دونی ترقی ہو نصیب
آتش حسرت مین گو جلتے رہین سب حاسدین

آفتاب علم کا مرکز بنے دار العلوم
لے سبق تہذیب کا آ کر گروہ جاہلین

حاضر دربار ندوہ عرض کرتا ہی سلام
ہمزبان و ہم بیان ہو جائین ساری حاضرین

کہہ چکا جو کچھ کہ کہنا تھا طفیل زار کو
سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین

اسکے بعد منشی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی نے اپنا قصیدہ پیش کیا اور درخواست کی کہ منشی طفیل الدین صاحب کو اسکے پڑہنے کی اجازت دیجائے چنانچہ صدر انجمن صاحب کی اجازت سے منشی طفیل الدین صاحب نے اُس کو پڑھ کر سنایا

قصیدہ منشی نظام الدین صاحب نظامی بدایونی

شاید بہار آئی اسلام کی چمن مین ۔ پھولے نہین سماتے مومن جو پیرہن مین
قدرت کے عمدہ جلوے گلشن مین ہین نمایان ۔ ہی شان دلربائی سرو اور نارون مین
روھیلکھنڈ تجھ کو شاباش و آفرین ہی ۔ ندوہ کا آج جلسہ ہی پھر تری چمن مین
انصاف سے جو دیکھین اتنا ابھی ہو روشن ۔ کیا فائدے ہین پنہان اس پاک انجمن مین
اس شہر مین ہین اسدم یہ اہل علم آئے ۔ اک جوش سا ہے پیدا یاران ہموطن مین
یہ صدر انجمن ہین یون درمیان مجلس ۔ عضو رئیس دل ہی جیون آدمی کے تن مین
رونق پذیر جنسے ہی کرسی نظامت ۔ یارب رہین ہمیشہ وہ ظل پنجتن مین
ڈالی بنا ہے ندوہ جسنے بحسن نیت ۔ برکت اُسے خدا دے اس کوشش حسن مین
فرزانہ یگانہ وہ عبد الحی داناں ۔ عالم علوم دین کے کامل ہر ایک فن مین
یہ قوم کے معالج حضرت مسیح دوران ۔ ہین شمع انجمن مین اور پھول ہین چمن مین
یہ فاضل زمانہ یہ عالم یگانہ ۔ عبد الہ واحد یکتا ہین علم و فن مین
علامہ محدث جو رامپور کے ہین ۔ ثانی ہی کون انکا پنجاب اور دکن مین
علامہ سے ہمارے وہ انکسار سیکھین ۔ جو لوگ مبتلا ہین نخوت کے ما و من مین
ہشیار پور سے جو آئی ہین چل کے فاضل ۔ انکو خدا نے بخشا ہی کیا اثر سخن مین
عبد الحمید موتی بحر العلوم کے ہین ۔ ملتا نہین ہی ثانی انکا کوئی عدن مین
خوشگوئی سلیمان مشہور ہو رہی ہی ۔ سننے کو روح سعدی آئی ہی انجمن مین

کہتی ہی خلق جس دم ہوتے ہین گلفشان
بلبل چہک رہا ہی یہ ندوہ کی چمن مین

انکے سوا جو عالم آئے ہین سب ہین یکتا
مشہور ہو رہے ہین وہ اپنے اپنے فن مین

یہ پھول جو چنے ہین ہین نہین ہے بوئے الفت
یہ بوے خوش کہان ہی نسرین و نسترین مین

وہ چیدہ پہول ہین یہ ثانی نہین ہی جنکا
انسے بہار رفتہ پھر آئی اس چمن مین

ای حاضرین والا مطلب کی بات سنیئے
اب قوم مبتلا ہی افلاس مین محن مین

اس قوم کی ہی حالت حالی نے خوب لکھی
لکھ سکتے ہم نہین وہ وسعت کہان سخن مین

وہ قوم جو جہان مین کل صدر انجمن تھے
تم نے سنا بھی اُسپر کیا گذری انجمن مین

پائین بزم بھی اب ملتی نہین اُسے جا
رونق نہین ہی وہ گلبن پھولا تھا جو چمن مین

اس باغ کی خزان نے کچھ خاک سی اُڑا دی
فصل بہار گویا آئی نہ تھی چمن مین

یہ بخت کا ہی احسان تقدیر سے ہے لاتی
قسمت کا انس جسکی ہوتا ہی جس ہین مین

کرتے ہین ہم دعا یہ ندوہ کے حق مین ہر دم
برکت تو دے خدایا اس پاک انجمن مین

دار العلوم ندوہ یارب کرے ترقی
شہرت ہو خوب اسکی امصار اور مدن مین

اس جلسہ کے جو بانی اس شہر مین ہوئے ہین
یارب نہ رکھیئے انکو تو رنج اور محن مین

ندوہ مین یہ نظامی ہو نغمہ زن ہمیشہ
جبتک زبان اُسکی چلتی رہی دہن مین

یہ عالمان اعلےٰ یہ حاضرین والا
یارب ہین ہمیشہ افضال ذوالمنن مین

اس کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنا کل کا بیان ختم کرنے کو اُٹھے اور چندہ کی کارروائی پھر شروع ہوئی مسلمانون کا جوش سرد نہین ہوا تھا وہ اسی موقع کے منتظر تھے تقریر شروع ہوتی ہی ہر طرف سے روپیہ کی بارش ہونے لگی مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد نے اپنی جیبی گھڑی اتار کر میز پر رکھدی اور نہایت جوش کے ساتھ ایک مختصر تقریر کی مولوی خدا یار خان صاحب رئیس شہر کہنہ بریلی نے پونے دو سو روپیہ سالانہ منافع کی حقیت موضع بہرناپور کی دار العلوم کے واسطے وقف کی اور ایک تقریر بھی کی مگر چونکہ یہ تقریرین دفتر

مین موصول نہین ہوئین اس وجہ سے درج نہین ہوسکین حافظ عفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر بریلی نے اپنی شالی چادر اتار کر نذر کردی عبد الرزاق خانصاحب نے مبلغ تین سو روپیہ دار الاقامہ بنانے کو دئے منشی فقیر محمد صاحب مینیجر ورک شاپ علیگڈھ نے اپنی قیمتی گھڑی نذر کی اور علاوہ اسکے کچھ نقد بھی عنایت کیا علاوہ ان کے جس قدر چندہ ہوا انکی مفصل فہرست آخر مین درج ہی اس سے معلوم ہوسکتا ہی کہ دولتمندون کے علاوہ قلیل البضاعۃ لوگون نے بھی فیاضی کے ساتھ چندہ مین شرکت کی ہی حتی کہ جو لوگ مزدوری پیشہ تھے اور ایام جلسہ مین وہ مزدوری کررہے تھے انھون نے بھی ایک ایک روزہ مزدوری اپنی چندہ دار العلوم مین دیدی اس جوشش کو دیکھکر ایک صاحب جو واعظ تھے کتابون کا ایک پشتارہ لیئے ہوے صدر انجمن صاحب کے پاس آئے کچھ لوگ انکے ساتھ تھے ان لوگون کے بیان کیا کہ یہ صاحب علیگڈھ اور اسکے نواح مین وعظ کہا کرتے ہین اور انکا نام مولوی عبد الرحیم صاحب ہے یہ ندوۃ العلما کے سخت مخالف اور مخالفین کے دعاۃ مین ایک خاص آدمی ہین جلسہ مین اس غرض سے آئے تھے کہ ندوۃ العلما کی مخالفت پھیلائین اور مخالفین ندوۃ العلما کے رسالے جو اس کے رد مین ہین تقسیم کرین مگر یہان کی کارروائی دیکھکر انکو معلوم ہوا کہ جو واقعات انسے ندوۃ العلما کے بابتہ ظاہر کیے گئے تھے وہ سب غلط ہین اور یہان کوئی کارروائی معاذ اللہ خلاف دین و دیانت کے نہین ہوتی اسلیئے انھون نے اس پشتارہ مین سے کتابین نکال کر برسر مجلس چاک کرنا شروع کیا جب لوگون نے دیکھکر مزاحمت کی تو یہ واقعہ معلوم ہوا چنانچہ وہ چاک کیے ہوی کتابون کے ٹکڑے اور ایک پشتارہ کتابون کا جو ہنوز چاک نہین ہوا تھا میز پر رکھدیا گیا اور مولوی عبد الرحیم صاحب نے برسر مجلس اس واقعہ کو دہراکر اپنے خیالات سابقہ سے رجوع کیا۔ اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین صاحب چشتی صابری نے تقریر کی مگر چندہ کی کارروائی اس تیزی مین جاری تھی کہ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر کا لطف حاصل نہین ہوسکا یہانتک کہ ۱۲ بج گئے اور چندہ بند نہین ہوا دہوپ کی تیزی اور گرمی کی شدت

سے حاضرین مین سے ہر شخص پریشان تھا مگر اس بات کو نہین چاہتا تھا کہ جلسہ ختم کیا جائے
منتظمین جلسہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ جلسہ اسوقت ختم کر دیا جائے تاکہ اونکو مہمانون کے
کھانا کھلانے کا موقع ملے بقیہ کارروائی ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما بھی بلحاظ تکلیف حاضرین جلسہ
کے ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر کو چندے کی کارروائی بند کی گئی اور وقت کی کمی سے بجائے اس
بات کے کہ جلسے کی کارروائی پوری کیجائے اور حسب مندرجۂ نظام جلسہ کے ارکان ندوۃ العلما
کیطرف سے اہل شاہجہانپور کا شکریہ ادا کیا جائے۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی
نے حسب اجازت صدر انجمن صاحب کے نہایت پُرجوش طریقے سے دعا مانگی عام مسلمانونکی
صلاح و فلاح اور ارکان ندوۃ العلما کی کامیابی اور اہل اسلام شاہجہانپور خصوصًا داعیان جلسہ
و چندہ دہندگان و منتظمین و صاحب مکان کی دینی و دنیوی بہبودی کے لیے دعا کی تمام حاضرین
علما اور مشائخ اور عامہ اہل جلسہ آمین کہتے جاتے تھے۔ دعا کے ختم ہونے کے بعد جلسہ خاست ہوا

جلسۂ عام

۵ بجے سے ۱۱ بجے شب تک

اس جلسے مین بہ نسبت پچھلے دو دنون کے اور بھی زیادہ مجمع تھا اور شاید اس خیال سے لوگ
زیادہ جمع ہوئے تھے کہ یہ آخر جلسہ تھا۔ مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد نے
بیان کیا اسکے بعد مولوی سید مشتاق علی صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فیض آباد نے بیان کیا
مولوی مشتاق علی صاحب نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اتباع شریعت غرا اور اجتناب
عن المعاصی کا بیان فرمایا کذب غیبت نمیمہ رشوت۔ سود خواری۔ سوء اخلاق۔ بیدینی اور تمام
معاصی کے بد انجام کو بہت خوبی اور تفصیل سے ذکر کیا۔ انکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب
جھجھری نے بیان فرمایا۔ انکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے ۱۱ بجے تک مولوی صاحب نے

بیان فرمایا اور اثنائے وعظ مین روساے شاہجہانپور کی اولوالعزمی اور دریا دلی کا شکریہ ادا کیا
مولوی صاحب موصوف کے وعظ و بیان سے عموماً جسقدر دلچسپی لی جاتی ہی وہ ظاہر ہے
محتاج بیان نہین۔

مختصر کیفیت

جلسہای وعظ بعد ختم اجلاس ندوة العلما

اجلاس سہ روزہ کے ختم ہونے کے بعد بھی روساے شاہجہانپور اِس بات پر مصر تھے کہ ایک
دن اور جلسہ کیا جاے۔ چنانچہ واعیان جلسہ نے بطور خود اِسکا اعلان بھی کر دیا مگر ارکان
انتظامیہ ندوة العلما نے انکی ماندگی او رخستگی اور شبانہ روز کی محنت و جانفشانی کیوجہ سے
جو تکان اُنکو ہو گیا تھا اسکو دیکھکر یہ مناسب سمجھا کہ اب جلسہ نکیا جاے اور شب کے وعظ مین اسکا
اعلان کر دیا گیا تاہم اہل شاہجہانپور کے شوق نے اس اعلان کی کچھ پروا نہین کی اور دوسرے
دن شائقین کی کثرت سے جلاس کی نشست گاہین بھر گئین اسیلئے مولوی حافظ ابوالحامد محمد عبد الحمید
صاحب فرنگی محلی اور شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری کو وعظ و بیان کی تکلیف دی گئی۔
اور حسب معمول ۱۱ بجے تک اِن دونون صاحبون نے یکے بعد دیگرے نہایت خوش اسلوبی
سے بیان فرمایا۔ اور اسی جلسے مین مولوی محمد اسحاق صاحب مونگیری نے عربی مین قصیدہ پڑہا
اختتام جلسہ پر جن مسلمانون نے بلا استدعا اپنی خوشی سے چندہ پیش کیا وہ لے لیا گیا۔ گو کہ
اس چندے کی مقدار کچھ زیادہ نہین تھی کیونکہ ان حضرات نے دو دن پہلے جلسون مین اپنی حسب
حیثیت پیش کر دیا تھا۔ مگر ان غریبون کی عالی ہمتی قابل ملاحظہ تھی جو باوجودیکہ دو دو بار دے چکے
تھے نہایت جوش مسرت کے ساتھ روپیہ پیسے۔ کپڑا۔ کتابین لیے ہوے ٹوٹے پڑتے تھے
اور اسکے قبولیت سے گرانبار احسان ہوتے جاتے تھے۔

جلسہ گو ختم ہو چکا تھا مگر اُسیدن سے روسا و عمایدِ شہر کیطرف سے اسبات کا اصرار شروع ہو گیا کہ
انکے مکانون پر جُدا جُدا وعظ کی مجلسین ترتیب دی جائین تاکہ عورتین اور اُنکی نیک بیویان بھی
مستفید ہون۔ سب سے پہلے مولوی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور نے مدعو کیا (جنھون
نے اپنی عالی ہمتی سے علاوہ چندۂ دعوت کے ۸ موضع حمزہ پور کے جسکی آمدنی پانسو روپیہ
سالانہ ہی خالصاً لوجہ اللہ دارالعلوم کے واسطے وقف کردیا) ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری کی شبکو
علما اور ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما انکے مہمان ہوئے۔ وعظ و بیان کے شوق مین بکثرت
مسلمان مرد اور عورتین مجتمع تھین۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب پھلجھری نے بیان کیا انکے
بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے وعظ فرمایا وعظ کے ختم ہوتے ہی بیویون نے
نقد و زیور چندے مین دینا شروع کیا اور تنگ حال اور مفلس عورتین بھی اِس کارِ خیر مین
شریک ہوئین علاوہ زیور کے قریب سو روپیہ کے چندے مین فراہم ہوئے اِسکے بعد کھانا نہایت
تکلف کے ساتھ کھلایا گیا اور مولوی عبدالواجد خانصاحب کی نیکدل بیوی نے سات ہزار روپیہ
کی قیمت کی جائداد دارالعلوم کے واسطے وقف کی اور مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر
گونڈہ نے اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور مولوی عبدالباسط خانصاحب رئیس شاہجہانپور کا
نفیس کتب خانہ جسکی قیمت دس ہزار روپیہ اندازہ کی گئی ہے دارالعلوم کے واسطے دیا۔ اللہ تعالے
ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انکے اِس قرض حسنہ کو قبول فرماکر دونون جہان مین
خوش حال اور بامراد رکھے۔ آمین۔

۱۷۔ ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری کو منشی تجمل حسین خانصاحب میونسپل کمشنر نے دعوت دی اور
بہت پر تکلف سامان کیا۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور مولوی شاہ نظام الدین احمد
صاحب صابری پھلجھری نے وعظ بیان کیا اس جلسے مین مبلغ ایکسو روپیہ سے زیادہ چندہ ہوا۔ ۱۸ ذی قعدہ کو
عبدالعلیم خانصاحب رئیس محلہ امنی زئی شہر شاہجہانپور نے دعوت دی۔ مذکورۂ بالا حضرات نے
وعظ فرمایا اور وہان بھی حسب معمول چندہ ہوا۔ ۹۔ ذیقعدہ کو ابوالحسن خانصاحب رئیس محلہ نگی جلال

شہرشاہجہانپور کے یہان دعوت ہوئی۔مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیا۔اِسس جلسے مین بھی حسب معمول چندہ ہوا۔

۱۹-ذی قعدہ ۱۳۱۶ ہجری کو حسب استدعای انجمن اسلامیہ بریلی اِسکے جلسۂ سالانہ کی شرکت کے واسطے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔مولوی احمد زمان خانصاحب خلف مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور ندوۃ العلما کی جانب سے بطریق وفد بریلی تشریف لیگئے۔اور اسکے جلسے مین شریک ہوئے اِسکی رپورٹ سالانہ مین ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا گیا تھا اسکا جواب مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے اپنی موزون اور برجستہ تقریر مین بہت خوبی سے دیا اور انجمن کو اس بات کا یقین دلایا کہ ندوۃ العلما کو انجمن کے مقاصد واغراض سے پوری ہمدردی ہے اور اسکو ایسی انجمنون اور مدرسون اور یتیم خانون کو مدد دینے مین کچھ دریغ نہین۔ندوۃ العلما کا دارالعلوم یا یتیم خانے کے قائم کرنے سے یہ مدعا نہین ہو کہ وہ ان انجمنون اور یتیم خانون اور مدرسون کو جو پہلے سے جاری ہین بالکل غیر مفید سمجھتا ہو اور اُنکو نقصان پہونچانا چاہتا ہے بلکہ اسکا مقصد یہ ہو کہ جو کام مقامی انجمنون سے پورے نہین ہوسکتے اور انکا پورا کیا جانا مسلمانون کے واسطے بیحد مفید ہو اُنکو مجموعی قوت سے پورا کرے۔مجکو انجمن کی آمد وصرف کے سُننے سے خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی۔خوشی اس بات سے ہوئی کہ انجمن نے کفایت شعاری کے اصول کو پیش نظر رکھکر خرچ کیا ہے اور افسوس اس بات پر ہوا کہ انجمن کی آمدنی مین صرف دو ہی رقمین بڑی معلوم ہوتی ہین گورنمنٹ کی امداد یا سرکار رامپور کا عطیہ مسلمانونکی امداد اسقدر کم ہی جسکو کہ سکتے ہین کہ کچھ بھی نہین ہے۔اِسکے بعد یتیمون کی پرورش کی ضرورت اور اُسکے ثواب کو نہایت خوبی سے بیان کیا اور مسلمانون کو رغبت دلائی کہ وہ اِس کار خیر مین شریک ہون۔اس تقریر کے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے وعظ بیان کیا اثناے وعظ مین یتیمخانے

کے واسطے چندہ شروع ہوا جس سے مولوی صاحب ممدوح کو بیان مین اختصار کرنا پڑا اور حاضرین جلسہ کی رائے سے یہ طے ہوا کہ شب کو مفتی صاحب کے دیوانخانے مین مجلس وعظ ترتیب دیجائے چنانچہ شب کو اور اُسکے دوسرے دن صبحکو اسی مکان مین مولوی علی احمد صاحب بدایونی اور شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے وعظ بیان کیا بکثرت مسلمانان بریلی امین شریک تھے اور انکی تمنا یہ تھی کہ ارکان وفد دو چار دن یہان رہین اور وعظ و بیان سے اہل اسلام کو مستفید فرماٸین۔ مگر چند اُمور ضروری کیوجہ سے جنکو شاہجہانپور مین ناتمام چھوڑکر یہان آگئے تھے معذرت کے ساتھ اُنکی درخواست واپس کیگئی۔ اِسکے بعد روساے بریلی نے یہ خواہش کی کہ ندوۃ العلما کیطرف سے خاص ندوۃ العلما کے اغراض حاصل کرنے کو بریلی وفد بھیجا جائے اُنکی یہ درخواست لیکر حضرات مذکورہ بالا ۲۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ کو شاہجہانپور تشریف لائے۔

۲۲۔ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ کو برکت بی صاحبہ زوجۂ حاجی الطاف علیخانصاحب مرحوم نے محلۂ خلیل مین دعوت دی اور سب علما وارکان جو اُسوقت موجود تھے شریک دعوت ہوئے مولوی ریاست علیخانصاحب و مولوی حکیم عبد القیوم صاحب خلفاے مولانا ارشاد حسین صاحب نقشبندی مجددی بھی اِس دعوت مین شریک تھے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجھری نے بیان فرمایا اِسکے بعد عورتون نے باہم چندہ کرکے مبلغ ۵۰ نقد اور دو سوسے طلائی پیشکش کیے۔

۲۳۔ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ کو سید شاہ فخر العالم میانصاحب خلیفہ سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میان صاحب سجادہ نشین مارہرہ نے دعوت دی اور اسی دن میر احمد حسن صاحب ساکن شہباز نگر نے دعوت دی اسواسطے وفد کے دو حصے کر دیے گئے۔ مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اور مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور شاہ فخر العالم میانصاحب کی دعوت مین شریک ہوئے جنھون نے نہایت اہتمام اور تکلف کے ساتھ مہمانداری کی اور

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری اور
مولوی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی شہباز نگر تشریف لیگئے شب کو جلسۂ وعظ منعقد ہوا
اور ہرسہ حضرات مذکورۂ بالا نے وعظ کہا۔ اسکے بعد مسلمانون نے چندہ دینا شروع کیا ہو وقت
کی حالت قابل دید تھی کہ غُربا اور کم حیثیت مسلمان جو محنت و مزدوری کرکے دو دو چار چار
پیسے کماتے تھے چندہ دینے کے لیے ٹوٹے پڑتے تھے اور چاہتے تھے کہ سب سے پہلے ان کا
چندہ لیا جائے عورتین اپنا چندہ علیحدہ جمع کررہی تھین۔ میر احمد حسن صاحب کی نیک بیوی
نے اپنا چندہ عورتون کے چندے کے ساتھ بھیجدیا تھا مگر جب باہر مردون نے دینا شروع
کیا تو اس خبر کے سننے سے انکو جوشش پیدا ہوا اور دوبارہ چندہ دیا اس جوش کو دیکھکر حیرت
ہوتی تھی اور قدرت خدا نظر آتی تھی وہی مسلمان جنکو کہا جاتا ہو کہ اِنسے قومی حس جاتی رہی ہے
اور یہ قومی کامونمین روپیہ خرچ کرنا نہین جانتے دل کھولکر اپنی وسعت کے موافق دیتے تھے
سچ یہ ہو کہ اہل اسلام دینے کو اب بھی موجود ہین لینے والا چاہیے۔ خلاصہ یہ ہو کہ للعہ نقد
اور کچھ زیور وہان جمع ہوا۔ چندے کی مقدار اگرچہ کچھ زیادہ نہین ہو مگر خوشی یہ ہو کہ عام مسلمان
اسمین شریک ہوئے اور انھون نے اپنی پاک کمائی بفراہی سرمایہ مین شرکت کی۔

کیفیت روانگی وفود

مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ جو وفد انجمن اسلامیہ کی شرکت کے واسطے بریلی گیا تھا اس سے روساے
بریلی نے اِس بات کی خواہش کی تھی کہ ندوۃ العلما کے اغراض حاصل کرنیکے لیے خاص طریقے سے
بریلی وفد بھیجا جاے بعد واپسی وفد مذکورہ کے ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو مولوی حکیم سید اشفاق حسین
صاحب مودودی سہسوانی ڈپٹی کلکٹر پنشنر نے روساے بریلی کی جانب سے بذریعۂ تار کے دعوت دی
اور ۲۶۔ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو ایک جماعت علما و ارکان ندوۃ العلما کی بطریق وفد کے روانہ ہوئی جسمین
مفصلہ ذیل حضرات شریک تھے مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب

چشتی قادری۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجری۔ مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔ مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ حاجی اعزاز حسین خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل و سکرٹری معین الندوہ شاہجہانپور

روساے بریلی نے نہایت جوش مسرت کے ساتھ اسٹیشن پر خیر مقدم کیا استقبالی جماعت مین مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر۔ قاضی عبد الجمیل صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ بریلی۔ حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر۔ مولوی اصغر علیخانصاحب بی۔ اے۔ ال ال۔ بی۔ مولوی عبد القیوم صاحب مینونسپل کمشنر و دیگر عمائد و روساے شہر موجود تھے ممبران وفد ڈپٹی اشفاق حسین صاحب اور مولوی اصغر علیخان صاحب اور حافظ جعفر خانصاحب کے مکانون پر فروکش ہوئے ۲۷۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مولوی اصغر علیخانصاحب کی کوٹھی مین جلسۂ وعظ منعقد ہوا جسمین تقریباً چھ سو مسلمانان بریلی شریک تھے۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اثناے وعظ مین ندوۃ العلما اور دار العلوم کی ضرورت اور وفد کے آنے کا بالاجمال بیان فرمایا۔ مولانا کے بیان سے عموماً جسطور پر دلچسپی لی جاتی ہی اسوقت بھی حاضرین محظوظ و مستفید ہوئے۔ ۲۸۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مرزا محمد جان بیگ صاحب کھنڈسالی ورئیس بریلی کے مکان پر جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری اور مولوی شاہ محمد سلیمانصاحب پھلواروی نے بیان فرمایا۔ اِس جلسے مین ایک ہزار سے زیادہ مسلمان شریک تھے اور بوجہ تنگی مکان کے سیکڑون آدمی سڑکون پر کھڑے رہے انکو جگہ نہین ملی۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مانڑا ے کے کڑے کے متصل مفتی محمد حسن صاحب مرحوم کے دیوانخانے مین جلسۂ عام منعقد ہوا دو ہزار سے زیادہ اہل اسلام اس جلسے مین شریک تھے۔ ۱ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری نے چند آیتین تلاوت کرکے جلسے کا افتتاح کیا۔ اسکے بعد مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے ظہور اسلام کے متعلق ایک مختصر تقریر کی۔ اِنکے بعد

مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے نہایت بسط و وضاحت کے ساتھ دارالعلوم کے حالات اور اُسکی ضرورتین بیان کین اور فراہمی سرمایہ پر نہایت موثر تقریر فرمائی۔ بعدہ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری صابری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ بیان فرمائی اور فراہمی سرمایہ دارالعلوم کی ضرورت دکھائی۔ بعد ختم بیان کے حاضرین نے جنمین غربا کی تعداد زیادہ تھی تھوڑا تھوڑا کر کے ما ہے جمع کیے اور کہا کہ چندے کیطرف سے ہم بالکل خالی الذہن تھے آیندہ جلسے مین پوری توجہ کرین گے بعد اسکے جلسہ برخاست ہوا۔ دوسری شب کو عبدالستار صاحب سوداگر کے یہان دعوت تھی اُنکی فرمایش سے شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیے اس جلسے مین مبلغ ہے جمع ہوئے۔ ۲ر ذی الحجہ کو مولوی عبدالقیوم صاحب نے دعوت کی اور مذکورہ بالا حضرات نے وعظ کہے اس جلسے مین للعہ وصول ہوا۔ ۳۔ ذیحجہ کو قصابون نے دعوت کی اور ہے پیش کیے ۴۔ ذیحجہ کو بھٹیاران سرائے خام نے دعوت کی اور عسے روپیہ پیش کیے۔ علاوہ اسکے کچھ متفرق چندہ جمع ہوا۔

بریلی کے قیام مین مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر نے خاص طور پر مہانداری فرمائی اور انھین کے مکانین اکثر ارکان وفد ٹھہرے تھے۔ مولوی قاضی عبدالجمیل صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ مولوی اصغر علیخان صاحب بی۔اے۔ال ال۔بی نے بھی دعوتین دین۔ ان حضرات کی مہانداری اور حافظ غفورالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر کے اہتمام اور جانفشانی کے ارکان وفد نہایت شکرگذار ہین۔

۴۔ ذیحجہ ۱۳۱۶ھ کو بریلی سے حسب استدعاے مولوی عبدالحی صاحب رئیس بدایون وکیل چندوسی کے چندوسی ضلع مرادآباد وفد پہونچا ۵ر ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ کو صبح اور شام جلسے منعقد ہوئے۔ صبح کے جلسے مین اول حافظ فضل اکرم صاحب وکیل سہولی و رئیس بدایون نے وفد کے خیر مقدم اور شکریہ مین تقریر کی اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری

مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے مقاصد ندوۃ العلما اور ضرورت دار العلوم پر تقریرین فرمائین شام کے جلسے مین مولوی شاہ علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیے اور باوجودیکہ اس بستی مین مسلمانون کی آبادی بہت قلیل ہے لیکن مولوی عبد الحی صاحب وکیل کی خوش نیتی سے علاوہ مبلغ بالعہ کے ایک دوکان سات سو روپیہ قیمت کی جسکا کرایہ ؎ روپیہ سالانہ ہی دار العلوم کو حاصل ہوئی۔ اگرچہ چندے کی رقم کچھ زیادہ نہین ہی مگر جس جوش کے ساتھ چندہ ہوا اسکا نظارہ قابل دید تھا نہ لائق شنید اس سے اسکا اندازہ کرنا چاہیئے کہ نواب محمد حسن خان صاحب رئیس مرادآباد جو جلسے کی شرکت کے لیے اپنے گھوڑے پر تشریف لائے تھے اُنپر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ اپنا گھوڑا نذر کر دیا جلسے کے بعد معلوم ہوا کہ نواب صاحب گھوڑے کو ویسے ہی کسا کسایا چھوڑ کر پیادہ پا چلے گئے۔

۱۰۔ ذی حجہ کو حسب استدعاے روساے امروہہ خصوصًا نواب وقار الملک بہادر کے یہ وفد امروہے پہونچا دوسرے دن مولوی مظہر اللہ صاحب مددگار عدالت ضلع نمکنڈہ ورئیس امروہہ کے مکان پر جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے مقاصد ندوۃ العلما اور ضرورت دار العلوم پر تقریرین فرمائین اور صرف ایک جلسے مین مبلغ ایک ہزار ایک سو بینتیس روپیہ تین آنے تین پائی (الـــــ) چندہ ہوا۔ کئی دن تک بضرورت عید الاضحی وہان قیام کیا گیا۔ اس عرصے مین سید علی منتظم خان صاحب اور حاجی سید عزادار حسنین صاحب اور نواب وقار الملک بہادر کے یہان دعوتین ہوتی رہین

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکۂ مشرفہ

صدر انجمن

مولانا حافظ حاجی احمد حسن صاحب کانپوری

ارکان اعزازی

نمبر	نام نامی	نمبر	نام نامی
۱	شمس العلما جناب مولانا محمد نعیم صاحب نظامی فرنگی محلی	۵	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن
۲	مولانا شاہ عبد الوہاب صاحب فرنگی محلی	۶	مولانا محمد انوار اللہ صاحب اُستاد حضور نظام دکن
۳	مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری	۷	مولانا قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی
۴	مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ	۸	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب کانپوری

فہرست ارکان قسم اول و شرکائے اجلاس ششم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف الف)		۱۱	مولوی قاری احمد شاہ صاحب محلہ ٹکلی شاہجہانپور	
۱	مولوی حکیم الطاف الغنی صاحب رکن مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	عہ/	۱۲	مولوی اعظم حسین صاحب نقی خیرآبادی میرمنشی ریاست بھوپال	
۲	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب موودی ڈپٹی کلکٹر پنسز بانس بریلی	عہ/	۱۳	مولوی امیر حسن صاحب بہاری مدرس اسلام پور	
۳	مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان	عہ/		(ردیف ب)	
۴	مولوی امانت اللہ صاحب خلف		۱۴	مولوی شاہ بہاء الدین صاحب امروہوی	
۵	مولانا لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	للعہ/	۱۵	مولوی بدرالحسن صاحب سہوانی	
۶	مولوی احمد حسن صاحب بریلی		۱۶	مولوی بشیرالدین صاحب مرادآبادی مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہان پور	
	مولوی شاہ اکرام الدین صاحب [illegible] اسلام پوری	،	۱۷	مولوی ناصر علی صاحب شاہجہانپوری	
۷	مولوی احمد حسن صاحب بھیکن پور		۱۸	مولوی بشیرالدین صاحب مدرس متھرا	
۸	مولوی ابوالیاس احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسہ بلرامپور			(ردیف ت)	
۹	مولوی حافظ احمد حسن صاحب کانپوری		۱۹	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب حجرہ سلیمان قدم	عہ/
۱۰	مولوی حاجی امانت اللہ صاحب امروہوی معلم دینیات گورنمنٹ اسکول		۲۰	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب لاہور	

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف - ث)	
۲۰	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	عہ ر
	(ردیف - ح)	
۲۱	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	عہ ر
۲۳	مولوی حامد شاہ صاحب رامپوری	
۲۴	مولوی حفیظ اللہ صاحب رئیس اعظم گڈھ	
	(ردیف - خ)	
۲۵	مولوی خدا یار خانصاحب رئیس انس پرملی	عہ ر
۲۶	مولوی خلیل الرحمن صاحب رئیس سہارنپور	
۲۷	مولوی خورشید حسن صاحب پٹنوی	
	(ردیف - ر)	
۲۸	مولوی ریحان رضا صاحب رئیس بدایون	عہ ر
۲۹	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس ہائی اسکول کوہ الموڑہ	
۳۰	مولوی ریاست علیخانصاحب رئیس شاہجہانپور	
	(ردیف - س)	
۳۱	مولوی حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور	عہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۳۱	مولوی سدید الدین صاحب پروفیسر کالج اجمیر	عہ ر
۳۲	مولوی سخاوت حسین صاحب گوپامؤ ضلع ہردوئی	
۳۴	مولوی حافظ سعد اللہ صاحب کشمیری	
	(ردیف - ص)	
۳۵	مولوی صفدر علی خانصاحب ملا پشاوری پیلی بھیت	
	(ردیف - ظ)	
۳۶	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری	عہ ر
۳۷	مولوی قاضی ظفر الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور	عہ
	(ردیف - ع)	
۳۸	مولوی عبد اللہ صاحب انصاری معلم دینیات محمدن کالج علیگڈھ	لعہ ر
۳۹	مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری دتاولی ضلع علیگڈھ	عہ ر
۴۰	مولوی حکیم عظمت علیخانصاحب سندیلہ	عہ ر
۴۱	مولوی عبد اللہ شاہ صاحب رئیس کرنال	عہ ر

[illegible]	نام نامی	[illegible]
۴۲	مولوی حکیم علاء الدین صاحب مہاجر مکہ معظمہ	عہ/
۴۳	مولوی قاری عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عہ/
۴۴	مولوی سید عبدالفتاح صاحب رئیس ناسک	۱۲عہ/
۴۵	مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب رئیس مونگیر	عہ/
۴۶	مولوی عبداللہ شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ شاہ قمرالدین صاحب مغفور جھبورن	عہ/
۴۷	مولوی سید محمد عبدالرحمن صاحب ابن جعفر ابن محسن مولاخیالۃ العلوی بھاؤنگر	عہ/
۴۸	مولوی عبدالمالک صاحب مدرس رامپور	
۴۹	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس شاہجہانپور	
۵۰	مولوی عبدالسبحان صاحب نصیرآباد ضلع رائے بریلی	
۵۱	مولوی عبدالتواب صاحب بانس بریلوی	
۵۲	مولوی عبداللطیف صاحب سنبھلی مدرس مدرسہ دارالعلوم ندوہ لکھنؤ	
۵۳	مولوی حافظ ابوبکر علی احمد محمود اشد	

[illegible]	نام نامی	[illegible]
	شاہ صاحب مذاقی برایونی	
۵۴	مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	
۵۵	مولوی ابوالحامد محمد عبدالحمید صاحب فرنگی محلی لکھنؤ	
۵۶	مولوی محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما لکھنؤ	
۵۷	مولوی عبدالحق صاحب شاہجہانپوری	
۵۸	مولوی عبدالحی صاحب ضلع مظفرنگر	
۵۹	مولوی عبدالواحد خانصاحب خلیفہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب شاہجہانپور	
۶۰	مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب نقشبندی سجادہ نشین شاہجہانپور	
۶۱	مولوی عبدالعزیز خانصاحب رکن مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	
۶۲	ابوالغنا مولوی عبدالمجید صاحب فرنگی محلی	
	ردیف غ	
۶۳	مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی شملہ	عہ/
۶۴	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	شہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۵	مولوی شاہ غلام محی الدین صاحب مدرس مدرسہ سخاوت العلوم شاہجہان پور	
۶۶	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب بمبئی	
۶۷	مولوی شاہ غلام باری صاحب سجادہ نشین شاہجہانپور	
	(ردیف - ف)	
۶۸	مولوی محمد فضل حق صاحب مدرس دوم مدرسہ عالیہ رامپور	
۶۹	سید فخر عالم میانصاحب خلیفہ حضرت شاہ ابوالحسن صاحب رہروے	
۷۰	مولوی قادر بخش صاحب شمس العلماء [illegible]	
۷۱	مولوی فضل احمد صاحب پنجابی	
	(ردیف - گ)	
۷۲	مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد ضلع ہردوئی	
	(ردیف - ل)	
۷۳	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت حیدرآباد دکن	للعہ/
	(ردیف - م)	
۷۴	مولوی محمود صاحب محدث مہتمم مدرسہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	اسلامیہ ڈیرہ غازیخان	عہ/
۷۵	مولوی محمد بخش صاحب مدرس لونشہرو	عہ/
۷۶	مولوی ابوالفیض محمد حسن صاحب فیضی سفیر انجمن نعمانیہ لاہور	عہ/
۷۷	مولوی موسیٰ خانصاحب لنڈی بیتانی ضلع ڈیرہ غازیخان	عہ/
۷۸	مولوی محمد احسان خانصاحب مدرس گورنمنٹ اسکول پیلی بھیت	عہ/
۷۹	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ مونگیر	عہ/
۸۰	مولوی محمود علی شاہ صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ	عہ/
۸۱	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عہ/
۸۲	مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول لدھیانہ	عہ/
۸۳	مولوی معین اظہر صاحب مدرس موضع زین	عہ/
۸۴	مولوی ابوالخیر سید محمد انوار الحسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ پٹھانہ	عہ/
۸۵	مولوی محمد یوسف صاحب سہارنپوری	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۸۶	مولوی مسعود علی صاحب رامپوری	
۸۷	مولوی سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری	
۸۸	مولوی محمود حسین صاحب رکن مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	
۸۹	مولوی محمد فاضل صاحب مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی	
۹۰	مولوی محمد عثمان صاحب مدرس اول مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	
۹۱	مولوی محمد صدیق صاحب علیگڈھی	
۹۲	مولوی صوفی سید محمد حسین شاہ صاحب چشتی صابری مراد آبادی	
۹۳	مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی	
۹۴	مولوی سید مسعود حسن صاحب بالسن بریلوی	
۹۵	مولوی محمد ہمام صاحب بالسن بریلوی	
۹۶	مولوی مشتاق احمد صاحب کانپوری	
۹۷	مولوی محامد حسین صاحب رئیس اون	
۹۸	مولوی حکیم مشتاق علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فیض آباد	
۹۹	مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
	دتاولی ضلع علیگڈھ	
۱۰۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری ڈیرہ غازیخان	
۱۰۱	مولوی محمد احسن صاحب بہاری	
۱۰۲	مولوی منور علی صاحب مدرس مدرسہ عالیہ رامپوری	
۱۰۳	مولوی محمد اسحاق صاحب جہانگیری	
۱۰۴	مولوی محمد یوسف حسن صاحب پٹنوی	
۱۰۵	مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کانپور	
۱۰۶	مولوی حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری	
۱۰۷	مولوی محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ شاہجہانپور	
۱۰۸	مولوی محمد مسیح الزمان صاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور	
۱۰۹	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی	
۱۱۰	مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی میر منشی ریاست جوناگڈھ	
	(ردیف ـ ن)	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۱	مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور	عہ/
۱۱۲	مولوی نور محمد صاحب صدیقی گوپامؤ ضلع ہردوئی	
۱۱۳	مولوی نور عالم صاحب مدرس مدرسہ عربیہ مرادآباد	
۱۱۴	مولوی شاہ ابوالسراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	
۱۱۵	مولوی نعمت اللہ صاحب شاہ آباد	
"	مولوی حکیم نعمت اللہ صاحب شاہجہانپور	
	(ردیف - ہ)	
۱۱۶	مولوی ہدایت اللہ خانصاحب بانس بریلوی	

فہرست نمبر ۳ - ارکان قسم دوم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف - الف)	
۱۱۸	چودھری الٰہی بخش صاحب ذیلدار موضع سید و پٹی ضلع ہوشیارپور	عہ/
۱۱۹	حکیم اکرام اللہ خانصاحب رئیس انسن پلی	عہ/
۱۲۰	آدم عثمان صاحب اپلی مالابار	عہ/
۱۲۱	اڑمی محمد صاحب دلال اپلی مالابار	عہ/
۱۲۲	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و رئیس لکھنؤ	صہ
۱۲۳	ڈاکٹر مولوی حاجی محمد اقتدار الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر بدایونی	عہ/
۱۲۴	چودھری احمد حسن صاحب نمبردار و رئیس عارف پور نوادہ ضلع بدایون	عہ/
۱۲۵	منشی احمد علیخانصاحب بیخود رئیس رامپور مقیم چندوسی	للعہ/
۱۲۶	قاضی الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ چندوسی	عہ/
۱۲۷	حکیم اشرف علیخانصاحب رئیس آنریری رجسٹرار چندوسی	صہ/
۱۲۸	سید امام علی صاحب نمبردار موضع سوتھری تحصیل و ضلع ہوشیارپور	عہ/
۱۲۹	منشی امام الدین خانصاحب سوداگر پارچہ جات خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ
۱۳۰	نواب محمد سعید خانصاحب رئیس داردون ضلع علیگڈھ	عہ/
۱۳۱	محمد اختر یار خانصاحب رئیس محلہ گھیر قندھاری اپلی بھیت	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد قیمت
۱۳۲	مرزا ابراہیم بیگ صاحب مختار میرٹھ	عہ/
۱۳۳	خان بہادر نواب محمد اسد اللہ خان صاحب رئیس میرٹھ	للعہ/
۱۳۴	حاجی انعام اللہ صاحب رئیس میرٹھ	عہ/
۱۳۵	ملک امیر حسن خانصاحب محلہ یمین ہدف شاہجہانپور	عہ/
۱۳۶	بانو الطاف حسین صاحب کلرک بالنس بریلی	عہ/
۱۳۷	سید احمد علی صاحب خلف الصدق مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کانپور	عہ/
۱۳۸	میر امتیاز علی صاحب مصنف پنشنر امروہہ	عہ/
۱۳۹	محمد ابو الحسن خانصاحب محلہ ملتانی شاہجہانپور	صہ/
۱۴۰	منشی احمد حسن صاحب فرخ آبادی کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۱۴۱	سید ابن علی صاحب اڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد	عہ/
۱۴۲	سید احمد حسن صاحب پیشکار سررشتہ تعلیم ریاست رامپور	عہ/
۱۴۳	شیخ انصار حسین صاحب بدایونی	عہ/
۱۴۴	سید رادت علی صاحب محلہ متصل	

نمبر	نام نامی	تعداد قیمت
	مسجد ڈومنی بریلی	عہ/
۱۴۵	شیخ اشہد حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	عہ/
۱۴۶	احمد حسن خانصاحب بکسران شاہجہانپور	عہ/
۱۴۷	محمد امجد اللہ خانصاحب جلال نگر شاہجہانپور	عہ/
۱۴۸	محمد اصغر علی صاحب رئیس بدایون وکیل عدالت آنولہ ضلع بریلی	عہ/
۱۴۹	میر احسن علی صاحب وکیل عدالت فتحپور	عہ/
۱۵۰	شیخ محمد احسن الزمان صاحب مختار عدالت فتحپور	عہ/
۱۵۱	شیخ اعجاز احمد صاحب شیخوپور بدایون	عہ/
۱۵۲	شیخ احمد صاحب ٹھیکیدار محلہ جسولی بریلی	عہ/
۱۵۳	مولوی اشفاق احمد صاحب رئیس شہر کہنہ بریلی	للعہ/
	منشی اصغر علی صاحب وکیل عدالت کہنہ بریلی	عہ/
۱۵۴	میمن الانہ احمد خانصاحب تاجر بھاؤنگر	عہ/
۱۵۵	میمن آدم جی گیگہ تاجر بھاؤنگر	عہ/
۱۵۶	میاں اللہ بخش صاحب بلاحہ امرتسر	عہ/
۱۵۷	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
۱۵۸	خان بہادر سید لطافت حسین خانصاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	للعہ/
۱۵۹	حافظ سید وقف علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کرنال	للعہ/

نمبر	نام نامی	چندہ
۱۰۶۰	احمد حسن صاحب مینوسپل کمشنر کرنال	۶/
۱۰۶۱	حاجی الٰہی بخش صاحب عرف مونی زمیندار کرنال	مے/
۱۶۲	حافظ الٰہی بخش زمیندار کرنال	۶/
۱۶۳	مولوی الٰہی بخش صاحب رئیس کرنال	۶/
۱۶۴	منشی احمد حسن صاحب ملازم شیخ غلام شرف صاحب سوداگر	۶/
۱۶۵	منشی محمد امتیاز علی صاحب۔ بی اے وکیل و رئیس فیض آباد	۶/
۱۶۶	امام الدین صاحب ولد امیر خانصاحب گورگھ تحصیل پھلور	۶/
۱۶۷	حکیم سید ابو الحسن صاحب سبنوی	۶/
۱۶۸	قاضی احمد خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	صہ/
۱۶۹	ڈاکٹر حاجی محمد اکبر علیخانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۶/
۱۷۰	منشی اللہ داد خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۶/
۱۷۱	سید امیر احمد صاحب ولد ڈپٹی امیر حسن صاحب پانی پت ضلع کرنال	۶/
۱۷۲	مولوی احسن اللہ صاحب سروتی	۶/
۱۷۳	منشی شیخ امداد حسین صاحب ساکن	

نمبر	نام نامی	چندہ
	موضع اوساوڈ اکخانہ مؤسی	۶/
۱۷۴	میر اکمل صاحب کلارک محکمہ نہار شملہ	۶/
۱۷۵	احمد حسن خان ملازم شملہ	۶/
۱۷۶	منشی اللہ بخش صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	۶/
۱۷۷	اقبال الدین صاحب خلف بابو فتح الدین صاحب شملہ	۶/
۱۷۸	سید ابو العاص صاحب خلف سید منظر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ لودی کٹرہ پٹنہ	۶/
۱۷۹	حکیم سید امیر شاہ صاحب جالندھری	۶/
۱۸۰	بابو احمد بخش صاحب پلیڈر شملہ	۶/
۱۸۱	سید احمد شاہ صاحب ٹرینسلیٹر شملہ	۶/
۱۸۲	میاں اویس خانصاحب ذیلدار رئیس موضع میانی ضلع ہوشیارپور	۶/
۱۸۳	احمد بخش صاحب پٹواری موضع گھون ضلع ہوشیارپور	۶/
	(ردیف ب)	
۱۸۴	برکات احمد خان صاحب محلہ گھوڑ بانس بریلی	۶/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۱۸۶	بھیکن جمعدار عطر فروش بھاؤنگری	عہ/
۱۸۷	حاجی شیخ بڈھا صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	عہ/
۱۸۸	مولوی بدیع الدین صاحب مثلخوان عدالت محکمہ افسر ال کرنال	عہ/
۱۸۹	منشی بہادر علی صاحب کرنال	عہ/
۱۹۰	منشی محمد بدرالدین عبداللہ قورصاحب جاملی محلہ بمبئی	مـہ
۱۹۱	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سنیٹری کمشنر شملہ	عہ/
	(ردیف ت)	
۱۹۲	سید تمیز علی صاحب رئیس امروہہ وسب رجسٹرار بلاری	عہ/
۱۹۳	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ موچی دروازہ لاہور	عہ/
۱۹۴	منشی تصدق حسین صاحب کرنالی	عہ/
۱۹۵	چودہری تصدق حسین خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
	(ردیف ث)	
۱۹۶	حکیم محمد ثناء اللہ خانصاحب سرائے خام بانس بریلی	عہ/
۱۹۷	خواجہ ثناء اللہ و عبدالغنی صاحبان سوداگران امرتسر	عہ/
	(ردیف ج)	
۱۹۸	منشی محمد جمیل الدین صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد	عہ/
۱۹۹	مولوی جان محمد صاحب صدر قانون گو خلف الصدق مولانا غلام حسین صاحب مرحوم ہوشیارپور	عہ/
۲۰۰	حافظ جعفر خانصاحب بانس بریلوی	عہ/
۲۰۱	حافظ چراغ الدین صاحب امین انجمن نعمانیہ لاہور	
۲۰۲	شیخ جمال الدین صاحب سالدار میجر قصبہ تجارہ ملان وارڈہ ریاست الور	عہ/
۲۰۳	میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس دفتر پبلک شملہ	عہ/
۲۰۴	مولوی چراغ علی شاہ صاحب قاری رئیس سیدپور ضلع جالندھر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ
	(ردیف ح)	
۲۰۵	حامد حاجی محمد صاحب سوداگر الپی ملک مالابار	ع/
۲۰۶	حسین بخش صاحب بزاز چھاؤلاں لکھنؤ	ع/
۲۰۷	حکیم سید حمزہ علی صاحب رئیس امروہہ و امین منصفی چندوسی ضلع مرادآباد	للعہ/
۲۰۸	منشی حمید اللہ صاحب ایجنٹ چرم چندوسی ضلع مرادآباد	ع/
۲۰۹	حسن محمد خانصاحب رئیس خان پور ضلع ہوشیارپور	ع/
۲۱۰	چودھری محمد حمید اللہ خانصاحب رئیس بہاور ضلع ایٹہ	ع/
۲۱۱	حسین بہادر خانصاحب رئیس پیلی بھیت محلہ اشرف خان	ع/
۲۱۲	منشی حبیب اللہ خانصاحب نائب تحصیلدار میرٹھ	ع/
۲۱۳	حافظ حامد حسین خانصاحب آنریری مجسٹریٹ میرٹھ	ع/
۲۱۴	قاضی حسین میان ولد احمد میان صاحب امام نگینہ مسجد بھاؤنگر	ع/
۲۱۵	میاں حبیب اللہ صاحب منتظم عدالت امرتسر	ع/
۲۱۶	حبیب اللہ صاحب خلف الصدق حاجی میر غلام محمود صاحب مرحوم امرتسر	ع/
۲۱۷	مولوی حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	ع/
۲۱۸	حضور دائین صاحب کمرہ کرم سنگھ امرتسر	ع/
۲۱۹	میاں حفیظ اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی امرتسر	ع/
۲۲۰	مولوی حسن رضا صاحب مدرس عربی ہائی اسکول کرنال	ع/
۲۲۱	شیخ محمد حفیظ اللہ صاحب محلہ تارین بہادر گنج شاہجہان پور	ع/
۲۲۲	شیخ حمید اللہ صاحب ساکن کالکا	ع/
۲۲۳	شیخ حبیب اللہ خلف شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر	ع/
۲۲۴	منشی کلیم اللہ صاحب طالب العلم محمدن اسکول چھاؤنی انبالہ	ع/
۲۲۵	مولوی حبیب اللہ صاحب پانی پت ضلع کرنال	ع/
۲۲۶	منشی حقدار خانصاحب نائب محافظ دفتر سلطانپور اودھ	ع/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۲۲۷	حاجی حسین علی صاحب جوتہ فروش	
	شاہجہانپور	عہ/
۲۲۸	منشی حکیم خانصاحب دیسمک نگون	
	مغل اسٹریٹ	عہ/
۲۲۹	حامد دوست محمد صاحب کلکتہ امرتلہ	
۲۳۰	اسٹریٹ نمبرا	عہ/
۲۲	منشی حبیب اللہ صاحب کمپوزیٹر	
	گورنمنٹ اسکول شملہ	عہ/
۲۳۱	شیخ حسین صاحب بن شیخ چاند صاحب	
	مدرس مدرسہ سرکاری محلہ عنایت	
	واڑہ بازار حاجی خان اوندا ری	
	دوم واڑہ بھڑوچ	عہ/
۲۳۲	شاہ حمیدالدین احمد صاحب رئیس	
	اسلام پور	عہ/
	(ردیف - خ)	
۲۳۴	خان بہادر شیخ خدابخش صاحب	
	اڈیشنل سشن جج امرتسر	لعہ/
۲۳۵	مولوی محمد خلیل الرحمن خانصاحب	
	بھیکن پور ضلع علیگڈھ	عہ/
۲۳۶	خلیل احمد صاحب پسر حافظ صغیر احمد	
	صاحب مرحوم محلہ محمد واصل پیلی بھیت	عہ/
۲۳۷	میاں خیرالدین صاحب دلال	
	حاشیہ کٹرہ اہلو والیہ امرتسر	عہ/
۲۳۸	سید خان محمد مولانا صاحب کورلھوی	عہ/
	(ردیف - د)	
۲۳۹	شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	عہ/
	(ردیف - ذ)	
۲۴۰	مولوی سید محمد ذاکر صاحب رئیس	
	شاہجہانپور محلہ نجیب	عہ/
	(ردیف - ر)	
۲۴۱	خواجہ رحمت اللہ صاحب عرف	
	اچھے صاحب نائب تحصیلدار بریلی	عہ/
۲۴۲	منشی شیخ رمضان علی صاحب بابو	
	خزانہ میرٹھ	عہ/
۲۴۳	ریاض الرضا خانصاحب محلہ علی زئی	
	شاہجہانپور	عہ/
۲۴۴	میمن حاجی رحمت اللہ صاحب	
	بن حاجی ہاشم احمدآباد شیخ کی پول	عہ/
۲۴۵	میاں رحیم بخش صاحب پہلوان رئیس	
	امرتسر	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۲۴۰	حکیم رحمت اللہ صاحب کرنالی	عہ/
۲۴۱	قاضی محمد رزق اللہ خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/
۲۴۲	منشی محمد رافت اللہ صاحب خلیل آباد ضلع بستی	
۲۴۳	سید شاہ رمضان علی صاحب ساکن موضع دیورہ	عہ/
۲۴۴	شیخ رحمت اللہ صاحب بعنیہ فروش شملہ مارکٹ	عہ/
۲۴۵	حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی قاسم سیمن احمد آباد شیخ کی پول	عہ/
۲۴۶	شیخ رحمت اللہ پیر بھائی صاحب بمبئی	عہ/
	(ردیف ز)	
۲۴۷	منشی زین العابدین صاحب رئیس و محافظ دفتر عدالت کلکٹری پیلی بھیت	عہ/
۲۴۸	سید زاہد حسین صاحب خلیل آباد ضلع بستی مکان رافت اللہ صاحب	سے/
	(ردیف س)	
۲۵۹	میان سلطان محمد صاحب سوداگر پشمینہ شہر بردوان ملک بنگال	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۲۵۱	منشی فرزند علی صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	عہ/
۲۵۲	منشی سعادت خانصاحب منیجر مری کمپنی قندھاری بازار لکھنؤ	عہ/
۲۵۳	شیخ سید محمد صاحب عرف سیکومیان رئیس شیخوپور بدایون	عہ/
۲۵۴	حافظ سخاوت حسین صاحب محلہ چھیپان پیلی بھیت	عہ/
۲۵۵	مولوی سخاوت علی صاحب قصبہ گوپامؤ ضلع ہردوئی	عہ/
۲۵۶	سعید الاسلام خلف نواب صادق حسین خانصاحب رئیس قصبہ گوپامؤ ضلع ہردوئی	عہ/
۲۵۷	منشی محمد سلیم اللہ خانصاحب اور سیر محلہ گھوڑ بانس بریلی	عہ/
۲۵۸	سید حسن صاحب کھری ضلع لکھیم پور	عہ/
۲۵۹	سلہا مستری ورکشاپ معینہ اسٹیشن گوالکا	عہ/
۲۶۰	حافظ سخاوت حسین صاحب محلہ چھیپان پیلی بھیت	عہ/
۲۶۱	قاضی سلطان حسین خانصاحب رئیس محلہ فیض گنج مراد آباد	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد
۲۶۲	سیٹھ سلیمان گنگہ تاجر بھاؤنگر	عہ/
۲۶۳	جمعدار سلیمان صاحب بن محمد علی الرومی بڑودہ محمود باڑی	عہ/
	(ردیف ش)	
۲۶۴	منشی شیر علی خانصاحب انسپکٹر محلہ علی زئی شاہجہانپور	عہ/
۲۶۵	شیخ احمد صاحب کوتوال میرٹھ	عہ/
۲۶۶	بابو شجاعت حسین صاحب ہیڈ کلرک شفاخانہ بریلی	عہ/
۲۶۷	منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور	عہ/
۲۶۸	سیٹھ حاجی شکور طاہر صانع النبات بھاؤنگری	للعہ/
۲۶۹	منشی شہاب الدین خانصاحب نالی	عہ/
۲۷۰	منشی شاہ محمد صاحب رئیس شملہ	عہ/
۲۷۱	قاضی شاہ محمد صاحب رئیس جالندھر	عہ/
	(ردیف ص)	
۲۷۲	شاہ صبیح اللہ صاحب رئیس دلاور پور مونگیر	للعہ/
۲۷۳	حکیم صادق علی خانصاحب رئیس آنولہ ضلع بریلی	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد
۲۷۴	شیخ صالح محمد صاحب سوداگر محلہ پکربا پیلی بھیت	عہ/
۲۷۵	منشی صدیق احمد صاحب اسپشل منیجر کورٹ میرٹھ	عہ
۲۷۶	صبیح الدین صاحب شاہجہانپور محلہ کہکڑا	عہ/
۲۷۷	خواجہ صدرالدین صاحب [illegible] امرتسری	عہ/
۲۷۸	خواجہ صمد شاہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ/
۲۷۹	خواجہ صمد شاہ صاحب و خواجہ غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	ہ/
۲۸۰	مولوی صدیق صاحب قماش مکہ معظمہ	عہ/
۲۸۱	حافظ صدیق اکبر صاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/
	(ردیف ض)	
۲۸۲	منشی ضیا محمد صاحب گرداور تلہر ضلع شاہجہانپور	عہ/
۲۸۳	منشی ضیاء الحسن صاحب کرنال	عہ/
۲۸۴	منشی ضمیر الدین صاحب سررشتہ دار محکمہ بندوبست الور	عہ/

نمبر	نام نامی	چندہ
	(ردیف ـ ط)	
۲۸۵	منشی طفیل احمد صاحب رئیس مرادآباد وسپرنٹنڈنٹ میونسپل چندوسی	عا/
۲۸۶	طفیل احمد صاحب کلہاڑا پیر بانس بریلی	عا/
۲۸۷	سیمن حاجی حبیب صاحب تاجر الطعام بھاونگر	عا/
۲۸۸	سید طفیل احمد صاحب رئیس منگلور وسب رجسٹرار شاہجہان پور	عا/
	(ردیف ـ ظ)	
۲۸۹	سید ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر پانی پت ضلع کرنال	عا/
	(ردیف ـ ع)	
۲۹۰	منشی عبدالحفیظ صاحب اورسیر بارہ بنکی	عا/
۲۹۱	منشی محمد عبدالقادر صاحب نائب مالک شملہ آرمی پریس	سہ
۲۹۲	حکیم محمد عبدالرزاق صاحب ریاست جوناگڈہ	صہ/
۲۹۳	حاجی عبدالستار ملا داؤد صاحب تاجر رنگون	للعہ/

نمبر	نام نامی	چندہ
۲۹۴	مولوی شاہ محمد عزیز الدین صاحب رئیس سب ڈپٹی کلکٹر مالدہ	عا/
۲۹۵	منشی عبدالحمید صاحب وکیل اوناؤ	سہ
۲۹۶	محمد عبداللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع راے بریلی	صہ/
۲۹۷	مولوی عبدالحسین صاحب رئیس ضلع نرمانگڈہ محکمہ بندوبست بریلی	عا/
۲۹۸	مولوی عبدالقادر صاحب رئیس بدایون ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	عا/
۲۹۹	حافظ محمد عبدالرزاق صاحب سوداگر امین آباد لکھنؤ	صہ/
۳۰۰	مولوی محمد عبدالحی صاحب وکیل وصدر انجمن اسلامیہ چندوسی	صہ/
۳۰۱	شیخ عبداللہ صاحب رئیس سنبھل مقیم چندوسی	عا/
۳۰۲	منشی علی محمد خانصاحب نقلنویس ورئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	عا/
۳۰۳	عبدالجلیل خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	عا/
۳۰۴	حافظ عبدالحق صاحب رئیس محلہ عنایت گنج پیلی بھیت	عا/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۰۵	مولوی عبدالرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر و رئیس میرٹھ	عہ/
۳۰۶	منشی محمد عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	صہ/
۳۰۷	خان بہادر عبدالحمید خانصاحب انسپکٹر میرٹھ	صہ/
۳۰۸	حافظ عبداللہ خانصاحب عرف بچا خانصاحب محلہ خلیل شاہجہانپور	عہ/
۳۰۹	حاجی عشرت علی صاحب رئیس امروہہ	عہ/
۳۱۰	محمد عبدالرحمن صاحب چکن فروش لکھنؤ پارچہ والی گلی	عہ۳
۳۱۱	مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	عہ/
۳۱۲	حافظ عبدالحق صاحب عنایت گنج پیلی بھیت	عہ/
۳۱۳	خان عزیز محمد خانصاحب رئیس موضع لندی پتائی ضلع ڈیرہ غازی خان	عہ/
۳۱۴	نواب عزیز احمد صاحب دہلی سول لین	عہ/
۳۱۵	منشی عنایت اللہ خانصاحب بالن دہلی	عہ/
۳۱۶	حافظ محمد عبداللہ صاحب کارخانہ دار قفل و مہر بالائی قلعہ علیگڈھ	عہ/
۳۱۷	حافظ محمد عبدالغفور صاحب سوداگر سبزی منڈی علیگڈھ	عہ/
۳۱۸	عاشق علیخانصاحب رئیس محلہ تارین بہادرگنج شاہجہانپور	عہ/
۳۱۹	شیخ عظمت اللہ صاحب بہادرگنج شاہجہانپور	عہ/
۳۲۰	عاشق اللہ خانصاحب محلہ قدن خیل شاہجہانپور	عہ/
۳۲۱	منشی عبدالوہاب صاحب وکیل عدالت فتحپور	عہ/-
۳۲۲	علی الدین احمد صاحب عدالت ڈپٹی کمشنر نینی تال	عہ/
۳۲۳	علی رضا خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	عہ/
۳۲۴	شیخ عبدالحق صاحب جابہ بدایونی	عہ/
۳۲۵	عبدالحمید خانصاحب محلہ کھیر قندھاری پیلی بھیت	عہ/
۳۲۶	حافظ علی احمد خانصاحب ولد حافظ جعفر خان سوداگر محلہ خواجہ قطب دہلی	عہ/
۳۲۷	منشی عبدالستار خانصاحب مختار عام قیصر زمانی بیگم محلہ خواجہ قطب دہلی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۲۸	منشی عنایت اللہ خانصاحب محلہ شاہ آباد بریلی	عہ/
۳۲۹	عبدالجامع رسول رضا صاحب محلہ سوتھہ بدایون	عہ/
۳۳۰	بابو عطا محمد صاحب رئیس و وکیل تلہر شاہجہانپور	ہے/
۳۳۱	شیخ عثمان بن عبدالعلیم الیافعی بھاؤنگری	عہ/
۳۳۲	میمن حاجی صمار عثمان تاجر الطعام بھاؤنگری	عہ/
۳۳۳	میمن عثمان دلانہ تاجر بھاؤنگری	عہ/
۳۳۴	میمن عیسیٰ جیوا خانصاحب بھاؤنگری	عہ/
۳۳۵	مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	عہ/
۳۳۶	منشی عبدالماجد صاحب اپیل نویس امرتسر	عہ/
۳۳۷	منشی عزیز الدین صاحب امرتسری	عہ/
۳۳۸	حاجی عمر الدین صاحب امرتسری	عہ/
۳۳۹	شیخ عبدالاحد صاحب سوداگر امرتسری	عہ/
۳۴۰	شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ وسکرٹری انجمن حمایت اسلام امرتسر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۴۱	میاں عزیز دار صاحب سوداگر کٹرہ کرم سنگھ امرتسر	عہ/
۳۴۲	میاں عزیز الدین و غلام محمد صاحبان سوداگران پشمینہ کٹرہ امرتسر	عہ/
۳۴۳	میاں عبداللہ صاحب سوداگر و رفوگر امرتسر	عہ/
۳۴۴	میاں عمر جیو صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
	مستری عبداللہ صاحب زیر مسجد	
۳۴۵	میاں محمد خانصاحب مرحوم امرتسر	عہ/
۳۴۶	میاں عبدالرحمن خلف عبدالغفار صاحب مرحوم سوداگر پشمینہ کٹرہ نگھیاں امرتسر	عہ/
۳۴۷	بابو عبدالغنی صاحب وکیل کرنال	ہے/
۳۴۸	بابو سید علی احمد صاحب کلرک محکمہ پولیس کرنال	عہ/
۳۴۹	بابو عبدالکریم صاحب کلرک دفتر کرنال	عہ/
۳۵۰	سید عبدالحمید صاحب مسلخوان عدالت ججی کرنال	ہے
۳۵۱	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب کرنالی	عہ/
۳۵۲	منشی عزیز بخش صاحب عرف محمد عمر صاحب کرنالی	عہ/
۳۵۳	عبداللطیف صاحب کالکوی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم	نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۳۵۴	عنایت اللہ خانصاحب رئیس جہان آباد ضلع پیلی بھیت	عہ/	۳۶۶	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی پانی پت ضلع کرنال	عہ/
۳۵۵	مولوی عمر الدین صاحب ایم اے سب انسپکٹر حلقہ راولپنڈی	عہ/	۳۶۷	خان بہادر عبدالمجید خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس کرنال	صہ/
۳۵۶	خلیفہ عبدالرحمن صاحب کٹرہ سید امرتسر	عہ/	۳۶۸	حاجی عبدالرحیم بن حاجی اسمعیل صاحب امرتلا اسٹریٹ نمبر ۲۶ کلکتہ فقیر گلی	عہ/
۳۵۷	منشی عبدالرحمن صاحب منصرم تحصیل لگن کٹرہ ریاست الور	عہ/	۳۶۹	بابو عبدالاحد صاحب سپروائزر وسب ڈویزنل افسر سٹرک ازکالکا تا شملہ	عہ/
۳۵۸	حاجی عبدالرحیم صاحب رئیس صدر بازار چھاؤنی انبالہ	عہ/	۳۷۰	چودھری عبدالشکور صاحب سبزی فروش شملہ متصل مارکٹ	عہ/
۳۵۹	منشی عبدالغنی صاحب ٹرانسپورٹ گندم محکمہ کمسریٹ صدر بازار چھاؤنی انبالہ	عہ/	۳۷۱	بابو عبداللہ بیگ صاحب کلرک پراونشل ڈویزن شملہ	عہ/
۳۶۰	عبدالرحمن صاحب جھلنسی رجمنٹ بازار	عہ/	۳۷۲	عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب شملوی	عہ/
۳۶۱	منشی عبدالستار صاحب مجھولی ڈاکخانہ مار ضلع گورکھپور	صہ/	۳۷۳	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیپر میونسپل کمشنر شملہ	عہ/
۳۶۲	حاجی عبدالرشید خانصاحب مترجم عدالت ججی مرزاپور	عہ/	۳۷۴	منشی عبدالغفار صاحب رئیس کشمش متصل شملہ	عہ/
۳۶۳	شیخ عبداللہ صاحب ورسیر مؤکانجو اجمیر	عہ/	۳۷۵	حافظ عبدالرحیم صاحب ابن شاہ وبھائی مدرس مدرسہ سرکاری محلہ عنایت واڑہ بازار حاجی خان اوندا ریگ دوم دارہ بہڑوچ	عہ/
۳۶۴	شیخ عمر دراز صاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/			
۳۶۵	حافظ عبدالغنی صاحب وکیل پانی پت ضلع کرنال	عہ/			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۴۷۶	شیخ عاقل بھائی صاحب بن ہاشم بھائی تاجر الحطب و ندارجی وم اودیہرچ	عہ/
۴۷۷	سید عبداللہ صاحب بن سید صالح عرب شیخ کار و ضہ بھاؤنگر	عہ/
۴۷۸	کے ایم محمد عبدالقادر صاحب کتب فروش تناولی	عہ/
۴۷۹	سیٹھ حاجی عبداللہ حاجی سماریلی صاحب بمبئی	للعہ
۴۸۰	سیٹھ عمر مولو حسین صاحب بمبئی	صہ/
۴۸۱	منشی عمر خانصاحب گرداور قانونگو حلقہ ایٹ ضلع ہوشیارپور	عہ/
۴۸۲	منشی عبدالکریم صاحب رئیس موضع بین	عہ/
۴۸۳	مولوی عبدالرؤف صاحب مینڈا پٹھانہ	عہ/
۴۸۴	منشی عبدالوہاب صاحب بیندار	عہ/
	(ردیف - غ)	
۴۸۵	میاں غلام نبی صاحب و میاں حبیب اللہ سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ/
۴۸۶	مولوی غلام صابر خانصاحب رجسٹرار ریاست کپورتھلہ	عہ/
۴۸۷	حاجی غلام سرور خانصاحب آنریری مجسٹریٹ جیند وسی	للعہ
۴۸۸	حکیم غلام نبی خانصاحب طبیب خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ/
۴۸۹	شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ/
۴۹۰	حافظ محمد غفورالدین صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی	عہ/
۴۹۱	جناب غلام محی الدین صاحب پیش امام مسجد چوہدران بھاؤنگر	عہ/
۴۹۲	خواجہ غلام نبی صاحب حکاک امرتسر	عہ/
۴۹۳	مولوی غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل امرتسر	عہ/
۴۹۴	شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و ناظم مجلس معین الندوہ امرتسر	عہ/
۴۹۵	میاں غلام محمد صاحب سوداگر کٹرہ پرجا امرتسر	عہ/
۴۹۶	غلام محی الدین صاحب عرف مدی خانصاحب رنگریز امرتسر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۹۷	مستری غلام حسین صاحب سوداگر کٹڑہ میاں سنگھ امرتسر	عہ/
۳۹۸	صوفی غلام حسین صاحب کٹڑہ میاں سنگھ امرتسر	عہ/
۳۹۹	پیرجی غلام حسین صاحب کرنالی	عہ/
۴۰۰	شیخ غلام اشرف صاحب سوداگر کرنال	عہ/
۴۰۱	منشی غلام مصطفےٰ صاحب ابن وزیر محمد صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری محلہ عنایت وارڈہ بازار حاجی خان اندازی دوم وزڑہ بھڑوچ	عہ/
۴۰۲	سید غفور اللہ شاہ صاحب انسپکٹر پولیس و رئیس جالندھر	عہ/
۴۰۳	مستری غلام محی الدین صاحب سب اورسیر ہوشیار پور	عہ/
	(ردیف ۔ ف)	
۴۰۴	شاہ فضل کریم صاحب مہتمم پولیس ولاور پور مونگیر	عہ/
۴۰۵	منشی فقیر محمد صاحب کلارک پوسٹل درکشاب علیگڈھ	عہ/
۴۰۶	نواب فیروز یار جنگ بہادر بازار سلیمان جاہ حیدرآباد دکن	سہ
۴۰۷	شیخ محی الدین حیدر صاحب رئیس وینوسپل کمشنر شیخوپور بدایون	عہ/
۴۰۸	شیخ فخر الدین صاحب رئیس محلہ بکریا پیلی بھیت	عہ/
۴۰۹	سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چوہرو ریاست بیکانیر	للعہ/
۴۱۰	حافظ فیض بخش صاحب چکن فروش لکھنؤ بازار چم والی گلی	عہ/
۴۱۱	حافظ محمد فضل اکرم صاحب وکیل و رئیس صدر انجمن بسولی ضلع بدایون	عہ/
۴۱۲	جناب حکیم فقیر محمد صاحب ولد غلام نبی صاحب مرحوم مسجد چوبداران بھاؤنگر	عہ/
۴۱۳	میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عہ/
۴۱۴	منشی فتح دین صاحب ڈپٹی انسپکٹر کرنال	عہ/
۴۱۵	منشی فتح محمد صاحب کمسریٹ ایجنٹ صدر بازار چھاؤنی انبالہ	عہ/
۴۱۶	منشی فضل محمد صاحب کمسریٹ ایجنٹ صدر بازار چھاؤنی انبالہ	للعہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۴۱۷	سید فیاض حسین صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱/
۴۱۸	معلم فخر الدین و قمر الدین صاحب کلکتہ امرتلا اسٹریٹ نمبر ۱	۱/
۴۱۹	بابو فضل الرحمن صاحب نقشہ نویس دفتر پبلک شملہ	۱/
۴۲۰	منشی فضل محمد صاحب سکرٹری معین الندوہ جالندھر	۱/
	(ردیف - ق)	
۴۲۱	منشی قوی احمد صاحب رئیس بدایون وگارڈ ریلوے بریلی	۱/
۴۲۲	منشی قاسم حسین صاحب رئیس دیوبند تحصیلدار سہولی ضلع بدایون	۱/
۴۲۳	قدرت حسین صاحب محلہ تارین شاہجہان پور	۱/
۴۲۴	محمد نادر شاہ خانصاحب وکیل منصفی و مہتمم مدرسہ اسلامیہ امروہہ	۱/
۴۲۵	منشی قطب عالم صاحب وکیل عدالت بریلی	۱/
۴۲۶	حافظ قطب الدین احمد صاحب مالک نامی پریس لکھنؤ	۱/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۴۲۷	نواب محمد قمر الدین صاحب رئیس کرنال	۱/
۴۲۸	میر قمر الدین صاحب سابق انسپکٹر کرنال	۱/
۴۲۹	سید قربان علی صاحب کڑیاں فروش بانس کی منڈی بریلی	۱/
۴۳۰	منشی قطب الدین صاحب گرداور قانون گو حلقہ قصبہ بلاچور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور	۱/
	(ردیف - ک)	
۴۳۱	شیخ کرم الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر سالٹہ نارتھ ویسٹرن ریلوے	۱/
۴۳۲	شیخ کمال الدین صاحب مختار چیف کورٹ ہوشیارپور	۱/
۴۳۳	محمد کفایت اللہ خانصاحب رئیس پیلی بھیت محلہ بھورنجال	۱/
۴۳۴	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر صدر بازار میرٹھ	۵/
۴۳۵	حکیم کفیل الدین صاحب رئیس و متولی نبی خانہ بدایون	۱/
۴۳۶	کلن بھائی صاحب رئیس ڈیورا پرگنہ تلہر ضلع شاہجہانپور	۱/

نمبرشمار	نام نامی	تعداد
۴۳۷	میاں کریم بخش و داد بخش صاحبان کٹرہ الہو والیہ امرتسر	ع/
۴۳۸	حاجی کریم اللہ صاحب ۔ ار ۔ ایم ۔ ایس صدر بازار چھاؤنی انبالہ	ع/
۴۳۹	منشی کفایت اللہ صاحب پانی پت ضلع کرنال	ع/
۴۴۰	حاجی کلب حسین صاحب متصل کتبخانہ بریلی	ع/
	(ردیف ۔ گ)	
۴۴۱	گل محمد ابراہیم صاحب الہی ملک لالہ	ع/
۴۴۲	گلاب خانصاحب پیر خانصاحب کلکتہ امرتلا اسٹریٹ نمبر ۱	ع/
	(ردیف ۔ ل)	
۴۴۳	منشی لیاقت علی صاحب رئیس قاضی محلہ بدایون	ع/
۴۴۴	خواجہ لطف حسین صاحب کرنالی	ع/
	(ردیف ۔ م)	
۴۴۵	شیخ مہتاب الدین صاحب رئیس شہر جالندھر	ع/
۴۴۶	شیخ ممتاز حسین صاحب سب اوورسیر محکمہ بارک ماسٹری جھانسی	ع/

نمبرشمار	نام نامی	تعداد
۴۴۷	منشی محمد سلیمان صاحب جرنیل گنج الہ آباد	ع/
۴۴۸	منشی محمد الدین صاحب تحصیلدار ڈیرہ اسمٰعیل خان	ع/
۴۴۹	شیخ محی الدین حیدر صاحب مینوسپل کمشنر رئیس شیخوپور بدایون	مے/
۴۵۰	مولوی حکیم سید مشرف علی صاحب امین تحصیلی بدایون	ع/
۴۵۱	مولوی شاہ محمد یعقوب صاحب رئیس دلاور پور مونگیر	ع/
۴۵۲	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو گنگاپور ضلع بنارس	صہ/
۴۵۳	منشی محمد یوسف صاحب بن منشی امجد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کاکوری ضلع لکھنؤ	ع/
۴۵۴	شیخ محمد مبارک اللہ صاحب ریونیو اسسٹنٹ پرتاب گڈھ	ع/
۴۵۵	داروغہ نواب محمد نبی خانصاحب صابری رئیس مقیم چندوسی مراد آباد	ع/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۵۶	مولوی محمد نبی صاحب مختار کمشنری بریلی	عہ/
۴۵۷	مولوی حکیم محبوب علے خانصاحب رئیس	
	آنولہ بریلی	عہ/
۴۵۸	مولوی حکیم محمد معظم علی خانصاحب	
	رئیس آنولہ بریلی	عہ/
۴۵۹	حکیم محمد حسین صاحب عرف حسینی	
	رئیس آنولہ بریلی	عہ/
۴۶۰	منشی محمد علی صاحب محرر ندوہ لکھنؤ	للعہ/
۴۶۱	محمد اسمعیل خانصاحب عرف چھٹن خان	
	رئیس رامپور مقیم چندوسی	عہ/
۴۶۲	محمد عنبر شاہ خانصاحب رئیس رامپور	عہ/
۴۶۳	حاجی مبارک شاہ خانصاحب رئیس رامپور	للعہ/
۴۶۴	محمد عابد خانصاحب عرف عبد اللہ	
	صاحب مرید میاں شیر محمد صاحب	عہ/
	رئیس حسنا	
۴۶۵	مولوی محمد مظاہر الحق صاحب رئیس	
	و وکیل بدایون	عہ/
۴۶۶	حافظ محمد صدیق صاحب رئیس	
	و وکیل عدالت سہارنپور	عہ/
۴۶۷	محمد صالح خانصاحب رئیس بھیکن پور	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ضلع علیگڈھ	عہ/
۴۶۸	مغفور اللہ خانصاحب رئیس پلونہ	
	ضلع علیگڈھ	عہ/
۴۶۹	مولوی محمد فاضل صاحب بہادر	
	ڈپٹی کلکٹر میرٹھ	ــہ
۴۷۰	منشی محمد علی صاحب انسپکٹر پولیس سہارنپور	للعہ/
۴۷۱	منشی مظفر حسین صاحب نائب	
	تحصیلدار ریاست بیکانیر	عہ/
۴۷۲	محمد ہادی صاحب رئیس امروہہ	عہ/
۴۷۳	مولوی محمد یوسف صاحب محلہ منڈی	
	سہارنپور	عہ/
۴۷۴	بابو مقبول الزمان خانصاحب	
	کلرک لوکو آفس بریلی	عہ/
۴۷۵	محمد غفور خانصاحب محلہ ملتانی شاہجہانپور	عہ/
۴۷۶	میر معصوم علی صاحب محلہ کلھاڑاتہ	
	بانس بریلی	عہ/
۴۷۷	قاضی محمد خلیل صاحب رئیس شہر	
	کہنہ بانس بریلی	عہ/
۴۷۸	محمد مصطفے علی خانصاحب رئیس امروہہ	
	ضلع مراد آباد کالی پگڑی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۴۷۹	منشی محمد اطہر صاحب رئیس بدایون	عہ/
۴۸۰	محمد حسن صاحب محلہ رنگی چوپال شاہجہان پور	عہ/
۴۸۱	محمد مبین خانصاحب	عہ/
۴۸۲	سید مشتاق حسین صاحب ابن سید الطاف حسین صاحب امین منصفی پوایان ضلع شاہجہانپور	عہ/
۴۸۳	شیخ محمد شفیع صاحب رئیس رضی پور چھولہا ضلع فتحپور	عہ/
۴۸۴	محمود علی خانصاحب محلہ باغ کرم ریاست رامپور	عہ/
۴۸۵	منگل خانصاحب تلہر ضلع شاہجہانپور	للعہ/
۴۸۶	منشی محمد خانصاحب وکیل عدالت بریلی	عہ/
۴۸۷	سید محمد صادق صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ بجنور	عہ
۴۸۸	مولوی محمد اسمعیل صاحب امرتسری	عہ/
۴۸۹	مولوی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	عہ/
۴۹۰	منشی محمد اسمعیل صاحب فیض آباد	عہ/
۴۹۱	داروغہ محمد مظفر علی صاحب رئیس فیض آباد	عہ/
۴۹۲	منشی محمد سلطان صاحب سوداگر پشمینہ کڑہ رام سنگھ امرتسر	ملے/
۴۹۳	مولوی محمد حسین صاحب مدرس گورنمنٹ کالج امرتسر	عہ/
۴۹۴	حکیم مرید احمد صاحب امرتسر	عہ/
	شیخ محمد اسمعیل صاحب سوداگر بوٹ امرتسر	عہ/
۴۹۵	ملک میران بخش صاحب رئیس و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام امرتسر	عہ/
۴۹۶	میاں محمد بخش صاحب فوٹوگرافر امرتسر	عہ/
۴۹۷	میاں محمد الدین صاحب داروغہ صفائی امرتسر	عہ/
۴۹۸	میاں محمد جیو صاحب سوداگر بردوکان احمد بابا لونڈر فروش بازار صابونیاں	عہ/
۴۹۹	میاں محمد انور صاحب سوداگر موضع گلگام کشمیر	عہ/
۵۰۰	میاں محمد بخش صاحب ملازم خواجہ غلام محی الدین صاحب و غلام نبی صاحب حکاک بازار صابونیاں امرتسر	عہ/
۵۰۱	میاں مولا بخش صاحب کارچوب کوچہ چگل گراں امرتسر	عہ/
۵۰۲	میاں محمد صدیق صاحب سوداگر کوچہ دھوبیاں کٹڑہ سجیت سنگھ امرتسر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۰۳	چودھری میران بخش صاحب سبزی منڈی امرتسر	عہ/	۵۱۷	صدر بازار چھاؤنی انبالہ	عہ/
۵۰۴	مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کرنال	عہ/	۵۱۸	محمد مرتضیٰ خلف منشی فتح محمد صاحب ؍؍	عہ/
۵۰۵	محمد اسمعیل خانصاحب پٹواری کرنال	عہ/	۵۱۹	محمد خانصاحب حیدر ساکن موضع کولومان تحصیل کھورہ ضلع راولپنڈی محکمہ کمسریٹ پرسیورٹ انبالہ	عہ/
۵۰۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب نمبردار ؍؍	عہ/	۵۲۰	محمد یوسف خانصاحب مستری روڈی گدام انبالہ	عہ/
۵۰۷	نواب محمد حسن خانصاحب رئیس ٹھانہ ضلع ؍؍	عہ/	۵۲۱	محمد صادق خانصاحب مستری کارخانہ پرسیورٹ لائن انبالہ	عہ/
۵۰۸	میانجی محمد حسین صاحب کتب فروش ؍؍	عہ/	۵۲۲	حاجی محمد ابراہیم خانصاحب منشی صوبہ دار گوشہ محل حیدرآباد دکن	عہ/
۵۰۹	میر محمد مصطفےٰ علیصاحب صدر قانونگو	عہ/	۵۲۳	ممتاز علی صاحب عرف نواب بہادر رئیس میرٹھ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عہ/
۵۱۰	منشی منظور علیصاحب قائم مقام مسلخوان	عہ/	۵۲۴	منشی منیر خانصاحب اجمیر	عہ/
۵۱۱	منشی مجیب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر محکمہ پولیس ؍؍	عہ/	۵۲۵	مولوی محمد یحییٰ صاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/
۵۱۲	منشی مشفع احمد صاحب تحصیلدار ربلیا	صہ/	۵۲۶	منشی سید محمد یوسف صاحب دبیر الملک پانی پت ضلع کرنال	عہ/
۵۱۳	حکیم محمد علی صاحب ایڈیٹر مرقع عالم ہردوئی	صہ/	۵۲۷	محمد ہاشم بن شیخ حسین صاحب پارچہ فروش سرسی ضلع کاردار نورتھ کانڑا	عہ/
۵۱۴	چودھری محمد عظیم صاحب تعلقدار گکرالی و رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی	صہ/			
۵۱۵	منشی محمد حسین صاحب صدر منصرم تحصیل گنیش گڑھ ریاست الور	للعہ/			
۵۱۶	محمد مصطفےٰ خلف فتح محمد صاحب				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۲۸	پیرجی محمد حسین صاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/
۵۲۹	محمد محی الدین صاحب نگون مغل اسٹریٹ	عہ/
۵۳۰	ماموں صاحب ٹھیکہ دار محکمہ تعمیرات شملہ	عہ/
۵۳۱	مولوی محمد شاہ صاحب صوفی فیض آبادی واعظ مسافر دار شملہ	عہ/
۵۳۲	محمد اشرف صاحب کلرک دفتر اکزامنر صاحب شملہ	عہ/
۵۳۳	منشی محمد رمضان صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۵۳۴	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۵۳۶	منشی مشیر حسین صاحب تعلقہ دار گدیہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۵۳۷	جمعدار محمد صاحب بن یمانی الجامیری عرب لیمری کاٹھیا وار	عہ/
۵۳۸	سیٹھ محمد عثمان چھٹانی صاحب رئیس اعظم بمبئی	عہ/
۵۳۹	مقصود علیخانصاحب شاہجہانپوری	صہ/
۵۴۰	شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور وسکرٹری معین الندوہ	عہ/

(ردیف - ن)

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۴۱	مولوی محبوب حسن خانصاحب رئیس	عہ/
۵۴۲	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار و ناظم مدرسہ اسلامیہ ٹھانہ	عہ/
۵۴۳	مولوی محب الحق صاحب زمیندار موضع امیر گنج	عہ/
۵۴۴	خان نیاز محمد خانصاحب وکیل عدالت جالندھر	عہ/
۵۴۵	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس شملہ	عہ/
۵۴۶	بابو سید نذر حسن صاحب کلرک ملٹری ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ انڈیا شملہ	عہ/
۵۴۷	چودھری نظیر الحسن صاحب زمیندار بلیا ضلع مونگیر	عہ/
۵۴۸	شیخ نبی بخش صاحب ٹھیکہ دار نہار نہر جمن شرقی و نہر گنگ شمالی میرٹھ	صہ/
۵۴۹	حافظ شیخ نصیر الدین احمد صاحب نظامی صابری محلہ کرول مرادآباد	عہ/
۵۵۰	شیخ نجم الدین حید صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر و رئیس بدایون سیخو پور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد زر
۵۵۱	اوستاد شیخ نادر حسین صاحب رئیس محلہ شیر محمد پیلی بھیت	ع/
۵۵۲	منشی نصیر الدین صاحب اورسیر محکمہ انجنیر بانس بریلی	ع/
۵۵۳	حافظ نعمت اللہ خانصاحب رنگی چوپال شاہجہانپور	ع/
۵۵۴	شیخ محمد حسین صاحب تعلقدار اگدیہ ضلع بارہ بنکی	ع/
۵۵۶	نامعلوم الاسم	ع/
۵۵۷	نواب علی خانصاحب شاہجہانپوری	ع/
۵۵۸	حافظ محمد نعمت اللہ خانصاحب محلہ رنگین چوپال شاہجہانپور	ع/
۵۵۹	میمن نور محمد صاحب گیگہ صانع النبات بھاؤنگری	ع/
۵۶۰	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر بھاؤنگر	ے/
۵۶۱	نظام بیگ صاحب ناظم مینجر سالدا	ع/
۵۶۲	بابو نظام الدین صاحب امرتسری	ع/
۵۶۳	محمد نصیر الدین صاحب گھڑی ساز امرتسر	ع/
۵۶۴	میاں نور احمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	ع/
۵۶۵	حاجی نصیر الدین صاحب سوداگر پشمینہ	ع/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد زر
۵۶۶	منشی نذر محمد خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس امرتسر	ع/
۵۶۷	منشی نثار احمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست الور	ع/
۵۶۸	سید نظیر احمد صاحب دہلوی صدر بازار چھاؤنی انبالہ	ع/
۵۶۹	نواب ناصر احمد خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	ع/
۵۷۰	قاضی نور الدین صاحب شہر کہنہ بانس بریلی	ع/
۵۷۱	ننھے خانصاحب خانساماں	للعہ/
۵۷۲	سید ناظم حسین صاحب رضوی خوشنویس بمبئی	ع/
۵۷۳	نامعلوم الاسم فیض آباد	للعہ/
	(ردیف واو)	
۵۷۴	منشی محمد ولی الحق صاحب انسپکٹر قانون گویان پچھاور علاقہ ریاست گولیار ضلع عیسی گڈھ	ع/
۵۷۵	منشی محمد وارث علیخانصاحب محرر مسٹر کالون صاحب بیرسٹرایٹ لاالہ آباد	ع/
۵۷۶	مولوی حکیم محمد واجد علی خانصاحب رئیس و صدر انجمن اسلامیہ آنولہ بریلی	للعہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۷۷	محمد وصی الزمان خانصاحب رئیس و تعلقدار میانگنج ضلع اناؤ	عہ/
۵۷۸	حکیم ولایت علیخانصاحب آنریری مجسٹریٹ بریلی و رئیس آنولہ ضلع بریلی	صہ/
۵۷۹	حافظ ولایت احمد صاحب محلہ واصل پیلی بھیت	عہ/
۵۸۰	ولی اللہ خانصاحب موضع اکنورہ ضلع شاہجہانپور	عہ/
۵۸۱	منشی واحد علی صاحب سب انسپکٹر صدر کوتوالی بریلی	عہ/
۵۸۲	والدہ صاحبہ محمد مصطفےٰ صاحب انبالہ صدر بازار	عہ/
۵۸۳	سید ولایت علی شاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	عہ/
۵۸۴	مستری وزیر خانصاحب دوکاندار روئی گدام شملہ	عہ/
	(ردیف - ہ)	
۵۸۵	مولوی ہدایت اللہ خانصاحب محلہ شاہ آباد ضلع بریلی	عہ/
۵۸۶	ہادی حسین صاحب وکیل عدالت بریلی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۸۷	چودھری ہدایت علیخانصاحب پانی پت ضلع کرنال	عہ/
۵۸۸	میر ہاشم علی صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
	(ردیف - ی)	
۵۸۹	یعقوب صاحب عرف جانی حاجی داؤد نورانی الٰہی مالابار	عہ/
۵۹۰	چودھری یحییٰ خانصاحب رئیس پوری معرفت حافظ محمد اکبر رئیس میرٹھ	عہ/
۵۹۱	محمد یعقوب علی خانصاحب سوداگر بالنس بریلی	عہ/
۵۹۱	حافظ یوسف علی خانصاحب تلہر ضلع شاہجہانپور	عہ/
۵۹۲	میمن یوسف صاحب حقا تاجر خشب بھاؤنگر	عہ/
۵۹۳	حکیم یار محمد صاحب رئیس امرتسر	عہ/
۵۹۴	میر یوسف علی صاحب وکیل و ناظم معین الندوہ کرنال	سے/

فہرست چندہ دہندگان مد عطیہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۹۵	معرفت منشی محمد حسین صاحب آرٹ اسکول شملہ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۹۶	میر ہاشم علی صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۵۹۷	متفرق چندہ از ملازمین گورنمنٹ پریس شملہ	سہ ۱۲/۱۲
۵۹۸	مولوی شاہ محمد سلیم الزمان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول آگر ریاست گوالیار	سے/
۵۹۹	حکیم محمد نذیر صاحب عرف ملا نذیر صاحب رئیس مکان حکیم امام الدین صاحب بریلی	عہ/
۶۰۰	منشی محمد علی صاحب رئیس بدایون محافظ دفتر کلکٹری بریلی	عہ/
۶۰۱	منشی نجیب اللہ صاحب رئیس و وکیل چندوسی	عہ/
۶۰۲	قاضی محمد اسحاق صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ بسولی ضلع بدایون	عہ/
۶۰۳	حافظ محمد اسمعیل صاحب عطار وامام وخطیب مسجد جامع "	عہ/
۶۰۴	حاتم الزمان خانصاحب رئیس " نتھو خانصاحب بتوسط حافظ فضل کریم	عہ/
۶۰۵	صاحب رئیس بدایون صدر انجمن اسلامیہ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۰۶	غفور بخش صاحب بسولی ضلع بدایون	۲/
۶۰۷	نذیر احمد خانصاحب رئیس و مدرس "	عہ/
۶۰۸	نامعلوم الاسم	۲/
۶۰۹	داروغہ شجاعت علی خانصاحب نبیرہ و رئیس ابراہیم پور بدایون	عہ/
۶۱۰	شیخ ظہور الدین صاحب رئیس پیلی بھیت	عہ/
۶۱۱	شیخ حبیب الرحمن خانصاحب نومسلم عطر فروش پیلی بھیت بازار گنج	عہ/
۶۱۲	حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب بھمودی ضلع علیگڈھ	عہ/
۶۱۳	حکیم انعام اللہ صاحب محلہ مکرندا پیلی بھیت	عہ/
۶۱۴	چودھری حافظ عبد الرحمن صاحب بازار گنج پیلی بھیت	عہ/
۶۱۵	منشی نور الحسن صاحب نقشہ نویس بارک ماسٹری میرٹھ	عہ/
۶۱۶	مولا بخش صاحب نیلگر الپی ریاست بیکانیر	۴/
۶۱۷	پیرزادہ مفتی جمیل الدین صاحب محرر تھانہ اونٹ والیہ	عہ/
۶۱۸	محمد منیر علی صاحب مختار چورو ریاست بیکانیر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۱۹	منشی عیدو خانصاحب امین چورو ریاست بیکانیر	عمر
۶۲۰	شیر امعمار چورو ریاست بیکانیر	۸ر
۶۲۱	چاندو ولد گلا معمار 〃	عمر
۶۲۲	ملا معمار 〃	۸ر
۶۲۳	مداری ولد مدہ معمار 〃	عمر
۶۲۴	بذریعہ محمد امین صاحب 〃	شہ ر
۶۲۵	چاندو خان 〃	ار
۶۲۶	منشی فیضاب خانصاحب پٹواری	عمر
۶۲۷	منشی محمد بخش صاحب 〃	۰۸ر
۶۲۸	میرو ولد بنیاد معمار 〃	عمر
۶۲۹	نادر حسین صاحب پیلی بھیت	عمر
۶۳۰	سید احمد عباس صاحب رئیس بسولی ضلع بدایون	صر
۶۳۱	کفایت خانصاحب رئیس بدایون	عمر
۶۳۲	قاضی محبوب حسین صاحب شاہجہانپوری	عمر
۶۳۳	انوار حسین صاحب	عمر
۶۳۴	حافظ مقبول حسین صاحب رئیس کاکوری ووکیل تلہر ضلع شاہجہانپور	عمر
۶۳۵	منشی عنایت اللہ صاحب داروغہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	صفائی بانس بریلی	عمر
۶۳۶	منشی حسین الدین صاحب ابن غلام علی صاحب بھاؤنگری	عمر
۶۳۷	میمن عزیز صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عمر
۶۳۸	شیدی جوہر بلال صاحب 〃	عمر
۶۳۹	جناب منیر خانصاحب 〃	عمر
۶۴۰	جناب سید حسین بن شفاف الحضرمی 〃	عمر
۶۴۱	میمن محمد پٹیل گنگہ تاجر 〃	عمر
۶۴۲	مستری فقیر محمد صاحب کالکوی	عمر
۶۴۳	امیر الدین صاحب 〃	۸ر
۶۴۴	نبی بخش صاحب 〃	۸ر
۶۴۵	بہادر صاحب 〃	۴ر
۶۴۶	نمیا محمد صاحب 〃	عمر
۶۴۷	حسنو خانصاحب ساکن موی ٹولہ شاہجہانپور	عمر
۶۴۸	مولوی تجمل حسین صاحب عثمانی خطیب و امام جامع مسجد بدایون	عمر
۶۴۹	والدہ صاحبہ فتح محمد صاحب انبالہ صدر بازار	عمر
۶۵۰	والدہ صاحبہ مشتاق احمد صاحب 〃	عمر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۵۱	والدہ صاحبہ منشی فضل محمد صاحب		۶۶۹	حاجی عبداللہ صاحب پانی پت	عہ/
	انبالہ صدر بازار	۸/	۶۷۰	محمد خانصاحب 〃	عہ/
۶۵۲	حافظ شمس الدین خانصاحب پانی پت		۶۷۱	شیخ بیر مل صاحب موضع باتھل 〃	عہ/
	ضلع کرنال	۸/	۶۷۲	مولوی محمد عمر خانصاحب پانی پت	عہ/
۶۵۳	شیخ عبدالعزیز صاحب 〃	۲/	۶۷۳	چودھری اللہ دیا صاحب 〃	عہ/
۶۵۴	شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب 〃	عہ/	۶۷۴	پیر خانصاحب کفش دوز 〃	عہ/
۶۵۵	اشفاق حسین صاحب پٹواری 〃	۴/	۶۷۵	مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر	عہ/
۶۵۶	میانجی عبدالکریم صاحب 〃	عہ/	۶۷۶	متفرقات 〃	ملے ۱۲/
۶۵۷	محمد عمر صاحب 〃	۸/	۶۷۷	شمس الدین خانصاحب 〃	۸/
۶۵۸	حافظ عبدالرزاق صاحب 〃	عہ/	۶۷۸	مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ	عہ/
۶۵۹	رحیم بخش صاحب 〃	۴/	۶۷۹	مولوی حبیب اللہ صاحب 〃	عہ/
۶۶۰	مسیتا صاحب 〃	۴/	۶۸۰	میر یوسف علی صاحب وکیل 〃	عہ/
۶۶۱	خواجہ صدر علی صاحب 〃	عہ/	۶۸۱	حافظ محمد ابراہیم و مولوی سلامت اللہ	
۶۶۲	چودھری عبدالرحمن خانصاحب	عہ/		صاحب 〃	عہ/
۶۶۳	خیراتی خانصاحب 〃	عہ/	۶۸۲	نواب ولی احمد خانصاحب 〃	عہ/
۶۶۴	قاضی عبدالکریم صاحب 〃	عہ/	۶۸۳	حافظ سراج الحق صاحب 〃	عہ/
۶۶۵	قاضی عبدالخالق صاحب 〃	عہ/	۶۸۴	منشی محمد اسحاق صاحب قانونگوی	
۶۶۶	مختار گوجر موضع تھانی 〃	۸/		تحصیل گنگاپور ضلع بنارس	صہ/
۶۶۷	شیخ محمد بخش صاحب پانی پت ضلع کرنال	۴/	۶۸۵	جہانگیر خانصاحب نزد بابو بلی رام صاحب	
۶۶۸	حافظ حبیب احمد صاحب پانی پت	عہ/		نقشہ نویس ہمالیہ دفتر سروے شملہ	عہ/

نمبر	نام نامی	مقدار
۶۸۶	حافظ محیی الدین صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول شملہ	عہ/
۶۸۷	سیمن عثمان علے صاحب بھاؤنگری	عہ/
۶۸۸	نصیر النسا صاحبہ بانس بریلی	عہ/
۶۸۹	محمد محفوظ حسین صاحب ساکن مکان حافظ محمد حسین صاحب کوچہ فولاد عقب محل کلان دہلی	۸عہ/

فہرست چندہ دار العلوم اسلامیہ ندوۃ العلما

نمبر	نام نامی	مقدار
۶۹۱	معین الندوہ میرٹھ بذریعہ ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	ماعہ
۶۹۲	عبد الرزاق خانصاحب رئیس شاہجہانپور برائے تعمیر یک کمرہ	۹ءر / سعہ/
۶۹۳	محمد نعیم خانصاحب سوداگر ؍ برائے تعمیر یک کمرہ	سعہ/
۶۹۴	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	ماعہ
۶۹۵	حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس	
۶۹۶	و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	مار/
۶۹۷	مولوی محمد اصغر علی صاحب بی اے ال ال بی وکیل عدالت بریلی شہر لکھنؤ	ماعہ
۶۹۸	سید منتظم صاحب رئیس امروہہ ضلع مراد آباد	ماعہ
۶۹۹	مولوی سید امتیاز علی صاحب	
۷۰۰	منصف پنشنر ورئیس امروہہ ضلع مراد آباد	ماعہ
۷۰۱	تجمل حسین خانصاحب شاہجہانپوری	ماعہ
۷۰۲	مولوی سید محمد اشرف صاحب وکیل کانپور	ماعہ/
۷۰۳	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب منصف مراد آباد۔ برائے خرید کتب دار العلوم	مار/
۷۰۴	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	مار/
۷۰۵	شیخ محمد اصغر علی صاحب تاجر عطر لکھنؤ	مار/
۷۰۶	مولوی محمد نسیم صاحب بی اے وکیل ؍	مار/
۷۰۷	حاجی شیخ امداد علی صاحب رئیس مونگیر	مار/
۷۰۸	مولوی عبد الرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر ورئیس شاہجہانپور	مار/
۷۰۹	چودھری محمد عظیم صاحب تعلقدار گگرالی رئیس سندیلہ	مار/

نمبرشمار	نام نامی	تعداد رقم
۷۰۹	مولوی محمد عبدالواحد خانصاحب رئیس شاہجہانپور	ما/
۷۱۰	علی بھائی اسمعیل صاحب ٹھیکہ دار برائے تعمیر دارالاقامہ	ما/
۷۱۱	منشی عبدالکریم صاحب وکیل امروہہ ضلع مرادآباد	ما/
۷۱۲	مولوی مظہر اللہ صاحب رئیس امروہہ صدر مددگار عدالت ہمکنڈہ علاقہ حیدرآباد دکن	ما/
۷۱۳	صغری بی بی صاحبہ رئیسہ بہار ضلع پٹنہ	ما/
۷۱۴	چندہ برادری لوربافان معرفت شیخ شہامت علی صاحب و شیخ فیض الدین صاحب شا	لعہ ۸/
۷۱۵	چندہ بروز دعوت مولوی عبدالقیوم صاحب میونسپل کمشنر	لعہ ۸/
۷۱۶	متفرق چندہ شاہجہانپور	للعہ ۱۲/
۷۱۷	چندہ بروز دعوت قصابان بریلی	لعہ
۷۱۸	چندہ بروز دعوت امین صاحب بریلی	سعہ ۹/
۷۱۹	مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	سعہ

نمبرشمار	نام نامی	تعداد رقم
۷۲۰	حاجی عبدالستار صاحب بن حاجی عبدالشکور صاحب کوچین ملک ملیبار	سعہ ۸/
۷۲۱	منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	سعہ
۷۲۲	شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	سہ
۷۲۳	چندہ بروز دعوت احمد حسین صاحب رئیس شاہجہانپور	للعہ ۱۱۳/
۷۲۴	نواب محمد صادق حسین خانصاحب رئیس گوپامؤ ضلع ہردوئی	سعہ
۷۲۵	چندہ بروز دعوت برکت بی بی صاحبہ معرفت حاجی اعزاز حسین صاحب رئیس شاہجہانپور	سعہ ۸/
۷۲۶	صاحبان رسالہ منبرا لکھنؤ	سہ
۷۲۷	کنور گردھاری سنگھ صاحب تعلقدار اسینی ضلع بارہ بنکی	سہ
۷۲۸	شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	سہ
۷۲۹	مولوی نورالحسن و مولوی انوارالحسن صاحب بی اے رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	سہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۳۰	مولوی حکیم محمد عبد العزیز صاحب لکھنؤ	عہ
۲۳۱	مولوی حاجی اعزاز حسین صاحب رئیس شاہجہانپور	عہ
۲۳۲	دختر منشی تجمل حسین خان عرف تجوؔ خانصاحب مینوسپل کمشنر	عہ
۲۳۳	شیخ احمد صاحب تعلقدار گوریا وسر براہکار کورٹ آف وارڈس لکھنؤ	عہ
۲۳۴	کفایت اللہ خانصاحب رئیس "	عہ
۲۳۵	مولوی حکیم محمد عبد الولی صاحب لکھنؤ	عہ
۲۳۶	جمن بی بی نجیبن صاحبہ تعلقدار پلیا ضلع کھیری	عہ
۲۳۷	کرایہ بنگلہ موقوفہ محمد شریف صاحب وکیل غازیپور	للعہ ۸ ر
۲۳۸	بذریعہ منی آرڈر منشی امین اللہ صاحب محمد اختر یار خانصاحب رئیس پیلی بھیت	للعہ ۸ ر
۲۳۹	منشی بدر الدین عبد اللہ صاحب قور بمبئی	للعہ
۲۴۰	منشی سعادت خانصاحب منیجر کار خانہ مری صاحب لکھنؤ	للعہ
۲۴۱	حافظ محمد قدرت اللہ صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	وشیخ صبغۃ اللہ صاحب رئیسان امروہہ	للعہ
۲۴۲	از اہلکاران کورٹ بتحریک شیخ احمد علی صاحب سربراہکار لکھنؤ	للعہ
۲۴۳	شیخ ناصر محمد صاحب مستاجر جاگیرات ساکن ستی پٹھ ضلع کریم نگر معرفت مولوی محمود علی صاحب وکیل ہائی کورٹ علاقہ حیدر آباد دکن	للعہ
۲۴۴	چندہ بروز عید الضحی معرفت مولوی غلام محمد صاحب و بابو عبد القادر صاحب	سہ ۲ ر
۲۴۵	اسٹور کیپر و سکرٹری معین الندوہ	
۲۴۶	چندہ متفرق بریلی	للعسہ ۱۳ ر
۲۴۷	چندہ دعوت شیخ عبد الستار صاحب	سہ ۸ ر
۲۴۸	مولوی ظہور علی احمد صاحب وکیل درجہ اول ریاست بھوپال	سہ
۲۴۹	چندہ دعوت بٹھیاران سرائے خام بریلی	عسہ
۲۵۰	منشی ساقی داد خانصاحب پنشنر قائم گنج فرخ آباد	صسہ
۲۵۱	کپتان سی ڈیوس صاحب افسر رسالہ چھاؤنی لکھنؤ	صسہ
۲۵۲	نور محمد صاحب بن طالب صاحب جام نگر	صسہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۵۳	حاجی ولی محمد صاحب بن حاجی حسین	
	صاحب جام نگر	عہ
۵۴	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	عہ
۵۵	نواب وقار الملک بہادر رئیس امروہہ	عہ
۵۶	منشی سید حسین صاحب اسسٹنٹ	
	ڈائرکٹر محکمہ زراعت و تجارت لکھنؤ	عہ
۵۷	ڈاکٹر عبد الواحد صاحب لکھنوی	عہ
۵۸	منشی فرید الدین احمد خانصاحب	
	ڈپٹی کلکٹر گونڈہ	عہ
۵۹	کریم بخش صاحب پشاوری	عہ
۶۰	حکیم محمد بشیر الدین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
۶۱	خان بہادر برکت علیخانصاحب رئیس	عہ
۶۲	اہلخانہ تجمل حسین خان عرف تجو خانصاحب	عہ
۶۳	ملک امیر حسن خانصاحب "	عہ
۶۴	منشی اعزاز حسین خانصاحب رئیس "	عہ
۶۵	سید محمد ولی میانصاحب رئیس "	عہ
۶۶	حاجی جالو موسیٰ صاحب سوداگر	عہ
۶۷	منشی فخر الدین صاحب شاہجہانپوری	عہ
۶۸	سید ابن حسن میانصاحب رئیس "	عہ
۶۹	حامد حسین خانصاحب "	عہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۷۰	سید غلام محی الدین صاحب شاہجہانپوری	عہ
۷۱	فقیر محمد خانصاحب۔ لکھنؤ	عہ
۷۲	دار التفریح ندوۃ العلما بذریعہ	
	حمید الزمان خانصاحب شاہجہانپوری	عیہ / ۲
۷۳	چندہ بروز عید الفطر معرفت مولوی	
	غلام محمد و بابو عبد القادر صاحب	
	اسٹور اکیپر شملہ	عہ / ۴۲
۷۴	قیمت بالی خرد طلائی وزنی یکتولہ	
	بذریعہ مولوی خلیل الرحمن صاحب لکھنؤ	عہ
۷۵	قیمت زیور بذریعہ وعظ دستورات	
	شاہجہان پور	لعہ / ۱۲
۷۶	شیخ لقمان صاحب شاہجہانپوری	عہ
	حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار	
۷۷	گوریا و رئیس امیٹھی بندگی میاں ضلع لکھنؤ	عہ
	مسماۃ حسنا بیگم صاحبہ والدہ محمد	
۷۸	عرفان خانصاحب سالدار شاہجہانپور	عہ
۷۹	منشی برکات احمد صاحب۔ بریلوی	عہ
۸۰	مولوی حکیم عبد القادر خانصاحب	
۸۱	رئیس شاہجہانپور	عہ
۸۲	عنایت حسین خان و اشفاق حسین خان صاحبان	عہ

نمبرشمار	نام نامی	[illegible]
٧٨٣	امجد اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عـه
٧٨٤	حاجی عبدالرحیم صاحب بن حاجی اسمعیل مرحوم کلکتہ	عـه
٧٨٥	پیرجی علی جان صاحب رئیس امروہہ ضلع مرادآباد	عـه
٧٨٦	محمد امین صاحب ولد علی بخش صاحب حیفت فروش بریلی	عـه
٧٨٧	شیخ عبداللہ صاحب رئیس چندوسی ضلع مرادآباد	عـه
٧٨٨	قیمت اسپ عطیہ نواب احمد حسن خانصاحب رئیس مرادآباد بذریعہ حافظ غفورالدین صاحب بریلوی	عـه
٧٨٩	مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی اسکول مینوسپل بورڈ شملہ	٥-/
٧٩٠	منشی مشرف علی صاحب وکیل گونڈہ اودھ	عـه
٧٩١	بابت کتب علماے سلف	عـه ٣/
٧٩٢	حافظ قطب الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ	صـه
٧٩٣	شیخ محمد عبدالرحمن صاحب تاجر چکن لکھنؤ	صـه
٧٩٤	غلام صمدانی صاحب پشاوری	صـه
٧٩٥	فضل حسین خانصاحب نائب تحصیلدار شاہجہانپور	صـه
٧٩٦	مولوی احمد زمانخانصاحب خلف مولوی مسیح الزمانصاحب رئیس شاہجہانپور	صـه
٧٩٧	مولوی حمیدالزمانصاحب خلف مولوی مسیح الزمانخانصاحب	صـه
٧٩٨	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس امروہہ	صـه
٧٩٩	حکیم سید حمزہ علی صاحب رئیس امروہہ امین عدالت منصفی چندوسی ضلع مرادآباد	صـه
٨٠٠	منشی بنیاد علی صاحب انسپکٹر امروہہ	صـه
٨٠١	منشی سجاد حسین صاحب رئیس ملھو ضلع لکھنؤ	صـه
٨٠٢	منشی فقیر محمد صاحب کلرک کرشاپ علیگڈھ	صـه
٨٠٣	منشی مظہر علی خانصاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول کھرکپو	لـه
٨٠٤	قاضی اشفاق احمد صاحب رئیس بریلی شہر کہنہ	لـه
٨٠٥	سید شاہ محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	لـه
٨٠٦	محمد امین خانصاحب شاہجہانپوری	لـه

[illegible]	نام نامی	[illegible]
۸۰۷	ازمستورات حاجی اعزاز حسین خانصاحب ذریعہ حاجی صاحب موصوف شاہجہانپور	عـه ۱۲ر
۸۰۸	مولوی حکیم سید محمد اشفاق حسین صاحب صدر انجمن اسلامیہ بریلی	عـه ۸ر
۸۰۹	شاہ نجم الدین صاحب رئیس امیٹھی بندگی میاں ضلع لکھنؤ	عـه
۸۱۰	حاجی یحییٰ خانصاحب لکھنوی	عـه
۸۱۱	طاہر محمد صاحب بن جمال صاحب جام نگری	عـه
۸۱۲	حاجی شیخ نظام علی صاحب مندیاؤن تحصیل ضلع لکھنؤ	عـه
۸۱۳	منشی محمد علی متقی صاحب سب انسپکٹر پولیس لکھنؤ	عـه
۸۱۴	مولوی محمد ادریس صاحب نگرام ضلع لکھنؤ	عـه
۸۱۵	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب پشاوری	عـه
۸۱۶	منشی مظہر علی صاحب فیض آبادی	عـه
۸۱۷	محمد احسان اللہ صاحب رئیس بریلی شہر کہنہ	عـه
۸۱۸	زوجہ سرفراز حسین صاحب شاہجہانپوری	عـه
۸۱۹	حاجی ارشد علی صاحب رئیس امروہہ	

[illegible]	نام نامی	[illegible]
	ضلع مرادآباد	عـه
۸۲۰	احمد حسن خانصاحب ممبر میونسپل شاہجہانپور	عـه
۸۲۱	مولوی خدا یار خانصاحب رئیس بریلی شہر کہنہ	عـه
۸۲۲	محمد سنے خان ملازم فضلو بیگم صاحبہ لکھنؤ	عـه
۸۲۳	حاجی خان محمد پیلی بھیتی	عـه
۸۲۴	حاجی محمد عبدالرحمن صاحب شاہجہانپوری	عـه
۸۱۵	حافظ عبدالغفور صاحب سوداگر علیگڈھ	عـه
۸۲	مولوی عطا محمد صاحب رئیس بدایون وکیل عدالت تلہر ضلع شاہجہانپور	عـه
۸۲۶	مولوی عبدالحی صاحب رئیس بدایون گورنمنٹ پلیڈر چندوسی ضلع مرادآباد	عـه
۸۲۷	قاسم میاں صاحب شاہجہانپوری	عـه
۸۲۸	کلن صاحب "	عـه
۸۲۹	محمود علی میاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس	عـه
۸۳۰	یوسف علی خانصاحب رئیس ریاست رامپور روہیلکھنڈ	عـه

نمبرشمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبرشمار	نام نامی	تعداد چندہ
۸۳۲	حاجی عبدالرحمن صاحب شاہجہانپوری	عہ	۸۴۷	طفیل احمد صاحب خلف حاجی اشفاق احمد صاحب بریلی شہر کہنہ	عہ
۸۳۳	سید معصوم علی و سید غلام علی صاحبان رئیس بریلی	عہ	۸۴۸	ابوالحسن خانصاحب بریلوی	عہ
۸۳۴	والدہ حاجی محمد سعید خانصاحب رئیس شاہجہانپور	عہ	۸۴۹	شیخ شہاب الدین صاحب وکیل رائے بریلی اودھ	عہ
۸۳۵	صغری بی بی زوجہ محمد علی خانصاحب	عہ	۸۵۰	شمس العلما مولوی محمد امین صاحب ڈپٹی کلکٹر رامپور	عہ
۸۳۶	شرافت اللہ خانصاحب "	عہ	۸۵۱	منشی احمد علی صاحب رئیس رامپور	عہ
۸۳۷	عنایت اللہ خانصاحب بریلوی	عہ	۸۵۲	نواب حسن علی خانصاحب رئیس مرادآباد	عہ
۸۳۸	صاحبزادہ عبداللطیف خانصاحب شاہجہانپوری	عہ	۸۵۳	مولوی محمد ایثار علی شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ نداقیہ بدایون	عہ
۸۳۹	ملک یوسف علیخانصاحب "	عہ	۸۵۴	شاہ محمد فصاحت عالم صاحب رئیس غازی پور	عہ
۸۴۰	مولوی ریحان رضا صاحب رئیس بدایون	عہ	۸۵۵	ملازمین اکسپریس لکھنؤ	[illegible] ۹ر
۸۴۱	شیخ مولا بخش صاحب رئیس کانپور	عہ	۸۵۶	متفرق چندہ معرفت مولوی منعم الدین صاحب ہیڈر گورنمنٹ پریس شملہ	[illegible]
۸۴۲	منگل خانصاحب رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور	عہ	۸۵۷	قیمت زیور فراہم شدہ بذریعہ فنڈ تبلیغ	[illegible] ۱۲ر
۸۴۳	عبدالمجید صاحب ولد عبداللہ صاحب شاہجہانپوری	عہ	۸۵۸	قیمت گھڑی عطیہ منشی امداد حسین صاحب اکاؤنٹنٹ شملہ (بذریعہ مولوی خلیل الرحمن صاحب)	[illegible]
۸۴۴	حاجی وحید اللہ خانصاحب "	عہ			
۸۴۵	عبدالقادر خانصاحب "	عہ			
۸۴۶	حاجی رحم اللہ صاحب امروہہ ضلع مرادآباد	عہ			

نمبر	نام نامی	تعداد	نمبر	نام نامی	تعداد
۸۵۹	منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	ے/	۸۷۲	شیخ محمد علی صاحب نجمن تعلقدار	
۸۶۰	متفرق چندہ ازبازار گورنمنٹ پریس شملہ			لکھنؤ	عہ/
	بذریعہ مولوی غلام محمد وبابو عبدالقادر صاحب	۱۱ صہ/	۸۷۳	منشی سرفراز خانصاحب لکھنؤ	عہ
۸۶۱	قاری محمد حسین صاحب حیدرآباد دکن	صہ/	۸۷۴	مولوی مشتاق احمد صاحب رئیس	
۸۶۲	حیدربخش ملازم خان بہادر منشی			سہارنپور	عہ
	اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/	۸۷۵	مولوی مفتی محمد رحیم بخش صاحب	
۸۶۳	مولوی عبدالرحمن صاحب شائق بمبئی	صہ/		مدرس گورنمنٹ اسکول المورہ	صہ
۸۶۴	چاند خانصاحب سوداگر دفرد لکھنؤ	صہ/	۸۷۶	مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/
۸۶۵	حسین بخش صاحب سوداگر گھڑی	صہ/	۸۷۷	سید بشیرالدین صاحب اہلمد	
۸۶۶	مولوی سید برکت حسن صاحب			کلکٹری میرٹھ	صہ/
	تحصیلدار ریاست بھوپال	صہ/	۸۷۸	شیخ محمد حسین صاحب رئیس نوادہ	
۸۶۷	حافظ نذیر احمد صاحب نواب گنج			آنریری مجسٹریٹ بریلی	صہ/
	بارہ بنکی	صہ/	۸۷۹	منشی نہال الدین صاحب ٹھیکہ دار	
۸۶۸	مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدراسی			سٹی بریلی	صہ/
	مالک مطبع اصح المطابع لکھنؤ	صہ/	۸۸۰	کاظم علی صاحب شاہجہانپوری	صہ/
۸۶۹	ولی محمد صاحب بن جمال صاحب		۸۸۰	حافظ نور محمد صاحب سوداگر چرم	
	جام نگری	صہ/		سڑہ ضلع بلیان	صہ/
۸۷۰	مولوی حاجی محمد احسن صاحب		۸۸۲	محمد طاہر صاحب سوداگر پارچہ	
	نگرامی نقشہ نویس دفتر پولیس لکھنؤ	صہ/		بھاگلپور	صہ/
۸۷۱	منشی محمد حسین صاحب حوالدار پولیس گ	صہ/	۸۸۳	زوجہ عبداللطیف خانصاحب شاہجہانپوری	صہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۸۸۴	زوجۂ عبدالرحمن خانصاحب شاہجہانپوری	صہ/
۸۸۵	زوجۂ عثمان خانصاحب "	صہ/
۸۸۶	زوجۂ غلام حسین خانصاحب "	صہ/
۸۸۷	مولوی احمد حسن خانصاحب رئیس اکنورہ ضلع شاہجہانپور	صہ/
۸۸۸	شیخ اعجاز حسین صاحب شاہجہانپوری	صہ/
۸۸۹	سید عمر علی صاحب سب رجسٹرار بلاری و رئیس امروہہ ضلع مرادآباد	صہ/
۸۹۰	ریاض اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	صہ/
۸۹۱	شاہ محمد صاحب "	صہ/
۸۹۲	حافظ عبداللہ صاحب مالک کارخانہ مُہر و قفل علیگڈھ	صہ/
۸۹۳	محمد خانصاحب وکیل بریلی	صہ/
۸۹۴	حافظ عبدالرحیم صاحب تمباکو فروش شاہجہانپور	صہ/
۸۹۵	منشی محمد ہادی حسین صاحب وکیل و رئیس شہر کہنہ بریلی	صہ/
۸۹۶	حاجی عبدالعزیز صاحب سوداگر بریلی	صہ/
۸۹۷	حاجی احمد حسین صاحب چونے والے شہر کہنہ بریلی	صہ/
۸۹۸	شیخ نظام الدین صاحب شاہجہانپوری	صہ/
۸۹۹	شیخ سراج الدین صاحب "	صہ/
۹۰۰	شاہ محمد حسین صاحب چشتی صابری مرادآبادی	صہ/
۹۰۱	عبدالرشید خانصاحب برادرزادہ محمد سعید خانصاحب رئیس شاہجہانپور	صہ/
۹۰۲	محمد شفیق خانصاحب خلف حاجی محمد سعید خانصاحب شاہجہانپور	صہ/
۹۰۳	ابوالحسن خانصاحب رئیس شاہجہانپور	صہ/
۹۰۴	محمد یوسف خانصاحب "	عہ/
۹۰۵	کرم علی خانصاحب "	صہ/
۹۰۶	حسین علی خانصاحب "	صہ/
۹۰۷	شیخ سدن صاحب سبزہ فروش "	صہ/
۹۰۸	فیض محمد خانصاحب گماشتہ کمپنی لکھنؤ	صہ/
۹۰۹	سید ضمیر الحسن صاحب برادر ابن حسن صاحب شاہجہانپوری	صہ/
۹۱۰	شیخ ننھو صاحب سبزہ فروش "	صہ/
۹۱۱	ضمیر اللہ خانصاحب "	صہ/
۹۱۲	زوجۂ حاجی عبدالرحمن خانصاحب "	صہ/
۹۱۳	شیخ حسن علی صاحب ٹھیکہ دار "	صہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۱۳	عنایتی بیگم صاحبہ معروف عشرت علی		۹۳۱	محمد رضا خانصاحب رئیس رامپور	صہ/
	صاحب مختار عام شاہجہانپور	صہ/	۹۳۲	محمد واصل صاحب ٹھیکہ دار	
۹۱۴	شیخ فرزند علی صاحب ″			چندوسی ضلع مراد آباد	صہ/
۹۱۵	عظیم اللہ خانصاحب ″	صہ/	۹۳۳	منشی وارث علی صاحب ہیڈ محرر	
۹۱۶	سید فدا علی صاحب ″			تھانہ بذریعہ وفد چندوسی ضلع مرادآباد	صہ/
۹۱۷	عبد القدیر خانصاحب ″	صہ/	۹۳۴	منشی حمید اللہ خانصاحب کارخانہ دار	
۹۱۸	حبیب الرحمن خانصاحب خلف			چرم بذریعہ وفد چندوسی ضلع مرادآباد	صہ/
	مولوی فضل الرحمن صاحب	صہ/	۹۳۵	عبد اللہ خانصاحب جینٹھ تھانہ	
۹۱۹	سید محمد اطہر صاحب شاہجہانپوری	صہ/		چندوسی ضلع مراد آباد	صہ/
۹۲۰	مولا بخش صاحب سبزہ فروش ″	صہ/	۹۳۶	شیخ ضیاء الدین صاحب رئیس سگرامپور	صہ/
۹۲۱	سید واجد علی صاحب ″	صہ/	۹۳۷	حاجی الٰہی بخش صاحب رئیس و آنریری	
۹۲۲	زوجہ محمد صبور خانصاحب ″	صہ/		مجسٹریٹ بذریعہ وفد چندوسی ضلع مرادآباد	صہ/
۹۲۳	وزیر مختار صاحب ″	صہ/	۹۳۸	ساہو بدری پرشاد صاحب رئیس	
۹۲۴	محمد مبین خانصاحب ″	صہ/		و وائس چیرمین میونسپل کمیٹی	عہ/
۹۲۵	عشرت علی صاحب امروہہ ضلع مرادآباد	صہ/	۹۳۹	منشی محمد رمضان صاحب کمپوزیٹر	
۹۲۶	سید سبط حسین صاحب ″	صہ/		گورنمنٹ پریس شملہ	صہ/
۹۲۷	زوجہ عید و قصاب بذریعہ وفد بریلی	صہ/	۹۴۰	مستری وزیر خانصاحب دکاندار	
۹۲۸	احمد حسین خانصاحب بذریعہ وفد ″	صہ/		رود ٹی گدام شملہ	سہ/
۹۲۹	امراؤ علی خانصاحب و اصغر علی خانصاحب	صہ/	۹۴۱	شیخ رحمت اللہ صاحب	
۹۳۰	ممانی صاحبہ محمد اطہر صاحب رئیس شاہجہانپور	صہ/		بیضہ فروش شملہ	صہ/

نمبرشمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۴۲	رانی جانی بیگم صاحبہ تعلقدار آنٹ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	صہ/
۹۴۳	متفرق چندہ چندوسی	للعہ/
۹۴۴	مولوی مشتاق علی صاحب رئیس امروہہ ضلع مرادآباد	للعہ/
۹۴۵	منشی محمد قائم صاحب رجسٹرار و رئیس پٹنہ	للعہ/
۹۴۶	حافظ نعمت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	للعہ/
۹۴۷	زوجۂ اشفاق حسین صاحب ″	للعہ/
۹۴۸	زوجۂ خادم حسین صاحب ″	للعہ/
۹۴۹	دختران احمد حسین عرف جمعہ خانصاحب ″	للعہ/
۹۵۰	ہمشیرہ زادہ عبدالرافع خانصاحب ″	للعہ/
۹۵۱	شیخ احمد حسن صاحب ٹھیکہ دار بریلی	للعہ/
۹۵۲	حافظ تجمل حسین صاحب سوداگر ″	للعہ/
۹۵۳	مسٹر سلیمان صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور پٹنہ	للعہ/
۹۵۴	مرزا اسعدالدین صاحب موضع قائم گنج ضلع شاہجہانپور	للعہ/
۹۵۵	شمس عالم خلف قطب عالم صاحب رئیس بریلی	للعہ/

نمبرشمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۵۶	مقتدا یار خانصاحب خلف مولوی خدا یار خانصاحب بریلی	للعہ/
۹۵۷	محمد قطب عالم صاحب وکیل ″	للعہ/
۹۵۸	سید عبادت شاہ صاحب شاہجہانپوری	للعہ/
۹۵۹	حاجی رحیم الدین صاحب سوداگر لکھنؤ	للعہ/
۹۶۰	شیخ امانت حسین صاحب ناظر نصفی چندوسی ضلع مرادآباد	للعہ/
۹۶۱	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	سے/ یکے/
۹۶۲	مولا بخش صاحب لکھنوی	سے/
۹۶۳	حامد حسین خانصاحب مدرس مدرسہ تحصیل جلال آباد ضلع شاہجہانپور	سے/
۹۶۴	کفایت اللہ خانصاحب بریلوی	سے/
۹۶۵	قاضی محمد مہدی صاحب گوپامؤ ضلع ہردوئی	سے/
۹۶۶	حافظ یوسف علی خانصاحب رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور	سے/
۹۶۷	جمن عرابچی جلسہ ندوہ شاہجہانپور	سے/
۹۶۸	سلطان حسن خانصاحب ″	سے/
۹۶۹	نامعلوم الاسم معرفت مولوی کفایت اللہ صاحب ″	سے/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۷۰	ولایت خانصاحب بریلی شہر کہنہ	سے/
۹۷۱	والدہ منشی شفاعت حسین صاحب ہیڈ کلرک شفاخانہ بریلی	سے/
۹۷۲	ماموں خانصاحب ٹھیکہ دار تعمیرات شملہ قیمت دو بانک نقرئی معرفت	سے/
۹۷۳	مولوی خلیل الرحمن صاحب جہانپوری	مجو/
۹۷۴	محمد بھائی علی بھائی صاحب بوہرہ برہانپور	۸/
۹۷۵	حافظ اسد اللہ خانصاحب	۴عہ/
۹۷۶	عبدالغفور خانصاحب سالدار لکھنؤ	۴/
۹۷۷	ابوبکر جعفر خانصاحب الپی ملک ملیبار	عہ/
۹۷۸	عبدالحمید خانصاحب کرسی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۹۷۹	منشی عبدالعلی صاحب کاکوروی ضلع لکھنؤ	عہ/
۹۸۰	مولوی محمد عبدالرحمن صاحب بن جعفر مولا خیلہ بھاڈنگری	عہ/
۹۸۱	حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی قاسم میمن احمد آبادی	عہ/
۹۸۲	محمد وصی الزمان خانصاحب تعلقدار میاں گنج ضلع اناؤ	عہ/
۹۸۳	مولوی محمد احسان خان صاحب مدرس ہائی اسکول پیلی بھیت	عہ/
۹۸۴	بی بی حجن صاحبہ زوجہ احمد یار خانصاحب مرحوم رئیس پیلی بھیت	عہ/
۹۸۵	معصوم علیخانصاحب تھانہ دار گونڈہ	عہ/
۹۸۶	حسنو خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۹۸۷	غلام جیلانی صاحب "	عہ/
۹۸۸	بشارت علی صاحب "	عہ/
۹۸۹	ہمشیرہ محمد امین صاحب "	عہ/
۹۹۰	بیوی صاحبہ "	عہ/
۹۹۱	زوجہ نقشبند صاحب "	عہ/
۹۹۲	فجو نائن "	عہ/
۹۹۳	سید امین الدین صاحب قصبہ باورن ضلع ہردوئی	عہ/
۹۹۴	سید ابن علی صاحب منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد	عہ/
۹۹۵	جمال الدین حجام شاہجہانپوری	عہ/
۹۹۶	حیدر حسین خانصاحب "	عہ/
۹۹۷	رحیم بخش صاحب بریلوی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۹۹	رحیم بخش و فیض اللہ صاحبان بریلوی	عہ/		تلہر ضلع شاہنپور	عہ/
۱۰۰۰	سبحانی سبزی فروش شاہجہانپوری	عہ/	۱۰۱۴	نیاز علیخان اکا والا شاہجہانپور	عہ/
۱۰۰۱	سید ظفر علی صاحب "	عہ/	۱۰۱۵	نامعلوم الاسم معرفت حکیم عبدالقادر صاحب	عہ/
۱۰۰۲	حافظ عبدالکریم صاحب محرر چنگی بریلی	عہ/	۱۰۱۶	نامعلوم الاسم	عہ/
۱۰۰۳	عنایت حسین خانصاحب فوٹوگرافر "	عہ/	۱۰۱۷	حافظ نور محمد صاحب بلیاوی	عہ/
۱۰۰۴	غلام حسین خانصاحب ملازم		۱۰۱۸	مولوی نور محمد صاحب ظہور محمد	
	چنگی شاہجہانپور	عہ/		صاحب سوداگران ضلع امروہہ مرادآباد	عہ/
۱۰۰۵	فضل علیخانصاحب "	عہ/	۱۰۱۹	نبوت حسین صاحب	عہ/
۱۰۰۶	شیخ فرحت علی صاحب "	عہ/	۱۰۲۰	مولوی ولی اللہ صاحب رئیس	
۱۰۰۷	فضل الٰہی صاحب رئیس امروہہ			اکنورہ ضلع شاہجہانپور	عہ/
	ضلع مرادآباد	عہ/	۱۰۲۱	منشی عبداللہ صاحب سب اورسیر	
۱۰۰۸	سید فدا علی صاحب مدرس			بریلی شہر کہنہ	عہ/
	شاہجہانپور	عہ/	۱۰۲۲	محمد حسین صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۰۰۹	محمد حسین خانصاحب رئیس بریلی	عہ/	۱۰۲۳	حبیب اللہ خانصاحب "	عہ/
۱۰۱۰	سید مشرف علی صاحب	عہ/	۱۰۲۴	پیرجی محمد احمد خانصاحب رامپوری	عہ/
۱۰۱۱	محمد حبیب خانصاحب رئیس		۱۰۲۵	منشی علی الدین احمد صاحب ساکن	
	شاہجہانپور	عہ/		سنبھل نینی تال ملازم صاحب	
۱۰۱۲	محمد صدیق خانصاحب نبیرہ			ڈپٹی کمشنر بہادر	عہ/
	محمد نعیم خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۰۲۶	منشی عبدالقیوم صاحب بدایونی	
۱۰۱۳	حاجی محمد حسن خانصاحب رئیس			طالبعلم محمدن کالج علیگڈھ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۲۷	منشی نعمت اللہ خانصاحب ملازم		۱۰۴۱	حامد حسین خانصاحب مدرس	
	حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر			منجانب مظفر علیخان مرحوم پدر	
	شاہجہانپور	عه/		خود شاہجہانپوری	عه/
۱۰۲۸	مولا بخش صاحب 〃	عه/	۱۰۴۲	ہمشیرہ سید واجد علی صاحب 〃	عه/
۱۰۲۹	ننو عرابچی جلسہ ندوہ 〃	عه/	۱۰۴۳	کریم بخش صاحب بریلوی	عه/
۱۰۳۰	کریمو سبزہ فروش 〃	عه/	۱۰۴۴	امام بخش سبزہ فروش شاہجہانپوری	عه/
۱۰۳۱	حاجی ننھو سبزہ فروش 〃	عه/	۱۰۴۵	عبد الرحیم صاحب تمباکو فروش	
۱۰۳۲	شیخ واحد علی صاحب کارندہ حافظ			منجانب مادر خود 〃	عه/
	شوکت علی صاحب 〃	عه/	۱۰۴۶	شیخ قاسم علی صاحب جفت فروش 〃	عه/
۱۰۳۳	نظام الدین صاحب 〃	عه/	۱۰۴۷	عبد الکریم صاحب سبزی فروش 〃	عه/
۱۰۳۴	حافظ غلام حسین صاحب 〃	عه/	۱۰۴۸	سید سخاوت حسین خانصاحب	
۱۰۳۵	امداد سبزہ فروش 〃	عه/		کارندہ عبد الواجد خانصاحب	عه/
۱۰۳۶	بوعلی بخش صاحب بریلوی	عه/	۱۰۴۹	عبد اللطیف صاحب شاہجہانپوری	عه/
۱۰۳۷	سید سجاد حسین صاحب خلف		۱۰۵۰	شیخ مشرف علی صاحب 〃	عه/
	سلیم شاہ صاحب شاہجہانپوری	عه/	۱۰۵۱	شفیع اللہ خانصاحب 〃	عه/
۱۰۳۸	مرزا مختار احمد صاحب گوپامؤ		۱۰۵۲	سلو کنجڑا 〃	عه/
	ضلع ہردوئی	عه/	۱۰۵۳	شیخ فضل امام صاحب	عه/
۱۰۳۹	عبد اللہ صاحب شاہجہانپوری	عه/	۱۰۵۴	زوجہ عنایت خانصاحب شاہجہانپوری	عه/
۱۰۴۰	برکت خانصاحب ملازم تجمل حسین		۱۰۵۵	شیخ عبد العزیز صاحب 〃	عه/
	خانصاحب شاہجہانپوری	عه/	۱۰۵۶	علی احمد خانصاحب 〃	عه/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۵۷	صوفی نور محمد صاحب امروہہ ضلع	
	مراد آباد	عہ/
۱۰۵۸	محمد یسین خانصاحب "	عہ/
۱۰۵۹	امین اللہ خانصاحب "	عہ/
۱۰۶۰	عبداللہ صاحب پٹواری "	عہ/
۱۰۶۱	شیخ برارت حسین صاحب "	عہ/
۱۰۶۲	حافظ رحمت اللہ صاحب "	عہ/
۱۰۶۳	شیخ مولا بخش صاحب "	عہ/
۱۰۶۴	دریا رنگریز- ملاکاتیار ڈاکخانہ مانڈو	
	محمد خان- علاقہ سندھ	عہ/
۱۰۶۵	محمد عمران خانصاحب بریلوی	عہ/
۱۰۶۶	حاجی شیخ اللہ خانصاحب	عہ/
۱۰۶۷	رشید احمد صاحب	عہ/
۱۰۶۸	زوجہ مولوی ہدایت اللہ خانصاحب	عہ/
۱۰۶۹	نجیب اللہ خانصاحب زمیندار خلیفہ	
	میان محمد شبیر صاحب پیلی بھیت جنیٹھ	عہ/
۱۰۷۰	محمد نبی صاحب محرر منصفی چندوسی	
	ضلع مراد آباد	عہ/
۱۰۷۱	منشی عمل حسین صاحب	عہ/
۱۰۷۲	شیخ چھدن صاحب	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۷۳	شیخ حسین بخش صاحب	عہ/
۱۰۷۴	مولوی الطاف حسین صاحب	
	وکیل بلاری ضلع مراد آباد	عہ/
۱۰۷۵	حکیم محمد عبدالرب صاحب فتحپوری	
	چندوسی ضلع مراد آباد	عہ/
۱۰۷۶	حافظ محمد یوسف صاحب محرر	
	حافظ فضل اکرم صاحب وکیل	
	منصفی بسولی ضلع بدایون	عہ/
۱۰۷۷	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار	
	چندوسی ضلع مراد آباد	عہ/
۱۰۷۸	مولوی نادر خانصاحب ہیڈ	
	مدرس تحصیلی اسکول	عہ/
۱۰۷۹	حافظ فضل احمد صاحب رئیس رامپور	عہ/
۱۰۸۰	بابو وزیر الدین صاحب انچارج	
	چندوسی ضلع مراد آباد	عہ/
۱۰۸۱	قاضی منظر حسین صاحب رئیس	
	بریلی مختار عدالت چندوسی ضلع مراد آباد	عہ/
۱۰۸۲	بابو جوالا ناتھ صاحب سکرٹری میونسپل	عہ/
۱۰۸۳	محمد بخش ملازم مولوی حبیب الرحمن	
	خانصاحب رئیس بھیکم پور ضلع علیگڈھ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۸۴	منشی سخاوت حسین صاحب مچھلی شہری محرر جنگی چندوسی ضلع مراد آباد	۲/
۱۰۸۵	بابو عبد الاحد صاحب سپروائزر سب ڈویژنل فسٹرکٹ کالکا شملہ	۲/
۱۰۸۶	متفرق چندہ معرفت منشی محمد حسین خان صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱۱/۲/
۱۰۸۷	سعد اللہ بھٹیارہ شاہجہانپوری	ہر
۱۰۸۸	مدار بخش بھٹیارہ "	ہر
۱۰۸۹	مولوی محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ "	ہر
۱۰۹۰	محمد یوسف صاحب گلگت علاقہ کشمیر	عہ/
۱۰۹۱	چندہ پنجابی نوربافان "	ہر
۱۰۹۲	ڈپٹی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع بارہ بنکی	عہ/ ۱ر
۱۰۹۳	عبد الشکور صاحب من میان ٹولہ	عہ/ ۱ر
۱۰۹۴	میر مصطفے علی صاحب نائب ریاست آنٹ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	۲ر
۱۰۹۵	عبد المجید صاحب بذریعہ وفد چندہ کی منشی حضور احمد صاحب ملازم ریاست	۲ر
۱۰۹۶	آنٹ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	ہر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۹۷	منشی محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ فورمین شملہ	۲ر
۱۰۹۸	منشی فرزند علی صاحب ملازم ریاست آنٹ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	۲ر
۱۰۹۹	بابو حاجی محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر سوبرا	عہ/
۱۱۰۱	بابو عابد علی صاحب نجولی شملہ	عہ/
۱۱۰۲	یوسف ابراہیم صاحب ریاست باٹوہ. کاٹھیاوار	عہ/
۱۱۰۳	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری ضلع پٹنہ	عہ/
۱۱۰۴	وزیر علی صاحب تاجر چرم لکھنوی	عہ/
۱۱۰۵	حافظ علی محمد صاحب تاجر عطر "	عہ/
۱۱۰۶	عبد اللطیف صاحب ملازم منشی احتشام علی صاحب لکھنوی	عہ/
۱۱۰۷	مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری	عہ/
۱۱۰۸	مولوی عبد الحکیم صاحب لکھنوی	عہ/
۱۱۰۹	منشی باقر علی صاحب "	عہ/
۱۱۱۰	مولوی منظور النبی صاحب خلف مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۱۱	نامعلوم الاسم	عہ/	۱۱۲۹	شیخ عبدالکریم صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۱۲	حسین بخش بز قصاب لکھنوی	عہ/	۱۱۳۰	حفیظ اللہ خانصاحب ″	عہ/
۱۱۱۳	واحد علی صاحب ″	عہ/	۱۱۳۱	محمد ظہور صاحب تاجر سرمہ بریلوی	عہ/
۱۱۱۴	محمد خانصاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ		۱۱۳۲	حافظ عنایت اللہ صاحب شاہجہانپوری	عہ/
	وزیر گنج لکھنؤ	عہ/	۱۱۳۳	حسن علی خانصاحب ″	عہ/
۱۱۱۵	نیاز اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۳۴	زوجۂ یحییٰ خانصاحب ″	عہ/
۱۱۱۶	غلام علی خانصاحب ″	عہ/	۱۱۳۵	دائی ″	عہ/
۱۱۱۷	منشی محمد احسان الحق صاحب		۱۱۳۶	زوجۂ ظہیر الدین خانصاحب ″	عہ/
	سہارنپوری	عہ/	۱۱۳۷	نامعلوم الاسم ″	عہ/
۱۱۱۸	شیخ نتھو صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۳۸	بیوی صاحبہ ″	عہ/
۱۱۱۹	چودھری بڈھا بھٹیارہ ″	عہ/	۱۱۳۹	والدۂ عرفان خانصاحب ″	عہ/
۱۱۲۰	غلام قادر خانصاحب ″	عہ/	۱۱۴۰	نامعلوم الاسم ″	عہ/
۱۱۲۱	خدا بخش بھٹیارہ ″	عہ/	۱۱۴۱	نظام علی خانصاحب ″	عہ/
۱۱۲۲	زاہد علی صاحب ″	عہ/	۱۱۴۲	اکبر علی خانصاحب رئیس ″	عہ/
۱۱۲۳	بخش اللہ بھٹیارہ ″	عہ/	۱۱۴۳	شیخ ابوالحسن صاحب ″	عہ/
۱۱۲۴	عبدالقادر صاحب ″	عہ/	۱۱۴۴	مولوی احمد حسن صاحب بریلوی	عہ/
۱۱۲۵	نیازو ″	عہ/	۱۱۴۵	مولوی امانت اللہ صاحب معلم دینیات	
۱۱۲۶	کرامت علی خانصاحب معمار ″	عہ/		امروہہ ضلع مراد آباد	عہ/
۱۱۲۷	نظام الدین صاحب ″	عہ/	۱۱۴۶	احمد رضا خانصاحب مہتمم مدرسہ	
۱۱۲۸	نبی بخش صاحب عطار ″	عہ/		اسلامیہ بلرامپور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۴۷	حافظ اشرف علی صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۶۱	عاشق علی صاحب	عہ/
۱۱۴۸	ابوالحسن خانصاحب	عہ/	۱۱۶۲	حافظ عبدالکریم صاحب سوداگر بریلی	عہ/
۱۱۴۹	امانت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۶۳	حافظ عبدالقدیر صاحب معلم	
۱۱۵۰	برکت خانصاحب "	عہ/		سعید خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۵۱	بہار شاہ صاحب بریلوی	عہ/	۱۱۶۴	عبدالحکیم صاحب سوداگر بریلی	عہ/
۱۱۵۲	بشیر الدین صاحب	عہ/	۱۱۶۵	مولوی غلام امام صاحب مدرس	
۱۱۵۳	حفیظ اللہ حجام شاہجہانپوری	عہ/		شاہجہانپور	عہ/
۱۱۵۴	سید ذاکر علی صاحب مدرس "	عہ/	۱۱۶۶	فضل احمد صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۵۵	حافظ روح النبی صاحب امروہہ ضلع		۱۱۶۷	حاجی فرزند علی صاحب بریلوی	عہ/
	مراد آباد	عہ/	۱۱۶۸	قمر الدین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۵۶	رعایت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۶۹	شیخ کفایت اللہ صاحب امروہہ	
۱۱۵۷	سعادت علی خانصاحب خلف میر			ضلع مراد آباد	عہ/
	گل محمد خانصاحب پیش امام مسجد		۱۱۷۰	محمد اسحاق صاحب بریلوی	عہ/
	شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ/	۱۱۷۱	محمد حسین خانصاحب رئیس بریلی	عہ/
۱۱۵۸	سیف اللہ خانصاحب محرر مولوی		۱۱۷۲	مددعلی صاحب کارندہ قاسم علی	
	الطاف حسین خانصاحب وکیل			میانصاحب رئیس شاہجہانپور	عہ/
	شاہجہانپور	عہ/	۱۱۷۳	مولوی حکیم محمد صاحب "	عہ/
۱۱۵۹	شیخ صالح محمد صاحب سوداگر لٹھا		۱۱۷۴	محمود علی صاحب "	عہ/
	بیلی بھیت	عہ/	۱۱۷۵	محمود حسن خانصاحب "	عہ/
۱۱۶۰	صدیق حسن صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ/	۱۱۷۶	منشی مصطفیٰ علی صاحب "	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۷۷	حافظ محمد مبین صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۹۵	منشی تجمل حسین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۷۸	محمد حسین صاحب تاجر دری ؍	عہ/	۱۱۹۶	عزیز اللہ خانصاحب ؍	عہ/
۱۱۷۹	نیاز علی صاحب طالب العلم اسکول ؍	عہ/	۱۱۹۷	عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر ؍	عہ/
۱۱۸۰	منشی واحد علی صاحب ملازم مولوی		۱۱۹۸	سید شاہ میانصاحب خوشنویس	عہ/
	محمد مسیح الزمانصاحب رئیس ؍	عہ/	۱۱۹۹	رجب علی خانصاحب و کفایت خانصاحب	عہ/
۱۱۸۱	نواب امیر احمد خانصاحب رئیس بریلی	عہ/	۱۲۰۰	منشی سید تصدق حسین صاحب	عہ/
۱۱۸۲	فضل احمد خانصاحب شہر کہنہ بریلی	عہ/	۱۲۰۱	خاکی شاہ صاحب بریلوی کلاہ فروش	
۱۱۸۳	مولوی شفیع علیخانصاحب ؍	عہ/		بریلی	عہ/
۱۱۸۴	انعام اللہ خانصاحب ؍	عہ/	۱۲۰۲	شیخ لمّو صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۸۵	سید آل نبی صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۰۳	فیض محمد خانصاحب ؍	عہ/
۱۱۸۶	مولوی ارشاد علی صاحب شہر کہنہ بریلی	عہ/	۱۲۰۴	حشمت علی صاحب اُتام	عہ/
۱۱۸۷	حفیظ اللہ صاحب مستری شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۰۵	لُلّو سبزہ فروش	عہ/
۱۱۸۸	عبدالرحمن خانصاحب ملازم سعید خان		۱۲۰۶	نذر محمد خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
	صاحب سوداگر شاہجہانپور	عہ/	۱۲۰۷	فضلو خانصاحب ؍	عہ/
۱۱۸۹	بندہ علی خانصاحب موضع اہرونی	عہ/	۱۲۰۸	عبدالرحمن صاحب ملازم ترقی دولت ؍	عہ/
۱۱۹۰	عبداللطیف صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۰۹	علی احمد صاحب ملازم ترقی دولت ؍	عہ/
۱۱۹۱	احمد علیخان ملازم عبدالواحد خانصاحب	عہ/	۱۲۱۰	مزدوران مولوی مسیح الزمان خانصاحب	
۱۱۹۲	چُنّا خانصاحب ؍	عہ/		رئیس شاہجہانپور	عہ/
۱۱۹۳	حافظ برکت اللہ خانصاحب ؍	عہ/	۱۲۱۱	شجاعت حسین صاحب خلف عبادت	
۱۱۹۴	منشی شرف الدین خانصاحب ؍	عہ/		شاہ صاحب شاہجہانپوری	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲۱۲	امامی سبزہ فروش شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۳۱	الٰہی بخش صاحب بریلوی	عہ/
۱۲۱۳	کاظم خانصاحب ملازم عبدالواحد خانصاحب	عہ/	۱۲۳۲	عبدالستار صاحب سوداگر "	عہ/
۱۲۱۴	امان اللہ خانصاحب چونہ فروش "	عہ/	۱۲۳۳	محمد ہادی صاحب امروہہ ضلع مرادآباد	عہ/
۱۲۱۵	عبدالقدیر خانصاحب "	عہ/	۱۲۳۴	نذر علی صاحب تلہر ضلع شاہجہانپور	عہ/
۱۲۱۶	ہینگا خانصاحب "	عہ/	۱۲۳۵	اشرف علی خانصاحب "	عہ/
۱۲۱۷	نجیب اللہ صاحب تماکو فروش "	عہ/	۱۲۳۶	احمد اللہ خانصاحب "	عہ/
۱۲۱۸	دتو خانصاحب رند "	عہ/	۱۲۳۷	عبدالغفور خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۱۹	علی حسین خانصاحب "	عہ/	۱۲۳۸	انور علی صاحب "	عہ/
۱۲۲۰	محمد نبی صاحب دلال "	عہ/	۱۲۳۹	شیخ عیدا صاحب "	عہ/
۱۲۲۱	فیض محمد خانصاحب "	عہ/	۱۲۴۰	شیخ تہور حسین صاحب "	عہ/
۱۲۲۲	عبداللہ حامد خانصاحب "	عہ/	۱۲۴۱	شیخ برکت اللہ صاحب "	عہ/
۱۲۲۳	سلامی محمد صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ/	۱۲۴۲	شیخ الّن صاحب دہلوی	عہ/
۱۲۲۴	محمد حسین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۴۳	زوجہ کفایت اللہ خانصاحب	
۱۲۲۵	شیخ نتھو صاحب پرچونی فروش "	عہ/		شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۲۶	شیخ مقصود علی صاحب ہیزم فروش "	عہ/	۱۲۴۴	ہینگا خانصاحب ملازم ندوہ	عہ/
۱۲۲۷	فضل خانصاحب "	عہ/	۱۲۴۵	الٰہی بخش صاحب بریلوی	عہ/
۱۲۲۸	مولوی سراج الحق صاحب		۱۲۴۶	عظیم اللہ حجام	عہ/
	متوکل بریلوی	عہ/	۱۲۴۷	محمد حسین صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۲۹	کنھئی مہتر شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۴۸	نوازش احمد صاحب "	عہ/
۱۲۳۰	حمید خانصاحب بریلوی	عہ/	۱۲۴۹	رمضانی قلعی گر "	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲۵۰	محبیب اللہ خانصاحب مدرس	
	اینٹ گانون ضلع پیلی بھیت	عہ/
۱۲۵۱	شاہ میر صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۵۲	نامعلوم الاسم معرفت مولوی	
	عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم	
	لکھنؤ	عہ/
۱۲۵۳	رحیم بخش صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۵۴	عنایت ملازم محمد یار خانصاحب "	عہ/
۱۲۵۵	عیدو سبزی فروش "	عہ/
۱۲۵۶	عبدالغفور کوچبان عبدالواجد	
	خانصاحب رئیس "	عہ/
۱۲۵۷	شیخ شکر اللہ عرف نتھو چٹائی ساز "	عہ/
۱۲۵۸	الٰہی بخش صاحب "	عہ/
۱۲۵۹	مستا "	عہ/
۱۲۶۰	سید محمد علی شاہ صاحب ساکن	
	گلاوٹھی ملازم پولیس شاہجہانپور	عہ/
۱۲۶۱	عبداللہ صاحب الہ آبادی	عہ/
۱۲۶۲	شفیع اللہ صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۶۳	شرف الدین خانصاحب "	عہ/
۱۲۶۴	امداد حسین خانصاحب ساکن	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲۶۵	محمدی ملازم ریاست بھاؤنگر	عہ/
۱۲۶۶	منشی شفاعت اللہ خانصاحب	عہ/
۱۲۶۷	محمد یار خانصاحب ملازم ڈاکخانہ	
	شاہجہانپور	عہ/
۱۲۶۸	مسماۃ چاہنی جوگن	عہ/
۱۲۶۹	نثار علی خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۷۰	عبدالرحمن خانصاحب "	عہ/
۱۲۷۱	عبدالحکیم صاحب "	عہ/
۱۲۷۲	حافظ یعقوب علی صاحب امروہہ	
	ضلع مراد آباد	عہ/
۱۲۷۳	مولوی عبدالقادر صاحب "	عہ
۱۲۷۴	مولوی ارتضا علی صاحب نائب تھانہ نونگوی "	عہ/
۱۲۷۵	شیخ دائم علی صاحب "	عہ/
۱۲۷۶	حکیم الطاف علی صاحب "	عہ/
۱۲۷۷	حاجی علیم اللہ صاحب "	عہ/
۱۲۷۸	منشی افضل علی صاحب محرر مال "	عہ/
۱۲۷۹	دلشاد علی صاحب "	عہ/
۱۲۸۰	مولوی عابد علی صاحب "	عہ/
۱۲۸۱	منشی عرفان محمد خانصاحب "	عہ/
۱۲۸۲	منشی ظہور احمد صاحب "	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲۸۳	حافظ شفیق احمد صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	عہ/	۱۳۰۱	عبدالحکیم صاحب	عہ/
۱۲۸۴	عثمان خانصاحب ″	عہ/	۱۳۰۲	عباداللہ صاحب	عہ/
۱۲۸۵	مولوی مختار احمد صاحب امام مسجد کمبوہان	عہ	۱۳۰۳	مستری محمد حسین صاحب نیادہی ٹولہ	عہ/
۱۲۸۶	چودھری امام بخش صاحب امروہہ	عہ/	۱۳۰۴	عبداللہ خانصاحب عالمگیری گنج	عہ/
۱۲۸۷	شیخ عبدالغفور صاحب ″	عہ/	۱۳۰۵	پرورش علی صاحب	عہ/
۱۲۸۸	مولوی سید محمد احسن صاحب ″	عہ/	۱۳۰۶	احمد حسین صاحب ملوکپوری	عہ/
۱۲۸۹	زوجہ حاجی مصطفےٰ علیخاں صاحب ″	عہ/	۱۳۰۷	وزیر خانصاحب سید پورہ	عہ/
۱۲۹۰	عبدالغفور حلوائی ″	عہ/	۱۳۰۸	چودھری ننھے صاحب بدایونی	عہ/
۱۲۹۱	چودھری عبداللہ صاحب ″	عہ/	۱۳۰۹	رحیم بخش صاحب	عہ/
۱۲۹۲	بدر الحسن خانصاحب خلف حامد حسین خانصاحب بریلوی	عہ/	۱۳۱۰	شہزاد علی صاحب محرر جنگی	عہ/
۱۲۹۳	ججن سورتی	عہ/	۱۳۱۱	الٰہی بخش صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۹۴	فضل احمد صاحب شہواروی	عہ/	۱۳۱۲	غلام محمد صاحب چپراسی جنگی بذریعہ وفد چندوسی	عہ/
۱۲۹۵	محمد نعیم خانصاحب	عہ/	۱۳۱۳	اصغر حسین صاحب چپراسی جنگی چندوسی ″	عہ/
۱۲۹۶	مکتوم النساء معصوم النساء صاحبہ	عہ/	۱۳۱۴	کریم بخش صاحب ″	عہ/
۱۲۹۷	حاجی محمد حسین صاحب	عہ/	۱۳۱۵	حفیظ اللہ صاحب ″	عہ/
۱۲۹۸	منشی محمد حسین صاحب مانی والی	عہ/	۱۳۱۶	احمد بخش صاحب جمعدار جنگی چندوسی ضلع مراد آباد	عہ/
۱۲۹۹	حکمت یار خانصاحب پی نویس بریلی	عہ/	۱۳۱۷	محمد حسین صاحب چپراسی جنگی ″	عہ/
۱۳۰۰	مبارک خانصاحب	عہ/	۱۳۱۸	مسیح اللہ خانصاحب جمعدار پولیس	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
١٣١٩	شیخ احمد بخش صاحب بذریعہ وفد چندوسی	عہ/	١٣٣٨	عبدالعزیز صاحب فرخ آبادی	
١٣٢٠	محمد ایوب خانصاحب مختار "	عہ/		ملازم سروس کلب شملہ	عہ/
١٣٢١	منشی نثار علی خانصاحب "	عہ/	١٣٣٩	منشی عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر	
١٣٢٢	محمد ابراہیم صاحب "	عہ/		گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
١٣٢٣	منشی عبدالرحمن صاحب محرر کانجی ہوس	عہ/	١٣٤٠	منشی الہ بخش صاحب کمپوزیٹر "	عہ/
١٣٢٤	چودھری نتھا میوہ فروش "	عہ/	١٣٤١	مسماۃ کریمن خانسامن دکاندار "	عہ/
١٣٢٥	نیاز محمد خانصاحب مراد آبادی "	عہ/	١٣٤٢	شیخ کلن صاحب کمپوزیٹر نمبر ۶	
١٣٢٦	خدا بخش صاحب چودھری "	عہ/		گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
١٣٢٧	عبداللہ خانصاحب محرر منصفی "	عہ/	١٣٤٣	قدرت اللہ خانصاحب ملازم	
١٣٢٨	منشی محمد حسین صاحب محرر چنگی "	عہ/		سروس کلب شملہ	١٣/
١٣٢٩	نامعلوم الاسم "	عہ/	١٣٤٤	نامعلوم الاسم شاہجہانپور	١٠/
١٣٣٠	مقبول احمد صاحب چپراسی چنگی چندوسی	عہ/	١٣٤٥	مرزا بادل بیگ صاحب ملازم	
١٣٣١	حشمت اللہ صاحب "	عہ/		ریاست آنٹ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	١٠/
١٣٣٢	نتھو خان ملازم احمد علی خان صاحب رامپوری	عہ/	١٣٤٦	نامعلوم الاسم	٩/
١٣٣٣	غلام حسین عرف حسو خانصاحب		١٣٤٧	بابت کتب منظومہ نحویہ	٨/
	بیسہ گانوں ضلع بدایون	عہ/	١٣٤٨	بھوری خانصاحب سروس کلب شملہ	٨/
١٣٣٤	کفایت حسین صاحب چپراسی چنگی "	عہ/	١٣٤٩	سید عبدالسبحان صاحب "	٨/
١٣٣٥	بناسنگھ صاحب جمعدار چنگی "	عہ/	١٣٥٠	للن صاحب "	٨/
١٣٣٦	مولوی شبیر حسن صاحب عثمانی "	عہ/	١٣٥١	علی بخش صاحب "	٨/
١٣٣٧	میر باز خانصاحب ملازم سروس کلب شملہ	عہ/	١٣٥٢	قادر بخش و نتھو مزدوران شاہجہانپوری	٨/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۳۵۳	عبدالحکیم بھٹیارہ شاہجہانپور	۸ر	۱۳۷۲	امیر علیخانصاحب پنشنر شاہجہانپوری	۸ر
۱۳۵۴	گجو بھٹیارہ "	۸ر	۱۳۷۳	جلیل خانصاحب "	۸ر
۱۳۵۵	الٰہی بخش بھٹیارہ "	۸ر	۱۳۷۴	شیخ حسین بخش صاحب "	۸ر
۱۳۵۶	نظام الدین صاحب "	۸ر	۱۳۷۵	حاجی انتظام علی صاحب امروہہ	۸ر
۱۳۵۷	گھسیٹے حجام "	۸ر	۱۳۷۶	حاجی علیم اللہ صاحب "	۸ر
۱۳۵۸	بصیر احمد صاحب سہسوان ضلع		۱۳۷۷	سید شبیر علی صاحب "	۸ر
	بدایون	۸ر	۱۳۷۸	قاسم علی خانصاحب بھوری	۸ر
۱۳۵۹	ظہیر الدین صاحب طالب علم		۱۳۷۹	ملا چھیبی بذریعہ وفد امروہہ	۸ر
۱۳۶۰	گوپامؤ ضلع ہردوئی	۸ر	۱۳۸۰	خیراتی خانصاحب "	۸ر
۱۳۶۱	کریم اللہ حجام شاہجہانپوری	۸ر	۱۳۸۱	منشی نبی بخش صاحب اسٹور کیپر شملہ	۸ر
۱۳۶۲	حاجی محمد حسین خانصاحب "	۸ر	۱۳۸۲	عمر خانصاحب بذریعہ وفد بریلی	۸ر
۱۳۶۳	حاجی محمد حسن خانصاحب "	۸ر	۱۳۸۳	ماسٹر محمد اسمعیل صاحب کمپوزیٹر شملہ	۸ر
۱۳۶۴	سلامت اللہ خانصاحب "	۸ر	۱۳۸۴	صدیق احمد صاحب بذریعہ وفد بریلی	۸ر
۱۳۶۵	شیر علیخانصاحب "	۸ر	۱۳۸۵	نور محمد صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۸ر
۱۳۶۶	نتھو خانصاحب "	۸ر	۱۳۸۶	منشی بسنت صاحب محرر وفد چندوسی	۸ر
۱۳۶۷	شیخ امیر حسن صاحب کمپوزیٹر "	۸ر	۱۳۸۷	حافظ فخر الدین صاحب نابینا شملوی	۸ر
۱۳۶۸	شیخ چھدا صاحب "	۸ر	۱۳۸۸	خلیل شاہ صاحب بسولی ضلع بدایون	۸ر
۱۳۶۹	مہتران جلسہ ندوۃ العلما "	۸ر	۱۳۸۹	علی بخش صاحب شملوی	۸ر
۱۳۷۰	ملازم عزیز خانصاحب "	۸ر	۱۳۹۰	لالہ موہن لال صاحب خزانچی میونسپل	
۱۳۷۱	بہچی شیخ مقصود علی صاحب "	۸ر		چندوسی ضلع مراد آباد	۸ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۳۹۱	عبدالرحمٰن صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۸ر	۱۴۰۵	نامعلوم الاسم بابت قیمت لباس	ے ر
۱۳۹۲	لالہ گوری پرشاد صاحب جمعدار جنگی	۸ر	۱۴۰۶	رحمٰن خانصاحب سروس کلب شملہ	۴ر
۱۳۹۳	عبدالغفار صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۸ر	۱۴۰۷	محمد ضمیر صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۴	تصدق بیگ صاحب	۸ر	۱۴۰۸	حسین بخش صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۵	چندہ مستورات وردفتر بہ ایام		۱۴۰۹	قادر بخش صاحب 〃	۴ر
	جلسہ شاہجہانپور	۸ر	۱۴۱۰	خیراتی باورچی مہمانان جلسہ	
۱۳۹۶	امانت خانصاحب سروس کلب شملہ	۸ر		ندوۃ العلما شاہجہانپور	۴ر
۱۳۹۷	معرفت منشی عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر		۱۴۱۱	حسو صاحب 〃	۴ر
	گورنمنٹ پریس شملہ	۷ر۳	۱۴۱۲	عنایت اللہ صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۸	عیدالملازم لطافت علیخانصاحب		۱۴۱۳	خیاطہ 〃	۴ر
	شاہجہانپوری	۷ر	۱۴۱۴	زوجہ عبدالرحیم صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۹	ازخانہ میر ہاشم علی صاحب کمپوزیٹر		۱۴۱۵	خادمہ 〃	۴ر
	گورنمنٹ شملہ	۶ر۲		سلو بہشتی ازطرف ولی وسیدن	
۱۴۰۰	مزدوران جلسہ ندوۃ العلما شاہجہانپور	۶ر	۱۴۱۶	والدین خود 〃	۴ر
۱۴۰۱	صالح محمد خان عرابچی ملازم مولوی		۱۴۱۷	جمن بہشتی ازطرف عبداللہ وعزیزان	
	مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور	۶ر	۱۴۱۸	والدین خود 〃	۴ر
۱۴۰۲	سید نظام علی صاحب 〃	۵ر	۱۴۱۹	عنایت مزدور 〃	۴ر
۱۴۰۳	عظمت اللہ خان ملازم ریاست آنولہ		۱۴۲۰	قاسم علی صاحب رنگساز 〃	۴ر
	تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	۵ر	۱۴۲۱	نیاز اللہ صاحب کاشتکار 〃	۴ر
۱۴۰۴	منشی محرم علی ملازم ریاست 〃	۵ر	۱۴۲۲	حافظ برکت اللہ خانصاحب 〃	۴ر

[illegible]	نام نامی	[illegible]
١٤٢٣	فخر الدین صاحب شاہجہانپوری	۴ر
١٤٢٤	شیخ سیندھا صاحب "	۴ر
١٤٢٥	قدر علی خانصاحب ایام جلسہ	
	شاہجہانپور	۴ر
١٤٢٦	امام خانصاحب کوچبان شاہجہانپوری	۴ر
١٤٢٧	رحمٰن خانصاحب کوچبان "	۴ر
١٤٢٨	عبد الکریم صاحب کوچبان "	۴ر
١٤٢٩	غلام امام حجام شاہجہانپوری	۴ر
١٤٣٠	ملازم شفیق اللہ صاحب "	۴ر
١٤٣١	دھومن مستری "	۴ر
١٤٣٢	الٰہی بخش نائیز "	۴ر
١٤٣٣	ناصر خانصاحب "	۴ر
١٤٣٤	محمد یٰسین حجام "	۴ر
١٤٣٥	شیخ رجب علی صاحب "	۴ر
١٤٣٦	برکت "	۴ر
١٤٣٧	حشمت خان عرائجی تجمل حسین خانصاحب	۴ر
١٤٣٨	اکبر علی خانصاحب	۴ر
١٤٣٩	محمد دین خانصاحب پنجابی ایام	
	جلسہ شاہجہانپور	۴ر
١٤٤٠	بلدیو کاچھی "	۴ر
١٤٤١	زوجہ حسام الدین صاحب ایام	
	جلسہ شاہجہانپور	۴ر
١٤٤٢	عیدو شاہجہانپوری	۴ر
١٤٤٣	نامعلوم الاسم	۴ر
١٤٤٤	نامعلوم الاسم ایام جلسہ شاہجہانپور	۴ر
١٤٤٥	میاں مُنّو صاحب	۴ر
١٤٤٦	نامعلوم الاسم شاہجہانپور	۴ر
١٤٤٧	خلیل بہشتی۔ وفد امروہہ	۴ر
١٤٤٨	رمضانی وفد بریلی	۴ر
١٤٤٩	دراز خانصاحب ملازم روئی گدام شملہ	۴ر
١٤٥٠	سید تجمل حسین کمپوزیٹر سیکشن نمبر۱	
	گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر
١٤٥١	میر ہاشم علی صاحب سیکشن نمبر۲	
١٤٥٢	گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر
١٤٥٣	حسن الدین صاحب "	۴ر
١٤٥٤	ولایت علی شاہ صاحب "	۴ر
١٤٥٥	چراغ شاہ وکریم الدین صاحب نمبر۲ "	۴ر
١٤٥٦	اکبر علی صاحب "	۴ر
١٤٥٧	عبد الرحمٰن خانصاحب نمبر۳ "	۴ر
١٤٥٨	خدا بخش صاحب نمبر۳ "	۴ر

نمبر	نام نامی	تعداد	نمبر	نام نامی	تعداد
۱۴۵۹	عمر الدین صاحب نمبر ۳ گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر	۱۴۷۷	کریمن و حمیدن و نجیبن شاہجہانپوری	۳ر
			۱۴۷۸	میاں شاد محمد صاحب	۳ر
۱۴۶۰	عبد الغنی صاحب ″	۴ر	۱۴۷۹	شیخ الہ دین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۳ر
۱۴۶۱	غلام حسین صاحب ″	۴ر	۱۴۸۰	عنایت اللہ صاحب شاہجہانپوری	۲ر
۱۴۶۲	میران بخش صاحب ″	۴ر	۱۴۸۱	عبد اللہ خانصاحب سروس کلب شملہ	۲ر
۱۴۶۳	عبد الفضل صاحب ″	۴ر	۱۴۸۲	خدا بخش صاحب ″	۲ر
۱۴۶۴	برکت اللہ صاحب نمبر ۸ ″	۴ر	۱۴۸۳	احمد علی صاحب ″	۲ر
۱۴۶۵	اللہ دا رام صاحب ″	۴ر	۱۴۸۴	شکر اللہ خانصاحب ″	۲ر
۱۴۶۶	عبد العزیز صاحب ″	۴ر	۱۴۸۵	امام بخش صاحب شاہجہانپوری	۲ر
۱۴۶۷	سراج الدین و امام الدین صاحبان ″	۴ر	۱۴۸۶	نامعلوم الاسم ″	۲ر
۱۴۶۸	ظہور احمد صاحب ″	۴ر	۱۴۸۷	حیدر علی صاحب کلاہ فروش بریلی	۲ر
۱۴۶۹	ممتاز حسن صاحب ″	۴ر	۱۴۸۸	مزدور شاہجہانپور	۲ر
۱۴۷۰	محمد علی صاحب ″	۴ر	۱۴۸۹	نامعلوم الاسم ″	۲ر
۱۴۷۱	حاکم علی شاہ صاحب ″	۳ر	۱۴۹۰	بیوی صاحبہ ″	۲ر
۱۴۷۲	جھنڈی خانصاحب ″	۴ر	۱۴۹۱	خادمہ ″	۲ر
۱۴۷۳	غلام احمد صاحب ″	۴ر	۱۴۹۲	امداد حسین صاحب بریلی	۲ر
۱۴۷۴	بابو بپن بہاری صاحب اسسٹنٹ فورمین شملہ	۴ر	۱۴۹۳	حشمت حسین خان گاڑیبان تحصیل حسین خانصاحب ٹیس شاہجہانپور	۲ر
۱۴۷۵	منشی قطب الدین صاحب کمپوزیٹر شملہ	۴ر	۱۴۹۴	حاجی رحمت اللہ صاحب بریلی	۲ر
۱۴۷۶	مساۃ دخاتن جوگن شاہجہانپوری	۳ر	۱۴۹۵	شمس الدین صاحب طالبعلم مدرسہ ″	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۴۹۶	شمس الدین صاحب طالب العلم مدرسہ بریلی	۲ر		گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر
۱۴۹۷	حفیظ اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	۲ر	۱۵۱۴	رحمت علی شاہ صاحب "	۲ر
۱۴۹۸	امیر الدین خانصاحب "	۲ر	۱۵۱۵	محمد شفیع صاحب "	۲ر
۱۴۹۹	پیرا پریسمین ایام جلسہ شاہجہانپور	۲ر	۱۵۱۶	محمد تقی الدین صاحب "	۲ر
۱۵۰۰	پیر خانصاحب "	۲ر	۱۵۱۷	سکندر خانصاحب "	۲ر
۱۵۰۱	اکبر علی خانصاحب دفتری "	۲ر	۱۵۱۸	شیخ فخر الدین صاحب سیکشن نمبر ۲ "	۲ر
۱۵۰۲	فجن خانصاحب دفتری "	۲ر	۱۵۱۹	غلام رسول صاحب "	۲ر
۱۵۰۳	بادل خانصاحب "	۲ر	۱۵۲۰	نواب حسن "	۲ر
۱۵۰۴	شہامت خانصاحب "	۲ر	۱۵۲۱	سراج الدین احمد صاحب "	۲ر
۱۵۰۵	ننھو سقا "	۲ر	۱۵۲۲	حلیم بیگ صاحب سیکشن نمبر ۳	
۱۵۰۶	میاں خانصاحب "	۲ر		گورنمنٹ پریس۔ شملہ	۲ر
۱۵۰۷	زوجۂ قاسم علی خانصاحب شاہجہانپور	۲ر	۱۵۲۳	قمر الدین صاحب دوم "	۲ر
۱۵۰۸	حافظ عبد الحی صاحب علیگڈھی	۲ر	۱۵۲۴	سعید الدین صاحب سیکشن نمبر ۳ "	۲ر
۱۵۰۹	شیخ کفایت اللہ صاحب امروہہ		۱۵۲۵	سراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۳ "	۲ر
	ضلع مراد آباد	۲ر	۱۵۲۶	روزن علی صاحب کمپوزیٹر "	۲ر
۱۵۱۰	شیخ عبد اللہ نجار "	۲ر	۱۵۲۷	عبد الرشید صاحب کمپوزیٹر "	۲ر
۱۵۱۱	سلیم اللہ ملازم منشی عبد الکریم صاحب		۱۵۲۸	شیخ عبد اللہ صاحب "	۲ر
	وفد امروہہ	۲ر	۱۵۲۹	ممتاز احمد صاحب "	۲ر
۱۵۱۲	اکبر صاحب وفد بریلی	۲ر	۱۵۳۰	واجد علی خانصاحب "	۲ر
۱۵۱۳	وزیر خانصاحب سیکشن نمبر ۱	۲ر	۱۵۳۱	عبد الرحمن خانصاحب "	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۳۲	نور احمد صاحب شملوی	۲ر	۱۵۵۲	فرزند علی شاہ صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر
۱۵۳۳	محمد اسحاق گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر	۱۵۵۳	جلال الدین احمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۴	عبدالغفار خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۵۴	مجید حسین صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۵	بشیر احمد صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۵	محمد عظیم صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۶	سراج الدین صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۶	کرم بخش صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۷	نور احمد صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۷	خضر محمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۸	حبیب اللہ صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۸	قیمت فروخت 〃	۲ر
۱۵۳۹	عبدالکریم صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۹	الٰہی بخش صاحب کمپوزیٹر 〃	۲ر
۱۵۴۰	ولی محمد صاحب 〃	۲ر	۱۵۶۰	کرم بخش صاحب 〃	۲ر
۱۵۴۱	عبدالشکور صاحب 〃	۲ر	۱۵۶۱	وزیر حسن صاحب ملازم سروس کلب 〃	۲ر
۱۵۴۲	سراج الدین صاحب 〃	۲ر	۱۵۶۲	آل احمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۴۳	خدا بخش صاحب نمبر۲ 〃	۲ر	۱۵۶۳	فدا حسین صاحب 〃	۲ر
۱۵۴۴	محمد نذیر صاحب کمپوزیٹر 〃	۲ر	۱۵۶۴	مولوی محمد حسین کمپوزیٹر گورنمنٹ	
۱۵۴۵	رحیم الدین صاحب نمبر۲ 〃	۲ر		پریس۔ شملہ	۲ر
۱۵۴۶	جمن خانصاحب نمبر۲ 〃	۲ر	۱۵۶۵	میاں جیٹھو ملازم روئی گودام 〃	۲ر
۱۵۴۷	وفات اللہ صاحب نمبر۲ 〃	۲ر	۱۵۶۶	مرزا جہانگیر بیگ صاحب	
۱۵۴۸	حیدر خانصاحب 〃	۲ر		آنٹ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور	۲ر
۱۵۴۹	اکبر علی خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۶۷	دوست محمد ملازم ریاست 〃	۱ر
۱۵۵۰	ابوالحسن خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۶۸	محمد ابراہیم صاحب سروس کلب شملہ	۱ر
۱۵۵۱	ابراہیم خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۶۹	غوث خانصاحب 〃	۱ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۷۰	فمتو کافی شاہجہانپوری	ا ر
۱۵۷۱	سید دلدار علی صاحب ″	ا ر
۱۵۷۲	بشیر الدین صاحب امام جلسہ ″	ا ر
۱۵۷۳	کلن خانصاحب پریسمین ″	ا ر
۱۵۷۴	امجد علی صاحب ″	ا ر
۱۵۷۵	حشمت علی صاحب ″	ا ر
۱۵۷۶	رمضانی صاحب ″	ا ر
۱۵۷۷	صاحب دین صاحب ″	ا ر
۱۵۷۸	صبیہ حاجی شہامت خانصاحب ″	ا ر
۱۵۷۹	بدلو فقیر امروہہ ضلع مراد آباد	ا ر
۱۵۸۰	عزیز الدین صاحب سیکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس شملہ	ا ر
۱۵۸۱	عبد الرزاق صاحب ″	ا ر
۱۵۸۲	عبد الرشید صاحب کمپوزیٹر ″	ا ر
۱۵۸۳	عبد الرزاق صاحب کمپوزیٹر نمبرہ ″	ا ر
۱۵۸۴	محمد مشیر صاحب ″	ا ر
۱۵۸۵	عبد الغفور صاحب ″	ا ر
۱۵۸۶	نبی بخش صاحب نمبر ۲ ″	ا ر
۱۵۸۷	خانصاحب ″	ا ر
۱۵۸۸	مرزا وزیر بیگ صاحب کمپوزیٹر ″	ا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۸۹	واجد علی صاحب شملوی	ا ر
۱۵۹۰	متفرق	۸ ر
۱۵۹۱	باز خانصاحب	۲ ر
۱۵۹۲	قیمت علماے سلف عطیہ مولوی حبیب الرحمان خانصاحب رئیس بھیکن پور معرفت مولوی غلام محمد صاحب	[illegible]

فہرست چندہ دہندگان خزانہ محمدیہ بابت سال ششم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۹۳	مولوی سلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ آگر ملک مالوہ	[illegible]
۱۵۹۴	حافظ محمد سعید صاحب اہلمد محکمہ بند وبست قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ	[illegible]
۱۵۹۵	حاجی عبد الرحیم صاحب بن حاجی اسمعیل مرحوم بخشی بازار کٹک	[illegible]
۱۵۹۶	متفرق چندہ از کاکوری	[illegible]
۱۵۹۷	منشی احمد حسن صاحب پیشکار تعلیمات ریاست رامپور	[illegible]
۱۵۹۸	منشی محمد عمر صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	[illegible]

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۹۹	داروغہ عبد الصمد صاحب و منشی عبد الرحمٰن صاحب	ے/
۱۶۰۰	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۳صہ/
۱۶۰۱	عبد اللہ حاجی احمد صاحب امرتلا اسٹریٹ کلکتہ	۸۰ہے/
۱۶۰۲	منشی سرفراز علی صاحب بی اے رئیس فیض آباد	ے/
۱۶۰۳	منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۶۰عہ/
۱۶۰۴	منشی ساجد علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۶عہ/
۱۶۰۵	منشی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	۱۹۰عہ/
۱۶۰۶	منشی اعجاز علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۳۱عہ/
۱۶۰۷	ڈپٹی مولوی امجد علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۲عہ/
۱۶۰۸	منشی اشرف علی صاحب	
۱۶۰۹	کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۳/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۱۰	منشی عبد الرفیع صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۱/
۱۶۱۱	اہلخانہ محمد یوسف صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۰/
۱۶۱۲	منشی احمد علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	ے۰/
۱۶۱۳	منشی سلطان حسن صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	ے۰/
۱۶۱۴	منشی تجمل حسین صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۶/
۱۶۱۵	منشی افتخار حسین صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۴/
۱۶۱۶	منشی عبد العلی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۳/

فہرست جائداد موقوفہ جو ضلع شاہجہانپور میں اور اسکے بعد حاصل ہوئین

نمبر	نام واقف و بیع کنندگان حقیت	موضع جس میں جائداد موقوفہ واقع ہے	تعداد حقیت موقوفہ	تعداد حقیت جو بیع ہوئی	تعداد مالگذاری	تعداد منافع جائداد بعد ادائے مالگذاری	ادخال منافع
۱۶۱۷	مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس محلہ تارین بہادر گنج شاہجہانپور	ہمزہ پور محال اول پرگنہ نگوہی متعلق تحصیل تلہر	۱۰ بسوہ	۰	لما بعہ ۰۶ر	سالہ بعہ ۱۰ر	اما لہ بعہ ۰۱۲ر
۱۶۱۸	مسماۃ بنی بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالواجد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور	پیپر داس پرگنہ جلال آباد؟ تحصیل پوایان	۱۰ بسوہ	۰	سالہ بعہ ۲ر	بارہ بعہ ۴ر۱۰	ما صہ ۲ر۱۳
۱۶۱۹	بنی بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالواجد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور	اندلاپور پرگنہ جلال آباد؟ تحصیل پوایان	۱۵ بسوہ	۰	بارہ لہ ۱۱ر	بارہ بعہ ۱۱ر۱	بعہ ۱۵ر۲
۱۶۲۰	مسماۃ رحیم النسا بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	ہمزہ پور محال دوم پرگنہ نگوہی متعلق تحصیل تلہر	۱۰ بسوہ	۰	سالا بعہ ۱۳ر۹	سا بعہ ۱۰ر۱	سالہ ۲ر۸
۱۶۲۱	ملک محمود خانصاحب ولد ملک غلام محی الدین خانصاحب ساکن ضیا خیل شاہجہانپور	خاص محلہ بالا تراہی	۴ بسوہ پختہ اراضی معافی	۰	۱ر	۰	۱ر
۱۶۲۲	احمد حسین خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	مصری پور پرگنہ شاہجہانپور	۲ بیگہ ۱۲ بسوہ پختہ اراضی بازیافت	۰	بعہ ۹ر۵	صہ ۰ر۱	عہ ۳ر۱۰

نمبر شمار	نام وقف مع بیع کنندگان حقیت	موضع جس میں جائداد موقوفہ واقع ہے	تعداد جائداد موقوفہ مزروعہ	تعداد جائداد موقوفہ غیر مزروعہ	تعداد آمدنی کل سالانہ	تعداد اخراجات متعلقہ ٹیکس	آمدنی منافع
۱۶۲۳	احمد حسین خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	۔	۳ بیگہ ۳ بسوہ اراضی معافی	۰	معہ ۸ر	۰	معہ ۸ر
۱۶۲۴	شیخ عبدالغنی صاحب محلہ حسین پورا شاہجہانپور	موضع جبوبی تھوک سیداپور پرگنہ شاہجہانپور	۰	۹ بیگہ پختہ ۲ بسوہ	لعہ ۲ر۱۰	معہ ۲ر۱۰	لعہ ر
۱۶۲۵	شیخ نصیراللہ و شیخ شکراللہ چودھری محمد زئی شاہجہانپور		۸ بیگہ ۹ بسوہ اراضی خام معافی	۰	لعہ ۸ر	۰	لعہ ۸ر
۱۶۲۶	مسماۃ صغری بیگم صاحبہ زوجہ اسرار حسین خانصاحب محلہ متانی شاہجہانپور	سکروی پرگنہ کانٹ متعلق تحصیل شاہجہانپور		۲ بسوہ ۱۲ بسوانسی ۸ کچوانسی ۱/۳ طسوانسی	مابعہ ۰۵ر	لعہ	معہ ۰۵ر
۱۶۲۷	حیدر حسین خانصاحب محلہ زیر قلعہ شاہجہانپور	کھرپلاپیر محال سویم پرگنہ جیون متعلق تحصیل شاہجہانپور	۶ بیگہ خام نمبری ۳۴۳	۰	۷ر	۰	۷ر
۱۶۲۸	ملک سخاوت علی خان ولد ملک نظام علی خان ساکن شاہجہانپور محلہ جہان شاہ	شہر خاص محلہ عبداللہ گنج	۲۴ بیگہ خام ۴ بسوہ نمبری ۱۲۲۲	۰	معہ	۰	معہ
۱۶۲۹	مسماۃ ننھی زوجہ کلن خان قوم شیخ ساکن جندوسی پرگنہ بلاری ضلع مرادآباد	جندوسی پرگنہ بلاری ضلع مرادآباد	ایک منزل دوکان پختہ	۰	معہ	۰	معہ
					میزان کل منافع		[illegible]

فہرست چندۂ میزبانی جلسۂ ششم ندوۃ العلما منعقدۂ شاہجہانپور

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۳۰	راجہ عبدالہادی خانصاحب آنٹ ضلع شاہجہانپور	ما عہ
۱۶۳۱	چودھری شکر اللہ صاحب و نصر اللہ صاحبان ازطرف برادری گاؤ قصابان محلہ محمد زئی شاہجہانپور	ما عہ
۱۶۳۲	مولوی حاجی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور	ما عسہ
۱۶۳۳	مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور	ما عہ
۱۶۳۴	معرفت حاجی کرم علی صاحب چودھری سبزی فروش از برادران چوبرجی شاہجہانپور	سہ
۱۶۳۵	چودھری حفیظ اللہ صاحب تاجر محمد زئی شاہجہان پور	سہ
۱۶۳۶	ڈپٹی عثمان خانصاحب پختہ تالاب	عہ
۱۶۳۷	محمد عبدالرزاق خانصاحب نگی چوپال	عہ
	بابو رفیع اللہ خانصاحب معرفت منشی رفعت علی صاحب رئیس گاڑی پورہ شاہجہان پور	صہ
۱۶۳۸	عبدالعلی خانصاحب معرفت حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل امینی زئی شاہجہان پور	صہ
۱۶۳۹	چندہ اہل محلہ محمد زئی معرفت شیخ عالم میانصاحب خلیفہ سید ابوالحسین نوری میانصاحب	عسہ ۲ر
۱۶۴۰	ملک حافظ محمد کفایت اللہ خانصاحب محلہ خلیل شاہجہانپور	عسہ
۱۶۴۱	شیخ غلام علی صاحب از راولپنڈی بذریعہ منی آرڈر محمد زئی شاہجہانپور	عسہ
۱۶۴۲	تجمل حسین خانصاحب ہاتھی تھان	عسہ
۱۶۴۳	منشی محمد رفعت علی صاحب رئیس گاڑیپورہ	عسہ
۱۶۴۴	حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل تارین	عسہ
۱۶۴۵	خان بہادر محمد سخاوت حسین صاحب بدایونی وکیل جھنڈا کلان شاہجہانپور	عسہ
۱۶۴۶	حکیم بشیر اللہ خانصاحب ایمی زئی	سہ
۱۶۴۷	حاجی محمد سعید خانصاحب نگی چوپال	سہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۴۸	عبدالمجید خانصاحب سوداگر رنگی چوپال شاہجہان پور	عہ
۱۶۴۹	عبدلحمید خانصاحب سوداگر رنگی چوپال شاہجہان پور	عہ
۱۶۵۰	سید غلام محی الدین صاحب گاڑیپور ؎	دعہ
۱۶۵۱	احمد حسن خانصاحب عرف جمعہ خانصاحب خلیل شاہجہانپور	دعہ
۱۶۵۲	محمد احمد میانصاحب نبیرہ مولے میانصاحب تراہی شاہجہانپور	دعہ
۱۶۵۳	محمد عبداللہ خانصاحب سب انسپکٹر معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	ءعہ
۱۶۵۴	قدرت اللہ خانصاحب انسپکٹر مہمند شاہجہانپور	عہ
۱۶۵۵	علی حسن خانصاحب باقرزئی ؎	عہ
۱۶۵۶	زوجہ لطف علیخانصاحب علی زئی ؎	عہ
۱۶۵۷	داروغہ امداد حسین خانصاحب ہاتھی تھان شاہجہان پور	عہ
۱۶۵۸	محمد اکبر علی خانصاحب لازاک ؎	عہ
۱۶۵۹	خان بہادر ڈاکٹر کرامت اللہ خانصاحب ؎	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۶۰	سلامت اللہ خانصاحب انسپکٹر رنگی چوپال شاہجہانپور	عہ
۱۶۶۱	نادر زمانخانصاحب علی زئی ؎	عہ
۱۶۶۲	احمد حسن خانصاحب علی زئی ؎	عہ
۱۶۶۳	حبیب اللہ خانصاحب علی زئی ؎	عہ
۱۶۶۴	خورشید علی میانصاحب ککرا ؎	عہ
۱۶۶۵	منشی التفات حسین صاحب وکیل تاجوخیل۔ شاہجہان پور	عہ
۱۶۶۶	حافظ محمد برکت علی صاحب پیلی بھیت	عہ
۱۶۶۷	شیخ امیر حسن صاحب باقرزئی شاہجہان پور	عہ
۱۶۶۸	مظفر حسین خانصاحب قریب اسٹیشن ؎	عہ
۱۶۶۹	محمد مظفر حسین خانصاحب خلیل ؎	عہ
۱۶۷۰	غلام غوث خانصاحب ؎ ؎	عہ
۱۶۷۱	فضل حسین خانصاحب تحصیلدار سروہی پنشنر رنگ محل شاہجہانپور	عہ
۱۶۷۲	زوجہ ابوالحسن خانصاحب مرحوم خلیل۔ شاہجہانپور	عہ
۱۶۷۳	احمد علی خانصاحب تارین ؎	عہ
۱۶۷۴	امیر حسن خانصاحب خلیل ؎	عہ

نمبر	نام نامی	تعداد
۱۶۷۵	حامد حسین خانصاحب ہاتھی تھان شاہجہان پور	عہ
۱۶۷۶	عنایت حسین خانصاحب ہاتھی تھان شاہجہان پور	عہ
۱۶۷۷	محمد نیاز الدین صاحب خلف شیخ محمد نجم الدین صاحب از کوہ نینی تال ساکن جھمند شاہجہان پور	عہ
۱۶۷۸	منشی عبدالرحمن صاحب ملازم ریاست معرفت فضل حسین خانصاحب نگ محلا شاہجہان پور	عہ
۱۶۷۹	خان بہادر منشی عبدالحق صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب پیلی بھیت گاڑی پورہ شاہجہانپور	عہ
۱۶۸۰	مولوی رضی الدین صاحب بدایونی وکیل ملاخیل شاہجہانپور (بذریعہ نوٹ)	عہ
۱۶۸۱	صبیح الدین میانصاحب رئیس ککرا شاہجہانپور	عہ
۱۶۸۲	قاسم علی میانصاحب ککرا "	عہ
۱۶۸۳	بشیر علی خانصاحب انسپکٹر علی زئی	سلہ معہ
۱۶۸۴	معرفت عبدالغفور صاحب بودھی پور"	معہ
۱۶۸۵	حاجی عبدالرحمن خانصاحب باقرزئی"	صر
۱۶۸۶	عبداللہ خانصاحب پختہ تالاب شاہجہان پور	صر
۱۶۸۷	عبدالقادر خانصاحب جھمند "	صر
۱۶۸۸	محمد ولی خانصاحب پختہ تالاب"	صر
۱۶۸۹	محمد مظہر حسین خانصاحب خلیل"	صر
۱۶۹۰	دوست محمد خانصاحب ماسٹر اسکول ساکن شاہجہان پور	صر
	از سہارنپور بذریعہ منی آرڈر	صر
۱۶۹۱	خان بہادر خانصاحب ساکن ککرا شاہجہانپور	صر
۱۶۹۲	منشی محمد حسین صاحب وکیل چوروہا"	صر
۱۶۹۳	سید محمد نور میانصاحب جھنڈا کلاں"	صر
۱۶۹۴	احسان خانصاحب وکیل چوروہا"	صر
۱۶۹۵	داروغہ سید واجد علی میانصاحب دلی ناک شاہجہان پور	صر
۱۶۹۶	مرزا نیاز بیگ صاحب ککرا "	صر
۱۶۹۷	فرید الدین خانصاحب ڈپٹی کلکٹر گاڑیپورہ شاہجہان پور	صر
۱۶۹۸	محمد حیدر علی خانصاحب تارین بہادر گنج۔ شاہجہانپور	صر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۹۹	مولوی محمد اعظم شاہ صاحب مصنف رسالہ اکمل المنشور تاجوخیل شاہجہانپور	صہ/
۱۷۰۰	ناصر علی خانصاحب باڑوزئی "	صہ/
۱۷۰۱	قاضی سید محمد حسن میانصاحب جھنڈا کلاں شاہجہان پور	صہ/
۱۷۰۲	ڈاکٹر لطف علی خانصاحب پنشنر تاجوخیل شاہجہانپور	صہ/
۱۷۰۳	ہدایت حسین خانصاحب خلف شیر بہادر خانصاحب خلیل شاہجہانپور	صہ/
۱۷۰۴	محفوظ علی صاحب مہمن گرڈھی "	صہ/
۱۷۰۵	مولوی فضل الرحمن صاحب محمد زئی "	صہ/
۱۷۰۶	فصاحت اللہ خانصاحب امین زئی "	صہ/
۱۷۰۷	نقشبند خانصاحب سب انسپکٹر سردی ضلع بریلی ساکن شاہجہانپور	صہ/
۱۷۰۸	زوجہ ابرار حسن خانصاحب امین لبسولی متانی۔ شاہجہانپور	صہ/
۱۷۰۹	عبد القادر خانصاحب خلیل "	صہ/
۱۷۱۰	غلام جیلانی خانصاحب "	صہ
۱۷۱۱	مولوی ضیاء الحسن صاحب رئیس بھیراون شاہجہانپور وکیل منصفی تلہر	صہ/
۱۷۱۲	فرید اللہ خانصاحب علی زئی شاہجہانپور	صہ/
۱۷۱۳	حافظ امام الدین صاحب باقرزئی شاہجہانپوری ازغازیپور بذریعہ منی آرڈر	صہ/
۱۷۱۴	محمد طاہر خانصاحب جر پارچہ بھاگلپور معرفت حاجی مولوی عبد الواحد خانصاحب	صہ/
۱۷۱۵	منشی احمد حسن خانصاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	صہ/
۱۷۱۶	محمد اسحاق خانصاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب رئیس گاڑیپورہ شاہجہان پور	صہ/
۱۷۱۷	سلامت اللہ خانصاحب ساکن حیات پورہ شاہجہان پور	صہ/
۱۷۱۸	منشی انوار حسین صاحب وکیل معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہان پور	صہ/
۱۷۱۹	محمد اسمعیل خانصاحب سب انسپکٹر معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	صہ
۱۷۲۰	سید محمد امین الدین صاحب معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	صہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۷۲۱	ملک اکبر خانصاحب تاجو خیل	
	شاہجہان پور	صہ/
۱۷۲۲	حبیب احمد خانصاحب عزیز	
	احمد خانصاحب متانی شاہجہانپور	صہ/
۱۷۲۳	حافظ محمود خانصاحب مہمند "	للعہ/
۱۷۲۴	روشن علی خانصاحب خویش	
	ابو الحسن خانصاحب مرحوم مہمند	
	جلال نگر شاہجہان پور	للعہ/
۱۷۲۵	عبدالرؤف خانصاحب ڈاکٹر	
	مہمند جلال نگر شاہجہان پور	للعہ/
۱۷۲۶	محمد عرفان خانصاحب تارین "	للعہ/
۱۷۲۷	مولوی علیم الدین صاحب متانی "	للعہ/
۱۷۲۸	حمید حسین خانصاحب بالای قلعہ "	للعہ/
۱۷۲۹	کرم علی خانصاحب ابن امین زئی "	للعہ/
۱۷۳۰	محمد صادق علی صاحب معرفت منشی	
	رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	للعہ/
۱۷۳۱	شیخ حامد حسن صاحب منصف پوایان	
	ضلع شاہجہانپور معرفت سید	
	امین الدین صاحب نائب تحصیلدار	للعہ/
۱۷۳۲	مہمند خانصاحب معرفت محمد محی الدین	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	خانصاحب درک زئی شاہجہانپور	للعہ/
۱۷۳۳	محمد صاحب تمباکو فروش معرفت	
	محمد فخر الدین خانصاحب	للعہ/
۱۷۳۴	ملک سخاوت علی خانصاحب مہمند شاہ	
	شاہجہان پور	للعہ/
۱۷۳۵	شیخ شمشاد علی صاحب کمپوڈر	
	شفاخانہ خلیل شاہجہانپور	سے/
۱۷۳۶	حسن علی خانصاحب عرف حسن خان	
	صاحب بارڈو زئی شاہجہانپور	سے/
۱۷۳۷	شکر اللہ صاحب سبزی فروش	
	محمد زئی شاہجہانپور	سے/
۱۷۳۸	احمد شاہ خانصاحب محمد شاہ	
	خانصاحب پسران محمد غوث خانصاحب	
	محمد زئی شاہجہانپور	سے/
۱۷۳۹	شیخ عبدالغفور صاحب لودھے پور "	سے/
۱۷۴۰	محمد شفاعت اللہ خانصاحب	
	گاڑیپورہ شاہجہان پور	سے/
۱۷۴۱	مولوی مخدوم بخش صاحب مختار	
	پوایان ضلع شاہجہانپور	سے/
۱۷۴۲	احمد سوا خانصاحب حیات پورہ "	ٹکہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۷۴۳	عجائب علیخانصاحب تارین شاہجہانپور	عہ/		محمد زئی شاہجہان پور	عہ/
۱۷۴۴	ابوالحسن خانصاحب نگی چوپال "	عہ/	۱۷۵۹	محمد امین خانصاحب باقرزئی "	عہ/
۱۷۴۵	قدرت خانصاحب امین زئی "	عہ/	۱۷۶۰	منشی شیخ ابرار حسین صاحب	
۱۷۴۶	ملک شیر علیخانصاحب " "	عہ/		مختار عام معرفت منشی رفعت علی صاحب	
۱۷۴۷	عبدالکریم خانصاحب ملاخیل "	عہ/		محمد زئی شاہجہان پور	عہ/
۱۷۴۸	حافظ عبدالغنی خانصاحب نگی چوپال "	عہ/	۱۷۶۱	منشی علی حسین صاحب کارندہ	
۱۷۴۹	محمد فضل خان صاحب معرفت			معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	
	محمد فخرالدین خانصاحب	عہ/		محمد زئی شاہجہان پور	عہ/
۱۷۵۰	حاجی فیض اللہ خانصاحب خلیفہ		۱۷۶۲	منشی شیخ محمود احمد صاحب گرداور	
	تارین ضلع شاہجہان پور	عہ/		معرفت منشی رفعت علی صاحب	
۱۷۵۱	سید سلیم شاہ صاحب تاجوخیل "	عہ/		محمد زئی شاہجہان پور	عہ/
۱۷۵۲	مصاحب علیخانصاحب عرف موسیٰ		۱۷۶۳	سید دلاور علی صاحب منیجر معرفت	
	خانصاحب علی زئی شاہجہانپور	عہ/		منشی رفعت علی صاحب محمد زئی	
۱۷۵۳	مظہر حسن خانصاحب ہاتھی تھان "	عہ/		شاہجہان پور	عہ/
۱۷۵۴	کرم علی خانصاحب ساکن ککرا "	عہ/	۱۷۶۴	مولوی انظار الحق صاحب برجسٹرار	
۱۷۵۵	داروغہ نیاز اللہ خانصاحب "	عہ/		معرفت منشی رفعت علی صاحب	
۱۷۵۶	قاسم میانصاحب کلان "	عہ/		محمد زئی شاہجہان پور	عہ/
۱۷۵۷	سید بشیرالدین میانصاحب ملاخیل "	عہ/	۱۷۶۵	محمد نیاز علی خانصاحب ڈاکٹرانٹہ "	عہ/
۱۷۵۸	شیخ اعجاز حسین صاحب مختار عام		۱۷۶۶	فضل احمد خانصاحب باڑوزئی "	عہ/
	معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب		۱۷۶۷	حکیم روشن علی خانصاحب ہنسیجلال نگر "	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۷۶۸	محمد لطافت علیخانصاحب تارین شاہجہان پور	عہ/	۱۷۸۳	محمد عزت اللہ خانصاحب جونپوری	عہ
۱۷۶۹	ملک احمد علی خانصاحب برادر عظمت اللہ خانصاحب امین زئی شاہجہان پور	عہ/	۱۷۸۴	محمد سعید خانصاحب امین زئی شاہجہانپور	عہ/
۱۷۷۰	مولوی محمود رضا صاحب بدایونی وکیل تاجوخیل شاہجہان پور	عہ/	۱۷۸۵	مولوی عبد الحق صاحب ملاخیل ”	عہ/
۱۷۷۱	امیر خانصاحب قصبہ کانٹ ”	عہ/	۱۷۸۶	یوسف علی خانصاحب متانی ”	عہ/
۱۷۷۲	ملک حسن خانصاحب باڑوزئی ”	عہ/	۱۷۸۷	مولوی محمد حسین خانصاحب خلف مولوی کاظم خانصاحب گاڑیپورہ شاہجہان پورہ	عہ/
۱۷۷۳	محمد خانصاحب ” ”	عہ/	۱۷۸۸	سید فدا علی صاحب محمد زئی شاہجہانپور	عہ/
۱۷۷۴	عنایت خانصاحب ” ”	عہ/	۱۷۸۹	محمد جمیل میانصاحب جھنڈا کلاں ”	عہ/
۱۷۷۵	شیخ برکت صاحب ” ”	عہ/	۱۷۹۰	مظہر علی خانصاحب امین زئی ”	عہ/
۱۷۷۶	قاسم علی خانصاحب پنشنر ” ”	عہ/	۱۷۹۱	محمد مشرف حسین خانصاحب خلیل ”	عہ/
۱۷۷۷	ملک اکبر علی خانصاحب متانی ”	عہ/	۱۷۹۲	برکت علی خانصاحب ٹہمند جلال نگر	عہ
۱۷۷۸	محمد وزیر خانصاحب مختار محمد زئی ”	عہ/	۱۷۹۳	سید ابرار حسین صاحب رئیس محمد زئی ”	عہ/
۱۷۷۹	شیخ عبد المجید صاحب خلف عبد اللہ		۱۷۹۴	خلیفہ عبد المجید شاہ صاحب پوسٹ ماسٹر پنڈاور	عہ/
۱۷۸۰	جوتہ والے محمد زئی شاہجہانپور	عہ/	۱۷۹۵	بشیر الدین خانصاحب خلف نور الدین خانصاحب متانی شاہجہانپور	عہ/
۱۷۸۱	مولوی غلام محی الدین خانصاحب حسن زئی شاہجہانپور	عہ/	۱۷۹۶	احمد حسین خانصاحب اکیموزر	عہ/
۱۷۸۲	مشیت اللہ خانصاحب امین زئی ”	عہ/	۱۷۹۷	حافظ نور محمد صاحب رسٹرا ضلع بلیا	عہ/
			۱۷۹۸	مولوی محمد اظہر میانصاحب ضیاء خیل شاہجہانپور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد زر چندہ
۱۷۹۹	منشی بدھ سین صاحب ملازم مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب محاسب ندوہ	عہ/
۱۸۰۰	ظہور خانصاحب وکیل امین نی شاہجہانپور	عہ/
۱۸۰۱	صدیق اللہ خانصاحب " "	عہ/
۱۸۰۲	ریاض اللہ خانصاحب " "	عہ/
۱۸۰۳	شیخ واحد علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۰۴	سید اسرار علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑی پورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۰۵	ڈاکٹر وزیر علی خانصاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۰۶	شیخ برکت علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۰۷	شیخ فرحت علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۰۸	ملک الطاف علی خانصاحب معرفت	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد زر چندہ
۱۸۰۹	منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۱۰	شیخ خلیل الرحمن صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۱۱	شیخ قطب الدین صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	عہ/
۱۸۱۲	حشمت اللہ خانصاحب محمد شاہ۔ شاہجہانپور	عہ/
	شیخ فیض محمد صاحب " "	عہ/
۱۸۱۳	محمد یوسف خانصاحب سب جسٹرار معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	عہ/
۱۸۱۴	محمد اسد خانصاحب قرق امین معرفت	
۱۸۱۵	نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	عہ/
۱۸۱۶	شیخ نظام علی صاحب کفش فروش باقرزئی شاہجہانپور	عہ/
۱۸۱۷	خانزادہ برکت اللہ خانصاحب بجلی پورہ شاہجہانپور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۱۹	سید اعجاز شاہ صاحب تاجوخیل شاہجہان پور	عا/
۱۸۲۰	حاجی غلام مولا خانصاحب معرفت حکیم عبد القادر خانصاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	عا/
۱۸۲۱	محمد حفیظ اللہ خانصاحب سالدار پنشنر خلیل شاہجہان پور	عا/
۱۸۲۲	حافظ محمد جعفر خانصاحب بنگ محلا شاہجہان پور	عا/
۱۸۲۳	ملک نتھو خانصاحب ککرا شاہجہانپور	عا/
۱۸۲۴	منشی محمد سعید خانصاحب ملازم علی بھائی ہاتھی تھان شاہجہانپور	عا/
۱۸۲۵	عنایت علی خانصاحب امین زئی "	عہ/
۱۸۲۶	حاجی غلام محی الدین صاحب نصرت زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۲۷	محمد جمیل الدین میانصاحب ملا خیل "	عه/
۱۸۲۸	نظام علی خانصاحب عرف علیخان علی زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۲۹	حبیب اللہ خانصاحب معرفت محمد فخر الدین خانصاحب	عه/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۳۰	ابرار حسین خانصاحب عرف ابرو خان تارین شاہجہان پور	عه/
۱۸۳۱	سید نیاز احمد میان صاحب تارین "	عه/
۱۸۳۲	خدا بخش ملازم سید سلیم شاہ صاحب تاجوخیل شاہجہان پور	عه/
۱۸۳۳	حافظ احمد حسین خانصاحب چشتی ہاتھی تھان شاہجہانپور	عه/
۱۸۳۴	نواب نیاز الدین خانصاحب ککرا شاہجہان پور	عه/
۱۸۳۵	مرزا باقر بیگ صاحب کارندہ ریاست معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب رئیس محمد زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۳۶	منشی امداد حسین صاحب سیاہہ نویس معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۳۷	شیخ الہ بخش صاحب زمیندار و رئیس معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہانپور	عه/
۱۸۳۸	منشی ضامن حسین خانصاحب مختار عام میر نواب علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	عه/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۱۸۳۹	منشی رحم اللہ خانصاحب مختار رامور سنگھ معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب۔ محمد زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۴۰	سید الطاف علی صاحب رئیس و زمیندار معرفت منشی رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۴۱	حکیم ہدایت اللہ خانصاحب نگی چوپال شاہجہان پور	عه/
۱۸۴۲	محمد روشن علی خانصاحب تارین شاہجہان پور	عه/
۱۸۴۳	شیخ عبدالوہاب صاحب مظفر گنج شاہجہان پور	عه/
۱۸۴۴	محمد مسیح الدین خانصاحب باڑوزئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۴۵	کرامت اللہ خانصاحب باڑوزئی ”	عه/
۱۸۴۶	عبدالرحمٰن خانصاحب ” ”	عه/
۱۸۴۷	اسد علی خانصاحب ” ”	عه/
۱۸۴۸	مولوی سید عبدالواحد صاحب قصبہ راہبا ضلع شاہجہانپور	عه۲
۱۸۴۹	سید فدا حسین صاحب نقلنویس تحصیل محمد زئی شاہجہان پور معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	عه/
۱۸۵۰	ابرار حسین خانصاحب حسن زئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۱	ابرار حسن خانصاحب قانونگوی تاجوخیل شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۲	غلام قادر خانصاحب مہند جلال نگر شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۳	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب مہند جلال نگر شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۴	حبیب اللہ خانصاحب باڑوزئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۵	حیدر علی خانصاحب پنشنر باڑوزئی شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۶	شیخ نظام علی صاحب ملتانی شاہجہان پور	عه/
۱۸۵۷	منشی محمد حسین صاحب شفا خانہ محمد زئی شاہجہان پور	عه/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۵۸	عظمت اللہ خانصاحب ٹال چوبینہ والے محمد زئی شاہجہان پور	عہ/
۱۸۵۹	حافظ غلام حسین صاحب محمد زئی ؍	عہ/
۱۸۶۰	شیرن خانصاحب ؍ ؍	عہ/
۱۸۶۱	تلمد خانصاحب ؍ ؍	عہ/
۱۸۶۲	سید رحیم الدین میانصاحب مختار ؍ ؍	عہ/
۱۸۶۳	اسد علی خانصاحب ؍ ؍	عہ/
۱۸۶۴	غلام حسین خانصاحب مدرس ؍	عہ/
۱۸۶۵	شیخ انور علی صاحب ؍ ؍	عہ/
۱۸۶۶	مظہر علیخانصاحب امین زئی ؍	عہ/
۱۸۶۷	محمد حسن خانصاحب بارڑزئی ؍	عہ/
۱۸۶۸	ظہور حسن خانصاحب گکرا ؍	عہ/
۱۸۶۹	ملک عوض علی خانصاحب بتانی ؍	عہ/
۱۸۷۰	کنہی لال صاحب ماسٹر بہادر گنج شاہجہان پور	عہ/
۱۸۷۱	مظہر حسین خانصاحب مہند جلال نگر شاہجہان پور	عہ/
۱۸۷۲	شاہ منور صاحب الہ آبادی معرفت حافظ امام الدین صاحب	عہ/
۱۸۷۳	منشی محمد حسین صاحب ملازم	
۱۸۷۴	مولوی محمد مسیح الزمانخانصاحب	عہ/
۱۸۷۵	مسماۃ مقصودن زوجہ شیخ بدھو	عہ/
۱۸۷۶	انشاء اللہ خانصاحب حیات پورہ شاہجہان پور	عہ/
۱۸۷۷	عنایت اللہ خانصاحب حیات پورہ شاہجہان پور	عہ/
۱۸۷۸	منشی غلام عباس صاحب کلرک پوایان ضلع شاہجہان پور معرفت نائب تحصیلدار صاحب	عہ/
۱۸۷۹	منشی سید ولی اللہ صاحب بخشی پوایان ضلع شاہجہان پور معرفت نائب تحصیلدار صاحب	عہ/
۱۸۸۰	منشی قدرت علی صاحب سزاول کورٹ پوایان شاہجہان پور	عہ/
۱۸۸۱	مسماۃ موتی بیگم صاحبہ زمیندار امرسنڈا شاہجہان پور معرفت نائب تحصیلدار صاحب	عہ/
۱۸۸۲	شیخ رمضان معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہان پور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۸۳	شیخ منور علی صاحب مدرس معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	عہ/
۱۸۸۴	شیخ فرزند علی صاحب معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان	عہ/
۱۸۸۵	منشی ولی اللہ بیگ صاحب گرداور معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	عہ/
۱۸۸۶	منشی شیخ رحیم بخش صاحب کارندہ معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	عہ/
۱۸۸۷	حاجی واحد اللہ خانصاحب معرفت سید فخر عالم میانصاحب محمدزئی شاہجہان پور	عہ/
۱۸۸۸	نا معلوم الاسم	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۸۹	حاجی محمد حسن خانصاحب قاضی خیل شاہجہان پور	۹/
۱۸۹۰	حافظ سیف اللہ خانصاحب کمپوڈر شفاخانہ پوایان	۸/
۱۸۹۱	عبدالعزیز خانصاحب کمپوڈر شفاخانہ تارین شاہجہان پور	۸/
۱۸۹۲	مولوی قاسم علی صاحب محمدزئی شاہجہان پور	۸/
۱۸۹۳	ڈاکٹر قاسم علی خانصاحب محمدزئی شاہجہان پور	۸/
۱۸۹۴	محمد حسین خانصاحب جمعدار تحصیلی معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	۸/
	خیر خواہ ندوہ	٠/

نقشہ جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما بابت سال پنجم از ابتدائے ماہ شوال سنہ ۱۳۱۵ھ لغایت آخر رمضان سنہ ۱۳۱۶ھ

کل آمدنی مع بقایای سالہای گذشتہ و سال پنجم

بقایا گذشتہ مع سنوات

تفصیل بقایا

دفتر ندوۃ العلما ....

دار العلوم ....

وظیفہ مصریہ ....

اشاعۃ الاسلام ....

خزانۂ محمدیہ ....

دار الافتا ....

تفصیل آمدنی سال پنجم از شوال سنہ ۱۳۱۵ھ تا رمضان سنہ ۱۳۱۶ھ

تفصیل

چندہ و کتب ....

عطیہ سرکار عالی والی دکن ....

امیر الامرا شیخ بہاؤ الدین صاحب المہام ریاست جوناگڈھ

شیخ وحید الدین صاحب رئیس لال کرتی میرٹھ

متفرق عطیات ....

قیمت کتب ....

دار العلوم ....

اشاعۃ الاسلام ....

دار الافتا ....

خزانۂ محمدیہ ....

زکوۃ

مصارف سال پنجم از ماہ شوال سنہ ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان سنہ ۱۳۱۶ھ

باقی آخر رمضان سنہ ۱۳۱۶ھ

تنخواہ ملازمین دفتر دار العلوم ندوۃ العلما بابت سال پنجم من ابتداے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت آخر رمضان ۱۳۱۶ھ

نمبر	نام ملازم مع عہدہ	تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۱	مولوی سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم	[illegible]	۱۲ ماہ من ابتداے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	[illegible]	بوجہ تخفیف مصارف کے مددگار صاحب کی ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ سے [illegible] ماہوار بجائے [illegible] کردی گئی اور ۲ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ تک [illegible] روپیہ شرح سے ہوا اسلیے [illegible] کی کمی واقع ہوئی
۲	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مفتی ندوہ	[illegible]	″	[illegible]	مندرجہ بالا بجائے [illegible] کے [illegible] ہوے اسلیے [illegible] کی کمی واقع ہوئی۔
۳	مولوی سید احمد حسن صاحب سررشتہ دار ندوہ	[illegible]	من ابتداے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ۶ ماہ ۱۲ یوم	[illegible]	بوجہ تخفیف مصارف ۱۲ ربیع الثانی کو سررشتہ دار تخفیف مین آگئے۔
۴	محمد علی محرر ندوۃ العلما	[illegible]	۱۲ ماہ از شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	[illegible]	جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۷ جمادی الثانی سے محرر کی تنخواہ مین [illegible] اضافہ کیا گیا اور بجاے [illegible] کے [illegible] کیے گئے

نمبر	نام ملازم مع عہدہ	تنخواہ ماہواری	ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۵	محرر افتا	متفرق بشرح		[illegible] ۶/۹	
۶	مولوی عبدالشکور صاحب مدرس	[illegible]	من ابتدای یکم رجب لغایت آخر رمضان سنہ ۱۳۱۶ھ ۳ ماہ	[illegible]	آپ کا تقرر یکم رجب سنہ ۱۳۱۶ھ سے بمشاہرہ [illegible] ماہانہ پر ہوا۔
۷	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	[illegible]	من ابتدای شوال سنہ ۱۳۱۵ھ لغایت رجب سنہ ۱۳۱۶ھ ۱۰ ماہ	[illegible]	
۸	منشی واجد علی صاحب خوشنویس	[illegible]	من ابتدای ۱۷ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۶ھ لغایت ۳ رمضان ۳ ماہ ۱۴ یوم	[illegible] ۱۰/۹	آپکا تقرر ۱۷ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۶ھ سے بمشاہرہ [illegible] ماہوار پر ہوا۔
۹	چپراسی	متفرق بشرح	۱۲ ماہ	[illegible] ۱۳/۷	
۱۰	بہشتی	″	″	[illegible] ۱۳/	
۱۱	خاکروب	″	″	[illegible] ۸/۶	
۱۲	باورچی	″		[illegible]	
۱۳	خدمت گار	″		[illegible] ۱۰/۱	

میزان کل — [illegible] ۱۰/۶/۱

وجه صرف	تعداد زر	کیفیت
ب ۲ مصارف ڈاک		
اسٹامپ	[illegible]	
محصول پارسل وخطوط	[illegible]	
بیرنگ وغیرہ	[illegible]	
ب ۳ دفتر		
کرایہ مکان کانپور مین ابتدای شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	[illegible]	
مصارف روشنی	[illegible] ۱۳	
خرید ظروف چینی و تام چینی وغیرہ	[illegible] ۱۱/۶	
جلدبندی کتب افتا و دفتر ندوة العلما	[illegible] ۶/۹	
قلم و روشنائی و جاذب وغیرہ	[illegible]	
کاغذ	[illegible]	
صندوق چیڑ برای الماری	[illegible]	
مرمت اشیای دفتر	[illegible]	
انعام عیدین چٹھی رسان	[illegible]	
گھوڑہ دفتر ندوة العلما	[illegible]	

وجه صرف	تعداد زر	کیفیت
خرچ متفرق سوتلی و کوندھ وغیرہ	[illegible]	
ب ۴ مصارف		
خوراک طلبا من ابتدای ۹ جمادی الاولی طلبای دار الاقامہ دار العلوم لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	[illegible] ۱۲/۹	
بابت قیمت چارپائی ۱۲ عدد	[illegible]	
بابت طیاری پارچہ	[illegible] ۱۰/۶	
متفرق اخراجات	[illegible]	
ظروف مسی	[illegible]	
سامان ورزش	[illegible]	
خرید کتب طلبا	[illegible] ۱۵	
قلم و روشنائی و وصلی وغیرہ	[illegible]	
ب ۵ مرمت دار العلوم		
بابت مطالبہ دار العلوم	[illegible]	عوالہ منشی ظہر علی صاحب خان بہادر
کیواڑ و چوکھٹ و دیگر چوب وغیرہ	[illegible]	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
مصالحہ کانپ وغیرہ	[illegible]	
اُجرت معماران ومزدوران	[illegible]	
	[illegible]	
ب ٦		خرید اشیای دار العلوم
گھڑی برلے دار العلوم	[illegible]	
خرید گھڑیال	[illegible]	
خرید دری ۴ عدد	[illegible]	
خرید ٹاٹ برنج	[illegible]	
فرش چٹائی ۲۲۳ گز فی صدی	[illegible]	
	[illegible]	
ب ٧		مصارف قیام مولوی حفیظ اللہ صاحب من ابتداے شوال ۱۵ سنہ لغایت رمضان ۱۶ سنہ
مولانا ابو المکارم محمد عبد الحمید صاحب من ابتدای ۱۱ رجب لغایت ۳ رمضان ۱۶ سنہ	[illegible]	[illegible]
ب ٨		یتیم خانہ کانپور
مد خرچ یتیم خانہ کانپور		
۱۲ ماہ بحساب [illegible] ماہوار	[illegible]	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
ب ٩		اخراجات جلسہ خاص مقام کانپور بابت شوال ۱۵ ۱۳ھ
بابت مہمانداری	[illegible]	
کرایہ گاڑی وغیرہ	[illegible]	
صفائی مکان	[illegible]	
مزدوری سامان کرسی و پلنگ وغیرہ	[illegible]	
سامان روشنی	[illegible]	
فرش چٹائی	[illegible]	
متفرق اخراجات	[illegible]	
	[illegible]	
ب ١٠		مصارف طبع
چھپائی بابت قیام دار العلوم ومختصر کیفیت واشتہار دار الافتا وخطوط رؤسا ومتفرقات مع قیمت وغیرہ وبعدہ سالگذشتہ وغیرہ	[illegible]	
ب ١١		مرمت مکان دفتر کانپور
مرمت مکان دفتر کانپور	[illegible]	

وجه صرف	تعداد	کیفیت
ب ۱۲	سفر خرچ	
سفر خرچ مولوی غلام محمد صاحب و مولوی حفیظ اللہ صاحب از کانپور تا لکھنؤ	[illegible]	
سفر خرچ واپسی از لکھنؤ مع کرایہ گاڑی تا کانپور	[illegible]	
سفر خرچ مولوی غلام محمد صاحب دورہ پنجاب	[illegible]	
سفر خرچ منشی نہال احمد صاحب برائے شرکت جلسہ کانپور	[illegible]	
سفر خرچ ناظم صاحب آمد و رفت علیگڈھ	[illegible]	
دورہ ناظم صاحب شاہجہانپور و بریلی وغیرہ	[illegible]	
سفر خرچ مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی مع ایک مقام ردولی	[illegible]	
سفر خرچ مولوی حفیظ اللہ صاحب آمد و رفت کانپور		

وجه صرف	تعداد	کیفیت
تا لکھنؤ بکار ندوہ	[illegible]	
مولوی سید محمود علی صاحب آمد و رفت کانپور تا لکھنؤ	[illegible]	
مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی بابت سفر خرچ کلکتہ	[illegible]	
	[illegible]	
ب ۱۳		مصارف مہمانداری ارکان انتظامیہ
مہمانداری ارکان	[illegible]	
ب ۱۴		مصارف جلسہ افتتاح
اخراجات جلسہ افتتاح	[illegible]	
ب ۱۵		رقوم حساب طلب
رقم مجموعی حساب طلب	[illegible]	

میزان کل سنہ از ابتداء شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ [illegible]

گوشوارہ جمع خرچ جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ شاہجہان پور

مرتبہ مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور

خرچ	رقم	آمد	رقم
خرید لفافہ و ٹکٹ وغیرہ بنا بر خطوط	ے ۶؍۹؍	آمدنی چندہ	انعہ ۶۳؍
تیاری مقام جلسہ و فراہمی سامان	مالعہ ۳؍۳؍	فروخت ظروف تام چینی	عہ ۱۵؍
کرایہ ریل و شکرم و یکہ برای مہمانان	ماصہ ۵؍	فروخت لالٹین	لعہ ۱۲؍۹؍
طبع اشتہارات و خطوط	معہ ۶؍۳؍		
خرید ظروف تام چینی وغیرہ	لعہ ۶؍		
خرید لالٹین	لعہ ۳؍		
پان ڈلی حقہ وغیرہ	عہ ۷؍۹؍		
خرچ طعام مہمانان	لامعہ ۹؍		
میزان کل	الساعہ ۲؍۳؍		الاامعہ ۱۵؍۳؍

باقی

نقد
۱۳؍

فہرست عطاہای متفرق

نمبر شمار	نام عطا کنندہ	مقدار عطیہ	مد عطیہ
۱	چودہری محمد عظیم تعلقدار گکرالی آنریری واسسٹنٹ کمشنر سندیلہ	ﻃ	مصارف طلبا
۲	خان بہادر مولوی عبد الصمد صاحب وکیل غازیپور	صہ	شیرینی
۳	ڈاکٹر عبد الواحد صاحب رئیس صدر بازار لکھنو	عما	"
۴	مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	سہ روپیہ	سامان ورزش طلبا
۵	شاہ قاسم علی صاحب کلیمی دہلوی	اعصہ	شیرینی طلبا کے درجہ قرأت
۶	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنو	عـہ	
۷	مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپور	سہ روپیہ	"

فہرست اشیای متفرقہ جو اہل ہمت نے دار العلوم کو عنایت کیں

نمبر شمار	نام عطا کنندہ مع پتہ	نام اشیا
۱	مولوی گل محمد صاحب پیش امام شاہ آباد ضلع ہردوئی	جیب گھڑی مع چین
۲	زوجہ حاجی محمد سعید خانصاحب بنگی چوپال شاہجہان پور	بالا طلائی ۲ عدد
۳	غیر معلوم الاسم معرفت مولانا شاہ سلیمان صاحب	جیب گھڑی مع چین
۴	ننھو مہتر نواب قادر علی خان صاحب	گلاس بھرت ایک، چشمہ ایک، آئینہ ایک، چادر شالی زرین سرخ ایک
۵	مسٹر شیر علیخان صاحب انسپکٹر پنشنر شاہجہان پور	جانماز زری کلان ایک، مصلیٰ ایک
۶	معرفت حاجی اعزاز حسین خان صاحب از مستورات	تبانہ نقرئی زنانہ ۲ عدد
۷	معرفت پیران شاہجہانپور	بانک نقرئی ایک
۸	غلام حسن خان صاحب پختہ تالاب شاہجہانپور	لباس
۹	بہاو شاہ صاحب بریلی	کلاہ لیسدار ایک
۱۰	فقیر محمد خانصاحب کلرک ورکشاپ علی گڈہ	گھڑی وسٹن واچ ایک (عـہ)
۱۱	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر بریلی	دوشالہ زرد ایک
۱۲	والدہ سرفراز حسین صاحب	تبانی سادی نقرئی ۲ عدد
۱۳	متفرق	جوڑہی نقرئی۔ بانک نقرئی جھلا نقرئی بچھا بچہ نقرئی دو بالی طلائی مچھلی دار
۱۴	زوجہ کفایت اللہ خان شاہجہانپور	تبانا سادہ نقرئی جوڑ
۱۵	متفرق	انگرکھا۔ مرزائی سیاہ۔ انگرکھے سفید ٹوپی دوپلی انگرکھا گرم دو ۲ انگرکھا سفید ململ تہ۔ پائجامہ گرم ململ سفید چادر

فہرست کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلما

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
	مصاحف متبرکہ		
۱	قرآن مجید با ترجمہ اردو مولوی نذیر احمد صاحب ۲ جلد		موقوفہ مولوی نذیر احمد صاحب
۲	قرآن مجید جلی قلم	فیض عام دہلی	موقوفہ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی
۳	"	نولکشوری	موقوفہ شیخ عبد الکریم صاحب شاہجہانپور محلہ مہمان شاہ
۴	قرآن مجید خفی قلم	"	موقوفہ مولوی عبد الحفیظ صاحب شاہجہانپور محلہ تارین نکلی با ایام جلسہ
۵	قرآن مجید مترجم	اردو اخبار دہلی	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۶	قرآن مجید	قلمی	"
۷	" خفی قلم	نولکشوری	"
۸	قرآن مجید	قلمی	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۹	پارۂ عم تیسارلون	مجتبائی لکھنؤ	خرید از دفتر ندوہ
	انجیل اردو	کلکتہ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم عظیم آبادی
	تجوید و قرائت		
۱۰	سراج القاری	قلمی	"
	تفسیر		
۱۱	سواطع الالہام	نولکشوری	موقوفہ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲	جلالین مع کمالین	جیون پرکاش دہلی	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳	عرائس البیان جلد اول وثانی	نولکشوری	مولوی عبد الرافع خان صاحب
۵	بیضاوی جلد اول	”	”
۵	وثانی	”	”
۷	ایضاً جلد اول	قلمی	”
۸	سراج المنیر ہر چہار جلد	نولکشوری	”
۹	تفسیر کبیر ہشت جلد	مصر	”
۱۰	حاشیۂ عبد الحکیم بر بیضاوی	مرتضوی	”
۱۱	تفسیر جلالین	بمبئی	”
۱۲	ہالین حاشیۂ جلالین	نظامی	”
۱۳	تفسیر کشاف جلد ثانی	مصر	”
۱۴	شرح شواہد کشاف	”	”
۱۵	مدارک التنزیل	افضل المطابع	”
۱۶	فتح العزیز جلد اول	محمدی	”
۱۷	تفسیر حسینی جلد اول وثانی	قلمی	”

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۸	اتقان	احمدی	”
۱۹	تفسیر احمدی	حسنی	”
۲۰	تفسیر سورۂ یوسف منظوم	صدیقی	”
۲۱	مستخلص المعانی	سوسائٹی بریلی	”
۲۲	اعراب القرآن		”
۲۳	تفسیر بیضاوی در دو جلد	احمدی دہلی	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۲۴	تفسیر کبیر در ہشت جلد	مصر	موقوفۂ نواب سعید الدین احمد خان صاحب رئیس دہلی و جاگیردار لہارو
۲۳	جلالین مع کمالین	ہندو پریس	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۲۴	فتح العزیز جلد اول	افضل المطابع	”
۲۵	” جلد ثانی	محمدی لاہور	”
۲۶	” جلد ثالث	”	”
۲۷	حاشیۂ جلالین	انسٹیٹیوٹ پریس علیگڑھ	”
۲۸	تفسیر حسینی در دو جلد	نولکشوری	”

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۳۹	جامع التفاسیر	مصطفائی دہلی	مولوی محمد عظیم صاحب
۴۰	تفسیر زاد الآخرہ حصۂ اول جلد اول	نولکشوری	موقوفۂ میرزا سعدالدین احمد خان صاحب رئیس موضع قاسم گنج ضلع شاہجہانپور۔
	ایضاً حصۂ ثانی جلد اوّل	〃	〃
	ایضاً حصۂ اول جلد ثانی	〃	〃
	ایضاً حصۂ ثانی جلد ثانی	〃	〃
۴۱	تفسیر کشاف در چہار جلد	قلمی	وقف کردۂ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۴۲	تفسیر جلالین	〃	〃
۴۳	روح المعانی در جلد	مصر	موقوفۂ مولوی محمد عبداللطیف صاحب منصف مراد آباد

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۴۴	اعجاز القرآن	مصر	خریدہ از دفتر ندوہ
۴۵	جلالین	〃	وقف کردۂ ڈپٹی عبدالرحیم صاحب
۴۶	مدارک التنزیل	افضل المطابع دہلی	〃
۴۷	تفسیر کبیر مع تفسیر ابو سعود در ہشت جلد	مصر	موقوفۂ مولوی ناظر حسین صاحب وکیل سہارنپور
۴۸	سراج المنیر در چہار جلد	〃	〃
۴۹	اتقان	〃	〃
	〃	احمدی دہلی	وقف کردۂ مولوی حکیم ولی اللہ صاحب ضلع رائے بریلی
۵۰	تاویل السورہ الفاتحہ	مصر	وقف کردۂ ملا ملا عبدالقیوم صاحب تعلقدار لنگسگور علاقہ حیدرآباد دکن
۵۱	فتح البیان در دہ جلد	〃	موقوفۂ نواب علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال

حدیث

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۵۲	تیسیر القاری در شش جلد	علوی لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور	۶۴	سنن ابی داؤد کامل	محمدی	"
				۶۵	شروح اربعہ ترمذی جلد اول	نظامی	"
				۶۷	ابن ماجہ	فاروقی	"
۵۳	عمدة القاری یازدہ جلد	مصر	"	۶۸	الارشاد الساری در دہ جلد	نولکشوری	"
				۶۹	سنن نسائی	دہلی	"
۵۴	شرح الصدور	"	"	۷۰	خیر المواعظ در دو جلد	نظامی	"
۵۵	تیسیر الوصول الی جامع الاصول در دو جلد	نولکشوری	"	۷۱	انوار محمدی شرح شمائل ترمذی	کلکتہ	"
۵۶	سنن نسائی کامل	مصر	"	۷۲	صحیح مسلم مع نووی در دو جلد	افضل المطابع دہلی	"
۵۷	مسوی و مصفی شرح موطا امام مالک	فاروقی	"	۷۳	ترمذی	قلمی	"
۵۸	ظفر جلیل	محمدی	"	۷۴	ماثبت بالسنہ	نولکشوری	"
۵۹	مشکوة	احمدی		۷۵	کتاب الآثار	انوار محمدی	"
۶۰ ۶۱				۷۶	موطا امام مالک	احمدی دہلی	"
۶۲	جامع ترمذی	نولکشوری	"	۷۷	نصب الرایہ لابن حجر	فاروقی	"
۶۳	سنن ابی داؤد در دو جلد	"	"	۷۸	اشعة اللمعات در چہار جلد	نولکشوری	"
				۷۹	رسالہ شیخ سنبل	قلمی	"

ظفر جلیل	مجتبائی دہلی	״			حیدرآباد دکن	موقوفۂ مولوی
صحیح مسلم در دو جلد	احمدی دہلی	موقوفۂ مولوی				محمد عبدالقیوم صاحب
		محمد عظیم صاحب مرحوم	۹۴	عمدۃ القاری در		
صحیح بخاری در				یازدہ جلد	مصر	موقوفۂ مولوی
دو جلد	״	״				محمد عبداللطیف صاحب
ایضاً در دو جلد	״	موقوفۂ ڈپٹی				منصف مرادآباد
		عبدالرحیم صاحب	۹۵	چہل حدیث	مجتبائی لکھنؤ	
		رئیس میرٹھ	۹۶	طریق النجاۃ ترجمہ		
مشکوۃ شریف	محمدی دہلی	״	۹۷	الصحاح من المشکوۃ	خلیلی آرہ	خرید از دفتر ندوہ
ترمذی شریف	احمدی میرٹھ	موقوفۂ مولوی	۹۸	مشکوۃ شریف	مجتبائی میرٹھ	موقوفۂ مولوی
		محمد عظیم صاحب مرحوم				محمد عظیم صاحب مرحوم
ابن ماجہ	فاروقی دہلی	״	۹۹	صحیح مسلم در دو جلد	انصاری	موقوفۂ نواب
״	اصح المطابع لکھنؤ	مولوی حاجی محمد صاحب				سعید الدین خان
״	״					صاحب رئیس دہلی
شمائل ترمذی	دہلی	موقوفۂ مولوی				وجاگیردار لہارو
		محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۰۰	الروض البسام		ابو الیاس
مشکوۃ شریف	مجتبائی میرٹھ	״		شرح بلوغ المرام	فاروقی دہلی	احمد زماں خاں صاحب
تیسیر القاری در						مہتمم مدرسہ اسلامیہ
چہار جلد	علوی	״				بلرامپور ضلع گونڈہ
پارۂ پنجم شیخ الاسلام	״	״	۱۰۱	مسند امام اعظم رح	اصح المطابع لکھنؤ	موقوفۂ مولوی
کنز العمال	دائرۃ المعارف					عبدالعلی صاحب آسی

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
			مدراسی مالک صبح المطابع لکھنؤ
۱۰۲	حصن حصین	افضل مطابع دہلی	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۰۳	تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار	نظامی کانپور	موقوفۂ ڈاکٹر کرامت اللہ خانصاحب مرحوم شاہجہانپوری
۱۰۴	رسالۂ قرات خلف الامام مع خیر الکلام	فاروقی دہلی	”
۱۰۵	رسالۂ رفع الیدین فی الصلوۃ مع قرۃ العینین	”	”
۱۰۶	صحیح مسلم ہر دو جلد	افضل المطابع دہلی	موقوفۂ نواب سعید الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس دہلی وجاگیردار لہارو۔
۱۰۷	صحیح بخاری جلد اول	مصطفائی لکھنؤ	موقوفۂ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری
۱۰۸	” جلد ثانی	نظامی کانپور	”

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۰۹	کتاب الخراج از امام ابو یوسف	مصر	موقوفۂ منشی عبد الرزاق صاحب
۱۱۰	فتح الباری مقدمہ	”	موقوفۂ نواب علی حسنخانصاحب رئیس بھوپال
۱۱۱	ایضاً جلد اول تا عاشر	”	”
۱۱۲	فتح العلام شرح بلوغ المرام	”	”
۱۱۳	موطا از امام محمد	مصطفائی لکھنؤ	خریدکردۂ دفتر ندوۃ العلما
۱۱۴	شرح معانی الآثار جلد اول و ثانی	”	”
۱۱۵	کتاب الآثار از امام محمد رح	انوار محمدی	”

اصول حدیث

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۱۶	نزہۃ النظر	مجتبائی دہلی	موقوفۂ مولوی عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۱۷	نخبۃ الفکر	جمالی	”

۱۱۸	نزہۃ النظر	جمالی	״
۱۱۹	عجالہ نافعہ	قلمی	״
۱۲۰	ظفر الامانی	چشمہ فیض لکھنؤ	״
۱۲۱	مقدمہ ابن صلاح	״	״
۱۲۲	مختصر جرجانی	مصطفائی لکھنؤ	״
	اسماء الرجال		
۱۲۳	بستان المحدثین	محمد منیر	مولوی عبدالرافع خانصاحب
۱۲۴	حطہ فی ذکر صحاح ستہ	نظامی	مولوی محمد عظیم صاحب
۱۲۵	بستان المحدثین	محمدی	خرید از دفتر ندوۃ العلما
۱۲۶	اکمال	محمدی لاہور	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲۷	تقریب التہذیب	احمدی	״
۱۲۸	تذکرۃ الحفاظ جلد اول تا رابع	دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	ملا عبدالقیوم صاحب ״
۱۲۹	میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد اول و ثانی	انوار محمدی لکھنؤ	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما

۱۳۰	معجم الذہبی فی الرجال	قلمی	باجرت کتابت از دفتر ندوہ
۱۳۱	عقود اللآلی	مصر	״
	فقہ		
۱۳۲	فتح القدیر جلد اول تا ثالث	نولکشوری	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۳۳	نتائج الافکار	״	״
۱۳۴	فتاوی عالمگیری نصف اول	احمدی دہلی	״
	ایضاً نصف ثانی	״	״
۱۳۵	ہدایہ اولین	مصطفائی لکھنؤ	״
۱۳۶	مجموعہ رسائل سبعہ	״	״
۱۳۷	چلپی حاشیہ شرح وقایہ	قلمی	״
۱۳۸	رد المحتار جلد اول تا سادس	مصر	״
۱۳۹	ترجمہ فارسی شرح وقایہ کامل	قلمی	״
۱۴۰	فتاوی خیر کامل	مصر	״

نمبر	نام کتاب	مطبع		نمبر	نام کتاب	مطبع	
۱۴۱	شرح وقایہ اولین	شاہی	〃		جلد ثانی	〃	〃
۱۴۲	ملا مسعود بر شرح وقایہ	نولکشوری	〃		ایضاً جلد ثالث	〃	〃
۱۴۳	ترجمہ فارسی				ایضاً جلد رابع	〃	〃
	مختصر وقایہ	قلمی	〃	۱۵۲	ہدایہ اولین مع		
۱۴۴	کبیری	محمدی لاہور	〃		ترجمہ فارسی	〃	〃
۱۴۵	ترجمہ فارسی			۱۵۳	ہدایہ اخیرین مع		
	کنز الدقائق	قلمی	〃		ترجمہ فارسی	〃	〃
۱۴۶	جامع الرموز کامل	〃	〃	۱۵۴	ہدایہ مع الکفایہ		
۱۴۷	ترجمہ فارسی				کامل	احمدی دہلی	〃
	شرح وقایہ کامل	〃	〃	۱۵۵	طحطاوی حاشیہ		
۱۴۸	الاشباہ والنظائر	کلکتہ	〃		در مختار جلد اول		
۱۴۹	〃 مع حموی	مصطفائی دہلی	〃		و ثانی	کلکتہ	〃
۱۵۰	کنز الدقائق مع			۱۵۶	رسائل الارکان	علوی لکھنؤ	〃
	مستخلص و عینی	ناصری دہلی	〃	۱۵۷	ابو المکارم کامل	نولکشوری	〃
۱۵۱	بنایہ حصہ اول			۱۵۸	برجندی کامل	〃	〃
	جلد اول	نولکشوری	〃	۱۵۹	ترجمہ فارسی آیہ		
	ایضاً حصہ ثانی				جلد ثالث و رابع	قلمی	〃
	جلد اول	〃	〃	۱۶۰	شرح الیاس	نولکشوری	〃
	ایضاً حصہ اول			۱۶۱	شرح کورمیری	〃	〃
	جلد ثانی	〃	〃	۱۶۲	فتاوی قاضیخان	مطبع العلوم	〃
	ایضاً حصہ ثانی				جلد اول و ثانی		〃

١٦٣	چلپی حاشیہ شرح وقایہ	نولکشوری	״	١٧٧	جامع الرموز کامل	مصطفائی دہلی	״
١٦٤	درمختار کامل	ہاشمی۔میرٹھ	״	١٧٨	جواہر البیان فی	صبح صادق	
١٦٥	ہدایہ اخیرین	مصطفائی	״		اسرار الارکان	سیتاپور	״
١٦٦	شریفیہ	״	״	١٧٩	اماطۃ الاذی		
١٦٧	تحفۃ الطلبہ فی				عن طریق الہدی	محمدی دہلی	״
	تحقیق مسح الرقبہ	״	״	١٨٠	صراط مستقیم	قلمی	״
١٦٨	عنوان الشرف	محمدی لکھنو	״	١٨١	شرح خلاصہ کیدانی	״	״
١٦٩	ہدایہ اولین	کلکتہ	״	١٨٢	خلاصۂ کیدانی	״	״
١٧٠	ہدایہ اخیرین	״	״	١٨٣	شریفیہ	״	״
١٧١	ترجمۂ عجالہ دقیقہ			١٨٤	ترجمۂ اردو		
	فی مسائل الدقیقہ				نصاب الاحتساب	״	״
	ومسائل اربعین			١٨٥	تنبیہ الضالین	״	״
	ومعدن الجواہر			١٨٦	رسالہ علم فرائض	״	״
	رسالہ تجہیز و تکفین	علوی لکھنؤ	״	١٨٧	شرح وجیز	״	״
١٧٢	اللمعہ فی اجوبۃ الاسبعہ	قلمی	״	١٨٨	مفتاح الصلوۃ	״	״
١٧٣	الکنز الدقائق	نقشبندی	״		جوابات شاہ		*
١٧٤	حیات الحیوان کامل	مصر	״		عبدالعزیز صاحب		
١٧٥	مسائل متعلقہ حقہ				محدث دہلوی و دیگر		
	ونان پاؤ وافیون			١٨٩	متفرقات	״	״
	وجوز و بھنگ	مصطفائی لکھنؤ	״	١٩٠	مختصر وقایہ اولین	״	״
١٧٦	علم الوراثت	اودھ گزٹ	״	١٩١	دستور القضاۃ	کلکتہ	״

نمبر و نام کتاب	مطبع		نمبر	نام کتاب	مطبع	
١٩٢ اسعاف فی احکام			٢١٠	کنز الحسنات فی		
الاوقاف	مصر	″		ایثار الزکوٰۃ	علوی لکھنؤ	″
١٩٣ رسالۂ نماز دریل	نظامی کانپور	″	٢١١	خلاصۂ کیدانی	حیدری دہلی	″
١٩٤ اختیار	کلکتہ	″	٢١٢	الحبل المتین	محمدی۔ لکھنؤ	″
١٩٥ قدوری	نولکشوری	″	٢١٣	محاسن العمل الافضل	نظامی کانپور	″
١٩٦ مجموعۂ فتاوی			٢١٤	الدر الفرید فی		
مولوی عبدالحی صاحب				مسائل الصیام		
١٩٧ جلد ثالث	انوار محمدی لکھنؤ	″		والقیام والعید	″	″
١٩٨ ایضاً جلد ثانی	علوی لکھنؤ	″	٢١٥	حقیقۃ الصلوۃ	″	″
١٩٩ نصاب الاحتساب	قلمی	″	٢١٦	تحفۃ المشتاق فی		
٢٠٠ غایۃ المرام فی تحقیق				بیان النکاح والصداق	محمدی لکھنؤ	″
المولد والقیام نسخہ	علوی لکھنؤ	″	٢١٧	مشکلاۃ الفقہ	فخر المطابع دہلی	″
٢٠١ فتاوی سراج المنیر	قلمی	″	٢١٨	النیرۃ الوضیہ	انوار محمدی لکھنؤ	″
٢٠٢ میزان شعرانی	اکمل المطابع دہلی	″	٢١٩	عقود الجواہر المنیفہ		
٢٠٣ مجموعۂ رسائل ستہ	دبدبۂ احمدی لکھنؤ	″		فی ادلۃ مذہب الامام		
٢٠٤ مجموعۂ رسائل ثمانیہ	چشمۂ فیض لکھنؤ	″		ابی حنیفہ	قسطنطنیہ	″
٢٠٥ مالابدمنہ	مصطفائی لکھنؤ	″	٢٢٠	التعلیق الفاضل	علوی لکھنؤ	″
٢٠٦ مأتہ مسائل	″ دہلی	″	٢٢١	شرح الفاظ منہاج	قلمی	″
٢٠٧ نفع المفتی والسائل	″ لکھنؤ	″	٢٢٢	مجموعۂ نماز تراویح		
٢٠٨ مجموعۂ رسائل سبعہ	″	″		در تعیین بست رکعت		
٢٠٩ ہدایۃ الملکہ	″ دہلی	″		در حکم طہارت البدن		

	مشرکین و حکم عدم			۲۳۱	نورالایمان بزیارۃ		
	جواز مواکلت با غیر				آثار حبیب الرحمن	علوی لکھنؤ	،،
	مسلمانان و حکم عدم			۲۳۲	شریفیہ	،،	،،
	جواز تداوی بشیٔ			۲۳۳	میزان شعرانی	اکمل المطابع	،،
	حرام و حکم عدم جواز			۲۳۴	قضاء الارب فی		
	ذبیحۂ اہل کتاب	نظامی کانپور	،،		تحقیق مسئلۃ النسب	نظامی کانپور	،،
۲۲۳	نور العین فی ذکر			۲۳۵	کتاب الطہارہ	اسلامیہ لاہور	موقوفہ مولوی
	موالد النبی و						قمر الدین صاحب
	شہادۃ الحسین	ناصری دہلی	،،				مہتمم مدرسہ اجمیر
۲۲۴	فرائض شریفی	افضل المطابع	موقوفہ مولوی	۲۳۶	کشف الغلاق فی	احتشامیہ	موقوفہ حاجی
			محمد عظیم صاحب مرحوم		النکاح و الطلاق	مراد آباد	رحمت اللہ صاحب
۲۲۵	تمیز الکلام	نامی لکھنؤ	،،	۲۳۷	ہدایۃ الاسلام	کلکتہ	موقوفہ مولوی
۲۲۶	مجموع الرسائل						محمد عظیم صاحب مرحوم
	فی مہمات المسائل	خادم الاسلام	،،	۲۳۸	کبیری شرح		
۲۲۷	کشف الحال عن				منیۃ المصلی	حسینی	،،
	التعزیر بالمال	علوی لکھنؤ	،،	۲۳۹	درمختار	ہاشمی میرٹھ	،،
۲۲۸	عین الاصابہ فی			۲۴۰	ہدایہ جلد اول	قلمی	،،
	رفع السبابہ	،،	،،	۲۴۱	،، جلد ثانی	،،	،،
۲۲۹	مجموعہ خطب علمی			۲۴۲	،،	کلکتہ	،،
	نماز جمعہ و عیدین	مجتبائی	،،	۲۴۳	،، جلد ثالث	،،	،،
۲۳۰	بدور الاہلہ	شاہجہانی	،،	۲۴۴	مالابدمنہ	نظامی کانپور	خرید از دفتر ندوہ

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
٢٤٥	نالابدمنه ۵ جلد۔	نظامی کانپور	خرید کردہ دفتر ندوة العلما	٢٥٧	القراة الفاتحة	مصر	موقوفہ مولوی عبدالرحمن بن جعفر مولاخیلة العلوی
٢٤٦	منية المصلی	ہاشمی میرٹھ	وقف کردہ حافظ عظیم اللہ صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی	٢٥٨	عید المومنین دوازدہ نسخہ	مطلع العلوم مراد آباد	وقف کردہ سید ابن علی صاحب مینیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد
٢٤٧	قدوری	"	"				
٢٤٨	تحفة المصلین	مصطفائی کانپور	وقف کردہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	٢٥٩	سراجی	سلطانی لاہور	موقوفہ حافظ عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
٢٤٩	القول الأشرف فی الفتح عن المصحف	علوی لکھنؤ	"				
٢٥٠	الانصاف فی الحکم الاعتکاف	"	"	٢٦٠	فتاوی عالمگیری جلد اول مع فتاوی قاضیخان جلد اول	مصر	موقوفہ مولوی محمد عبد اللطیف صاحب منصف مراد آباد
٢٥١	مجموعہ رسائل خمس	مصطفائی لکھنؤ	"				
٢٥٢	مراقی الفلاح دوازدہ نسخہ	مصر	خرید کردہ دفتر ندوة العلما	٢٦١	ایضا جلد ثانی مع فتاوے قاضی خان جلد ثانے	"	"
٢٥٣	سراجی	نظامی کانپور	وقف کردہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم				
٢٥٤	اقامة الحجر	مصطفائی لکھنؤ	"	٢٦٢	ایضا جلد ثالث مع فتاوے قاضیخان جلد ثالث	"	"
٢٥٥	کنز الدقائق	ناصری دہلی	"				
٢٥٦	ہدایہ اولین	علوی لکھنؤ	"				

۲۶۳ ایضاً جلد رابع				جنان ہدایہ الہادی	بھوپال	۔۔
مع فتاوی بزازیہ			۲۷۱	النہج المقبول من		
جلد اول	۔۔	۔۔		شرائع الرسول	۔۔	۔۔
۲۶۴ ایضاً جلد خامس			۲۷۲	فلاح الولے		
مع فتاوی بزازیہ				باتباع النبے	فاروقی دہلی	۔۔
جلد ثانی	۔۔	۔۔	۲۷۳	واقعۃ الفتوے		
۲۶۵ ایضاً جلد سادس				دافعۃ البلوے	۔۔	۔۔
مع فتاوی بزازیہ			۲۷۴	جواب فتاوی		
جلد ثالث	۔۔	۔۔		علماے رامپور	فوق کاشی	۔۔
۲۶۶ غایۃ المقال فے			۲۷۵	ترجمہ ہدایہ فارسی		
ما یتعلق بالنعال	سعدی لکھنؤ	۔۔		جلد ثالث و رابع	قلمی	وقف کردہ منشی
۲۶۷ مجموع الرسائل	خادم الاسلام					سرفراز علی صاحب
فی مہمات المسائل	دہلی	۔۔				رئیس فیض آباد
۲۶۸ شرح بعد حمد فارسی		موقوفہ منشی	۲۷۶	جامع الرموز	۔۔	۔۔
در مذہب امامیہ	قلمی	سرفراز علیصاحب	۲۷۷	اقتصاد فے	فاروقی دہلی	موقوفہ ڈاکٹر
		رئیس فیض آباد		الضاد		کرامت اللہ خان
۲۶۹ شرح وقایہ اردو		موقوفہ ڈاکٹر				صاحب مرحوم
در چار جلد	نظامی کانپور	کرامت اللہ خان	۲۷۸	اشاعت جمعہ	انوار محمدی لکھنؤ	۔۔
		صاحب مرحوم	۲۷۹	تحفۃ المتقین	فاروقی دہلی	۔۔
		شاہجہانپوری	۲۸۰	نقل فتوی مولانا		
۲۷۰ عرف الجادی من				شاہ عبدالعزیز صاحب	حنفی دہلی	۔۔

کتاب	مطبع	کیفیت	کتاب	مطبع	کیفیت
۲۸۱ جوابات چند مسائل	انسٹیٹوٹ		۲۹۰ درمختار	نولکشوری	
مستفسرہ مولوی	پریس		۲۹۱ مجمع الانہر جلد	مصر	
نذیر حسین صاحب	علیگڑھ	"	اول وثانی	"	ندوۃ العلما
۲۸۲ شرح وقایہ	قلمی	موقوفہ مولوی	۲۹۲ فقہ مخدومی	گلزار حسینی	منشی بہاء الدین بن عبدالصمد صاحب نور
		محمد عظیم صاحب مرحوم	۲۹۳ رسالہ نافعہ	"	
۲۸۳ طحطاوی حاشیہ		موقوفہ حکیم	۲۹۴ فتاوی فیض عام	نظامی کانپور	خرید کردہ دفتر
درمختار جلدین		ولی اللہ صاحب			ندوۃ العلما
اولین	کلکتہ	ضلع رائے بریلی اودھ	۲۹۵ سعایہ شرح		
۲۸۴ ہدایہ مع الکفایہ			شرح وقایہ	مصطفائی	"
کامل	احمدی دہلی	"	۲۹۶ فتاوی شامی		
۲۸۵ ایضاً جلد ثالث	کلکتہ	موقوفہ مولوی	درشش جلد	مصر	"
وجلد رابع		نصیر الدین صاحب	۲۹۷ جامع الفصولین		
		رئیس دہلی۔	جلد اول وثانی	"	"
۲۸۶ قدوری	محمدی دہلی	موقوفہ ڈپٹی	۲۹۸ فتاوی خیریہ	"	"
		عبدالرحیم صاحب	۲۹۹ واقعات المفتیین	"	"
۲۸۷ درمختار	ہاشمی میرٹھ	"	۳۰۰ نجاۃ الارواح		
۲۸۸ کتاب الافراح	مصر	وقف کردہ ملا	فی احکام النکاح	"	"
		عبدالقیوم صاحب	۳۰۱ مجلۃ الاحکام		
۲۸۹ بغیۃ المسترشدین	"	وقف کردہ سید	الشرعیہ	"	"
		عبدالرحمن بن جعفر	۳۰۲ طریقہ واضحہ	"	"
		مولا خیلہ العلوی	۳۰۳ کتاب الاسعاف	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۳۰۴	رسائل شامی	″	″
۳۰۵	تنبیہ الولاۃ والحکام	″	″
۳۰۶	رفع الاشتباہ عن عبارۃ الاشباہ	″	″
۳۰۷	سل الحسام الہندی	″	″
۳۰۸	کتاب اتحاف الابصار والبصائر	″	″
۳۰۹	حاشیۂ ابو سعود بر ملا مسکین جلد اول و ثانی و ثالث	″	″
۳۱۰	تحفۃ الموحدین	اکمل المطابع دہلی	″
۳۱۱	تحقیق الحق المبین	انوار احمدی	″
۳۱۲	تذکرۃ الجمعہ	نولکشوری	″
۳۱۳	مائۃ مسائل	″	″
۳۱۴	تسہیل الفرائض	ابو العلائی	″
۳۱۵	تطہیر الاموال	انوار محمدی	″
۳۱۶	فتاوی العلماء التحفیہ فی الظہر بعد الجمعہ	حقانی لدھیانہ	″
۳۱۷	المہتدی للمقتدی	نفیسی نگرام	″
۳۱۸	کتاب الجزیہ	مفید عام آگرہ	″

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	تزیین العبارہ		
۳۱۹	تحسین الاشارہ	نفیسی نگرام	″
۳۲۰	فتاوی عزیزی	مجتبائی دہلی	″
۳۲۱	صغیری	″	″
۳۲۲	کبیری	محمدی لاہور	″
۳۲۳	رفاہ المسلمین شرح مسائل اربعین	احمدی کانپور	″
۳۲۴	مجموعہ رسائل تسعہ	احمدی دہلی	″
۳۲۵	تذکرۃ الموتے والقبور	مجتبائی دہلی	″
۳۲۶	قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین	″	″
۳۲۷	ارکان اربعہ	علوی۔ لکھنؤ	″

اصول فقہ

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۳۲۸	مجموعۂ نور الانوار وتنویر المنار و دائر الاصول و قمر الاقمار	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۳۲۹	غایۃ التحقیق شرح حسامی	″	″
۳۳۰	توضیح و تلویح		

	مع حاشیہ چلپی	״	״	۳۴۶	اصول شاشی	محمدی	״
۳۳۱	شرح مسلم الثبوت			۳۴۷	مسلم الثبوت	علوی	״
	از ملا محمد مبین	قلمی	״	۳۴۸	اصول شاشی	بھوانی پرشاد	موقوفہ حافظ
۳۳۲	شرح مسلم الثبوت					دہلی	عظیم اللہ صاحب
	از بحر العلوم	نولکشوری	״				شاہ آبادی
۳۳۳	توضیح وتلویح	افضل المطابع	״	۳۴۹	نور الانوار	افضل المطابع	موقوفہ مولوی
۳۳۴	توضیح	قلمی	״				محمد عظیم صاحب مرحوم
۳۳۵	حسامی معہ نامی	فاروقی دہلی	״	۳۵۰	اصول شاشی	ہوپ پریس مو	״
۳۳۶	اصول شاشی			۳۵۱	سبیل الرسوخ	علوی لکھنؤ	״
	مع فصول الحواشی	״	״	۳۵۲	المنار	بدر الدجے	״
۳۳۷	تصریح حاشیہ تلویح	پنجابی	״	۳۵۳	نامی شرح حسامی	فاروقی دہلی	״
	کشف المبہم شرح				حسامی	احمدی میرٹھ	״
۳۳۸	مسلم	مجتبائی دہلی	״	۳۵۵	نور الانوار	علوی لکھنؤ	״
۳۳۹	تلویح	قلمی	״	۳۵۶	مسلم الثبوت	״	موقوفہ منشی
۳۴۰	نور الانوار	حجری	״				سرفراز علی صاحب
۳۴۰	دائر الاصول	کلکتہ	״				رئیس فیض آباد
۳۴۲	شرح مسلم از بحر العلوم	قلمی	״	۳۵۷	شرح مختصر منار	مصر	خریدکردہ دفتر
	شیخ الاسلام ہر				چہار نسخہ		ندوۃ العلما
۳۴۳	تلویح	״	״		**کلام**		
۳۴۴	حسامی	״	״	۳۵۸	مجموعہ میر زاہد		موقوفہ مولوی
۳۴۵	بنانی شرح حسامی	״	״		شرح مواقف	علوی لکھنؤ	عبدالرافع خاں صاحب

٣٥٩	شرح مواقف مع			٣٧١	شرح عقائد نسفی	شاہی	״
	حاشیۂ عبدالحکیم			٣٧٢	مجموعۂ شرح		
	وچلپی جلد اول				عقائد جلالی	علوی لکھنؤ	״
	و جلد ثانی	مصر	״	٣٧٣	شرح فقہ اکبر	حنفی	״
٣٦٠	شرح مولانا عبدالحق			٣٧٤	تکمیل الایمان	احمدی دہلی	״
	خیرآبادی بر میر زاہد			٣٧٥	شرح عقائد جلالے		
	امور عامہ	نظامی کانپور	״		مع حاشیۂ عبدالحکیم	مصر	״
٣٦١	قاضی مبارک			٣٧٦	حاشیۂ ملا عبدالحکیم	حسن رضوی	
	بر میر زاہد				بر خیالی	دہلی	״
	شرح مواقف	مرتضوی دہلی	״	٣٧٧	تہافۃ الفلاسفہ	طہران	״
٣٦٢	خیالی	قلمی	״	٣٧٨	حاشیۂ عصام بر		
٣٦٣	میر زاہد شرح مواقف	محمدی کانپور	״		شرح عقاید نسفی	مصر	״
٣٦٤	خیالی	نولکشوری	״	٣٧٩	مجموعۂ چند حواشی	قلمی	״
٣٦٥	شرح مواقف	قلمی	״	٣٨٠	حاشیۂ اسمعیل بر		
٣٦٦	حاشیۂ ملا مبین				شرح عقائد جلالے	مصر	״
	بر میر زاہد امور عامہ	״	״	٣٨١	حاشیۂ عبدالحکیم		
٣٦٧	حاشیہ دسوقی				بر خیالی	قلمی	״
	بر شرح ام البراہین	مصر	״	٣٨٢	حاشیۂ عبداللہ [illegible]		
٣٦٨	توضیح العقائد	احمدی دہلی	״		بر تجرید	״	״
٣٦٩	شرح مقاصد کامل	مصر	״	٣٨٣	حاشیۂ ملا حسن		
٣٧٠	شرح مواقف	دامی لکھنؤ	״		بر امور عامہ	״	״

۳۸۴	کتاب الملل والنحل	طہران	"	۳۹۸	عمدۃ النکات فی		
۳۸۵	شرح طوالع الانوار	قلمی	"		اقوال الثقات	بمبئی	"
۳۸۶	شرح مواقف	"	"	۳۹۹	بیان ادیان	ابو العلائی	موقوفۂ مولوی
۳۸۷	ثمار التنکیت	شاہجہانی	"		در دو جلد	آگرہ	تراب علی صاحب
۳۸۸	زورق الذہب	قلمی	"				پروفیسر کالج گوالیار
۳۸۹	شرح عقاید نسفی	"	"	۴۰۰	رسالہ حمیدیہ	بیروت	خریدکردۂ دفتر
۳۹۰	خیالی	"	"				ندوۃ العلما
۳۹۱	معارف حاشیہ			۴۰۱	شرح عقائد نسفی	خنفی	موقوفۂ مولوی
	شرح مواقف	چشمۂ فیض لکھنؤ	"				محمد عظیم صاحب مرحوم
۳۹۲	شرح عقیدۂ امام			۴۰۲	"	"	موقوفۂ حافظ
	غزالی رح	قلمی	"				محمد عظیم اللہ صاحب
۳۹۳	عروۃ الوثقی	محمدی	"				شاہ آبادی
۳۹۴	شرح عقاید نسفی	قلمی	"	۴۰۳	حاشیہ خیالی بر	فخر المطابع	
۳۹۵	تنزیہ الرحمن عن				شرح عقائد نسفی	دہلی	"
	شائبۃ الکذب			۴۰۴	شرح مواقف	احمدی دہلی	"
	والنقصان	عزیزی کانپور	"	۴۰۵	نظم البیان	فاروقی دہلی	موقوفۂ ڈاکٹر
۳۹۶	حاشیہ عبد الحکیم		موقوفۂ مولوی				کرامت اللہ خان مرحوم
	بر خیالی	نولکشوری	محمد عظیم صاحب مرحوم	۴۰۶	اعلام الاخبار	ایڈوکیشنل	
۳۹۷	شرح مواقف و		موقوفۂ مولوی		والاعلام الدین	پریس آگرہ	
	حاشیہ چلپی و عبد الحکیم		محمد عبد اللطیف صاحب		عند اللہ الاسلام		"
	در ۳ جلد	مصر	منصف مرادآباد	۴۰۷	تقویۃ الایمان	مجتبائی میرٹھ	"

نمبر	نام کتاب	کیفیت	ماخذ	نمبر	نام کتاب	مطبع	
۴۰۸	شرح عقائد نسفی	قلمی	موقوفہ منشی	۴۱۹	حکایات الصالحین	صدیقی دہلی	〃
			سرفراز علی صاحب	۴۲۰	عوارف المعارف		
			رئیس فیض آباد		کامل	مصر	〃
۴۰۹	مجموعہ رسالہ در			۴۲۱	کتاب المکاتیب		
	علم کلام	〃	〃		والرسائل	مجتبائی دہلی	〃
۴۱۰	شرح عقائد نسفی	مطبوعہ	موقوفہ مولوی	۴۲۲	فتوح الغیب	نولکشوری	〃
			محمد عظیم صاحب مرحوم	۴۲۳	سبع سنابل	نظامی کانپور	〃
۴۱۱	خیالی	〃	〃	۴۲۴	کلمات طیبات	مجتبائی دہلی	〃
۴۱۲	تکمیل الایمان	مجتبائی دہلی	خریدکردہ دفتر	۴۲۵	نقد النصوص	بمبئی	〃
			ندوۃ العلما	۴۲۶	مثنوی معنوی ستہ		
تصوف واخلاق واسرار					دفتر	قلمی	〃
۴۱۳	احیاء العلوم در		موقوفہ مولوی	۴۲۷	معمولات مظہریہ	نظامی کانپور	〃
	چار جلد	نولکشوری	محمد عبدالرافع خان	۴۲۸	فوائد الفواد	نولکشوری	〃
			صاحب رئیس	۴۲۹	مفتاح الرشاد	کلکتہ	〃
			شاہجہانپور۔	۴۳۰	باب الفتوح لمعتبر		
۴۱۴	حجۃ اللہ البالغہ	صدیقی دہلی	〃		احوال الروح	مصر	〃
۴۱۵	خطیرۃ القدس	صدیقی بھوپال	〃	۴۳۱	دیوان حافظ	قلمی	〃
۴۱۶	کفایۃ الاتقیا	مصر	〃	۴۳۲	ملفوظات حضرت		
۴۱۷	شرح فصوص				غوث اعظم	〃	〃
	از علامہ قیصری	بمبئی	〃	۴۳۳	ستہ ضروریہ	مجتبائی دہلی	〃
۴۱۸	لطائف اشرفی	نصرۃ المطابع	〃	۴۳۴	بستان فقیہ ابواللیث	فاروقی دہلی	〃

۴۳۵	مصباح الہدایہ			۴۴۹	تخیلنامہ	محمدی دہلی	"
	ترجمۂ عوارف	نولکشوری	"	۴۵۰	مثنوی شاہ	مسیحی	
۴۳۶	ہدایات بھاگھا	"	"		بوعلی قلندر		"
۴۳۷	مکتوبات صدی			۴۵۱	الہامات الموجود	مہر نیمروز	"
	جلد اول	سنت پرشاد	"	۴۵۲	کلمۃ الحق	نولکشوری	"
۴۳۸	لطائف معنوی	نولکشوری	"	۴۵۳	تجلیہ	مصطفائی	"
۴۳۹	مکاشفات صوفیے	"	"	۴۵۴	شفاء العلیل ترجمۂ		
۴۴۰	مثنوی معنوی	قلمی	"		قول الجمیل	سلطانی	"
۴۴۱	مکتوبات امام ربانی			۴۵۵	شرح کافیہ نحو		
	جلد اول و ثانی	احمدی دہلی	"		بطریق تصوف	قلمی	"
۴۴۲	کیمیای سعادت	نولکشوری	"	۴۵۶	دیوان حافظ	درخشانی	"
۴۴۳	مثنوی معنوی			۴۵۷	مقاصد الصالحین	نظامی کانپور	"
	ہر شش دفتر	"	"	۴۵۸	مجموعۂ پند سودمند	"	"
۴۴۴	التاویل الحکم			۴۵۹	رسالۂ تعلیم و تعلم	آفتاب عالمتاب	"
	شرح نصوص الحکم	"	"	۴۶۰	مقاصد الصالحین	نظامی کانپور	"
۴۴۵	بحر العلوم شرح			۴۶۱	منہیات ابن حجر	مصطفائے کانپور	"
	مثنوی مع لاناروم			۴۶۲	فضائل علم و علماے		
	در سہ جلد	"	"		دین	نظامی کانپور	"
۴۴۶	دیوان حافظ	"	"	۴۶۳	ضمان الفردوس	نولکشوری	"
۴۴۷	[illegible] قلم	"	"	۴۶۴	ارشاد المسترشدین	اکبری آگرہ	خرید کردہ دفتر
۴۴۸	ہدایۃ الہدایہ	مصر	"				ندوۃ العلما

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۴۶۵	مجموعہ انیس الارواح و دلیل العارفین و فوائد السالکین و راحۃ القلوب	قادری لکھنؤ	
۴۶۶	مجموعہ رسائل تصوف رسالہ خدا نما و مخزن تصوف و خزینۂ عرفان و ہدیۂ ممتاز		
۴۶۷	و واقعۂ حیرت	مفید عام آگرہ	
۴۶۸	تحقیق الروح	اکمل المطابع دہلی	
۴۶۹	مثنوی معنوی ہر شش دفتر	بمبئی	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۴۷۰	" جلد اول و ثانی	قلمی	"
۴۷۱	پیراہن یوسفی شرح مثنوی معنوی ہر شش دفتر	نولکشوری	"
۴۷۲	اکسیر ہدایت اردو ترجمہ کیمیائے سعادت	"	موقوفہ مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شاہ آبادی

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۴۷۳	بحر العلم	انوار محمدی	
۴۷۴	مجموعہ رسائل تصوف رسالہ خدا نما، مخزن تصوف خزینۂ عرفان ہدیۂ ممتاز واقعۂ حیرت	مفید عام آگرہ	وقف کردہ مولوی قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ اجمیر
۴۷۵	مجموعۂ ملفوظات	مسلم پریس ججھر	موقوفہ سید ابن علی صاحب منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد
۴۷۶	خواجگان چشت دو جلد		
۴۷۷	صحائف السلوک دو جلد	"	"
۴۷۸	منہاج السالکین	نولکشوری	"
۴۷۹	کلمات طیبات	مطلع العلوم مراد آباد	"
۴۸۰	مکاتبات حضرت امام غزالی رح	مفید عام آگرہ	"
۴۸۱	محاسن الحسنین فی حکایات الصالحین	سعید المطابع بنارس	"
۴۸۲	مثنوی شاہ		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	بوعلی قلندر	قلمی	وقف کردہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد اودھ
۴۸۳	مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت	مسلم پریس جھجر	موقوفۂ ڈاکٹر کرامۃ اللہ خان مرحوم
۴۸۴	مثنوی معنوی	نولکشوری	״
۴۸۵	اکسیر ہدایت اردو ترجمہ کیمیاے سعادت	״	״
۴۸۶	کلمات طیبات	مطبع العلوم مراد آباد	״
۴۸۷	محاسن الحسنین فی حکایات الصالحین	سید المطابع بنارس	״
۴۸۸	سراج السالکین	نولکشوری	״
۴۸۹	آیات اللہ الکاملہ اردو ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ	اسلامی لاہور	״

مواعظ

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۴۹۰	تحفۃ الاخوان فی		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	قراۃ السعاد فی رجب و شعبان و رمضان	علوی لکھنؤ	״
۴۹۱	نصیحۃ المسلمین	قلمی	״

اعمال واشغال واوراد

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۴۹۲	مجموعۂ مجموع الرمل	نولکشوری	موقوفۂ مولوی عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۴۹۳	پنجسورہ	مصطفائی	״
۴۹۴	دعای حزب البحر کامل	قلمی	״
	״	״	״
۴۹۵	مجموعۂ اوراد	״	״
۴۹۶	مجموعہ اوراد مستند	نولکشوری	״
۴۹۷	دلائل الخیرات مع قصیدۂ بانت سعاد وغیرہ	قلمی	״
۴۹۸	ادعیۂ متفرقہ	״	״
۴۹۹	شمس الضحی	مسیحی لکھنؤ	״
۵۰۰	مجربات دیربی	نولکشوری	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۵۰۱	تعبیر الرویا	"	"	۵۱۵	تسبیح	ملٹری گوالیار	"
۵۰۲	کتاب ابو معشر فلکی	طہران	"	۵۱۶	کتاب رمل فارسی	قلمی	وقف کردہ منشی
۵۰۳	خلاصۃ الاذکار						سرفراز علی صاحب
	والحج	حیدری بمبئی	"				رئیس فیض آباد
۵۰۴	الصلوۃ المحمدیہ	نظامی کانپور	"		**تاریخ و سیر**		
۵۰۵	الکلمات الزکیہ	صدیقی بریلی	"	۵۱۷	ازالۃ الخفاعن		خرید کردہ دفتر
۵۰۶	حزب البحر	قلمی	"		خلافۃ الخلفا	صدیقی بریلی	ندوۃ العلما
۵۰۷	حاشیہ ابراہیم			۵۱۸	غرائب البیان فی		
	باجوری بر قصیدہ				مناقب النعمان	قومی پریس لکھنؤ	"
	بردہ	مصر	"	۵۱۹	شرح سفر السعادت	نولکشوری	موقوفہ مولوی
۵۰۸	شرح قصیدہ بردہ	نولکشوری	"				محمد عبد الرافع خان
۵۰۹	بیان قدر شب برات	نظامی کانپور	"				صاحب رئیس شاہجہانپور
۵۱۰	شجرہ منظومہ			۵۲۰	معارج النبوۃ کامل	"	"
	خاندان نقشبندیہ	مسیحی لکھنؤ	"	۵۲۱	ترجمۂ طاہرہ	سلطانی	
۵۱۱	کتاب اعمال	قلمی	"	۵۲۲	عجائب القصص	شاہجہان آباد	
۵۱۲	رسالہ دو باہندی	نولکشوری	"		جلد اول و ثانی		"
۵۱۳	درود شریف	احمدی		۵۲۳	تاریخ طبری فارسی	نولکشوری	"
	مع اسناد دو جلد	پیک بہار	"	۵۲۴	مدارج النبوت		
۵۱۴	دعوات القرآن	عالیجاہ گوالیار	موقوفہ مولوی		جلد اول و ثانی	ناصری دہلی	"
			تراب علی صاحب	۵۲۵	روضۃ الاصفیا	فخر المطابع	"
			پروفیسر کالج گوالیار	۵۲۶	شرح شعنا طا		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	علی قاری جلد			۵۴۳	مکارم الاخلاق	مصر	״
	اول وثانی	مصر	״	۵۴۴	فضائل درود		
۵۲۷	سنبلستان حمیت	شام اودھ	״		سلام	مصطفائی دہلی	״
۵۲۸	جذب القلوب	کلکتہ	״	۵۴۵	نظم الدرر	״ لکھنؤ	״
۵۲۹	مولود شریف	قلمی	״	۵۴۶	گلدستۂ محسن	نولکشوری	״
۵۳۰	سنبلستان حمیت	شام اودھ	״	۵۴۷	شرح مولد برزنجی	بنوی	״
۵۳۱	زاد السبیل	نولکشوری	״	۵۴۸	سیرۃ الفاروق	ہلالی پریس	
۵۳۲	سعادۃ الکونین	قلمی	״			ساڈھورہ ضلع	
۵۳۳	قصص الانبیا	״	״			انبالہ	״
۵۳۴	شواہد النبوت	نولکشوری	״	۵۴۹	مولد شریف		
۵۳۵	شفائے قاضی عیاض	صدیقی بریلی	״		بہاریہ	مجتبائی لکھنؤ	״
۵۳۶	تاریخ الخلفا	مصر	״	۵۵۰	بصارۃ العیون فی		
۵۳۷	تواریخ حبیب الٰہ	نظامی کانپور	״		سیر الامین المامون	انتظامی کانپور	״
۵۳۸	نور الابصار	مصر	״	۵۵۱	تواریخ حبیب الٰہ	نظامی۔ کانپور	موقوفۂ مولوی
۵۳۹	روضۃ الاحباب	انوار محمدی					محمد عظیم صاحب
	کامل	لکھنؤ	״	۵۵۲	اسوۂ حسنہ	محمدی	״
۵۴۰	زاد المعاد جلد			۵۵۳	کتاب المغازی	نولکشوری	موقوفۂ مولوی
	اوّل وثانی	نظامی کانپور	״				محمد عبد الرافع خان
۵۴۱	ترجمہ فارسی						صاحب رئیس
	خلاصۃ الوفا	قلمی	״				شاہجہان پور
۵۴۲	مولد شریف	״	״	۵۵۴	تذکرۃ الٰہی	״	״

نمبر	نام کتاب	مطبع		نمبر	نام کتاب	مطبع	
۵۵۵	سفینۃ الاولیا	״	״	۵۷۱	محفل گیارہوین	گلزار اودھ	״
۵۵۶	رشحات	״	״	۵۷۲	الخیرات الحسان	مصر	״
۵۵۷	فتح المبین	مصر	״	۵۷۳	گلدستۂ کرامات	نولکشوری	״
۵۵۸	تقریر الشہادتین	ثمرہند لکھنؤ	״	۵۷۴	کتاب حالات		
۵۵۹	مجموعۂ چہل سالہ	علوی لکھنؤ	״		اولیاء اللہ	قلمی	״
۵۶۰	گلشن بہار	نولکشوری	״	۵۷۵	تذکرہ حسینی	نولکشوری	״
۵۶۱	جواہر العجائب	״	״	۵۷۶	مراۃ الخیال	کلکتہ	״
۵۶۲	گنج گلشن	شاہجہانی	״	۵۷۷	سر الشہادتین	مصطفائی لکھنؤ	״
۵۶۳	مطالع السعود	بغداد	״	۵۷۸	روز روشن	شاہجہانی	״
۵۶۴	روضۃ الشہدا	نولکشوری	״	۵۷۹	نفحات الانس		
۵۶۵	خزینۃ الاصفیا				سلسلۃ الذہب	حیدری بمبئی	״
	در دو جلد	ثمرہند لکھنؤ	״	۵۸۰	اخبار الاخیار	قلمی	״
۵۶۶	ترجمۂ فارسی واقدی	سفیر عالم آگرہ	״	۵۸۱	تاریخ رشید الدین خانی	خورشیدیہ	״
۵۶۷	ہفت کوکب	رہیلکھنڈ پریس		۵۸۲	آئین اکبری کامل	نولکشوری	״
		بریلی	״	۵۸۳	تاریخ تیموری	قلمی	״
۵۶۸	گلستان بےخزان	نولکشوری	״	۵۸۴	لفظۃ العجلان	نظامی کانپور	״
۵۶۹	کتاب خصائص			۵۸۵	محاربۂ کابل و قندھار	شاہی	״
	امیر المومنین حضرت			۵۸۶	ترجمۂ تاریخ تیموری	قلمی	״
	علی بن ابی طالب			۵۸۷	فتوح الشام	نولکشوری	״
	از امام نسائی رح	مصر	״	۵۸۸	اقبالنامۂ جہانگیری		
۵۷۰	تحفۃ العراقین	مدرسہ آگرہ	״		کامل	״	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۵۸۹	ازالة الخفا	صدیقی بریلی	″	۶۰۳	کنز البرکات لمع لانا		
۵۹۰	تفریح الاذکیا				ابی الحسنات	علوی لکھنؤ	″
	جلد اول وثانی	نولکشوری	″	۶۰۴	فوائد بهیّه	مصطفائی لکھنؤ	″
۵۹۱	روضة الاصفیا			۶۰۵	محاربات سلاطین		
	در ہفت جلد	″	″		درّانیہ	علوی لکھنؤ	″
۵۹۲	مفتاح التواریخ	″	″	۶۰۶	تقصار جنود الاحرار	شاہجہانی	″
۵۹۳	اکبرنامہ	″	″	۶۰۷	تاریخ فرشتہ	نولکشوری	موقوفۂ مولوی
۵۹۴	سیر المتاخرین						محمد عبد الرحمن صاحب
	ہر سہ جلد	نولکشوری	″				شاہ آبادی
۵۹۵	تاریخ فرشتہ	″	″	۶۰۸	فتح المبین	مصر	موقوفۂ مولوی
۵۹۶	وفیات الاعیان						محمد عظیم صاحب مرحوم
	تاریخ ابن خلکان			۶۰۹	″	″	موقوفۂ مولوی
	کامل	قلمی	″				محمد عبد القیوم صاحب
۵۹۷	سبحة المرجان فی			۶۱۰	سیرة الفاروق	بلالی پریس انبالہ	
	آثار ہندستان	بمبئی	″	۶۱۱	سیرة السلف	اسلامیہ لاہور	موقوفۂ مولوی
۵۹۸	خزانۂ عامرہ	نولکشوری	″				قمر الدین صاحب
۵۹۹	تاج القصص	قلمی	″				مہتمم مدرسہ اجمیر
۶۰۰	تحقیق الانساب	نولکشوری	″	۶۱۲	اسم اعظم حالات	مفید عام	خرید کردہ دفتر
۶۰۱	آتشکدۂ آذر	فتح الکریم بمبئی	″		حضرت غوث پاک	سیالکوٹ	ندوة العلما
۶۰۲	حسرة الفحول			۶۱۳	بصارة العیون	انتظامی کانپور	″
	بوفات نائب الرسول	انوار محمدی لکھنؤ	″	۶۱۴	عین العیون ترجمہ		

	سرور المحزون	مصطفائی لکھنؤ	مولوی ابوالقاسم صاحب
۶۱۵	اخبار الاخیار	ہاشمی میرٹھ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۶۱۶	فتح المبین	مصر	موقوفہ مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب سکریٹری برج آف اسلام بمبئی
۶۱۷	التثلیث پنج نسخہ	گلزار حسینی بمبئی	موقوفہ ماسٹر جلال الدین صاحب مرادآبادی
۶۱۸	المجوس پنج نسخہ	الند پریس مرادآباد	،،
۶۱۹	الملوک سہ نسخہ	،،	،،
۶۲۰	الہنود دو نسخہ	گلزار احمدی مرادآباد	،،
۶۲۱	سیر دریا پنج نسخہ	احسن المطابع مرادآباد	،،
۶۲۲	فخر البلاد تاریخ بغداد شش نسخہ	شمس المطابع	
۶۲۳	سیرۃ ابن ہشام	مصر	خریدکردہ دفتر ندوۃ العلما

۶۲۴	بصارۃ العیون سی و شش نسخہ	نظامی کانپور	وقف کردہ حکیم عظمت حسین صاحب
۶۲۵	فوائد بہیہ	مصطفائی لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۶۲۶	شمشیر خانی	قلمی	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۶۲۷	تاریخ ابن خلکان	،،	،،
۶۲۸	شرح سفر السعادۃ	نولکشوری	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم۔
۶۲۹	سفر السعادت	محمدی لاہور	،،
۶۳۰	سفرنامہ شیخ ابن بطوطہ	مصطفائی لاہور	،،
۶۳۱	سیرۃ الفاروق	گلزار محمدی لاہور	،،
۶۳۲	قسطنطنیہ	مصطفائی لاہور	،،
۶۳۳	سوانح عمری عالمگیر	،،	،،
۶۳۴	خلاصہ شاہنامہ	قلمی	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۶۳۵	راماین ناگری جلد اول وثانی	نولکشوری	״
۶۳۶	سفرنامۂ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم	قلمی	موقوفۂ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم
۶۳۷	راماین سدارتھ کوس ناگری		موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور

مناظرۂ فرق

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۶۳۸	تحفۂ اثنا عشریہ	نولکشوری	״
۶۳۹	ازالۃ الاوہام	سید المطابع	״
۶۴۰	مدار الحق	حسنی - دہلی	״
۶۴۱	السیف المسلول	احمدی - دہلی	״
۶۴۲	اعجاز عیسوی	منعمیہ	״
۶۴۳	استبشار	״	״
۶۴۴	رد الشقاق فی جواز الاستراق	نظامی - کانپور	״
۶۴۵	بوارق محمدیہ	دار السلام دہلی	״
۶۴۶	رسالہ رد وہابیہ	قلمی	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۶۴۷	قرۃ العین	״	״
۶۴۸	ہدیۂ مہدویہ	نظامی کانپور	״
۶۴۹	سیف الجبار	انسٹیٹوٹ پریس علیگڑھ	״
۶۵۰	افادات سندیہ	الٰہی	״
۶۵۱	نصر المسلمین	مطلع الانوار سہارنپور	״
۶۵۲	ہدیہ احمدیہ	الٰہی	״
۶۵۳	سیف الاسلام	״	״
۶۵۴	منتہی الکلام	ناصری دہلی	״
۶۵۵	آیات بینات	مرزا پور	״
۶۵۶	صواعق محرقہ	مصر	״
۶۵۷	ہدیۃ البریہ الی	صبح صادق	
۶۵۸	الشریعۃ الاحمدیۃ	سیتاپور	״
۶۵۹	اصول الرشاد	״	״
۶۶۰	رد میر باقر داماد از شاہ عبدالعزیز صاحب	قلمی	״
۶۶۱	اعجاز مسیحی	اعجاز محمدی آگرہ	״
۶۶۲	مبادی العبقری	سید المطابع بنارس	״
۶۶۳	رد الشبہات القادیانیہ	نامی کانپور	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۶۶۴	براہین جلالیہ	〃	〃
۶۶۵	وید و قرآن کا مقابلہ	دبیر ہند امرتسر	〃
۶۶۶	نصر المسلمین علے عداۃ	مطلع الانوار	موقوفہ مولوی
۶۶۷	سید المرسلین	سہارنپور	محمد عبد الرؤف خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔
۶۶۸	عشرۂ کاملہ در دو جلد	پنجاب پریس	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۶۶۹	سچے مسیحی کی مناجات	مفید عام سیالکوٹ	〃
۶۷۰	مختصر ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ	مجتبائی بمبئی	موقوفہ مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب سکریٹری چرچ آف اسلام بمبئی
۶۷۱	دافع البہتان	انتظامی کانپور	موقوفہ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب ضلع پٹنہ
۶۷۲	اثبات الخلافہ بالقرآن	محمدی عظیم آباد	〃
۶۷۳	سیف الجبار	صبح صادق	〃

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۶۷۴	انتصار الحق	صدیقی بریلی	وقف کردہ مولوی عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن صاحب ساکن اقبالپور خضرپور کلکتہ۔
۶۷۵	بطلان کفارہ	بحر الاسلام بنگلور	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم
۶۷۶	حجۃ احمدی	〃	〃
۶۷۷	تفسیر مکاشفات	〃	〃
۶۷۸	معیار الحق	فاروقی دہلی	〃
۶۷۹	تائید المحمد والقرآن	اسلامیہ لاہور	〃
۶۸۰	ظفر المبین حصہ اول	محمدی لاہور	〃
۶۸۱	دم الاخوین	اڈوکیشنل پریس آگرہ	〃
۶۸۲	منجی المومنین	محمدی لاہور	〃
۶۸۳	نور محمدی	بحر الاسلام بنگلور	〃
۶۸۴	تائید الاسلام	قاسم الاخبار بنگلور	〃

نمبر	نام کتاب	مطبع	
٦٨٥	رد التقلید بالکتاب المجید	صدیقی لاہور	〃
٦٨٦	تحفۂ اثنا عشری	〃	〃
٦٨٧	تحفۃ الاخوان	فاروقی دہلی	〃
٦٨٨	البحر الذخار	〃	〃
٦٨٩	براہین احمدیہ ہر چہار حصہ	سفیر ہند امرتسر	〃
٦٩٠	فتح المبین علے رد مذہب المقلدین	محمدی لاہور	〃
٦٩١	منح الباری فی	منشی گوبند سہائے	
٦٩٢	ترجیح صحیح البخاری	لاہور	〃
٦٩٣	نظام الملۃ ودافع العلہ	محمدی لاہور	〃
٦٩٤	ثبوت الحق الحقیق	حنفی دہلی	〃
٦٩٥	کشف المکائد	انصاری دہلی	〃
٦٩٦	مرآۃ الیقین	نامی کانپور	〃
٦٩٧	گفتگوی مذہبی	ہاشمی میرٹھ	〃
٦٩٨	تصفیۃ العقائد	ضیائی میرٹھ	〃
٦٩٩	حجۃ الاسلام	ہاشمی میرٹھ	〃
٧٠٠	انتصار الاسلام	اکمل المطابع دہلی	〃
٧٠١	عقیدہ صابونی	بحر الاسلام منگلور	

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
٧٠٢	رسالہ کمل الطال حرکت ارض	میر حسن رضوی دہلی	〃
٧٠٣	نقد محمدیہ طریق احمدیہ	صدیقی لاہور	〃
٧٠٤	تقریر دلپذیر الجواب	لاہور	خرید کردہ دفتر
٧٠٥	الفصیح دو نسخہ		ندوۃ العلما

فن مناظرہ

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
٧٠٦	رشیدیہ	قلمی	موقوفہ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
٧٠٧	ہدیہ مختاریہ	علوی لکھنو	〃
٧٠٨	رشیدیہ جلد	〃	〃
٧٠٩	آداب معینیہ	نولکشوری	〃
٧١٠	رشیدیہ	ضیائی میرٹھ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم

منطق

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
٧١١	حاشیۂ قاضی مبارک بر میر زاہد ملا جلال	انوار محمدی لکھنو	موقوفہ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
٧١٢	منہیات شرح سلم		

٧١٢	قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	ر	٧٢٦	حاشیۂ عبدالنبی بر		
٧١٣	قاضی مبارک	مصطفائی لکھنؤ	ر		شرح تہذیب	حاجی ولی محمد	ر
٧١٤	تحفۂ شاہجہانی	نظامی کانپور	ر	٧٢٧	شرح سلم بحرالعلوم	مجتبائی دہلی	ر
٧١٥	شرح سلم مولوی			٧٢٨	حاشیۂ مولانا ترابعلی		
	حمداللہ	ر	ر		بر غلام یحیی	قلمی	ر
٧١٦	شرح قاضی از			٧٢٩	تعلیقات حسن بر		
	مولانا تراب علی	ر	ر		شرح سلم ملاحسن	حاجی ولی محمد	ر
٧١٧	میر قطبی	نولکشوری	ر	٧٣٠	معین الغائصین	علوی لکھنؤ	ر
٧١٨	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ	ر	٧٣١	شرح سلم مولوی حمداللہ	ر	ر
٧١٩	میر قطبی	مرتضوی	ر	٧٣٢	شرح سلم ملاحسن	مجتبائی دہلی	ر
٧٢٠	ملاحسن مع القول			٧٣٣	شرح سلم قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	ر
	الاسلم	نظامی کانپور	ر	٧٣٤	قطبی	محمدی لکھنؤ	ر
٧٢١	حل المغلق و اقوال			٧٣٥	شرح سلم ملامبین	شاہی	ر
	الاربعہ	ر	ر	٧٣٦	حاشیۂ مولانا ظہوراللہ		
٧٢٢	سوانح الزمن				بر میرزاہد ملا جلال	علوی لکھنؤ	ر
	والقول الوسیط	ر	ر	٧٣٧	حاشیۂ ملامبین بر		
٧٢٣	حاشیۂ بحرالعلوم				میرزاہد رسالہ	حیدری	ر
	بر میرزاہد ملاجلال	ہاشمی میرٹھ	ر	٧٣٨	حاشیۂ میرزاہد		
٧٢٤	حاشیۂ سلم ملا فرل	مرتضوی دہلی	ء	٧٣٩	ملا جلال	قلمی	ر
٧٢٥	میرزاہد رسالہ مع			٧٤٠	منہیات قاضی مبارک	ر	ر
	حاشیۂ غلام یحیی	علوی لکھنؤ	ر	٧٤١	حاشیۂ قال اقول	ر	ر

نمبر	نام			نمبر	نام	مقام	
۷۴۲	میزان المنطق	"	"		برحمد اللہ	"	"
۷۴۳	شرح میزان المنطق	"	"	۷۵۷	حاشیہ مولوی عماد		
۷۴۵	حاشیۂ عنایت اللہ				برحمد اللہ	"	"
	بر میر ایساغوجی	"	"	۷۵۸	حاشیۂ ملا حسن بر		
۷۴۶	حاشیہ مولوی احمد علی				میرزاہد رسالہ	"	"
	بر میرزاہد رسالہ	"	"	۷۵۹	قطبی	"	"
۷۴۷	حاشیہ مولوی غلام نبی			۷۶۰	فنارے شرح ایساغوجی	مصر	"
	بر میرزاہد رسالہ	"	"	۷۶۱	ایساغوجی	"	"
۷۴۸	حاشیہ میر بر شرح			۷۶۲	قل احمد بر فنارے	"	"
	مطالع	"	"	۷۶۳	تہذیب	مسیح الزمان	"
۷۴۹	حاشیہ مولوی عبد الغنی			۷۶۴	میرزاہد رسالہ	شاہی	"
	بر میرزاہد رسالہ	"	"	۷۶۵	ملا جلال	علوی لکھنؤ	"
۷۵۰	حاشیۂ غلام یحیی			۷۶۶	حاشیۂ میرزاہد بر		
۷۵۱	بر میرزاہد رسالہ	"	"		ملا جلال	میر محمد حسین	"
۷۵۲	ملا جلال کامل	"	"	۷۶۷	حاشیۂ مولانا		
۷۵۳	حاشیۂ ابو الفتح				عبد الحق خیرآبادی		
	بر ملا جلال	"	"	۷۶۸	بر میرزاہد رسالہ	نظامی کانپور	"
۷۵۴	شرح سلم	"	"	۷۶۹	شرح ضابطۃ التہذیب	علوی لکھنؤ	"
۷۵۵	حاشیہ ملا مبین بر			۷۷۰	حاشیۂ عماد بر قطبی		
	میرزاہد ملا جلال	"	"		و میر	قلمی	"
۷۵۶	حاشیہ مولوی اسد اللہ			۷۷۱	شرح تہذیب از		

	مولوی علی محمد سنبھلی	〃	〃	۷۸۸	تحقیقات مرضیہ	〃	〃
۷۷۲	حاشیۂ میرزاہد			۷۸۹	حاشیۂ عبدالحکیم		
	ملا جلال	〃	〃		برقطبی ومیر	نولکشوری	〃
۷۷۳	حاشیہ ملا عظیم بر			۷۹۰	غایۃ الکلام فی		
	میرزاہد رسالہ	〃	〃		حقیقۃ التصدیق		
۷۷۴	حاشیۂ دیگر بر میرزاہد				عندالحکماء	عمدۃ الاخبار	
	ملا جلال	〃	〃		والامام	بریلی	〃
۷۷۵	التعلیق المرضی	محمدی لکھنؤ	〃	۷۹۱	میرزاہد رسالہ	نظامی کانپور	〃
۷۷۶	ایساغوجی	حسینی	〃	۷۹۲	حاشیۂ غلام یحیی		
۷۷۷	مختصر المیزان	〃	〃		بر میرزاہد رسالہ	〃	〃
۷۷۸	میزان المنطق	〃	〃	۷۹۳	مصباح الدجے	〃	〃
۷۷۹	جواہر مضیہ	〃	〃	۷۹۴	نور الہدے	〃	〃
۷۸۰	تہذیب	〃	〃	۷۹۵	تحفۂ شاہجہانی	〃	〃
۷۸۱	قال اقول	خواجہ محمد امین	〃	۷۹۶	ملا جلال	علوی لکھنؤ	〃
۷۸۲	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ	〃	۷۹۷	میرزاہد ملا جلال	〃	〃
۷۸۳	شرح فارسی میرزاہد			۷۹۸	قول المحیط	〃	〃
	رسالہ	نولکشوری	〃	۷۹۹	التعلیق العجیب	〃	〃
۷۸۴	بدیع المیزان	علوی لکھنؤ	〃	۸۰۰	حاشیۂ عماد بر		
۷۸۵	سعدیہ شرح زنجانی	افتخار عالم	〃		میرزاہد ملا جلال	قلمی	〃
۷۸۶	مرقاۃ الاذہان	علوی لکھنؤ	〃	۸۰۱	غایۃ البیان فی		
۷۸۷	ایضاحات	〃	〃		تحقیق السبحان		

نمبر	نام کتاب	مطبع		نمبر	نام کتاب	مطبع	
	تعلیقہ سلم	״	״	۸۱۳	القول المحیط	״	״
۸۰۲	ملا جلال	״	״	۸۱۴	تنویر السلم	احمدی دہلی	״
۸۰۳	میرزاہد بر جلالی	״	״	۸۱۵	حاشیۂ مولانا ظہور اللہ		
۸۰۴	حاشیۂ ملا حسن				بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	״
	بر میرزاہد ملا جلال	״	״	۸۱۶	منہاج العلوم	قلمی	״
۸۰۵	حاشیۂ مولوی			۸۱۷	شرح رسالۂ تصدیق	״	״
	فضل رسول بر			۸۱۸	حاشیہ بر قاضی مبارک		״
	میرزاہد ملا جلال	״	״	۸۱۹	دفع الکلال	چشمۂ فیض لکھنؤ	״
۸۰۶	حاشیۂ بحر العلوم			۸۲۰	الکلام الوہبی فی		
	میرزاہد ملا جلال	علوی لکھنؤ	״		بعض عبارات القطبی	״	״
۸۰۷	شرح مطالع	طہران	״	۸۲۱	قال اقول	مسیحائی	״
۸۰۸	غایۃ الکلام فی			۸۲۲	میر ایساغوجی	مرتضوی	״
	حقیقۃ التصدیق			۸۲۳	״	قلمی	״
	عند الحکماء و	عمدۃ الاخبار		۸۲۴	انوار احمدی حاشیۂ		
	الامام	بریلی	״		قال اقول	محمدی لکھنؤ	״
۸۰۹	میرزاہد رسالہ	قلمی	״	۸۲۵	مجموعۂ شروح		
۸۱۰	حاشیۂ بحر العلوم				ضابطۃ التہذیب	محمدی جونپور	״
	بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	״	۸۲۶	شرح خطبۂ قطبی	قلمی	״
۸۱۱	القول المحیط	״	״	۸۲۷	صغریٰ	مصطفائی	״
۸۱۲	حاشیۂ بحر العلوم			۸۲۸	شرح تہذیب		
	بر میرزاہد رسالہ	״	״		فارسی	نولکشوری	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۸۲۹	حاشیہ ملا مبین بر میرزاہد رسالہ	حیدری لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۸۳۰	ملا حسن	نولکشوری	موقوفہ حافظ محمد عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۸۳۱	حاشیہ غلام یحیی	محمدی	〃
۸۳۲	میرزاہد رسالہ و حاشیہ غلام یحیی	〃	〃
۸۳۳	حاشیہ بحر العلوم بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	〃
۸۳۴	شرح تہذیب	〃	موقوفہ حافظ محمد عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۸۳۵	حواشی زاہدیہ بر رسالہ قطبیہ	نجم العلوم لکھنؤ	
۸۳۶	حاشیہ غلام یحیی بر میرزاہد رسالہ	〃	
۸۳۷	ہدایۃ الوری حاشیہ بر حاشیہ غلام یحیی	〃	
۸۳۸	مصباح الدجی حاشیہ غلام یحیی	〃	
۸۳۹	نور الہدی حاشیہ غلام یحیی	〃	
۸۴۰	میرزاہد بر رسالہ قطبیہ	علوی لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۸۴۱	حاشیہ غلام یحیی بر میرزاہد رسالہ	〃	〃
۸۴۲	البیان الکافی فی شرح الشرح للقاضی	نظامی کانپور	〃
۸۴۳	شرح سلم قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	〃
۸۴۴	القول المحیط	〃	〃
۸۴۵	〃	نجم العلوم لکھنؤ	〃
۸۴۶	ملا جلال	〃	〃
۸۴۷	میرزاہد بر ملا جلال	〃	〃
۸۴۸	ہدایۃ الوری حاشیہ بر حاشیہ غلام یحیی	〃	〃
۸۴۹	مجموعہ منطق	نولکشوری	〃
۸۵۰	حاشیہ مولوی ظہور اللہ بر میرزاہد رسالہ	کلان کوٹھی	〃
۸۵۱	حاشیہ مولوی عبد الحق خیرآبادی	نظامی کانپور	〃

۸۵۲	قطبی شرح دیباچہ	کلان کوٹھی	〃		ملا جلال	〃	〃
	میر قطبی	حسینی لکھنؤ	〃	۸۶۶	حاشیۂ ملا حسن		
۸۵۳	ملا حسن	محمدی لکھنؤ	〃		میرزاہد رسالہ	کلان کوٹھی	〃
۸۵۴	〃	〃	〃	۸۶۷	تحقیقات مرضیہ	علوی لکھنؤ	〃
۸۵۵	حاشیۂ عبدالحکیم			۸۶۸	قطبی	حیدری لکھنؤ	
	بر قطبی	محمدی دہلی	〃				محمد عظیم اللہ صاحب
۸۵۶	شرح سلم مولوی						شاہ آبادی
	مبین کامل	محمدی لکھنؤ	〃	۸۶۹	قطبی شرح دیباچہ	شاہی قدیم	موقوفہ سید
۸۵۷	حاشیۂ غلام یحییٰ						خلیل احمد صاحب
	بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	〃				رئیس قصبۂ نہٹور
۸۵۸	میرزاہد رسالہ	〃	〃				ضلع بجنور۔
۸۵۹	شرح سلم مولوی مبین	محمدی لکھنؤ	〃	۸۷۰	مجموعہ منطق	نظامی کانپور	خریدکردۂ دفتر
۸۶۰	شرح سلم مولوی حمد اللہ	نظامی کانپور	〃		انیس نسخہ		ندوۃ العلما
۸۶۱	منہیات شرح سلم			۸۷۱	حاشیۂ غلام یحییٰ		
	قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	〃		بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	موقوفۂ منشی
۸۶۲	حاشیۂ بحر العلوم						سرفراز علی صاحب
	بر میرزاہد رسالہ	〃	〃				رئیس فیض آباد
۸۶۳	شرح سلم قاضی مبارک	〃	〃	۸۷۲	میرزاہد رسالہ	〃	〃
۸۶۴	حاشیۂ ملا جلال			۸۷۳	شرح تہذیب	نظامی کانپور	موقوفۂ حافظ
	بر تہذیب	پشاور	..				محمد عظیم اللہ صاحب
۸۶۵	حاشیۂ میرزاہد						شاہ آبادی

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۸۷۴	کافی شرح ایساغوجی	ناظری دہلی	״
۸۷۵	میر ایساغوجی	״	״
۸۷۶	مرقات چار نسخہ	مجتبائی دہلی	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۸۷۷	حاشیہ بحر العلوم بر میر زاہد ملا جلال	فخر المطابع دہلی	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۸۷۸	حاشیہ غلام یحیٰ	محمدی جونپور	״
۸۷۹	حاشیہ ملا کمال الدین بر میر زاہد ملا جلال و میر زاہد رسالہ	״	״
۸۸۰	حاشیہ نور الاسلام بر قاضی مبارک	سنگین جونپور	״
۸۸۱	حاشیہ مولوی ظہور اللہ بر میر زاہد رسالہ	کلان کوٹھی	״
۸۸۲	حاشیہ ملا حسن بر میر زاہد رسالہ	״	״
۸۸۳	ایساغوجی مع یکروزی	فخر المطابع دہلی	״
۸۸۴	مجموعہ میر قطبی	نولکشوری	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۸۸۵	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ	״
۸۸۶	شرح مطالع	فتح الاخبار علیگڑھ	موقوفہ مولوی عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۸۸۷	سُلّم	قلمی	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم

حکمت

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۸۸۸	حاشیہ صدرا از		موقوفہ مولوی
۸۸۹	مولانا ولی اللہ	نولکشوری	محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۸۹۰	شرح چغمینی	علوی لکھنؤ	״
۸۹۱	شمس بازغہ	مجمع البحرین	״
۸۹۲	صدرا	علوی لکھنؤ	״
۸۹۳	تبصرہ حاشیہ میبذی	قلمی	״
۸۹۴	عقدہ وثیقہ	محمدی لکھنؤ	״
۸۹۵	حاشیہ برجندی بر شرح چغمینی	مصر	״
۸۹۶	کتاب الجمع بین		

	الرائین و کتاب السیاسة			۹۰۵	تشریح الافلاک	″	″
	مدنیہ	قلمی	″	۹۰۶	رسالہ شیخ بوعلی سینا	قسطنطنیہ	″
۸۹۷	کتاب التنبیہ للعلم	علم		۹۰۷	شرح تشریح الافلاک		
	الثانی	″	″		از مولانا محمد اسمعیل لندنی	قلمی	″
۸۹۸	تحسین السعادة	″	″	۹۰۸	جذولت	بمبئی	″
۸۹۹	عیون المسائل و			۹۱۰	دانش نامہ	قلمی	″
	کتاب الفصوص	″	″	۹۱۱	ہدیہ سعیدیہ	بریلی	″
۹۰۰	مسائل متفرقہ			۹۱۲	شرح ہدایۃ الحکمۃ		
	فیلسوف مقالہ				از مولانا عبد الحق		
	فی اغراض کتاب				خیرآبادی	شعلہ طور کانپور	″
	ما بعد الطبیعہ	″	″	۹۱۳	کتاب المقایسات	بمبئی	″
۹۰۱	مقالہ فی معان			۹۱۴	توشیحیہ	احمدی امپور	″
	العقل و رسالہ فی			۹۱۵	شرح اشارات	نولکشوری	″
	اثبات المفارقات	″	″	۹۱۶	میبذی	محمدی لکھنؤ	″
۹۰۲	کتاب التذکیر و			۹۱۷	رسالہ قوس قزح	″	″
	تعلیقات ابونصر			۹۱۸	حاشیہ میبذی از		
	فارابی	″	″		مولانا اصفہانی	نثار علی لکھنؤ	″
۹۰۳	شرح رسالہ زینون کبیر	″	″	۹۱۹	نجات شیخ رئیس	قلمی	″
۹۰۴	ملتقطات لافلاطون			۹۲۰	توشیحیہ	مجتبائی دہلی	″
	در رسالہ دیگر از			۹۲۰	تنبیہ المخطی	مظہر النور	″
	افلاطون	″	″	۹۲۲	حاشیہ مولوی عماد برصدرا		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۹۲۳	حاشیۂ صدرا از بحر العلوم	قلمی	″
۹۲۴	مصباح فی علم المفتاح	طہران	″
۹۲۵	شرح اشارات	مصر	″
۹۲۶	محاکمات	″	″
۹۲۷	شرح مثناۃ بالتکریر	قلمی	″
	رسالۂ اردو در		
۹۲۸	سکون زمین	″	″
	تحریر مثناۃ بالتکریر		
	از مولانا عبد العلی		
۹۲۹	و تقریر مولوی برکت	″	″
۹۳۰	حاشیۂ فخر بر میبذی	کنز العلوم لکھنؤ	″
۹۳۱	تحریر اقلیدس	علوی لکھنؤ	″
۹۳۲	تصریح	جعفری	″
۹۳۳	مفید البصیرۃ فی		
	نسبت سبع الشعیرۃ	شاہی	″
۹۳۴	حاشیۂ مثناۃ بالتکریر	علوی لکھنؤ	″
۹۳۵	رسالہ فیض عام	نولکشوری	″
۹۳۶	سبع شداد	مجتبائی دہلی	″
۹۳۷	تنویر العیون	ضیائی میرٹھ	″
۹۳۸	میبذی	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۹۳۹	تحریر اقلیدس	علوی لکھنو	″
۹۴۰	شمس بازغہ	″	″
۹۴۱	شرح چغمینی	″	″
۹۴۲	اقلیدس ۱۵ مقالہ	قلمی	خریدکردہ دفتر
			ندوۃ العلما
۹۴۳	کتاب الاکر	صدیقی لاہور	موقوفۂ مولوی
			غلام احمد صاحب
۹۴۴	حاشیۂ حمد اللہ بر		موقوفۂ منشی
۹۴۵	شمس بازغہ	قلمی	سرفراز علی صاحب
			رئیس فیض آباد

حساب

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۹۴۶	شرح مولانا عبد العلی		موقوفۂ مولوی
۹۴۷	بر رسالۂ شمسیہ	قلمی	محمد عبد الرافع خان
			صاحب رئیس
			شاہجہانپور
۹۴۸	انوار خلاصۃ الحساب	کلکتہ	″
۹۴۹	خلاصۃ الحساب	محمدی لکھنؤ	″
۹۵۰	″	علوی لکھنؤ	″
۹۵۱	بدیع الحساب	محمدی لکھنؤ	″
۹۵۲	تسہیل الحساب	مشن لدھیانہ	موقوفۂ مولوی
			محمد عظیم صاحب مرحوم

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
٩٥٣	شرح فارسی		وقف کردہ منشی	٩٦٦	کامل الصناعۃ در دو جلد	״	״
	خلاصۃ الحساب	قلمی	سرفراز علی صاحب	٩٦٧	نفیسی	نظامی	״
			رئیس فیض آباد	٩٦٨	قرابادین قادری	چشمۂ فیض میرٹھ	״
٩٥٤	ناپ تول	کلکتہ	موقوفۂ مولوی	٩٦٩	زاد غریب	اکمل المطابع دہلی	״
			محمد عبد الرافع خان	٩٧٠	خلاصۃ التجارب	نولکشوری	״
			صاحب رئیس	٩٧١	طب حسانی	مصطفائی کانپور	״
			شاہجہانپور	٩٧٢	اقصرائی	حاجی ولی محمد	״
	طب			٩٧٣	انیس المعالجین	نولکشوری	״
٩٥٥	جامع الشفائیہ	نولکشوری	״	٩٧٤	مظہر الشفا	״	״
٩٥٦	کشف المکنون			٩٧٥	شفاء الابدان	״	״
	عین المعالجات	شاہجہانی		٩٧٦	تذکرۂ اولی الالباب	مصر	״
٩٥٧	القانون	بھوپال	״		جلد اول و ثانی		״
٩٥٨	قرابادین اعظم	نظامی کانپور	״	٩٧٧	اکسیر اعظم در چار جلد	״	״
٩٥٩	قرابادین کبیر کامل	نولکشوری	״		ترجمۂ قانون شیخ		
٩٦٠	المغنی شرح موجز	قلمی	״	٩٧٨	بوعلی سینا در دو جلد	نولکشوری	״
٩٦١	معدن الشفا	نولکشوری	״	٩٧٩	نفس الانتساب	دلکشا فتحگڑھ	״
٩٦٢	بحر الجواہر	کلکتہ	״	٩٨٠	منافع الاغذیہ	مصر	״
٩٦٣	علاج الامراض	احمدی	״	٩٨١	مفرح القلوب	نولکشوری	״
٩٦٤	شرح اسباب کامل	ہندو پریس	״	٩٨٢	ترجمۂ فارسی کلیات		
٩٦٥	قانون شیخ الرئیس			٩٨٣	قانون	״	״
	در سہ جلد	مصر	״		قرشی	قلمی	״

٩٨٤	عجالۂ نافعہ	نولکشوری	"	١٠٠٠	علاج المواشی	نولکشوری	"
٩٨٥	دستور العلاج	ہندو پریس لکھنؤ	"	١٠٠١	کنوز الصحۃ	مصر	"
٩٨٦	حمیات قانون	ثمر ہند لکھنؤ	"	١٠٠٢	ام العلاج	نولکشوری	"
٩٨٧	موجز	نولکشوری	"	١٠٠٣	تکشیف الحکمۃ	"	"
٩٨٨	مفردات ناصری	گلزار محمدی لکھنؤ	"	١٠٠٤	مجربات ضیائی	"	"
٩٨٩	شرح رباعیات			١٠٠٥	طب اکبر جلد اول		
	طب یوسفی	نولکشوری	"		و ثانی	قلمی	"
٩٩٠	تحفۂ علائی	"	"	١٠٠٦	سدیدی نصف اوّل	"	"
٩٩١	جوہر نفیس	"	"	١٠٠٧	بہج الحذاقۃ	نولکشوری	"
٩٩٢	زمرد اخضر عربی	محمدی لاہور	"	١٠٠٨	علاج الابدان	"	"
٩٩٣	من لا یحضرہ الطبیب	جعفری	"	١٠٠٩	ملخص فصول بقراطی	"	"
٩٩٤	ذکائی و قرابادین			١٠١٠	مجربات اکبری	"	"
	شفائی	مجتبائی دہلی	"	١٠١١	مجموعۂ طب یوسفی	"	"
٩٩٥	الفاظ الادویہ	بدر الدجے	"	١٠١٢	تسہیل الشفا ترجمہ		
٩٩٦	تدابیر معالجۂ ہیضہ	نولکشوری	"	١٠١٣	علاج الغربا	"	"
٩٩٧	شفاء الطاعون	چشمۂ حیات		١٠١٤	فصول الاعراض	محمدی لاہور	"
		فیض آباد	"	١٠١٥	کنز الاسرار	احمدی مراد آباد	"
٩٩٨	شفاء المرضا ترجمہ			١٠١٦	تریاق ہیضہ	نولکشوری	"
	علاج الغربا جلد				عجالۂ مسیحی	"	"
	اوّل و ثانی	صفدر پریس	"	١٠١٧	رسالہ معالجہ		
٩٩٩	تلخیص البیان	چشمۂ حیات	"		تپ و لرزہ	"	"

۱۰۱۹	تحفۃ الاطبا	″	″	۱۰۳۷	میزان الطب مع		
۱۰۲۰	رسالۂ قوت باہ	″	″		رسائل دیگر	محمدی لکھنؤ	″
۱۰۲۱	تریاق مسموم	″	″	۱۰۳۸	بیاض مطب	قلمی	″
	مزیل الاوہام در			۱۰۳۹	شرح اسباب		″
	دو جلد	″	″	۱۰۴۰	مخزن الادویہ		″
۱۰۲۲	تحقیقات نادرہ طبیہ	″	″	۱۰۴۱	ضیاء الابصار		
۱۰۲۳	کفایۂ منصوری و				فی حد الباہ	احمدی دہلی	″
	رسالۂ چوب چینی	″	″	۱۰۴۲	مفرح القلوب	نولکشوری	موقوفۂ مولوی
۱۰۲۴	کنز الاسلام	″	″				محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۰۲۵	علاج احسانی	″	″	۱۰۴۳	قانونچہ مع رسالۂ		
۱۰۲۶	قانون عشرت	″	″		قبریہ	″	″
۱۰۲۷	اختیارات بدیعی	″	″	۱۰۴۴	موجز	″	موقوفۂ حافظ
۱۰۲۸	فرہنگ نصیریہ	″	″				محمد عظیم اللہ صاحب
۱۰۲۹	رموز الحکمہ	″	″				شاہ آبادی
۱۰۳۰	مفید الاجسام و			۱۰۴۵	رسالہ بحث موازنۂ		موقوفۂ حکیم
۱۰۳۱	فوائد عجیبہ	″	″		طب ڈاکٹری و یونانی		اصغر حسین صاحب فرخ آبادی
۱۰۳۲	مطب علوی خان	″	″	۱۰۴۶	میزان الطب مع		
۱۰۳۳	انوار الحواشی	″	″		رسالۂ دلائل النبض	نولکشوری	موقوفۂ حافظ
۱۰۳۴	قانونچہ	صغری دہلی	″				محمد عظیم اللہ صاحب
۱۰۳۵	مفتاح الخزائن	قلمی	″				شاہ آبادی
۱۰۳۶	مختصر تذکرۂ امام سویدی	مصر	″	۱۰۴۷	طب احسانی	نظامی کانپور	موقوفۂ ڈاکٹر

			کرامت اللہ خان	۱۰۶۳	تخلیص الفصول	〃	〃
			صاحب مرحوم	۱۰۶۴	کفایہ شرح شافیہ	مصطفائی لاہور	〃
۱۰۴۸	صحت جسمانی	〃	〃	۱۰۶۵	میزان الصرف	〃 لکھنؤ	〃
	صرف			۱۰۶۶	منشعب	〃	〃
۱۰۴۹	سعدیہ شرح زنجانی	قلمی	موقوفہ مولوی	۱۰۶۷	پنج گنج و زبدہ	کلان کوٹھی	〃
			محمد عبدالرافع خان	۱۰۶۸	صرف میر	〃	〃
			صاحب رئیس	۱۰۶۹	دستور المبتدی	مسیحائی کانپور	〃
			شاہجہانپور	۱۰۷۰	جاربردی شرح		
۱۰۵۰	شافیہ	〃	〃		شافیہ	قلمی	〃
۱۰۵۱	کلمات حسنیہ	〃	〃	۱۰۷۱	تخلیص الفصول	〃	〃
۱۰۵۲	نقود الصرف نسخہ	〃	〃	۱۰۷۲	شافیہ	علوی لکھنؤ	〃
۱۰۵۳	ایذان شرح میزان	〃	〃	۱۰۷۳	ارکان الاصول		
۱۰۵۴	مراح الارواح	〃	〃	۱۰۷۴	شرح فصول اکبری	نولکشوری	〃
۱۰۵۵	میزان الصرف	〃	〃	۱۰۷۵	گیلانی شرح تصریف		
۱۰۵۶	منشعب	〃	〃		عزی	مصر	〃
۱۰۵۷	پنج گنج	〃	〃	۱۰۷۶	شافیہ شرح زنجانی	〃	〃
۱۰۵۸	زبدہ	〃	〃	۱۰۷۷	ہدایۃ الصرف	مجتبائی دہلی	〃
۱۰۵۹	صرف میر	〃	〃	۱۰۷۸	مشکوۃ التصاریف	قیصری عظیم آباد	〃
۱۰۶۰	جوانا موئی	〃	〃	۱۰۷۹	صرف میر	نولکشوری	〃
۱۰۶۱	دستور المبتدی	〃	〃	۱۰۸۰	دستور المبتدی	شعلہ طور کانپور	〃
۱۰۶۲	فصول اکبری	〃	〃	۱۰۸۱	کافیہ	نولکشوری	〃

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۰۸۲	میزان الصرف	محمدی لکھنؤ	"	۱۰۹۷	ہدیہ رشیدیہ	انوار احمدی لکھنؤ	حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی
۱۰۸۳	منشعب	"	"	۱۰۹۸	علم الصیغہ ۲ نسخہ	محمود المطابع کانپور	ندوۃ العلما
۱۰۸۴	پنج گنج و زبدہ	حاجی ولی محمد	"	۱۰۹۹	" دو نسخہ	"	موقوفۂ مولوی
۱۰۸۵	عافیہ شرح شافیہ	نولکشوری	"				احمد علی صاحب
۱۰۸۶	رضی شرح شافیہ		"				خلف مولوی
۱۰۸۷	تبیان شرح میزان	بہار کشمیر	"				محمد علی صاحب
۱۰۸۸	شرح میزان الصرف	نولکشوری	"				ناظم ندوۃ العلما
۱۰۸۹	عمدہ شرح زبدہ	علوی لکھنؤ	"	۱۱۰۰	فصول اکبری	نظامی کانپور	موقوفۂ مولوی
۱۰۹۰	ہدایۃ الصرف حصہ						محمد عبدالرحمن صاحب
	اول و دوم	گلزار محمدی	"				شاہ آبادی
۱۰۹۱	ہدیہ رشیدیہ	انوار احمدی لکھنؤ	"	۱۱۰۱	" دہ نسخہ	نولکشوری	خرید کردہ دفتر
۱۰۹۲	غایۃ البیان و		موقوفۂ مولوی				ندوۃ العلما
	مسالک البہیہ	شعلہ طور کانپور	محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۱۰۲	شافیہ	"	موقوفۂ حافظ
۱۰۹۳	کتاب الصرف	روز بازار امرتسر	خرید کردہ دفتر				محمد عظیم اللہ صاحب
			ندوۃ العلما				شاہ آبادی
۱۰۹۴	تلقین التصریف		مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب	۱۱۰۳	مجموعہ میزان و منشعب	نظامی کانپور	"
	بعلم التصریف	خلیلی آرہ	"	۴	مجموعہ پنج گنج و زبدہ	"	"
۱۰۹۵	تہذیب التصریف	بہار		۱۱۰۵	صرف میر	"	"
	تکملہ تلقین التصریف	منشی ظہور الحق	"	۱۱۰۶	دستور المبتدی	"	"
۱۰۹۶	تیسیر المیزان و تسہیل			۱۱۰۷	فصول اکبری مع		
	المنشعب	انتظامی کانپور			رسالۂ لامیہ و		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	گہر منظوم	〃	〃
۱۱۰۸	مجموعۂ میزان و منشعب شش نسخہ	〃	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۱۱۰۹	صرف میر دو جلد	〃	موقوفۂ منشی امداد حسین صاحب انگرام مرادآبادی
۱۱۱۰	صرف عبری بزبان انگریزی حصہ اول	انگریزی	موقوفۂ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو ملک اسکاٹلینڈ
۱۱۱۱	صرف عربی بزبان انگریزی	〃	〃
۱۱۱۲	غایۃ البیان و مسالک البہیہ	شعاع طور کانپور	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۱۱۳	فصول اکبری	کلان کوٹھی	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۱۱۱۴	شافیہ	محمدی لکھنؤ	〃
۱۱۱۵	تبیان شرح میزان	دبدبۂ احمدی لکھنؤ	〃
۱۱۱۶	ہدیۂ رشیدیہ	انوار محمدی لکھنؤ	〃
۱۱۱۷	ماہ نذرانی شرح شافیہ	قلمی	موقوفۂ منشی سرفراز علی صاحب

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
			رئیس فیض آباد
۱۱۱۸	مجموعۂ سعدیہ شرح		
۱۱۱۹	زنجانی	〃	〃
۱۱۲۰	شافیہ	〃	〃
۱۱۲۱	تلخیص الفصول	〃	〃

نحو

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۱۲۲	مجموعۂ حاشیۂ عبدالغفور و حاشیۂ عبدالحکیم و حواشی متفرقہ و حاشیۂ ملا نور محمد	نظامی کانپور	موقوفۂ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۱۲۳	حاشیۂ عبدالغفور مع تکملۂ عبدالحکیم	نولکشوری	〃
۱۱۲۴	شرح ملا جامی	سنگین	〃
۱۱۲۵	مغنی اللبیب کامل	مصر	〃
۱۱۲۶	حاشیۂ نعمت اللہ بشرح ملا جامی	نولکشوری	〃
۱۱۲۷	مصباح	حیدری لکھنؤ	〃
۱۱۲۸	مفصل	شیراز	〃
۱۱۲۹	ضوء شرح مصباح	احمدی	〃
۱۱۳۰	مجموعۂ نحو میر	حاجی ولی محمد	〃

۱۱۳۱	شرح مائۃ عامل	علوی لکھنؤ	″	۱۱۴۶	شرح ہدایۃ النحو	″	″
۱۱۳۲	ہدایۃ النحو	مسیحائی ″	″	۱۱۴۷	رسالہ تذکیر و تانیث	″	″
۱۱۳۳	ارشاد	قلمی	″	۱۱۴۸	ہدایۃ النحو	″	″
۱۱۳۴	شریفیہ شرح کافیہ	فخر المطابع دہلی	″	۱۱۴۹	شرح مائۃ عامل	گلزار اودھ	″
۱۱۳۵	حاشیہ عبد الغفور			۱۱۵۰	حاشیہ عبد الرحمن		
	بشرح ملا جامی	قلمی	″		بر شرح ملا جامی	قلمی	″
۱۱۳۶	حاشیہ عصمت			۱۱۵۱	ہدایۃ النحو	علوی لکھنؤ	″
	بشرح ملا جامی	″	″	۱۱۵۲	شرح ملا جامی	نولکشوری	″
۱۱۳۷	شرح قطر ندی	″	″	۱۱۵۳	مراح الارواح	مجتبائی دہلی	″
۱۱۳۸	شرح اجرومیہ	″	″	۱۱۵۴	خفیہ شرح		
۱۱۳۹	کافیہ	اصغری	″		مراح الارواح	احمدی دہلی	″
۱۱۴۰	درایۃ شرح ہدایۃ النحو	منشی احمد حسن	″	۱۱۵۵	حاشیہ عبد الرحمن		
۱۱۴۱	التقریر المعقول				بر شرح ملا جامی	کلکتہ	″
	فی بیان الحاصل			۱۱۵۶	حاشیہ جلال		
	والمحصول	قلمی	″		عبد الرحمن بر شرح		
۱۱۴۲	حاشیہ عنایت اللہ			۱۱۵۷	ملا جامی	علوی لکھنؤ	″
	بر شرح ملا جامی	نولکشوری	″	۱۱۵۸	رضی شرح کافیہ	نولکشوری	″
۱۱۴۳	حل ترکیب کافیہ	قلمی	″	۱۱۵۹	تسہیل الکافیہ	″	″
۱۱۴۴	حل ابیات شرح			۱۱۶۰	مکالمات حسنیہ	قلمی	″
	ملا جامی از عبد الرحیم	″	″	۱۱۶۱	مائۃ عامل	″	″
۱۱۴۵	اصل الاصول	″	″	۱۱۶۲	شرح مائۃ عامل	″	″

۱۱۶۳	مجموعۂ نحو میر	محمدی لکھنؤ	"				محمد عبد العلی صاحب
۱۱۶۴	شرح مائۃ عامل	مصطفائی لکھنؤ	"				آسی مدراسی [illegible]
۱۱۶۵	ہدایۃ النحو	دار السلام بریلی	"				مطبع صبح المطابع
۱۱۶۶	"	نظامی کانپور	"	۱۱۷۸	کافیہ	مجتبائی دہلی	موقوفۂ مولوی
۱۱۶۷	شرح مائۃ عامل	نولکشوری	موقوفۂ مولوی				محمد عظیم صاحب مرحوم
			محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۱۷۹	مجموعۂ نحو میر خلاصہ		
۱۱۶۸	ارشاد الطلاب الی		مولوی ابو محمد ابراہیم		وحل قریۃ مائۃ عامل		
۱۱۶۹	علم الاعراب	خلیلی آرہ	صاحب آروی		منظوم وعمدۃ المرام		
۱۱۷۰	اوضح المسالک	مصر	ندوۃ العلما		وشرح مائۃ شرح عبد الرسول		
۱۱۷۱	ہدایۃ النحو ہفت	نظامی کانپور	"		شرح مائۃ جامی	نظامی کانپور	"
	نسخہ			۱۱۸۰	شرح مائۃ عامل	نولکشوری	"
۱۱۷۲	مجموعۂ نحو میر پنج			۱۱۸۱	ہدایۃ النحو مع ہدایۃ		
	نسخہ	"	"		النحو	نظامی کانپور	"
۱۱۷۳	مجموعۂ نحو میر	نولکشوری	"	۱۱۸۲	الفیہ ابن مالک		خرید کردۂ دفتر
۱۱۷۴	" شش نسخہ	رزاقی کانپور	"		دہ نسخہ	نولکشوری	ندوۃ العلما
۱۱۷۵	حل ابیات شرح		موقوفۂ سید	۱۱۸۳	نحو عربی بزبان		موقوفۂ منشی
	ملا جامی	کلکتہ	خلیل احمد صاحب		انگریزی	انگریزی	عزیز احمد صاحب
			رئیس قصبۂ ہٹور				لکھنوی از گلاسگو
			ضلع بجنور				ملک اسکاٹلینڈ
۱۱۷۶	رسالۂ تذکیر وتانیث	"	"	۱۱۸۴	الفیہ مع ترجمہ		
۱۱۷۷	شرح ملا جامی	صبح المطابع لکھنؤ	موقوفۂ مولوی		فرانسیسی	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۱۸۵	کافیہ	علوی لکھنؤ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۱۸۶	حاشیۂ ابوالبقا بر شرح ملا جامی	احمدی جونپور	"
۱۱۸۷	شرح ملا جامی	نولکشوری	"
۱۱۸۸	"	مصطفائی لکھنؤ	"
۱۱۸۹	حل ترکیب کافیہ	کلکتہ	"
۱۱۹۰	حاشیۂ عبدالغفور بر شرح ملا جامی مع حاشیہ ملا نور محمد وعبد الحکیم	نظامی کانپور	"
۱۱۹۱	حاشیۂ عبد الحکیم تکملۂ عبد الغفور	"	"
۱۱۹۲	رضی شرح کافیہ	نولکشوری	"
۱۱۹۳	شرح ملا جامی	حسینی لکھنؤ	خرید کردۂ دفتر ندوۃ العلما
۱۱۹۴	شرح فارسی الفیہ	قلمی	موقوفۂ مولوی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۱۱۹۵	شرح فارسی کافیہ	"	"
۱۱۹۶	اوضح المسالک	مصر	خرید کردہ دفتر

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	دو نسخہ		ندوۃ العلما
۱۱۹۷	ہدایۃ النحو	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۱۹۸	مجموعہ شرح مائۃ عامل	نظامی کانپور	موقوفۂ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۱۱۹۹	ہدایۃ النحو	علوی لکھنؤ	"
۱۲۰۰	حاشیۂ شرح ملا جامی	قلمی	"
۱۲۰۱	الفوائد العجیبیہ	مصر	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما

معانی و بیان

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۲۰۲	مطول	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲۰۳	"	علوی لکھنؤ	"
۱۲۰۴	"	قلمی	"
۱۲۰۵	مختصر المعانی	نولکشوری	"
۱۲۰۶	حاشیۂ خطائی بر مختصر المعانی	قلمی	"
۱۲۰۷	نقد البلاغہ	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۲۰۸	کتاب شرح ابیات	״	״
۱۲۰۹	حاشیۂ ختائی بر مختصر المعانی	״	״
۱۲۱۰	حاشیۂ سید مطول	یوسفی	״
۱۲۱۱	مختصر المعانی	قلمی	״
۱۲۱۲	مطول	״	״
۱۲۱۳	رسالۂ بلاغت	״	״
۱۲۱۴	مطول	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۲۱۵	مختصر المعانی پانچ نسخہ	مجتبائی دہلی	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۱۲۱۶	״	ہاشمی میرٹھ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم

ادب و مسامرات

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۲۱۷	تقریظات مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی	قلمی	موقوفۂ مولوی محمد عبدالرفیع خانصاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲۱۸	حدیقۃ الافراح	کلکتہ	״
۱۲۱۹	حل لغات مقامات حریری	״	״
۱۲۲۰	مستطرف کامل	مصر	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۲۲۱	سفینۃ الراغب	״	״
۱۲۲۲	کشکول	مصر	״
۱۲۲۳	فیضی شرح حماسہ	نولکشوری	״
۱۲۲۴	دیوان متبنی	محمدی بمبئی	״
۱۲۲۵	الکنز المدفون	مصر	״
۱۲۲۶	خزینۃ الامثال	مصطفائی لکھنؤ	״
۱۲۲۷	مستطرف جلد ثانی	قلمی	״
۱۲۲۸	تاریخ تیموری	کلکتہ	״
۱۲۲۹	غصن البان	شاہجہانی بھوپال	״
۱۲۳۰	ترجمہ رسائل		
۱۲۳۱	اخوان الصفا وغیرہ	بمبئی	״
۱۲۳۲	ریاض الفردوس	نولکشوری	״
۱۲۳۳	کتاب بکر و تغلب	مصر	״
۱۲۳۴	الف لیلہ عربی	طہران	״
۱۲۳۵	دیوان حضرت علی	صدر مجلس	״
۱۲۳۶	بدیع الانشا	مصر	״
۱۲۳۷	انشای حسن	״	״
۱۲۳۸	اطباق الذہب	״	״
۱۲۳۹	عجب العجاب	کلکتہ	״
۱۲۴۰	نفحۃ الیمن	گلستان کشمیر	״

۱۲۴۱	شرح دیوان امرء القیس	بمبئی	"	۱۲۵۸	رسالۂ گفتگوے		
۱۲۴۲	لطائف و ظرائف	مصر	"		یک عورت	قلمی	"
۱۲۴۳	جریدة العجائب و			۱۲۵۹	ریاض الادب نسخہ	حیدری رامپور	حاجی ریاض الدین صاحب
	فریدة الغرائب	"	"	۱۲۶۰	بدایة الادب فی		موقوفۂ مولوی
۱۲۴۴	کتاب الاذکیا	"	"		لسان العرب در	کایستھ پریس	قمر الدین صاحب
۱۲۴۵	کتاب القرب فی				چار جلد	اجمیر	اجمیری
	محبة العرب	"	"	۱۲۶۱	ارشاد الطلب الی		مولوی ابو محمد ابراہیم
۱۲۴۶	رسالۂ ابوبکر خوارزمی	طہران	"		علم الادب	خلیلی آرہ	صاحب آروی
۱۲۴۷	مقامات ہندی	مطلع العلوم	"	۱۲۶۲	عقد الفرید در سہ جلد	مصر	خرید ندوة العلما
۱۲۴۸	کتاب مایة حکایة			۱۲۶۳	منتخبات عربیہ		
	قصیرہ	مصر	"		شانزدہ نسخہ	مفید عام لاہور	"
۱۲۴۹	لطائف الاقوال	"	"	۱۲۶۴	قلیوبی	کلکتہ	"
۱۲۵۰	روضة الادب	شیراز	"	۱۲۶۵	الطریف للادیب	اصح المطابع	موقوفۂ مولوی
۱۲۵۱	روض الاخیار	مصر	"		الظریف	لکھنو	محمد عبد العلی صاحب
۱۲۵۲	کلیلہ و دمنہ	"	"				آسی مدراسی مالک
۱۲۵۳	تحریرات متفرقہ	قلمی	"				اصح المطابع لکھنو
۱۲۵۴	ماہ مغرب	میرٹھ	"	۱۲۶۶	سفینة البلاغہ	"	"
۱۲۵۵	ریاض الادب			۱۲۶۷	المنطوق لمعرفة		
	ہر سہ حصہ	نولکشوری	"		الفروق	"	"
۱۲۵۶	مقامات بدیعی	طہران	"	۱۲۶۸	مرقاة المجانی در		خرید کردۂ دفتر
۱۲۵۷	مقامات جلال الدین سیوطی	"	"		حصہ اول و ثانی	بیروت	ندوة العلما

۱۲۶۹	مقامات حریری	طہران	״
۱۲۷۰	شرح شذور الذہب	مصر	موقوفہ مولوی نورالدین صاحب تاجر کتب کانپور خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۱۲۷۱	اخوان الصفا ۲ نسخہ	انتظامی کانپور	
۱۲۷۲	انشای حسن عطا پانچ نسخہ	مصر	״
۱۲۷۳	بدیع الانشا چار نسخہ	مجتبائی دہلی	״
۱۲۷۴	مفید الطالبین دو نسخہ	״	״
۱۲۷۵	منہیات ابن حجر ہشت نسخہ	نظامی کانپور	״
۱۲۷۶	قصیدۂ قاضی نشوان	انگریزی	موقوفہ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو ملک اسکاٹلینڈ
۱۲۷۷	ترجمان المکاتبہ	مصر	
۱۲۷۸	بدیع الانشا	״	
۱۲۷۹	اساس الادب سو نسخہ	مطبوعہ	مولوی سید ابو سعید صاحب
۱۲۸۰	شرح سبعہ معلقہ	کلکتہ	

۱۲۸۱	القصیدۃ اللامیۃ العرب مع ترجمہ زبان انگریزی	انگریزی	موقوفہ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو ملک اسکاٹلینڈ
۱۲۸۲	شرح فارسی مقامات حریری	قلمی	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۱۲۸۳	مقامات حریری مترجم	محمدی لکھنؤ	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲۸۴	شرح سبعہ معلقہ	صدیقی بریلی	״
۱۲۸۵	تبیان شرح دیوان متنبی	کلکتہ	״

قصص و حکایات

۱۲۸۶	قصۂ گل بکاولی	قلمی	״
۱۲۸۷	فسانۂ عجائب	علوی لکھنؤ	״
۱۲۸۸	لیلی و مجنون خسرو	نولکشوری	״
۱۲۸۹	لیلی مجنون نظامی	״	״
۱۲۹۰	خسرو و شیرین نظامی	״	״
۱۲۹۱	قصہ	قلمی	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۲۹۲	قصۂ دیگر نظم	″	″
۱۲۹۳	بہار عشق	امینی	″
۱۲۹۴	اعجاز عشق	مسیحائی کانپور	″
۱۲۹۵	لیلی و مجنون فارسی	نولکشوری	″
۱۲۹۶	زبیدہ خاتون	مصطفائی لاہور	موقوفۂ ڈاکٹر کرامت اللہ خان صاحب مرحوم
۱۲۹۷	مثنوی میر حسن	شام اودھ	″
۱۲۹۸	گلزار ابراہیم		″

لطائف و ظرائف

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۲۹۹	لطائف عجیبیہ	مصطفائی لکھنؤ	موقوفۂ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور

دواوین

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۳۰۰	دیوان ناسخ	علوی لکھنؤ	″
۱۳۰۱	سراپا سخن	نولکشوری	″
۱۳۰۲	کلیات انوری	″	″
۱۳۰۳	دیوان مصحفی	مصطفائی	″
۱۳۰۴	بیاض غزلیات متفرقہ	قلمی	″
۱۳۰۵	دیوان شمس تبریز	نولکشوری	″
۱۳۰۶	مجمع الاشعار	″	″
۱۳۰۷	کلیات مومن	″	″
۱۳۰۸	دیوان ذوق	″	″
۱۳۰۹	دیوان غالب	نظامی کانپور	″
۱۳۱۰	قسطاس البلاغہ	احسن المطابع عظیم آباد	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۳۱۱	مناجات سلیم	انوار محمدی لکھنؤ	موقوفۂ ڈاکٹر کرامت اللہ خان
۱۳۱۲	مجموعۂ مناجات نسخہ		حکیم غلام محی الدین صاحب

عروض و قافیہ

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۳۱۳	میزان الافکار	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۳۱۴	شجرۃ العروض	″	″
۱۳۱۵	روضۃ القوافی	″	″
۱۳۱۶	عروض سیفی	″	″

لغات و مصطلحات

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۳۱۷	موارد المصادر	آگرہ	موقوفۂ نواب علی حسن خان صاحب

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۳۷۵	اخلاق محسنی	〃	〃	۱۳۹۲	اخذ نامہ پنج نسخہ	گوئن پریس	موقوفہ حکیم
۱۳۷۶	اخلاق جلالی دو جلد	〃	〃			سندیلہ ضلع	عظمت حسین صاحب
۱۳۷۷	مطلع السعدین	〃	〃			ہردوئی	
۱۳۷۸	شرح قصائد عرفی	کلکتہ	〃	۱۳۹۳	سہ نثر ظہوری	نظامی کانپور	موقوفہ مولوی
۱۳۷۹	شرح مینا بازار	فیض احمدی	〃				محمد عبدالرحمن صاحب
۱۳۸۰	شبنم شاداب	〃	〃				شاہ آبادی
۱۳۸۱	رقعات امان اللہ			۱۳۹۴	شرح سہ نثر ظہوری	نولکشوری	〃
	حسینی	قلمی	〃	۱۳۹۵	گلستان پانچ نسخہ	〃	خرید کردہ دفتر
۱۳۸۲	شرح ظہوری	نولکشوری	〃				ندوۃ العلما
۱۳۸۳	جنگ نامہ نعمت خان			۱۳۹۶	قصائد بدر چاچ	قلمی	موقوفہ منشی
	عالی	〃	〃				سرفراز علی صاحب
۱۳۸۴	حسن و عشق	〃	〃				رئیس فیض آباد
۱۳۸۵	فارسی کی کتاب				**متفرقات**		
	ہر چہار جلد	مفید عالم لاہور	〃	۱۳۹۷	فغان ماتم	حسنی فتحگڑھ	موقوفہ حکیم
۱۳۸۶	تصریف المصادر	ستارۂ ہند					اصغر حسین صاحب
۱۳۸۷	تسہیل التعلیم	خلیلی آرہ		۱۳۹۸	استدعائے تعلیم جبری	حیدرآباد دکن	موقوفہ مولوی
۱۳۸۸	فارسی کی پہلی کتاب	〃	〃				منصور علی صاحب
۱۳۸۹	کشف المعا	مفید عام آگرہ		۱۳۹۹	اداب	اسلامیہ لاہور	موقوفہ مولوی
۱۳۹۰	فارسی کی پہلی کتاب		خرید کردۂ دفتر				قمرالدین صاحب
	نو نسخہ	رفاہ عام لاہور	ندوۃ العلما				مہتمم مدرسۂ اجمیر
۱۳۹۱	احسن المصادر نہ نسخہ	انتظامی کانپور	〃	۱۴۰۰	امتیاز الاسلام و		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	ممتاز الاذکار و		
۱۴۰۱	واقعۂ عبرت	مفید عام آگرہ	״
۱۴۰۲	اُردو کی کتاب ہر سہ جلد	مفید عام لاہور	خریدہ کردہ دفتر ندوۃ العلما موقوفۂ مولوی سراج الدین صاحب
۱۴۰۳	سراج الاسلام	گلزار حسنی	
۱۴۰۴	کتاب دینیات ہر چہار جلد	مفید عام لاہور	خریدہ کردہ دفتر ندوۃ العلما موقوفۂ مولوی تراب علی صاحب پروفیسر کالج گوالیار
۱۴۰۵	شکر	ملٹری گوالیار	
۱۴۰۶	توبہ	ابوالعلائی آگرہ	״
۱۴۰۷	صلاح و تقوی	خلیلی آگرہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی
۱۴۰۸	قول میشور	״	״
۱۴۰۹	تعلیم المسلمین گجرات	آگرہ اخبار	
۱۴۱۰	دستور العمل حمایت اسلام	انوار محمدی لکھنؤ	
۱۴۱۱	روداد مدرسہ دار العلوم کانپور	عزیزی کانپور	
	قواعد المقاصد		

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
۱۴۱۲	انجمن تبلیغ الاسلام	کلیمی بمبئی	
۱۴۱۳	رپورٹ سالانہ مدرسۂ حنفیہ و انجمن اسلامیہ دانا پور بابت ۱۸۹۷ء	منشی ظہور الحق بہار	
۱۴۱۴	محمدن ٹریڈنگ کمپنی رفاہ عام	اسٹار آف انڈیا پریس آرہ	
۱۴۱۵	چندہ برای تعمیر مکان مدرسہ فیض عام کانپور	انتظامی کانپور	
۱۴۱۶	دستور العمل انجمن اسلامیہ جبلپور	انجمن اسلامیہ پریس جبلپور	
۱۴۱۷	دستور العمل انجمن محافظ حجاج بمبئی	دت پرشاد پریس بمبئی	
۱۴۱۸	دستور العمل انجمن تہذیب کانپور مع فہرست معاونین	نظامی کانپور	
۱۴۱۹	روداد سہ ماہی دوم انجمن تہذیب کانپور	״	ناظم ندوہ
۱۴۲۰	تذکرۂ علمیہ مدرسہ		

			رئیس بھوپال				خانصاحب رئیس اٹاوہ
۱۳۱۸	تاج اللغات در		موقوفہ مولوی	۱۳۳۱	نادر الترتیب	مرتضوی دہلی	
	چار جلد	شاہی	موعبد الرافع خان	۱۳۳۲	التحفۃ النظامیہ فی		ملا عبد القیوم صاحب تعلقدار
			صاحب رئیس	۱۳۳۳	الفروق الاصطلاحیہ	مصر	تلسگور
			شاہجہان پور	۱۳۳۴	منتہی الارب در		موقوفہ مولوی
۱۳۱۹	قاموس جلد اول و				چار جلد	کلکتہ	محمد عظیم صاحب مرحوم
	ثانی	نولکشوری	"	۱۳۳۵	لغات مقامات حریری	قلمی	موقوفہ ڈپٹی
۱۳۲۰	مجمع البحار دو جلد	"	"				محمد عبد الرحیم صاحب
۱۳۲۱	مصباح المنیر	"	"	۱۳۳۶	المزہر	مصر	خرید کردہ دفتر
۱۳۲۲	برہان قاطع	قلمی	"				ندوۃ العلما
۱۳۲۳	صراح	نثار علی	"	۱۳۳۷	نصاب الصبیان	نولکشوری	"
۱۳۲۴	غیاث اللغات	نولکشوری	"		پانچ نسخہ		
۱۳۲۵	منتخب اللغات	قلمی	"	۱۳۳۸	سلک البیان فی		موقوفہ منشی
۱۳۲۶	کشاف اصطلاحات				لغات القرآن	انگریزی	عزیز احمد صاحب
	الفنون در سہ جلد	کلکتہ	"				لکھنوی از گلاسگو
۱۳۲۷	منتخب النفائس	ثمر ہند لکھنؤ	"				ملک اسکاٹلینڈ
۱۳۲۸	مزیل الاغلاط	قلمی	"	۱۳۳۹	گلدستہ ڈکشنری	انگریزی	موقوفہ
۱۳۲۹	فیض القاموس	انجمن پنجاب					عزیز الرحمن صاحب
		لاہور	"				برادر حبیب الرحمن
۱۳۳۰	اعجاز البیان فی						صاحب اقبالپور
	لغات القرآن	محمدی علیگڈھ	موقوفہ حافظ روح اللہ				حضرپور کلکتہ

	اسامی کتب و فنون			۱۳۵۷	ابوالفضل	قلمی	"
۱۳۴۰	کشف الظنون جلد		موقوفہ مولوی		سکندر ۲ نسخہ	"	"
	اول و ثانی	مصر	محمد عبد الرافع خان	۱۳۵۸	شرح سہ نثر ظہوری	"	"
			صاحب رئیس شاہجہانپور	۱۳۵۹	قران السعدین	"	"
۱۳۴۱	مطلع العلوم	نولکشوری	"	۱۳۶۰	شرح قصائد عرفی	"	"
۱۳۴۲	مدینۃ العلوم	قلمی	"	۱۳۶۱	اخلاق ناصری	نولکشوری	"
۱۳۴۳	حدائق الانوار	"	"	۱۳۶۲	منتخبات فارسی		
۱۳۴۴	اتمام الدرایہ	مصر	"		حصۂ اوّل	گورنمنٹ پریس	"
	درسیات فارسی			۱۳۶۳	قواعد فارسی	قلمی	"
۱۳۴۵	مہر نیمروز	فخر المطابع	"	۱۳۶۴	مفید نامہ	قلمی	"
۱۳۴۶	نیرنگ عشق	نولکشوری	"	۱۳۶۵	یوسف زلیخا	"	"
۱۳۴۷	ثمرات البدائع	محمدی	"	۱۳۶۶	انشای فارسی	"	"
۱۳۴۸	سہ نثر ظہوری	حاجی ولی محمد	"	۱۳۶۷	شرح قران السعدین	"	"
۱۳۴۹	نہر الفصاحت	"	"	۱۳۶۸	اخلاق محسنی	"	"
۱۳۵۰	گلستان مسرت	مصطفائی لکھنؤ	"	۱۳۶۹	شرح گلستان	"	"
۱۳۵۱	پنج رقعہ	علوی لکھنؤ	"	۱۳۷۰	شرح سکندرنامہ	"	"
۱۳۵۲	قصائد بدر چاچ	محمدی	"	۱۳۷۱	مثنوی نامعلوم الاسم	"	"
۱۳۵۳	شرح شبنم شاداب	نولکشوری	"	۱۳۷۲	وقائع نعمت خان		
۱۳۵۴	تماشای مرزا قتیل	"	"		عالی	نولکشوری	"
۱۳۵۵	رسالہ قول فیصل	"	"	۱۳۷۳	تلدمن فارسی	"	"
۱۳۵۶	شرح معمائے نصیر ہمدانی	"	"	۱۳۷۴	رقعات ابوالفضل	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت	نمبر	نام کتاب	مطبع	کیفیت
	احمدیہ آرہ جلسہ چہارم و پنجم	خلیلی آرہ		۴۲۷	دینی و دنیوی تاریخ کا مجموعہ بزبان انگریزی	"	
۴۲۱	روداد سالانہ جلسہ انجمن رہیلکھنڈ بریلی بابت ۱۸۹۱ء	قیصری بریلی		۴۲۸	التنظیم لنظام التعلم و التعلیم	انوار احمدی الہ آباد	
۴۲۲	رپورٹ سہ ماہی یتیم خانہ انجمن ہمدرد اسلام آگرہ	گلشن عالم آگرہ		۴۲۹	گذشتہ اور موجودہ زمانے کے مسلمان	محمدی علیگڑھ	
				۴۳۰	سول لسٹ انگریزی	انگریزی	
۴۲۳	انجمن رفیق الطلبہ بدایون کا پہلا ششماہی جلاس بابت ۱۸۹۶ء	وکٹوریا پریس بدایون		۴۳۱	کتاب انگریزی نامعلوم الاسم دو جلد	"	
				۴۳۲	انگریزی کی پہلی کتاب دوازدہ نسخہ	"	منشی عزیز احمد صاحب
۴۲۴	روداد انجمن آل ہاشم رای بریلی	ہوشن پریس رای بریلی		۴۳۳	دوسری "	"	"
۴۲۵	روداد کایستھ کانفرنس انجمن بریلی	دبدبۂ قیصری بریلی		۴۳۴	افغانی کی پہلی کتاب	فاروقی دہلی	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم
	ضوابط شادی	مفید عام آگرہ					
	روداد مدرسہ صولتیہ	انتظامی کانپور		۴۳۵	دفع الالزام عن		
۴۲۶	بانوے مضامین مذہب اسلام زبان انگریزی	انگریزی	موقوفہ منشی عزیز احمد صاحب بکنوی از گلاسگو	۴۳۶	معیشت الاسلام	اسلامیہ لاہور	"
				۴۳۷	اشاعۃ السنہ از جلد چہارم تا شانزدہم	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبع / مقام	مصنف	نمبر	نام کتاب	مطبع	
١٤٣٨	ماہواری رسالہ			١٤٤٩	آئینۂ تجارت	نامی کانپور	،،
	انجمن حمایت اسلام			١٤٥٠	منہاج الحساب یعنے		
	لاہور بابت ذیقعد			١٤٥١	جنتری از ١٨٦٤ع		
	١٣١٥ء ومحرم ١٣١٦ھ	،،	،،		تا ١٨٥٥ع	مدینہ آگرہ	،،
١٤٣٩	اسلامی جنتری		حکیم غلام محی الدین صاحب	١٤٥٢	جنتری ١٨٥١ع	رائے بھوانی پرشاد	،،
١٤٤٠	جنتری ١٨٥٣ع	آئینہ سکندری	موقوفہ مولوی	١٤٥٣	،، ١٨٥٨ع	چشمہ فیض	،،
١٤٤٠	و ١٨٥٤ع	میرٹھ	محمد عبد الرافع خان	١٤٥٤	،، ١٨٦٠ع	نظامی کانپور	،،
			صاحب رئیس	١٤٥٥	،، ١٨٦٣ع	نولکشوری	،،
			شاہجہانپور		تا ١٨٩١ع		
١٤٤٢	جنتری ١٨٥٥ع	قادری	،،	١٤٥٦	،، ١٨٩٢ع	نامی کانپور	،،
١٤٤٣	،، ١٨٥٦ع	سودرشن چکر	،،		تا ١٨٩٤ع		
١٤٤٤	،، ١٨٦٦ع	قلمی	،،	١٤٥٧	قندیل حرم	حسینی رامپور	،،
١٤٤٥	،، ١٨٦٩ع	مطبوعہ	،،	١٤٥٨	شگوفہ خسروی	،،	،،
١٤٤٦	،، ١٨٧٠ع			١٤٥٩	ترانہ غم	،،	،،
	تا ١٨٨٢ع	قلمی	،،	١٤٦٠	جنتری ١٨٩٥ و ٩٦ع	نامی کانپور	،،
١٤٤٧	روداد مدرسہ			١٤٦١	،، ١٨٩٧ع	،،	،،
	اسلامی مرادآباد	شمس المطابع		١٤٦٢	**قانون**		
	بابت ١٣١٢ھ	مرادآباد	،،		ایکٹ نمبر ٩ ١٨٥٩ء	نور الابصار	
١٤٤٨	کیفیت جلسہ دستار					آگرہ	،،
	فضیلت فیض عام			١٤٦٣	کتاب قانون اختیار	قلمی	،،
	کانپور	انتظامی کانپور	،،		عدالتہائے دیوانی وغیرہ		

۴۶۴	ہندی گورنمنٹ				ہندو پریوی کونسل	نظائر قانون	
	گزٹ بابت ۱۸۶۸ء	آگرہ	〃		وغیرہ جلد ۶ حصہ ۱	ہند الہ آباد	〃
	از جنوری تا دسمبر				بابت نومبر ۱۸۶۸ء		
	مجلد جلد ۱			۴۷۴	ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۶۸ء	ابو العلے	
۴۶۵	کتاب قانون اختیار				قانون میعاد سماعت	آگرہ	〃
	سماعت فریقین وغیرہ	قلمی	〃	۴۷۵	ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۷۱ء		
۴۶۶	ہدایت نامہ بندوبست	〃	〃	۴۷۶	قانون اسٹامپ	نولکشوری	〃
۴۶۷	ایکٹ نمبر ۲۵ ۱۸۶۱ء	〃	〃	۴۷۷	انتخاب سرکلرات		
۴۶۸	نافع الخلائق خلاصہ	اسعد الاخبار			مرتبہ شیام لال		
	فوجداری	اکبرآباد	〃		بابت ۱۰ دسمبر ۱۸۶۸ء	〃	〃
۴۶۹	کتاب قانون جلد ۱			۴۷۸	سرکلرات از مئی		
	حصہ ۱۱ کلکتہ	قلمی	〃		۱۸۶۶ء تا جون ۱۸۶۹ء	قلمی	〃
۴۷۰	انتخاب قوانین و			۴۷۹	نظائر متفرقہ صدر		
	نظائر شیام لال				سن ابتدائی ۱۸۵۲ء		
	جلد چہارم بابت ۱۸۶۱ء	لا پرس کانپور	〃		لغایت ۱۸۵۵ء	حسنی اکبرآباد	〃
۴۷۱	معلم العلماء نمبر ۱ جلد ۲	نور الابصار		۴۸۰	قانون انتخاب سرکلرات		
		آگرہ	〃		مندرجہ گزٹ از		
۴۷۲	ایکٹ ۱۴ ۱۸۶۳ء				۲۱ فروری ۱۸۶۲ء		
	انتقال جائداد	نولکشوری	〃		تا جولائی ۱۸۶۶ء	قلمی	〃
۴۷۳	خلاصہ نظائر عدالت			۴۸۱	〃 از ۶ جولائی ۱۸۶۲ء		
	ہائی کورٹ واقع				تا ۲۹ اپریل ۱۸۶۶ء	〃	〃

نمبر	نام کتاب	مطبع / مقام	
۴۸۲	انتخاب قوانین و نظائر شیام لال جلد سوم بابت سنہ ۱۸۵۱ء	شعلۂ طور کانپور	״
۴۸۳	خلاصہ نظائر عدالت ہائی کورٹ واقع ہندو پریوی کونسل وغیرہ جلد ۱ نمبر ۱۲ بابت دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء	نظائر قانون ہند الہ آباد	״
۴۸۴	سرکلرات	قلمی	״
۴۸۵	ایکٹ نمبر ۱۸ بابت سنہ ۱۸۶۹ء قانون اشٹامپ	״	״
۴۸۶	انتخاب قوانین و نظائر شیام لال جلد ہفتم بابت جنوری سنہ ۱۸۹۷ء لغایت جنوری سنہ ۱۸۹۰ء سیزدہ جلد	لا پریس کانپور	
۴۸۷	سول گائڈ فارسی جلد اول و ثانی	کلکتہ	״
۴۸۸	ہندی گورنمنٹ گزٹ بابت سنہ ۱۸۵۳ء از نمبر ۱ تا ۱۲ مجلد جلد ۱	آگرہ	״
۴۸۹	״ بابت سنہ ۱۸۵۴ء مجلد جلد ۳	״	״
۴۹۰	ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مع ضمائم	نولکشوری	״
۴۹۱	گورنمنٹ گزٹ	قلمی	״
۴۹۲	منتخب القوانین	سعد الاخبار اکبرآباد	״ ״
۴۹۳	کتاب نظائر صدر بابت سنہ ۱۸۵۱ء مؤلفہ مولوی قربان علی صاحب وکیل صدر آگرہ	قلمی	״
۴۹۴	تتمۂ سید الاخبار نمبر ۱	سید الاخبار	״
۴۹۵	قانون ہدایتین مہتممان بندوبست کے واسطے	قلمی	״
۴۹۶	ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعۂ ضابطۂ دیوانی	نولکشوری	״

نمبر	نام کتاب	مطبع	
۴۹۷	ہندی گورنمنٹ گزٹ بابت ۱۸۵۵ء زنمبر ۱ تا ۱۲ مجلد جلد ۴	آگرہ	"
۴۹۸	" بابت ۱۸۵۶ء مجلد جلد ۵	"	"
۴۹۹	خلاصہ فیصلجات صاحبان صدر	جام جہاں نما میرٹھ	"
۵۰۰	خلاصہ فیصلجات صدر دیوانی	قلمی	"
۵۰۱	قانون سرکلرات از ۲۴ جولائی ۱۸۳۲ء تا ۲۱ جولائی ۱۸۳۳ء	"	"
۵۰۲	فصل ۳۳ درباب مقدمات قابل سماعت دیوانی	"	"
۵۰۳	کتاب کنزکشن مکمل	"	"
۵۰۴	ایکٹ نمبر ۲	"	"
۵۰۵	ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۶۳ء یعنی قانون ادرسی خاص	اندرپرکاش آگرہ	
۵۰۶	کتاب قانون سرکلرات		

نمبر	نام کتاب	مطبع	
	از ۶ جولائی ۱۸۶۴ء تا ۷ مئی ۱۸۶۶ء		"
۵۰۷	انتخاب قوانین و نظائر شیام لال مجلد جلد ۱۱ بابت جنوری ۱۸۶۰ء تا ۳۱ دسمبر ۱۸۶۰ء	لاپریس کانپور	"
۵۰۸	" جلد ۱۲ بابت ۱۸۶۹ء لغایت جلد ۱۹ بابت ۱۸۶۹ء	"	"
۵۰۹	منتخب العرفان		"
۵۱۰	اصول دہرم شاستر		"
۵۱۱	خلاصہ نظائر انڈین لارپورٹ سلسلہ مکمل ۱۸۷۰ء ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۶۰ء	ضیائی میرٹھ	"
۵۱۲	مجموعہ ضابطہ دیوانی مع شرح مطالب	اندرپرکاش آگرہ	"
۵۱۳	کتاب قانون فیصلجات سنین متفرقہ	قلمی	"

۱۵۱۴	مجموعہ قانون دیوانی	مطبع نور کانپور	"		۲۲- مارچ ۵۲ء		
۱۵۱۵	ہدایت نامہ مالگزاری	قلمی	"	۱۵۲۵	سرکلر نمبر ۳۸۱	"	"
۱۵۱۶	ہدایت نامہ کارروائی مقدمات دیوانی	بھارت بندھو علیگڑھ	"	۱۵۲۶	سرکلر نمبر ۱۳ بابت ۱۵- نومبر ۵۹ء	حیدری آگرہ	"
۱۵۱۷	متعلقہ مال	قلمی	"				
۱۵۱۸	نظائر صدر		"				
۱۵۱۹	خلاصہ فیصلجات عدالت دیوانی صدر آگرہ من ابتدا ۲- مئی ۴۶ء تا ۲۰- جولائی ۶۰ء	"	"				
۱۵۲۰	نقول سوالات پنج آگرہ	"	"				
۱۵۲۱	انتخاب لاخرین	"	"				
۱۵۲۲	مجموعہ قوانین						
۱۵۲۳	تعزیرات ہند	"	"				
۱۵۲۴	قانون اول ۴۵ء احکام عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی و شمالی مقام آگرہ	"	"				

شکریہ

لایشکر اللہ من لا یشکر الناس

ارکان ندوۃ العلما ان حضرات کے تہ دل سے شکرگزار ہین جنھون نے ابتدا سے اسوقت تک ندوۃ العلما کو مالی مدد پہونچائی ہے خصوصاً جناب نواب وقار الامرا بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ اے مدارالمہام سرکار عالی حیدرآباد دکن کا جنکی توجہ سے بارہ سو روپیہ کی سالانہ امداد دولت صفیہ حیدرآباد دکن سے حاصل ہوتی ہی اور امیر الامرا خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی۔ آئی۔ اے وزیر جوناگڑھ کا جنھون نے علاوہ معمولی توجہ کے ایکہزار روپیہ تعمیر درسگاہ دارالعلوم کیواسطے مرحمت فرمایا ہے اور مولوی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور کا جنھون نے سترہ ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد دارالعلوم کے واسطے اور ایکسو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد انتظام تعلیم دینیات گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور کے واسطے ندوۃ العلما کو عنایت فرمائی اور مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس شاہجہانپور کا جنھون نے تخمیناً دس ہزار روپیہ کی قیمت کا نفیس کتبخانہ دارالعلوم کو عنایت فرمایا ہی اور نیز محمد اسرار حسین خانصاحب و ملک محمود خانصاحب و احمد حسین خانصاحب و چودھری نصراللہ و شکر اللہ صاحب و شیخ عبدالغنی صاحب و حیدر حسین خانصاحب و ملک سخاوت علیخانصاحب و حاجی محمد سعید خانصاحب و منشی عبدالرزاق خانصاحب و دیگر روسای شاہجہانپور کا جنھون نے نقد و جائداد سی دارالعلوم کی امداد فرمائی ندوۃ العلما کے رکن رکین مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن اگرچہ ندوۃ العلما کے دست و بازو ہین اور جو کچھ اُنھون نے اسکی خدمت کی ہی وہ بحیثیت رکن انتظامی ہونے کے کی ہی لیکن اس محنت شاقہ کا جو ایام جلسہ مین اُنھون نے برداشت کی ہی اعتراف کرنا اور جو اپنی ذات سے دو ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد دارالعلوم کو عنایت فرمائی ہی شکریہ ادا کرنا تمام ارکان کا فرض ہی اور یہ ایسا نمونہ ہی جسکی تقلید کام کرنے والون کو کرنی چاہیئے اللہ تعالی ان سب حضرات کو دینی و دنیوی بہبودی کے ساتھ حسن عمل کی توفیق مزید عنایت فرمائے آمین آمین یا مجیب السائلین۔

وظائف کی ضرورت

دارالعلوم مین تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت مین ہی ابھی قابل نہین ہی کہ اسپر قناعت کیجائے یا ہم اسکو بطور نتیجہ کامیابی کے ملک کے سامنے پیش کرین لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کی وجہ سے مدارس موجودہ مین وہ خاص امتیاز کی نظرون سے دیکھی جاتی ہی اسیواسطے چند دنون مین اسکی شہرت ملک مین پھیل گئی اور ہر طرف سے طلبا نے دارالعلوم مین داخل ہونیکی خواہشین ظاہر کی اور روز بروز انکی آمدنی بڑھتی جاتی ہی۔ مگر مسلمانونکی حالت یہ ہی کہ انکا اکثر حصہ افلاس و تنگدستی مین مبتلا ہی اتنی استطاعت نہین رکھتی کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلاسکین وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہین کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ انکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دارالعلوم اُٹھائے اور دارالعلوم مین کمی سرمایہ کی وجہ سے اتنی گنجائش نہین ہی کہ کثرت سے طلبا کو وظیفے دیے جاوین لہذا اس بات کی حاجت ہی کہ جنکو خدا نے استطاعت عطا فرمائی ہی وہ منجملہ مصارف کثیرہ کے حسبۃ للہ ایک دو وظیفے کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرماوین تاکہ علما اور شرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کی وجہ سے جاہل رہی جاتی ہی انکے صرف سے پڑھ لکھکر انکے واسطے صدقہ جاریہ بنجاوین اور انکی عالی ہمتی سے ایک اعلیٰ نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانونکو شگفتگی حاصل ہونے کی توقع ہی۔

وظیفے کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہی جس سے مصارف سکونت و خورد و نوش وغیرہ پورے کئے جاتے ہین یہ مقدار ایسی نہین ہی جسکو ہمارے رؤسا خوشی سے انگیز نہ کرسکین ایسی تقریبین کثرت سے ہوتی رہتی ہین جنمین ہزار ہا روپیہ ایک دو دن مین اُڑادیا جاتا ہی پھر اس سے نہ دینی فائدہ کی انکو توقع ہی نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہی اور یہان تو ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہی دنیا مین بھی نیکنامی اور آخرت مین بھی خداوند عالم کی خوشنودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تقرب اس سے بڑھکر کون دولت ہی اور اس سے بہتر کیا مصرف ہوگا توجہ اور ہمت درکار ہی علاوہ اسکے اُخوت اسلامی بھی اسکو متقاضی ہی کہ جو لوگ اپنی بے استطاعتی سے علم حاصل نہین کرسکتے انکی دستگیری کیلیے حدیث مین آیا ہی کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یعنی اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا ہی جبتک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہی۔ لہذا روسائے اسلام سے اُمید ہی کہ وہ توجہ فرماکر وظائف کے واسطے سرمایہ مہیا کردینگے تاکہ اس سے غریب طلبا کی مدد کی جاوے۔

ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر

روداد

اجلاس ہفتم ندوۃ العلما

(منعقدہ)

۱۰-۱۱-۱۲- رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۴-۵-۶- نومبر ۱۹۰۰ع

روز یکشنبہ- دوشنبہ- سہ شنبہ واقع عظیم آباد پٹنہ

حسب الحکم

ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما



محمود المطابع کانپور میں باہتمام محمود علی چھاپی گئی

دار العلوم مین بہت بڑا کتبخانہ قائم کرنے کی ضرورت ہی

مسلمانونکی اقبالمندی کے زمانے مین کتبخانہ دولت لازوال سمجھا جاتا تھا کوئی گھر ایسا ہی ذی نصیب ہوگا جسمین کتب خانہ نہو۔ علاوہ ان کتب خانون کے مدارس اور جوامع مین مطالعے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے ہوتے تھے جنمین شایقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اپنے دماغون کو علمی ذخیرسے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے انتہائی دور مین بھی کتبخانے جابجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے مین کتابونکے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنے کی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت مین کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ۔ کتابین جمع کرتے تھے اور اُنکو مال و زر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نخاس اور گدڑیون مین بعض وقت ایسی کتابین نظر آجاتی ہین جنکو گدڑیونکا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر افسوس ہی کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہوگئے یا ہوتے جاتے ہین یا یورپ کے اقبالمندونکے کتبخانونکی زیب و زینت بنتی ہین اور وہ انسے متمتع ہوتے ہین اسوقت بھی پُرانے گھرانونمین ہزارہا کتابین کیڑونکی خوراک بن رہی ہین اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہجانیوالے ہین اسلیے اگر اب بھی مسلمان توجہ کرین اور ان کتابونکو دار العلوم کے کتبخانے مین بھیجدین تو وہ صرف محفوظ ہی نہین رہینگی بلکہ اُنکے فیض کا سلسلہ جاری ہوجائیگا جسکی نظیر مولوی عبد الرافع خانصاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی اور مولوی سید عبد الغنی صاحب سہ[illegible] بہاری نے قائم کردی ہی مصنفین بلکہ اگر اسکی طرف توجہ کرین تو علاوہ امداد کتبخانے کے اُنکو یہ فائدہ ہوسکتا ہی کہ اُنکی تصنیف ایسی کتبخانے مین جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہین ہی تاجران کتب اور مالکان مطابع کی ادنا توجہ سے کتابونکا بہت بڑا ذخیرہ ہوسکتا ہی اور مصر کے کتبخانہ خدیوی کیطرح جو مدارس و جوامع کے کتبخانونکو یکجا کرکے ترکیب دے لیا گیا ہی ایک بڑا کتبخانہ ہندوستان مین قائم ہوسکتا ہے اور مسلمانون کی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین

وز نقطہ زبانِ قلم کوتہ بین	این لوحِ مقدس دل آگہ بین
عنوان محمد رسول اللہ بین	دیباچۂ لا الہ الا اللہ خوان

صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

خدا کا شکر ہی کہ ندوۃ العلما کا ساتوان سالانہ جلسہ عظیم آباد پٹنہ مین نہایت خوبی اور عمدگی سے منعقد ہوا۔ اور باوجود چند در چند مزاحمتون اور رکاوٹون کے صوبۂ بہار کے معزز رؤسا اور نامور علما و مشایخ اِسمین شریک ہوئے۔ مالی امداد کی حیثیت سے تو ہم کہہ نہین سکتے مگر اِس لحاظ سے کہ صوبۂ بہار کے مسلمانون نے ندوۃ العلما کے اثر کو محبت اور عظمت کے ساتھ قبول کیا۔ اِسکو کامیاب جلسہ کہنا کچھ بیجا نہین ہی۔

سنہ ۱۳۱۴ھ مین جب روساے عظیم آباد کی طلب پر ندوۃ العلما کا وفد پٹنہ گیا تھا اُسیوقت وہان کے لوگون مین جلسۂ سالانہ کو دعوت دینے کی تحریک پیدا ہوگئی تھی۔ انکا یہ ولولہ یہانتک بڑھا کہ ارکان وفد کے رہتے رہتے اِس بات کا تصفیہ کرنے کے لیے نواب سید سرافراز حسین خان صاحب رئیس پٹنہ کی کوٹھی پر شہر کے معزز مسلمانون کا جلسہ ہوا اور یہ طے ہوگیا کہ ندوۃ العلما کو دعوت دیجائے۔ اِس جلسے کیطرف سے خود مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا دعوت کا خط لیکر تشریف لائے۔ وہ خط شکریے

ساتھ لیا گیا اور اُنکو جواب دیا گیا کہ اور مقامون سے بھی دعوت آچکی ہے جلسہ انتظامیہ
اِسکے متعلق جو تصفیہ کرے گا اُس سے آپکو اطلاع دیجائیگی۔ اتفاق سے جلسہ نے
یہ طے کیا کہ اِس سال میرٹھ مین جلسہ منعقد ہو۔ مگر اِس تصفیہ سے حضرات پٹنہ کا جوش سرد
نہین ہوا۔ اُنھون نے ندوۃ العلما کی اعانت کے لیے اپنے شہر مین مُعین الندوہ کے نام
سے دو مجلسین قائم کین ایک حصہ شہر مین دوسری بانکی پور مین۔ یہ مجلسین کچھ نہ کچھ
کرتی رہین۔

شاہجہانپور مین جلسہ ہونے کے بعد سب سے پہلے ہمارے مُعزز رکن مولانا شاہ
محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ کو اِسکا خیال پیدا ہوا۔
جناب ممدوح نے ایسی صدق نیت سے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اِسکی صدای بازگشت
ہر طرف سے آنے لگی اور جو حضرات اِسکو دشوار سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ پٹنہ مین ندوۃ العلما
کا اجلاس ہو جائے تو اِسکو ندوۃ العلما کی کرامت سمجھین گے اُنکو بھی اِس بات کا معترف
ہونا پڑا کہ ندوۃ العلما کے ساتھ تائید ایزدی شامل ہی۔

آغاز کارروائی

معمولی تحریکون کے بعد مُعین الندوہ کے دو بہت بڑے جلسے پٹنہ اور بانکی پور مین
باضابطہ دعوت دینے کے لیے منعقد ہوئے ۲۰ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء کو بانکی پور مین زیر
صدارت مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا جلسہ ہوا۔ ہر طبقے کے حضرات
اِسمین شریک تھے۔ اِس جلسے نے باتفاق آرا یہ منظور کیا کہ اِس سال ندوۃ العلما کے
سالانہ جلسے کو پٹنہ مین دعوت دیجائے۔ اُسیوقت جلسے کیطرف سے ناظم ندوۃ العلما
کو تار کے ذریعہ سے اِسکی اطلاع دی گئی۔ دوسرا جلسہ منگل تالاب کے باغ مین مُعین الندوہ
شہر پٹنہ کا باجازت صاحب کلکٹر بہادر زیر صدارت نواب سکندر نواز جنگ بہادر

مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رئیس پٹنہ کے منعقد ہوا۔ اور اسنے بھی تار کے ذریعہ سے اپنی استدعا کو ظاہر کیا۔ اسکے بعد دونون مجلسونکی جانب سے دعوت کا خط باضابطہ موصول ہوا ۱۱ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۸۹۹ء کو حسب منظوری جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۲۰ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے قبول دعوت کی باضابطہ اطلاع اُنکو دی گئی اور باتفاق عمائدان جلسہ دارکان ندوۃ العلما کے ۱۶ ۱۷ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۱۴-۱۵-۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ کو اجلاس ہفتم کا انعقاد قرار پاگیا۔ اور اعلان و اشتہارات کی تقسیم شروع ہوگئی۔ دفعۃً پٹنہ مین بھی طاعون پہنچ گیا۔ شہر مین گو کہ اسکا اثر بہت زیادہ نہین تھا مگر نواح پٹنہ مین ایک ہنگامہ برپا ہو جانے سے قلق اور بے اطمینانی عام طور پر چھاگئی اور جس ولولے سے دعوت کا اہتمام ہو رہا تھا وہ ولولہ باقی نہین رہا۔ اِن حالتونکو دیکھکر ارکان ندوۃ العلما نے باتفاق جلسہ دعوت کے اِس بات کا فیصلہ کر دیا کہ بالفعل جلسہ ملتوی کیا جائے بعد رفع انتشار کے تاریخین دوبارہ مقرر ہون"۔ اسیوقت کُل کارروائی موقوف کر دیگئی گئی۔ مہینہ کے بعد ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ کو پھر پٹنہ مین انتظامی جلسہ منعقد ہوا اور اسنے یہ طے کیا کہ ۴-۵-۶- نومبر سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰-۱۱-۱۲- رجب ۱۳۱۸ھ روز شنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ اجلاس ندوۃ العلما کے لیئے تاریخین مقرر کیجائین انھین تاریخون کو ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے بھی پسند کیا اور دوبارہ اعلان و اشتہارات معمول کے موافق شائع کیے گئے اور خود جلسہ دعوت نے بھی اشتہارات شائع کیئے اور مزید بران یہ کیا کہ صوبہ بہار کے مسلمانون کو ندوۃ العلما کیطرف متوجہ کرنے کے لیے وکلا بھیجے اور مظفرپور۔ دربھنگہ سمستی پور۔ مونگیر اور بھاگلپور مین انجمنہاے معین الندوہ قائم کرائین۔

طریقہ انتظام جلسہ سالانہ

مین نے بیان کیا ہی کہ پٹنہ اور بانکی پور مین دو مجلسین معین الندوہ کے نام سے قائم ہین

اور دونون نے ملکر جلسہ کو دعوت دی تھی اسلیے ارکان مجلسہای مذکورہ کی رائے سے انتظام کے واسطے ایک خاص مجلس منعقد کی گئی اور ہر دو مجلس کے ممبرون مین سے اِسکے ارکان منتخب کیے گئے۔ اِس مجلس کے صدرنشین مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا اور سکریٹری مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا اور حافظ سید محب الحق صاحب حاسٹ سکریٹری معین الندوہ بانکےپور اور خازن اِس مجلس کے مولوی سید ضمیرالدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ منتخب کیے گئے۔ اِس مجلس نے وقتاً فوقتاً جلسے کرکے انتظام کے تمام پہلوؤن پر غور کیا اور مہانداری کے اہتمام کے لیے ایک خاص مجلس قائم کی اِسکے سکریٹری مولوی سید ضمیرالدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ قرار پائے۔ اِس مجلس کے ماتحت حسب معمول تقسیم خدمت کے طریقہ سے ہر صیغہ کے لیے ایک کمیٹی اور ہر کمیٹی کا ایک سکریٹری منتخب کیا گیا (استقبالی کمیٹی) کے صدرنشین مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ اور سکریٹری مولوی حافظ نذرالرحمن صاحب نبیرۂ شمس العلما مولانا شاہ محمد سعید صاحب مرحوم منتخب ہوئے تھے اور آپ کی مدد کے لیے مولوی شاہ حبیب الحق صاحب فرزند رشید مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس سملی نامزد ہوئے تھے۔ انکا کیمپ بیگم پور اسٹیشن پٹنہ پر تھا۔ مولوی نذرالرحمن صاحب اور مولوی نہال حسین صاحب کی جانب سے چاے بسکٹ وغیرہ کا انتظام [illegible] کیا تھا۔ اِس کیمپ کے متعلق بیس والنٹیر طلبای پٹنہ کالج مین سے تھے جو نہایت فخر و مسرت کے ساتھ مہمانون کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے کسی کام مین اُنکو عار اور کسی خدمت مین اُنکو عذر نہین تھا۔ ایک بار دو چار پُرجوش والنٹیر ایک گاڑی خود کھینچ لائے جسکے گھوڑے بروقت موجود نہین تھے ٹرینون کے آنے کے وقت ہاتھون مین سفید جھنڈیون سے پلیٹ فارم پر صف باندھ کر کھڑے ہوجاتے تھے

اُنکے سینون پر پھولدار نشان۔ ہاتھون مین جھنڈیان۔ چہرون پر جوشِ مسرت کی جھلک کچھ ایسا دلربا منظر پیش کرتا تھا کہ دیکھنے والون کے دلون مین گدگدی سے پیدا ہوجاتی تھی۔ گاڑی سے مہمان اُترے اور اُنھون نے ہاتھون ہاتھ لیکر کیمپ تک پہونچایا۔ جسکے گرد جلسے کی متعدد گاڑیان ہر وقت مہیا رہتی تھین۔ ادھر مہمانون نے تھوڑا سا آرام کیا اور چاے نوشی سے فراغت کی ادھر سکریٹری نے ایک چک بھر والنٹرون کو حوالے کیا جسمین مہمانون کا نام بقید سکونت لکھا ہوتا تھا نیز اُس مکان کا نام جسمین وہ ٹھہرائے جائینگے وہ مہمانون کو اُس گاڑی پر سوار کرکے اُس مکانین جہان رہنے سہنے کا کافی انتظام ہوتا تھا پہونچا کر وہ چک صیغۂ واقفیت مین داخل کردیتے تھے۔ صیغۂ واقفیت۔ مکان جلسہ کے پھاٹک سے داہنی جانب تھا اور اِسکے سکریٹری مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک وایڈیٹر الپنچ بانکےپور تھے۔ وہ اِس چک کا ایک حصّہ اپنے دفتر مین رکھ لیتے تھے اور اِسکا مثنیٰ باورچیخانے مین بھیجدیتے تھے تاکہ اُسکے موافق مہمانون کے قیام گاہ پر کھانا پہونچایا جائے۔

باورچیخانے کا انتظام مولوی محمد یوسف صاحب اور مولوی عبد العزیز صاحب کے متعلق تھا یہ کام جیسا مشکل اور دردسری کا ہی ہر شخص اسکا اندازہ کرسکتا ہی۔ مگر منتظمون نے بہت محنت اور بیداری سے اِس خدمت کو انجام دیا اور کچھ ایسی شکایتین مہمانون کو نہین پیدا ہوئین جو سخت تکلیف دہ ہوتین۔ اگر کسی خاص شخص کو کسیوقت تھوڑی بہت تکلیف ہوئی ہو تو اُنکو یہ خیال کرلینا چاہیے کہ یہ کسی کی بارات کا جلسہ تو تھا نہین ہمین مہمان تھے اور ہمین میزبان۔ اگر ہمارے لیے سامان راحت مہیا نہوتا تو بھی ہمکو کام کرنا تھا یہ بھی اعیان پٹنہ کی مہربانی تھی جنھون نے اپنا ہرج اوقات اور مصارف کثیر گوارا کرکے ہمکو مدد دی یا اپنی آپ مدد کی۔

قیامگاہ۔ علاوہ اِس مکان کے جسمین جلسہ ہوتا تھا بارہ مکان اِردگرد کے خالی کرائے

گئے تھے منشی سید ظہور الدین صاحب سالارپوری - خان بہادر قاضی رضا حسین صاحب مرحوم - مسٹر سید نور الہدی صاحب جج - خان بہادر میر ابو سعید صاحب مرحوم - سید محمد قائم صاحب رجسٹرار رئیس - میر حامد حسین صاحب رئیس - میر ہدایت حسین صاحب رئیس قاضی نجم الدین صاحب رئیس - ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کے مکانات اور کوٹھیان ایک سے ایک بہتر - انمین سے بعض مکانات پہلے ہی سے آراستہ تھے اور بعض مین سامان کر دیا گیا تھا - ہر مکان مین فرش - پلنگ - پانی کے گھڑے - صراحیان - گلاس - لوٹے - اُگالدان سلفچی حقّے اور روشنی کے لیے لمپ مہیا کر دیے گئے تھے اور ہر تیسرے گھنٹے پر النٹروں کی جماعت دورے کے واسطے نکلتی تھی جہان جس چیز کی کمی ہوتی فوراً مہیا کر دیتی -

مکان جلسہ قاضی سید علی اشرف صاحب مرحوم عرف پیارے صاحب رئیس کا عالیشان مکان لنگھیا ٹولہ مین گویا اسی واسطے بنا تھا کہ اسمین ندوۃ العلما کا عالیشان جلسہ ہو - انکے پوتے سید محبوب اشرف صاحب سے (جو اب اپنے جد و پدر کے جانشین ہین) معلوم ہوا کہ انکے فیاض دادا نے مکان بناتے وقت اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ بعد تیاری کے سب سے پہلے علما اور مشائخ کو اسمین دعوت دیجاوے گی - مگر اُنکے انتقال کر جانے سے یہ ارادہ اُنکی زندگی مین پورا نہین ہوا حُسنِ اتفاق سے جب ندوۃ العلما کا پٹنہ مین چرچا ہوا اور دعوت دیگئی تو خود سید محبوب اشرف صاحب رئیس پٹنہ نے خواہش کی کہ انکے مکان مین جلسہ کیا جائے تاکہ اس طریقے سے انکے دادا کی آرزو پوری ہو - مکان بہت ہی وسیع تھا سامنے نہایت خوبصورت بلند شہ نشین اور اُسکے دونون بازؤن مین دو منزلے کمرے اور اتنے وسیع کہ ہر ایک مین دس دس اور بیس بیس مہمانون کی گنجایش آسانی سے ہو سکے یہی وجہ ہے کہ تقریباً سو علما و مشائخ مع اپنے رفقا و ملازمین کے صرف انھین کمرون مین فروکش ہوئے تھے

ارکان انتظامیہ اور ناظم ندوۃ العلما بلند شہ نشین کے متصلہ کمرون مین ٹھہرائے گئے تھے
اور سامنے ندوۃ العلما کا دفتر تھا۔
شاید اِس بیان سے اِس عالیشان مکان کی عمدگی اور وسعت کا اندازہ ہوسکے
جو چیز دیکھنے کے متعلق ہے وہ بیان مین ادا نہین ہوسکتی۔

ترتیب و آراستگی مکان جلسہ

مکان جلسہ کو جو سٹرکین آئی تھین اِنکے موڑون پر جا بجا محرابین
بنائی گئی تھین جو پھول اور سبز پتون سے آراستہ کی ہوئی تھین
اور کسی محراب پر جلی حرفون مین "جلسۂ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا
ہوا تھا اور کسی مین "مرحبا مرحبا" کی گلکاری تھی۔ قریب کی محرابون مین بہت ہی جلی
سُنہری حرفون مین "مرحبا مرحبا تعال تعال" لکھا ہوا تھا۔ مکان جلسہ کے قریب ہی
دار التفکہ (اسلامی ہوٹل) کھولا گیا تھا جسمین چاے بسکٹ کنولے امرود سیب۔ انار
انگور وغیرہ تازے میوے موجود رہتے تھے۔ اِس سے چار پانچ قدم آگے بڑھ کر
جلسے کی عالیشان عمارت تھی جسکے صدر پھاٹک پر ایک نہایت خوشنما محراب بنائی
گئی تھی۔ اس محراب پر سُنہری کارچوبی حروف مین "سلام علیکم طبتم فادخلوھا" لکھا
ہوا تھا۔ صدر پھاٹک کے اندر ایک گوشے مین ڈاکخانہ تھا اور داہنی جانب صیغۂ
واقفیت کا دفتر تھا جہانسے مہمانون کو اُنکے ہر استفسار کا جواب اور ہر بات کی اطلاع
پہونچتی رہتی تھی اور بائین جانب الپنچ بانکے پور کا مطبع تھا جو نظام (پروگرام) وغیرہ
چھاپنے کے لیے تیار رہتا تھا اور اسکے پاس ایک وسیع خلوت مین مولوی سید ضمیر الدین احمد
صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ سکریٹری جلسہ کے دعوت کا دفتر تھا اور اسی کے
بالاخانے پر والنٹرون کو رہنے کی جگہ دی گئی تھی۔
اِسی مکان کے فراخ صحن مین صدر پھاٹک کے متصل تھوڑا صحن چھوڑ کر قنات کی حدبندی
تھی پھر ایک پھاٹک تھا جسپر "جلسۂ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ جلسے مین داخل ہوتے ہی

اور ندوۃ العلما کا دستور العمل اور اُسکے مقاصد کی انگریزی مین چھپی ہوئی کاپی اُنکو دی۔
کمشنر صاحب بہادر نے اطلاع حاصل کرنے کے بعد ندوۃ العلما کے ساتھ نہایت ہمدردی
ظاہر کی اور فرمایا کہ مین اِسکے اجلاس مین شوق سے شریک ہونگا لیکن اتفاق سے
صاحب ممدوح گورنمنٹ بنگال کے چیف سکریٹری ہوکر شرقی کلکتہ تشریف لیگئے جب
مولوی شرف الدین صاحب کلکتہ مین صاحب ممدوح سے ملے تو صاحب چیف سکریٹری
بہادر نے مسٹر ہیر صاحب بہادر کے نام جو اسوقت پٹنہ کے کمشنر تھے چٹھی دی جسکے
جواب مین کمشنر صاحب نے وعدہ فرمایا کہ ہم نہایت خوشی سے اجلاس مین شریک
ہونگے نیز مسٹر لمرزر صاحب بہادر کلکٹر ضلع پٹنہ نے ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی
اطلاع حاصل کرنے کے بعد شرکت کا وعدہ فرمایا۔
مگر افسوس ہے کہ جس زمانے مین ندوۃ العلما کا اجلاس منعقد ہوا وہی زمانہ چھتر کے
میلے کا تھا اور حکام کو اسکے انتظام و اہتمام مین بہت مصروفیت تھی تاہم اِسکے متعدد
جلسون مین صاحب سیٹی مجسٹریٹ بہادر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس شریک
ہوتے رہے اور بعد جلسہ کے صاحب کلکٹر بہادر نے اظہار افسوس کے ساتھ معذرت کی
چٹھی لکھی جسکا ترجمہ ملاحظۂ ناظرین کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔

بانکی پور۔ ۷۔ نومبر ۱۹۰۰ء

ڈیر مسٹر شرف الدین۔

مجھے سخت افسوس ہی کہ مین آپکے کانفرنس کے چند اجلاسون مین شرکت کے
وعدے کو آخر کار پورا نہ کرسکا۔ اصل یہ ہی کہ اتنے فاصلہ پر جانے آنے کے لیے سواری کا
بندوبست نہ ہوسکا۔ میرے خود ذاتی گھوڑے بہت کم ہین اور چونکہ میرے اکثر احباب
سون پور گئے ہوئے ہین۔ مین بآسانی دوسرون سے عاریتاً مانگنے کا انتظام بھی نہ
کرسکا۔

مجھے فی الحقیقت ملال ہی کہ مین ایسے باعظمت جلسہ کی شرکت سے محروم رہا

آپکا خادم ایچ لیمزرر

اسلامی ریاستون کی ہمدردی

اس سال بھی حسب معمول خطوط اور اشتہارات علمای کرام ومشائخ عظام ورؤساء وعامۂ اہل اسلام کی خدمت مین بھیجے گئے تھے اور خود جلسۂ دعوت کیطرف سے نواب احمد رضا خان صاحب سکندر نواز جنگ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لانے مفصل اشتہار کے ذریعہ سے ان امور کا اعلان دیا تھا جو مقام وسفر کے مناسب تھین۔ ملک و قوم نے اس دعوت کو خوشی سے قبول کیا اور باوجودیکہ طاعون کی خبرین تمام ملک کو گھیرے ہوئے تھین دور دور سے حضرات تشریف لائے اور جو کسی وجہ سے نہین آسکے انھون نے افسوس کے ساتھ معذرت ظاہر کی۔

جناب نواب مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد دکن کی خدمت مین بھی حسب معمول دعوت دی گئی تھی محتشم الیہ کے اسٹاف افسر نے اسکے جواب مین مراسلہ نمبری ۵۰۲ مورخہ ۶ آذر سنہ ۱۳۱۱ فصلی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ " مولوی محمد لطف اللہ صاحب مفتی مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی بحصول رخصت وطن کو گئے ہوئے ہین انکو آپ شرکت جلسہ کے لیے لکھد یجیے وہ ضرور شریک اجلاس ہونگے۔ اگر مولوی صاحب موصوف کسیوجہ سے شرکت مین عذر کرین تو فوراً اطلاع دیجائے تاکہ مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب روانہ کیے جائین " جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اس زمانے مین سخت علیل تھے اور سوء اتفاق سے مولانا محمد انوار اللہ صاحب استاد حضور نظام دکن بھی طبیعت کی ناسازی کیوجہ سے تشریف نہین لاسکے مگر مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے اپنے خاص خاص تلامذہ کو ندوۃ العلما کی مدد واعانت کے واسطے تحریر فرمایا اور اپنے شریک ہونے پر سخت افسوس کا اظہار فرمایا ہی اس تحریر سے مولانا ممدوح کی ندوۃ العلما کے

ساتھ دلی توجہ اور شغف کا حال معلوم ہوتا ہی۔ مین اُنکی تحریر کو بجنسہ نقل کرتا ہون۔
"آپکو مجھسے جو رابطہ محبت و خلوص ہی اسکے لحاظ سے مین ایک خاص امر کی طرف آپکو
توجہ دلاتا ہون اور مجکو امید ہی کہ آپ اپنی محبت و خلوص کی راہ سے اسکو قبول کرینگے
آپکو معلوم ہے کہ آپ ہی کے بعض بھائیون نے ندوۃ العلما کو قائم کیا ہی اور ابتدا سے
مین اُسمین شریک ہون اور اسکے مخالفین نے مجپر کیسے کیسے ظلم و ستم کیے ہین۔ کوئی
طریقہ میرے بدنام اور ذلیل کرنے کا اُنھون نے اُٹھا نہین رکھا۔ مجپر اتہام لگائے
تمسخر کیا اور گالیان دین اور وہ کچھ کیا جو اہل علم کی شان کے لائق نہین مگر مین نے صبر
کیا اور کبھی اُنسے تعرض نہین کیا۔ نہ ندوۃ العلما سے علٰحدگی اختیار کی کیونکہ مین نے اسمین
کوئی نقص نہین پایا۔ بلکہ اسوقت مین مسلمانون کے لیے نہایت مفید سمجھتا ہون اور اسکی
کامیابی کا خواہان ہون۔ مگر اب مین ضعیف ہو گیا ہون۔ علالت کے امتداد نے اور بھی
ناتوان کر دیا ہی اس کام کا نہین رہا کہ ندوۃ العلما کے کچھ کام آسکون لہذا مین اپنے
دوستون سے اس بات کی تمنا رکھتا ہون کہ وہ اسکو اپنا کام سمجھکر کرین اور دل سے شریک
ہون خصوصًا آپسے مجکو اسکی زیادہ توقع ہے خدا نے آپکو علم و فضل عطا فرمایا ہے اور اسکے
ساتھ سعادتمندی بھی نصیب کی ہے آپکو جسقدر میری خوشی ملحوظ ہوگی دوسرے شخص کو
نہین ہوسکتی اسی واسطے مین آپ کو اپنے واسطے سرمایۂ افتخار سمجھتا ہون اور دعا کرتا ہون
کہ اللہ تعالے آپکے فضل و کمال مین اس سے زیادہ ترقی دے اور اپنے مرضیات پر
عمل کرنے کے توفیق عنایت کرے۔ اب آپ اس کام کو سنبھالیے تاکہ مین اپنی زندگی
مین آپکے اتفاق و یکجہتی کے نمونے کو دیکھلون اور ندوہ کی کامیابی پر مسرت حاصل کرون"
اس تحریر سے مولانا ممدوح کے تلامذہ مین ایک جوش پیدا ہو گیا ہی اور حقیقت مین
ہونا بھی چاہیے۔ مولانا حافظ احمد حسن صاحب کانپوری خود شریک جلسہ ہوئے اور
مولانا عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور خود شریک نہین ہوسکے مگر

اُنھون نے اپنی طرف سے مولوی سیّد جماعت علی شاہ صاحب کو شرکت کے لیے روانہ فرمایا۔

خان بہادر مولوی عبد الجبار صاحب سی۔ آئی۔ اے مدار المہام ریاست بھوپال نے بھی ندوۃ العلما کی دعوت نہایت خوشی سے قبول فرمائی۔ مراسلۂ ندوۃ العلما کے جواب مورخہ ۴۔ رجب ۱۳۱۱ھ مین محتشم الیہ فرماتے ہین کہ "مین خود بذات خاص آکر شریک انجمن اسلامی ندوۃ العلما ہوتا مجکو اسکی بڑی خوشی تھی لیکن اطلاع بہت قلیل وقت مین ہوئی بسبب تعلقات امور انتظامیہ ریاست کے نیز بسبب اسکے کہ ماہ رجب المرجب مین ہمیشہ ہمکو ترک حیوانات کا اتفاق ہوتا ہی اور تمام ہمارے منتسبین خاندان اس ماہ رجب مین ترک حیوانات کرتے ہین۔ غالباً اس امر سے جناب شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ عظیم آباد جنکو ہماری جدی خاندان سے انتساب ہی بخوبی واقف ہونگے اِن وجوہ سے شرکت اس مرتبہ نہین ہوسکتی۔ البتہ ریاست کی جانب سے دو عالم منتخب ہوکر واسطے شرکت انجمن ندوۃ العلما نیہ بھیجے جائین گے۔ آپ اسکی اطلاع باضابطہ مہتممین جماعت انتظامی پٹنہ کو فوراً کر دیجیے۔ روز روانگی و وقت وصول عظیم آباد کا تار دیا جائے"

دربار جوناگڑھ کو ابتدا سے جو ہمدردی ندوۃ العلما کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ہر سال امیر الامرا خان بہادر شیخ بہاء الدین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ مدار المہام جوناگڑھ کی عنایت سے اجلاس کے موقع پر کم وبیش مدد حاصل ہوتی ہے اور اس سال ایک ہزار روپیہ درسگاہ کی تعمیر کے لیے وزیر صاحب ممدوح نے خود بخود بلاتحریک کے عنایت فرمایا ہی۔ مگر اس مرتبہ بوجہ تشریف آوری عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر وسیرائے کشور ہند کے جو اتفاق سے اُنھین تاریخون مین تشریف لائے تھے جو جلسے کے لیے مقرر تھین کوئی سفارت وہان سے شرکت جلسہ کے لیے نہین آسکی۔



اجلاس اوّل

منعقدہ ۱۰۔رجب ۱۳۱۸ھ یوم یکشنبہ

ابھی سات نہین بجے تھے کہ لوگون کی آمد شروع ہوگئی اور قریب تین ہزار آدمیون کے جمع ہوگئے۔ مگر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سب کی نگاہین شہ نشین کے طرف بڑی بیچینی سے کسیکو ڈھونڈھ رہی تھین کہ پہلے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مقرر کی جگہ تشریف لائے سب کی نگاہین اُٹھ گئین۔ آپنے اداب جلسہ پڑھکر سُنایا اور نظام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔

(۱) قاری عبدالرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ سورۂ نور کی چند آیتین اللہ نور السموات والارض الآیہ تلاوت فرمائین۔ سورۂ نور کی آیتین تھین یا نورانی الفاظ جو نور بن بنکر سامعین کے دلون مین اتر رہے تھے اُسپر انکی قرأت نورٌ علی نور تمام جلسہ پر جلال ربانی چھایا ہوا تھا اور دلون مین خشیت آلہی جوش مار رہی تھی۔

(۲) مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ (صدر انجمن مجلس استقبالی) کھڑے ہوئے آپکی نورانی صورت آپکی ظاہری اور باطنی وجاہت عصا دست مبارک مین لیے ہوئے کھڑے ہونا حاضرین جلسہ کے دلپر کچھ ایسا اثر کر گیا کہ تقریر کرنا درکنار ابھی سے لوگ محو حیرت بنے ہوئے تھے۔ آپنے خطبہ مسنونہ کے بعد اپنی تقریر شروع کی اور پہلے اپنی زبان کی نسبت معذرت کی اسکے بعد آپنے فرمایا کہ یہ شہر بڑا خوش نصیب ہی جسمین آج اسقدر علما اور مشائخ جمع ہین جنمین سے ہر ایک شبلی وقت اور جنید زمانہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ پٹنہ مین یہ پہلا

جلسہ ہی۔ اس سے پہلے ایسی صحبتین نہ دیکھی گئی ہونگی۔ مجکو آج یہ فخر حاصل ہوا ہی کہ سب سے پہلے مجھے کو کچھ کہنے کی اجازت دیگئی ہے۔ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون اگر کوئی بات آپکی شان کے خلاف ہو تو اسکو آپ جوش مذہبی پر محمول فرمایئن۔

پھر آپنے اسلام کی اگلی اور پچھلی حالت نہایت پر جوش الفاظ مین بیان فرمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی حقیقت جسوقت بیان فرمائی تھی اُوسوقت حاضرین جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ پھر حالت موجودہ کو بیان کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کا مدار تین قسم کے لوگون پر ہے مشائخ۔ علما۔ امرا انھین تینونکی بے توجہی سے مسلمانون کی حالت تباہ ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے۔ مشائخ کا یہ حال ہی کہ اُنھون نے علم پڑھنا چھوڑ دیا گھر سے نکلتے نہین دو چار لوگ جو اُنکے پاس گئے اُنکو مرید کر لیا اور کچھ سکھا دیا۔ انکو خلوت گزینی مین کچھ ایسا مزہ ملگیا ہے کہ قوم کی تباہی سے مطلق خبر نہین اور علما کو خبر بھی ہے تو انھین اپنے پیٹ کے دھندھون سے کہان فرصت کہ وعظ و نصیحت کرتے پھرین اور امرا کو عیش و عشرت سے مہلت نہین پنکھا کھیچ رہا ہے۔ عورتین جمع ہین اور سرور کے سامان مہیا ہین تباہی نہ آئے تو کیا ہو۔
اب ہمارے علما کو اسطرف توجہ ہوئی ہے اور یہ مقدس جلسہ جسکا آج ساتوان اجلاس ہے اور ندوۃ العلما کے نام سے موسوم ہی قائم ہوا ہے جسنے قوم کے سدھارنے کا بیڑا اُٹھایا ہے خدا اسکا بیڑا پار لگائے اور اسکی کشتی ساحل مقصود تک پہونچا دے۔ اسکے بعد آپنے خدا کا شکر ادا کیا جسنے علما کے دلون مین ایسا نیک خیال پیدا کیا ہے اور اُنکو ہمت عطا فرمائی ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ مین اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہون جسکے سایہ عاطفت مین ہم بے تکلف اپنی دینی و دنیوی ترقی کر سکتے ہین اور آج ہم سب لوگ سہولت کے ساتھ اس موقع پر اپنی بھلائی کے سامان مہیا کرنے کو مجتمع ہوئے ہین۔
اسکے بعد آپنے نہایت خشوع خضوع سے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی ؏ خداوندا وہ دن نہ دکھانا

کہ ہم اسلام کو بُری حالت مین دیکھین خداوندا تو نے اِن علما کو جیسی توفیق ہدایت دی ہے
اُنکی نیتون کو بھی درست رکھ اور ہمت مین برکت اور نصیحت مین تاثیر دے خداوندا
تیرا نام لینے والے ترقی کرتے رہین۔ اے اللہ تجھسے ہم کیا مانگ سکتے ہین ہی دے
جو تجکو دینا چاہیے۔ اِسکے بعد آپ نے تحریک کی کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری خلیفہ
مولانا حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ اِس جلسے کے صدر انجمن قرار دیے جائین
چنانچہ سب نے مولانا موصوف کی صدارت سے اتفاق ظاہر کیا اور مسند صدارت پر
رونق افروز ہوئے۔ اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری سے فرمایا کہ اُنکی جانب
سے جلسے کا افتتاح کرین۔

(۳) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا کہ صدر انجمن صاحب
علیل ہین ضعف کی وجہ سے کھڑے ہوکر تقریر نہین فرما سکتے اسلیے مجھے ارشاد ہوا ہی
کہ مین اُنکی طرف سے افتتاح جلسہ کی تقریر کرون۔ مولانا کا دستور ہے کہ وہ اپنی افتتاحی
تقریر مین پہلے علما کو مخاطب کرتے ہین اور آیہ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلما کا بیان
فرماتے ہین کیونکہ علما کو خشیت کی زیادہ ضرورت ہی اور انھین کی اصلاح پر تمام مسلمانونکی
اصلاح موقوف ہی۔ اِسکے بعد آپنے علما کے دلون مین خشیت الٰہی کے ضروری ہونے پر
نہایت ہی برجستہ تقریر کی۔ پھر مختصر الفاظ مین ندوۃ العلما کے اغراض ومقاصد کو بیان
فرمایا کہ ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض کی حقیقت بھی یہی ہی کہ مسلمانونکی تعلیمی اور
اخلاقی برائیان دور ہوجائین اور اسلام کی ترقی ہو ہمین سب سے زیادہ ضرورت اصلاح
تعلیم کی ہے اسلیے ندوۃ العلما نے اِسکی پہلے ہی فکر کی ہے۔ لیکن اِسکی اشاعت ہو تو کیونکر۔
مغربی علوم کے تعلیم یافتہ اور مشرقی علوم کے تعلیم یافتہ حضرات مین نہایت ہی درجے کا
تنفر ہے۔ ترکی ٹوپی والے ہم لوگون کو چشم حقارت سے دیکھتے ہین اور ہمارے لیے نئے
نئے خطاب تراشتے ہین ایسی حالت مین اِس بات کی کیا امید ہوسکتی تھی کہ وہ ہماری تجویزونکو

سُنین گے اور پسند کرین گے مگر الحمد للہ کہ اِس جلسے مین اور ہمارے اِس شہر مین دونون قسم کے حضرات مجتمع ہین اور نہایت صلح وصفائیکے ساتھ ایک دوسرے کی تقریر سُننے پر آمادہ ہین لہذا مین کہونگا کہ مدت کے بچھڑے ہوئے ملگئے اور آج دونون مین صلح ہوگئی کونسی صلح مقلد اور غیر مقلد کی؟ کونسی صلح شیعہ اور سُنی کی؟ نہین ہرگز نہین اس سے بڑھکر قابل قدر صلح اور مہتم بالشان صلح یعنی نئی تعلیم اور پُرانی تعلیم کی صلح دینی و دنیاوی علوم کی صلح جسکی مسلمانونکو اشد ضرورت تھی اور بغیر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہرگز ترقی نہین کرسکتے تھے اور کشاکش مین کام خراب ہورہا تھا پس آج کی صلح کی ہم مبارکباد دیتے ہین ؎

للہ الحمد میان من و او صلح فتاد	حوریان رقص کنان نعرۂ مستانہ زدند

دنیوی تعلیم کے مقتدا یہ حضرات نئے تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے مقتدا یہ مقدس علمائے بیٹھے ہیں گیا ہے "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ" دونون نصیب ہوگیا۔ اب ہاتھ ملائیے اور پڑھیے "وقنا عذاب النار"۔

(۴) اِس مختصر تقریر کے بعد مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی نے اپنا عربی قصیدہ جو ندوۃ العلما کے خیر مقدم مین لکھا تھا پیش کیا اور یہ خواہش کی کہ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب اِسکو سنائین وہ خود ضعف اور کبرسنی کی وجہ سے نہین پڑھ سکتے تھے۔ صدر انجمن صاحب نے اِسکی اجازت دی۔ شاہ صاحب ممدوح اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا کہ حضرات! یہ قصیدہ ہے اِن بزرگ کا جو ہمارے اِس شہر بلکہ صوبے کے فخر ہین۔ یہ طبیبون مین بہترین طبیب حکیمون مین لائق حکیم۔ عالمون مین جید عالم۔ رئیسون مین ایک معزز اور با اقتدار رئیس یعنی جناب حکیم و مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی۔ اور یہ قدیم دستور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین بھی اکثر مجالس مین قصائد تفنن طبع کے لیے پڑھے جاتے تھے ہمارے مولانا مدظلہ کا قصیدہ یہ ہے اِسکے بعد آپنے پورا قصیدہ بہت خوبی سے پڑھا

لكم بشرى وجاء كم الوفود … اتم منا كم الدهر العنود
بحمد الله قد جاءت رجال … من الاعلام هم نعم الوفود
كرام اتقياء اصفياء … يضئ جباههم ليلاً سجود
اذا تليت عليهم منذرات … ترى بهم تقشعر لهم جلود
بذكرتهم يلين المسلمون … وتصغيها النصارى واليهود
اخص من اسمه السامي محمد … ويتلوه على لهم يسود
وهم في ارضنا خير البرايا … الى الخيرات اجمعهم يقود
فنقريهم ملاطفة وحبا … فينزلنى كذا الرب الودود
فوا اسفا ونحن بنو كرام … توارث فيهم علم وجود
ذوى الاعلام والاقلام طرا … يزينهم المكارم والجنود
وهم قد سخروا شرقا وغربا … من الاقطار وافاهم وفود
وقد كانوا ملاذ الناس طرا … لكل مصيبة خصوا وتودوا
وقد كانوا اولى طول وملك … تطيعهم العساكر والجنود
وتخضع عند رؤيتهم رقاب … وترتعد الهزابر والفهودُ
فصرنا نحن في وهن وهون … يرق لنا المعاند والحسود
سعى في الارض طغيانا وعدوا … مع الاحزاب شيطان عنود
يشيع البغض بين المؤمنين … ففر الجمع وانهزم الجنود
وكان الناس قبلا في شقاق … ونار الضغن يوقدها الوقود
وشب ضرام نيران النفاق … ونار البغي ليس لها خمود
وفي اعناقهم اغلال غل … ومن حقد بارجلهم قيود
وهم عن صالح الاعمال رغبوا … وقد بعدوا كما بعدت ثمود

يدب العلم في هون دبيبا ... تخال على التراب يدب دود

سعوا في الود بين المسلمين ... جزاهم خيرا الرب الودود

جزاهم ربهم خير الجزاء ... بجنات النعيم لهم خلود

وكان العلم في درك الحضيض ... كان العلم في لحد وؤد

فالقى العلم مرقاة رفيعا ... لها في الذروة القصوى صعود

ورأس العلم مبيض بشيب ... فكاد شبابه بدء يعود

وكان العلم شوهاء عجوزا ... فصار جميلة ولها نهود

وكان العلم من نسل عقيما ... فصار كانه امرءة ولود

وكان العلم مسود العذار ... فضاء الوجه واحمر الخدود

وكان ثبوت دعويه خداجا ... فتم اليوم صدقها الشهود

وكان القوم غضبانا عبوسا ... فصار كانه خل ودود

وكان القوم اشياعا خصوما ... فزال البغي واتفق الجنود

وكانت قومنا نحسا كرجل ... اذا كالمشترى لهم السعود

ونادوا قومهم اعلى نداء ... فقالوا استيقظوا وهم رقود

امور بينهم فيها اتفاق ... فبعضهم لبعضهم يقود

امور بينهم فيها خلاف ... اقيم لكلهم فيها حدود

فالف سعيهم بين الانام ... بصدق فالقلب يوثقه العهود

فصار القوم اخوانا بصدق ... قلوب قد خلت عما يذود

سعوا بنفوسهم سعيا جميلا ... وليست في اكفهم النقود

فلو كانوا خصاصا باعتناء ... ترى هم كيف ايديهم تجود

سعوا سعيا بلاريب ووهن ... وليس السعي همتهم يؤد

سعوا في كل حين اي سعي — وليس يصدهم عنه الصدود
وقاموا فاستقاموا جاهدين — وليس لهمهم حينا قعود
وقد شدوا خصورهم النطاقا — وهم في غاب همات اسود
سعوا سعيا بليغا ثم فازوا — اكب بوجهه الخصم اللدود
اقام الجمع مدرسة العلوم — لها في اللكنؤ فيض وجود
واصلح في تدريس العلوم — طريقا كان يسلكه الجدود
وهم قد اسسوا بنيان علم — بحصنه الى علو صعود
كان الامر ذا قصر مشيد — لهذا القصر كلهم عمود
وحان الوقت قد طلعت ذكاء — ظلام الليل ليس له وجود
وسارا الى العلى عدوا سراعا — اناس في طبائعهم جمود
فطار العلم طيران العقاب — وفي وسط السماء له صعود
وصار العلم فرحانا نشيطا — قرير العين يبردها البرود
وصار العلم في عيش رغيد — له في جنة المأوى ورود
ويرعى العلم في ارض هدون — وحان الامر واتخل العقود
ويرفل في ثياب المجد مرحا — كغصن البان تهتز القدود
اذا يأوى الى ركن شديد — تعامله الجهابذة الوفود
فضائل سعيهم عم الديار — يفوح بريحه مسك وعود
فلا يرضى لمطلبهم عناد — ولا يجدي لجد ولهم جحود
فليس يعينهم الا سعيد — وليس يشينهم الا كنود
فاشكرهم بصدق القلب شكرا — وامدحهم وخالفهم حسود
فهذا ثابت ندوة العلماء عجبا — وقد اتتهم الرب الودود

ارنکم کیف اید یکم تجو د	فہا اہلی عظیم ابا دہموا
وہموا فی مقاصدہم وجود	ویا قومی امد وہم بمال

(۵) اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے صدر انجمن کی اجازت سے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی جو بہت خوبی اور نہایت راستبازی کے ساتھ لکھی گئی تھی اور باوجودیکہ ہر انجمن اور مجلس کی رپوٹون کو حاضرین جلسہ بے مزہ سمجھکر بے لطفی سے سُنتے ہین مگر اسکو انھون نے بہت دلاویزی کے ساتھ سُنا جس سے اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ انکو ندوۃ العلما کے ساتھ جو دلاویزی ہے وہ واعظون کی خوش بیانی اور مقررون کی خوش تقریری تک محدود نہین۔ یہ رپورٹ کارروائی کے بعد اسی روداد مین درج ہے۔

(۶) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑھ نے اپنا دلچسپ مضمون (ندوۃ العلما اور اسکی ضرورت پر) سُنایا اور لوگون نے اس دلاویزی کے ساتھ سُنا کہ بعض بعض موقعون پر جملون کے دُہرانے کی فرمایش کی۔ یہ مضمون علٰحدہ چھاپا گیا ہے

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب پھلجھری نے مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور کی خواہش ظاہر کی کہ دار العلوم کے جو طلبہ اسوقت موجود ہین انکا اسی جلسے مین امتحان لیا جائے تاکہ حاضرین دار العلوم کے طریقۂ تعلیم کا اندازہ کرسکین سب نے اس رائے سے اتفاق کیا اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے حافظ واحد علی طالب العلم دار العلوم نے چند آیتین کلام مجید کی نہایت خوش الحانی اور قرارت کے ساتھ تلاوت کین۔ سارا مکان مرحبا مرحبا جزاک اللہ کی آواز سے گونج اُٹھا اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر نے کسور مرکب کے ضرب کا ایک سوال دیا پھر دیر کیا تھی سلیٹ پر کھٹا کھٹ پنسلین چلنے لگین اور بات کی بات مین سبھون نے جواب لکھ کر رکھدیا اور لطف یہ کہ سب کا جواب صحیح۔ اسکو دیکھکر ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدا بلند ہوئی

پھر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی نے اُردو کا یہ جملہ عربی مین ترجمہ کرنے کے واسطے دیا:۔ آج ندوۃ العلما کا پہلا اجلاس ہے خان بہادر مولوی فضل امام صاحب دیر کر کے تشریف لائے "۔ اسوقت مندرجۂ ذیل طلبا درجۂ ابتدائی کے سال دوم کی خواندگی کے موجود تھے۔ فضل الرحمن۔ محمد خالد۔ فضل حق۔ صدیق احمد۔ تکمیل خان۔ محمد بشیر فضل حق نے مندرجۂ ذیل عبارت لکھی:۔ الیوم جلستہ الاولے من ندوۃ العلماء وشرفنا خان بہادر مولوی فضل امام بمقدمہ الابتاخیر"۔ محمد خالد نے لکھا:۔ الیوم اجلاس ندوۃ العلماء الاوّل ودخلہ الخان بہادر فضل امام مبطأ"۔ اسیکے قریب قریب اور لڑکون نے بھی جواب لکھا تھا۔ مذکورہ عبارتون مین اگرچہ وہ حُسن خوبی نہو جو ایک بلیغ پیدا کرسکتا ہی۔ مگر اتنے بڑے مجمع مین اسقدر عجلت کے ساتھ ایسی عبارت لکھنا کچھ آسان نہین اِسکو وہی جان سکتے ہین جو اِس کام کو کرتے رہتے ہین ان بچون کا توکیا ذکر ہے جنھون نے تقریباً ڈیڑھ برس تعلیم پائی ہے اتنے بڑے مجمعون مین بڑے بڑون کے حواس قائم نہین رہتے"۔ محمد خالد نے درخواست کی کہ انکو کچھ وقت دیا جائے کہ وہ اپنا ایک مضمون سُنائین جو اس جلسے کے لیے تیار کیا ہے۔ صدر انجمن صاحب نے اجازت عطا فرمائی اور اُنھون نے مندرجۂ ذیل مضمون پڑھا۔

مضمون محمد خالد طالب العلم درجۂ دوم دار العلوم

یا انباء الاسلام ویا جماعۃ الاعلام! ھذا اظھر من الشمس علیکم ان الانسان مساوق للسھو والنسیان فان صدر منی خطأ فلکم ان تعفوعنی بالاحسان فان اللہ یحب المحسنین اعملوا رحمکم اللہ تعالی ان مال الدنیا کلھا الی الزوال کالضباب وکل شیٔ الی الارتحال کالسراب ولا بقاء الا لوجہ اللہ تعالی ولا یفید شیٔ من اعمالکم الا الحسنۃ فاسعوا الی ذکر اللہ واولعوا ان تتحلوا بحلیۃ التقوی

لان لباس التقوی خیر لکم ان کنتم تعقلون وحثوا علی ان تکونوا کالصنادید الکرام الذین مضوا فی الماضی ولیس ذلک بمحال ان تجتهد وا وتسعوا به فما احب الذین یخشون الله ویرضونه منفقین اموالهم بسبیله وبئس الذین لا یرضونه بضنّة اموالهم ویاثبوراه علی الذین یصعّرون خدود هم من الناس معترّین باموالهم باموالٍ احسن الله الیهم بان یبذلوا علی الغرباء ویصرّ فوا لہ حسناتٍ منه ومنها تعمیر المدارس لا یحصل لهم العبر وهم ینظرون ان یذهب الناس الی المقابر زمرًا بعد زمرٍ بل یجترؤن ان یدخلوا الا شاکروالا یعلم هؤلاء ابرزوا المناصب والمراتب والعساکر والمحاضر واین الذین تشادوا الحصون بالجلمودٌ وجندوا فیها الجنودٌ وهل احد منکم ان حسبهم لی؟ ملک الملوک افناهم فاصبحوا ممن لا یری احد منهم ولا یحس وذلک لکم ایضًا فبادروا الی الحسنات وکرّموا انفسکم کما قال الله تعالی لقد کرمنا فیکم والتزموه لانّ من لم یکرّم نفسه لا یکرّم عند غیره کما قال الشاعر فی هذا المعنی ؏ ومن لم یکرم نفسه لم یکرم فقط ابوالمحامد محمد خالد

اس مضمون میں فقروں کے ربط اور صلات کے استعمال میں فی الجملہ غلطیاں بھی ہیں اور انکی اصلاح نہیں کی گئی۔ شاید محمد خالد نے اپنے اساتذہ کو پہلے سے دکھایا نہیں میں نے بھی اسی حالت پر رہنے دیا۔ اس مضمون کے ختم ہونے کے بعد اسی درجے کے ایک دوسرے طالب العلم حافظ فضل حق نے درخواست کی کہ انکو بھی تقریر کرنے کی اجازت دیجائے نیز مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کے صاحبزادے حسن میاں سلمہ نے جنکی

عمر تقریباً بارہ سال کی ہے) مقرر کی جگہ پر آکر درخواست کی کہ انکو تقریر کرنیکی اجازت
دیجائے۔ ایک دوازدہ سالہ لڑکے کا اسطرح بیباکانہ آنا کچھ کم حیرت انگیز نہین تھا۔
حسن میان کی اس ادا نے قلوب کو انکی طرف متوجہ کردیا لہذا صدر انجمن صاحب نے
بھی انکو تقریر کرنے کی اجازت دیدی۔ سچ یہ ہی کہ اس بچے نے جسطرح سے قوم کو للکارا
بڑے بڑے مقرروں سے نہین ہوسکتا اپنے والد ماجد کیطرح جابجا مثنوی کے اشعار
پڑھنا اور ایک انداز سے خطاب کرنا دیکھنے کے متعلق تھا تمام جلسے پر محویت طاری
تھی اور ہر طرف سے "الولد سر لابیہ" کا غل مچ رہا تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا
پانچ بجے سے دس بجے شب تک مدرسے کی جامع مسجد مین وعظ کا جلسہ عام تھا۔ یہ
مسجد دریای گنگا کے کنارے ایک بلند موقع پر بنی ہوئی ہے سامنے ایک وسیع سبزہ زار
ہی جسکے گرد مدرسے کے حجروں کے پرانے کھنڈر اب تک موجود ہین جو دنیا کی بے ثباتی
کا نقشہ دکھا رہے ہین کسی زمانے مین یہ بہت مشہور درسگاہ تھی اور جیسا کہ بعض اہل علم
سے معلوم ہوا ہے کہ علامہ محب اللہ بہاری صاحب سلم دسلم نے عرصے تک اس مدرسے
مین درس دیا ہے۔ زمانے کے انقلاب سے مدرسہ منہدم ہوگیا اور مسجد ویران ہوگئی
عرصے کے بعد ہمارے معزز رکن مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کی کوشش سے
پھر مسجد کی مرمت ہوئی جب مولانا مرحوم پٹنہ تشریف لیجاتے تھے تو اسی مسجد مین جمعہ کو
وعظ کہا کرتے تھے اب یہ مسجد مولوی محمد یحیی صاحب وکیل کی تولیت مین ہے اور مولوی
صاحب موصوف ہی نے اس جلسے کا اہتمام اپنے ذمہ لیا تھا۔ سڑک کے موڑ پر
جہانسے مسجد کا راستہ جاتا ہے ایک محراب بنائی تھی اور شب کو اسمین روشنی کی ہانڈیان
لٹکادی تھین جنکو دور سے دیکھکر ہر شخص بلا استفسار مقصد تک پہونچ جاتا تھا مسجد کے باہر
مدرسے کے صحن مین دو دکانین قائم کرادی تھین جسمین ضرورت کی ہر چیز ملجاتی تھی مسجد کے
صحن مین شامیانہ نصب کرادیا تھا اور روشنی بہت اہتمام سے کی تھی۔ جھاڑ فانوس کی

جگمگاہٹ سے تمام مسجد بقعۂ نور ہو رہی تھی ۔ رات کا عالم روشنی کی چمک دریا کا موجین مارنا ۔ اسٹیمر اور اگنبوٹ کا چلنا ۔ واعظین کا مؤثر اور دلگداز لہجے مین وعظ و ہدایت فرمانا کچھ ایسا منظر تھا جسکو ہم بیان نہین کر سکتے ۔ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری اور مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری نے نہایت پر جوش وعظ بیان فرمائے ۔

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۱ ۔ رجب ۱۳۱۸ھ روز دو شنبہ

آج جوش کا اور ہی عالم تھا ۔ مہمان اور سامعین ٹوٹے پڑتے تھے ۔ کہین جگہ باقی نہین تھی ۔ مگر صدر انجمن صاحب ہنوز تشریف نہین لائے تھے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے تحریک کی کہ تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولوی مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام کی صدارت سے کارروائی کیجائے ۔ آپنے فرمایا کہ حضرات وقت کی پابندی ضروری ہے اور اسوقت تک صدر انجمن صاحب تشریف نہین لائے ہین اسواسطے تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولانا مسیح الزمانخان صاحب کی صدارت سے کارروائی جلسہ شروع کیجائے " حاضرین نے اِس سے اتفاق کیا اور مولانا مسیح الزمان خانصاحب کی صدارت سے کارروائی شروع کیگئی ۔

(۱) پہلے قاری عبد الرحمن صاحب نے تبرکاً چند آیتین نہایت خوش الحانی اور تجوید کے ساتھ تلاوت کین ۔

(۲) پھر حافظ واجد علی طالب العلم دار العلوم نے نہایت خوش الحانی سے قرآن پڑھا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور وجد کی سی کیفیت انپر طاری ہوگئی ۔ اثنائے تلاوت ہی مین حافظ محمد احسن صاحب وکیل چنار گڑھ و رئیس بنارس نے بیساختہ اپنا

اپنا شالی رومال اُنکو اُڑھا دیا۔ اور جب دوسرے وقت چندہ شروع ہوا تو حافظ واجد علی نے اُس رومال کو دارالعلوم کے نذر کر دیا۔

(۳) اسکے بعد مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس مدرسۂ نظامیہ حیدر آباد دکن نے اپنا عربی قصیدہ پڑھکر سنایا۔ اثناے قصیدہ خوانی مین جناب مولانا احمد حسن صاحب کانپوری صدر انجمن تشریف لائے اور مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

(۴) اسکے بعد حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے اپنا پُر جوش ترکیب بند پڑھا ہر طرف سے نعرۂ تحسین و آفرین بلند تھا۔

ترکیب بند حافظ سید فضل حق صاحب آزاد رئیس پٹنہ

ان آنکھون سے جہانتک مجلس پُر جوان دیکھی ۔ یہ رونق یہ سمان یہ شان یہ شوکت کہان دیکھی

نہ دیکھا گلشن فردوس کانونسے سُنا تو ہے ۔ نہ دیکھی بزم جمشیدی تو اُسکی داستان دیکھی

رسائی ہو ہنو شکلِ مسیحا چرخ چارم پر ۔ زمین پر سے تو ہمنے محفلِ ہفت آسمان دیکھی

نہ دیکھی بارگاہِ قیصری دربار دیکھے ہین ۔ نہ دیکھی قصر جنت منزل جنت نشان دیکھی

ہزارون جمگھٹے دیکھے ہزارون صحبتین دیکھین ۔ کہان دیکھی یہ محویت جو آج آکر یہان دیکھی

نظارہ شوکتِ اسلام کا ہی قلب روشن ہین ۔ اسی کی روشنی اب بھی یہان دیکھی وہان دیکھی

جہان دیکھو اسی کا پڑھ رہا ہی اک جہان کلمہ ۔ اسی پر متفق سب کلمہ گو یونکی زبان دیکھی

بشارت ہو تجھے ای مہمان ای ندوۃ العلما ۔ تجھے دیکھا تو ہم سمجھے بہارِ جاودان دیکھی

کہان پائین وہ اگلی برکتین وہ شانِ اسلامی ۔ تجھی کو دیکھکر وہ شان اگر دیکھی تو ہان دیکھی

ان آنکھونسے نہ دیکھین وہ بہارین دورِ اول کی ۔ غنیمت ہی بہارِ جانفزا اسکی خزان دیکھی

نشانِ کاروانِ رفتہ ہین دل کے اُجالے ہین

غنیمت ہی غنیمت ہین کہ سب اللہ والے ہین

اشارے ہین یہی ابن ہم روشن کے جدھر دیکھو
چمکتے ہین زمین پر اختر و شمس و قمر دیکھو

نظارہ کہہ رہا ہی دیکھنے ہی کی یہ شکلین ہین
سماں کہتا ہی مجلس کا ادھر دیکھو اگر دیکھو

نگاہین لوٹ ہین ایسی کہ دیکھا کیجیے عالم
یہ آنکھین محو ہین - ایسے تماشے عمر بھر دیکھو

نکل آئین نہ باہر پتلیان مشتاق آنکھون سے
غضب ہی دیکھنے والو نہ اتنا ٹوٹ کر دیکھو

زمانہ جس سے روشن چشم بد دور ایسے منظر سے
فروغ رونق اسلام ہی ہر سو جدھر دیکھو

وحید عصر و یکتاے زمان ہی فرد فرد اسکا
جسے دیکھو اُسے گنجینۂ فضل و ہنر دیکھو

جنید و شبلی و عطار دیکھو یہ وہ مجمع ہے
جو سالک ہو تو اس حلقے مین آ جاو خضر دیکھو

خدا کی شان آتی ہی نظر از صدر تا پائین
عیان ہی جلوۂ انوار رحمت سر بسر دیکھو

نہ دیکھو جس نظر سے دیکھتے ہین عامی و اعمی
انھین کس آنکھ سے ہین دیکھتے اہل نظر دیکھو

انھین دیکھا تو اب کیا دیکھتے ہو لعل و گوہر کو
یہ زحمت - یہ اراحت - یہ مسافت - یہ سفر دیکھو

یہان جو حضور مین فضل خدا سے سب متجمل ہین
جو ہاتھ آئین تو چوما یہ ہی قدم لینے کے قابل ہین

دھلاؤ ہاتھ اپنے آب زر سے آب گوہر سے
عبادت ہی - بجا لاؤ یہ خدمت آنکھون سے سر سے

حقوق میہمان قوم ہین واجب ادا کرنا
کرے ہمت تو چیونٹی بھر دے منہ لشکر کا شکر سے

یقین ہی گرم ہو جائے ابھی اک مطبخ شاہی
اک اک چٹکی نکلوائین اگر ہم آپ گھر گھر سے

کھڑی کر دی عمارت اک سے اک مل کے اینٹون نے
پہاڑ اونچے سے اونچے ہو گئے ایک ایک پتھر سے

لگے دانے ہی دانے سے یہان انبار خرمن مین
بھرے قطرے ہی قطرے سے آبدان دریای اخضر سے

گرہ اک ہاتھ سے کھلتے سفر اک پانو سے ہوتے
کہان دیکھا ہی - اسکو پوچھ لو اصغر سے اکبر سے

نہ جبتک ہون بہم دو انگلیان تنکا نہین اٹھتا
جو دو دل ہون بہم پھر کم نہین ہین ایک لشکر سے

چلا ہی ایک سے کب بس کے سر کا بار دنیا مین
اڑا ہی طائر سر در ہوا کب ایک شہپر سے

گدا ہین یا توانگر خیر جو کچھ ہم مسلمان ہین ہمین سے کام ہی ہمکو گدا سے نہ توانگر سے
خدا لگتی یہ ہی ہم تم جو ہمت باندھکر اُٹھین جہان خاک اُڑ رہی ہی کل اُسی کھیتی مین سُن برسے

بجا گفتم ہمانا اتفاقِ قوم جان دارد
نمی بینید ہر قومے کہ جان دارد جہان دارد

ستم ہے روزِ روشن کا شبِ دیجور ہو جانا چمکنا کفر کا اِسلام کا کافور ہو جانا
تفلسف کا بھڑکنا زور پر آنا تدبر کا دلونکا رفتہ رفتہ درد دین سی دور ہو جانا
اُڑانا دھجیان اسلام کی اگلے بزرگونکی اسی کا شغل ہو جانا یہی دستور ہو جانا
نہ آنا علمِ دین کا نام احیاناً زبانون پر مسلمان ہوکے اتنا غافل و مغرور ہو جانا
خبر لینا نہ دینی علم کی اغراض دینی کی دو روزہ نشۂ دولت سے اتنا چور ہو جانا
وہ اُمت تھا لقب اقوام مین خیر الامم جسکا ہر اک ملت مین اُسکا مردِ دل مشہور ہو جانا
بڑی آفت یہ ہی اِصلاح کی صورت جو نکلی تھی تو اسکا پہلے ہی کارِ اہم منظور ہو جانا
زمانہ چاہیے تلقین کو تسکین خاطر کو پھر اُسپر طرفہ تر یارونکا ہی معذور ہو جانا
صدا تیری سمجھ مین قوم کی ابتک نہین آئی نہین تو کچھ نہ تھا ندوہ تیرا معمور ہو جانا
سراپا نور ہو جانا ہی آنا تیرے جلسے مین غنیمت ہم سمجھتے ہین ترا مذکور ہو جانا

خدا توفیق دے صدق و صفا کی راہ پر آئین
ہوا ایسی بندھے بگڑے ہوئے سب کام بنجائین

خدا کا قہر سمجھو عالمون کا بے نشان ہونا کہ اِنکی بے نشانی دین کا ہی رایگان ہونا
نہین ہین عالمانِ علم دین جب قوم مین باقی تو یون ہونا ہی اُسکا کشتی بے بادبان ہونا
قیامت ہی فقیہونکی مذلت برخلاف اِسکے سفیہون کا سمندِ لن ترانی زیرِ ران ہونا
نہ دیکھی جائیگی یہ کس مپرسی اہل عرفان کی یہ سرکش طبع نادانونکا سر بر آسمان ہونا
تباہی ملک کی ہی نامرادی اہل جوہر کی بلا ہی منچلون کا صاحب تاب و توان ہونا

اگر چاہو تو ہمسے لعل اور موتی اُگلوالو — مگر ہے شرط اِسکے واسطے کچھ قدردان ہونا
یہ آزادی نہین ہی اِسکو تو کہتے ہین گمراہی — طبیعت جسطرف جائے اُسی جانب رواں ہونا
جہان مین خودسری کی اِسطرح جسنے بنا ڈالی — تو خود اِس قوم نے ٹھہرا لیا ہی خان و مان ہونا
یہی عالم رہا بے اعتنائی کا تو آیندہ — اِسی اِسلام کا تم دیکھ لینا چیستان ہونا
یہ اچھا ہے کہ جو الزام ہون دینی مسائل پر — جواب اِنکے تو دین اتنا نہ یارای زبان ہونا

مسلمانی حمق ہو فلسفہ اِسطرح چھا جائے
خدا وہ دن نہ دکھلائے خدا وہ دن نہ دکھلائے

خدا کے فضل سے ابتک ہی صدق و صفا پٹنہ — گیا گذرا ہے پھر ہے بامروت باوفا پٹنہ
یہان بھی ہوگئے کیا کیا تماشے بخت و دولت کے — وہ عالم کسنے دیکھا کیا کہین اب کیا ہی بھلا پٹنہ
جہان اک وقت مین دار الامان تھی لکھنؤ دہلی — وہان تھا بعد اِن دونون کے یہ اک تیسرا پٹنہ
رہا ہی آج تک ثابت قدم رفق و مدارا مین — سر نمبر ہی اب مہمان نوازی مین مرا پٹنہ
ادھر سے یا اُدھر سے جو گیا آیا یہان ٹھہرا — عجب رکھتا ہی شانِ دلبری یہ دلربا پٹنہ
کہان ندوہ کہان پٹنہ یہ جذبِ باہمی دیکھو — چلے آئے۔ اُٹھا لایا۔ خوشا ندوہ۔ خوشا پٹنہ
نشاط افزا ہی کیا یہ میزبانی اور مہمانی — مگر اب دیکھیے اِسکے لیے کرتا ہے کیا پٹنہ
جو چاہی چار ندوہ کی خبر لے شرط ہمت ہی — تکلف برطرف۔ ہی ایک ہمت آزما پٹنہ
درم سے یا قدم سے یا قلم سے جسطرح ہوگا — اعانت ٹھان لی ہی اِسمین رُکتا ہی بھلا پٹنہ
وہ ہمدردی دکھا ای میزبان اخوان دینی کی — صدا ہر چار جانب سے اُٹھی اے مرحبا پٹنہ
جو کچھ ہوگا اُسے دیکھین گے آگے دیکھنے والے — ابھی تک تو یہ ہی نام خدا ندوہ ہے یا پٹنہ

قدم ہی اِس مکان مین عالمانِ علم مصحف کا
مکان کیونکر نہو جنت نشان محبوب اشرف کا

وہ دیکھو کھلگئے رحمت کے در اور برکتین آئین — گلے ملنے مسلمانون سے حق کی رحمتین آئین

کنول دل کے کھلے گل سے شگفتہ ہو گئے عارض
رخ احباب پر وہ رنگ اڑاتی فرحتین آئین

دلون مین پھر استقبال دینی ولولے آئے
کمر باندھے پے مہمان نوازی ہمتین آئین

وہ سن لو آگیا ندوہ یہ دیکھو آگیا ندوہ
کہ جسکے ساتھ ساتھ اسلام کی شوکتین آئین

خوشی پھیلی ہوئی ہے شہر مین وہ عید آئی ہی
کہ گھر گھر آگیا اقبال گھر گھر دولتین آئین

وہ شان مہتمم وہ جوش وہ اخلاص وہ نیت
کہ خود مہمان کو انکی نیکیون پر حسرتین آئین

عرق افشانیان کہتی ہین نورانی جبینونکی
حمیت کو حیا مہر و وفا کو غیرتین آئین

قرینہ کچھ نہ تھا اس سال بھی ندوہ یہان ہوگا
یکایک خیر کرنے کی دونین نیتین آئین

عظیم آباد مین اے دوستو ندوہ نہین آیا
خدارا درج پر اسلامیونکی قسمتین آئین

نظر ڈالی جو چشم دوربین نے کامیابی پر
تو آگے ہاتھ باندھے صف بصف سو صورتین آئین

اگر سچ ہی کہ پھلتی پھولتی ہی دہر مین نیکی
تو ہر سو دیکھنا پھیلی ہوئی شاخین ہین ندوی کی

مگر آسان نہین ہی بوند پانی کا گہر ہونا
نہین ہی سہل دانے کا نہال بار ور ہونا

موافق ہو زمین اچھی جنم کافی نگہبانی
کوئی دن چاہتا ہی پھر بھی پودے کا شجر ہونا

دو ہفتے چاہیے ہین اسکو بھی ورنہ بغیر اسکے
ہلال آسمان کو بھی نہین ملتا قمر ہونا

مہینونکی خبر جبتک نہ لی زہدان مادر مین
نہ آیا مضغۂ انسان کو مطلق جانور ہونا

جہان ہی کام قرنون کا وہان برسونکی کیا پرسش
حقیقت ہی کہ ہی مہلت طلب صاحب نظر ہونا

پتا چلتا ہی اس مضمون کا سال نبوت سی
موقت کیون ہوا چالیس مین پیغامبر ہونا

خلاف نظم فطرت ہی کسی شہزور پودے کا
ابھی اٹھنا زمین سے اور ابھی پھل پھول پر ہونا

ہتیلی پر کوئی سرسون جمائے مین نہین کہتا
یہ خدمت قوم کی ہی چاہتی ہی سب کے سر ہونا

زمانہ چاہیے ہے قوم کو اسکی خبر ہوتے
ابھی تو جابجا لازم ہی اسکو مشتہر ہونا

دوا سوچی تو اچھی مصلحان قوم نے لیکن
خدائے پاک کی جانب سے ہی ہمین اثر ہونا

جہالت چھا گئی ہی شوقِ علم آتے ہی آئیگا
مرض ٹھہرا ہی مزمن وہ تو اب جاتے ہی جائیگا

خدا کا نام لو رنج و صعوبت سے نہ گھبراؤ
کہان جائین گے حق سے بھاگ کر یہ بھاگنے والے
نہ سمجھین آج سمجھائے کبھی یہ آپ سمجھین گے
اگر مانین تو مانین قوم پر احسان اُنکا ہے
جواب اُنکے نہ دو جو کچھ کہین سن لو خموشی سے
کرو دل توڑ کر جو کوششین ٹھہرائین ہین تمنے
پڑی ہین رشتۂ اسلام مین جو گتھیان اگر
بنا یا ہے بنا لو اسلیے دار العلوم ایسا
یہی احسان وہ احسان ہی یہی نیکی وہ نیکی ہی

جو رستہ تمنے پکڑا ہی اُسی رستے چلے جاؤ
نہ چھوڑو انکا پیچھا آؤ کھینچو راہ پر لاؤ
نہ چھوڑو انکی فہمائش ہر اک پہلو سے سمجھاؤ
بُرا کہدین تو کہدین اسکو سُن لو اور غم کھاؤ
نہ باز آئین تو "ادفع بالتی" سے اُنکو شرماؤ
نہ کھینچو ہاتھ۔ ممکن ہی جہان تک سعی فرماؤ
ہر اک گتھی کو اپنے ناخنِ حکمت سے سُلجھاؤ
کہ اُس اگلی کرامت پر نیا اعجاز دکھلاؤ
عوض اک اک کے دس دس اور دس کے بدلے سو پاؤ

ستارے کیطرح چمکو گے کل روشن جبین ہوگے
خدا کے سامنے اگلی جماعت مین تمہین ہوگے

بہت بگڑی ہوئی ہی۔ قوم کی بگڑی بنا یارب
شکستہ دل ہین جو احباب ہین اصلاح کی دُھن مین
کوئی دن کی ہی مہمان قوم اسلامی یہ فتوی ہی
مریضِ جان بلب ہی مصلحانِ قوم کہتے ہین
وہ اُلٹی پڑ گئی۔ تدبیر جو اسکے لیے سوچی
طفیلِ بانیٔ اسلام کانٹون سے نکال اسکو
سمجھ دے۔ علم و توفیقِ عمل دے حُسنِ نیت دے
وہ کل جس کل سے چلتے تھے ہزارون کام بے کھٹکے

گناہون سے زیادہ ہین ترے لطف و عطا یارب
بہت بے آسرے ہین تو ہی ڈھارس بنا یارب
جو تو چاہے تو یہ بیمار پا جائے شفا یارب
بہت دن اپنے جھیلے جان بلب کو اب جِلا یارب
کچھ ایسا کر کہ اسکو راس آ جائے دوا یارب
اسے مدت سے ہین گھیرے ہوئے حرص و ہوا یارب
جھکا دے خیر کرنے پر ہر اک شر سے بچا یارب
پھر اس بیکل کو دے وہ چلتی کل وہ کیمیا یارب

نظر فرما نزوا کی اسپہ ہو لطف وعنایت کی جو مجکو چاہیے وہ دے جو تجکو چاہیے وہ دے	بچا قحط و وبا سے ورکھا اِس سے بلا یارب تجھی سے ہی تجھی سے ہی دوا یارب دعا یارب

جسے کہتے ہین ندوہ اِسطرح روشن ہو نام اُسکا
کہ ہو اسلامیو نمین ناظم الملت تو نام اُسکا

(۵) مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی نے جو علم پر ایک قابل قدر تحریر لکھی تھی مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری کے حوالے کی کہ پڑھکر سُنائین۔ مگر حضار جلسہ کے اصرار سے آپ ہی کو پڑھنی پڑی۔ آخر مین آپکی فارسی مثنوی تھی جسکو مولوی عبدالوہاب صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔

تقریر مولوی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اسلام کے سچے ہوا خواہون کی دو جماعت یعنی فرقۂ علماے دین پناہ و زمرۂ ارباب عز و جاہ اسلام کی سچی ہوا خواہی کی غرض سے ایک جا جمع ہین جنکے نفوس طیبہ نفسانی غرضون سے پاک ہین نہ اُنکو دور و دراز مسافتون کے طی کرنے مین مصارف کی کثرت کا کچھ خیال اور نہ راہ کی تکلیف سے کچھ اُنکے دلون مین کدورت و ملال اصل مدعا کے پہلے اسلامی پُرانے خیال کی تحریک سے اپنے بے نیاز خالق کی بندہ نوازیکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے آج اپنے اِن خاص بندون کو اپنے دین کی تائید کا ترسر عنایت کیا اور اپنے رسول کے اُمت کی اخلاقی اور علمی ابتری کی درستی کی خدمت سپرد کی۔ بیشک بندے کی بڑی سرافرازی ہے اگر مالک اُسکو اپنے کسی خاص کام کے انجام دینے کے قابل قرار دیکر وہ خاص خدمت اُسکو سپرد کرے۔ بگڑی حالت کا بنانا اور پستی سے بلندی تک پہونچانا اور بلندی سے پستی پر گرانا اُسی کی قدرت کا جلوہ اور اُسی کی صنعت کا تماشا ہی ایک وہ زمانہ تھا کہ اس اُمت نے اپنی بے سروسامانی کی حالت مین

جب اُسکے پاس نہ علوم و فنون کے خزانے موجود تھے نہ کتب خانون کے دفتر اُسکی قدرت
کے قبضے مین مہیا تھے۔ اپنی خاص کوششون سے تمام علوم اور فنون کو از سر نو مرتب کیا
اور اپنی نئی تحقیقات اور تدقیقات سے کبھی یونانیون کے فلسفے اور ریاضی کے دفتر کو
تقویم پارینہ بنایا اور کبھی علوم ادبیہ کے نوایجاد تکلفات اور حیرت انگیز تحقیقات سے
عرب اور عجم کے فصیحون کو حیرت زدہ کیا۔

پہلی صدی مین اہل اسلام ملکون کے فتوحات اور دین حق کی اشاعت مین مشغول تھے
اور فقط قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متفرق ہدایتین جو گوش بگوش
لوگون مین شائع تھین اُنکے مہمات کے واسطے کافی سمجھی گئین لیکن جب اسلام نے دوسری
صدی مین قدم بڑھایا اور سیل رحمت ہوکر دور دراز ملکون کے اکثر حصون مین جا پہونچا
اُسوقت دین کے قائم اور باقی رکھنے کے واسطے چند حاجتین پیش آئین۔ ایک یہ کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متفرق ہدایات جو ملکون مین زبانی مروج تھے کتابون مین یکجا
جمع کی جائین۔ چنانچہ ایک جماعت اپنی عمر اور تمام آسایش اسی کام مین صرف کرکے اسمین
کامیاب ہوئی اور دو صدی سے زیادہ تک علما اسمین مصروف رہے اور اُن ہدایات کو
کئی ہزار راویون سے لیکر متعدد مجلدات مین جمع کرکے ایک دفتر عظیم الشان تیار کیا۔ اور
اُن راویون کے تمام تاریخی حالات اور سوانح عمری جس سے اُن لوگونکی معتبری کا اندازہ
ہوسکے اِس احتیاط اور تحقیق کے ساتھ لکھا کہ یہ فن جسکا نام علم حدیث ہی عقلی علوم کیطرح
یقینی اور قابل اطمینان ہو۔ اُس تاریخی دفتر کو علم رجال کہتے ہین دوسری حاجت یہ ہوئی کہ
قرآن کی خوبیونکا دوسرے ملک والونکے ذہن نشین کرنا اور اُسکے معنی کے بیان کرنے مین دشواری تھی اسواسطے
قرآن و حدیث کی مطلب کی تحقیقات کیواسطے اور قرآن کے الفاظ او مضامین کی خوبیونکے دلنشین کرنیکے لیئے
چند علوم نئی ایجاد کرنا پڑے جنکا نام علوم ادبیہ وادب رکھا جیسے صرف نحو لغت معنی بیان تیسری حاجت اُنکو ملکون
مین دوسری قومونکی ساتھ اختلاط کیوجہ سے پیش آئی وہ یہ کہ اسلام کے اُن عقائد پر جو قیامت اور اعمال کی جزا سے متعلق

ہین اور انسان کے معمولی تجربیات سے بالکل جُدا ہین یا اللہ تعالیٰ کی خاص صفتون کے ساتھ تعلق رکھتے ہین لوگون نے عقلی اعتراضات پیش کیے تاکہ قرآن اور وحی الٰہی کے مقاصد مشتبہ ہو جائین اور لوگ جو اسلام کے صاف اور بے کدورت چشمے کیطرف جوق جوق چلے آتے ہین اور کوئی مذہبی نہر اسلام کے چشمے سے صاف اُنکی نظرون مین نہین آتی اُسکو عقلی اوہام کے خس وخاشاک سے تیرہ کرین اور ہدایتِ الٰہی کے تشنہ لبون کو اُس سے سیراب ہونے دین اُن عقلی اوہام کا نام مسائل فلسفیہ رکھا اور وہ اعتراضات عرب کے جاہلون کیطرح طفلانہ خیالات نہ تھے کہ بلا دلیل اپنے نہ سمجھنے کی بنیاد پر وحی الٰہی کا انکار کرتے تھے اور معجزون کے مشاہدون پر خاک ڈالتے رہے کہ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ بلکہ وہ مسائل فلسفیہ ایسی دلیلون سے ثابت تھے کہ جو عام عقلیات پر منتہی ہین کسی خاص قوم کے زبانی تجربے پر مبنی نہین جو فقط اُسی قوم کے معتقدون پر حجت ہوسکین چنانچہ اُن اعتراضونکی وجہ سے کچھ لوگون نے قرآن کا مطلب ظاہر الفاظ کے خلاف قرار دیکر اپنے ایمان کو سنبھالا اور دوسرون نے اُن مسائل مین غور کرکے اُنکی غلطیان نکالین اُسوقت مسلمانون نے ایک جدید فلسفہ تیار کیا جسمین تمام موجودات کے حالات واجب ممکن جوہر۔ عرض۔ زمین۔ آسمان۔ شجر۔ حجر۔ جن۔ بشر۔ عناصر اور اُنکے صفات محسوسہ اور عوارض غیر محسوسہ کو ظاہر کر دیا اور اُسمین ثابت اور غیر ثابت مین فرق ظاہر کرتے ہوئے اور یقینی اور وہمی کا امتیاز دکھاتے ہوئے شرع کے مخالف فلسفے کی خطا اور غلطی ثابت کردیا اسکا نام علمِ کلام رکھا۔ اِسکے ساتھ حکماے قدیم کے علوم کو اُنکے خیالات کے موافق قائم رکھکے رواج دیا بلکہ ہر زمانے مین اُسمین بھی ترقی کرتے رہے یہان تک کہ جو منطق کہ بیشتر چند اجزا سے زیادہ نہ تھی اُسکو اُن لوگون نے بڑھاکر چند ضخیم جلدون مین تیار کیا۔ اسیطرح کتاب اُقلیدس جو علمِ ہندسہ اور علمِ اعداد مین بنائی گئی تھی اور تیرہ مقالونمین

اوسکی شکلین منقسم ہین اور ایسقلاؤس حکیم کے دو مقالون کے ساتھ ملکر پندرہ مقالون پر مشتمل ہی۔ وہ کتاب اُسطرح جیسا کہ پیشتر تھی اب بھی مسلمانون کے ہاتھ مین موجود ہی اُسکے ساتھ جب مسلمانون نے اپنے ایجادات اور نئے تحقیقات ملائے تو اب ایک نیا عالم نظر آتا ہی۔

مسلمانون نے اسلام کی تائید مین اپنی گرانمایہ کوشش کئی صدیون تک برابر صرف کر کے اسلام کی بنیاد کو ہر پہلو سے اور ہر جہت سے ایسا محکم اور اُستوار کیا کہ قیامت تک کوئی صدمہ اُسکو ہلا نہین سکتا۔ پھر جب یہ ابر حجازی سرزمین ہند پر برسا اُسوقت ہندوستان بھی کمالات علمی کے اشجار و اثمار سے ہرطرف ایک تر و تازہ باغ نظر آنے لگا کوئی بڑا شہر ایسا نہ تھا کہ جسمین علما کی صورتین کثرت سے نظر نہ آئین۔ دولت تیموریہ مین ملا عبد الحکیم و ملا محمود اور مولوی عبد الحق دہلوی اور اُنکے بعد ملا نظام الدین و شاہ ولی اللہ کا مرتبہ اگلی صدیون کے علما کے برابر تھا۔ اُنکے بعد بھی ہندوستان کے مشہور درسگاہون سے علمای کامل اور خانقاہون سے فقرای واصل اِس مرتبے کے نکلے کہ دوسرے ملکون مین بھی اُنکا نظیر موجود نہ تھا۔

تیرہوین صدی کے پانچوین عشرے سے ہندوستان مین علم کم ہونے لگا۔ جو علما دنیا سے گئے کوئی اُنکا قائم مقام نہ رہا۔ علم کے رواج کے زمانے مین جو مذہبی اشکال پیش آئے تھے اُسکے حل کرنے والے کثرت سے موجود تھے۔ اور اُسی علم کلام کی قوت سے تمام عقلی اعتراضات کا جواب دیتے تھے۔ اب بھی کوئی نیا یا پُرانا اعتراض نہین نکل سکتا جس کا جواب اُسی علم کلام سے نہو سکے۔ تمام علوم کے ماہر اُسوقت ایسے موجود تھے کہ جن کی تحقیقات قابل اطمینان تھی۔ باوجود اِسکے کہ علم کی تحصیل کے طریقے بہت دُشوار تھے اور راہین اُسکی ناہموار اور کتابین کمیاب اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین اندیشے اور خطرے بشیمار و بے حساب۔ لیکن ہر جگہ علم کا چرچا تھا اور ہر باغ مین علم ہی کا چہچہا۔ ہدا

الٰہی کی اشاعت کوچہ و بازار مین اور دینداری اور خدا پرستی کا جوش ہر دل و دماغ
مین خانقاہین ہر طرف فقرا سے معمور اور درسگاہین ہر مقام مین علما سے آباد والدین
کی خدمت کو اولاد اپنے بخت کی سعادت سمجھتے تھے اور اقربا اور ہمسایے کی غمخواری
کو لوگ ثواب اور عبادت جانتے تھے۔ راستبازی کا ملک مین رواج عام اپنے و بیگانے
کے حقوق کا لحاظ عملدرآمد عامۂ اہل اسلام اگر کسی معاملے مین تحقیقات کی نوبت آتی
تو آسانی سے حقیقۃ الحال ظاہر ہوتا۔ اگر کسی خدمت پر کوئی مامور ہوتا تو دیانت سے
انجام دیتا۔ ناموس قومی کا خیال ہر سر مین۔ وصلت و قرابت مین کنبے کی مشورت
کی پابندی ہر شہر مین سبب اسکا یہ تھا کہ مذہبی تعلیم تمام علوم و فنون کے ساتھ تھی اور
طلبہ ابتدائے تعلیم سے ارکان دینداری کی پابندی پر مجبور کیے جاتے تھے وہ پابندی
رفتہ رفتہ اُنکو پسندیدہ اخلاق کا عادی کرتی تھی اور خدا پرستی کا رنگ جو ابتدا مین خام
تھا وہ کچھ روز کی کوشش مین پختہ ہو جاتا تھا۔ پختگی کے بعد اُنکے نفوس مین ایک مضبوط
حالت پیدا ہوتی تھی جسکو تقویٰ کہتے ہین اُسوقت ناپسندیدہ امور سے اُنکو دلی نفرت
پیدا ہوتی تھی اور انکا ارتکاب ایک خیالی آزار کا سبب ہوتا تھا جسطرح کسی عزت دار
آدمی کو اپنے شناساؤن کے سامنے کاسۂ گدائی لیکر دروازون پر سوال کرنا ناگوار ہو
کہ جسپر ہرگز رضامند نہین ہو سکتا اُسیطرح اس نفسانی حالت کے بعد انسان پر ہر جائز
شانی ناگوار اور ناپسند ہوتی تھی اس حالت والون کا کثرت سے پیدا ہونا ملک
مین امن کا باعث ہی۔ امن کے باب مین جس جگہ سیاست کا دُرّہ اور دار و گیر کا تازیانہ
نہین پہونچ سکتا وہان اسکا تصرّف نمایان ہی۔

تیرھوین صدی کے اخیر حصّہ مین علم جب کم ہونے لگا اُسوقت سے ان امور مین تغیر
شروع ہو گیا علم کی کمی کا یہ درجہ پہونچا کہ اُن درسگاہون مین جہان صبح سے شام تک
تعلیم و تعلم کی آواز کے سوا کوئی صدا کانون تک نہین پہونچتی تھی اب وہان اسکا نہ کچھ ذکر ہی

نہ چرچا نہ اسکی آرزو ہی نہ تمنا۔ ملکون مین درسگاہین سنسان ہین خانقاہین خراب و ویران
نیم ملاؤنکی خانہ جنگیون کا غوغا ہی اور انکے آپس کے جھگڑے اور تکرار کا تماشا۔ اگرچہ
علم کی تحصیل کے راستے صاف ہین اور نایاب کتابین چھاپے خانونکی کثرت سے ارزان
اور ملکون مین سیر و سیاحت کے طریقے آسان لیکن مسلمانون نے اِس آسانی کے
قدر دانی نہین کی بلکہ علم کی تحصیل مفقود ہوئی اور کتابون سے نفع معدوم ہوا۔ مذہبی پیچیدگی
کا حل کرنے والا نظر نہین آتا۔ دوسرے فنون کے مشکل مسئلون مین رائے لگانے والا
اور اُسکے حق و باطل مین فیصلہ کرنے والا کہین دکھائی نہین دیتا۔
اہل دول جنکو اپنے ذاتی سرمائے سے اطمینان ہی اُنکو علم کی تحصیل سے نفرت ہی اور عالم
ہوکر دین کی اشاعت اُنکے نزدیک رُسوائی اور ذلت ہی۔ بالفرض اگر کسی نے
اُقلیدس کے مقالے پڑھے یا جغرافیہ اور مساحت کو سیکھا تو اول اُسکا خدمت کے
حصول کے بعد کوئی علمی اثر دل مین باقی نہین رہتا دوم اخلاق کے محاسن مین اِن
فنون سے کچھ فائدہ نہین نہ انسے مان باپ کے حقوق معلوم ہوتے نہ اقربا
و ہمسایون کے ساتھ نیکی کرنے کے فوائد سے آگاہی ہوتی نہ اللہ تعالے کی ساتھ
بندگی اور مولائی کے اسرار کھُلتے نہ احسان کرنے والون کے ساتھ شکریہ کے
برتاؤ کا اندازہ معلوم ہوتا نہ سلطنت کے حقوق اور انعام کے معاوضے کا
اندازہ ہوتا۔ جن چیزون کی تعلیم مین انبیاے کرام کی عمرین صرف ہوئین اب
اُن ہدایات الٰہی کی اشاعت مسدود ہی۔ اسیواسطے ملک کی راستی و خدا پرستی
معدوم ہی اور دینداری اور پسندیدہ اخلاق کی پابندی بالکل مفقود۔ ادنے
مالی منفعت کے مقابل مین نہ ناموس خاندانی کا خیال ہی نہ راستی و حق پرستی پر
قیام و استقلال محل نزاع اور اغراض کی کشاکش کے موقع مین صحیح خبر کا ملنا دشوار
ہی کسی واقعے کی تحقیقات مین اصلیت کا ظاہر ہونا مشکل اگر خدانخواستہ یہی رات و دن

رہا تو نہ اولاد کو والدین کے ساتھ ربط خدمت رہیگا نہ اولاد پر ماں باپ کا دست شفقت نہ کوئی شخص کسی پر احسان کرنے کے واسطے آمادہ ہوگا نہ کسی کو نفع پہونچانے کے عوض مین کسی سے بہتری کی اُمید ہوگی نہ کسی معاملہ کا صحیح طور پر تصفیہ پایا خیال کیا جائیگا۔

مثنوی

ز علم گوید ہمی ببانگ بلند | بلب حسرت و نصیحت و پند
کہ بہند آمدم ز خاکِ حجاز | زیستم مدتے بدولت و ناز
بود بر فرقِ من ز دولت تاج | شہریاران بیا ریم محتاج
بخت و دولت نمود ناز من | داشت ہر سروری نیازِ من
شاہ را تاج شاہی از من بود | دولت کجکلاہی از من بود
باغِ دین را بہار از من بود | رُکنِ حق اُستوار از من بود
خامہ ام رایتِ کیانی داشت | آمہ ام آبِ زندگانی داشت
بود از من جہان سراپا نور | ملک گیتی ز راستی معمور
بود از من بہر مقام و بلاد | چون پدر مہر و شفقت اُستاد
طلبہ بہر خدمتِ اُستاد | محو باب کریم را اولاد
خلق از عالمانِ دین پرور | بہرہ ور چون اُمم ز پیغمبر
کار ہر پیشیہ چُست بود از من | نظم خانہ درست بود از من
ہر کجا بود دستِ من یاور | جیب اُمید بود پُر گوہر
چون وزیدن گرفت بادِ ستم | جای بلبل نشست زاغ و ژم
این ہمہ گلبن و بہار نماند | وان ہمہ بزم وان نگار نماند
راستی گم شد و وفا معدوم | از جہان غیرت و حیا معدوم

نه پسر را بدل وقارِ پدر — نه پدر را امید خیر پسر
پدر اندر نگاهِ این اطفال — بارکش اشتری ست یا حمّال
پیش مردم مقاصدِ اسلام — گشته باطل چو بانگ بے هنگام
پس بگوئید اے جوانمردان — وی کرم پیشگان و همدردان
چه توان کرد اندرین ایام — بهرِ ضبطِ مقاصدِ اسلام
چیست تدبیر بهرِ یاریِ دین — بهرِ تشئید و استواریِ دین
نیست تائیدِ دین که در دُنیا — مال گرد آورد به جور و جفا
هست اسلام سیرتِ نیکو — نه همین جامهٔ و قدِ دلجو
نه همی پر ز بادِ سر کردن — کیسه را پر ز سیم و زر کردن
نیست دین آنکه جمع کردن مال — بشمارد ز خوبے اعمال
نیست دین آنکه تو بخواهش زر — بدر آئے ز دینِ پیغمبر
نیست دین آنکه جاه اسکندر — کم شماری ز زهدی پیغمبر
نه که از بهر فضهٔ و عسجد — بدر آئے ز اُمّتِ احمدؐ

(۶) مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے دارالعلوم کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ گویا دارالعلوم کا مرقع کھینچکر دکھلا دیا۔ یہ رپورٹ بھی ندوۃ العلما کی رپورٹ کے بعد درج ہی ملاحظہ ہو۔

(۷) اِسکے بعد ہر دل عزیز مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے دارالعلوم کی تائید اور فراہمی سرمایہ کے متعلق نہایت پُرجوش تقریر کی۔

تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

حضرات! خدا نے جو ہم لوگوں کو پیدا کیا ہی اس سے اُسکی غرض کیا ہے۔؟

ہمارے پاس اسکے سمجھنے کا کوئی ذریعہ بجز اسکے نہین ہے کہ ہم اُسکے قول وفعل پر غور کی نگاہ ڈالین۔ ہم اُوسکے فعل (یعنی نظام عالم) پر غور کرتے ہین تو بنی نوع انسان کے باہمی سلسلے کو ایک دوسرے کے اغراض کے ساتھ اسطرح وابستہ پاتے ہین کہ یہ رشتہ کسیطرح توڑے ٹوٹ نہین سکتا۔ جب ہم اُسکے قول کو دیکھتے ہین تو اسکی تائید بھی پاتے ہین ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ یعنی ایک دوسرے کا تمپر حق ہے کہین باپ کا بیٹے پر کہین بیٹے کا باپ پر۔ بڑے کا چھوٹے پر چھوٹے کا بڑے پر۔ اگر والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہی تو والدین پر بھی اولاد کی تعلیم و تربیت فرض تعلیم سے مطلب علوم و فنون حاصل کرنا۔ اور تربیت سے غرض اخلاق درست کرنا ہی جسطرح ہمپر حق ہمارے جسم کا ہی اُسیطرح روح کا بھی جسطرح دنیا سے ہمارے تعلقات وابستہ ہین اُسیطرح دین سے بھی۔ ایسا ہی جسطرح ہمارے گھر ہمارے خاندان کے ہمپر حقوق ہین اُسیطرح ہمپر ملک اور ہماری قوم کے بھی۔ اِس سے خدا کی مرضی صاف صاف کہہ رہی ہی کہ ان تعلقات کی نگہداشت کرنی۔ ان فرائض کو انجام دینا۔ ان فطرتی عطیون کی شکرگذاری کرنی میری خوشنودی کا باعث ہی اسلیے ہر کام جسکی نسبت مقدس اور پاک ہی وہ مذہبی ہی۔ اور جسکی نسبت ناروا ہی وہ دنیا ہی۔

اب جب ہم اپنی روحانی اور جسمانی ضرورتون اور ترقیونکی طرف توجہ کرتے ہین تو ہم کو اپنی روحانی ترقیون کے لیے مذہب کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہی۔ کیونکہ روحانی تصفیہ و تزکیہ بے مذہب کے ہو نہین سکتا۔ لیکن چونکہ ہمارے مذہب کی بنا قرآن مجید پر ہی جو عربی زبان مین ہی اسلیے ناگزیر عربی دانی ہمپر واجب بلکہ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جسمانی ترقیون کے لیے ہمین کسب معاش کے بغیر چارہ نہین ہے لیکن کسب معاش کے جتنے موجودہ ذرائع ہین کیا تجارت اور کیا خدمت سلطانی۔ کیا ترقی فنون اور کیا چیزون اور کلون کی ایجاد بے انگریزی دانی کے چلنے ہی کی نہین۔ اسلیے اگر ہم اپنی فلاح

چاہتے ہین تو وہ بغیر عربی اور انگریزی حاصل کیے ہو نہین سکتی۔ اور ہماری زندگی کی گاڑی بے اِن دو پہیون کے درست اور مضبوط کیے چلنے ہی کی نہین۔
یہان پر ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جسکے سایۂ عاطفت مین نہ صرف ہم راہزنون اور قزاقونکی دستبرد سے بچے۔ نہ صرف ہماری آمد و رفت کی آسانیون کی راہین کھول گئین بلکہ ہماری ہر طرحکی ترقیونکے سامان مہیا کیے گئے۔ ہمکو ہر طرحکی ترقیونکی آزادی دیگئی۔ ہمکو اس سے بھی زیادہ شکر گذار ہونا چاہیے۔ بلکہ ہم اپنی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر نہین سکتے جسنے نہ صرف ہماری جسمانی ترقیونکو آسان کردیا بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقیون کے لیے بھی ہر طرحکی ہمدردی اور اعانت سے چوکی نہین۔ جسکی بدیہی مثال موجود ہے کہ ہمارے حکام ہماری ہمدردی مین شریک ہونے کو ہمارے سامنے تشریف رکھتے ہین۔
جب ہم عربی دانی اور انگریزی دانی کی ضرورت کو ثابت کر چکے تو ہمین یہ دیکھنا بھی لازم ہی کہ ہم اپنی اِس ضرورت سے کہانتک فارغ ہین۔ اور اگر فارغ نہین ہین تو اِن ضرورتون کے پورا کرنے مین ہمکو کیا کیا دقتین پیش ہین۔
یہ مسلم مسئلہ ہی کہ ہم دونون ہی زبانون کے حاصل کرنے مین نہایت کھوئے ہوئے ہین موجودہ زمانی کی ضرورت توکسیقدر انگریزی دانی کی طرف قدم بڑھائے جاتی ہے۔ مگر اُسیقدر ہم عربی دانی سے غیر مانوس بھی ہوتے جاتے ہین۔ اِسکی وجہ یہ ہے کہ جو سلسلہ تعلیم کا ہمارے سامنے کھلا ہوا ہی وہ یونیورسٹی کا سلسلہ ہی اسمین بارہ[۱۲] تیرہ[۱۳] برس کی پڑھائی ہے جسمین عربی تو نام کو نہین۔ رہی انگریزی اسمین جسقدر کمال ہوتا ہی وہ اظہر من الشمس ہے۔ لڑکا جسوقت اِسکول مین داخل کیا گیا تو اُسے انگریزی ادب۔ اُسکا صرف نحو حساب۔ اقلیدس جغرافیہ۔ تاریخ وغیرہ وغیرہ سب انگریزی زبان مین سکھنا پڑا اصطلاحون کے سمجھنے کی دشواری الگ۔ پھر زبان کے سیکھنے کی دقت جدا۔ اور اُس

علم کے حاصل کرنے کے مشکلات الگ۔ اِن ساری مصیبتون اور دُشواریون کو طے کرنا اور پھر عربی دانی کا وقت نکالنا محض ہی ناقابل انجام ہی اسلیے عملی طور پر اتبک اسکا انجام نہو سکا۔ اگر یہ سب چیزین اپنی زبان مین تعلیم دیجاتین اور زبان انگریزی الگ سے سکھائی جاتی تو ضرور اتنا کافی وقت ملتا کہ دونون ہی زبانون مین مہارت کامل حاصل ہو۔ لیکن ہماری غفلتون نے افسوس ہو کہ ہمکو اب تک اِس جانب متوجہ ہونے نہ دیا۔ ہم کچھ اِسطرح سوئے جیسے ہمارے لیے اب سحر ہونے ہی کی نہین۔ عربی زبان حاصل کیا کرتے کہ اِسکی وقعت تک ہمارے دلون سے جاتی رہی جس سبب سے ہم اپنے مذہب سے اتنا دور ہو گئے ہین جتنا ہمسے ہماری ترقی۔ یہ آخر کس بات کا نتیجہ ہی؟ یہ اُسی غفلت کا پھل ہی جو بچون کے حق مین ہم بو رہے ہین۔ وہ عربی دانی کو نیچی نگاہون سے دیکھنے لگے جس سے قرآن کی خوبیون اور اُسکے اسرار و غوامض سے بے بہرہ ہو گئے اور اِسلام کی برکتون سے محروم۔ جرمن جہان عیسائی بستے ہین وہان ہمارے قرآن کا سیکڑون طرح ترجمہ کیا جائے۔ اُسکی صنعتین اور خوبیان نئی نئی شان مین دکھائی جائین۔ لوگ اپنے کو عیسائی کہکر اُس سے مستفید ہون اور ہم مسلمان قرآن کے ساتھ یون بے پروائی کا برتاؤ کرین۔ اور عربی دانی کو اچھی نگاہون بھی نہ دیکھین۔ کلکتہ یونیورسٹی مین کتنے اسکول ہین۔ مگر یہ بتائیے کہ کتنے اسکولون مین عربی کی تعلیم ہوتی ہی؟ یہ کچھ اسوجہ سے نہین کہ گورمنٹ نے اجازت نہین دی ہی بلکہ اسوجہ سے کہ لڑکونکو اتنا وقت نہین ملتا کہ اس ناقابل برداشت بوجھ کو اُٹھا سکین۔ اِس سے تعلیم کا نقص الگ رہجاتا ہی اور صحت جسمانی پر جُدا آ بنتی ہی جس سے تمام عمر جھیلنا پڑتا ہی بنگالیون نے بھی جب اِس طرز تعلیم کے نقص کو سمجھا تو کلکتہ نارمل اسکول قائم کیا جسمین ساری تعلیم تو بنگلہ زبان مین دیجاتی ہی اور انگریزی زبان الگ سے سکھائی جاتی ہی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ وقت بھی کم صرف ہوتا ہی اور اُس اسکول کے اکثر تعلیم یافتہ ہمکا لرشپ

(وظیفے) پاتے ہین اور انتہا تک اُنکی ترقی نمایان رہتی ہے۔
عربی نصاب تعلیم جو ہمارے سامنے ہی اُسکا حال تو یہ ہی کہ لڑکون کا کچھ وقت تو آئین صرف ہوا کہ اِس کتاب مین حمد ونعت کیون نہ لکھی۔ یہان الف لام کیون لایا۔ لڑکے انھین مباحثون مین ڈالے گئے اور کئی برس کا شمار انھین مباحثون مین ہوا۔ ادب کی طرف ذرا توجہ ہوئی منطق پڑھی تو الفاظ کے جھگڑے مین پڑے۔ اکثر طلبا تو دس پانچ برس اِنھین باتون مین ضائع کرکے معیشت کی فکر مین پڑ گئے۔ جو آگے بڑھے اختلاف آرا مین پڑ گئے۔ قرآن وحدیث کے ادب اُسکی فصاحت وبلاغت اُسکے رموز واسرار اُسکی خوبیون سے تمامتر بیخبر رہے۔ فلسفے مین قدم رکھا تو کئی سو برسون کا یونانی فلسفہ جسکے بہتیرے مسائل زمانے نے باطل کر دیے اِسمین کچھ وقت ضائع کیا۔ نہ جغرافیہ نصاب مین ہے نہ تاریخ نہ کماحقّہٗ علم ریاضی ہی نہ طبعیات اور نہ عملی علوم مین سے کوئی علم۔ اس طرز تعلیم کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ جو پڑھ لکھکر نکلے اُنھون نے اِس سے کچھ فائدہ نہین اُٹھایا ابتدا سے وہ کسب معاش کی دُھن مین لگ گئے اور چند دنون مین علمی مناسبت جو مدتون مین پیدا کی تھی وہ بھی کھو بیٹھے۔ اب بجز قیل وقال اور جنگ جدال کے کچھ باقی نہین رہا۔ اُمین مستثنیات بھی ہین۔ ہزارون مین دو ایک ایسے بھی نکلتے ہین جو اپنے خدا داد ذہن کے بدولت فضل وکمال پیدا کر لیتے ہین مگر مین نے باعتبار اکثر کے یہ ذکر کیا ہی۔ وللاکثر حکم الکل۔
خلاصہ یہ ہی کہ عربی اور انگریزی دونون کے طرز تعلیم کے نقصان نے ایسی ایسی خرابیان پیدا کر دی ہین جسکے نتیجے ہمین ابھی اور بھگتنے پڑین گے۔ انگریزی تعلیم یافتہ نے عربی تعلیم یافتہ کو دیکھا تو اپنے علم مین اُنکو علوم جدیدہ سے بے بہرہ پایا۔ وہ لگے جاہل کہنے اُنکے دلون سے عالم کی وقعت جاتی رہی۔ اسلیے اُنسے یہ مستفیض ہونے سے رہے ڈر تو یہ ہی کہ آیندہ اُنکے دلون سے مذہب کی بھی وقعت جاتی نہ رہے۔ عربی تعلیم یافتہ نے

انگریزی تعلیم یافتہ کو دیکھا تو عربی دانی سے بالکل ہی بے بہرہ پایا۔ قرآن وحدیث سے مطلق بے خبر تعمیل اوامر ونواہی مین بے پروائی اور خود رائی پائی۔ اُنسے تنفر کرنے لگے۔ قوم مین یہ ایسی نفاق کی صورت پیدا ہوگئی ہے جس سے ہمارے دین و دنیا دونون ہی کی تجارت گھاٹے مین ہی۔

طرز تعلیم یونیورسٹی اور نصاب عربی کے نقصان کو ہماری دینی اور دنیاوی ترقیون کی سدراہ کو ہماری فلاح جسمانی اور روحانی کے امراض کو ندوۃ العلما نے سمجھا اور اُسکے علاج کے لیے اِسنے تدبیرین سوچین اور ڈیڑھ برس ہوتا ہے کہ لکھنؤ مین ایک **دارالعلوم** کھول دیا گیا۔ ابھی ابھی ایک مہینا ہوتا ہے کہ مین لکھنؤ گیا اور دارالعلوم کو دیکھا۔ لکھنؤ جانے سے پہلے ہمین خیال تھا کہ دارالعلوم کا مکان کوئی معمولی جھونپڑا ہوگا اور کثافت تو یقینی ہوگی۔ مگر ماشاء اللہ وہان تو دس ہزار کو ایک وسیع مکان خریدا گیا ہی جسمین طلبا کی ورزش خورونوش وتعلیم وتعلم کے ہر قسم کے سامان عمدگی سے مہیا کئے گئے ہین۔ درسگاہ دیکھی۔ بورڈنگ ہوس دیکھا جسکی نگرانی علما کرتے ہین۔ دارالاقامہ کے ہر کمرے مین دیوار مین الماریان بنی ہوئی ہین کہ طلبا اپنی اپنی کتاب الگ الگ رکھین اور ایک جگہ دوائیان رکھی ہوئی ہین اور یہ سب اِسی پانچ روپے مین اور تعلیم کا یہ عالم جسکا نمونہ کل آپ اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین۔ حق یہ ہی کہ اِن اللہ والون نے یہ دارالعلوم نہین کھولا ہی۔ علم کا ایک تعویذ نکالا ہی جسکو گھول کر پلا دیتے ہین دارالاقامہ کے بچون کو نہایت تندرست ہشاش بشاش پایا۔ یہ خرقِ عادت اور کرامت نہین تو اور کیا ہی۔

دارالعلوم کی عمر ابھی ڈیڑھ ہی برس کی ہی۔ لڑکون کا امتحان لیا تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ اتنے دنون کی تعلیم مین معلمون نے کیا کیا۔ مین نے کسور مرکب کا مشکل سوال دیا۔ لڑکون نے نہایت تیزی اور صفائی سے بہت جلد حل کیا۔ اُقلیدس مین جو پوچھا تو صرف

صحیح جواب ہی نہین دیا بلکہ اس بات کا ثبوت بھی دیا کہ جو کچھ پڑھایا گیا ہی وہ رٹا کر نہین بلکہ سمجھا کر نقش کالحجر بنایا گیا ہی۔ جغرافیہ اور نقشے مین تو سوال نہین کیا مگر منطق مین سوالات کیئے اُسکا کل جواب نہایت صحیح اور معقول دیا۔ صرف و نحو مین سوالات کیے ہر ایک کا صحیح جواب دیا۔ بہت سے اُردو کے جملے دیے سبھونکی عربی نہایت صحیح بنائی۔ مولوی صاحب نے فارسی کا ایک شعر دیا اُسکا فوراً عربی مین ترجمہ کر دیا۔ مین سخت متحیر ہوا۔ مین نے بھی ایک شعر دیا ؎

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست	در پریشان حالی و درماندگی

سبھون نے عربی مین اسکا بہت عمدہ ترجمہ کیا۔ مین آپ لوگون سے پوچھتا ہون کہ کیا یہ تعلیم اتنی قلیل مدت مین حیرت انگیز نہین ہی۔ مین نے فرمایش کی کہ چند طلبا اس سالانہ اجلاس مین ضرور شریک ہون۔ چنانچہ چند طلبا آئے ہین اور یہین موجود ہین جسکا دل چاہے جائے اور اُنکا امتحان لیلے۔ مین مولوی محمد فاروق صاحب کا تہ دل سے شکرگذار ہون جنکی تعلیم و تربیت کے باغون مین ایسے ایسے پودے لگائے گئے ہین جنکے پھول و پھل سے ایک دن خدا نے چاہا تو اُمیدون کا دامن بھر جائے گا۔ (خدا وہ دن جلد لائے) نصاب اور اُسکے معمولی تجربے سے یہ پوری اُمید کیجاتی ہی کہ تین برسون مین یہ لڑکے ایک کافی مقدار کے ساتھ قرآن۔ حدیث اور اپنے اپنے مذہب کے موافق فقہ فرائض پڑھ لینگے۔ عربی ادب مین لکھنے پڑھنے کی کافی لیاقت ہو جائے گی۔ حساب اقلیدس نقشے کے ساتھ جغرافیہ۔ اسلام کی تاریخ اور کسیقدر انگریزی سے بھی واقف ہو جاینگے پھر اسکے بعد دو راہین نکل سکتی ہین یا تو اور اسکولون کے لیے تیار ہو کر یونیورسٹی انگریزی کی راہ اختیار کرے یا دار العلوم مین اپنی تعلیم جاری رکھکر کمال اور فضیلت کے مدارج طے کرے۔ اگر طالب العلم نے انگریزی تعلیم کی راہ اختیار کی تو نفع یہ ہوا کہ اتنی مدت مین اپنے مذہب سے واقف ہو چکنے کے بعد اسکول کی اور چیزین اپنی زبان مین پڑھکر یعنی اچھی

سمجھکر قریب قریب تیسرے یا دوسرے درجے تک کی چیزین حاصل کر چکے اسکے
بعد دار العلوم سے نکلکر تیسرے درجے مین اسکول کے نام لکھوا سکتے ہین اور انٹرنس
تک کا زمانہ مذہبی تعلیم کے ساتھہ چھ برس مین تمام کر سکتے ہین۔ اور اگر درجۂ کمال و
فضیلت کیطرف جھکے تو اُسمین یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ بجاے علوم قدیمہ علوم جدیدہ
عربی زبان مین پڑھائے جائین اور اتنی قدرت حاصل کیجائے کہ اسلام کے رموز و
اسرار پر گھنٹون وعظ کہہ سکین اور اسلام کی حقانیت منکشف کر سکین۔ استنباط مسائل کی
قدرت حاصل ہو اور ایسے علما نکلین جنکے فیض کی شعاعون سے انگریزی دان مستفید
ہوسکین اور علما کی قدر و منزلت خواہ نخواہ انگریزی دانون کے دلون مین پیدا ہو۔ اور
دونون کی کشش ایک محبت کی کشش ہو جاے جو موجب فلاح دینی و دنیاوی ہو۔
ندوة العلما کا صرف یہی فائدہ ہمکو حاصل ہونے کو نہین ہے کہ ہمارے انگریزی دان
اپنے مذہب سے واقفکار ہون۔ اور ہمارے علما بھی انگریزی جانین اور علوم جدیدہ
کے بھی عالم ہون جس سے اشاعت اسلام کی راہین کھُلین اور ایک دوسرے علم
کلام کی جسکی فی زماننا اشد ضرورت لاحق ہوگئی ہے مرتب ہو جاے بلکہ ایک لازمی
فائدہ یہ بھی ہے کہ کُل افراد اسلام مین بجاے ناگفتہ بہ جھگڑون کے اتفاق پیدا ہو
مختلف مسائل مین مختلف رہین لیکن متفق مسائل اور مشترک منافع مین ایک دوسرے
کے ہمدرد ہون۔ اظہار اختلاف ہو تو نرمی اور لینت کے ساتھ ہو۔ جہان اتفاق کی ضرورت
ہو وہان خلوص کے ساتھ ہمدرد ہوکر کام کرین۔ خدا وہ دن لائے کہ ندوة العلما اپنے
پورے مقاصد مین کامیاب ہو۔ اور اسکی شاخین ہر شہر مین کھولدی جائین کہ تمام
اہل اسلام آسانی کے ساتھ اِس سے فیضیاب ہون۔
جب ہم ندوة العلما کے اعلیٰ مقصدون سے واقف ہو چکے۔ اُسکے منافع سے آگاہ
ہو چکے۔ اُسکی عملی کارروائیون سے مطلع ہو چکے۔ تو ہمین ضرور یہ سوچنا چاہیے کہ اِسکے

ساتھ ہمدردی کرنی۔ اسکا ہاتھ بٹانا ہمین کہان تک لازم ہے۔ اور اس مقدس جلسے کو ہمین کن نگاہون سے دیکھنا چاہیے۔

غرض اسطرح تعلیم عربی کی اہمیت اور اُسکی درسگاہ (دار العلوم ندوہ) کے لیے امداد زر کی ضرورت پر زور دیکر آپنے چندے کی تحریک کی اور فرمایا کہ شاہجہانپور کے جلسے مین ایک صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر آئے تھے اور گھوڑا چندے مین دیکر پیادہ واپس گئے تھے۔ پھر ایک صاحب حامی کانگریس کا ذکر کیا کہ اُنکے پاس صرف ایک کمبل تھا وہ بھی کانگریس کے چندے مین دیدیا اور اس غریبانہ بساط کی لوگون نے ایسی قدر کی کہ بڑھتے بڑھتے وہ کمبل پندرہ سو روپے کا بکا۔

بھائیو! دیکھو تم بھی اُسی جوش اور اُسی ہمت سے کام لو۔ یہ کوئی ذاتی کام نہین ہے یہ قومی کام ہے فی سبیل اللہ قوم کے لیے دو۔ اپنی جگہ سے اُٹھو اور ایسا اُٹھو کہ اہل شاہجہانپور کو شرما دو٭" آپکی تقریر کا پچھلا حصہ زیادہ پرجوش تھا۔ مولوی وارث حسن صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ بنارس نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر دیدیا جسکو ہمارے معزز رکن مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے پچاس روپے مین خرید کرلیا۔ پھر تو چندہ ہونا شروع ہوگیا۔ مولوی سید عبد المجید صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے سات سو اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس ٹیڑھی گھاٹ پٹنہ نے پانسو۔ اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ و سکریٹری جلسۂ دعوت نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس بہار نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے دوسو۔ اور نواب سرفراز حسین خانصاحب رئیس و

٭ یہ واقعہ چندوسی کا ہے جب ندوۃ العلما کا وفد بعد جلسۂ شاہجہانپور کے بتحریک مولوی عبد الحی صاحب بدایونی وکیل چندوسی کے چندوسی گیا ہے اس جلسے کی شرکت کو نواب احمد حسن خانصاحب رئیس مراد آباد بھی تشریف لائے تھے اور گھوڑا کسا کسایا چھوڑ کر پیادہ پا فرودگاہ کو تشریف لیگئے۔ ۱۲

والیس چیرمین پٹنہ نے سو روپے اور مولوی سید عبدالغنی صاحب استھانوی بہاری ملازم سرکار نظام نے اپنی یکماہہ تنخواہ (مبلغ سکہ حالی) عطا فرمانے کا وعدہ کیا اور میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ نے سو روپے علماے ندوۃ العلما کیطرف سے اور سو روپے خاص اپنی طرف سے جملہ دو سو روپے نقد اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ نے بھی نقد دو سو روپے عطا فرمائے۔ پھر عام چندہ شروع ہوا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہی۔

اسکے بعد ہمارے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے للکارا ع وقت آن آمد کہ من عریان شوم۔ مگر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے تحریک کی کہ آج لوگ چندہ دینے کے لیے تیار بھی نہین آئے ہین اسلیے جلسے کی کارروائی شروع ہونی چاہیے چنانچہ بحکم صدر انجمن صاحب پھر کارروائی شروع ہوئی۔

(۵) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور اپنی فراہمی چندہ کی تحریک کی تائید کے لیے کھڑے ہوئے۔ جس شان سے یہ پُرجوش نوجوان تقریر کرنے کو کھڑا ہوا وہ سمان ہم کبھی نہ بھولین گے۔ ہرطرف سے رونے اور سسکیان لینے کی آواز آرہی تھی جو تھا بیقرار تھا۔ جو تھا بے چین تھا۔ الفاظ تو سیدھے سادے تھے مگر جس سچے جوش اور سچے دل سے نکلتے تھے اُسکا منشا ہی یہی تھا کہ دل مین گھر کرلے ؎ انچہ از دل خیزد بر دل ریزد۔ چند سیدھے سادے الفاظ نے سارے جلسہ کو بے چین کردیا سارا جلسہ پرجوش جان فدا کرنے پر آمادہ تھا۔ علما کے طبقہ کا حال نہ پوچھیے۔ رومال تر۔ آنکھین سُرخ۔ فرط گریہ سے سب از خود رفتہ۔ اور خود ہمارے پرجوش جوان کا یہ عالم تھا کہ ڈارہین مار مار کر رو رہا تھا۔ حواس درست نہ تھے ہان ایک زبان تھی کہ جوش مین اپنا کام کیے جاتی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اس خود رفتگی مین اس تقریر کو کوئی قلمبند نہین کرسکا تاہم جو کچھ ہمکو یاد رہگیا ہے اسکو ہم درج کرتے ہین۔

تقریر مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا

حضرات ! مین جس تحریک کی تائید کے لیے کھڑا ہوا ہون اسکو آپ خود معلوم کر سکتے ہین میرے کہنے کی حاجت نہین کیونکہ میری صورت سوال ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین مسلمانون کا یہ جوش تھا کہ "گرجان طلبی مضائقہ نیست" اور ہاے افسوس اب اسلام کی یہ حالت پہونچی کہ اُسکے ہمدرد ع زر می طلبی سخن درین ست" کہتے ہین - آہ وہ کیسے مسلمان تھے جنھون نے اسلام پر اپنی جانین فدا کردین صرف اپنی ہی جان نہین - اپنی چہیتی اولاد کی جانین - اپنے خاندان کی جانین - ایک مسلمان وہ تھے اور ایک ہم ہین - جان کا معاملہ تو اب رہا نہین - مال پر دارومدار ہے اور مال ہمیشہ جانون پر فدا ہوا کرتا ہے - مگر ہای ہماری قوم اس امتحان مین بھی پوری نہین اُترتی - مین جس کام کے لیے کھڑا ہوا ہون اُسکے لیے بالکل تیار نہ تھا - مین اُنھین انصاریون کی اولاد ہون جو اپنی جانین اور اپنے مال ہمیشہ اسلام پر فدا کرتے رہے ہین (ہمارے پرجوش نوجوان کا اِس جملے پر پہونچنا تھا کہ فرط گریہ سے آواز بیٹھ گئی اور سارے جلسے مین جوش پیدا ہوگیا - ہمارے نوجوان نے جوش مین آکر اپنی سونے کی گھڑی مع چین جو ساڑھے تین سو روپے کی تھی دی ڈالی) مین اسوقت اسلیے کھڑا ہوا ہون کہ انصاریونکی طرح اپنی جان اور اپنے مال قوم اور اسلام پر فدا کردون - وہ اسلام جسکو ہمارے آبا نے اپنے خون سے سینچ کر پالا تھا کیا ہم اُسکو ذلیل دیکھ سکتے ہین ؟ نہین ہرگز نہین - ہمارے معزز علما کی پگڑیان اُترجائین اور ہم کپڑے پہنے رہین (پھر ہمارے پُرجوش نوجوان نے اپنا کوٹ اور جاکٹ اُتار کر دے ڈالا) اگر ہم اُنھی پاک نسل سے ہین تو ہمکو اُنکا نمونہ بننا چاہیے - ہم اِس جلسے کو مشاعرہ بنانے کے لیے نہین آئے ہین - ہم یہ دکھانے کو

آئے ہین کہ ہم مین اسلام کی کتنی محبت اور کتنی وقعت باقی ہے۔ اگرچہ ہم ذلیل حالت مین ہین مگر آبائی جوش ابتک ہم مین باقی ہے۔ آبائی خون اب تک ہماری رگون مین دوڑ رہا ہے ع ٹوٹی دیوارین ہین یا یاس کی تصویرین ہین" ہمارے پیشوا گدائی کو نکلین اور ہم کھڑے دیکھتے رہین۔ بھائیو اب بھی سنبھلو! اب بھی اُٹھو۔ ان قومی بھکارین کی جھولیان بھر دو۔ ان اسلامی گداؤن کا دامن بھر دو کہ پھر دوسرے در تک انکو جانا نہ پڑے۔ ہائے! ہم مدینے سے ملک فتح کرنے کو نکلے تھے۔ کاسۂ گدائی لیکر نہین ہم اسلامی شان وشوکت لیکر چلے تھے۔ بھیک مانگنے کو نہین۔ ہائے ہمارے یہ مقدس علما بڑی بڑی درسگاہون مین درس دیتے ہوتے تبلیغ اسلام فرماتے ہوتے۔ مگر ہماری غفلتون کے نتیجے سے اور ہمارے ہی لیے اُنھین آج در در بھیک مانگنا پڑی آہ! ہم کیا تحریک کرین اور کس بات کی تائید کرین۔ ہم اپنے ہوش مین نہین ہین۔ ہمسے یہ نہین دیکھا جاتا کہ یہ نورانی صورتین ہمارے دروازے پر گداگری کرین اور پھر ہمارے ہی لیے۔ (خدا جانے یہ پچھلا جملہ کس سچے دل سے نکلا تھا کہ سارے جلسہ مین کہرام مچ گیا کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا۔ عبائین۔ عمامے۔ کپڑے۔ گھڑیان۔ روپے مینہ کیطرح برسنے لگے) تو بھائیو تم اتنا توکر دو کہ پھر یہ دوسرے دروازے پر جا کر ہاتھ نہ پھیلائین" وغیرہ وغیرہ۔

۹ - مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس وسکریٹری معین الندوہ اسلامپور نے اسی تحریک کی تائید مین نہایت برجستہ اور معقول تقریر کی۔ پھر آپنے خاص اپنے اور نیز ارکان معین الندوہ اسلام پور کے چندونکی ایک فہرست تقریباً چودہ سو روپے کی پیش کی جسمین سے قریب بارہ سو کے خاص دارالعلوم کے لیے اور کوئی دوسو کی رقم وظائف طلبا کے لیے مخصوص تھی۔

(۱۰) پھر مرزا کمال الدین صاحب سنجر طہرانی نے اپنا فارسی قصیدہ سرمایۂ دارالعلوم سے کے

متعلق اس جوش سے ایرانی لہجہ مین پڑھا کہ تمام مکان گونج اُٹھا جلسے پر ایک کیفیت طاری تھی۔

قصیدۂ مرزا کمال الدین صاحب سنجر طہرانی

ستایش میسزد البتہ یکتا ذات یزدان را / کہ او از نطق تشریف شرف بخشید انسان را

سزد شکر و سپاس و حمد بر دانا خداوندی / کہ از یک لفظ کن آراست جملہ ملک امکان را

ستایش را سزد ذاتی کہ از سرچشمۂ قدرت / شرف بخشید در ایجاد عالم آخشیجان را

سزد حمد و ثنا البتہ بر آن قادر مطلق / کہ در ترکیب عالم کرد از ضدا دارکان را

نیایش را سزد آن کو نمود ایجاد بہر ما / مہ و مہر و نجوم و چرخ و بر و بحر گیہان را

سزد حمد و ثنا بر قادری کز جلوۂ قدرت / گہر کردن تواند در صدف ہر قطرہ نیسان را

ستایش را سزد آن کو پی آسایش عالم / فرستاد انبیا و نامہاے کیش آیان را

سزد حمد و ثنا بر داور دادار بے ہمتا / کہ سلطان رسل کرد از کرم ختم رسولان را

نیایش را سزاوارست آنکو یا خداوندی / کہ نازل کرد بر وخشور خود دستور قرآن را

ابوالقاسم محمد آنکہ اندر عالم امکان / شرف بخشید حق با ذات پاکش آل عدنان را

زمین دین او از سنگلاخ یثرب و بطحا / دمید آن سنبل و ریحان کہ شرمایند بستان را

دمانید آری از دشت زراغنگ عرب بینش / بد انسانی گل و لالہ کہ رشک آمد گلستان را

شب معراج اندر محفل تقدیس از رحمت / رسول اللہ محرم شد ہمہ اسرار پنہان را

تعالی شانہ الباری ازان شان و ازان رتبت / کہ نعل اقدسش بخشید زینت عرش یزدان را

رسول محترم ختم رسل شاہنشہ عالم / کہ دین انورش بخشید رونق بر و احسان را

امین کبریا شمس الضحی پیغمبر خاتم / کہ بوی طرۂ مشکینش شرمایند ریحان را

حبیب اللہ محمد احمد و محمود کز نامش / خدا از پشت صفی اللہ امرزید عصیان را

رسول ہاشمی امّی لقب عالی نسب آن کو — زدود از جام گیتی زنگ کفر و جہل و نسیان را

نبی الطحی کز پرتو ذات شریف وے — رہا کرد ایزد از تعذیب کرم ایوب نالان را

مبشر آن رسولے کہ خدا از دولت مہرش — کشود از بوی پیراہن دو چشم پیر کنعان را

چو موسی مہر او ورزید حق دادش ید بیضا — عصایش کرد اندر سحر خواری کار ثعبان را

بیوسف لطف او چون شد شامل زین سبب آخر — بعزت کرد تبدیل ایزدش تذلیل و زندان را

دل چون سنگ اعدا را نمودی نرم موم آسا — کشودی بر نصیحت گر لب لعل در افشان را

بلی در جاہ آمد بود زرشش فرماندہ نوذر[1] — بحشمت بود سلمانش مقابل مر سلیمان را

درود حق بجان احمد و اولاد و اصحابش — کز ایشان گشت حاصل فخر و عزت مسلمان را

بلی از فر دین مصطفے بود اینکہ در گیتے — بآب عدل ما شستیم چرک ظلم و طغیان را

زمین دین احمد بود آرے ما مسلمانان — بہ تحت حکم آوردیم جملہ ملک امکان را

ہمانستیم ما ای قوم کاندر ہر غزا ایزد — نصیب ما نمودی نصرت و فتح نمایان را

ازان قومیم ما کاندر رہ دین مبین حق — فدا کردند باللہ زور و زر ہم مال و ہم جان را

ہمانستیم ما ای قوم کز فر مسلمانی — بضرب تیغ بگرفتیم ملک روم و ایران را

ازان قوم جوانمردیم ما یان را کہ در گیتی — گرفتند از شہامت تخت و تاج آل ساسان[2] را

ازان قومیم ما کز انجم و خورشید رخشندہ — ردای بود کز پوشند بر تن خود و خفتان را

ازان قوم کمان بازیم ما یاران کہ در ہیجا — نشانیدیم بر چشم عدو پر دار پیکان را

ازان قومیم یاران ما کہ خاک مقدم ایشان — فزودی روشنائی دیدہ کحل سپاہان را

ہمانستیم کو نور جمال داوران ما — بروز بار چون خورشید روشن کرد ایوان را

بلی ما زان گروہستیم ای مردم کہ از طلعت — ضیا بخشیدہ ایم اندر جہان خورشید رخشان را

---

[1] نام یکے از بادشاہان کیانست ۱۲ [2] انوشیروان و آبا و اجداد و اولادش از آل ساسان بودہ اند کہ آخرین ایشان یزدجرد بود کہ لشکر اسلام ملک ایران را از ایشان گرفتند ۱۲

ازان قومیم کز فرخوار شمرند در گیهان — به پیش حشمتِ خود قیصر و کسرا و خاقان را

ازان قومیم ما که سطح گیتی بدین وسعت — برای ما بروز جنگ بودی تنگ جولان را

ازان قومیم ما اے قوم کز زوربین ما کانی — دریدند از شجاعت سینهٔ شیر نیستان را

ازان قوم شجاعستیم ما کز فر یزدانی — گرفتند از کفِ دشمن بروزِ رزم میدان را

ازان قوم دلیرستیم ما کاندر گه هیجا — بگوی کلهٔ دشمن زدند از وجد چوگان را

اگر زخویش کوبیدند فرقِ دشمنانِ دین — چنان کاهنگری کوبد به پتک خویش سندان را

دهانِ زخمِ دشمن میمکید از تیرشان پیکان — چنانی کو مکید یک شیرخواره طفل پستان را

بجنگ از ما اگر الله اکبر گفت یک غازی — ز هیبت آب کردی زهرهٔ ضرغام (شیر ۱۲) غرثان را

قدِ دین راست شد آن کو نه از شمشیر کژ ما — که خود شرمنده کرد از راستی سرو خیابان را

ازان قومیم مردم کاژدها آثار زوربین شان — بلعیدی بهیجا سحرخوارهٔ مار چوپان[۵] را

ازان قومیم که پنداشتندی در دم هیجا — چو طفل نے سواری رستم و سام و نریمان را

ازان قومیم کز خود رستم دستان بجنگ ما — نمود اقدام زد بر فرق حیرت زال دستان را

همانا ما ازان قومیم یاران که بصد حشمت — رسانیدند بر هر سوی عالم دین دیان را

همان قوم فقیرستیم کز اقبال پیغمبر ص — خدا بخشید بر ما دولت و مال فراوان را

همان قوم قلیلستیم کاندر ساحت گیتی — مطیع خویش کردیم از شهامت جمله شاهان را

همان عالی گهر قومیم ما کز مصطب وحدت — لبالب ساختیم از فضل یزدان جام جدان را

همان قومیم ما یاران که در خمخانهٔ عرفان — هلال ساغر ما طعنها زد مهر تابان را

همان قومیم ما کاندر رهِ دین گل شد از همت — خلاندی گر عدو بر چشم ما خار مغیلان را

همان قومیم ما کز قاتل و مقتول ما ایزد — شرف افزاید آردی قیامت باغ رضوان را

ازان قوم جوادستیم کاوردند در گیتی — ز فرط بذل خیره حاتم و نعمان و قاآن ع را

[illegible] ۱۲۰۵ ۴۲ [illegible] ۱۲

۵ مراد از مار چوپان عصای حضرت موسی ست که مار بزرگ یعنی اژدها شده و همه سحرها را بلعیده بود ۱۲

ازان والا منش قومیم ما کز روی جانبازی
ازان قوم غضنفر صولتیم ای قوم کز سطوت
ازان قومیم ما ای قوم کاندر ملکت اسپین
ازان قومیم ما یاران که اندر حشمت و شوکت
غرض زان قوم ذوالقدریم کز جانبازی همت
ازان قومیم ما ای قوم کاندر دانش آگاهی
ازان دانشوران استیم ما مردم که با همت (یعنی در علم)
ازان قومیم ما یاران که بربستند از دانش
هزار افسوس ما امروز خوار استیم در عالم
هزار افسوس ما افتاده ایم از دیدهٔ گیتی
ندانم تا چه سرزد ای گره از ما مسلمانان
ندانم تا چرا اندر جهان با ذلت و خواری
ندانم تا چه شد کامروز بر ما دادگر داور
ندانم تا چرا جز عین ما از بحر حزن دل
ندانم تا چه شد از ما که خود دادار بیهمتا
ندانم تا کدامین فعل ما بنهاد در گیهان
ندانم از چه یاران کشتی دین حنیف ما
ندانم بزم ما تا از چه رو گردیده ظلمانی
کجا رفتند یاران نبی اصحاب ذی حشمت
چه شد بر حضرت صدیق اکبر یار پیغمبر ص
ندانم تا چه شد بر زور بازوی یداللهی

بصد تمکین بقربانگاه جان بردیم قربان را
گرفتند از کف بهرام گردون تیغ بران را
بضرب تیغ جاری داشتند از مجد فرمان را (مریخ را گویند ۱۲)
بدربانی نشانیدند از افلاک کیوان را
رضا کردند از خود در دو عالم حی سبحان را
کم از یک لقمه دانستند علم و فضل لقمان را
رواج دهر کردند از عنایت علم و عرفان را
زبان ناطقه دانشوران ملک یونان را
ندانم تا چرا دادیم از کف شان شایان را
ندانم تا چرا ما مرتکب گشتیم کفران را
که قسمت کرد بر ما دادگر امروز خذلان را (تباهی ۱۲)
بدل شد رنج ما ای قوم اندر دهر خسران را
ز اوضاع جهان بس کرد قسمت رنج و حرمان را (ضرر ۱۲)
بجای در غلطان میفشاند لعل و مرجان را
نصیب ما نمود از رنج وانده چشم گریان را
ز بریانی بدل در خوان ما بس قلب بریان را
تصادف کرد در دریای حشمت موج طوفان را
بفرمائید گشت آخر که آن شمع شبستان را
چه کرد این دهر فانی بوذر و عمار و سلمان را
چه پیش آمد الا فاروق و ذوالنورین عثمان را
چه پیش آمد ندانم ذوالفقار شاه مردان را

شمع عمران — ابوطالب عمران [illegible] است ۱۲

چه شد بر حضرت خیبر کشا لیعسوب دین حیدر
چه کرد این روزگار سفله پرور شیر یزدان را

کجا رفتند شبیر و شبر اولاد پیغمبر
که خود بودند هر دو گوشواره عرش سبحان را

چه شد بر خالد ابن ولیدان گرد سیف الله
که می افشرد از صولت گلوی شیر غرّان را

کجا رفتند ابطال عرب مردان شیر اوژن
که بنشاندند اندر قلب دشمن تیر پران را

کجا رفتند شیجان عجم [illegible] بسم کز تیغ زمرد گون
چکانیدند از خون عدو لعل بدخشان را

کجا رفتند گردان و جوانمردان نام آور
که زهره آب شد از بیم شان گرد سجستان را

چه شد بر خسروان غوری و سلجوقی ایران
چه پیش آمد عزیزان شهسواران خراسان را

چه شد بر بت شکن سلطان عادل غزنوی غازی
که نار رمح او افروخت اندر هند نیران را

خدارا حضرت سلطان صلاح الدین غازی کو
کز استقلال در اسلام ثابت کرد حسان را

کجا رفتند یاران جمله گردان قوی پنجه
که بودند از حمیت مخزن الطاف رحمان را

کجا رفتند یاران حامیان دین پیغمبر
که ما امروز محتاجیم بهر دین نگهبان را

دریغا نشنویم امروز از یک مرد آوازی
نمیدانم چه از ما رنجه کرده قلب ایشان را

چه بد کردیم در اسلام ما یاران زیبا کی
که خود نبود اثر در قلب شان این آه و فغان را

بلی ما را نفاق و جهل افگندست در ذلت
چه بر لوث نفاق آلوده ایم از جهل دامان را

بلی ما از نفاق ای قوم بی دانش بیکدیگر
فرو بستیم با صد جوش دل از جهل بهتان را

بلی ما ای مسلمانان کج اخلاق بی دانش
برای خویشتن تاویل کردستیم فرقان را

بلی ما عهد های را که حق بسته است در قرآن
شکستستیم از بیدانشی آن عهد و پیمان را

بکفها خنجر و دشنه بخون یکدگر تشنه
ازان بگرفت حق از دست ما آن ساز و سامان را

ز دین خویشتن بگذشته گانیم از پی دنیا
بصد نکبت زکف دادیم هم این را و هم آن را

همه گندم نما و جوفروشانیم در گیتی
که خود در ملعنتها جمله استادیم شیطان را

کنون نبود کسی ای قوم کو بارشتهٔ رحمت
رفو سازد ز ما از مرحمت چاک گریبان را

بما حاصل نشد غیر از پشیمانی مگر زیبد — زند بر فرق خود دست اسف مر هر پشیمان را

لب ما زخم شد از کار افتادای هواداران — فشرده ستیم بر لب بسکه از افسوس دندان را

کنون ما را سزاوار است استغفار آوردن — که ایزد باز دارد بر رخ ما باب غفران را

زهی از لطف مهر دادگر داوار بی همتا — که میخواهد دوباره شاد سازد ما پریشان را

که افگندست ایزد در دل دانشوران ما — که آماده بدرد ما کنند از مهر درمان را

الا در شهر پٹنہ چیده آمد مجلس ندوه — برای آنکه بگذارند در تعلیم بنیان را

بنائے چون اساس دین احمد تعز و مستحکم — اساسے چون بنای شرع اقدس پاک ارکان را

طبیب حاذق ما ایند این دانشوران آرے — مسیح آسای جان بخشند هر یک جسم بیجان را

مداد این گروه محترم از حکم پیغمبر — برابر باشد اندر دهر خود خون شهیدان را

همیشان وارثان انبیا باشند در دانش — بدین اندازه دارایند ایشان عزت و شان را

همی خواهند که این دانشوران با اتفاق ما — فرو چینند در دانش بگیتی خوان الوان را

همی خواهند این والا نژادان خرد آگه — گذارند از پے تعلیم ما شایسته میزان را

همی خواهند آرے این گروه مرحمت پرور — ز حیرانی برون آرند ما گولان حیران را

بلی خواهند ایشان تا که از ظلمات نادانی — برون آرند و نوشانند بر ما آب حیوان را

بلی خواهند تخم علم را در مزرع گیتی — فرو پاشند آنسانے که زیبد پیر دهقان را

بلی خواهند تا انسان کنند از فضل ربانی — ز روی مهربانی و کرامت جمع حیوان را

بلی این فرقه بتوانند از روی خردمندی — برای یکدگر کافور گردانند قطران را

کنون ای قوم زیبد بهر ما امروز در عالم — بهمت جملگی رونق فزائیم آن دبستان را

همی زیبد بما ای قوم کز روی جوانمردی — بخود مشکل نه پنداریم ما این کار آسان را

که گر هر یک ز ما بخشد کمی دنیا بره دین — شود راضی کند از خویشتن دادار منان را

کز ان اندک الا بسیار کار آید که از دانش — کند آباد این دانشوران لهای ویران را

ز روی مہر و اشفاق و وداد و دانش و بینش
تسلی کرد بتوانند خاطرہای پژمان را

ایا عالی نژادان حق شما را ہمتے بخشد
کہ بکشائید بر اکرام و بخشش بند ہمیان را

نباید شد رضا کاین عالمانِ دین در دنیا
بغلتانند بر رُخسار چون گل در غلتان را

نمی باید رضا گردید ای مردم کہ از خجلت
کشند از سینۂ بے کینہ ایشان آہ سوزان را

خوشا بر حال این دانشوران ندوہ ای مردم
کہ دارایند جملہ دانش و عرفان و ایقان را

نہ ہر کس دعوی دانش تواند کرد در گیتے
سلیمانی نزیبد در جہان البتہ دیوان را

کلام مدّعی را حق اثر ہرگز نہ بخشاید
بآیاتِ نبی آری چہ نسبت ہست ہذیان را

الٰہی زندہ و خرسندہ ماند ناظم ندوہ
رسد این خدمتِ او با ہزاران مجد پایان را

بجان حضرتِ وکٹوریا باید دعا کردن
کہ شاہنشاہ گردد قیصر ما جملہ گیہان را

کہ ہمچو لارڈ کرزن محتشم فرمان فرمائے
فرستادہ است بر ما بدل کردہ لطف و احسان را

کمشنر دادگر مسٹر ہیر والامنش داور
کہ داد اوست در این ملک زینت مال و دیوان را

ہزاران شکر می زیبد ازان ذوالمنن خداوندے
کہ او نطقِ بیان بخشیدہ مدّاح و ثنا خوان را

چو من کہ بود کہ اندر مدح قوم و نعت پیغمبرؐ
بنظم پہلوی زندہ کند از نطق حسّان را

مرا زیبد بلے امروز در فن سخن سنجی
شوم استاد ماہر اخطل و اعشی و سحبان را

چہ باک ار قافیہ شد تنگ یاران ہمچو عشین من
قفس از نغمہ کے مانع شود مرغ خوش الحان را

قوافی گر مکرر یا کہ بعضے شایگان آمد
نباید عیب کردن رُود رُود و سوگواران را

ہزاران شکر سنجر شد درین جلسہ ثنا گستر
ہمی زیبد بلے در دہر ہمچون وی سخندان را

الا تا در جہان ذکر است بر تثلیث برجیسی
الا تا ہر زمان تربیع مخصوص ست کیوان را

خدا بر ملت اسلام بخشد دانش و ہمت
کند ثابت قدم در دین و ایمان ہر مسلمان را



(۱۱) اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بہت دلچسپ تقریر کی۔ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر سے سامعین کو جو دلاویزی ہوا کرتی ہے وہ ظاہر ہے اسوقت بھی سننے والون کو لطف آرہا تھا اور ہر شخص اس بات کا خواہشمند تھا کہ مولانا اپنی تقریر کو زیادہ وسعت دین۔

(۱۲) انکے بعد ہمارے دوست شیخ عبدالقادر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر اخبار پنجاب اوبزرور لاہور۔ روساے لاہور کیطرف سے پیام کہنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

جناب صدر انجمن واعیان بہار و معزز حاضرین جلسہ! جن دلگداز تقریرون کو آپنے ابھی سُنا وہ ایسی نہین ہے کہ کبھی بھولی جائین مین جس بات کے بیان کرنے کو تیار آیا تھا۔ اسوقت خود میرا دل قابو مین نہین ہے کہ کچھ کہہ سکون۔ اللہ رے جوش اللہ رے جلسے کی شان اور دلکی فریفتگی۔ جہان اور سامعین ٹوٹے پڑتے ہین پنجاب سے بھی بڑے بڑے علما جو معزز انجمنونکی طرف سے ڈلیگیٹ (وکیل) ہوکر آئے ہین شریک جلسہ ہین۔ کوئی اہل وعیال کو چھوڑکر آیا ہے۔ کوئی گھر مین بیمار کو کراہتا چھوڑ آیا ہے۔ کوئی نوکری سے آیا ہے۔ تو کیا یہ سب بغیر دل آویزی کے آلئے ہین؟ نہین اِسلام کی امداد کو ثواب سمجھ کر لبیک گویان پہونچے ہین۔ آپ دیکھتے ہین یہ جو کسی عفت مآب خاتون کے پانون کے کڑے اُترے رکھے ہین اُسی اسلام کی اعانت کے واسطے یہ سُہاگ کے زیور اُتارے گئے ہین۔ اگر یہ کسی سُنار کی دوکان پر جائین تو کچھ وقعت نہین رکھتے۔ اگر آپ لوگون مین اِس کڑے کے اُترنے کی غیرت ہو اور اِس اعانت کا آپ لوگون پر کچھ اثر ہے تو کل مین وہ وقت دیکھنا چاہتا ہون کہ اِس ایک ایک کڑے کے اِتنے دام آئین کہ دارالعلوم تیار ہو جائے اور اگر اتنے نہ آئے تو مجھے سخت افسوس ہوگا کہ ہائے انکے لوگون نے اُس سچی اعانت

کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ کیا مولانا وارث حسن صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ بنارس کا عمامہ آپکی نگاہون مین پچاس روپے کی وقعت رکھتا تھا؟ ہرگز نہین۔ اُسکے ہزار بھی ملتے تو کم تھے۔ مقرر کا یہ کہنا تھا کہ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑہ نے جو اُس عمامے کو پچاس روپے مین لیچکے تھے پچاس روپے اور اضافہ فرماسئے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عمامہ جناب مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کا تہا جسکو حضرت قدس سرہٗ کے ایک مسترشد نے مولوی صاحب کو مرحمت فرمایا تہا اور مولوی صاحب اُسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔ یہ پہلی مرتبہ آپ نے اُسکو زیب سر کیا تہا اور ایں از خود رفتگی مین سر سے اُتار کر دے ڈالا۔ اب آپکو اُسکے جُدا کرنے کی سخت حسرت ہے۔ اِسکے بعد آپ نے پنجاب والون کیطرف سے بہار والون کا شکریہ ادا کیا۔ بارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔

پھر اُسی طرح آخر وقت سے مدرسے کی مسجد مین وعظ کا عام جلسہ تہا۔ مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازیپوری۔ مولوی اصغر علی صاحب روحی۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔ مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری نے یکے بعد دیگرے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔

قاری میران شاہ صاحب اور واجد علی طالب العلم دار العلوم نے یہان بھی چند آیتین تلاوت کین۔ رات کا وقت اُسپر اُنکی دلگداز آواز سارا جلسہ محو اور بے خود تہا ہمارے دوست مولوی شیخ عبد القادر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور نے بھی مختصر سی تقریر کی۔ کہ "بھائیو! یہان سے کچھ لے کے جانا چاہیے مگر للہ قصہ کہانیان لیکر نہ جانا مثنوی کی لے لیکر نہ جانا۔ وہی لے جانا جس سے تمہاری عاقبت بخیر ہو۔"

***

اجلاس سوم

منعقدہ ۱۲- رجب روز سہ شنبہ

۷ بجے صبح سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی

(۱) پہلے قاری میران شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور چند آیتین کلام مجید کی تلاوت کین- اِنکے کھڑے ہوتے ہی حاضرین جلسہ کی نگاہین انکی طرف اُٹھ گیئن- اور ہر شخص محو حیرت ہو گیا-

(۲) پھر مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب علیہ الرحمہ پھلواروی کھڑے ہوئے اور دار العلوم کی ضرورت اور فوائد پر مدلل و دل تقریر فرمائی-

(۳) مولوی شاہ منیر الدین صاحب رئیس اِسلامپور نے بھی دار العلوم ہی کے فوائد کو معقول دلائل سے ثابت کیا- آپکی برجستہ تقریر سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے- مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر آپ نے قلمبند نہین کی- اُردو مین آواز نویسی کا طریقہ اب تک پیدا نہین ہوا جس سے وہ مسلسل تقریر ضبط مین آسکتی چند نامربوط جملے جو اسوقت عجلت مین لکھے گئے انسے ناظرین محظوظ نہین ہو سکتے-

(۴) پھر مولوی حکیم محمد اسحاق خان صاحب دربھنگوی نے سرمایۂ دار العلوم کے متعلق بہت پر جوش تقریر کی- آپ کی تقریر کا پچھلا حصّہ ایسا پُرجوش تھا جسکو سنکر حاضرین پر ایک خاص کیفیت طاری تھی-

(۵) اِنکے بعد ہمارے معزز دوست منشی شیخ عبد القادر صاحب اڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور کھڑے ہوئے اور کتب خانۂ ندوۃ العلما پر ایسی مسلسل اور برجستہ تقریر کی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اِس تقریر کی برجستگی کے اظہار کی حاجت نہین ناظرین اِسکو

دیکھکر خود اندازہ کرسکتے ہین۔

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر پنجاب آبزرور

حضرات! کل مین نے کچھ وکالتاً عرض کیا تھا اور آج کچھ مجھے اصالتاً عرض کرنا ہے
آپ شاید جانتے ہین کہ مین اخبار نویس ہون اسلیے جوکچھ مجھے اصالتاً کہنا ہو وہ محض ایک
خبر ہے۔ مگر وہ خبر آپکو سنانے سے پہلے مین یہ کوشش کرون کہ آپ اُسے سچ
مان لین۔ اخبار نویسی ہندوستان مین ابھی ایسی پست حالت مین ہے کہ عام طور پر
سوائے خاص آشناؤن کے اخبار نویس اعتبار سے نہین دیکھے جاتے۔ کبھی کسی نے
جوایک آدھ بے پرکی اُڑادی ہے تو ملک کا خیال ہوگیا کہ اخبارون مین چنڈو خانہ
کی گپ ہوا کرتی ہے۔ رہی سہی آبرو ممالک غیر سے جو اعلےٰ انگریزی اخبارون مین بڑے
صرف سے ریوٹر کی تار کی خبرین آتی ہین اُنھون نے کھودی ہی۔ جنگ روم و یونان
کے زمانے مین ایک دن خبر آتی تھی کہ ترک پسپا ہوئے دوسرے دن لکھا ہوتا تھا کہ
نہین تو بابہ یونانی پسپا ہوئے کہین یہ ہوتا تھا کہ ترک بھاگ گئے۔ دوسرے دن اصلاح
ہوتی تھی کہ یونانیون نے نہایت ترتیب سے مراجعت کی۔ ایسا ہی جنگ ٹرانسوال مین
جسمین لوگ پچھلے دنون اسقدر منہمک رہے ہین متضاد اور متناقص خبرین ریوٹر کی ایجنسی
کیطرف سے دنیا بھر کو پریشان کرتی رہی ہین اور چین کے معاملے مین تو دروغگوئی اور
دروغ نویسی کو ریوٹر کے اطلاع دہندون نے اوج کمال پر پہونچا دیا۔ فرنگیون کے
سفیرون اور اُنکے متعلقین کو آنچ بھی نہین لگی تھی کہ ان لوگون نے اسم وار فہرست ایک
ایک کی دیکر اُنکے قتل کیے جانے اور اُنکے گھرون کے جلائے جانے کی تفصیل
لکھدی۔ انگلستان کے اخبارون مین انکے نوحے چھپے۔ اِنکے حالات زندگی شائع
ہوئے۔ اِنکے ورثا اُنکو رو بیٹھے۔ یورپ بھر کے دِل آگ بگولا ہوکر انتقام کو

تیار ہو بیٹھین کہ یا مارینگے یا مرینگے مگر اُن قاتلون سے انتقام لیکے چھوڑینگے۔ کہ اتنے
مین جناب ریوٹر دبی زبان سے فرماتے ہین "سفیرون اور اُنکے متعلقین
خبر کسیقدر مشتبہ بیان کیجاتی ہے" اور دوسرے دن فرماتے ہین کہ "حضور کے اقبال
سے ہر طرح خیریت ہی" جہان دیدہ بسیار گوید دروغ " تو مدت سے سُن رکھا تھا۔ مگر
صاحب یہ کسی کے وہم وگمان مین بھی نہو گا کہ حضرت انسان دروغ کو اس حد تک لے
جائین گے۔

اچھا اب آپ کو اعتبار آئے تو کیونکر کہ مین جو خبر آپکی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون وہ
صحیح اور بالکل صحیح اور مستند اور بالکل مستند ہے گو بظاہر آپکو باور نہ آسکے لیکن اوّل تو یہ کہ
اخبار پنجاب اوبزرور جس سے مجھے گذشتہ پانچ سال سے تعلق ہے حتی الوسع خبرونکے
بارے مین محتاط ہے اور خبر کا دیر سے چھپنا بہتر سمجھتا ہے اِس سے کہ جلدی مین غیر
محقق خبر چھپ جائے۔ البتہ ریوٹر کے بارے مین معذور ہے " نقل کفر کفر نباشد"
دوسرے یہ کہ جیسے کوئی نیا شخص جسے آپ پہلے نہ جانتے ہون چال چلن کے
سندات پیش کرتا ہو۔ مین آپ کو دو مقتدا اور معزز انجمنون یعنی انجمن اسلامیہ پنجاب
اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا حوالہ دیتا ہون جنکی نیابت کا اسوقت مجھے فخر حاصل ہی
تاکہ میرا سخن قرین اعتبار ہو۔ جب مین آپ سے یہ کہون کہ آجکل اہل اِسلام کے افلاس
کی اسقدر شکایت ہی اور اسپر اِسلامیون کے دفینے جا بجا موجود ہین۔ کیون نہین اون
دفینون کو کھودتے اور نکالتے اور استعمال مین لاتے ہین۔

دفینے کا لفظ اور مسلمانون کے ساتھ سُنکر اکثر کان چونک اُٹھین گے اور اکثر آنکھین
میری طرف بے اعتباری سے دیکھین گی اور زبان حال سے کہین گی۔ کیون بھئی یہ
اور اخبار نویسون والا چکمہ دیا۔ کہ صاحب اور جھوٹے ہون تو ہون ہم سچے ہین۔ اور ہم یہ
ہین اور ہم وہ ہین۔ اور بات پھر وہی کہدی۔ میان جو لوگ نان شبینہ کو محتاج ہون اُنکو

دفینون اور خزینون سے کیا نسبت۔ وہ خزانون والے دن گذر گئے۔ یا تم ہمین دھوکا دے رہے ہو یا وہ پُرانے خواب کا نقشہ ابھی تمھارے خیال مین ہے ہ

وز دل تو یادِ آن محمل نرفت	کاروان بگذشت و محمل سفت زود

تو پھر مین متانت سے آپ کو جواب دونگا کہ جی ہان دفینے اور آپ کے باپ دادا کے دفینے۔ حضرت آپکے بزرگون کے امانت رکھے ہوئے خزانے جو اُنھون نے آپ نکے لیے چھوڑے۔ جو آجتک سربمہر آپ کے لیے رکھے اور صرف ہماری شامت اعمال ہے کہ ہم نہ صرف اُنپر تصرف کرنے سے قاصر ہین بلکہ اُنکی ہستی سے بھی بے خبر ہین ہماری ایسی قابل رحم حالت ہے ہ

نہین جانتے ہین دفینون کو اپنے	کہ بھولے ہوئے ہین خزینونکو اپنے

صاحبو! دفینے پانے کا شوق کہا جا سکتا ہے کہ قریباً خاصہ طبیعت انسانی ہے انسان کی طفولیت بہترین عہد اُسکی طبیعت کے فطرتی ظہور کا ہوتا ہے اُسوقت کی پیاری اور دلچسپ باتین۔ اُسوقت کی عجیب اور البیلی اُمنگین۔ اُس زمانے کی انتہا دل خوش کُن امیدین کسکو یاد نہین۔ جون جون انسان عمر مین بڑھتا جاتا ہے اور یہ دلکش خیالی منظر نظر سے دور ہٹتا جاتا ہے تون تون آدمی اُسکے جادو بھرے اثرات کو محسوس کرنے لگتا ہے اور دل ہی دل مین کئی دفعہ پکار اُٹھتا ہے کہ ہای طفلی ہ

کہان گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے	اسیر پنجۂ عہدِ شباب کر کے مجھے

اِس بچپن کے زمانے کے سب سے دلاویز خوابون مین ایک خواب یہ ہوتا ہے کہ کہین سے ایک خزانہ چھپا ہوا ہاتھ آجائے تو اُسکو یون صرف کرین۔ اور یون صرف کرین۔ جوانی کے ساتھ ان بچپن کے خیالات کا اعلانیہ اظہار سے کچھ نہ کچھ شرم وامنگیر ہوتی جاتی ہے اور متانت اور ثقاہت کے آتے ہی تو اُن خیالات کا اظہار ناممکن ہوجاتا ہے۔ لیکن دلون کو اگر کوئی چیر کر دیکھے تو معلوم ہو کہ ہر دل مین کبھی کبھی

زر و سیم ایک بنا یا مجموعہ بے تردد کسی خزانۂ غیب سے ہاتھ لگ جانے کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی پرانے مکان کو کھودتے ہوئے کسی کا دفینہ ملجاے کوئی کسی عزیز اور رشتہ دار کی موت کا دل کے پوشیدہ سے پوشیدہ نہانخانے مین متمنی ہوتا ہے کہ اُسکی دولت پر قابض ہو۔ زر و جواہر کی ہوس حضرت انسان کو کوئین جھکواتی ہے۔ سمندر مین غوطے لگواتی ہے اور پہاڑ کُھدواتی ہے۔ جنوبی افریقہ مین بوئراسی زر و سیم کی کان پر اصل مین اپنے تئین فدا کر رہے ہین۔ اسٹریلیا اور کیلی فورنیا مین اطراف و جوانب دنیا کے لوگ اس زر و سیم کی کشش مین گئے اور اب قطب شمالی کے قریب ایسے حصص دنیا مین ہین جنمین آجتک شایستہ آدمی کا قدم نہین گیا تھا ریگ دریا مین سے ذرات زر جمع کرنے کو انگلستان اور امریکا سے ہزارون مخلوقات خدا بھاگے جا رہے ہین۔ یہ انہماک لوگون کو زر و جواہر کی طلب مین ہے۔ اور اس شوق مین ہم آپ سب شامل ہین۔ ہم مین اور اہل انگلستان کے شوق مین فرق صرف اتنا ہی کہ وہ اُسکی تلاش مین ہاتھ پانون ہلانے کو بھی تیار ہین۔ اور ہم چاہتے ہین کہ خداے تعالے روپون کی تھیلیان بندھی بندھائی اور خچرون پر لدی لدائی ہمارے گھر بھجوا دے۔

اُنھون نے سونے کی تلاش مین جہان سونا ملا سونا پایا۔ جہان سونا نہ پایا وہان وہ چیزین پائین جو سونے سے زیادہ قیمتی اور موتیون سے زیادہ گران بہا ہین۔ ہر بحر مین غواصی اور جہان سے جو کچھ ملا ہے لے بھاگے ہین۔ کون نہین جانتا کہ علم کمسٹری یعنی علم مفرد و مرکب جسکے ذریعے سے تار برقی ایجاد ہوئی جسکے ذریعے سے بیسیون سریع الاثر انگریزی ادویہ معلوم ہوئی۔ جسکے ذریعے سے حال مین وہ نئی شعاعین روشنی کی دریافت کی گئین جسکے سامنے لکڑی اور لوہے کے صندوق یون اپنے اندر کا حال کھولکر رکھدیتے ہین گویا وہ شیشے کے ہین جو اگر آپ کے ہاتھ پر ڈالی جاے تو رگ در یشہ اور استخوان

اُستخوان نما ہے اور جسکے ذریعے سے جسم کے اندرونی امراض کے ٹھیک مقام اور قسم کا پتا چلتا ہے۔ اہل فرنگ نے الکیمیا کی تلاش مین سر مارتے مارتے ڈھونڈھ نکالا ہے۔ جوادویہ۔ جوراکھ کی چٹکیان اس علم کے ذریعے سے تیار ہوئی ہین۔ وہی سونے سے زیادہ قیمت پا رہے ہین اور گو اُنھون نے بظاہر ایک روپے کو ایک اشرفی بنانے مین کامیابی حاصل نہین کی مگر بزور حکمت مٹی کو سونا بنا رہے ہین۔ انھین علمی اور حکمتی تلاشون مین اُنھون نے کتب خانون مین کتابونکی جو ورق گردانی کی تو اُونکو وہ نکات ہاتھ آئے کہ ایک ایک نکتہ سے ایک ایک لاجواب کتاب لکھی گئی۔ اور جو قدردانی اُنکی ان علمی کوششون کی ملک و قوم کی جانب سے ہوئی اُسنے ان مفلس مصنفون کو مالامال کر دیا اور مال و زر کو لاکر اُنکے دروازے پر پھینکدیا۔

پس حضرات! خزانے تو ہمارے لیے بھی موجود ہین مگر افسوس اتنا ہی ہے کہ ہم انکو دیکھہ نہین سکتے۔ جب ان علوم عقلی اور نقلی مین جنکا تھوڑا تھوڑا ذکر کیا گیا اہل فرنگ کو اپنی ترقی کا راز مل گیا۔ جب انھین کتب خانون مین سے اہل فرنگ نے نہ صرف استعارۃً بلکہ فی الحقیقت زر و جواہر جمع کر لیے تو کیا ہمارے لیے ترقی کی یہ راہین بند ہین؟ بقول میرٹھ کے مشہور اُستاد حضرت بیآن ویزدانی مرحوم کے ہم ؎

قطع کین خضر نے ظلمات کی راہین کیونکر	پھرتے ہین کوچۂ گیسو مین پریشان بیآن

کیا آپ مسلمان سنین اولے کے کارنامون سے اسقدر بے خبر ہو چکے ہین کہ اب آپ اُنکے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودون کے ثمر کھانا تو درکنار اُنکو پہچان بھی نہین سکتے کیا علم کا وہ پودا جسکا بیج اندلس مین بویا گیا تھا۔ جہان کی سرزمین اُسکے نشو و نما کے لیے مخصوص تھی اور جہان کی آب و ہوا اِسکو ایک عرصے تک راس آئی۔ صرف ایک دوسرے ملک مین جانے یا کسی دوسرے پودے سے پیوند کھا لینے سے ایسا ہو گیا کہ اِس پودے کے باغبانون کے بیٹے اِسے پہچان بھی نہ سکین اور تعجب اور حسرت سے

اسکے پھل کو دیکھین کبھی پھل کیصورت دیکھکر فریفتہ ہون اور کبھی کسی فوری جذبے سے
ہاتھ اس پھل تک لیجائین اور توڑ کر چکھنا چاہین اور پھر ہاتھ کھینچ لین۔ گویا کہ درخت پر
فلا تقربا ھٰذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین لکھا ہے اور جب اس تذبذب
کی حالت مین دور سے اسکی خوشبو انکے دماغ مین پہونچے اور اسکے گلو نکے خوشنما
رنگ انکی آنکھون کو تر و تازہ کرین تو سراپا حیرت بنکر پوچھین ؎

یارب کہ این درخت گل از گلستان کیست		وین پستہ شکر شکن از نقلدان کیست

حضرات! کیا آفت ہی کہ ایک معمولی تاریخی واقعہ بھی ہماری یاد سے اُتر جائے جس
پودے کو فرمانروایان اندلس نے سرزمین یوروپ مین لگایا تھا جب اُسے زمانے
کی نامساعدت نے اُکھاڑ کے پھینکدیا۔ تو پاس کے بعض ممالک مین کئی خدا ترس
لوگون نے اس درخت کی شاخین جو وہ اپنے یہان تحفتہً لے گئے تھے اپنی سرزمین
مین گاڑ دین اور اُنکو صدق ارادت سے پانی دیا۔ چونکہ خدا کی مرضی ایسے درخت کے
بیج کو دنیا سے ناپید کرنے کی نہ تھی اسلیے وہ ان نئی سرزمینون مین بھی جڑ پکڑ گیا۔
اور درخت بارآور ہوا۔ جن کسانون نے محنتین کی تھین اُنھون نے خوب پھل کھائے
خود سیر ہوئے ہمسایون کو سیر کیا۔ اور آخر چند پھل اس درخت کے اور چند پھول
اُس شجر کے لیکے آئے اور باغبانان نخلستان معانی کی اولاد کو ترسانے کے لیے
دکھانے لگے جنمین سے بعض ایسی حالت مین ہوگئے کہ پہچانتے بھی نہین کہ یہ چیز ہی کیا
ہی۔ اے کاش چند ایسے مردان خدا پیدا ہو جائین جو اُس پہلے درخت کے چند بیج
بو کر اس سرزمین ہند مین وہی درخت لگائین اور اسکی وہی اصلی خوشبو پھیلائین۔ جو
تمام نئی خوشبوؤن کو مات کردے۔ اور وہ پُرانی دلاویز خوشبو دماغون کو یہانتک
معطر کرے کہ ہر شخص ایک وجد مین آکر بول اُٹھے ؎

عطار گو بہ بند دکان را کہ من ز دوست		بوی شنیدہ ام کہ بہ مشک و عبیر نیست

کہان ہین وہ مردان باہمت کہ اپنے پرانے دفینون کو کھود کر نکالنے کے لیے تیشہ فرہاد ہاتھ مین لے لین۔ وہ مجموعی کتب اسلامی کے جو فی الحقیقت ہر پہلو سے زر و جواہر سے زیادہ مرتبت رکھتے ہین دنیا کو دکھائین۔ اپنی پرانی کتابون کو طاق نسیان سے اُتار اُونکی گرد و غبار جھاڑین۔ اُنکی بوسیدہ جلدین گو کتاب کی اصلی شان سے کچھ واسطہ نہین رکھتین لیکن ایسی ہی ضروری ہین جیسے انسان کے لیے موزون اور مناسب لباس۔ اور ایک دفعہ دنیا کو دکھائین کہ وہ کس ترکے کے وارث ہین اور ایک دفعہ پھر دنیا مین "افریقہ شمالی" کے مشہور کتب خانون "قرطبہ" اور "غرناطہ" کے دار العلوم اور "بغداد" کے بیت الحکمۃ کا نقشہ لوگون کو دکھا دین۔

آج ہم مین سے شاذ ہی جو اِس بات سے آگاہ ہین کہ اُنکے بزرگون نے کتنے دار العلوم کتنے کتب خانے اور کتنے مدرسے جاری کیے تھے ؎

دولت علم کھو چکی جب قوم	گمشدہ کا حساب کیا جانے
سب فنون مین مصنفین اسکے	کیسے تھے لاجواب کیا جانے
کرتے تھے کسطرح امیر اسکے	بخشش بیحساب کیا جانے

فرمانروایان اسلام کی علم دوستی کے متعلق ایک شہادت پیش کیا چاہتا ہون مین ایسی مجالس مین فرنگیون کی تصانیف سے استنا دیا استشہاد کا عادی نہین ہون لیکن دو مصلحتون سے ایک مشہور انگریزی کتاب کی ایک مختصر عبارت کا ترجمہ درج کرتا ہون۔ اوّل تو اِسلیے کہ خدا کا خاص احسان ہے کہ ہمارے مخالفون کے اعتراضات کا جواب خود اُنھین کے محقق دے رہے ہین۔ اور دوسرے اِس خیال سے کہ ایسے مبارک مجمع مین جسمین مشرقی اور مغربی علوم کے صاحب کمال یکجا جلوہ گر ہین۔ تبادلۂ خیالات کا یہ مقصد ہے کہ علوم دین کے ماہر اپنے وعظ و پند مین روایۃً و درایۃً ایسے بیانات کرین جن تک عام طور پر انگریزی خوانون کی رسائی نہو۔ اور انگریزی خوان کوئی ایک آدھ

بات ایسی اپنے علوم قدیمہ کے اُستادون کے کان مین ڈالدین جو اُنکے لیے نئی ہو اور خاص دلچسپی رکھے اور وہ جانین کہ غیر ممالک مین مصنفین غیر اقوام کی رائین اُون کی نسبت اور اُنکے بزرگان کی نسبت کیا ہین۔ اسے قوم ! ؎

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا	کہتی ہے تجکو خلق خُدا غائبانہ کیا

کتاب "انسکلوپیڈیا بریٹی نیکا" مین جو ایک مفصل باب کتب خانون پر لکھا ہی اور جسمین دنیا بھر کے مشہور کتب خانون کے حالات جمع کیے ہین اُس حصہ کا جو اہل عرب کی تہذیب نے کتب خانون کے بڑھانے مین لیا مختصر مگر پُر مضمون الفاظ مین یون ذکر ہے۔

"فتوحات اہل عرب کے اوائل مین اُنکی جانب سے اِس بات کا اندیشہ ہوا تھا کہ وہ ترقی علم کے مانع ہونگے لیکن جون ہی اُنکی سلطنت مستقل طور سے قائم ہو گئی خلفا علم اور حکمت کے مُربّی اور سرپرست بن گئے۔ یونانی تصنیفات کے قلمی نسخون کی ہر طرف جستجو ہونے لگی اور جابجا دار العلوم اور دار الکتب چند دنون مین موجود ہو گئے مشرقی دنیا مین "بغداد" اور مغربی دنیا مین "قرطبہ" علم کے منبع اور اہل علم کے مرجع بنے اور یہ ایسے زمانے مین جب شایستگی کی کرنون کی چمک یورپ کے در و بام پر ابھی دُھندلی سی پڑی تھی "قاہرہ" اور "طرابلس" مین بہت بھاری کتب خانے قائم ہوئے۔ افریقہ مین جو شاہی کتب خانہ تھا کہتے ہین کہ اُسمین ایک لاکھ قلمی نسخے کتابون کے تھے اور بنی اُمیّہ نے جو کتب خانہ "اندلس" مین بنایا اُسمین قلمی نسخون کی تعداد اس سے چھ گنا بیان کیجاتی ہے۔ روایت ہے کہ "اندلس" کے مختلف شہرون مین ستر کے قریب لائبریریان تھین نہین معلوم کہ اِن اعداد مین مبالغے کو کسقدر دخل ہے۔ مگر یہ اعداد اُن اعداد سے جو عرب کے مورخین نے بیان کیے ہین بہت کم ہین اور کم از کم یہ امر یقینی ہے کہ اُس زمانے کے "اندلس" کے مسلمانون کے کتب خانون سے اُس عہد کے عیسائیون کے کتب خانونکو کوئی نسبت نہین۔"

کیا کوئی گر نا اِس کرنے سے بُرا ہو سکتا ہی کہ آج ہمکو اعتراف کرنا پڑتا ہے اور ندامت سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اس عہد کے مسلمانون کے کتب خانون کو عیسائیون کے کتبخانون سے کوئی نسبت نہین - سارے یورپ کو تو جانے دو فقط اِس خطۂ انگلستان کو ہی لو جس سے ہمین اسقدر خصوصیت سے تعلق ہے کہ ہمین خدا نے اُس ملک والون کے وسیلے سے ایک عادل اور پُرامن حکومت کی رعایا ہونے سے زیر بار احسان والطاف فرمایا ہی اُن کتب خانون کو چھوڑ دیجیے جو اُمرا اور علما نے اپنے طور پر اور عموماً ذاتی مفاد کے لیے وہان بنائے ہوئے ہین اور جنکی تعداد بے شمار ہے صرف اُنکا حساب جو پبلک کی جانب سے رفاہ عام کے لیے بذریعۂ چندہ یا عطیہ یا مال وصیت وغیرہ کے قائم ہوئے ہین - سب سے بڑا مجموعۂ کتب جو انگلستان مین ہے اور جسے (پیرس کے کتب خانے کو چھوڑ کر) دنیا بھر مین سب سے بڑا کتب خانہ شمار کرتے ہین۔ "برٹش میوزیم" ہے جسمین اسوقت سولہ لاکھ کتابین ہین جنمین پچاس ہزار نسخے قلمی ہین - چونکہ اِس کتب خانے مین سلطنت کی جانب سے بھی بہت مدد ملتی ہے اِسلیے اس سے قطع نظر کر کے صرف دوسرے کتب خانون کو لیجیے جو چندے اور ذاتی عطیات سے بنائے گئے ہین اور اُنمین نمونۃً صرف لندن ہی کے ضروری کتب خانے گنیے تو یہ صورت ہے کہ

	مطبوعہ	قلمی
گلڈ ہال لائبریری مین	۸۰ ہزار	۳۰۰
لندن لائبریری "	۹۰ ہزار	
ایتھی ہنیم لائبریری "	۲۸ ہزار	
ریفارم کلب "	۳۰ ہزار	
جیوگریفکل سوسائٹی "	۲۰ ہزار	
یونائٹڈ سروس انسٹیٹوٹ مین	۲۰ ہزار	وغیرہ وغیرہ

اُنکے علاوہ قانونی کتب خانے علیحدہ ہین - ہر گرجے کے متعلق دینیات کے کتبخانے جُدا ہین اور ہر کلب اور سوسائٹی کے اپنے کتب خانے جُدا ہین -

پس اے مسلمانو ہمارے لیے کیا باعث شرم نہین کہ اس وسیع ملک ہندوستان مین ہمالہ سے راس کماری تک اور کرانچی سے کلکتہ تک اسلامی ریاستون کے کتب خانون کے سوا اور باستثنای ایک آدھ اور مجموعۂ کتب کے جنمین آپکے بانکی پور کا کتب خانہ جو خان بہادر مولوی خدابخش خان صاحب کی عمر بھر کی جانفشانی کا نتیجہ ہے ممتاز ذکر کا مستحق ہے - ایک بھی کتب خانہ علوم مشرقی کا رفاہ عام کے لیے نہین حالانکہ ہر بڑے شہر مین ایک ہونا چاہیے مجھے افسوس ہوتا ہے جب مین ابنائے زمان کو کہتے سنتا ہون کہ آجکل علما مین محقق بہت کم ملتے ہین صاحب وعظون مین تحقیق کا رنگ شاذ پایا جاتا ہے اور فتوے خاص محنت اور مطالعے کے بعد لکھنے کا رواج بھی بہت نہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ ہم دنیا والون نے کونسا سامان مطالعے کا اُن لوگون کے لیے دار العلوم یا دار الکتب کی صورت مین مہیا کر رکھا ہے جس سے وہ مستفیض ہون اور آگے دنیا دارون کو فائدہ پہونچائین یہ مقام مسرت و شکر ہے کہ اس مقدس جماعت علما نے خود کمر ہمت اپنی اِس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے چُست کی اور اپنے مقتدیون کو ترغیب شروع کی ہے کہ وہ اس عزم مین اُنسے موافقت کرین -

ایک معقول دار الکتب اسلامی کا مہیا کرنا ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد مین ایک اہم غرض ہے اور مین نے آج آپ صاحبان کی توجہ اس غرض کیطرف خصوصیت سے اسلیے دلائی ہے کہ اور مقاصد پر تو پرسون سے کچھ نہ کچھ کہا جا چکا ہے لیکن اس خاص مقصد پر ابھی کچھ نہین کہا گیا تھا اور دوسرے تمام مقاصد کی تکمیل اسی پر منحصر ہے کہ اول تو کوئی مدرسہ بغیر کتب خانہ کے مکمل نہین - جب نصاب کی کتابون سے

باہر طلبا کی رسائی ہی نہین تو وہ ترقی علمی اور وسعت نظر جسکی جستجو ہے کہانسے ہوگی۔ نصاب کی غرض تو صرف طلبا مین استعداد پیدا کرنا ہوتی ہے۔ آگے علم کا بڑھانا تو مطالعہ پر موقوف ہی اور اسلیے ضرورت ہے کہ اُنکے لیے اور اُنکے اساتذہ کے لیے ایک کتب خانہ بنایا جائے اور رفاہ عام کا بے نظیر فائدہ مزید بران ہو۔ اِسکی معقول بنیاد ڈالنے کی سہل ترین ترکیب یہ ہی کہ سب علما اور روسا اپنی اپنی کتابون سے اِس غرض قومی کے لیے ایثار فرماوین تاکہ جو چیزین اُنکی الماریون مین اُنکے گاہے ماہے استعمال مین آتی ہین بیسیون ذی علم اصحاب اور شائقین علم کے مطالعے مین آئین علاوہ برین وہ مقصد جو ترجمۂ کتاب کا ظاہر کیا گیا ہے اور حقیقت مین ایک اعلی مقصد ہے اور ہمیشہ ترقی و اشاعت علم کے ذرائع مین سے ایک ذریعہ سمجھا گیا ہے وہ نہین مکمل ہو سکتا تاوقتیکہ ایسا کتب خانہ نہو جسکا اوپر ذکر ہوا ہے۔

لاہور مین مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی نے جو ایک مجلس بنام "مستشار العلما" قائم کی ہے جس سے اغراض و مقاصد ندوہ کی تقویت کی بہت کچھ امید ہے اور جسکی جانب سے مولانا حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب جنھون نے کل اپنے تئین اِس مجلس کی خدمت مین وقف کرنے اور اپنے صاحبزادے کے دار العلوم ندوہ مین تحصیل کے لیے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا سفیر ہین اس مجلس کی جانب سے لاہور مین ایک کتب خانہ حال مین کھولا گیا ہے اور اسکی ابتدا اِس ترکیب سے ہوئی ہے کہ جسکا مین نے ذکر کیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ آج یہان بھی چندہ شروع ہوتے ہی کئی اہل دل جو اِس ضرورت کو محسوس کرینگے وعدہ لکھوائینگے کہ وہ کتنی کتابین دار الکتب کے لیے وقف کرینگے۔

یہ قدیم شہر عظیم آباد علما کا شہر ہے اور بہار کے معززین روسا مین اکثر بزرگان دین سے تعلق رکھتے ہین غالب اُمید ہے کہ کئی گھرون مین سیکڑون کتابین ایسی نکلین گی

جنھین کیڑے کہا رہے ہین اور جو پڑھنے مین شاذ آتی ہین اچھا ہو گا اُن کتابونکے لیے مبارک ہو گا اُنکے مالکون کے لیے کہ وہ علمی خزانے طلبا کے استعمال کے لیے کھول دیے جائین خداوند تبارک وتعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے لن تنالو البرحتی تنفقوا مما تحبون ہ حضرات یہ مما تحبون آیت کی جان ہے۔ ان دو لفظون مین ایک عالم معانی کا قید ہے اِسکے یہ معنی کہ خدا مستغنی ہے ہملوگون کی خدمات سے نہ ہماری عبادت اُسکی بزرگی مین کچھ بڑھا سکتی ہے نہ ہماری سرکشی اُسکی شان مین سرمو فرق لاسکتی ہے ہان ایک جنس ہے کہ جسکا خود خدا ہی خریدار ہی اور وہ جنس محبت ہی۔ صفات اللہ مین سے اُس پاکیزہ صفت کا ایک شمہ دنیا مین آیا ہے اور یہ اُس شرارے کا ظہور ہے کہ ایک دنیا مین آگ لگا رکھی ہے اصل مین خداوند جل شانہ اپنے اُن نیک بندون کا جو اُسکے نام پر فدا ہین عاشق ہی کسی نے خوب کہا ہے ؎

گر نسوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود	عشق اوّل در دل معشوق پیدا میشود

یہ منشاے الٰہی ہے کہ جو بندہ محض اپنے مالک کی رضامندی کے لیے کچھ ایثار کرے اُس چیز سے جو اُسکو پیاری ہے اُسکی نیکی کو بِر کا درجہ ہے۔ سارے بزرگان دین اِس کسوٹی پر کسے گئے ہین۔ اور سب سے پُرانی مثالون مین مشہور مثال حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا وہ امتحان ہے جسکی یادگار مین آپ آجتک قربانی کرتے ہین ای مسلمان بھائیو! ہم پر شکر واجب ہی کہ ہمارے لیے وہ امتحان نہین تجویز ہوئے حضرات یہ تو اُنھین عاشقان الٰہی کی شان تھی کہ بیٹے کو آپ راہ حق مین قربان کرنیکو لیجائین۔ آج اِسکے عشر عشیر بھی دنیا مین تاب لانے والے نہین ہین۔ یہ بڑے امتحان تھے جنمین سے سو مین سے سو نمبر پاتے تھے ہم لوگ تو رعایتی پاس ہونے والون مین ہین۔ آجکل مدرسون مین سو مین سے تیس یا پچیس تک پانے والون کو بہتر

کامیابی دیجاتی ہے ہمین سو مین سے ایک بھی ملجاسے تو غنیمت ہی۔ مگر شرط یہ ہے کہ دین اُس جنس مین سے جو عزیز ہے۔ جو لوگ کتابون کے قدردان ہین اُنکے واسطے کتاب سب سے عزیز چیز ہے اور اگر وہ اُسکا ایثار کرین تو شاید اِس سے بہتر عمل مشکل ہے ؎

سچ تو یہ ہے سوای عالم کے — کوئی قدرِ کتاب کیا جانے
عمر بھر جس کسی نے پی ہی نہین — ذوقِ جامِ شراب کیا جانے
بے خبر ہو جو ہجرِ جانان سے — لذتِ اضطراب کیا جانے
درد دل سے جو آشنا ہی نہین — لطفِ چشمِ پُر آب کیا جانے

اب رہے دوسرے مقاصد ندوۃ العلما کے اُنکی نسبت آپ بہت کچھ پہلے ہی سے سُن چکے ہین اور مین اعادہ نہین چاہتا ہون۔ جو مقصد اتحاد علما کا ہے اِسکے فوائد دینی و دنیاوی علما کے لیے اور قوم کے لیے ایسے بدیہی ہین کہ وہ محتاج بیان نہین اور اُسکا بین ثبوت اِس جلسے مین دیکھہ لیا گیا ہے۔ رہا "دارالعلوم" کا معاملہ۔ اِسکی جو ایک خاص ضرورت میری سمجھ مین آتی ہے اور جسکا مین جا بجا جہان جہان مجھے تقریر کا موقع ملا ہے اظہار کر چکا ہون۔ وہ یہ ہے کہ "دارالعلوم" ایسے علما اور واعظین کی جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے جو علم دین کے تبحر کے ساتھہ ضروریات زمانہ اور مذاق زمانہ سے باخبر ہون اور جو اِن انگریزی خوانون سے جنمین سے بعض کے خلوص کا ثبوت آپنے دیکھہ لیا ہے) کام لین۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کیسی کیسی قوتین آجتک بیکار پڑی ہوئی ہین۔ ایک طرف تو یہ انگریزی خوان لوگ جو عموماً مستعد اور معاملات دنیا مین بیدار مغز ہونے کی وجہ سے دنیاوی وجاہت مین بہت کچھ سرافراز ہین علما کے اور اپنے دین کے کام نہین آسکتے۔ بھئی جب علما کی جانب سی انکو سنبھالنے کے لیے قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اسلامی اور جابرجا دوسے کام نہین لیا گیا

اور ایک پُر اثر طاقت یون ہی پڑی رہی ایک ذراسی توجہ مین حضرات علما نے ؎

دیکھا آخر کو وہ پھوڑے کیطرح پھوٹ بہے	جو بھرے بیٹھے تھے۔جب آپنے چھیڑا اونکو

اسکا سبب کیا ہے۔ اجی ایک والدین کی اولاد بچپن کی اسلامی تربیتین۔ گھرون کی صحبتین۔ بزرگون کی یاد۔ مستورات کے حسن عقیدت کے اثرات۔ کیا یہ سب اثرات۔ کیا یہ سب باتین ایسی تھین کہ انکو وہ ایک پتلا سا پوست انگریزی تعلیم اور وضع کا جو اتفاقات زمانہ سے ان بچون کے ارادے کے بغیر انپر چڑھ گیا تھا محو کر دیتا۔ ہمین شک نہین کہ اِسنے عارضی طور پر ان دوسری چیزون کو ظاہر بین نظرون سے ڈہانپ لیا۔ اِس حجاب باہمی کا یہ نتیجہ ہوا کہ علما انسے بدظن اور یہ علما سے کشیدہ ہو گئے۔ اِس کشیدگی مین انکا اپنا بہت سا روحانی نقصان ہوا۔ اور اب ضرورت محسوس ہوئی باخبر علما کے پُر اثر وعظون کی جو اس حجاب کو اُٹھاوین۔

صاحبان کل کے جلسے مین آپنے دلون سے پردے اُٹھتے دیکھے ہین کئی بزرگون کو استعجاب تھا۔ مگر صاحب یہ تو سیدھی بات تھی۔ صرف یہی ہوا ہے کہ مادہ قبولیت تو ان مطعون انگریزی خوانون مین موجود تھا۔ اِن مشائخ اور علما کے برمحل مناسب موقع مخلصانہ اور پُرتاثیر وعظون نے رگ جان پر نشتر کا کام کیا ؎

نمک زد شوخی اندر جان نو کرد	جراحت ہا کہ در بنیاد بود دست

غرض یہ ہے کہ نشتر بھی چبھے۔ زخم بھی تازہ ہووے۔ درد بھی پیدا ہوا۔ روئے بھی۔ پیٹے بھی۔ کراہے بھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کچھ لہو بھی ٹپکتا ہے یا نہین ؎

رگون مین دوڑنے پھرنے کے ہم نہین قائل	جو آنکھ سے ہی نہ ٹپکے تو پھر لہو کیا ہے

لہو سے میری مراد وہ شے ہے جو دن رات آپ لہو پانی ایک کر کے کماتے ہین اور لہو کیطرح عزیز رکھتے ہین اور آنکھو نسے لہو ٹپکانے سے میرا مقصود یہ ہے کہ آپ دم بھر کے لیے اِس لہو کی محبت کو نظرونسے گرادین اور اس دوسرے کو جو اخوت اسلامی اور اولاد

اعلےٰ ہونے کی حیثیت سے ہمارا آپ کا ساجھا ہے اِسکو عزیز رکھین۔
مولوی سید عبدالغنی صاحب کی سیرچشمی خاص شکریے کی مستحق ہے کہ علاوہ اپنی تنخواہ یکماہہ سوا تین سو روپیہ سکۂ حالی کے کتابون کے عطیے مین زیادہ تر وہی نادر اور بیش بہا کتابین وقف کین جنکو مولوی صاحب ممدوح نے بہت شوق و رغبت سے اپنے مطالعہ کے لیے خرید کیا تھا علما اسکو خوب سمجھ سکتے ہین کہ آیۂ کریمہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی مولوی صاحب ممدوح نے کیسی تعمیل کی ہے۔ جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔

(۶) اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پُھلواروی کھڑے ہوئے اور علم کی ترقی و تنزل پر ایک برجستہ تقریر کی۔ اِسکے بعد پھر آپنے اپنا عربی قصیدہ پڑھا جو ندوۃ العلما کے خیر مقدم مین لکھا تھا۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

اے حضرات! یہ بات مسلم الثبوت ہو کہ اسلامی دنیا نہایت پستی کی حالت مین ہے اسپر دلیل و ثبوت پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ موجودہ حالات اور سامنے کے واقعات خود اِسکی دلیل ہین۔ میرے ذہن مین کبھی خیال تک نہین گذرتا کہ اِس بات کی کوئی مخالفت کر سکتا ہے یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصے مین بھی مسلمانون نے اعلیٰ درجے کی ترقی حاصل کی ہے حاشا و کلا۔

اب مجھے اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آخر اِس پستی و تنزل کے اسباب کیا ہین یہ تو کوئی کہہ نہین سکتا کہ اِس قوم مین ترقی کا مادہ ہی نہین اِسلیے کہ ہماری اگلی ترقیان اُسکے نشانات ابتک موجود ہین اور ہر قوم و ملّت کی کتابون مین بڑے اعلیٰ درجے کی ترقیونکی داستانین موجود ہین۔

گرچہ فانی شدہ ام ذکر و بیانم باقیست	عشق آنست کہ گر نام و نشانم باقیست

اگر اِس قوم مین ترقی کا مادہ ہی نہین تو پھر اگلی ترقیان کہان سے آئی تھین ؟ الغرض اِس مسئلہ مین عجیب عجیب چہ میگوئیان ہو رہی ہین -

بعضون کا خیال ہے کہ اِس قوم سے جب سلطنت کھوئی گئی تو اُسکے ساتھہ ہی ترقی کا مادہ بھی کھو یا گیا - میری دانست مین یہ محض غلط خیال ہے سلطنت کو اخلاقی و تمدنی ترقی سے کوئی تعلق نہین معہذا ابھی اسلامی سلطنتین موجود ہین مثل ٹرکی - مصر - مراکش - ایران - افغانستان وغیرہ - حالانکہ باوجود سلطنت کے ان ملکون کے مسلمان کم وبیش سبھی پستی کی حالت مین ہین ؎

اُنھین زلفون کے سب اسیر ہوئے	ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے

اِس پستی کی وبا نے سب ہی مسلمانون کو آ پکڑا ترکی ہون یا مصری - عرب ہون یا عجم بخاری ہون یا ایرانی - مغربی ہون یا افغانی - ہندی ہون یا خراسانی - جاوی ہون یا چینی کوئی ہو اِس پستی و تنزلی کی موت نے کسیکو نہین چھوڑا

یورپ کے بعض فلسفیون کا خیال ہے کہ مسلمانون کو اُنکی مذہبی پابندیون نے ترقی سے روک رکھا ہے اور اخلاقی و تمدنی ترقی اِس پابندی کے ساتھ وہ کر نہین سکتے - اے حضرات یہ خیال تو اور بھی مہمل ہے اور اُن نادان لوگون نے ایسا تجویز کیا ہے جنکو ہمارے مذہب کے پاک اصولون سے شاید خبر بھی نہین یا تاریخی واقعات سے قصداً اُنھون نے پہلوتہی کی - اُنکے اِس خیال کی تردید مین ہم اُنھین کی قوم کی کتاب "تمدن عرب" اُنکے سامنے پیش کرتے ہین وہ خود از روی انصاف دیکھہ لین اور یقیناً اِس بات کو سمجھ لین کہ تمام اخلاقی و تمدنی ترقی اُن ہی مسلمانون کی ہوئی ہے جو مذہب کے بڑے پابند تھے ہمارے مذہب کے حکما بھی مذہبی قید سے آزاد نہین ہوئے - شیخ بوعلی سینا جو اسلام مین بڑا فلسفی گذرا ہے کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا ؟ کیا وہ حافظ قرآن نہ تھا ؟ کیا وہ مذہبی مولوی

نہ تھا؟ علی ہذا القیاس محقق طوسی جو مجسطی یا اُقلیدس کا مؤلف ہو کیا وہ مذہبی مولوی نہ تھا؟ کیا وہ مذہب کا پابند نہ تہا؟ کیا مذہبی تصنیفات اُسکی نہین ہین؟ بلکہ صاف صاف یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُن ہی ترقی کردہ مسلمانون نے اپنے تجربے سے اِس بات کو تسلیم کرلیا تھا کہ مسلمانون کو اخلاقی و تمدنی ترقی بغیر پابندی مذہب حاصل ہو ہی نہین سکتی اور اِسلام ہی ایسا مقدس دین ہے کہ جسنے پابندی مذہب کے ساتھ تمدنی و اخلاقی تعلیم بھی ہمکو دی ہے۔ غرض مسلمانون کے تنزلی و پستی کے احوال مین مختلف خیالات ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

حضرات! میرا خیال یہ ہے کہ مسلمانون کے تنزل اور پستی کا سبب یہ ہے کہ اُنھون نے علم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور جب سے وہ علم سے بے پرواہ ہوگئے ترقی نے بھی اونسے بے پروائی اختیار کرلی۔ اور جب سے اُنھون نے جہالت کا ساتھ دیا تنزل بھی اُنکے ہمراہ ہو لیا ۔

تیرے پہلو سے جُدا ہوتے ہی اے آرام جان	استخوان جو تہا مرے پہلو مین خنجر ہو گیا

اے حضرات! اِس زمانے مین علوم کی دو قسمین ہو گئی ہین۔ مغربی علوم۔ اور مشرقی علوم۔

مشرقی علوم سے وہ علوم مراد ہین جو ہماری مذہبی تعلیم کے ساتھ پڑہائے جاتے تھے مثلاً حکمت و فلسفہ یونانی وغیرہ۔ اور مغربی علوم سے مراد اہل یورپ کی جدید تحقیقات فلسفانہ اور حکیمانہ اور کارآمد فنون ہین۔

مسلمانون کی بدقسمتی کو تو دیکھیے کہ علوم مغربیہ کیطرف جب اُنھون نے توجہ نہ کی اور اُنسے فیضیاب نہوئے تو مشرقی علوم جو پشتہا پشت سے اِنکے رفیق تھے وہ بھی اِنکے ہاتھ سے جاتے رہے اور پھر یہ نوبت پہونچی کہ اپنے مذہبی علوم سے بھی بے بہرہ ہو گئے۔ اور اخلاق و تمدن وغیرہ کی خوبیان سب کھو بیٹھے اور افلاس۔ نکبت۔ ذلت نے اِنکو آگھیرا

اللہ تعالے محفوظ رکھے اب تو ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کے قریب قریب نوبت پہونچگئی - یا تو وہ تھے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ انکی شان مین آیا یا اب شر الامم بنے جاتے ہین - یا تو وہ تھے کہ اُنکے لیے فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً کی پکارتھی یا اب ایسے ہو گئے کہ اللہ تعالے بچائے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ کی نوبت آتی جاتی ہے -

حضرات ! بہت لوگ متعجب ہونگے کہ مین مسلمانون کو ایسا جاہل و ذلیل کیون بنا رہا ہون حضرات ! واللہ ثم باللہ یہ میرا ہی خیال نہین تمام مدبرین قوم ایسا ہی کہہ رہے ہین ابھی دو ایک مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ "المنار" ایک مصری فاضل کی تقریر ہین نے پڑھی ہے وہ کہتا ہے " اے مسلمانون تمہین میری اِس تقریر پر وثوق نہو تو آؤ اور ایک شمع لیکر میرے ساتھ چلو مین تمہین جہلستان اسلام کی سیر کرالاؤن - آؤ میرے ساتھ پہلے تمہین وسط ایشیا کی حالت دکھلاؤن - پہلے ختا - ختن - یارقند - کاشغر کو دیکھہ لو یہ وہ جگہین ہین جہان علم عربیت - لغت - فقہ حنفی - اُصول فقہ کا غُلغلہ تھا - صدہا کتابین وہانکی مؤلفات و مصنفات تمنے دیکھی اور سُنی ہونگی -

کاشغر وہ علمی شہر تھا کہ صُراح لغت کی کتاب جو آپ لوگ مطالعہ فرما رہے ہین وہین تصنیف ہوئی اور صدہا فتاوی مثل تاتارخوانی وغیرہ اِسی نواح مین تالیف ہوئے - اب ان شہرون مین علینک لگا کر خوب غور کیجیے نہ تو کوئی عربی کا عمدہ مدرسہ ہی اور نہ زبردست فاضل ہین جنکے کوئی معمولی مذہبی رسائل بھی آپ لوگون نے کبھی دیکھے یا سُنے ہون - اور مغربی علوم کا کالج تو وہان کا ہیکو ہوگا ابھی تو اُسکی روشنی کی جھلک بھی وہان دکھائی نہین پڑتی "

پھر وہ کہتا ہے " ذرا آگے بڑھو اور خیوا اور علاقجات خوارزم کو دیکھو یہانکے مسلمانونکی کیا حالت ہی - اُنھون نے کوئی علمی ترقی کی ہے ؟ کیا اب یہانکے علما کی تصنیف و تالیف

کبھی تمنے دیکھی یا سُنی ہین؟ باوجودیکہ ایک تعلیم یافتہ سلطنت یعنی روس کے زیر سایہ ہر
اور یہ مغربی علوم کی تعلیم کا اچھا موقع تھا۔ مگر وہانکے مسلمانون کا نہ کوئی کالج ہے نہ تعلیم کی
انکو لذت نہ ماسکو کے کالجون مین انکا نام نہ سینٹ پیٹرسبرگ کے علمی دفاتر مین انکا
مذکور ہے۔

مسلمانون! یہ اُس علاقے و سرزمین کا حال ہے جہان چغمینی و برجندی و سید جرجانی
وغیرہ جیسے حکیم ریاضی دان ہوگذرے ہین۔ اور جہان زمخشری و مُطرزی شارح مقامات
جیسا ادیب پیدا ہوچکا ہے۔ اور جہان ذخیرۂ خوارزم شاہی وغیرہ فن طب کی کتابین لکھی
گئی ہین جہان فتاوی تمرتاشی وکفایہ شرح ہدایہ وفتاوی بزازیہ ومسند خوارزمی وشرح
مجسطی اور صدہا کتابین حدیث۔ فقہ۔ اصُول اور دیگر علوم کی لکھی گئی ہین۔ یہ وہ خوارزم ہے
جسکی نسبت ابن بطوطہ کہتا ہے کہ یہانسے زیادہ عربیت کا رواج اور ادب کا چرچا مین نے
دنیا مین کہین نہین دیکھا نہ سُنا۔ اور خطبائے خوارزم سے بڑھکر بلیغ و فصیح مین نے کہین
نہین پایا۔"

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے"؛ ذرا آگے بڑھو اور بخارا و ثمرقند اور اِسکے علاقجات کو
دیکھو کیسی تاریکی چھارہی ہے نہ عربی مدارس کا عمدہ سلسلہ جاری ہے نہ علما اپنی مناصب
پر ہین نہ کوئی معقول تصنیف و تالیف ہے نہ علوم جدیدہ کے شائق ہین نہ کوئی فن طبابت
و ریاضی کا ماہر کامل انمین دیکھا جاتا ہے بلکہ نواح بخارا کے بیسیون طالب العلم علوم
عربیہ پڑہنے کے لیے ہندوستان مین آتے ہین۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرات! یہ بخارا و نواح بخارا وہ ہے جو کبھی مرکز اسلام اور ترقی علما کا مخزن تھا
امام الدنیا فے الحدیث محمد بن اسمعیل بخاری کا مولد و منشا یہی سرزمین ہے اور شیخ بوعلی
سینا سا حکیم فلسفی انھین اطراف کا باشندہ تہا۔ فقہ مذہب حنفی کی اعلی درجے کی ترقی
انھین شہرون اور اِنکے اطراف مین ہوئی ہدایہ وشرح وقایہ وفتاوی قاضیخان وکنز

ومنار وعقائد نسفی وغیرہ وغیرہ یہین کے مؤلفات ہین۔ نجم الدین عمر بن احمد ریاضی دان جو ساتوین صدی اسلام مین حساب وجبر ومقابلہ اور علم ہیئت مین علامۂ دہر تہا وہ اسی بخارا کے نواح کا تہا۔

سمرقند جو آٹھوین اور نوین صدی مین مخزن علم وہنر تھا جہان مثل علامہ سید شریف جرجانی اور علامہ تفتازانی ونعمان خوارزمی وعلامہ قوشجی وغیرہم سے علامۂ دہر وحکمای متالہین موجود تھے اب اِس مقام کو دیکھو کہ علمی شہرت وہان سے کیسی گمنام ہوگئی ہے اور اب اِس شہر کی شہرت کی وجہ کوئی ہے تو یہی کہ وہان روسی فوج کا کیمپ ہے اور دو لاکھ فوج وہان رہتی ہے۔

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے "ذرا آگے بڑھو اور ملک ایران کی سیر کرو۔ شیراز۔ طہران۔ اصفہان۔ تبریز۔ کرمان شاہ۔ ماژندران۔ نستر۔ شوستر۔ استرآباد۔ نیشاپور۔ مشہد مقدس وغیرہ قدیمی اسلامی شہرون مین خوب پھرو چلو وہان کے مسلمانون کے علم وفضل کو دیکھو کیا بلاغت ومعانی وفلسفہ وریاضی وحکمت وطب مین کوئی نئی تالیفات وتحقیقات بھی ملتی ہین ؟ ہرگز نہین۔ پھر مغربی علوم کے کالج ڈھونڈھو۔ ٹکنیکل کالجون کا شمار کرو۔ علمی رسائل ومیگزینون کی جستجو کرو۔ کسی پُرزور وبااثر اخبار کا پتہ لگاؤ۔ تو سبکے جواب مین تم یہی کہوگے کہ کوئی چیز بھی قابل اطمینان نہین۔

افسوس صد افسوس۔ صاحبو! ایران نہ فقط مذہبی علوم کا ہی ملجا وماوا تہا بلکہ ریاضی و ہیئت ونجوم وطبعیات وعلم طب وغیرہ کا بہی مرکز ومنشا تہا۔ کیا امام فخرالدین رازیؒ وقطب الدین رازیؒ وعلامہ محقق طوسیؒ وبہمنیار ومیر باقر داماد ومحقق دوانی وصدرالدین شیرازی وغیرہ کسی دوسری سرزمین کے تھے ؟ دو تین صدی پہلے علم طبابت کا اہل ایران کو نہایت ہی شرف حاصل تہا۔ پچھلی تصانیف کتب طبیہ اسپر گواہ ہین بہت زمانہ نہین گذرا کہ حکیم محمد حسین شیرازی ہی کو دیکھ لیجیے کہ اس فنِ طبابت کا کیسا ماہر تھا

اسکی مخزن الادویہ و قرابا دین کبیر دیکھئے اور اُسکی ہمت کی تعریف کیجیے کہ وہ فقط
اگلی ادویہ و تراکیب پر ہی قانع نہوا بلکہ مشرانی۔ ہندی دوائونکی بھی اُسنے تحقیقات کی
ڈچ۔ پرتگیز۔ فرنچ ادویہ ارض جدید یعنی امریکہ سے لائے تھے۔ اسنے اُن دوائونکا
بھی تجربہ کیا اور انھین اپنی میٹریا مڈیکا یعنی مخزن اور قرابا دین مین داخل کیا۔ جلاپا
کونین۔ سنکونا۔ چوب چینی۔ عصارہ ریوند۔ تنز وخطائی۔ عشبہ۔ سارساپریلا وغیرہ وغیرہ
وہی نئی دوائین ہین۔
حضرات! اگر آج وہ محقق ہوتا تو شاید یونانی طبابت کے جملہ فنون کی کتابین مثل ڈاکٹری
کے علیحدہ علیحدہ ہوجاتین اور یونانی اناٹمی۔ سرجری۔ فارمیسی۔ میٹریا مڈیکا۔ تھراپٹیک
پراکٹس۔ فزیالوجی۔ پتھالوجی۔ مڈوائفری۔ سب فنون کی کتابین آج ہمین علیحدہ علیحدہ ملتین
پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے کہ "آؤ ذرا مشہد مقدس سے گھومتے ہوئے بلخ وہرات
کیطرف سے افغانستان پر بھی ایک نظر ڈال لو۔ کابل۔ قندہار۔ غزنین۔ جلال آباد اور
اسکے نواح کو بھی دیکھ لو نہ ان جگہون مین علوم عربیہ کا کوئی مدرسہ ہے نہ علوم جدیدہ
کیطرف کسی کا خیال نہ کوئی تالیف یا تصنیف وہانکے مولویونکی مشہور ہے نہ وہان کے
کسی مولوی فاضل کا شہرہ ہے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرزا ہد ہروی ہرات کا رہنے والا
تھا؟ حبیب اللہ قندہاری صاحب معلم قندہار کا باشندہ تھا۔ ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا"
پھر وہ فاضل مصری کہتا ہے کہ "عرب کو مقدس سمجھ کر چھوڑ دو اور آؤ افریقہ کی سیر کرو۔ پہلے
مغرب اقصیٰ کو دیکھو۔ مراکش۔ طنجہ۔ فاس۔ اسلامی دنیا کے مشہور شہر تھے اور اب بھی ایک
کرور مسلمان عربی النسل یہان آباد ہین۔ یہان کے کسی قابل اہل علم کا کبھی تمنے نام بھی
سُنا یا کوئی تصنیف و تالیف بھی دیکھی؟ یہانکے مسلمان عجیب زاویہ خمول مین پڑے
ہوئے ہین۔ یہ خطہ ممالک یورپ کے محاذات مین ہے اور بیچ مین فقط بحر احمر ہے

مگر علوم کی ترقی کا عکس برائے نام بھی یہان نہین پڑا۔ آجتک کوئی اخبار بھی مسلمانون کا عربی زبان مین نہین ایک اخبار ہے وہ بھی عیسائیون کا۔

کیا یہ وہی مراکش نہین ہے جہان ایک ایک عصر مین ہزارون علما و فضلا کی تعداد تھی؟ کیا یہ وہی طنجہ نہین جہان کا رہنے والا سیاح مؤرخ ابن بطوطہ اسوقت ساری علمی دنیا مین ضرب المثل ہی؟ کیا یہ وہ مراکش نہین جہان قاضی عیاض سا حکیم و فلسفی و مذہبی مقتدا گذرا ہے؟ کیا یہ وہ فارس نہین جہان صاحب شارح دلائل الخیرات سا مقدس عالم بزرگ ہو چکا ہے۔ الجزائر ٹیونس کو دیکھیے وہان مشرقی تعلیم کا تو سلسلہ درہم برہم ہو ہی چکا تھا مگر علوم مغربی سے بھی باوجود دولت فرانس کی کوششون کے وہان کے مسلمان بالکل معرا ہین۔ اب اور آگے بڑھیے اور شرق افریقہ۔ نوبیہ۔ سوادان پر نظر ڈالیے وہان کی تاریکی جہالت پکار رہی ہے۔ سواد فی سواد

پھر وہ کہتا ہے کہ چین کے مسلمان۔ بورنیو کے اہل اسلام اور جاوا کی عربی النسل قومون کو بھی دیکھہ لو علم و ہنر کا ذرا بھی انپر سایہ نہین پڑا۔

صاحبو! جاوا۔ بٹاویا۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ۔ نواح چین وغیرہ کے مسلمانونکو مکہ معظمہ مین ہمنے بچشم خود دیکھا ہے کہ ہزار در ہزار آتے جاتے ہین مگر اُنمین کوئی لائق عالم و فاضل نہین بلکہ جاوی دو تین برس مکۂ معظمہ مین رہکر ناظرہ قرآن شریف دلائل الخیرات۔ مولود شریف پڑھکر فاضل بنکے اپنے وطن کو واپس جاتے ہین۔"

پھر وہ کہتا ہے کہ "آستانۂ علیا کو دیکھہ لو چند دنون سے یہان کے مسلمان مغربی علوم کیطرف متوجہ ہوئے ہین پھر بھی آجتک کسی تعلیم یافتہ سلطنت کے مقابلے مین اِس سلطنت (ترکی) کو کسی قسم کی نسبت نہین۔

اب رہا ہندوستان بمصران دونو جگہون کے مسلمان مغربی علوم کے منافع سے آگاہ تو ضرور ہوگئے ہین مگر عملی طور سے ابھی تک ترقی کا ظہور نہین ہوا اور بجز لمبی لمبی اسپیچون کے

جنمین وہ اپنے بزرگونکی ترقیون کا ذکر کرتے ہین۔ پدرم چنین بود۔ جدم چنین بود اور کچھ بھی نہین دیکھتے۔"

ای حضرات! فاضل مصری کی تقریر کہمنے نہایت شرح وبسط اور اظہار مد و جزر کے ساتھ بیان کیا اور مسلمانون کی جہالت فوٹو آپکے سامنے کھینچدیا ہے اب اس تقریر کے بعد مین صاف صاف یون عرض کرونگا جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا۔

ای برادران! اُٹھو اور حصول علم کے۔ اپنی کمرین چست باندھو ابھی اتنا وقت باقی ہے کہ اس علم کی بدولت تم پھر ترقی کرو ہی اپنی حالت کو سنوارو اور دنیوی حالت مین چاق وچوبند ہوجاؤ۔ اور خوب یاد رکھو کہ ہماری دنیا دین سے علیحدہ نہین نہ دین دنیا سے جُدا ہے۔ تمہارے لیے یہ دعا ارشاد ہو کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ای حضرات! اب وہ وقت آگیا ہے کہ مذہبی تعلیم اور مغربی تعلیم مین مصالحت کرائی جائے نئے تعلیم یافتہ ہمارے علما کیطرف متوجہ ہون اور علما نظر شفقت و اصلاح سے انکی جانب مائل ہون۔ گو مغربی علوم جہالت اور پستی کی دوا ہین مگر انکے بعضے اجزا مین پوائزن (سمیت) بھی ہے اسکے استعمال سے ہلاکت کا بھی خوف ہے یعنی الحاد و زندقہ جنسے اسلامی عقائد جانبر نہو سکینگے پھر اگر ہمنے اسلام کھوکر ترقی کی تو وہ مسلمانون کی ترقی کب کہلائیگی؟ ان زہریلے علوم کے دفع سمیت کے لیے ہمارے علماے دین مذہبی تریاق بناکر ہین جس سے ہم آزادی و الحاد اور بے دینی سے بچ جائین اور پابندی مذہب کے ساتھ اس تعلیم جدید سے دنیا مین اعلے درجے کے ترقی یافتہ کہلائین۔

صاحبو! ندوۃ العلما کی اصلی غرض اور دار العلوم کی بنیاد کا منشا یہی ہے۔ بعض کم فہم لوگون کا اب تک یہی خیال ہے کہ مسلمانون کو ان علوم و فنون جدیدہ کے سیکھنے کی کوئی ضرورت نہین اور بلا کم وکاست وہی کریما۔ ما مقیمان۔ محمود نامہ۔ عطائی نامہ۔ سکندر نامہ۔ بہار دانش

انشای خلیفہ۔ شاہنامہ۔ امیر حمزہ وغیرہ وغیرہ انکو کافی ہے۔ معاذ اللہ یہ کسقدر جہالت ہی کہ زمانے کی رفتار کو روکنا چاہتے ہین زمانے کی رفتار کا روکنا حکمت فلسفہ کے بالکل خلاف ہی۔ اِس نئی تعلیم کا دریا جو اُمڈا ہی چلا آتا ہے کیا کسیکے روکے رک سکتا ہے؟ حاشا وکلا۔

صاحبو! خوب یاد رکھیے کہ اِس تعصب وکشاکشی کا نتیجہ وہی ہوگا جو اور ملکون مین ہوا کہ نئی تعلیم سے جاہل اپنے قدیم علوم سے بھی بالکل غافل رہگئے ؎

این ہم رفت وآن ہم رفت	در پے جانان جان ہم رفت

پھر زمانہ نئے علوم کی زبردستی ہمپر مسلط کر دے گا اور قدیم علوم ہمکو ڈھونڈھے نہ ملین گے کیا آپ ٹرکی کے ملک کی حالت ملاحظہ نہین فرماتے وہان بھی پہلے اِسی تعصب نے نئے تعلیم سے روکا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اب زمانے نے زبردستی ان علوم کو جاری کر دیا اور قدیم علوم ایسے مِٹگئے کہ انکے نام کے جاننے والے بھی اب باقی نہین۔ کیا کوئی بڑا فقیہ۔ مولوے محدث یا طبیب یونانی۔ یا مفسر قرآن آپنے کسی ترک کو دیکھا یا سنا ہے؟ یا اُنکی پُرانی وضع کی جدید تالیفات آپکے پاس کچھ بھی ہین؟ بعضے مولوی صاحب جو عرب سے ہوکر تشریف لائے اور ترکون کے لباس وپوشاک اور خیالات کو جو دیکھا اور سنا تو کہنے لگے

واللہ الترك اخوا النصری۔

بس ایسا ہی سمجھ لیجیے اگر یہی تعصب ہے تو ہندوستان مین بھی یہی نوبت آجائے گی۔ بلکہ یہان تو الھنود اخوا النصاری کہنے والا بھی نہ رہے گا۔ پس علوم جدیدہ سے ہم مسلمانو کو باز رکھنا گو یا مذہبی تعلیم کو بھی آیندہ کے لیے کھو دینا ہے اور یہ تعصب مسلمانون کے ساتھ دوستی نہین بلکہ عداوت سمجھنا چاہیے۔

یہ ہمارے مقدس علما کی جماعت انھین آیندہ واقعات کو سمجھ بوجھ کر پہلے سے باخبر ہوگئی ہی اور مذہبی علوم عربیہ کے ابقا کی اِسنے پہلے ہی سے کوشش شروع کردی ہی۔ یا قوم

هلموا یا قوم ھلموا کی صدا اب انکی طرف سے بلند ہے۔ مگر افسوس یہ وہ جماعت ہی جسکو کسی قسم کا ذاتی سہارا نہین غریب ہین۔ محتاج ہین۔ فقیر ہین۔ بینوا ہین۔ غریب الوطن ہین مفلس ہین۔ نادار ہین۔ انمین کمتر افراد ہین جنکو روٹی کیطرف سے بھی کچھ اطمینان نصیب ہی مگر اے اہل برادران آخر تمھارے رسول مقبول صلعم کے نائب کہلاتے ہین اور دار العلوم سی عظیم الشان چیز کھولکر بے بسی سے تمھین پکار رہے ہین سے استغیثوا العاجز مضطر + شمروا ذیلکم الی المدد + اور یہ اضطراب اور بے بسی انکی آپ کے لیے ہے اور آپ کی اصلاح کے لیے یا قوم اجیبوا داعی الی اللہ۔ پکار رہے ہین ورنہ وہ خدا پر بھروسہ کیے ہوئے ہین اور اگر انکے توکل نے ثابت قدمی دکھلائی تو انشاء اللہ وہ ضرور کامیاب ہونگے انکا کام فقط مستعدی ہے اسکو قائم کر دینا اللہ جل شانہ کے اختیار مین ہے۔

حضرت بہلول کی حکایت ہی کہ وہ بغداد کے کسی مقبرے مین پیر لٹکائے جھوم رہے تھے کسی شخص نے کہا کہ اے بہلول ویران گورستان تمنے کیون اختیار کیا؟ بہلول نے کہا کہ "مین نے اُن لوگون سے اُنس کر لیا ہے جو کسی بات مین میرا گلہ نہین کرتے اور تکلیف و ایذا کی اُنسے اُمید نہین" پھر اُس شخص نے کہا کہ تمکو بغداد کی بھی کچھ خبر ہے؟ قحط بہت زیادہ ہو گیا ہے اور روپے سیر آٹا ملتا ہے بہلول نے کہا "مجھے اسکی کیا پروا ہے اگر ایک دانہ غلے کا ایک اشرفی کو بھی ملے تو مجھے فکر نہین اللہ تعالے کی عبادت میرے ذمہ ہے اور میری روٹی اُسکے ذمہ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُهَا اُسنے خود فرمایا ہے"

بس ایسا ہی سمجھ لیجیے اِس کار خیر دار العلوم کا اہتمام انکے ذمہ ہے اور اِسے پوری طرح سے قائم کر دینا اللہ تعالے ہی کے ذمے ہے وعلی اللہ فلیتوکل المومنون وما توفیقی الا باللہ۔

ای حضرات! دار العلوم سا مہتم بالشان کام اور علوم عربیہ کے اِبقا کا اہتمام اور علوم جدیدہ کی سمیت سے قوم کے بچون کا استحفاظ کوئی ایسا کام نہین جسے کوئی معمولی جماعت انجام دیسکے اور اِسکی ذمہ داری کرے اسلیے ندوۃ العلمانے اپنی ندا کو عام طرح سے بلند کیا کہ یا اهل القران تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم اور جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان رکھتے ہین مقلّد ہون یا غیر مقلد شیعہ ہون یا سُنی اِس کار خیر کو انجام دینے کے لیے اِسنے سبھون کو مدعو کیا اور اِسلام کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اِسنے اکٹھا کرنا چاہا۔ مگر ایک مدت سے آپسمین ایسی کشاکشی و تکفیر و تذلیل و عداوت و منافرت پیدا ہو گئی تھی کہ ایک جگہ کسی امر اہم کے انجام کے لیے باطمینان یکجا ہونا اک امر محال سمجھا جاتا تھا۔ اِسلیے ندوہ نے سب کی خدمت مین یہ عرضداشت پیش کی کہ اب ہم لوگون کو بیجا تعصب سے باز آنا چاہیے اور فروع کے منازعات تعصبی کو اسوقت بالاے طاق رکھہ کے جس حد تک اتفاق ہے اسکو ہم سب لوگ ملکر مضبوط کرلین اور ایسے جھگڑے نہ کرین جس سے اُصول اسلام ہی کو ضعف آ جائے اور غیر قوم کے سامنے ہم ذلیل و رُسوا ہون۔ رویداد سال دوم کے صفحہ ۸ کی عبارت یہ ہے۔

"اِس ندوے کا مقصد یہ ہے کہ جو کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان رکھتے ہین اور ہمارے قبلے کیطرف سجدہ کرتے ہین اُنسے اِس قسم کے نزاعات اُٹھا دینے چاہئین جن سے مخالفین دین کو مضحکے کا موقع ملتا ہے الخ"

صاحبو! ندوہ یہ نہین کہتا کہ آیندہ بالکل کسی قسم کی نزاع ہی نہ رہے نہین ضرور رہے اور شوق سے آپسمین آپ لوگ جھگڑین مگر ایسا نہ جھگڑئے کہ اصل اسلام ہی پر یہود و نصاریٰ اور ہنود مضحکے اُڑائین اور آپ کے بدولت اسلام ہی بد تہذیب اور جھگڑالو کہلائے جیسا کہ آجکل کے حضرات شیعہ و سُنی و مقلد و غیر مقلد کے منازعات سے لات جوتہ اور فوجداری و عدالت تک کی نوبت آتی ہے کیسے شرم اور افسوس کی بات ہے کہ

ہم لوگ جو ایک خدا اور رسول کے ماننے والے ہین ہمارے مذہبی مقدمات ہدایہ شرح وقایہ بلکہ صحیح بخاری اور قرآن پاک کے مسائل کی تنقیح وفیصلہ ارباب تثلیث بلکہ چھتیز کرور معبودون کی ماننے والے کرین اور بے شرمی کے ساتھ اُسپر خوشیان منائین تُف برین خوشی اور پھٹکار ایسی بے باکی پر علم وغیرہ کا جھگڑا کیا تل سے پہاڑ بنا یا گیا حکّام نے اُسپر کیا کیا خندہ زنی نہ کی ہوگی مگر واہ رے جھگڑنے والے شیعہ وسُنی ایک فریق اُسکو شعار اسلام اور دوسرا شعار کفر قرار دے خدارا انصاف شرط ہے نفسانیت کے جھگڑون کو شریعت وعبادت سے کیا تعلق ؟ کیا شیعہ وسُنی مقلد وغیر مقلد یہ نہین جانتے کہ مذہبی کفار ومشرکین کو ثالث مقرر کرنا باتفاق ناروا ہے اور اُنسے مذہبی قضیون کا فیصل کرانا یقیناً ناجائز۔؟

صاحبو ! ندوہ اِنھین متعصبانہ جھگڑون سے باز رہنے کی آرزو کرتا ہے اور اِسکو بار بار قوم کی خدمت مین پیش کرتا ہی۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ مسائل فقہیہ اور عقائد فرعیہ مین شیر وشکر ہوجائے حاشا وکلا اور یہ تو ہو ہی نہین سکتا۔ رسالہ بازی یا کوئی تقریر یا تحریر تہذیب وشایستگی کے ساتھ ہو اور فی الجملہ ردوکد کا سلسلہ جاری رہے تو ندوہ اُسکو منع نہین کرتا۔ ہان وہ رسالہ بازی جسکا نتیجہ آخر مین لپّاڈُکّی اور ضلع جُگت وتُک بندی اور پھکڑ اور گالیان ہون ندوہ اُس سے ضرور روکنا چاہتا ہے اور عاجزانہ یون عرض کرتا ہے کہ جب جاہلون اور عوام الناس مین کوئی اِس وضع کی بیجا شورش پیدا ہو تو فریقین کے مہذّب واہل علم ملکر اسے روکنے کی کوشش کرین اور حکّام وقت کو بھی ایسے معاملات مین پریشانی وتردد سے بچائین۔

ای حضرات ! ندوہ جو اتفاق پر زور دے رہا ہے اُسکی ایک وجہ اور بھی سُن لیجیے ہندوستان مین آجکل پوری آزادی ہے کوئی شخص کسی کے قلم وزبان کو روک نہین سکتا اور اسلام کا جبروت ورعب داب یہان اب ذرا بھی باقی نہین ہے۔ پادری۔ برہمو آریہ

سناتن دھرم سلاحدہ۔ نہایت ہی پُر زور تقریرون سے اِس اِسلام پر حرف گیری کرتی
ہین اور حضرت بانی اِسلام کی شان مین بیہودہ اعتراض کرتے ہین اور ہندی ناگری
بنگلہ۔ پنجابی۔ اُردو۔ انگریزی وغیرہ زبانون مین اسلام پر اعتراضات چھپواتے اور
شائع کرتے ہین۔ بہتیرے ضعیف الایمان لوگون کو اپنے دام تزویر مین پھنساتے
ہین۔ مین نے انبالے جاکر خود سنا ہی کہ اُس نواح کے ایک گاؤن مین کچھ خاندانی
نومسلم لوگ رہتے تھے آریہ سماج کے واعظین وہان پہونچے اور اپنے مذہب کے
دلائل بیان کرکے اور اسلام پر اعتراض جماکر اُن خاندانی نومسلمون کو پھر ہندو
مذہب مین داخل کرلیا۔

ای حضرات! اب ایسے وقت مین اسلامی فرقون کا آپسمین جھگڑنا اور اپنی مجموعی قوت کو
کمزور کرنا کب روا ہوسکتا ہے۔؟ اِسلیے ندوے کی یہ درخواست ہی کہ شیعہ و سنی
مقلد و غیر مقلد کا فیصلہ کلی ہونا تو اب بہت ہی دشوار ہے تاہم جس حد تک ہم لوگ متفق
ہین اُسکو سب ملکر ایسا مضبوط کرلین کہ مخالفین اسلام کے معترضانہ حملون سے بالکل
امن ہوجائے اور سب ملکر تعلیم کے انداز کو ایسا بنائین کہ ہم خُرما و ہم ثواب ہو یعنے
دین اور دنیا دونون ہی درست ہوجاوین اور علوم جدیدہ کی زہریلی ہوا سے بھی بچ جائین م
والسّلام علی من اتبع الہدی۔

قصیدۂ عربیّہ

لروض العلم قد عاد الشباب	واھل العلم طاب لھم مآب
الا یا ندوۃ العلماء طرا	لنا من شانك العجب العجاب
لانك قد دعوت المسلمینا	لنشر العلم فیھم فاستجابو
وکان الجھل منسع الغیافی	ووجه العلم کان له النقاب

رياح العلم كانت راكدات | ونار الجهل كان لها التهاب
واهل العلم صاروا فى ابتذال | واهل الجهل عز لهم جناب
ودب مدارس للعلم هدمت | ودب ندية ولها اضطراب
وصار القوم فى جدل وهذل | وليس لهم سوى الترديد داب
وقد خسروا لوفاق لهم تماما | فضاءت منه هاتيك الرحاب
بنور محمد بزغت شموس | فحاشا ان تجللها السحاب (زمين وسيع)
بلطف الله قد فزنا جميعا | وبان العلم واختفا الارتياب
وقلد جيده بعقود فضل | ووشى روضه فلها الشباب
واهل الجهل قد قلوا وذلوا | واهل العلم قد كثروا وطابوا
ونار الافتراق لفى خمود | وبحر الاتفاق له عباب
فمن والاك يا نادى الكرام | ففى عز وجان له الثواب (آب كثير و دريا)
ومن ناواك يا هادى الانام | تظلله المذلة والعذاب
هداة القوم انتم اجمعونا | وعندى ذلك الحسب اللباب
بناة مكارم انتم وفيما | نحاه رايكم ابدا صواب
لكم شمس العلوم قد استقلت | فقد شرقت بنوركم الشعاب
وانتم مرشد والقوم فذلت | على رغم الحدى لكم الرقاب
بكم شردت هنات منكرات | فليس هناك من شيئ يعاب
يد الله عليكم يا كرامى | كما قال النبى المستطاب
ولا يشقى جليسكوا الرقيب | وبينكم العدائة والكتاب
فيا عجبا لاعداء العلوم | ومن قوم لدعوتهم اجابوا
فراغوا عن صراط مستقيم | وضلوا ثم قد خسروا وخابوا

فمن رھط الفحول وبوالفضول	وھم سیان ان حضروا وغابوا
وظنوا انھم کنز وعلو ما	وایم اللہ ما لھم النصاب
وما من دابھم تحریر علم	وتقریر المباحث والخطاب
ولکن شانھم تذلیل علم	وتنقیص الائمۃ والسباب
وکل الداء ملتمس شفاہ	وداء الجھل لیس لہ الذھاب
ولا نشکو عوائھم الیھم	لان البدر تنبحہ الکلاب

وما کان لکم فی کل وقت
ثناء او دعاء مستجاب

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازی پوری نے دارالعلوم کے ضروریات پر تقریر فرمائی۔ آپکے بیان سے ہر شخص واقف ہی محتاج بیان نہین۔

(۸) پھر سید علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور کھڑے ہوئے اور انھون نے اپنی پرجوش تقریر سے اس بات کو ثابت کیا کہ صوبہ بہار کو دارالعلوم سے کیا کیا فائدے پہونچین گے۔ آخر مین دارالعلوم کی اعانت پر ایسی برجستہ تقریر کی کہ جسکے پاس جو کچھ تہا اُسنے دینے مین دریغ نہین کیا۔ غایت یہ ہی کہ ایک شخص نے دو دھیلے جو اُسکی کمر مین تھے دے ڈالے۔ علاوہ ان عام قومی فیاضیون کے جنکی تفصیل موجب طوالت ہے اسوقت چند بڑی بڑی رقمین بھی موعود ہوئین۔ مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا پانسو۔ مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹر دو سو۔ مولوی سید حسن امام صاحب بیرسٹر ایک سو۔ اور ایک مسلمان و درد مند اسلام ڈپٹی کلکٹر صاحب نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا نہین چاہتے) اپنی پوری ایک ماہہ تنخواہ مبلغ تین سو روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ بعض کارروائیان ناتمام رہگئی ہین اسلیے چوتہا اجلاس بعد نماز مغرب کے ہوگا۔

حسب معمول مدرسے کی مسجد مین وعظ ہوا مگر آج نماز مغرب کے بعد ہی وہ جلسہ برخاست ہوگیا۔ اور سامعین اجلاس کی شرکت کے لیے مقام جلسہ مین واپس آئے۔

اجلاس چہارم

۱۲۔ رجب روز سہ شنبہ ۷ بجے شب سے ۱۱ بجے تک

(۱) حافظ واجد علی طالب العلم دار العلوم نے نہایت ہی پر درد لہجے مین چند آیتین قرآن کی تلاوت کین۔ رات کا سمان۔ آخری الوداعی جلسہ۔ اُسپر یہ دردناک آواز قیامت کا اثر کر رہا تھا جسنے یہ سمان اپنی آنکھون سے دیکھا ہے وہی خوب اسکا اندازہ کر سکتا ہے

(۲) سید شرف الدین احمد صاحب بہاری بیرسٹرایٹ لا کو چونکہ صبح کے وقت موقع نہین ملا اسلیے آپ نے چوتھے اجلاس مین رات کے وقت تقریر کی اگرچہ آپ نے مختصر تقریر کی مگر جو کچھ بیان کیا قل و دل تھا۔ قومی حیثیت سے بھی مسلمانونکو عربی پڑھنے کی ضرورت ہی۔ اس مضمون کو بہت ہی حسن و خوبی سے بیان فرمایا۔

(۳) ابو الخیر محمد اسحاق صاحب میجر والنٹیران بانکی پور نے طلبا کیطرف سے ندوہ کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور آرزو کی کہ گو ہملوگ انگریزی پڑھتے ہین مگر علما اپنے حسن اخلاق سے برابر ہماری دستگیری اور ہماری رفتار و کردار کی نگرانی فرماتے رہین اور ہم تو اُنکے حکم کے تابع اور اُنکے غلام ہی ہین۔ ہم اُنکی جتنی خدمت کرین کم ہی۔

(۴) مولوی حبیب اللہ صاحب۔ ام۔ اے ڈپٹی کلکٹر موتیہاری نے ندوۃ العلما کی تائید مین ایک مضمون پیش کیا مگر افسوس ہی کہ تنگی وقت کی وجہ سے وہ پوری تحریر سُنا نہین سکے اور وہ ہمکو دی بھی نہین اسوجہ سے ہم رودیداد مین اُسکے درج کرنے سے قاصر ہین۔

(۵) اِسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پورنے نہایت ہی دلچسپ تقریر کی خلاصہ اسکا درج ذیل ہے۔

تقریر مولوی سیّد شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو علما کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیے اور علما کو انھین کیسا سمجھنا چاہیے اسکو بہت ہی اچھے عنوان سے بیان فرمایا۔ اور انگریزی خوانون سے علما کے وحشت کرنے کو حق بجانب اور درست ثابت کیا اور فرمایا کہ ہم انگریزی سے رنگے ہوُون مین جو عیوب ہین اُنھین ہمارے علماے کرام اگر ہمارے مہمان ہونے کے باعث بیان نہ فرمائین تو ہم خود بیان کیے دیتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اول تو ہمنے اپنی شکل وشباہت مسلمانوں کی سی نہین رہنے دی اور اسلامی وردی اُتاردی۔ دوم ہم مؤدب نہین ہین۔ تیسرے یہ کہ ہم احکام شرعیہ سے بالکل نابلد ہین حتی کہ نماز جنازہ تک نہین جانتے۔ نماز کو ہم ڈریل (دلیل یعنی سزا جو سپاہی کو غیر حاضری کے باعث دیجاتی ہی) کہتے ہین۔ ہمین ولایت سے واپس آنے پر مولوی کہا جاتا ہی اور ہم نماز تک نہین جانتے ایک تعلیم یافتہ مسلمان سے عدالت مین جرح کی گئی اور پوچھا گیا کہ تم دعاے قنوت جانتے ہو تو اُنھون نے کہا نہین۔ اسپر خیال کیا گیا کہ شاید دعاے قنوت کے بدلے اور کوئی دعا یاد ہو پھر پوچھا گیا کہ فجر کی نماز کی کتنی رکعتین ہین؟ اسکا بھی جواب وہ نہین دیسکے اسلیے ہم آپ اپنا مرض بتائے دیتے ہین۔ علما اسکا علاج کرین نبض دیکھین اور تشخیص کے بعد نسخہ لکھین نسخہ تو بعد تشخیص وہ لکھ چکے ہین اور وہ نسخہ دار العلوم ہے اُس سے ہمکو مستفید ہونا چاہیے اس سے عمدہ موقع ہمکو کب ملے گا۔ آج سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان کے علما اس جگہ جمع ہین ہم انھین پھر کب دیکھین گے۔ آپ ہماری کشتی کے ناخدا ہین ڈبوئین یا سلامتی کے کنارے پر لگائین۔ اور اگر کوئی شوخی ہمسے ہوئی ہو

تو معاف فرمائین۔

اِسکے بعد آپنے الوداعی جملے شروع کیے۔ اللہ اللہ! اُسوقت کا پُرحسرت سمان آنکھون سے خون رُلا رہا تھا۔ "ہمارے علماے کرام اور ہمارے مشائخ عظام! ہم لوگونکی قسمت مین آپ کی زیارت نصیب تھی اِسلیے آپ حضرات نے ہمارے بُلانے سے اتنے دور و دراز کا سفر اختیار کیا۔ زحمتین اُٹھائین اور ہمارے حق مین رحمت بنے اگر ہم لوگون سے آپ مقدس حضرات کی خدمت مین کچھ کمی ہوئی ہو۔ اور ضرور ہوئی ہوگی تو آپ حضرات سے ہمکو پوری توقع ہو کہ معاف فرمائینگے۔ اگر ہم لوگون سے کوئی غفلت کوئی خطا اور کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہو تو للہ اُس سے درگذر کرینگے ؎

تو براے وصل کردن آمدے	نے براے فصل کردن آمدے

آپ حضرات کے مبارک قدم سے نہ صرف ہماری آنکھین روشن ہوئین بلکہ ہمارے دل بھی منور ہو گئے۔ یہ آخری جلسہ ہے اور ہماری الوداعی تقریر ہے۔ ہم لوگونکی آنکھین اِس مقدس جلسے کو عمر بھر یاد کرینگی اور کبھی نہ بھولینگی۔ ہم لوگون کے دلون مین اِس مقدس جلسے کی شان ہمیشہ چٹکیان لیتی رہے گی اور بیقرار رکھے گی۔ اسوقت ہم لوگ رو رہے ہین اور اِس مقدس جلسے کو یاد کرکے عمر بھر روئینگے۔ اِس مکان کی اینٹ اینٹ روتی ہے اور روئے گی۔ مگر تسکین ہے تو اتنی کہ پھر ہمکو یہ مبارک جلسہ کہین نہ کہین ضرور دیکھنا نصیب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

(۶) مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے پہلے اپنا عربی خطبہ پڑھا۔ اِسکے بعد آپ نے اپنی فارسی نظم پڑھی۔ پھر آپ نے علم کے اوصاف بیان فرمائے اور انگریزی خوانون سے علما کے تنفر کی وجہ بتائی۔ آپ کی پُرجوش تقریر سے جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من يلقی الروح علی من یشاء + وتبارک الذی خلق الانسان
وعلمه البیان والانشاء + ارسل الینا من انمحت بنوره اثار الظلام والظمت
وعفت بیأسه اطلال لشرک واندرست + الذی اقام منار الشریعة
البیضاء بالکتاب والسنة + واوضح منهج الملة الغراء بالاحکام السنیة وسننه
فعلیه وعلی آله الکرام والذین اتبعوه من الانام ازکی التحیات واسنی الطیبات
ما لألأت الیعافیر باذنابها فی الفلوات + وبعد لا ریب فی ان ابهی
ماتباهی به الطروس + واحلی ما تشتاق الیه النفوس + ما انطوت علیه
صحائف الاوراق من الطائف الحقائق واعلاق الدقائق + فان الجد
والسعی فی سد ثلمة الدین هما اصل کبیر فی الفوز والنجاح - والکد والعناء
فی اعلاء کلمة الله هما سر عظیم فی الخیر والصلاح کیف وقد تداعت
حیطان منازل العلوم والشرائع + وتهادمت جدران قصور الفنون
والبدائع + ولا یخفی ان ترقیة شؤون المسلمین تنحصر فی نظام الحدود
الشرعیه + واستیصال اصول المبتدعین لایتعدی ابطال المفاسد
البدعیة + فبذلک ما زال النفاق واهله فی ذل وخزی ونقمه + والایمان
واهله فی عز ونصر ونعمة + ولکن ساءنا ما نری ان نیران الکمال
قد خبت نوارها فامسینا فی حنادس اللیالی المدلهمه وغیاهبها
وروض الفنون قد یبست ازهارها فسرنا فی سباسب السماق الوعرة وسباسبها
رحل ذووا الفضل فارتحلوا - وظعن اولوا العلم فانتقلوا - طحنهم الردی -
فثووا تحت طباق الثری - وتوفتهم المنون + فکل سواکب لنا جفون -

فوا اسفی من فراق قوم هم مصابیح الدجی + ویا لهفی علی الذین مضوا وقد کانوا شموس الهدی۔ **شعر**

الا یا حمامات یدعوا لیفه	لقد زدتنی شوقا واصبحتنی حزنا
ترکت جفونی لا تمل من البکاء	علی سادة غابوا برؤیتهم عنا
احن الیهم کل وقت وساعة	واشتاق فی اللیل البهیم اذا جنا

فمجالس العلوم اقوت + ومشاهد الفنون اقفرت + تاوی الیها الثعالب والذئاب وتنعق بها الیوم والغراب۔ **شعر**

قف بالدیار فهذه آثارهم	تبکی الاحبة حسرة وتشوقا

عادت کاعبة التحقیق عاطلا من قلائد غرائب نکت القرآن ومستودعات اسراره۔ وآل امر الدین من واد الی لاحب لا یهتدی بمناره + فالکمال فی تلک الایام ضالة کثیر ناشدها قلیل واجدها وهب انك ظفرت بمن یروق العین بهاء۔ ولکن این هذا ممن تنبو عنه ازدراء۔ وذلك مما نری من استهواء شیاطین الانس واغوالهم فی فیافی معتقدات المؤمنین واحوالهم بحیث لم یبق لاهل الحق فی القرس منزع۔ ولا فی تشاغل اهل الباطل عن البغی مطمع فمن لی بمن یستعطف القلوب النافرة بمعجز البیان ویجمع الاهواء المتنافرة بسحر اللسان + ینهض بقلب هائم + ولا یخاف لومة لائم۔ یحمل فیحتمل ویشمل فیشتمل۔ یصول ولا یرعوی۔ ویرد ولا یرتوی۔ یطفی لهبات نار الفتن التی هی خدعة الصبی عن اللبن۔ یبسط لسانه ویجود بیانه یطیل امتاعه ویشحذ طباعه + یفید علم الاولین روایة + ویصحح آراء الآخرین درایة + لا یطوی سبیل قال وقیل + ولا یرتدع عن قبول الحق بالدلیل یطرد اعداء الدین بمطرد فخلج + ویجری فی مضمار الاخلاص کذی میعة مسرج

يفحم بلغاء الخطباء من الجهلاء يبكم عقلاء الفصحاء من السفهاء۔ يفتح
مقاصير الحقائق بمقاليد البيان، ويسد ابواب نزغ الشيطان بمساعي
البنان، يستخلص له سواد المداد كليل لصدود على الكئيب لولهان
وبياض الكراريس كهلال عيد رمضان، بالفاظ دقيقه رائقة
كشقائق النعمان، ومعان دقيقه لغصن البان، لا بل كقلائد العقيان
او وشاح الجمان، فى البريق واللمعان، فتعود حديقة كماله يانعة
الاثمار ضاحكة الازهار غانية العنادل، جارية الجداول مخضرة
الروابى والبطاح، مبتهجة المساء والصباح يتلطف فى نادية
البراعة فيتذاكر، ويتزين بخلاء السبق فيتشاكر، ينفخ فى عظام القوم
باليه، ويجدد رسوم الديانات خاليه، يخشى وصوله ويرجى
قفوله وتنقر طبوله وتجول خيوله وتضرب خيامه وتخفق
اعلامه فيأسر الاعداء وينقذ الاحباء بكتائب خضراء من غرائب
مخترعاته، وعساكر ملحاء من نفائس مبتدعاته، مرشدا الى
مصالح المعاش والمعاد مسبغا لنعم المعارف على العباد متعبا فكره
بجته فى استخراج المعانى اللائقة مريحا نفوس الخلائق من
خلاج الاوهام الفاهقه، خائضا بحار اسرار التنزيل فيطلع
سالما منغمسا فى غمار رموز التاويل فيرجع غانما متطلعا
الى الايناس مشغوفا بالاقتباس، اللهم يا مفيض الخير والاحسان
ارزقنا الحريا، وابعثه لنا سويا بحرمة النبى وآله الاطهار وصحابه
الاخيار، امين يارب العالمين،

مثنوی مولوی اصغر علی صاحب روحی

ای غایت آرزوی جانها — وی شورش سینهٔ فغانها

ای دردِ تو لذتِ تمنا — وی یادِ تو دولتِ مهنّا

ای داغِ تو پنبهٔ دلِ ریش — وی زخمِ تو مرهم لبِ خویش

ای سوزِ تو آبِ زندگانی — وی شوقِ تو بادِ نوجوانی

آنجا که توئی دوئی نگنجد — نی نی غلطم ـ توئی نگنجد

در راهِ تو هر قدم خرد را — صد خار شکسته در کفِ پا

چون پرده زروی خود فگندی — چو نی برهم زدی بچیندی

پیدا و نهان به مشتِ خاکی — بیرون و درونِ جانِ پاکی

بر شعلهٔ شمعِ رحمتِ تو — پروانه صفت گنه زهر سو

پروردهٔ نعمتِ تو احسان — شرمندهٔ رحمتِ تو عصیان

رازی تو بغیر گفتنی نیست — نازک گهرست سفتنی نیست

شوقِ تو بدل چو آتش افروخت — نه قبهٔ چرخِ نیلگون سوخت

آن بار امانتی که داری — بر دوش نهاده ام بخواری

در کشورِ دل ـ چو خصم راندی — دارای خیال بر نشاندی

اشکم چو زدل سفر گزیده — در عرصهٔ سینه ام دویده

در وادیِ چشم چون قدم زد — خارش زمژه بکف علم زد

دامان چو ربودش از کفِ چشم — بگداختش غیرتِ تفِ خشم

گردیده زحیرتِ تماشا — خمیازه کشِ دمِ تمنا

کو رازِ نهانِ دل عیان کرد — در محفلِ این و آن بیان کرد

نقشِ تو بلوحِ سینه بستم — با غیر طراز کینه بستم
غیرم چو زند رهم به نیرنگ — پهنای امیدِ من شود تنگ
آنرا که لقای تو به پیش ست — بیگانهٔ آشنای خویش ست
دیوانه و دانشش زمین بوس — بیگانه و آشنای ناموس
افتاده و سر بلندِ عالم — آزاده و پای بندِ هردم
آزرده و راحتِ دلِ زار — افسرده و تازه روی دیدار
از تشنگی گرچه مانده در تب — کوثر بگلو دویدش از لب
افتاده میان خار و خاشاک — بشنفته سلامِ ایزدِ پاک
از بادهٔ تندِ شوقِ سرکش — هر رگ به تنش بصد کشاکش
گفتی که زمین و آسمانها — تابد نه چنان مرا که جانها
جانی که شبش بروز آرد — سررشته بدستِ غم سپارد
جانی که بقای خود نخواهد — در فکرِ فنا بغصه کاهد
جانی که ز خود دویده باشد — در دشتِ جنون دویده باشد
جانی که بجود شکسته باشد — از زحمتِ کار رسته باشد
جانی که ز سوزِ آتشِ غم — خونابه بریزدش زهیم
جانی که چو ناله برکشد زار — بشگافدش سقفِ چرخِ دوار
جانی که زبانش چون کند تر — دستان زنیش زند به خنجر
جانی که چو وا کند درِ درد — خون گرمی چاره باشدش سرد
جانی که به بزمِ دشمن و دوست — گوید سخنی چو مغز بی پوست
جانی که چو شرحِ شوق گوید — امید براهِ وصل پوید
جانی که دو کون و هستیش را — چون گرد بسایدش ته پا

برقش چو گداز نقش بندد	بر قلهٔ قافِ قلب خندد
ہر چند کہ نفس ناخوش آہنگ	در پردہ زند رہم بہ نیرنگ
اما خطرم نہ زان کہ دستم	بر دامنِ مصطفےٰ زدستم

خاکسار صغرےٰ علے رُوحی

(۷) مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری نے ندوۃ العلما کی برکتون کو نہایت معقول طریقے سے بیان فرمایا جسکو سُنکر ارکان جلسہ بہت ہی محظوظ ہوئے۔

(۸) اِسکے بعد مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی نے اسلامی اخلاق کے متعلق نہایت ہی موثر وعظ فرمایا اور اسلام کے اگلے کارنامون کا مرقع کھینچدیا۔

(۹) مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے وہ مضامین اور نظمین پیش کین جو اجلاس ندوۃ العلما مین پڑھے جانے کی غرض سے موصول ہوئی تھین اور تنگی وقت کی وجہ سے نہین پڑھی جاسکین۔ اُنمین ہمارے مشہور فاضل مولوی حکیم عبد الحمید صاحب عظیم آبادی کی فارسی مثنوی۔ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کا عربی قصیدہ اور مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی۔ اور مولوی ابو الانوار عبد الغفار صاحب وغیرہ کے عربی قصائد تھے۔ پھر آپ نے اِن لوگون کا شکریہ ادا کیا کہ محض قومی ہمدردی کے خیال ان بزرگوارون نے یہ تکلیف اُٹھائی ہے۔ پھر اُن لوگون کا شکریہ ادا کیا جنھون نے اِس اجلاس مین مضامین اور نظمین پڑھین اِسکے بعد آپنے مضمون "نابینا علماے سلف" کو پیش کیا۔ یہ سب نظمین اور قصیدے اور مضامین علحدہ چھاپے گئے ہین۔

(۱۰) اِسکے بعد حاجی محمد نور الرحمن (خلف الصدق مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب سکریٹری جماعت استقبالی) نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ایک پرجوش قصیدہ پڑھا۔ پڑھنے کا انداز نہایت ہی خوب تھا۔ جن اشعار مین مخالفین کیطرف

کچھ اشارہ تھا اُسکو صدر انجمن صاحب نے پڑھنے سے روک دیا۔ اور مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم نے فرمایا کہ یہ ہمارے مقاصد کے خلاف ہے وہ ہماری نسبت جو چاہے کہین مگر ہم اُنکو کچھ کہنا نہین چاہتے نہ اُسکا سننا پسند کرتے ہین۔ یہ نظم ایک دوسرے مجموعے مین چھاپی گئی ہے۔

(۱۱) عزیز عبد الحق خلف الرشید حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے جسکی عمر دس گیارہ سال سے زائد نہین ہے ایک اُردو قطعہ پڑہا۔ ایک کمسن لڑکے کا اِس روانی سے ایسے بڑے مجمع مین بے رعبی کے ساتھ پڑھنا بالکل حیرت انگیز تھا۔

(۱۲) مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پٹنہ کے چھوٹے بھائی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالے نے ایک فارسی نظم پڑہی ایک دس بارہ برس کے بچے کا فارسی اشعار ایرانی لہجے مین جھوم جھوم کر پڑھنا اور موقع موقع سے الفاظ پر زور دینا سبکو حیرت مین ڈالے ہوئے تہا۔

(۱۳) اِسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور نہایت پر درد لہجے مین یہ تقریر کی: "بزرگان عظیم آباد! جس افسوسناک وقت کے آنے کا کھٹکا تھا اور جو حسرت آمیز گھڑی آنے کو تھی آخر آ ہی گئی۔ اب یہ جلسہ ختم ہونے کو ہے اور یہ بزم درہم و برہم ہوا چاہتی ہے مجھے اجازت ملی ہو کہ مین آپ لوگون کا شکریہ ادا کرون۔ حضرات! ابتدا ہی سے مین اس ندوۃ العلما کے ناچیز خادم مین ہون اِسلیے شروع سے آجتک جتنے جلسے لکھنؤ وغیرہ مین ہوئے سب مین شریک ہوا۔ مین نے نہ صرف ندوۃ العلما کے جلسے دیکھے ہین بلکہ مسلمانونکی دوسری انجمنون مین بھی شریک ہوتا رہا ہون۔ اور ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی بہت سے جلسے دیکھے ہین اسوجہ سے اِس قسم کی مجالس کا جو مجھے تجربہ ہے وہ کم نہین ہے۔ مین بلا تصنع سچے دل سے کہتا ہون کہ جو حالت میرے دل پر یہان طاری ہوئی اور جو اثر یہان پیدا ہوا کفی

باللہ شمس العلما ویسا کہین نہین پیدا ہوا" آخر مین اُنھون نے ندوۃ العلما کیطرف سے
میزبانون کا ایسے موثر الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور ایسے پر درد جملون مین الوداعی تقریر کی
کہ دلون پر تیر و نشتر کا کام کر گئے۔
(۱۴) مولوی نصیرالدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور نے کھڑے ہوکر نہایت
ہی شُستہ الفاظ مین شکریے کا جواب دیا۔
(۱۵) مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ عصا ٹیک کر کھڑے ہوئے
اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ندوۃ العلما کی ترقی کی دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا
مہمانون نے ایک دوسرے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے

	دل کی باتین ہوئین نگاہون مین	دمِ رُخصت زبان تو کھل نہ سکی	

جلسے کے بعد روسا کیجانب سے علما کی دعوتین ہوئین دن کے وقت نواب سیّد
سرفراز حسین خانصاحب رئیس و وائس چیرمین پٹنہ نے اپنی ممانی اہلیۂ نواب یوسف حسین
خان مرحوم کیطرف سے نہایت پُرتکلف دعوت کی اور بعد مغرب اُنھین کی نوتعمیر وخوشنما
مسجد مین وعظ کا جلسہ قرار دیا۔ یہ جلسہ بھی بغایت پُرتاثیر تھا۔ دریادل بی بی نے دوسو
روپیہ نقد دارالعلوم کے نذر کیے خدا انکو دین و دنیا مین جزائے خیر دے اور ہمت مین
برکت عطا فرمائے۔ عام چندے سے کوئی تیس چالیس روپے اس جلسے مین بھی آئے۔
اسکے بعد یکے بعد دیگرے مولوی سید ضمیرالدین صاحب رئیس صدر گلی و سکریٹری جلسہ دعوت
اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ اور مولوی سید شرف الدین صاحب
بیرسٹر بانکی پور کے یہان تکلف کے ساتھ دعوتین ہوتی رہین اور انجمن اسلامیہ بانکی پور کے
ناتمام ہال مین دن کو وعظ کا جلسہ ہوا۔ اور پھر رات کو بھی وعظ کا جلسہ گرم رہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

کارروائی سالانہ جو جلاس ہفتم مین پیش کی گئی

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما۔ اعیان صوبہ بہار! ندوۃ العلما کا یہ پہلا قدم ہی جو اپنے مرکز سے نکلکر دوسرے صوبہ مین آیا ہی۔ ابتک ندوۃ العلما کے چھ جلسے ہو چکے ہین اور وہ سب ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین ہوئے ہین اسواسطے زیادہ تر اہی صوبہ کے مسلمانون کو ندوۃ العلما کے جلسون مین شریک ہونے اور اُس سے مستفید ہونے کا موقع ملا ہے تاہم آپ کو ابتدا سے جو دلاویزی اِسکے مقاصد کے ساتھ رہی ہے اسکا ظہور کئی موقعون پر ہو چکا ہے۔ آپنے ۱۳۱۳ھ مین ندوۃ العلما کے وفد کو دعوت دی اور دلی مسرت کے ساتھ اسکا خیر مقدم کیا جسکا مسرتناک نظارہ اب تک ارکان وفد کی آنکھون کے سامنے پھر رہا ہے۔ آپنے اِسی کے ساتھ ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کو بھی دعوت دی اگرچہ میرٹھ اور شاہجہانپور کے پُرجوش مسلمانون نے اسکا موقع نہین آنے دیا مگر آپکے ارادون مین کمی نہین پیدا ہوئی۔ شاہجہانپور کے جلسے کے بعد آپنے دوبارہ دعوت دی اور اسکو ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے شکرگذاری کے ساتھ قبول کیا۔ مگر افسوس ہے کہ دفعتہً طاعون کے پھیلجانے سے چند دنون کے لیے آپکو اور نیز ارکان ندوۃ العلما کو اپنا ارادہ ملتوی کر دینا پڑا۔ اِس التوا سے بھی آپکی سرگرمی مین کچھ فرق نہین پڑا اور طاعون کے دفع ہوتے ہی آپنے پھر تاریخین مقرر کین حقیقت یہ ہی کہ آپکا عزم و استقلال تحسین و آفرین کے

قابل ہے اور اس سے امید پڑتی ہے کہ وہ صرف جلسے کے انعقاد اور اسکی ظاہری شان و شوکت تک محدود نہ رہے گا بلکہ آپکی دیرپا سرگرمی سے مسلمانون کو زیادہ فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے گا۔

صاحبو! قاعدے کے موافق مجکو آپکی خدمت مین سالگذشتہ کی رپوٹ پیش کرنی چاہیے مگر مین بجاے اس بات کے کہ سالگذشتہ کے موصولہ مجاریہ کی تعداد اور اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی باتین پیش کرکے آپکا وقت ضائع کرون یہ بہتر سمجھتا ہون کہ پہلے مختصر طریقے سے اس بات کو بیان کرون کہ ندوۃ العلما اپنے مقاصد مین اب تک عملی کامیابی کسقدر حاصل کرچکا ہی جس سے آپکو آیندہ کے واسطے مفید نتیجہ نکالنے کا موقع حاصل ہو اور آپ اس بات کا اندازہ کرسکین کہ اس سے مسلمانون کے توقعات پورے ہوسکتے ہین نہین یا نہین اسکے بعد اسکی تمام شاخون کے عملی واقعات کا ذکر کرونگا اور گو کہ ان بے مزہ باتونمین آپ کا کسیقدر وقت صرف ہوگا مگر مجکو امید ہی کہ آپ اسکو بہت دلچسپی سے سُنین گے۔

حضرات! ندوۃ العلما جن ضرورتون کے پورا کرنے کو قائم کیا گیا ہی اور اس سے جو فوائد مسلمانون کو حاصل ہوسکتے ہین وہ اسقدر زیادہ ہین جنکو مین اسوقت بیان نہین کرسکتا صرف دو مقصدونکی طرف آپکا خیال مین رجوع کرانا چاہتا ہون (۱) اصلاح نصاب و طریقہ تعلیم (۲) رفع نزاع باہمی علما۔ اور مین سمجھتا ہون کہ انھین دو مقصدون کے ساتھ مسلمانونکی دینی و دنیوی ترقی وابستہ ہی اسی وجہ سے جس مبارک وقت مین ندوۃ العلما کی بنیاد پڑی ہی اُسوقت یہی دو مقصد پیش نظر تھے پھر رفتہ رفتہ اور مقاصد اضافہ کیے گئے۔

انھین دو مقصدون کو پیش نظر رکھکر ندوۃ العلما کی شش سالہ کارروائیون کو دیکھنا چاہیے کہ اُسنے ان مقصدونکے حاصل کرنے مین کہان تک کامیابی حاصل کی ہے۔

"پہلا مقصد اصلاح نصاب و طریقہ تعلیم ہے" آپکو معلوم ہی کہ جس چیز کی اصلاح کا خیال ندوۃ العلما کے ارکان کو پیدا ہوا تھا وہ انصاف پسند نگاہون مین کیسا ضروری مگر عام طور پر کتنا بڑا جرم

سمجھا جاتا تھا جسکے سامنے خیانت مجرمانہ کی کوئی حقیقت نہین تھی مگر ندوۃ العلما نے اِسکے
نسبت بہت قوت کے ساتھ اپنا خیال ظاہر کیا اور صرف خیال ہی ظاہر نہین کیا بلکہ اِسکی
عملی کوشش شروع کی اور نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ہندوستان کے نامور
اور معزز علما کی رائین اِسکے متعلق حاصل کین جسمین جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب
مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد ۔ مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی ۔ مولانا عبد اللہ
صاحب ٹونکی ۔ مولانا محمد فاروق صاحب چریا کوٹی کی رائین اور تجویزین شامل ہین
اِن سب حضرات نے ندوۃ العلما کی اِس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا کہ نصاب مروجہ
قابل اصلاح و ترمیم ہے گو جزئیات مین کچھ کچھ اختلاف باقی رہا جسکو دور کرنے کے لیے
کئی بار خاص علما کی مجلسین منعقد ہوئین سب سے بڑی مجلس رجب ۱۳ھ ہجری مین منعقد
ہوئی تھی جسمین مولانا عبد اللہ صاحب ٹونکی ۔ مولانا محمد فاروق صاحب چریا کوٹی اور اکثر
مدارس اسلامیہ کے مدرسین موجود تھے ۔ اُسنے تمام تجویزون پر غور کرنے کے بعد جو نصاب
بنایا اُسکی نقلین علما کو بھیجی گئین اور پھر اُنسے رائین لی گئین یہان تک کہ درجۂ ابتدائی کا
نصاب جو بالفعل دار العلوم مین جاری ہے تجویز کیا گیا ۔

اِس نصاب مین جو خوبیان ہین وہ دیکھنے کے متعلق ہین سب کا بیان کرنا مشکل ہے تاہم
بعض خصوصیتین مین ظاہر کرتا ہون (۱) یہ کہ اِسکی مدت خواندگی صرف تین سال کی ہی اگر دس
برس کے سن کا لڑکا اسکو شروع کرے تو تیرہ برس کے سن تک وہ فارغ ہوکر انگریزی
پڑھ سکتا ہی (۲) یہ کہ اسمین کتابین ہر فن کی بہت کم رکھی گئی ہین مگر ایسی کتابین انتخاب کی
گئی ہین جنکے پڑھنے سے استعداد بھی بڑھے اور مسائل کا استیعاب بھی ہو جائے (۳) یہ کہ
سہ سالہ خواندگی کے بعد عربیت اِسقدر ہو جائیگی کہ فارغ شدہ طالب العلم عربی لکھنے پڑھنے
پر بخوبی قادر ہوگا (۴) یہ کہ اِسی مدت مین حدیث ۔ فقہ ۔ فرائض ۔ اخلاق اور عقائد کے
معلومات بقدر ضرورت حاصل ہو جائینگے اور کلام مجید کا ترجمہ بے تکلف کر سکے گا

(ہ) یہ کہ حساب اربعہ متناسبہ وحساب تجارت تک اقلیدس کا پہلا مقالہ اور جغرافیۂ عالم اور تاریخ الخلفا بھی طے ہوجائے گا جو ایسے طلبا کو جو اِسکے بعد انگریزی پڑھنا چاہین گے بہت مدد دیگا۔ اور جو تجارت وغیرہ مین اپنی زندگی بسر کرنا چاہین اُنکے واسطے دینی دنیوی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔

صاحبو! اگرچہ اکثر بلکہ کُل مدارس اِسلامیہ مین جواب تک قائم ہوچکے ہین بعینہ وہ نصاب قائم نہین رکھا گیا جو حضرت ملّا نظام الدین قدس سرہ کا ترتیب دیا ہوا ہے اور اس حیثیت سے وہ بھی جدّت کا دعوی کرسکتے ہین مگر یہ عجیب لطف کی بات ہی کہ ان مدارس کے بانیون اور مہتممون نے نصاب کو زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق کرنے کی جگہ پر اسکو اور پیچھے ہٹا دیا ہی اگر وہی نصاب جو ملا صاحب کا بنایا ہوا ہی بدون اِن چیزدن کے آمیزش کے رکھا جاتا جو بعد مین اضافہ کی گئی ہین اور اُنکی جگہ کچھ بچا لیجاتی جس سے مدت خواندگی مین بہت معقول کمی ہوتی اور کسیقدر وقت بکارآمد چیزدن مین صرف کیا جاتا تو کچھ مضائقہ نتھا مگر اُنھون نے ایسا نہین کیا اِس سے آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ نصاب تعلیم مین سہولت پیدا کرنے کی جگہ کسقدر مشکلات بڑھا دیے گئے ہین اِسی کا نتیجہ ہی مدت خواندگی اور بھی بڑھ گئی ہی اسیوجہ سے وہ لوگ جو اپنی اولاد کو دینی ودنیوی دونون قسم کی تعلیم دلانا چاہتے ہین اپنے مقصد مین ناکامیاب رہتے ہین۔ ندوۃ العلما نے ان سب باتون پر لحاظ کرکے نصاب مرتب کیا ہی۔

اِس نصاب کے اِس زمانے کی ضرورتون کے موافق ہونے کا اس سے صحیح اندازہ ہوسکتا ہی کہ اِسکو نئے خیال کے لوگون نے بھی دل سے پسند کیا ہے۔ مین اسکی شہادت مین نواب محسن الملک بہادر کی ایک تحریر کا اقتباس کرتا ہون جس سے بہتر کوئی شہادت نہین ملسکتی نواب صاحب لکھتے ہین

"مین اِس بات کے بیان کرنے سے خوش ہون کہ اس مدرسے مین درجۂ ابتدائی کا نصاب جو رکھا گیا ہے اسمین صرف تقلید پورانے

مدارس کی نہین کی گئی بلکہ ضروری اور مفید اصلاح کے بعد نصاب تعلیم
قائم کیا گیا ہی اور جو شخص عربی کے مدارس اور اُنکے طریقۂ تعلیم سے
واقف ہی وہ سمجھ سکتا ہی کہ نہایت خوبی سے موجودہ نصاب مین اِصلاح
کی گئی ہے"

طریقۂ تعلیم کی اِصلاح ایسی چیز نہین ہے جو صرف کاغذون پر لکھدینے سے ہوسکے اسکا مدار زیادہ تر عملی کارروائی پر ہے ندوۃ العلما نے اسی خیال سے پہلے یہ بات چاہی تھی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مین طریقۂ تعلیم کی اِصلاح کیجائے اور طلبا کی تربیت کا بھی انتظام ہو مگر چند دنون کے بعد معلوم ہوا کہ مہتممین مدارس اسکو آسانی سے منظور نہین کرینگے جبتک اُنکو کامیابی کے نمونے نہ دکھائے جائین اس خیال سے دارالعلوم کے قائم کرنے کی تجویز کو جو ہنوز اُنکے دماغون مین چکر کھا رہی تھی قوت ہوگئی اور ۱۳۱۳ھ کے جلسے مین یہ تجویز منظور ہوئی اور ۱۳۱۶ھ مین ضرورت پر نظر کرکے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کا افتتاح کیا گیا۔ اس ڈیڑھ برس کے عرصے مین جو کامیابی ہمکو ہوئی ہے اسکا اندازہ نتیجۂ امتحانات سے ہوسکتا ہے اور نیز ایسے قابل حضرات کی شہادت پیش کیجاسکتی ہے جنپر ملک کو پورا اطمینان ہوسکتا ہے اور مین اُنکو دارالعلوم کے رپوٹ مین آپکے سامنے پیش کرونگا اسوقت مین صرف دو صاحبونکی تصدیق پر اکتفا کرونگا کہ جنسے صوبۂ بہار کا ہر شخص واقف ہی۔ نواب بہادر مولوی سید امیر حسن خانصاحب سی آئی اے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا اِن دونون نے دارالعلوم مین تشریف لیجاکر طلبا کے حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہی اور اُنکی قابلیت اور استعداد کو ہر حیثیت سے جانچا ہی آپ انھین سے دریافت کیجیے کہ وہ کس چیز سے متاثر ہوکر واپس تشریف لائے ہین۔ صاحبو! ندوۃ العلما کی چندروزہ کوشش کا ایک غیر محسوس مگر نہایت مفید اثر ملک مین اور [illegible] پایا جاتا ہے جو ہماری کامیابی کا بہت بڑا ثبوت ہی اور وہ ملک و قوم کی گذشتہ اور

موجودہ حالتون پر غور کرتے سے معلوم ہوگا کہ ایک مدت سے عربی علوم اور فنون کی کیا حالت ہی باوجودیکہ جابجا مدارس عربیہ قائم ہین اور ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ شہرونسے گذر کر قریون مین بھی جاری ہوچکے ہین اور ایک لاکھ روپے سے زیادہ قومی چندون کے ذریعے سے مسلمانون کا اُنپر صرف ہو رہا ہے مگر روز بروز علوم مندرس ہوتے جاتے ہین اور جسقدر مدارس کھلتے ہین اُسیقدر مسلمانونکی توجہ انکی طرف سے ہٹتی جاتی ہے اور لطف یہ ہی کہ جو حضرات اس مدارس کے بانی اور مہتمم ہوتے ہین اور بیش قرار چندون سے مدد دیتے ہین وہ خود اپنی اولاد کو مدارس اسلامیہ مین تعلیم دلانا پسند نہین کرتے یہی وجہ ہی کہ ان مدارس مین اس ملک کے لڑکے بہت کم تعلیم پا رہے ہین - تمام طلبا تقریباً غیر ملکون کے باشندے ہین جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے ضروریات زندگی کے پورا کرنے مین ایسے مصروف ہو جاتے ہین جس سے نہ اس ملک کو فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے ملک کے کام کے رہتے ہین اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ وہ مدارس کیا باعتبار نصاب درس کے اور کیا باعتبار طریقۂ تعلیم و تربیت کے اِس اصول پر قائم ہی نہین ہوئے جس سے لوگون کو فائدہ پہونچ سکے ورنہ اہل اسلام کو انسے ہٹنے کی کوئی وجہ نہین تھی۔ مسلمانون کے ہاتھ سے سب چیزین نکل گئین مگر ابھی تک خدا کے فضل سے مذہب اور مذہب کا احترام انکے دلون مین باقی ہے وہ اس بات کے خواہشمند ہین کہ انکی اولاد کو اس طریقے سے تعلیم دیجائے جس سے مذہب کا رنگ بھی انپر چڑھے اور وہ دنیا مین بلند نظری کے ساتھ زندگی بسر کر سکین اسی واسطے وہ مدارس قائم کرتے ہین روپیہ صرف کرتے ہین مگر نمونۂ تعلیم کو اپنی مرضی کے موافق نہ پاکر اس سے خود ہٹ جاتے ہین بہرحال کوئی سبب ہو واقعات یہ ہین کہ باوجود مدارس اسلامیہ کے جابجا قائم ہونے کے علوم عربیہ مندرس ہوتے جاتے ہین اور اگر چند دنون یہ حالت قائم رہتی تو خطرناک حد تک پہونچ جاتی مگر ندوۃ العلما کے قائم ہونے اور مسودۂ دارالعلوم کے

شائع ہونے سے مہتممین مدارس قدیمہ نے جنبش کی اور اپنی حد سے ہٹے بعضون نے اپنے نصاب اور طریقۂ تعلیم مین بہت کچھ اصلاح کر لی ہی اور بعضون نے از سر نو جدید طریقہ سے مدارس کھولدیے ہین چنانچہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے حمیدیہ کا افتتاح کیا اور انجمن نعمانیہ لاہور نے اپنے مدرسے کے قواعد مین کم وبیش ترمیمین کی ہین اور مین نے سُنا ہی کہ مدرسۂ عربیۂ دیوبند کے مہتممین نے (جو ہندوستان کے مدارس عربیہ مین ممتاز حثییت رکھتا ہی) اسکو دار العلوم بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ مدرسۂ امدادیۂ دربھنگہ نے ایک حد تک اپنی تجویز کو وسیع پیمانے پر قائم کر لیا ہی اور انھین اصُول پر چلنا چاہتا ہی جو ندوۃ العلما نے قائم کیے ہین۔ مدرسۂ اسلامیہ فتحپور کے بانی اور مہتمم یہ چاہتے ہین کہ وہ اپنے مدرسے مین دار العلوم کے ماتحت اِسکے نصاب اور قواعد کی پابندی کے ساتھ دار العلوم کی ایک شاخ کھولین۔ اگرچہ مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ حضرات اپنے ارادون مین کہان تک کامیاب ہونگے لیکن اسمین شبہہ نہین کہ یہ امنگ انکو ندوۃ العلما کی اُٹھان سے پیدا ہوئی ہے اور یہ ہماری کامیابی کی بہت بڑی دلیل ہی اور ہم نہایت سچے دل سے اِس بات کے متمنی ہین کہ وہ اپنے ارادون مین کامیاب ہون چشم ما روشن دلِ ما شاد۔

دوسرا مقصد اور نہایت عمدہ مقصد ندوۃ العلما کا اتفاق اور رفع نزاع باہمی ہے مگر آپ جانتے ہین کہ جیسا یہ عمدہ اور ضروری مقصد ہے ویسی ہی اِسکی عملی کارروائی دشوار ہی ندوۃ العلما نے جسوقت اسکا نام لیا اُسی وقت سے غلط فہمیان پیدا ہونے لگین اور بعض لوگونکی ناعاقبت اندیشی سے رفتہ رفتہ مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا مگر ندوۃ العلما نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنی کوشش جاری رکھی اور بجاے اِسکے کہ اِنسے دست وگریبان ہو جاتا اُسنے انکی تمام مخالفتون کو بے پروائی کی نظر سے دیکھا کیونکہ اِسنے پہلے ہی اسباب پر غور کر لیا تھا کہ جن اصلاحون کے وہ خواہشمند ہین وہ اِصلاحین نہین ہین بلکہ اُن لوگونکی غلط فہمی یا ناعاقبت اندیشی کے نمونے ہین ندوۃ العلما کے

اِس طرز و سلوک سے ملک کے سنجیدہ خیال لوگون نے اِسکو دل سے پسند کیا اور اسکی قبولیت بڑھ گئی اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ ندوۃ العلما کی یہ کارروائی نہایت دانشمندانہ اصُول پر مبنی تھی جو بجاے خود اس مقصد کی عملی کارروائی ہے۔

مگر مین اِس سے قطع نظر کر کے ایک ایسے امر کیطرف آپکا خیال رجوع کرانا چاہتا ہون جس سے آپکے ذہن نشین ہو جائے گا کہ ندوۃ العلما خود اِس مقصد کی عملی کارروائی اور اپنے دعوے کی آپ دلیل ہے ع آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

آپکو معلوم ہے کہ ہندوستان مین جسقدر باہمی نزاعین مسلمانون مین برپا ہوتی ہین اور رفتہ رفتہ فوجداری اور مقدمہ بازی اور آخر کو فریقین کی تباہی پر انکا خاتمہ ہوتا ہے اُنکی بنیاد زیادہ تر فروعی اختلافات پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف علما سے شروع ہوتا ہے اِسکے بعد اِنکے ارادتمندون مین (جو اختلاف اور مخالفت مین فرق نہین کر سکتے) منازعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اِس نوبت تک پہونچ جاتی ہے کہ خود اُنکے مقتداؤن کا اُنپر قابو نہین باقی رہتا اگر ابتدا ہی سے اختلاف حد اختلاف سے متجاوز ہو کر بازیچۂ عوام نہ بنتا تو اِسکی نوبت نہ آتی۔

یہ بھی آپکو باور کرنا چاہیے کہ علما کا باہمی اختلاف جو مناظرے کی حد سے کبھی نکلکر مجادلہ و مکابرے تک پہونچ جاتا ہی اسکا اصلی سبب یہ ہی کہ اب تک علما کی جماعت مین ربط و اتحاد کا کوئی خاص سِلسلہ نہ تھا جسکی وجہ سے ایک کو دوسرے کے حالات اِسکے خیالات اِسکی پاکبازی اور تدین سے واقفیت نہین تھی اور فطرت انسانی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی حالتمین مخالف کی ایک صورت مثالی ذہن مین آجاتی ہے اور ان اوصاف غیر واقعیہ سے اسکو متصف مان لیا جاتا ہی جنکی بنا سُنی سُنائی باتون پر ہوتی ہے اور اسکے خیال سے نفرت اور وحشت کا مادہ پیدا ہوتا ہی اور فروعی اختلاف پر خیالی ضمیمہ لگا کر مخالفت کی بنیاد قائم کردی جاتی ہے۔ اب کہان ہی وہ خیر القرون جسمین معمولی سے معمولی باتون مین بھی روایت

و درایت کے اصول کا برتاؤ کیا جاتا تھا لیکن جب ندوۃ العلما ہر سال اسقدر پاکیزہ مشرب اور بلند خیال علما کو جتنے کہ اسوقت مجتمع ہین اور آپ انکی زیارت کو آنکھون کا سرمہ بنا رہے ہین ایک جگہ جمع کرتا ہے اور ایک جگہ مجتمع ہونے سے انکو تبادلۂ خیالات کا موقع ملتا ہے تو ناممکن ہے کہ ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت پیدا ہو اور انکا باہمی اختلاف مخالفت کی حد تک پہونچے اور وہ اس بات کو جائز رکھین کہ اپنے ارادتمند دوسرے کی تضلیل و تذلیل کے درپے ہون مین اسکو اصول موضوعہ کے طور پر آپسے منوانا نہین چاہتا بلکہ اسکو واقعات سے دکھا سکتا ہون مگر چند واقعے بیان کرکے آپ کا زیادہ وقت لینا نہین چاہتا صرف وہ واقعے بیان کرونگا جو آپ کے صوبے یا اسکے قریب قریب کے ہین -

آپ کو معلوم ہے کہ چند سال بیشتر مولوی امانت اللہ صاحب غازیپوری اور مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی کے باہم کیسی شرمناک نزاعین برپا تھین جنکی وجہ سے فوجداریان ہوئین - مقدمہ بازیان ہوئین مسجدین تقسیم کی گئین اور اُن دونون کا ایک جگہ جمع ہونا دشوار ہوگیا - مگر ندوۃ العلما کے دوسرے سالانہ جلسے مین جب یہ دونون صاحب تشریف لائے اور جس مقصد سے آئے تھے اسکو خوب سمجھ لیا تو نہایت آسانی کے ساتھ ہزارون آدمیون کے سامنے دونون نے معانقہ کیا اور تلافی مافات ایسی خوبی سے کی کہ پھر نفس واپسین تک مولوی امانت اللہ صاحب مرحوم و مغفور نے اور اب تک مولوی محمد ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالے نے ان شرمناک ہنگامون مین پڑنا پسند نہین کیا ممکن ہے کہ اس واقعے کو شخصی واقعہ قرار دیا جائے مگر جو لوگ ان حضرات کے وسعت اثر سے واقف ہین (اور آپسے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے) وہ اس بات کو باور کر سکتے ہین کہ یہ معانقہ دو آدمیونکا معانقہ نہ تھا بلکہ لاکھون کا جو صرف ندوۃ العلما کی برکت ہے -

مین آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ یہ اتفاق باہمی بے اثر نہین رہا نہ وہ اب اگلی سے نزاعین ہین نہ فوجداریان نہ مقدمہ بازیان اگر دو ایک جگہ مقامی خصوصیتونکی

وجہ سے جنگ و جدل کی نوبت آجاتی ہے تو وہ بہت جلد فرو ہو جاتی ہے اور امید ہے
کہ جسوقت ہمارے علماے کرام اور مشائخ عظام جنکی نورانی صورتین اس جلسے کو روشن
کررہی ہین اور نیز وہ بھی جو اس جلسے مین تشریف نہین لاسکے جب اپنے اپنے حدود اثر
مین اس بات کا لحاظ رکھینگے تو ان ہنگامونکا ذکر بھی آپ نہ سنین گے۔

مگر صاحبو! ندوۃ العلما نے اپنے مقاصد کے وسیع دائرے سے امور سیاسیہ کو مطلقاً
باہر رکھا ہے اور یہ اسکے دستور العمل ہی کا جزو نہین ہے بلکہ اسنے اپنی شش سالہ کارروائی
سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکے قول اور عمل مین کچھ تفاوت نہین ہی۔ ندوۃ العلما
کے ارکان اس بات کو اچھے طور پر سمجھتے ہین کہ اہل اسلام کے ترقی کرنے مین
جو چیز حارج ہے وہ جہالت اور نا اتفاقی ہے اسی وجہ سے اُنھون نے انھین دونونکو
پیش نظر رکھکر اپنی کارروائی کا آغاز کیا ہے اور اس سے ناواقف نہین ہین کہ وہ
اپنی ترقی کی رفتار کو صرف حکومت کے سایے مین بڑھا سکتے ہین اور گورنمنٹ
کی مہربانی سے جو امن و آزادی انکو حاصل ہوئی ہے اس سے اُسیوقت فائدہ اُٹھا
سکتے ہین جبکہ وہ امور سیاسیہ سے علٰحدہ رہکر کارروائی کرین۔

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما! اگرچہ مین نے ندوۃ العلما کے مقاصد سے
بہت اختصار کے ساتھ بحث کی ہے لیکن مجکو اندیشہ ہے کہ مین نے آپکا زیادہ وقت
لیا اسواسطے اب مین اسکی کارروائی بابت سالگذشتہ کے آپکے سامنے پیش کرتا ہون

تعمیل تجویزہاے منظور شدہ

سالگذشتہ مین شاہجہانپور کا جلسہ جس کامیابی کے ساتھ ہو چکا ہے
اُسکی روداد چھپوا کر شائع کر دی گئی ہے۔ اس جلسے مین صرف
دو تجویزین منظور ہوئی تھین اول یہ کہ شاہجہانپور کی گورنمنٹ
اسکول مین تعلیم دینیات کا انتظام کیا جائے دوسرے یہ کہ نواب محسن الملک نے علیگڈھ یونیورسٹی
کا خاکہ بغرض استصواب بھیجا ہے وہ چند اہل الراے کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ غور کرکے

ایسا نصاب مرتب کردین جو مسلمانون کے دینیات و علوم مشرقیہ کی ضرورتونکو پورے طور پر حاوی ہو اور بعد تجویز اس نصاب کو جلسۂ انتظامیہ مین پیش کرین اور جلسۂ انتظامیہ بعد غور و بحث کے جو امر طے کرے وہ نواب محسن الملک کے پاس منجانب ندوۃ العلما بھیجا جائے پہلی تجویز کی تعمیل جس خوبصورتی کے ساتھ ہوئی ہے اسکا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہین کہ اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد مولوی شاہ عبد الواحد خانصاحب رئیس شاہجہانپور نے خاص اس کام کے لیے ایک سو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد اپنی جائداد موقوفہ سے علیحدہ کر کے ندوۃ العلما کے سپرد کردی اور ندوۃ العلما نے اسکا انتظام معین الندوہ شاہجہانپور کی ذمہ داری مین دیا اور اسنے ۱۶- اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بعد خط و کتابت ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کے گورنمنٹ اسکول مین تعلیم دینیات کی شاخ کھولدی اور مولوی محمد ناصر صاحب شاہجہانپوری کو اس کام کے لیے مقرر کیا چنانچہ وہ اب تک جاری ہے اور اسکی یہ کارروائی دوسری انجمنون کے لیے قابل تقلید ہے - دوسری تجویز کی تعمیل اب تک نہین ہوئی اور اسکا بڑا سبب یہ ہی کہ دینیات اور علوم مشرقیہ کا نصاب بنانا اس بات پر موقوف ہی کہ یونیورسٹی کے متعلق جو امور حامیان یونیورسٹی کے نزدیک زیر بحث ہین طی ہو جائین تاکہ وقت اور فرصت کے لحاظ سے نصاب مرتب کیا جائے -

جلسہای انتظامیہ

جلسۂ شاہجہانپور کے بعد سال زیر بیان مین چار جلسے انتظامیہ مختلف اوقات مین منعقد ہوئے اور ہمین زیادہ تر دار العلوم کے نصاب درس طریقۂ تعلیم نظم و نسق دار الاقامہ - انتخاب مدرسین اور قواعد داخلۂ طلبا وغیرہ پر غور و فکر کیا گیا اور انتظام مین خوش اسلوبی پیدا کرنے کے متعلق تدبیرین سوچی گئین جنکو آپ دار العلوم کی رپورٹ مین مفصل پائینگے یہان پر صرف چند امور مہمہ کا ذکر کرنا مناسب ہی -

(۱) سب سے پہلا کام اس جلسے نے یہ کیا کہ مولانا محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی

کو مدرس اوّل مقرر کیا جو تبحر علمی۔ وسعت معلومات اور طریقۂ تعلیم مین نہایت بلند پایہ رکھتے
ہین (۲) طلبا کے حفظ صحت کی نگرانی اور علاج کے لیے حکیم خورشید علی صاحب لکھنوی کو
تکلیف دی جو مدرسے کے قریب رہتے ہین حکیم صاحب نے اِس خدمت کو بلا معاوضہ منظور
فرمایا اور از راہ ہمدردی کے روز ایک بار اور ضرورت کے وقت کئی بار دار العلوم مین
تشریف لاتے ہین (۳) دار العلوم کے انتظام کے لیے ایک کارکن کمیٹی مجلس دار العلوم کے
نام سے قائم کی جسکے ممبر ارکان انتظامیہ مین سے وہ حضرات منتخب کیے گئے جو دار العلوم
کی خدمت مین اپنی اوقات کا اکثر حصّہ صرف فرماتے ہین (۴) مجلس دار العلوم کے قواعد
بنائے جو چھپوا کر شائع کر دیے گئے ہین (۵) جایداد ہای موقوفہ کے متعلق قانونی کاروائی
واسطے ناظم ندوۃ العلما کیطرف سے جو جایداد موقوفہ کے متولی ہین مولوی مسیح الزمانخان
صاحب رئیس شاہجہانپور مولوی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی عبدالحی
صاحب وکیل حیدرآبادی مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی غلام محمد صاحب
ہوشیارپوری کو مختار مقرر کر دیا گیا (۶) مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی کو محاسب
قرار دیا گیا تاکہ وہ ہفتہ وار حساب کو جانچا کرین (۷) یہ تجویز منظور کیگئی کہ دار العلوم مین
زبان انگریزی کی بھی تعلیم دیجائے اور اسکا خاکہ ایسا بنایا جائے جس سے یہ معلوم ہو سکے
کہ دار العلوم مین اِسکی تعلیم کس طریقے سے ہو سکے گی۔

اِس بیان سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہین کہ اجلاس عام کے بعد ارکان
ذمہ دار اپنے اپنے گھرون مین جا کر بیٹھ ہی نہین رہے بلکہ ندوۃ العلما کی خدمتون مین
اُنھون نے اپنی اوقات کا بہت بڑا حصّہ صرف کیا ہی۔

کارروائی مجلسہای ماتحت

مجلسہای ماتحت کی کارروائی بیان کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری
ہی کہ ابتک ایکیس مقامون پر معین الندوہ کے نام سے ماتحت
ندوۃ العلما کی مجلسین قائم ہو چکی ہین مگر افسوس ہی کہ اُنمین سے بہت سی

مجلسین دوسری انجمنونکی طرح خاموش ہین بلکہ بعضون کا وجود صرف صفحۂ کاغذ پر رہگیا ہے اور بعضونکی کارروائی صرف اسی امر تک محدود ہے کہ اجلاس ندوۃ العلما سے بیشتر اعلان واشتہارات وغیرہ کی اشاعت مین کچھ مدد دین۔

جو انجمنین اپنی کارروائی مسلسل جاری رکھتی ہین اور جنھون نے سال زیر بیان مین ندوۃ العلما کو مدد دی ہے اُنمین سب سے زیادہ قابل ستایش (۱) شملہ کی معین الندوہ ہے اسنے مثل سالگذشتہ کے سال زیر بیان مین بھی بہت بلندی پر اپنی کارگزاری کا اظہار کیا ہے اور مختلف وقتون مین سیکڑون روپیہ وصول کرکے دفتر مین روانہ کیے ہین اسمین مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی کی بیش بہا خدمت کو بہت کچھ دخل ہی جو اس انجمن کے معزز رکن ہین۔ مولوی صاحب ممدوح نے اپنی عالی حوصلگی سے اس بات کو بھی منظور کیا ہی کہ اسکول کی بڑی تعطیل مین ندوۃ العلما کی جس قسم کی خدمت اُنسے لیجائے انجام دینگے چنانچہ جس مدرسے سے انکو تعلق ہے اسکے بند ہونے کے بعد انھون نے ناظم ندوۃ العلما کی خواہش کے موافق پنجاب کا دورہ کیا آپ سُنکر متعجب ہونگے کہ ماہ رمضان مین جبکہ ہم اپنے گھرون مین آسایش کے ساتھ بسر کرتے تھے پنجاب کا گشت لگا رہے تھے اور لطف یہ ہی کہ مولوی صاحب کی شادی کو پندرہ دن سے زیادہ نہ گذرے ہونگے کہ انکو یکایک دورے کے لیے نکلنا پڑا اور اُنھون نے کچھ حق خدمت نہین لیا میرے نزدیک وہ تمام ارکان کے دلی شکریے کے مستحق ہین۔ ہماری اقبالمندی کے زمانے مین اسکی مثالین کثرت سے ملسکتی تھین مگر اب ایک بھی نہین۔

(۲) معین الندوہ شاہجہانپور جیسا کہ مین ابھی بیان کرچکا ہون ۱۶- اکتوبر ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور مین تعلیم دینیات کی شاخ کا افتتاح کیا اور مولوی شاہ عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور و صدر انجمن معین الندوہ کی فیاضی سے مولوی محمد باصر صاحب کو معلّم دینیات مقرر کیا حقیقت یہ ہے کہ اس انجمن کی کارروائی قابل تقلید ہے اگر انجمنہای ماتحت

اپنے اپنے اضلاع مین اسکا انتظام کرین تو مسلمانون کو معتد بہ فائدہ پہونچ سکتا ہی۔

(۳) معین الندوہ بانکی پور و پٹنہ نے سال زیر بیان مین جو خدمتین کی ہین اُنھین کا یہ نیتجہ ہے کہ آج ہزارہا مسلمان اِس وسیع مکان مین مجتمع ہین اور صدہا علماے کرام و مشائخ عظام کے انفاس متبرکہ سے مستفید ہو رہے ہین انکی میزبانی کے لیے کئی ہزار روپیہ جمع کیا اور اپنے صرف سے ضلع مظفر پور و دربھنگہ مین واعظ روانہ کیے تاکہ ندوۃ العلماے مقاصد لوگون کے دلنشین کرکے جابجا مجلسہای ماتحت قائم کرین چنانچہ مولوی عبد الغفور صاحب داناپوری کی کوشش سے کئی مقامون پر مجلسین قائم ہو چکی ہین۔

(۴) معین الندوہ اسلام پور نے بھی سال زیر بیان مین ندوۃ العلما کے مقاصد و فوائد کی اشاعت مین سرگرمی کے ساتھ کوشش کی ہو اور مین نہایت خوشی سے اس بات کے ظاہر کرنے پر آمادہ ہون کہ اِسکے سکریٹری مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور کی کوشش سے اس نواح مین ندوۃ العلما کا اثر بہت زیادہ پھیل گیا ہے اور ایک حد تک ندوۃ العلما کو مالی مدد بھی حاصل ہوئی ہے۔

علاوہ ان ارکان اربعہ کے انجمنہای معین الندوہ امرتسر۔ کرنال۔ پانی پت بھلوراور وزیرآباد نے بھی چندہ رکنیت کی فراہمی اور اشاعت مقاصد مین کم و بیش توجہ کی ہی۔

دورۂ وفود

سال زیر بیان مین صرف اضلاع روہیلکھنڈ مین وفود روانہ کیے گئے سب سے پہلے بریلی وفد بھیجا گیا اسمین خود ناظم ندوۃ العلما اور مددگار ناظم و دیگر ارکان کا انتظامیہ شریک ہوئے تھے اِس وفد کا خیر مقدم روساے بریلی نے دلی مسرت کے ساتھ کیا اور اگرچہ اثناے قیام بریلی مین بہت زیادہ چندہ وصول نہین ہوا مگر مسلمانان بریلی اِسکے جلسون مین بہت دلچسپی سے شریک ہوئے اور اُنھون نے مختلف طریقون سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ جناب شاہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ نیاز احمد صاحب چشتی نظامی اگرچہ اپنی معذوری کیوجہ سے جلسون مین تشریف نہین لائے مگر ایک موقع پر

اُنھون نے ندوۃ العلما کے مقاصد کے ساتھ بہت ہمدردانہ لہجے مین اتفاق ظاہر کیا اور اسکی کامیابی کے لیے دعا فرمائی۔

یہی وفد بریلی سے چندوسی گیا۔ چندوسی ایک بہت چھوٹا مقام ہے مگر مولوی عبدالحی صاحب بدایونی وکیل چندوسی کی توجہ سے اِسنے توقع سے زیادہ کامیابی حاصل کی صاحب کلکٹر بہادر مرادآباد کی عنایت سے ٹون ہال مین اسکا جلسہ قرار پایا تھا اور یہین سکریٹری صاحب و وایس چیرمین مینوسپل بورڈ بھی شریک تھے اِس جلسے مین علاوہ معمولی چندے کے ایک دوکان سات سو روپے قیمت کی وقف ہوئی اور سب سے زیادہ پرلطف نواب محمد حسین خانصاحب رئیس مرادآباد کا چندہ تھا نواب صاحب ممدوح جس گھوڑے پر شرکت جلسہ کے لیے تشریف لائے تھے اُسکو ویسے ہی کسا کسایا چھوڑکر پیادہ پا چلے گئے اور گھوڑا دارالعلوم کی امداد کے لیے فی سبیل اللہ نذر کر دیا۔

چندوسی سے فارغ ہوکر یہ وفد بتحریک نواب وقارالملک بہادر کے امروہے گیا یہان بھی جلسے ہوئے اور گیارہ سو روپے سے زیادہ چندہ جمع ہوا۔ اِسکے بعد آنولہ شاہ آباد اور بعض بعض قصبات شاہجہانپور مین دورہ کرنے کا خیال تھا مگر گرمی نے ارکان وفد کو ایسا بدحواس کر دیا کہ امروہے پہونچکر علالتین شروع ہوگئین اسوجہ سے یہین سے دورہ ختم کر دیا گیا۔ البتہ ندوۃ العلما کی جانب سے پنجاب کی دو معزز انجمنوں کی شرکت کے لیے سفارت بھیجی گئی انجمن نعمانیۂ لاہور کی شرکت کے لیے مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی شرکت کے لیے مولوی عبدالحمید صاحب فرنگی محلی اور مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی بھیجے گئے۔

انتظام جایدادہای موقوفہ

آپ کو معلوم ہے کہ جب غازی پور ندوۃ العلما کا وفد بھیجا گیا تھا اُسوقت مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اپنا بنگلہ چار ہزار روپیہ کی قیمت کا دارالعلوم کے واسطے وقف کر دیا تھا اور اُسی وقت

اپنا قبضہ اس سے اُٹھاکر ارکان معین الندوہ غازی پور کو قبضہ دلا دیا تھا معین الندوہ نے اس مکان مین ڈپٹی افضال الحق صاحب کو بکرایہ لعہ ۵ ماہوار کے ٹھیرا دیا تھا مگر چونکہ اس بنگلے مین اصطبل نہین تھا اور بنگلے کے شکست و ریخت کی مرمت کی بھی ضرورت تھی اسواسطے متولیان وقف اسکا کرایہ اصطبل کے بنانے اور شکست و ریخت کی مرمت مین صرف کرتے رہے - ایک سال کے بعد مولوی محمد عثمان صاحب سکریٹری معین الندوہ کا انتقال ہو گیا - اس خبر کے معلوم ہوتے ہی مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری غازی پور بھیجے گئے مولوی صاحب کی کوشش سے معین الندوہ کا جلسہ ہوا اور بجاے مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم کے مولوی امین اللہ صاحب وکیل اسکے سکریٹری اور بجای مولوی شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کے مولوی ابوالخیر صاحب صدر نشین قرار دیے گئے - مگر مولوی محمد عثمان صاحب کے انتقال کر جانے سے تعمیر و مرمت کا حساب نہین مل سکا ڈپٹی صاحب مذکور کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ انکا کچھ روپیہ فاضل صرف ہو چکا ہے بعد داے روپیہ کے ڈپٹی صاحب بنگلہ سے اُٹھ گئے اور مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اسکو کرائے پر لے لیا اُسوقت سے اب تک ﷲ ۵ بابت کرائے کے ندوۃ العلما کو وصول ہو چکے ہین مگر ہنوز اسکا حساب مکمل نہین ہے -

(۲) ایک جایداد اورنگ آباد ضلع گیا مین مولوی محی الدین صاحب سب ڈویزنل افسر کی توجہ سے وقف ہوئی تھی جسمین مقامی ضرورتون کو نکالکر ایک حصہ دارالعلوم کے واسطے رکھا گیا تھا مگر ڈپٹی صاحب ممدوح کے تبدیل ہو جانے سے اسکی کارروائی ناتمام رہگئی اور کچھ جھگڑے بھی شروع ہو گئے اس سال پھر کوشش کی گئی ہے اور مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل وسکریٹری معین الندوہ نے اُمید دلائی ہے کہ جلد اسکی کارروائی ہو جائے گی -

(۳) شاہجہانپور مین جو جایدادین وقف ہوئی ہین انکی فہرست روداد سال ششم کے

ساتھ مین شائع کر چکا ہون انکے متعلق اِسوقت صرف اسقدر ظاہر کرنا ہے کہ انمین سے صرف مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور کی جائدا د موقوفہ اور ملک سخاوت علیخان صاحب کی جایدا د موقوفہ کی تکمیل ابھی نہین ہوئی اور باقی سب جایدا دونکی دستاویزین مکمل ہوچکی ہین اور انکا داخلخارج بھی ہوگیا ہے دستاویزین ابھی تک مولوی مسیح الزمان خان صاحب کی تحویل مین ہین جو بغرض داخلخارج کے بھیجی گئی تھین۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب کی جائدا د کی تکمیل اب تک اسوجہ سے نہین ہوئی کہ یہ جایدا د حقیقت مین مولوی صاحب کی نہین ہے بلکہ انکی بیگم صاحبہ کی ہے جو حیدر آباد مین تشریف رکھتی تھین اب وہ وہان سے تشریف لائی ہین اور اُمید ہو کہ اب اِسکی تکمیل بھی جلد ہو جائے گی بیگم صاحبہ نے اس جایداد سے قبضہ اُٹھا لیا ہے اور اسکا انتظام بھی مختاران ندوۃ العلما کے سپرد کر دیا ہے۔ ملک سخاوت علیخان صاحب سے بھی اُمید ہو کہ اپنی جائداد کے متعلق تکملہ دستاویز کا جلد کرا دینگے۔

ان جایدادون کا انتظام مولوی عبدالواجد خانصاحب اور مولوی مسیح الزمان خانصاحب کے زیر نگرانی ہے اور بغرض تحصیل وصول کے میان عبدالغنی صاحب شاہجہانپوری کو بطور کارندے کے رکھ لیا گیا ہے اور عام انتظام کے لیے ناظم ندوۃ العلما کی طرف سے حسب منظوری جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۷۔ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ کے مولوی مسیح الزمانخانصاحب مولوی عبدالواجد خانصاحب۔ مولوی عبدالحی صاحب وکیل۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کے نام مختار نامہ عام کر دیا گیا ہے تاکہ کارروائی مین کچھ دقت نہو۔

(۴) چند وسی مین زوجۂ کلن خان نے ایک دوکان سات سو روپیہ قیمت کی وقف کی تھی جسکی آمدنی مبلغ سالانہ ہے اسکا انتظام مولوی عبدالحی صاحب وکیل نے براہ مہربانی اپنے ذمے لیا ہے۔

عام حالات

کارروائی مذکورۂ بالا سے آپکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اس سال بھی وفود اور وکلا کے دورے اچھے طور پر نہین ہوئے مگر بہ نسبت سالہاے گذشتہ کے مسلمانون نے ندوۃ العلما کے ساتھ زیادہ دلاویزی ظاہر کی ہے جسکی کیفیت موصولہ اور مجاریہ اور ارکان چندہ دہندگان کی تعداد سے معلوم ہوسکتی ہے۔

سال زیر بیان مین جو خطوط باہر سے دفتر مین آئے انکی تعداد (۱۱۴۷) اور جو دفتر سے باہر روانہ کیے گئے اُنکی تعداد (۲۵۰۰) اور جو کتابون کے پلندے بھیجے گئے اُنکی تعداد (۱۲۳۲) تھی اور کُل چندہ دہندگان کی تعداد (۱۸۹۴) تھی اِسکے علاوہ چند حضرات رُکن اعزازی ہین جنکے اسماے گرامی روداد سال ششم مین شائع ہوچکے ہین اور خوشی کی بات یہ ہو کہ اِس سال مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ کا نام اس فہرست مین اضافہ ہوا ہے اور جناب ممدوح نے اِسکو خوشی سے قبول کیا ہو جیسا کہ انکی تحریر مورخہ ۹ - جمادی الثانیہ ۱۳۱۷ھ سے ظاہر ہے مگر اِسکے ساتھ ایک حادثۂ عظیم بھی ہے جسکے بیان کرنے سے مین چشم پوشی نہین کرسکتا اور وہ ہمارے شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب چشتی تھانوی مہاجر مکہ مشرفہ کے انتقال پُر ملال کا حادثہ ہے جو ہندوستان کے علما و مشائخ کے سرگروہ اور ندوۃ العلما کے سرپرست و مربی تھے اور ابتداے قیام ندوۃ العلما سے روز وصال تک اپنی ہمت اور توجہ سے ندوۃ العلما کو فائدہ پہونچاتے رہے ندوۃ العلما کے ساتھ جناب ممدوح کو جو خصوصیت تھی وہ اِس سے ظاہر ہے کہ اِسکے حالات سُننے کے وہ ہمیشہ مشتاق رہتے تھے اور جب کبھی خط پہونچنے مین دیر ہوتی تھی تو خود پیشقدمی فرماتے تھے جن تحریرون مین آپنے اِسکے متعلق اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہین وہ برق اللامع مین چھپ گئے ہین اور اب ہم لوگونکی تسکین کا وہی ذریعہ ہوسکتے ہین انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایک دوسرا بہت سخت حادثہ شمس العلما مولانا محمد نعیم صاحب نظامی فرنگی محلی کے انتقال کا ہی

جو ملک العلما مولانا عبد العلی بحر العلوم کے پروتے اور بزرگان فرنگی محل کے یادگار ندوۃ العلما کے رکن اعزازی تھے۔ لکھنؤ کے جلسے کے بعد آپنے علما مشائخ اور ارکان ندوۃ العلما کی جس محبت سے دعوت اور جس شفقت سے مہمانداری فرمائی تھی اسکا مزہ اب تک ان حضرات کو یاد ہی۔ آپنے اپنے پوتے مولوی محمد عالم مرحوم اور مولوی محمد اسلم سلمہ کو ارکان ندوہ کے استقبال اور اہتمام دعوت کی اجازت دی تھی اور مولوی عبد الحمید صاحب فرنگی محلی نے اپنے داماد اور بھتیجے کو خدمت افتا کے قبول کرنیکی اجازت دی جو ابتک اس خدمت کو انجام دے رہے ہین

دار العلوم

دار العلوم کا افتتاح جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ مین ہوا تھا مگر درحقیقت اسکی کارروائی کا آغاز شوال ۱۳۱۲ھ سے ہوتا ہے اسلیے اسمین کچھ مبالغہ نہین کہ جو رپورٹ مین آپکی خدمت مین پیش کرنا چاہتا ہون یہ اسکی پہلی رپوٹ ہی۔ مین مناسب سمجھتا ہون کہ کارروائی سالانہ کے بیان کرنے سے پہلے یہ عرض کرون کہ دار العلوم کا خیال کیونکر پیدا ہوا اور اس سے کیا مقصود ہی۔ اگرچہ اسکی بیان کرنے مین انھین باتون کا اعادہ کرنا پڑے گا جو بارہا بیان کی گئی ہین مگر ایک ایسے مجمع مین جیسا کہ اسوقت ہی اور ان لوگون کے سامنے جنکو غالباً پہلی بار اس جلسے کی شرکت کا اتفاق ہوا ہے اعادہ کرنا فائدے سے خالی نہین ؎ ہو المسک ما کررتہ یتضوع۔

صاحبو! ہندوستان مین مدارس اسلامیہ کثرت سے جاری ہو چکے ہین انکے ہوتے ہوئے بظاہر اس بات کی حاجت نہین تھی کہ ندوۃ العلما بھی ایک مدرسے کا افتتاح کرے جسمین علوم و فنون مشرقیہ کی تعلیم دیجائے لیکن جب آپ ملک کی ضرورتون کا لحاظ کرین پھر ان طلبا کے سرمایۂ علم و عمل پر غور کرین جو ان مدارس سے فارغ ہو کر نکلتے ہین تو یہ راز آپ پر مخفی نہین رہ سکتا کہ باوجودیکہ ہندوستان مین قدم قدم پر عربی مدرسے جاری ہین اور ہر سال

بیسیون طالب العلم اسنے فارغ ہو کر نکلتے ہین اور اپنے وعظ و ہدایت تدریس و تصنیف سے مسلمانون
کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرتے ہین اور خود ان علمی ذخیرون سے مستفید ہوتے ہین جو
کسی زمانے مین نادر الوجود تھے مگر علمی حیثیت سے انکو اگلے علما سے کچھ مناسبت نہین
سو پچاس برس پیشتر جس شان اور مرتبے کے علما بکثرت ہوتے تھے ویسے اب ایک دو
بھی نظر نہین آتے نہ انکو اعلی درجے کی قابلیت نصیب ہوتی ہے نہ انکے اخلاق و عادات سے
متانت اور شایستگی کا اعلی نمونہ قائم ہوتا ہے نہ دنیا کے حالات اور واقعات سے واقفیت
رکھتے ہین بلکہ خود اپنی ضرورت زندگی کے پورا کرنے مین دنیا دارون کے محتاج اور دست نگر
بنجاتے ہین اور آخر کار ذلت اور حقارت کی نگاہین انپر پڑنے لگتی ہین اور انکی ہدایت و
ارشاد ناقابل التفات سمجھی جاتی ہے اِسیوجہ سے مسلمانون کی اخلاقی حالت روز بروز بتر
ہوتی جاتی ہے اِنکے معاملات اصول راستبازی سے دور ہوتے جاتے ہین باہمی ہمدردی
مفقود اور ادای حقوق کا سلسلہ یک قلم مسدود ہوتا جاتا ہے اور زمانے کی ضرورتین انکو مجبور
کرتی جاتی ہین کہ وہ مغربی علوم و فنون کی روشنی مین نشو و نما پائین اور اپنی اولاد کو شروع
سے ایسی تعلیم دلائین جس سے انکی مذہبی واقفیت انگریزی ترجمون اور عامیانہ روائتیون تک
محدود ہوجاوے اور آزادی و دہریت کے خیالات اِنکے دل و دماغ مین سماجائین
جنمین اسلامی اخلاق کی رسائی بھی نہ ہوسکے۔ ندوۃ العلما نے اِسی ہیبتناک منظر کو دیکھکر اس امر کو تسلیم
کرلیا کہ وہ اگر سلسلۂ تعلیم کو ایک حد تک اپنے ہاتھ مین نہ لیگا اور قدیم طریقۂ تعلیم اور نصاب
درس مین کچھ ترمیم نکرے گا تو مسلمانون کی حالت خطرناک حد تک پہونچ جاوے گی مگر یہ بات
اسکو دشوار معلوم ہوئی کہ وہ موجودہ مدارس اِسلامیہ مین اِصلاح کی کوشش کرے اسواسطے
اِسنے یہ منظور کیا کہ خود ایک دار العلوم قائم کرے جسمین طلبا کی سکونت۔ خورد و نوش لباس
حفظ صحت اور ورزش جسمانی کا انتظام ہو اور انکی تربیت و درستی اخلاق کی کوشش کیجائے
اور علوم و فنون عربیہ کی تکمیل کے ساتھ ان ضرورتون کا لحاظ رکھا جائے جس سے وہ آیندہ

کسی کے دست نگر اور محتاج بننے پر مجبور رہون نیز ان نقائص کو دور کیا جائے جو قدیم نصاب درس اور طریقۂ تعلیم سے پیدا ہو جاتے ہین۔

تقسیم درجات

ہمارے مروجہ نصاب درس اور طریقۂ تعلیم مین سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اسمین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے پڑھنے والون کے وقت اور فرصت کا اسمین لحاظ نہین رکھا جاتا اِسی وجہ سے جو طالب العلم اثنائے تحصیل مین اِس شغل کے چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے وہ کسیطرف کا نہین رہتا حتٰے کہ دو چار برس پڑھنے کے بعد بھی وہ دینیات اور عربیت سے نابلد رہتا ہے۔ ایسے لوگ آپکو بہت ملین گے جنھون نے دو چار برس اسمین صرف کیے اور متوسطات تک انکی تحصیل پہونچ گئی اِسکے بعد زمانے کی نامساعدت سے اُنھون نے اِس شغل کو چھوڑ دیا اور اب اِنکے معلومات ایسے بھی نہین ہے کہ مذہب کے اُصول و فروع کا ایک مسألہ بھی بتا سکین نہ اُنکی عربیت اِس قابل ہے کہ وہ عربی کی تحریر و تقریر سے فائدہ اُٹھائین اِسی وجہ سے جو حضرات علم و مذہب کے دلدادہ ہین وہ بھی اپنی اولاد کو عربی علوم و فنون سے محروم رکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ عربی پڑھائین گے تو عمر کا وہ حصّہ جسمین انسان کسب کمال کر سکتا ہے اسمین صرف ہو جائے گا اور پھر وہ اُن چیزون کو نہ حاصل کر سکے گا جس سے آجکل دنیا مین لوگ ترقیان کر رہے ہین اِس خیال سے اِنکی نیک خواہش مغلوب ہو جاتی ہی اور شروع سے انکی اولاد ایسی جگہ تعلیم پانے لگتی ہے جہان مذہب و اخلاق کی انکو ہوا بھی نہین لگتی۔ ندوۃ العلما نے اِن سب باتون پر لحاظ کر کے دار العلوم کے تین درجے قرار دیے ہین تا کہ ہر شخص اس سے فائدہ اُٹھا سکے **اوّل** درجۂ ادنیٰ جسکی خواندگی تین سال کی رکھی ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی پڑھنا چاہتے ہین یا حرفت و تجارت کے کاروبار مین اپنا وقت بسر کرنا چاہتے ہین وہ صرف تین سال کی محنت مین دینیات اور عربیت سے اسقدر آشنا ہو جائین جتنا کہ ہر مسلمان کے لیے بحیثیت مسلمان

ہونے کے ضروری ہے **دوسرا** درجہ متوسط ہے اور اِسی کو درجۂ فضیلت کہنا چاہیے
اِسکی مدّت خواندگی پانچ سال کی ہے یہ اُن لوگون کے لیے ہے جو علوم و فنون متداولہ
مین قابلیت حاصل کرنا چاہتے ہین اِس درجے سے فارغ ہونے پر طالب العلم کو ہر علم
مین کافی استعداد اور قوت قریبہ پیدا ہو جائے گی اور وہ جس علم مین چاہے گا تبحّر اور
کمال پیدا کر سکے گا **تیسرا** درجۂ اعلیٰ ہے جسکو درجۂ تکمیل کہنا چاہیے اور حقیقت مین
دار العلوم کا مقصود یہی درجہ ہے اِسکی مدت خواندگی دو سال کی رکھی گئی ہے اور ممکن ہے
کہ جاری ہونے کے بعد اِسمین کم و بیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو اس درجے سے
مقصود صرف استعداد اور قوت قریبہ پیدا کرنا نہین ہے بلکہ قوت مطالعہ کے ساتھ
تبحر علمی ور استیعاب مسائل مد نظر ہے اسلیے اِس درجے مین شوق اور میلان طبیعت کے
لحاظ سے کسی خاص علم کی تکمیل کرائی جائے گی اور اسکے بعد اُسکو ایک خاص لقب دیا
جائے گا۔ مثلاً مفسّر۔ محدث۔ فقیہ۔ ادیب وغیرہ۔

انگریزی زبان کی نسبت فیصلہ ہو چکا ہے کہ اِسکی تعلیم بھی دار العلوم مین دیجائے گی مگر ہنوز
یہ امر غور طلب ہی کہ کس طریقے سے اِسکی تعلیم دیجائے گی جبتک کہ اسکا نصاب اور طریقہ تعلیم
تجویز نہو اِسکے نسبت کوئی امر ظاہر کرنا قبل از وقت ہی اور شاید رپورٹ سے ایسے امر کو
کوئی تعلق بھی نہین ہے۔

درجۂ ادنیٰ

بالفعل اِن تین حصون مین سے درجۂ ادنیٰ کھولا گیا ہے اِسکی مدت خواندگی
تین سال کی ہے اور اِسمین مفصلۂ ذیل علوم و فنون کی تعلیم ہوتی ہے
صرف۔ نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ منطق۔ فقہ۔ فرائض۔ حدیث۔ تفسیر۔ تاریخ جغرافیہ
حساب۔ ہندسہ۔ اِس درجے مین تعلیم پانے کے بعد طالب العلم دینیات سے بقدر
ضرورت واقف ہو جائے گا اور عربیت سے اسقدر آشنا ہو جائے گا کہ وہ عربی زبان
مین تحریر و تقریر سے سر دست فائدہ اُٹھا سکے اور کتب بینی اور مطالعہ کے ذریعہ سے

کہ انکا اسباب سلیقہ اور ترتیب سے رہے۔ کھانا سب طلبا یکجا کھاتے ہین۔ مطالعہ سب

یکجا دیکھتے ہین۔ نیچے کی جماعتین جنکو سبق یاد کرنے کی حاجت ہی وہ مطالعہ دیکھنے والون

سے علیحدہ مگر یکجا بٹھائے جاتے ہین۔ جو اوقات انکے پڑھنے کے ہین اُنمین پڑھتے

اور جو اوقات کھیلنے اور آرام کرنے کے ہین اُنمین کھیلتے اور آرام کرتے ہین غرضکہ نقشۂ

انضباط اوقات کے موافق ہر کام کو اپنے اپنے وقتون مین پورا کرنے کی ہدایت اور نگرانی

کیجاتی ہے اور جو لوگ ان امور کی نگرانی کے لیے ذمہ دار کیے گئے ہین اُنکی نگرانی کی نگرانی

ہوتی رہتی ہے۔

تہذیب اخلاق انکی تہذیب اخلاق کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے اور مولوی عبداللطیف

صاحب مدرس دوم کے متعلق یہ خدمت کی گئی ہے۔ مین نہایت خوشی

سے اِس بات کا اعتراف کرتا ہون کہ مولوی صاحب نے سال زیر بیان مین اس خدمتکو

نہایت مستعدی اور توجہ سے پورا کیا ہے شب کو مختلف اوقات مین لڑکونکی دیکھ بھال اور

اوقات فرصت مین انکی نگرانی کافی طور پر کی ہے۔ نماز پنجگانہ اوقات مستحب مین جماعت کے

ساتھ مسجد مین ادا کرتے ہین۔ ہر وقت کی نماز کے بعد طلبا کی حاضری لیجاتی ہے انمین جو

غیر حاضر ہوتے ہین اُنکی تنبیہ کیجاتی ہے۔ کھانا کھانے کے وقت بھی مولوی صاحب موجود

ہوتے ہین اور وہ اُنکو آداب طعام سکھاتے ہین۔ شام کو ورزش کے وقت بھی سامنے

رہتے ہین تاکہ وہ خلاف تہذیب حرکات کے مرتکب نہون۔ اِس نگرانی کا نتیجہ یہ ہے

کہ طلبا کا چال چلن بہت اچھا ہے بعض شوخ مزاج لڑکے جو داخل ہوئے ہین وہ بھی چندروز

مین سیدھے ہوگئے ہین اور طرفہ یہ ہے کہ یہ انتظام ایسے معقول اسلوب سے کیا گیا ہے

کہ لڑکے نہایت شگفتہ خاطر رہتے ہین اور پڑھنے کا شوق غیر معمولی ہوتا جاتا ہے جو قابل

حیرت ہی۔ اِسکی تمیز مشاہدے سے ہو سکتی ہے۔

طریقۂ تعلیم مروجہ طریقۂ تعلیم بہت کچھ بدل دیا گیا ہے اب کتابی تعلیم کے ساتھ مشق عملی

بھی شامل کردی گئی ہے اور صرف ونحو کے ساتھ ساتھ ادب کی تعلیم درجہ بدرجہ رکھی گئی ہے اور شروع ہی سے تحریر پر زور دیا جاتا ہے سال اوّل مین ترکیب اضافی اور توصیفی اور جملون کے تصرفات سکھلائے جاتے ہین دوسرے سال صلات الافعال اور کلام کے مختلف پیرایے اور اسلوب اور ترجمہ کرنے کا سلیقہ پیدا کیا جاتا ہے تیسرے سال عربی مین مضمون نگاری کی مشق کرائی جاتی ہے اور ریاضی کی تعلیم مین وہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جو انگریزی مدارس مین جاری ہے۔ مہینے مین دو بار اساتذہ لڑکے کسی علمی عنوان پر املا بھی کرتے ہین اور ہر ہفتے طلبا سے علمی مسائل مین مباحثہ کرایا جاتا ہی اور معمولی طریقے سے ہر مہینے امتحان ہوتا ہے جو خود مدرسین کے متعلق ہے مگر سالانہ امتحان بہت نگرانی اور احتیاط کے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے ممتحن ملک کے نامور علما ہوتے ہین اور سرکاری مدارس کیطرح تحریری امتحان ہوتا ہے اور پرچے امتحان کے خود ممتحنین کے زیر نگرانی چھپکر عین وقت پر سر مہر پہونچتے ہین اور اُن حضرات کے سامنے کھُلتے ہین جو امتحان کے نگران ہوتے ہین۔

نتیجۂ امتحان دار العلوم مین پہلا امتحان سالانہ تھا جو سال زیر بیان مین ۲۰۔ شعبان سے ۲۵۔ شعبان ۱۳۱۳ھ ہجری تک ہوا۔ مولانا عبد الحق صاحب قاضی ریاست بھوپال۔ مولوی مفتی عبد اللہ صاحب پروفیسر اورنیٹل کالج لاہور۔ مولوی محمد طیب صاحب مدرس اعلی مدرسۂ عالیہ رامپور۔ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری۔ مولوی عبد العزیز صاحب فرنگی محلی۔ بشیر الدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول کاکوری ممتحن قرار پائے تھے اور ان حضرات نے ازراہ مہربانی یہ تکلیف گوارا کی تھی کہ پرچے بناکر سر مہر عین وقت پر بھیجے۔ امتحان کی نگرانی کی غرض سے ایک معزز جماعت روساے شہر کی پہلے سے منتخب ہو چکی تھی جسکے ممبر امتحان کے وقت ہر درجے مین موجود رہتے تھے۔ منجملہ ساٹھ طلبا کے باون طالب العلم شریک امتحان ہوئے تھے اور آٹھ بوجہ علالت کے شریک نہین ہو سکے اسمین درجہ دوم کے

آٹھ طالب العلم تھے باقی درجۂ اوّل کے تھے منجملہ باون شرکاے امتحان کے باعتبار مجموعی نمبر کے چوالیس کامیاب ہوئے اِس سے آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ طریقہ تعلیم کی عمدگی کا اِس سے بہتر نمونہ کوئی مدرسہ نہین دکھلا سکتا۔

ادب کے ممتحن مولوی محمد طیب صاحب مکی نے جو مشہور ادیب ہین نتیجۂ امتحان کے متعلق جو تحریر بھیجی تھی اُسکو بلفظہ مین نقل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ الذي شید ارکان العلم باھلہ القائمین بفرضہ ونفلہ والصلوۃ والسّلام علی محمد والہ واصحابہ المتمسکین بخصالہ۔ اما بعد فقد طلعت علی ما تقدمت بہ الندوہ من غرس المعارف فی قلوب الطلبۃ فاعجبنی واللہ طریقہا وسرنی ترشیحہا وتحقیقہا والماٴمول انہا اذا دامت حالتہا ھذہ ان یفتح اللہ بہا قلوبا غلفا واذانا صما ویحیی اللہ بہا اماتات ویرد علینا ما فات لازالت ھمۃ اربابہا عالیۃ ومقاصدھم علی الخافقین سامیہ

آمین آمین لا ارضی بواحدۃ		حتی اضیف الیہا الف آمینا	

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ندوۃ العلما نے طلبا کے دلون مین علوم و فنون کا جو مذاق صحیح پیدا کردیا ہے اسکو مین نے دریافت کیا خدا جانتا ہے کہ مجکو اِسکے طرز و طریقۂ اسلوب وتحقیق سے حیرت افزا خوشی ہوئی۔ اگر یہی حالت قائم رہی تو امید ہے کہ اِسکے اثر سے دلون کے پردے اُٹھا دیے جائینگے اور کانون کا بہرہ پن جاتا رہے گا اور ایک نئی زندگی حاصل ہوگی اور جو چیزین ہمارے ہاتھون سے نکل گئی ہین وہ پھر واپس ملین گی۔

معائنہ دار العلوم

طلبا کی قابلیت اور استعداد کا صحیح اندازہ اُن معاینون سے بھی ہوسکتا ہے جو وقتاً فوقتاً ہوئے ہین اور اُن حضرات نے جو ذیعلم و اہل الرأے ہین دار العلوم مین قدم رنجہ فرما کر طلبا کی قابلیت کی خود جانچ کی ہے وہ حضرات بھی تشریف لائے جو قدیم نصاب و طریقۂ تعلیم سے خوب واقف ہین اور وہ حضرات بھی جو مسلمانونکی موجودہ ضرورتون سے واقف اور مغربی علوم و فنون کے حامی ہین اِن دونون

قسم کے بزرگواروں نے دار العلوم کے طریقۂ تعلیم سے اعتراف کیا ہے اور اسکو مسلمانوں کے لیے مفید سمجھا ہے۔ ان سب کی رایون کا بیان کرنا طوالت کے خیال سے مین نامناسب سمجھتا ہون۔ علما مین صرف مولوی عبد الحق صاحب سابق مدرس مدرسۂ فتحپوری دہلی اور مولوی عبد اللہ صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیۂ کرنال کی رائین پیش کرتا ہون۔ مولوی عبد الحق صاحب نے دار العلوم مین چار دن تک قیام کر کے ہر ہر درجے کے طلبا کی جانچ کی ہے اور مولوی عبد اللہ صاحب اپنے صاحبزادے کو بھرتی کرنے کے لیے آئے تھے اور کسی وجہ سے اُنھون نے اپنے ارادے کو فسخ کر دیا تھا مگر جسوقت طلبا کیحالت اُنھون نے دیکھی تو اُنھون نے صرف اپنے صاحبزادے ہی کو داخل نہین کیا بلکہ وہ اسکی مدح وثنا مین اب تک رطب اللسان ہین۔

اہل الرائے حضرات مین سے اُن حضرات کی رائین مین بیان کرنا چاہتا ہون جو ذی علم بھی ہین ہندوستان مین بہت کم ایسے لوگ ہونگے جو نواب محسن الملک بہادر اور نواب وقار الملک بہادر سے واقف نہونگے اور یہ نہ جانتے ہونگے کہ آجکل مسلمانون مین مغربی علوم وفنون کے رواج دینے والون کے پیشرو یہی حضرات ہین۔ یہ دونون ایک ساتھ تشریف لائے اور اُنھون نے کئی گھنٹے دار العلوم مین رہکر معائنہ فرمایا ہے نیز نواب بہادر سید امیر حسنخانصاحب سی آئی اے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے خود تشریف لیجاکر دیکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ اطمینان کے بعد لکھا ہے۔ یہ دونون حضرات اسوقت بھی اُمید ہے کہ میرے بیان کی تصدیق کرین گے۔

معائنہ مولوی عبد اللہ صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیۂ کرنال

مین دار العلوم ندوۃ العلما مین بغرض داخل کرانے برخوردار مرغوب احمد کے اور دو طالب علمون دیگر کے وارد ہوا اور چند روز تک یہان قیام کر کے کارروائی مدرسہ کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا اور جلسہای تعلیم وامتحان مین موجود رہکر سب حالات مین غور اور خوب

تحقیق وتفتیش کی میری فکر نے اِس امر کا فیصلہ کر دیا کہ بالفعل جسقدر مدارس عربیہ اسلامیہ اسوقت ہندوستان مین ہین وہان کسی جگہ اسقدر غور وپرداخت طلبہ کی نہین ہوتی اور نہ اِسطرح کی خوبی کے ساتھ وہان تعلیم دیجاتی ہے کہ عرصہ قلیل مین طلبا ضبط مسائل و تحقیق مطالب دتحریر عبارت بزبان عربی وترجمہ بامحاورہ وغیرہ مضامین مین استعداد جید حاصل کرلیتے ہین لہذا مین نے بھی بہتر اور مناسب سمجھا کہ ہرسہ طلبا جنکو اپنے ہمراہ لایا تھا دارالعلوم مین داخل کردیے اللہ تعالے اِسکے بانیان اور کارپردازان کو جزای خیر دے اور قوم کو توفیق دے کہ اِسکی معاونت کرین اور فائدہ حاصل کرین۔ فقط

عبداللہ شاہ عفی عنہ کرنالی۔ ۱۳۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

معائنہ مولوی عبدالحق صاحب

آج مین نے مدرسۂ دارالعلوم کے طلبا کا امتحان لیا بفضلہ تعالی بہت مستعد پائے بعض طالب العلمون سے اُنکے مرتبے سے زیادہ سوال کیا گیا پھر بھی جواب باصواب دیا۔ یہ کل نتیجہ مدرسین صاحبونکی جانفشانی اور مہتممون کی دیانت کا ثمرہ ہے۔ اللہ جل شانہ قوم کو توجہ بخشے کہ یہ باغ نوخیز پھل کو کامل دکھائے۔ آمین ثم آمین۔ محمد عبدالحق پشاوری۔ بتاریخ ۱۰۔ جمادی الاولے ۱۳۱۱ھ

معائنہ نواب محسن الملک بہادر

آج مین نے اِس مدرسے کو دیکھا اور تمام ضروری باتون کو دریافت کیا اور اسکی آمدنی اور خرچ کا حساب بھی میرے سامنے پیش ہوا مین اِس بات کے بیان کرنے سے نہایت خوش ہون کہ اِس مدرسے مین درجۂ ابتدائی کا نصاب جو رکھا گیا ہے اُسمین صرف تقلید پُرانے مدارس کی نہین کی گئی۔ بلکہ ضروری اور مفید اصلاح کے بعد نصاب تعلیم قائم کیا گیا ہے اور جو شخص عربی کے مدارس سے اور اُنکے طریقۂ تعلیم سے واقف ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ نہایت خوبی سے موجودہ نصاب مین اصلاح کی گئی ہے۔ طریقۂ تعلیم مین بھی پُرانے مدرسون کی تقلید نہین کیگئی بلکہ اُس طریقے پر عمل کیا گیا ہے جس سے لڑکے اصلی استعداد حاصل کرین اور بے سود لفظی بحث مین اپنا

وقت ضائع نہ کرین - چونکہ اِس مدرسے کے منتظم اپنے علوم سے بھی واقف ہین اور نئے طریقۂ تعلیم سے بھی جسکو علماے روم ومصر نے پسند کیا ہے آگاہ ہین اور مولوی محمد فاروق صاحب خوش قسمتی سے اُنکو مل گئے ہین اِسلیے جو اصلاح طریقۂ تعلیم مین ہوئی اور جو ترقی آیندہ ہوگی اُسپر مجھے کچھ تعجب نہین ہے - لڑکون کا امتحان میرے سامنے لیا گیا - اُس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اُنکو پڑھایا جاتا ہے وہ اُنکے حافظے ہی مین نہین رہتا بلکہ دماغ مین - مین اِس قسم کی تعلیم کو اپنے مسلمان بچون کے لیے نہایت مفید سمجھتا ہون اور اس مدرسے کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہون - ۲۰ - اگست سنہ ۱۹۰۰ع - محسن الملک

معاینۂ مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

وقت قیام ندوۃ دارالعلوم سے مجھے برابر شوق تھا کہ اِس نمونے کو دیکھکر اندازہ کرسکون کہ آیندہ اِسکی ترقی کہان تک ہوسکتی ہے اور آیا اس دارالعلوم کی تعلیم مانع تعلیم انگریزی ہوسکتی ہے کہ نہین -

حقیقت یہ ہے کہ میرا خیال یہ تھا کہ طلبا کے اوقات عجب نہین اس دارالعلوم کی تعلیم کے باعث سے نقصان ہون مگر الحمد للہ آج کے دن میرے شکوک بالکل رفع ہوئے اور یہ امر ثابت ہوا کہ تین برس کی تعلیم مین اِس دارالعلوم کے طلبا فارغ التحصیل ہو سکتے ہین - حالانکہ سابق نصاب کے ذریعہ سے جو تعلیم ہوا کرتی تھی اور جو اکثر مدرسون مین ابھی تک ہوا کرتی ہے نقصانِ وقت کی حیثیت سے محض ہی ناقص تھی اور ہے -

سابق طریقۂ تعلیم مین یہ نقص ہے کہ طلبا کے بہترین اوقات عمر صرف صرف ونحو کی تحصیل مین گذر جاتے ہین اور اسپر بھی اُنھین اتنی لیاقت نہین ہوتی کہ وہ دو سطرین بھی زبان عربی مین کسی دیگر زبان سے ترجمہ کرسکین اور سالہا سال کی تعلیم کے بعد اگر طلبا فارغ التحصیل کہلائے تھے تو بھی وہ اِس قابل نہین ہوتے کہ دنیا کے کاروبار مین اپنی تعلیم سے کچھ کام لے سکین - علم جفر لسفیے کا علم اگر اُنھون نے کچھ حاصل کیا بھی تو معلومات جدیدہ کے

محض ہی غلط۔ علم حساب اور اقلیدس مین قریب قریب بے بہرہ۔ اِس دار العلوم نے
اُن نقصانات کو جنکا تذکرہ اوپر ہوا ہے دور کردیا جیسا آیندہ ظاہر ہوگا۔
آج مین نے وہ طلبا جو موجود تھے اُنکو دیکھا اور اُنکا امتحان بھی لیا۔ اِس مدرسے مین تین
درجہ ہین یعنی تین برس کی تعلیم ہے اور جو نقشۂ نصاب میرے سامنے پیش کیا گیا اوسکو
دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تین برسون مین طلبا کو عربی زبان مین و نیز علوم فقہ
و فرائض مین پوری دستگاہ ہوسکتی ہے اور اِسی کے ساتھ ہی علم حساب علم اقلیدس و
علم جغرافیہ مین بھی ادراک کی امید کیجا سکتی ہے۔
اِس مدرسے مین جیساکہ مین نے اوپر ذکر کیا کل تین درجہ ہین لیکن چونکہ اس مدرسے کی
عمر سر دست کل ایک برس چند مہینے کی ہے اِسلیے تیسرے سال کے درجہ مین کوئی
ایسا طالب العلم نہین ہے کہ جسکی تعلیم ابتدا سے اِسی مدرسے مین ہوئی ہو لیکن سال اول کے
درجے مین و نیز سال دوم کے درجے مین ایسے طلبا ہین اور اُنکے امتحان سے یہ ثابت ہوا
کہ ایک برس چند مہینون کی تعلیم مین اتنی لیاقت بخوبی ہوسکتی ہے کہ ترجمہ کسی زبان معلوم سے
بزبان عربی چھوٹے اور بڑے جملون کا کرسکین۔ مین نے چند چھوٹے اور بڑے جملے
طلبا کو دیے اُنھون نے برجستہ اُنکا ترجمہ اپنی سلیٹ اور کاغذون پر لکھ کر پیش کیا
ترجمون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ مدرسون کو عملی تعلیم کی جانب بہت خیال ہے۔
ایسا نہین ہے کہ طلبہ کو مثل ایک کل کے قائم رکھا ہے اور اُنسے جو پوچھیے مور تونگی
طرح سے جواب دین۔ ترجمے اور طریقۂ ترجمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اِس تھوڑی سی
مدت مین لڑکون کو استعداد ترجمے کی سمجھ کے ساتھ ہوگئی ہے۔ مدرس نے مجھسے یہ فرمایش
کی کہ نئے کوئی فارسی کا شعر دو اور طلبا اُسکا ترجمہ کرین۔ مین نے پہلے اسکو مبالغہ سمجھا
لیکن امتحان سے ثابت ہوا کہ طلبہ نے اسکی بھی لیاقت حاصل کرلی ہے چنانچہ سعدی کا شعر

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست	در پریشان حالی و درماندگے

مین نے امتحاناً طلبا کے سامنے پیش کیا اُن لوگون نے اسمین تو شک نہین کہ کچھ دیری کی لیکن
کچھ دیری کے بعد ترجمہ کیا اُسنے میرے تعجب کو اور بڑھا یا۔
اگرچہ مین نے امتحان صرف ونحو کا بھی لیا لیکن اُسکے تذکرے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ
صرف ونحو کا ماحصل زبان دانی ہے اور زبان دانی مین ان طلبا نے اس کم ایام مین
جو کچھ حاصل کیا ہے اُسکا تذکرہ مین اوپر کر چکا ہون۔ علم حساب واقلیدس کا بھی امتحان
مین نے لیا اسمین بھی لڑکون کو استوار پایا۔
چونکہ یہ دارالعلوم ابھی عمر کی حیثیت سے دوسرے سال مین ہے اسلیے مہتمان نے بھی اہل
دارالعلوم کو موقع توجہ طرف انگریزی دانی کے نہ ہونے پائی لیکن معلوم ہوا کہ انگریزی دانی
مدرسے مین متروک نہ ہونے والی ہے۔ زبان انگریزی اس مدرسے مین اُسی صورت سے
رکھی جاوے گی جیسا کہ گورنمنٹ اسکول اور خانگی اسکولون مین عربی و فارسی کی تعلیم
ہوتی ہے یعنی کل علوم ایسے جو اسکولون مین مروج ہین اس مدرسے مین بذریعۂ زبان
عربی کے حاصل کر سکتے ہین اور اسی کے ساتھ صرف زبان انگریزی یعنی علم ادب
کی مہارت کے جانب پوری توجہ ہونے والی ہے
یعنی تین برسون کی تعلیم کے بعد لڑکے بخوبی گورنمنٹ اسکول کے تیسرے درجہ مین داخل
ہو سکتے ہین کیونکہ علم حساب واقلیدس وجغرافیہ وغیرہ وغیرہ جو بذریعۂ زبان عربی کے
حاصل کر چکے ہین وہ اسکولون مین اجنب معلوم نہونگے صرف زبان کا فرق ہوگا اور
تین برس کی تعلیم مین جسقدر زبان انگریزی حاصل کر چکے ہین وہ کافی ہوگا۔ اس حساب سے
اگر چھ یا سات برس کا لڑکا اس مدرسے مین داخل ہو تو بخوبی اس مدرسے مین تین برس
کی تعلیم کے بعد چودہ برس کے سن تک انٹرنس پاس کر سکتا ہے۔
دارالعلوم کو جو زمین اور مکانات اسوقت حاصل ہوئے ہین وہ حالت موجودہ کے خیال سے
زائد از کافی نہین لیکن آیندہ کے جو احتیاجات اور ضروریات مدنظر ہین اُنکا یہ تقاضا

یقینی ہو گا کہ کچھ اضافہ و ترمیم اور تبدیل کی ضرورت پڑے اِسکی جانب بھی بہت سرگرمی ہے - خدا امید کو پوری کرے -

مین اِس سے بھی بہت خوش ہوا کہ طلبا کی حفظ صحت کی جانب بھی بہت لحاظ ہے چنانچہ ایک وسیع زمین مجھے دکھائی گئی جو اندر احاطۂ دار العلوم کے واقع ہے جنمین معلوم ہوا کہ لڑکے ہر طرح کے کھیلون مین کہ جس سے ترقی صحت ہو فرصت کے وقت مشغول رہتے ہین - دار الاقامہ بھی یہان سر دست قائم کیا گیا ہے - حالت موجودہ کے خیال سے بہت غنیمت ہی لیکن آیندہ اِسکی ترقی ہونے والی ہے - ہر بہی خواہ قوم کو یہ لازم ہے بلکہ فرض ہے کہ ایسے مدرسے کی امداد ہر صورت سے کرے - اِسی قسم کے مدرسے کی قوم کو بہت ضرورت تھی اور ندوۃ العلما کی کوشش سے یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے اِسکے ذریعہ سے آیندہ نسلون کو دین اور دنیا دونونکی بھلائی ممکن ہے - ہماری بھی دعا ہے کہ خداوند تعالے بصدقہ اپنے حبیب کے ترقی کرے - سید شرف الدین عفی عنہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء

معائنہ نواب سید امیر حسن صاحب بہادر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ

مین نے آج دار العلوم کا معائنہ کیا اور جماعت اول اور دوم کے طلبا کا عربی مین امتحان لیا اور نتیجۂ امتحان سے مجھے نہایت تعجب فزا خوشی حاصل ہوئی - طریقہ تعلیم کا اِس مدرسے مین ایسا عمدہ ہے کہ لڑکے تین سال کے اندر استعداد کافی علم عربی کی حاصل کر سکتے ہین -

ہمارے معزز دوست نواب محسن الملک بہادر اور مسٹر سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے جو رائے نسبت اِس مدرسے کے دی ہے اُس سے مجھے بالکل اتفاق ہے مجھے امید ہے کہ بہت جلد اس مدرسے مین ایک کلاس واسطے تعلیم انگریزی لٹریچر کے جاری ہو جائے گا اُسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر تین سال کے بعد لڑکے اِس مدرسے کے گورنمنٹ اِسکول مین داخل ہونگے تو یقیناً دو برس کے اندر انٹرنس کا امتحان پاس کرین گے - ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس مدرسے کی تائید کرے - تاریخ ۲ - اکتوبر ۱۹۰۰ء

جمع خرچ جمع خرچ پیش کرنے سے پہلے چند امور قابل گذارش ہین (۱) یہ کہ ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے خزانے جُدا جُدا ہین ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق نہین ہے ندوۃ العلما کی آمدنی چندۂ رکنیت قیمت کتب اور عطیات پر شامل ہے جسمین بڑا عطیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن کا ہے جو سو روپیہ سکۂ حیدرآباد کے حساب سے ماہوار وصول ہوتا ہی۔ یہ روپیہ تنخواہ ملازمین ندوۃ العلما سفر خرچ وفود وکلا ڈاک اور طبع مین صرف کیا جاتا ہے۔

دارالعلوم کی آمدنی کا مدار عطیات اور وظائف پر ہے مستقل سرمائے کی حیثیت سے کوئی شکل اب تک نہین پیدا ہوئی اور جو ہے وہ بہت تھوڑی ہے۔ یہ روپیہ تنخواہ مدرسین و ملازمین و مصارف خورد و نوش طلبا مین صرف کیا جاتا ہے اور حفاظت کی غرض سے کل روپیہ الہ آباد بنک مین بلا اخذ سود کے جمع کیا گیا ہے (۲) شروع سال مین تخمینہ مصارف سال آیندہ کا جلسے مین پیش ہوتا ہے اور غور و بحث ترمیم و اضافہ کے بعد منظور ہوتا ہے آمین اس بات کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ ایک مد کا روپیہ دوسری مد مین صرف نہو خصوصًا دارالعلوم کا روپیہ اُسکے انھین صیغون مین صرف ہو جسکے واسطے دیا گیا ہے۔ وظائف کا روپیہ تعمیر مین اور تعمیر کا وظائف مین صرف نہ کیا جائے۔ زکوۃ کے روپیہ مین اس سے بھی زیادہ احتیاط کیجاتی ہے اور وہ زکوۃ کے مصارف ہی مین صرف کیا جاتا ہے (۳) مال کے انتظام کے واسطے ایک مجلس علیحدہ قائم ہے جسکو فنانس کمیٹی سے تعبیر کر سکتے ہین اسکے ممبر مندرجۂ ذیل حضرات ہین جو دنیا کے کاروبار اور حساب کی پیچیدگیون سے واقف ہین مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھیکن پور اور مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی۔ مولوی مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری زمیندار و تاجر لٹھہ منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔ حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد۔

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و رئیس کاکوری (۴) ایک خاص شخص اس کام کے لیے منتخب کیے گئے ہین کہ وہ ہفتے مین ایک بار دفتر جاکر حساب کی جانچ کرکے اپنے دستخط کردین اُنکو تخمینہ مصارف اور ہدایات جلسۂ انتظامیہ کی نقلین دیدیجاتی ہین تاکہ وہ اس بات کو جانچ سکین کہ روپیہ بجٹ کے موافق صرف ہوتا ہے یا نہین (۵) مصارف دار الاقامہ زیادہ توجہ کے قابل ہین لہذا اسمین زیادہ احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اور یہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ ماہواری حساب داروغۂ باورچیخانہ مرتب کرکے ناظم ندوۃ العلما کے دفتر مین داخل کردیتا ہے وہان سے نرخ اجناس کی جانچ کے واسطے منشی احتشام علی صاحب کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے وہ جانچ کر جب دستخط کر دیتے ہین تو مذکورۂ بالا طریقے سے اسکی دہانید کیجاتی ہے (۶) جلسۂ انتظامیہ نے اسکو بھی طے کرلیا ہے کہ گورنمنٹ سے اس بات کی درخواست کیجائے کہ ندوۃ العلما کے حسابون کی جانچ کے واسطے گورنمنٹ اڈیٹر ہمکو دیا جائے اور ندوۃ العلما اسکا معاوضہ ادا کرے۔

بہرحال اسوقت تک سرمایہ کی حفاظت کے جو طریقے مناسب تھے اُسکو ارکان انتظامیہ نے جاری کردیا ہے اور اب بھی وہ اسکے متعلق تمام مفید مشورون کے قبول کرنے پر آمادہ ہے جو ذی رائے اور صاحب تجربہ حضرات کی طرف سے وقتاً فوقتاً پیش ہونگے۔

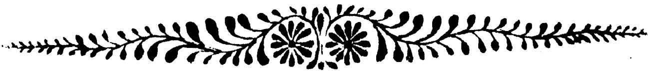
مختصر جمع خرچ ندوۃ العلما کا یہ ہے کہ غرۂ شوال ۱۳۱۶ھ سے سلخ رمضان ۱۳۱۷ھ تک کُل آمدنی ندوۃ العلما اور دار العلوم کی مع بقایا سنین گذشتہ کے چودہ ہزار ایک سو اُکھتر روپیہ چودہ آنے چھ پائی ہوئے اور کل صرف دونون کا سال مذکور مین دس ہزار چار سو پچھتر روپیہ چودہ آنہ دو پائی ہوا۔ سال تمام پر تین ہزار چھ سو چورانوے روپے چار پائی باقی رہے۔

کُل صرف مین دار العلوم کا خاص صرف چھ ہزار چار سو اسّی روپیہ پانچ آنے ایک

پائی شامل ہے اور اسمین دو ہزار روپیہ وہ بھی ہے جو علی الحساب تعمیر دار الاقامہ کیواسطے خزانے سے برآمد ہوا اور اس سال اسکا کچھ خرچ نہین ہوا اس لحاظ سے سال زیر بیان مین دار العلوم کا اصلی صرف چار ہزار چار سو اسی روپیہ پانچ آنے ایک پائی ہے۔ تنخواہ مدرسین و ملازمین دار العلوم ایک ہزار چھ سو پینتالیس روپے ایک آنہ سات پائی مصارف دار الاقامہ ایک ہزار چھ سو اٹھاون روپیہ تیرہ آنے۔ مصارف تعمیر ایکسو ستتر روپیہ پونے تین آنے۔ خرید اشیای دار العلوم تین سو تیئیس روپے سوا آنہ۔ خرید کتب تین سو نو روپیہ سوا پانچ آنے۔ مصارف جایداد موقوفہ دو سو چھیاسٹھ روپیہ سوا تیرہ آنے۔

غرۂ شوال ۱۳۱۵ھ سے سلخ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ تک چھ مہینے کا جمع خرچ مندرجہ ذیل ہے کُل آمدنی ندوۃ العلما اور دار العلوم کی مع بقایا سنین گذشتہ کے بیس ہزار چار سو اکاون روپیہ سات آنے چار پائی۔ کُل صرف تیرہ ہزار چار سو چون روپیہ چودہ آنے باقی چھ ہزار نو سو چھیانوے روپیہ نو آنے چار پائی۔ مگر اس صرف مین دس ہزار سات سو سولہ روپے غیر معمولی صرف ہے حسب تفصیل مندرجۂ ذیل۔

بابت ادائے قیمت مکان دار العلوم آٹھ ہزار روپیہ۔ بابت تعمیر کمرہاے دار الاقامہ ایک ہزار نو سو اسی روپیہ گیارہ آنے۔ بابت فک رہن جایداد موقوفۂ اسرار حسنخان صاحب شاہجہانپوری و دیگر مصارف جایداد ہاے موقوفہ سات سو تیئیس روپیہ گیارہ آنے تیرہ پائی۔ باقی دار العلوم کا معمولی صرف ہے جسکی تفصیل نقشہای جمع خرچ سے معلوم ہوسکتی ہے جو رپورٹ کے ساتھ منسلک ہین۔



جمع خرچ دفتر دار العلوم ندوۃ العلما بابت سال ششم ۱۳۱۷ھ

الف کل آمدنی مع بقایا سالہای گذشتہ و سال ششم	ب مصارف سال پنجم من ابتدای شوال ۱۳۱۶ھ لغایت آخر رمضان ۱۳۱۷ھ	ج باقی آخر رمضان ۱۳۱۷ھ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا سالہای گذشتہ مع سنوات	آمدنی سال ششم بابت ۱۳۱۶-۱۷ھ
[illegible]	[illegible]
تفصیل	تفصیل

تفصیل بقایا سالہای گذشتہ مع سنوات

مد	رقم
ندوۃ العلما	[illegible]
دار العلوم	[illegible]
خزانۂ محمدیہ	[illegible]
اشاعۃ الاسلام	[illegible]
وظیفۂ مصریہ	[illegible]
دار الافتا	[illegible]
زکوۃ	[illegible]
	[illegible]

تفصیل آمدنی سال ششم

مد	رقم
ندوۃ العلما	[illegible]
دار العلوم	[illegible]
خزانۂ محمدیہ	[illegible]
چندۂ وظیفۂ طلبا	[illegible]
تعمیر	[illegible]
کتب دار العلوم	[illegible]
کتب ندوۃ العلما	[illegible]
زکوۃ	[illegible]
دار الاقامہ	[illegible]
امانت کھاتہ	[illegible]

جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما و افتا بابت سال ششم ۱۶-۱۳۱۷ھ

کل آمدنی مع بقایا سنوات و سال ششم	مصارف من ابتداے شوال ۱۳۱۶ھ لغایت آخر رمضان ۱۳۱۷ھ	باقی آخر رمضان ۱۳۱۷ھ
[illegible] ۷ /	[illegible] ۴ / ۴ / ۸	[illegible] ۲ / ۱۱ / ۸
[illegible] ۱۲ / ۹ /		[illegible] ۱۰ / ۶ /

بقایاے سنوات — تفصیل [illegible] سال ششم

نمبر شمار	نام ملازم مع عہدہ	شرح تنخواہ	[illegible]	[illegible]	مد	رقم
۱	مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم	[illegible]		[illegible]	مصارف ڈاک	[illegible]
۲	مولوی عبدالحمید صاحب مفتی	[illegible]		[illegible]	سفر خرچ وکلا و وفود	[illegible]
۳	مولوی غلام محمد صاحب وکیل	[illegible]		[illegible]	مدد خرچ وکلا	[illegible] ۱۳ /
۴	منشی عارف الزمان صاحب محرر افتا	[illegible]		[illegible]	مہمانداری	[illegible] ۱۳ / ۱ /
۵	صدیق حسن محرر	[illegible]		[illegible]	مدد خرچ یتیم خانہ کانپور	[illegible]
۶	منشی محمد علی صاحب محرر	[illegible]		[illegible]	مصارف زکوۃ	[illegible] ۹ /
۷	محمد عبداللطیف چپراسی	[illegible]		[illegible]	متفرقات	[illegible] ۱۰ / ۴ /
۸	برکات احمد چپراسی	[illegible]		[illegible]	طبع	[illegible]
					نذرات	[illegible] ۴ / ۳ /
				[illegible]	میزان کل	[illegible] ۴ / ۴ / ۸

گوشوارۂ آمد و صرف بابت ۷ ماہ ندوۃ العلما من ابتدای یکم شوال ۱۳۱۷ھ لغایت ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

آمدنی		
۱	[illegible]	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	[illegible]
۴	فروخت کتب	[illegible]
۵	[illegible]	[illegible]
۶	[illegible]	[illegible]
۷	واپسی	[illegible]
۸	امانت	[illegible]
۹	میزان کل	[illegible]

صرف		
۱۰	تنخواہ ملازمین	[illegible]
۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۲	ڈاک	[illegible]
۱۳	متفرقات	[illegible]
۱۴	[illegible]	[illegible]
۱۵	[illegible]	[illegible]
۱۶	واپسی	[illegible]
۱۷	[illegible]	[illegible]
۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۹	میزان کل	[illegible]
۲۰	کیفیت	

گوشوارۂ آمد و صرف بابت ۷ ماہ دار العلوم من ابتدای یکم شوال ۱۳۱۷ھ لغایت ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

آمدنی		
۱	چندہ دار العلوم	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	[illegible]
۴	وظائف	[illegible]
۵	[illegible]	[illegible]
۶	[illegible]	[illegible]
۷	[illegible]	[illegible]
۸	[illegible]	[illegible]
۹	[illegible]	[illegible]
۱۰	واپسی	[illegible]
۱۱	میزان کل	[illegible]

صرف		
۱۲	تنخواہ ملازمین	[illegible]
۱۳	دار الاقامہ	[illegible]
۱۴	[illegible]	[illegible]
۱۵	[illegible]	[illegible]
۱۶	[illegible]	[illegible]
۱۷	[illegible]	[illegible]
۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۹	متفرقات	[illegible]
۲۰	[illegible]	[illegible]
۲۱	میزان کل	[illegible]
۲۲	کیفیت	

محمد علی محرر ندوۃ العلما

جمع خرچ دار العلوم بابت سال ششم ۱۶-۱۳۱۷ھ

کل آمدنی مع بقایا سالہائے گذشتہ و سال ششم	مصارف سال ششم من ابتدائے شوال ۱۶ھ لغایت رمضان ۱۷ھ	باقی آخر رمضان المبارک ۱۷ھ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا سال گذشتہ	آمدنی بابت سال ششم
[illegible]	چندہ دار العلوم [illegible] / کتب دار العلوم [illegible] / دار الاقامہ [illegible] / متفرقات [illegible]

نمبر	نام ملازم مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	ایام کارکردگی	کل وصول تنخواہ	کیفیت
۱	مولانا محمد فاروق صاحب مہتمم و مدرس اعلیٰ	[illegible]	۳-محرم ۱۳۱۶ لغایت آخر شعبان ۱۳۱۷ بحساب ماہ ۵ ۲۰-یوم	[illegible]	آپ کا تقرر ۳-محرم ۱۳۱۷ھ سے ہوا آخر شعبان تک کی تنخواہ دیگئی- اور رمضان کی تنخواہ شوال میں
۲	مولوی غلام محمد صاحب نائب مہتمم	[illegible]	۲۲-محرم لغایت ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ ۳ ماہ ۳ یوم	[illegible]	آپ ۲۲-محرم ۱۳۱۷ھ کو نائب مہتمم ہوئے اور آخر ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ تک مامور رہے
۳	مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس دوم	[illegible]	۱۱ ماہ	[illegible]	یکم شوال ۱۶ھ سے ۲۵ محرم ۱۷ھ تک [illegible] اسکے بعد پانچ روپیہ کا اضافہ کرکے [illegible] کردیے گئے۔
۴	مولوی عاشق الٰہی صاحب مدرس سوم	[illegible]	۲۲-محرم تا ۱۵ ۱۷ھ	[illegible]	آپکا تقرر ۲۲-محرم ۱۷ھ سے ۲۵ ماہوار پر ہوا اور ۱۵ محرم ۱۷ھ کو مستعفی ہوئے
۵	مولوی عبد الشکور صاحب مدرس چہارم	[illegible]	۹ ماہ ۲۱-یوم	[illegible]	۲۱-رجب ۱۷ھ کو مستعفی ہوگئے۔

نمبر	نام ملازم مع عهده	تنخواه	ایام کارکردگی	[illegible]	کیفیت
۶	مولوی حبیب الدین صاحب مدرس پنجشنبہ	عہ	۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۶ لغایت آخر شعبان سنہ ۱۷ھ	[illegible]	آپکا تقرر ۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۶ کو بمشاہرہ عہ روپیہ ماہوار پر ہوا۔
۷	منشی محمد علی صاحب محاسب	صہ	۲۱ محرم لغایت آخر رمضان سنہ ۱۷ھ	[illegible]	۲۱ محرم کو آپکا تقرر بمشاہرہ صہ ماہوار ہوا
۸	قاری میران شاہ صاحب مجود	عہ	۵ ماہ ۱۳ یوم	[illegible]	آپکا تقرر ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۷ کو ہوا
۹	منشی واجد علی صاحب خوشنویس	عہ	۱۱ ماہ	[illegible]	من ابتدای یکم شوال سنہ ۱۶ھ لغایت آخر شعبان سنہ ۱۷ھ
۱۰	حافظ ولایت احمد صاحب محرر باورچی خانہ	معہ	۴ ماہ ایک یوم	[illegible]	آپکا تقرر ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۶ کو ہوا اور ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۷ کو مستعفی ہو گئے
۱۱	منشی عبد اللطیف صاحب محرر باورچی خانہ	صہ	۲۱ ربیع الثانی لغایت آخر رمضان سنہ ۱۷	[illegible]	۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۷ سے انکا تقرر بجای حافظ ولایت احمد کے صہ ماہوار پر ہوا
۱۲	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	صہ	۲۲ یوم شوال سنہ ۱۷ھ	[illegible]	۲۳ شوال سنہ ۱۷ سے مولوی صاحب علیحدہ ہو گئے۔
۱۳	حیدر خان بھکیت	للعہ	۳ ماہ ۵ یوم	[illegible]	من ابتدای ۲۶ جمادی الاولے لغایت آخر شعبان سنہ ۱۷ھ
				[illegible]	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
تنخواہ ملازمین دار الاقامۃ		
باورچی اول	[illegible]	صہ وللعہ کی شرح سے تنخواہ
باورچی دوم	[illegible]	دیگئی۔
خدمتگار	[illegible]	
سقا	[illegible]	
خاکروب	[illegible]	
مصارف دار الاقامہ		
پوشاک	[illegible]	
خوراک	[illegible]	
سامان ورزش	[illegible]	
علاج	[illegible]	
روشنی	[illegible]	
دہوبی	[illegible]	
حجام	[illegible]	
متفرقات	[illegible]	
مصارف تعمیر		
متفرق مرمت وغیرہ	[illegible]	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
خرید اشیای دار العلوم		
الماری کتب خانہ	[illegible]	
فرش ٹاٹ	[illegible]	
ظروف مسی	[illegible]	
دری خرد ۱۰ عدد	[illegible]	
اشیای متفرقات مثل غیرہ	[illegible]	
کتبخانۂ دار العلوم		
خرید کتب جلدبندی وغیرہ	[illegible]	
اخراجات جایداد		
خرید اسٹامپ و دیگر مصارف جائداد موقوفۂ شاہجہانپور	[illegible]	
نزدات		
خان بہادر منشی اطہر علی صاحب بنابر تعمیر کمرۂ جدید	[illegible]	
مولوی عبد الحمید صاحب بابت مصارف دار الاقامہ	[illegible]	

صدر انجمن

مولانا حافظ حاجی احمد حسن صاحب کانپوری

ارکان اعزازی

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن		مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری
	مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب اوستاد حضور نظام دکن		مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ
	مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی		مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چڑیاکوٹی
			مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب کانپوری

فہرست ارکان قسم اول وشرکائے اجلاس ہفتم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف الف)				
۱	مولوی حکیم اکرام الدین صاحب معلم مشن اسکول پشاور	سے ر	۱۲	مولوی ابو الحسن صاحب گھوسی ضلع اعظمگڈھ	
۲	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر شہر بریلی	عمار	۱۳	مولوی شاہ اکرام الدین صاحب صدر انجمن معین الندوہ و رئیس اسلامپور	
۳	مولوی الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی	عار	۱۴	مولوی سید احمد علی صاحب خلف مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	
۴	مولوی امانت اللہ صاحب خلف مولانا لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	عار	۱۵	مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازیپوری	
۵	مولوی حکیم شیخ احمد صاحب چیتکر رئیس بمبئی	للعہ	۱۶	مولوی شاہ ابو البرکات صاحب فصیحی غازی پوری	
۶	مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور	عار	۱۷	مولوی سید ابو ظفر صاحب بہاری	
۷	مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب سکندر لواجگ رئیس پٹنہ	عار	۱۸	مولوی الفت حسین صاحب مقیم مولانگر	
۸	مولوی الطاف کریم صاحب ساکن بلک چک ضلع پٹنہ		۱۹	مولوی ابو الخیر سید انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ ٹھاتا	
۹	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری		۲۰	مولوی سید ابو حبیب صاحب ڈسنوی	
۱۰	مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری		۲۱	مولوی ابو ظفر صاحب دہلوی ہیڈ ماسٹر بہار اسکول	
۱۱	مولوی ابو النصر صاحب نگرہسوی		۲۲	مولوی حکیم ابو الحسن صاحب ڈسنوی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ردیف (ب)	
۲۳	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب سابق ہیڈ مولوی ضلع اسکول متھرا	عہ
	ردیف (ت)	
۲۴	مولوی تسلیم احمد صاحب امروہوی	عار
۲۵	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب سلطانپوری	عار
۲۶	مولوی حافظ شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی	
۲۷	مولوی تاج الدین احمد صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	عار
	ردیف (ج)	
۲۷	مولوی شاہ جماعت علی صاحب سیالکوٹی	
۲۸	مولوی جمیل احمد صاحب علی گنجی	
	ردیف (ح)	
۲۹	مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شیروانی رئیس بھیکن پور	عہ
۳۰	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڈھی مقیم پٹنہ	
۳۱	مولوی حافظ حسام الدین احمد صاحب پٹنوی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۲	مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ جلیسری	
۳۳	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	
۳۴	ابو الفضل مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم	
	ردیف (خ)	
	مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	عار
۳۵	مولوی خیر الدین صاحب مدرس ردولی	
۳۶	مولوی خیر الدین صاحب بہاری	
	ردیف (د)	
۳۷	مولوی دیدار حسن صاحب شاہ آبادی	
	ردیف (ر)	
۳۸	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی	عار
۳۹	مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری	عار
۴۰	مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب مظفرپوری	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۱	مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک اخبار البنچ بانکی پور	عار
	ردیف (س)	
۴۲	مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفرپور	عار
۴۳	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم مئو ضلع اعظمگڈھ	سے ر
۴۴	مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن کاکو	
۴۵	مولوی سراج الدین صاحب شاہجہانپوری	
۴۶	مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڈھی	
	ردیف (ش)	
۴۷	مولوی شیر محمد صاحب جالندھری	
۴۸	مولوی حکیم شفیع الدین صاحب دربھنگوی	
۴۹	مولوی شاہ شہود الحق صاحب چشتی فخری نظامی پٹنوی	
	ردیف (ض)	
۵۰	مولوی حکیم ضمیر الحق صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	قیس اودی-	
	ردیف (ظ)	
۵۱	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری	للعہ ر
۵۲	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموے	
۵۳	مولوی ظہیر الحق صاحب تحصیلدار سکندرہ	
	ردیف (ع)	
۵۴	مولوی ابوالجمیل عبدالجلیل صاحب شیفتہ بھگونیوی	عار
۵۵	شمس العلما مولوی عبدالرؤف صاحب پٹنوی	عار
۵۶	مولنا حکیم عبدالحمید صاحب پٹنوی	عار
۵۷	قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عار
۵۸	مولوی حکیم محمد عبدالرزاق صاحب جوتا گڈھی	صہ ر
۵۹	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب پشاوری	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۰	مولوی سید عبد الرحمن صاحب مولانا علیہ العلوی الحضرمی	سے ر
۶۱	مولوی حکیم عبد اللہ شاہ صاحب صدر انجمن معین الندوہ کرنال	عا ر
۶۲	مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری	للعہ ر
۶۳	مولوی عبد القیوم صاحب بیلوی	عا ر
۶۴	مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ قادریہ مٹاری	عا ر
۶۵	مولوی ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب مدرس مدرسہ انوار العلوم نو اگر ساکن ضلع اعظم گڈھ	عا ر
۶۶	مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹل کالج لاہور	۵ ر
۶۷	مولوی محمد عبد الرحمن قریشی پٹنوی	عا ر
۶۸	مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدرس مدرسہ عربیہ مظفر پور	
۶۹	مولوی حکیم عبد الباری صاحب پٹنوی	
۷۰	مولوی محمد عبد النور صاحب مقیم رحیم آباد	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۷۱	مولوی عبد الشکور صاحب بسنت پوری	
۷۲	مولوی عبد الماجد صاحب لکھمنیان ضلع مونگیر	
۷۳	مولوی قاضی ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی	
۷۴	مولوی ابو المجد عبد الماجد صاحب بھاگلپوری	
۷۵	مولوی عبد الغفار خان صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ گیا	
۷۶	مولوی عبد الرحمن صاحب بہاری	
۷۷	مولوی عبد العزیز صاحب پٹنوی	
۷۸	مولوی عنایت اللہ صاحب دھنگوی	
۷۹	مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری	
۸۰	قاری عبد اللہ صاحب مجو و بصری	
۸۱	مولوی ابو الفیاض محمد عبد القادر صاحب موی	
۸۲	مولوی عبد الحق صاحب پشاوری	
۸۳	مولوی عبد الرحمن صاحب آروی	
۸۴	مولوی عبد الشکور صاحب ہرگانواں ضلع پٹنہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
٦٥	مولوی عبدالمنان صاحب داناپوری	
٦٦	مولوی عبدالغفور صاحب دربھنگوی	
٦٧	مولوی ابوالحسنات محمد عبدالغفور صاحب واعظ اسلام داناپوری	
٦٨	مولوی شاہ عبدالحق صاحب	
٦٩	مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلما	
۹۰	مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب بہاری	
۹۱	مولوی عزیزالدین صاحب ملتان چکی	
۹۲	مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب مئوی	
۹۳	مولوی عبدالحمید صاحب مدرس دوم نارتھ بروک اسکول دربھنگہ	
۹۴	مولوی شاہ عبید اللہ صاحب فریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواری	
۹۵	مولوی شاہ عبدالقادر صاحب سجادہ نشین شاہ ولایت علی صاحب اسلامپوری	
۹٦	مولوی عبدالغنی صاحب بہارے متوسل ریاست حیدرآباد دکن	عـ/
۹۷	مولوی شاہ عبدالحق صاحب خلف مولوی شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی	
۹۸	مولوی عبدالرحمن صاحب ہیڈ مولوی پٹنہ	
۹۹	مولوی عبدالحق صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول پٹنہ	
۱۰۰	مولوی عبدالجبار صاحب شیخپوروی	
۱۰۱	مولوی حکیم عبدالکبیر صاحب شیخپوروی	
۱۰۲	مولوی عطاءالحق صاحب بنی نگری	
۱۰۳	مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما	
۱۰۴	مولوی عبدالشکور صاحب ہرگانوان بہاری	
۱۰۵	مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن موضع کریا	
۱۰٦	مولوی عبدالحی صاحب ہیڈ مولوی کالجیٹ اسکول پٹنہ	
۱۰۷	مولوی حکیم سید عبدالغنی صاحب مقیم بانکی پور	
۱۰۸	مولوی حکیم عبدالشکور صاحب علیلی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	پورسے	
۱۰۹	شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ نشین بتھن گھاٹ پٹنہ	
۱۱۰	مولوی حکیم عبد العزیز صاحب بہاری	
	ردیف (غ)	
۱۱۱	مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس مدرسہ نور محل ضلع جالندھر	عار
۱۱۲	مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور	عار
۱۱۳	مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری مکمیل ندوۃ العلماء	عار
۱۱۴	مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی مقیم کوہ شملہ	عہ ر
۱۱۵	مولوی سید شاہ غنیمت حسین صاحب بہار سے	
	ردیف (ف)	
۱۱۶	مولوی فضل محمد صاحب طبیب سرکار پرتاب سنگھ رئیس جالندھر	عار
۱۱۷	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ردیف (ق)	
۱۱۸	مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی	
	ردیف (ک)	
۱۱۹	مولوی کرامت علی صاحب جائےنگری	
۱۲۰	مولوی حکیم کفایت حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلام المسلمین پٹنہ	
۱۲۱	مولوی کریم اللہ صاحب ساکن اوری ضلع اعظمگڈھ	
	ردیف (ل)	
۱۲۲	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مقیم عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	سے ر
۱۲۴	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب پٹنوی	للعہ ر
۱۲۵	مولوی حکیم محمد لطیف حسین صاحب پٹنو	عہ ر
	ردیف (م)	
۱۲۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری	عار
۱۲۷	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب پھلواروی	عار
۱۲۸	مولوی حکیم محمد شریف صاحب شیخپوری	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲۹	مولوی محمد ابراہیم صاحب مینوسپل کمشنر کرنال	عا ر
۱۳۰	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عا ر
۱۳۱	مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام ورئیس شاہ جہان پور	عا ر
۱۳۲	مولوی مفتی محمد اسحاق صاحب پروفیسر کالج پٹیالہ	صہ ر
۱۳۳	مولوی مبارک کریم صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار	عا ر
۱۳۴	مولوی حکیم محمد قاسم صاحب ظہور آبادی	
۱۳۵	مولوی محمد مبارک حسین صاحب ہیڈ مولوی گورنمنٹ نارتھ بروک سکول دربھنگہ	
۱۳۶	مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندیلہ	
۱۳۷	مولوی حاجی منور علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ	
۱۳۸	مولوی مرتضی حسن صاحب مدرس	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	اول مدرسہ امدادیہ دربھنگہ	
۱۳۹	مولوی منور علی صاحب مدرس اول مدرسہ قرآنیہ ململ	
۱۴۰	مولوی محمد اسحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ گھوسی	
۱۴۱	مولوی محمد رفیق صاحب ہشیار پوری	
۱۴۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس مین	
۱۴۳	مولوی محمد اکبر شاہ صاحب پشاوری	
۱۴۴	شاہ محفوظ الحق صاحب پٹنوی	
۱۴۵	مولوی محمد صدیق صاحب پٹنوی	
۱۴۶	مولوی محمد صاحب پسر مولوی دین محمد صاحب رئیس تبیا	
۱۴۷	مولوی معین الدین احمد صاحب	
۱۴۸	مولوی محمد صاحب اڈیٹر آثار استن پٹنہ	
۱۴۹	مولوی محمد حسین صاحب نگرہسوی	
۱۵۰	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب سکرٹری معین الندوہ اسلامپور	
۱۵۱	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکرٹری معین الندوہ ہمستی پور	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۲	مولوی سید محمد احسن صاحب			خلف مولانا سخاوت علی صاحب مرحوم	
	بہاری			جونپوری	
۱۵۳	ابو المعالی مولوی محمد علی صاحب مونگیری		۱۶۴	مولوی حکیم محمد یوسف صاحب	
۱۵۴	ابو المکارم مولوی محمد علی صاحب مونگیری			پٹنوی	
۱۵۵	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ		۱۶۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر	
	اسلامیہ مونگیر			پٹنہ کالج	
۱۵۶	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس		۱۶۸	شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین	
	ڈیانوان			خانقاہ شاہ کی املی پٹنہ	
۱۵۷	مولوی سید شاہ محمد علی صاحب ناظم		۱۶۹	شاہ محمد واجد صاحب خسروپور نوادہ	
	ندوۃ العلماء		۱۷۰	شاہ محمد حسین صاحب سجادہ نشین	
۱۵۸	مولوی ابو یحیی محمد ذکریا صاحب مہتمم مدرسہ			خسروپور نوادہ	
	احمدیہ مظفرپور	عہ/	۱۷۱	مولوی حکیم سید محمد اسمٰعیل صاحب	
۱۵۹	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب			خواہرزادہ مولانا سید نذیر حسین	
	قادری چشتی پھلواروی			صاحب محدث دہلوی	
۱۶۰	مولوی محمد عمر صاحب پٹنوی		۱۷۲	مولوی حکیم سید محمد طٰہٰ صاحب	
۱۶۱	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ			مونگیری	
	اصلاح المسلمین پٹنہ		۱۷۳	مولوی حکیم محمد یوسف صاحب	
۱۶۲	مولوی محمد اشرف خان صاحب واعظ			اعظم گڈھی	
۱۶۳	مولوی حافظ محمد ابو الخیر محمد مکی صاحب		۱۷۴	مولوی سید محمد احسن صاحب	
	مہتمم مدرسہ دینیہ جونپور			استھانوی	

نمبر شمار	نام نامی	چندہ
175	مولوی حکیم محمد شبیر صاحب حسین آبادی	
176	مولوی حکیم محمد اسحاق خاں صاحب رئیس دربھنگہ	
	مولوی حکیم محمد فاروق صاحب نیربل اسلامی	
	مولوی قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چڑیاکوٹی	
	مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب منگیر	عا ر
	مولوی محمود علی شاہ صاحب پرفیسر رندھیر کالج	عا ر
	ردیف (ن)	
177	مولوی نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور	عا ر
178	مولوی نور الحسن صاحب مدرس مدرسہ سندیلہ ضلع ہردوئی	
179	مولوی نور اللہ صاحب پٹنوی	
1	مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ بتیا	
182	مولوی نوالحسن صاحب پٹنوی	
183	مولوی نور الہدیٰ صاحب خلف مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	چندہ
	ہری الہاشمی پٹنوی	
184	مولوی حافظ نذ الرحمٰن صاحب سجادہ نشین شمس العلماء مولانا شاہ محمد سعید صاحب علیہ الرحمۃ پٹنوی	عا ر
185	مولوی حکیم نصیر الحق صاحب رئیس ڈیانوان	
186	مولوی محمد نجم الدین صاحب ساکن ضلع جہلم	
187	مولوی شاہ ابو سراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	
	ردیف (واو)	
188	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ رای بریلی	للعہ ر
189	مولوی شاہ ولایت حسین صاحب رئیس منو ضلع گیا	
190	مولوی سید وارث حسین صاحب مدرس اول مدرسہ ہدایت المسلمین بنارس	
	ردیف (ہ)	
191	مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب اعظم گڈھی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ردیف ی	
۱۹۲	مولوی حکیم یوسف حسین صاحب پٹنوی	عا/

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلماء بابت اجلاس ہفتم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۹۳	ڈاکٹر شیخ امداد بخش صاحب اسپیشل اسسٹنٹ سلیم پور	سے/
۱۹۴	مولوی امجد علی صاحب مدرس سلیم پور	عا/
۱۹۵	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر بھاؤنگر	سے/
۱۹۶	میمن آدم جی گیگہ صاحب تاجر بھاؤنگر	عا/
۱۹۷	شیخ ابراہیم میاں مصالی صاحب ریلوے بھروچ	عا/
۱۹۸	محمد اللہ بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے	عا/
۱۹۹	مولوی حافظ سید اسحاق حسین خاں صاحب رئیس موضع ربھیڑی	عا/
۲۰۰	منشی احمد حسن صاحب میونسپل کمشنر کرنال	عا/
۲۰۱	محمد اسمعیل خاں صاحب پٹواری ضلع کرنال	عا/
۲۰۲	حاجی الٰہی بخش صاحب عرف حاجی مولے زمیندار کرنال	عا/
۲۰۳	نواب اسد علی خان صاحب جاگیردار و رئیس کرنال	عا/
۲۰۴	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	عا/
۲۰۵	منشی امجد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس کاکوری	عا/
۲۰۶	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	للعہ/
۲۰۷	بابو الطاف حسین صاحب کلرک دفتر شفاخانہ بریلی	للعہ/
۲۰۸	مولوی الٰہی بخش صاحب ہوشیارپور	صہ/
۲۰۹	خان امام الدین خان صاحب رئیس و سوداگر پارچہ خانپور	عا/
۲۱۰	ڈاکٹر اکبر علی خان صاحب خان بہادر رئیس پانی پت	عا/

[illegible]	نام نامے	[illegible]
۲۱۱	مولوی سید احسن علی صاحب وکیل فتحپور	للعہ
۲۱۲	منشی احمد علی خانصاحب بیہودہ رئیس رامپور	للعہ
۲۱۳	سید امتیاز علی صاحب وکیل چندوسی	عا ر
۲۱۴	سید ابوالحسن صاحب رئیس سرسی	عا ر
۲۱۵	منشی احسان الحسن صاحب رئیس امروہہ	عا ر
۲۱۶	مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عا ر
۲۱۷	سید ابن علی صاحب رئیس امروہہ	عا ر
۲۱۸	شیخ محمد احسن الزمان خان صاحب مختار عدالت فتحپور	للعہ
۲۲۰	حاجی احمد جان میاں جان صاحب سوداگر دہلی	عا ر
۲۲۱	سید ابوالعاص صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۲۲۲	منشی احمد حسن صاحب رئیس سہوہ	ے ر
۲۲۳	چودھری امام بخش دلدار گڈھ سنگر	عا ر
۲۲۴	سید امین الدین صاحب رئیس و زمیندار سرای بریلی	عا ر
۲۲۵	منشی امداد حسین صاحب اخگر رئیس مرادآباد	عا ر

[illegible]	نام نامے	[illegible]
۲۲۶	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک شملہ	عا ر
۲۲۷	مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	عا ر
۲۲۸	خان احمد خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	عا ر
۲۲۹	مولوی سید شاہ امیر الحسن صاحب رئیس تھراپور	عا ر
۲۳۰	مولوی امیر احسن صاحب وکیل دربھنگہ	عا ر
۲۳۱	میر امداد حسین صاحب رئیس موچی پور	عا ر
۲۳۲	سید امتیاز علی صاحب منصف بنشنر امروہہ	عا ر
۲۳۳	مولوی الفت حسین خان صاحب اصفہانی	عا ر
۲۳۴	حافظ امیر علی صاحب مونگیری	عا ر
۲۳۵	شیخ احسن رضا صاحب ساکن قصبہ ہتاڑہ	عا ر
۲۳۶	سید محمد ابراہیم حسین خان عرف سید احمد صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۲۳۷	اکبر علی صاحب تاجر پارچہ بھاگلپوری	عا ر

نمبر	نام نامی	قیمت
۲۳۸	الٰہی بخش صاحب ساکن بھاگلپور	عا/
۲۳۹	منشی احسان علی صاحب مختار بانکی پور	عا/
۲۴۰	میر محمد اسحاق صاحب رئیس کنڈہ	عا/
۲۴۱	مولوی انشاء اللہ خان صاحب مالک و اڈیٹر وطن لاہور	عا/
۲۴۲	شیخ الٰہی بخش صاحب ساکن موضع بینڈول	عا/
۲۴۳	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن دربھنگہ	عا/
۲۴۴	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن چنپانگر	عا/
۲۴۵	ڈاکٹر ایثار الحق صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۲۴۶	نواب سید اقبال حسین صاحب خلف نواب سرفراز حسین خانصاحب رئیس پٹنہ	عا/
۲۴۷	مولوی امجد علی صاحب ہیڈ ماسٹر کالجیٹ اسکول پٹنہ	عا/
۲۴۸	محمد ابراہیم صاحب پسر حاجی جعفر علی مرحوم ساکن بانکی پور	عا/
۲۴۹	مولوی امام الدین صاحب سکنڈ کلاس پٹنہ کالج	عا/
۲۵۰	حاجی شیخ افضل حسین صاحب ساکن بانکی پور	عا/
۲۵۱	سید آل نبی صاحب ساکن بانکی پور	عا/
۲۵۲	مولوی ابو محمد صاحب بہاری	عا/
۲۵۳	مولوی سید انوار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بانکی پور	للعہ/
۲۵۴	مولوی امیر حسین صاحب وکیل سمستی پور	عا/
۲۵۵	منشی امتیاز علی صاحب رئیس فیض آباد	للعہ/
۲۵۶	احمد علی خان صاحب خلف ڈاکٹر صفدر علیخان صاحب رئیس بانکی پور	عا/
۲۵۷	حکیم ابو الحامد صاحب ساکن بہار	عا/
۲۵۸	مولوی ابو البرکات صاحب ہیڈ انسپکٹر لال گنج	عا/
۲۵۹	مولوی ارادت حسین صاحب رئیس و وکیل مظفرپور	عا/
۲۶۰	منشی اقبال حسین صاحب رئیس مظفرپور	عا/
۲۶۱	منشی افضال حسین صاحب رئیس مظفرپور	عا/
۲۶۲	منشی سید ابو القاسم صاحب سررشتہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	وار مظفرپور	عار
۲۶۳	مولوی ابوالفضل صاحب پروفیسر کالج مظفرپور	عار
۲۶۴	منشی نام الدین صاحب رئیس مظفرپور	عار
۲۶۵	مولوی احمد میر صاحب ساکن مظفرپور	عار
۲۶۶	منشی امیر حسن صاحب محرر داخل خارج مظفرپور	عار
۲۶۷	مسٹر سید احمد بشیر صاحب بیرسٹرایٹ لا مظفرپور	عار
۲۶۸	الطاف نواب عرف پیاری صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۶۹	احمد رضا خان صاحب مظفرپور	
۲۷۱	مولوی ابراہیم صاحب	عار
۲۷۰	شیخ اظہر حسین صاحب رئیس موضع جھولی	عار
۲۷۲	سید محمد اشرف حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۷۳	سید محمد افضل حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۷۴	مولوی محمد اعیز الدین صاحب ساکن مظفرپور	عار
۲۷۵	سید احمد علی خان صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۷۶	سید احمد حسین خانصاحب خیال ساکن پٹنہ	عار
۲۷۷	سید اطہر الدین احمد صاحب ضلع پٹنہ	عار
۲۷۸	سید آصف مرزا صاحب پٹنوی	عار
۲۷۹	اعظم علی خانصاحب ماسٹر سٹی اسکول پٹنہ	عار
۲۸۰	مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۸۱	محمد اسرائیل صاحب دربھنگہ	عار
۲۸۲	مولوی امداد کریم صاحب ضلع پٹنہ	عار
۲۸۳	مولوی ابوالحسین صاحب اسسٹنٹ منیجر اخبار الپنچ بانکی پور	عار
۲۸۴	منشی امیر حسین صاحب توزیع محرر کلکٹری پٹنہ	عار
۲۸۵	مولوی احمد اللہ خان صاحب رئیس مونگیر	عار
۲۸۶	شیخ احمد علی صاحب رئیس مونگیر	عار
۲۸۷	منشی امداد حسین صاحب ساکن موضع	

نمبر شمار	نام نامی	قیمت
	اوساس	عـ۵
۲۸۸	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	عا/
۲۸۹	میاں احمد خان صاحب سوداگر امرتسر	عا/
۲۹۰	خواجہ اسد اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عا/
۲۹۱	سید احمد شاہ صاحب مترجم کمشنری جالندھر	عا/
۲۹۲	سید حکیم امیر شاہ صاحب ٹھانہ	عا/
۲۹۳	سید امام شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ سیدواڑہ	عا/
۲۹۴	بابو احمد بخش صاحب رئیس و وکیل جالندھر	عا/
۲۹۵	مولوی محمد امین اللہ صاحب وکیل غازیپور	عا/
۲۹۶	مولوی سید احمد حسن صاحب وکیل محلہ چنداڑہ مظفرپور	عا/
۲۹۷	حافظ الٰہی بخش صاحب رئیس شملہ	عا/

نمبر شمار	نام نامی	قیمت
۲۹۸	ڈاکٹر حاجی اقتدار الدین صاحب رئیس بدایوان	عا/
۲۹۹	حاجی احمد اللہ خاں صاحب رئیس مونگیر	عا/
۳۰۰	شیخ احمد علی صاحب رئیس مونگیر	عا/
	ردیف (ب)	
۳۰۱	بابو برکت علی صاحب سب اورسیر فتحپور	عا/
۳۰۲	چودھری بہادر خان صاحب سوداگر فیض آباد	عا/
۳۰۳	بابو برکت حسین صاحب مختار بانکی پور	عا/
۳۰۴	شیخ بشیر محمد صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۳۰۵	خان بہادر برکت علی خان صاحب ڈراکر اسٹیٹ لاہور	صہ/
۳۰۶	محمد شیر علی خان صاحب منصف سنی بلوچستان	عا/
۳۰۷	بشیر الحق صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۳۰۸	مولوی سید بشیر الدین صاحب ساکن نیورہ	عا/
۳۰۹	بدر الدین صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۳۱۰	حاجی بہادر علی صاحب تاجر مظفرپور	عا/

نمبر شمار	نام نامی	چندہ
۳۱۱	شیخ بہادر حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ مظفرپور	عا ر
۳۱۲	ناظر بشارت حسین صاحب رئیس مظفرپور	عا ر
۳۱۳	منشی سید بدرالحسن صاحب رئیس مظفرپور	عا ر
۳۱۴	منشی برکات احمد خان صاحب سب انسپکٹر رای بریلی	عا ر
۳۱۵	ڈاکٹر محمد بشیر الدین صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۳۱۶	شیخ بہادر علی صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۳۱۷	حاجی شیخ بوڈھا صاحب منیجر پیپل کمشنر امرتسر	عا ر
۳۱۸	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سنٹری کمشنر شملہ	عا ر
	ردیف (ت)	
۳۱۹	سید توکل حسین صاحب رئیس ابراہیم آباد	عا ر
۳۲۰	سید تمر علی صاحب سب رجسٹرار سنبل	عا ر
۳۲۱	مرزا تقی نواب صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۳۲۲	خواجہ تقی خان صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۳۲۳	تقی الدین حسین صاحب رئیس نگرنہسہ	عا ر
۳۲۴	مولوی تبارک حسین صاحب ساکن بلاسی	نا ر
۳۲۵	شیخ تاج الدین صاحب ساکن مظفرپور	عا ر
۳۲۶	منشی تحمل حسین صاحب محرر کلکٹری مظفرپور	عا ر
۳۲۷	منشی تصدق حسین صاحب مختار پٹنہ	عا ر
۳۲۸	خواجہ تبارک علی خان صاحب عرف خواجہ محمد امیر نواب صاحب منیجر اسٹیٹ خواجہ گوہر علی صاحب	عا ر
	ردیف (ث)	
۳۲۹	خواجہ ثناء اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عا ر
۳۳۱	میاں ثناء اللہ صاحب ساکن امرتسر	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ردیف ج	
۳۳۲	بابو جمال الدین کلرک دفتر گھگی	
۳۳۳	حافظ چراغ دین صاحب رئیس لاہور	عہ
۳۳۴	چودھری چھجو خان صاحب ولد خسرو خانصاحب ساکن گڑھ سنکر	عہ
۳۳۵	مستری چراغ الدین ساکن فیروزپور	عہ
۳۳۶	منشی جمال احمد صاحب سکرٹری اسٹوڈنس کانفرنس گڑا	عہ
۳۳۷	سید جمال حسین صاحب برادر خسر مسٹر نہال حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ	عہ
۳۳۸	مولوی سید چراغ علیصاحب ساکن پٹنہ	عہ
۳۳۹	شیخ خان محمد صاحب شاہ پوری	عہ
۳۴۰	مولوی سید جمیل احمد صاحب ساکن مظفرپور	عہ
۳۴۱	مولوی سید جمال الدین صاحب رئیس	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	پٹنہ	عہ
۳۴۲	جمیل احمد صاحب رئیس بنارس	عہ
۳۴۳	جعفر علیخانصاحب ساکن پٹنہ	عہ
۳۴۴	مولوی جمیل احمد صاحب ساکن سیوان	عہ
۳۴۵	مولوی جمیل احمد صاحب ساکن کلکتہ	عہ
۳۴۶	میان جمال الدین احمد صاحب سوداگر امرتسر	عہ
۳۴۷	سید جمال الدین صاحب نقشہ نویس شملہ	عہ
	ردیف ح	
۳۴۸	حکیم خانصاحب ۵ لیمک مغل اسٹریٹ رنگون	عہ
۳۴۹	چودھری حبیب اللہ خانصاحب عرف ملا انور ساکن کرنال	عہ
۳۵۰	خان حسین محمد خان صاحب رئیس خانپور	عہ
۳۵۱	حافظ حبیب اللہ صاحب بیوپاری پانی پت	
۳۵۲	محمد حمید اللہ خانصاحب مختار چندوسی	عہ
۳۵۳	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چندوسی سے	ع

[illegible]	نام نامی	[illegible]
۲۵۴	نواب محمد حسن علیخانصاحب رئیس مراد آباد	عار
۲۵۵	مولوی حمید الزمان خانصاحب رئیس شاہجہان پور	عار
۲۵۶	منشی حقدادخانصاحب نائب محافظ دفتر سلطانپور	عار
۲۵۷	مولوی حامد حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۵۸	حیدر خان صاحب ساکن پٹنہ	عار
۲۵۹	حاجی حبیب اللہ صاحب ساکن لار	عار
۲۶۰	منشی حبیب اللہ صاحب وکیل اخبار وکیل امرتسر	عار
۲۶۱	مولوی حسن علیصاحب ساکن چھپرہ	عار
۲۶۲	حسن علیخانصاحب ساکن پٹنہ	عار
۲۶۳	مولوی سید حبیب الرحمن صاحب رئیس سعد آباد	عار
۲۶۴	مسٹر سید حسن امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	عار
۲۶۵	حکیم سید حشمت علیصاحب ساکن پٹنہ	عار
۲۶۶	محمد حبیب اللہ صاحب مختار مینوسپل کمشنر گورنمنٹ لا ایجنٹ پٹنہ	عار

[illegible]	نام نامی	[illegible]
۲۶۷	سید حبیب الحسین صاحب سب رجسٹرار کریا	عار
۲۶۸	حافظ شاہ سید حبیب اللہ صاحب ساکن مظفر پور	عار
۲۶۹	منشی حامد حسین صاحب فتحپور	عار
۲۷۰	مولوی حبیب اللہ صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر متھیاری	عار
۲۷۱	مولوی حبیب احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس بنارس	عہ
۲۷۲	حشمت علیخانصاحب ساکن پٹنہ	عار
۲۷۳	مولوی حفیظ الرحیم صاحب رجسٹرار سورج گڈھ	عار
۲۷۴	سید حفیظ الدین احمد صاحب بلخی ساکن پٹنہ	عار
۲۷۵	منشی حکیم علیصاحب مختار مونگیر	عار
۲۷۶	حافظ حبیب اللہ صاحب قوال متھرا	عار
۲۷۷	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عار

نمبر	نام نامے	
۲۷۸	مولوی محمد حکمت اللہ صاحب تحصیلدار چونگی امرتسر	عا ر
۲۷۹	شیخ حسن بن چاند مدرس سروج	عا ر
۲۸۰	منشی حسین بخش صاحب مدرس منیع بپا بورڈ اسکول شملہ	عا ر
۲۸۱	منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عا ر
۲۸۲	منشی حکیم علیصاحب رئیس مونگیر	عا ر
	ردیف (خ)	
۲۸۳	میر خیرات علیصاحب مقیم شملہ	للعہ ر
	شیخ خدا بخش صاحب خانساماں اسکول پٹنہ	عا ر
۲۸۵	حکیم خورشید علی صاحب رئیس نور محل	عا ر
۲۸۶	مولوی محمد خلیل الدین صاحب رئیس پھلواری	عا ر
۲۸۷	حاجی خدا بخش صاحب رئیس رام پور	عا ر
۲۸۸	خدا بخش عرف گوپال میاں ساکن مونگیر	عا ر
۲۸۹	خواجہ محمد خلیل الدین صاحب مالک	

نمبر	نام نامے	
	مطبع قیصری	عا ر
۲۹۰	سید خلیل احمد صاحب ساکن بانکی پور	عا ر
۲۹۱	شاہ خلیل الرحمن صاحب ساکن مونگیر	للعہ ر
۲۹۲	مولوی خدا داد خان صاحب انسپکٹر مونگیر	للعہ ر
	ردیف (د)	
۲۹۳	حاجی دوست محمد خانصاحب رئیس پتنی	عا ر
۲۹۴	مولوی دائم اللہ صاحب	عا ر
۲۹۵	منشی دلاور علیصاحب رئیس شاہ گنج	عا ر
۲۹۶	مولوی دیانت حسین صاحب سب انسپکٹر اسکول بہار	عا ر
۲۹۷	شیخ دوست علیصاحب ساکن بہن	عا ر
۲۹۸	دوست محمد خان صاحب ساکن بنارس	عا ر
۲۹۹	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ	عا ر
۳۰۰	شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ردیف (ر)	
۳۰۱	حکیم رحمت اللہ صاحب امین انجمن حمایت اسلام کرنال	عار
۳۰۲	منشی سید رضا حسین صاحب نائب مشرف کرنال	عار
۳۰۳	مولوی رحیم بخش صاحب سابق پرائیوٹ سکرٹری نواب بھاولپور	عار
۳۰۴	نواب محمد رستم علیخان صاحب بہادر رئیس کرنال	صہر
۳۰۵	شیخ رحمت علی صاحب نقشبندی سوداگر ہوشیارپور	عار
۳۰۶	چودھری رحمت خان صاحب نمبردار گڈھ سنکر	عار
۳۰۷	مولوی رضا کریم صاحب ہیڈ کلرک رجسٹری آرہ	عار
۳۰۸	مولوی محمد رحیم صاحب وکیل پٹنہ	للعہر
۳۰۹	منشی راغب باسط صاحب مختار پٹنہ	عار
۳۱۰	محمد روح اللہ صاحب ساکن گیا	عار
۳۱۱	مولوی رضا حسن خانصاحب میندار	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	موتہاری	عار
۳۱۲	شاہ رضی الدین احمد صاحب مختار عام بنارس	عار
۳۱۳	حکیم حافظ رحمت اللہ صاحب رحمت	عار
۳۱۴	مسٹر رضا حسین صاحب بی ای کلاس پٹنہ	عار
۳۱۵	مولوی رحمت اللہ صاحب رئیس مونگیر	عار
۳۱۶	میاں رحیم بخش صاحب پہلوان امرتسر	عار
۳۱۷	حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری مقیم امرتسر	عار
۳۱۸	حاجی رحمت اللہ بن حاجی ہاشم احمد صاحب ساکن احمد آباد	عار
۳۱۹	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	عار
۳۲۰	مولوی محمد رحمت اللہ صاحب سکرٹری معین الندوہ مونگیر	عار
	ردیف (ز)	
۳۲۱	زاہد حسین صاحب ساکن پھلواری	عار
۳۲۲	شاہزادہ مرزا زیبندہ علی صاحب گورکانی	عار
	ردیف (س)	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۲۳	سید احمد خان صاحب ایجنٹ وکیل پشاور	عا/
۳۲۴	میمن سلیمان گیگہ صاحب تاجر بھاونگر	سعہ
۳۲۵	چودہری سردار خانصاحب سارجنٹ پولیس کرنال	عا/
۳۲۶	منشی سعادتمند صاحب رئیس کرنال	عا/
۳۲۷	منشی سلیم اللہ خانصاحب سب اوورسیر بریلی	للعہ/
۳۲۸	منشی سعادت خان صاحب رئیس لکھنؤ	عا/
۳۲۹	منشی محمد سراج الدین صاحب منصف پھلور	عا/
۳۳۰	بابو سعادت علیخان صاحب رئیس پیغمبر پور	عا/
۳۲۴	حاجی سعد اللہ صاحب رئیس نوانگر	ع
۳۲۵	ڈاکٹر سید حسین صاحب ال ایم ایس پٹنہ	عا/
۳۲۶	سید حسین صاحب بیرسٹر لا بانکی پور	عا/
۳۲۷	سید حسین صاحب بانکی پور	عا/
۳۲۸	نواب سرفراز حسین خانصاحب وائس چیرمین پٹنہ	عا/
۳۲۹	منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	للعہ/
۳۳۰	سید عباس صاحب رئیس ہمتی پور	عا/
۳۳۱	سعادت علیخان صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۳۳۲	مولوی سرفراز علی صاحب	عا/
۳۳۳	مولوی سعید الدین صاحب مختار عدالت بنارس	عا/
۳۳۴	میر سید علی صاحب مقیم پٹنہ	عا/
۳۳۵	منشی سجاد بخش صاحب ساکن سیول	عا/
۳۳۶	خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور	للعہ/
۳۳۷	بابو سراج الدین صاحب اکوٹنٹ مینوسپل امرتسر	عا/
۳۳۸	مولوی سلامت اللہ صاحب پانی پتی	صہ/
۳۳۹	شاہ سمی احمد صاحب رئیس مولانگر	عہ
	ردیف (ش)	
۳۴۰	میمن حاجی سکور طاہر صاحب منافع ابیات بھاونگر	صہ/
۳۴۱	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	عا/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۴۲	بابو مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ درافسمین پبلک دفتر	عا/
۳۴۳	منشی شفاعت حسین صاحب ہیڈ کلارک شفاخانہ بریلی	للعہ/
۳۴۴	شیر علی خانصاحب انسپکٹر پولیس پنشنر شاہجہانپور	عا/
۳۴۵	چودہری شادی خانصاحب تحصیل گڈھ سنکر	عا/
۳۴۶	میاں جی شرف الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	عا/
۳۴۷	مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانسکے پور	للعہ/
۳۴۸	شاہ شرف الدین صاحب حسین آباد مونگیر	عا/
۳۴۹	قاضی شیخ حاجی صاحب ساکن موضع چمپانگر	عا/
۳۵۰	مولوی محمد شریف عالم صاحب رئیس موضع ابراہیم پور	عا/
۳۵۱	شجاعت علیصاحب رئیس اکبرپور	عا/
۳۵۲	شیخ شیر علیصاحب بن حسین بخش ساکن [illegible]	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	پٹنہ	عا/
۳۵۳	مولوی شمس الدین صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۳۵۴	منشی شرافت حسین صاحب ساکن بھاگلپور	عا/
۳۵۵	مولوی شمس الحق صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۳۵۶	مسٹر سید شرف الدین صاحب بہاری بیرسٹرایٹ لا پٹنہ	عا/
۳۵۷	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس جالندھر	عا/
۳۵۸	شادی خانصاحب ساکن مالکوٹ شادیخان	عا/
۳۵۹	بابو مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ درافسمین پبلک ورکس شملہ	عا/
۳۶۰	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	عا/
۳۶۱	شاہ محمد صاحب رئیس شملہ	عا/
	ردیف (ص)	
۳۶۲	میمن حاجی صمار عثمان صاحب تاجر الطعام بھاونگر	عا/
۳۶۳	حافظ صدیق اکبر صاحب رئیس پانی پت	عا/
۳۶۴	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس امروہہ	عا/
۳۶۵	مولوی سید صفیر الدین صاحب ساکن بانکی پور	للعہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۳۶۶	سید صفیر الدین احمد صاحب ساکن متھرا	عا ر
۳۶۷	صفیر الحق صاحب رئیس موضع کٹونا	عا ر
۳۶۸	خان بہادر شیخ صفدر حسین صاحب رئیس فتحپور ہسوہ	عا ر
۳۶۹	شاہ صبیح اللہ صاحب رئیس مونگیر	للعہ
۳۷۰	خواجہ صدر الدین صاحب حکاک امرتسر	عا ر
	ردیف (ض)	
۳۷۱	شیخ ضیاء الحسن صاحب ساکن کرنال	عا ر
۳۷۲	منشی قمر الدین حسن صاحب سررشتہ دار ریاست انور	سے ر
۳۷۳	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ	للعہ
	ردیف (ط)	
۳۷۴	میمن حاجی طیب حبیب صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عہ ر
۳۷۵	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ میونسپل چندوسی	عا ر
	ردیف (ظ)	
۳۷۶	حافظ ظہور احمد صاحب سوداگر الہ آباد	عا ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۳۷۷	شیخ ظہر الدین صاحب ولد شیخ وزیر صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۳۷۸	منشی ظہور احسن صاحب نیموی مختار پٹنہ	عا ر
	مولوی سید ظہیر الدین صاحب رئیس نیورہ	عا ر
۳۷۹	محمد ظہور الدین صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۳۸۰	مولوی ظہور الحق صاحب وکیل منصفی سید پور	عا ر
۳۸۱	مولوی سید ظفر امام صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۳۸۲	مولوی ظہیر الحق صاحب تحصیلدار سکندرہ ضلع مونگیر	عا ر
۳۸۳	ظہر الدین صاحب دلال تاجر پشمینہ پٹنہ	عا ر
۳۸۴	مرزا ظفر اللہ خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گرداسپور	عا ر
	ردیف (ع)	
۳۸۵	محمد عبد المجید خانصاحب ساکن مرجا گڈھ	عا ر
۳۸۶	مولوی عبد الحکیم صاحب وکیل پٹنہ	عا ر
۳۸۷	مولوی سید علی حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر موتیہاری	عا ر
۳۸۸	حافظ عبد الرحمن صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۳۸۹	قاضی عبد الرحمن صاحب رئیس قصبہ	

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	بلندہ ضلع فتحپور	للعہ
۳۹۰	منشی عبدالرحمن صاحب وکیل فتحپور ہسوہ	عار
۳۹۱	شیخ عبدالحلیم صاحب کارخانہ دار نوربافی سلیم پور	عار
۳۹۲	حاجی شیخ عظیم اللہ صاحب ساکن بنارس	عار
۳۹۳	عنایت خان صاحب کارخانہ دار گوٹہ بافی بنارس	عار
۳۹۴	شیخ محمد عبدالعزیز صاحب رئیس بنارس	عار
۳۹۵	منشی عبدالرحمن صاحب سپروائزر ریاست الور	صعہ
۳۹۶	شیخ عبدالوحید صاحب سکرٹری مدرسہ چشمہ فیض موضع ململ	عار
۳۹۷	محمد عبدالحلیم صاحب ساکن پٹنہ	عار
۳۹۸	مولوی سید عبدالمجید صاحب ساکن موضع ہشیارپور	عار
۳۹۹	میر عبدالوحید صاحب ساکن پٹنہ	عار
۴۰۰	حاجی عبدالمجید صاحب پٹنہ	عار
۴۰۱	سید عبدالواحد صاحب تاجر پٹنہ	عار

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۴۰۲	مولوی سید عبدالمجید احمد صاحب رئیس پٹنہ	للعہ
۴۰۳	منشی عزیز الحق صاحب امین ریاست دربھنگہ	عار
۴۰۴	شیخ عبدالحمید صاحب ساکن متھراپور	عار
۴۰۵	منشی محمد عنایت علی صاحب ساکن ڈھاکہ	عار
۴۰۶	منشی عبدالرحیم صاحب ساکن ڈھاکہ	عار
۴۰۷	مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مقیم پٹنہ	عار
۴۰۸	منشی عبداللہ صاحب مختار کمشنری پٹنہ	عار
۴۰۹	عبدالوہاب صاحب سوداگر پٹنہ	عار
۴۱۰	عبدالکریم عرف میان خان صاحب ساکن پٹنہ	عار
۴۱۱	محمد عبدالباقی صاحب ساکن پٹنہ	عار
۴۱۲	سید عبدالعزیز صاحب خلف میر	
۴۱۳	احمد حسین صاحب مرحوم رئیس بہار	عار
۴۱۴	سید عبدالغنی صاحب رئیس بہار	عار
۴۱۵	سید عبدالرزاق صاحب رئیس بہار	عار
۴۱۶	منشی عبدالعزیز ڈاکٹر کرطورکس کمپنی بہار	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
٤١٧	خان بہادر میر علی محمد صاحب شاد آنریری مجسٹریٹ ۔ پٹنہ	عہ ر
٤١٨	منشی عزیز الحکیم صاحب مختار مونگیر	عہ ر
٤١٩	منشی عمر الدین صاحب سپروائزر کالکا شملہ	صہ ر
٤٢٠	حاجی علی بخش صاحب سوداگر چرم متھرا	عہ ر
٤٢١	منشی عبد الغفور صاحب بی ای ین عدالت دیوانی قصبہ رسڑا	عہ ر
٤٢٢	منشی عبد اللطیف صاحب ولد منشی قربان علی صاحب مرحوم دہلی دروازہ علیگڈھ	عہ ر
٤٢٣	سیٹھ عبد الاحد صاحب سوداگر امرتسر	عہ ر
٤٢٤	خواجہ عبد الصمد صاحب سوداگر امرتسر	عہ ر
٤٢٥	حافظ عبد اللہ صاحب ساکن امرتسر	عہ ر
٤٢٦	خواجہ عبد القادر صاحب سوداگر امرتسر	عہ ر
٤٢٧	میان عبد الاحد صاحب نانک سوداگر امرتسر	عہ ر
٤٢٨	میان عزیز دارد صاحب سوداگر امرتسر	عہ ر
٤٢٩	خواجہ عبد الاحد و غلام محمد صاحبان سوداگر امرتسر	عہ ر
٤٣٠	میان عمر جیو و عبد المجید صاحبان سوداگران امرتسر	عہ ر
٤٣١	منشی علی محمد صاحب پٹواری موضع عبد الرحمن پور	عہ ر
٤٣٢	سید عبد اللہ شاہ صاحب امام مسجد نھنے شاہ امرتسر	عہ ر
٤٣٣	مولوی عبد الرحمن صاحب مختار عدالت چیف کورٹ پنجاب جالندھر	عہ ر
٤٣٤	حافظ عبد الرحیم بن شاہ بہائی صاحب مدرس بھروچ	عہ ر
٤٣٥	خان بہادر مولوی عبد الصمد صاحب وکیل و وائس چیرمین و آنریری مجسٹریٹ غازی پور	عہ ر
٤٣٦	منشی عبد الحفیظ صاحب سب اورسیر بارہ بنکی	عہ ر
٤٣٧	مولوی عبد الشکور صاحب ٹیکن بہار	عہ ر
٤٣٨	قاضی عبد اللہ خانصاحب رئیس پشاور	سے ر
٤٣٩	مرزا عبد الحکیم خانصاحب عدالت پشاور	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۴۰	میمن عیسی یوسف صاحب تاجر الطعام و ابنہ الصغیر غلام محمد ساکن بھاؤنگر	عہ/
۴۴۱	میمن عثمان آلاتہ تاجر الطعام بھاؤنگر	عہ/
۴۴۲	میمن عبداللہ ولد حاجی کاوا صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عہ/
۴۴۳	شیخ عثمان ابن عبد العلیم الیافعی تاجر عرب بھاؤنگر	عہ/
۴۴۴	میمن عیسی بھائی جیوا جان صاحب تاجر بھاؤنگر	عہ/
۴۴۵	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ کرنال	صہ/
۴۴۶	میر عبدالمجید صاحب شلخوان سب جج کرنال	عہ/
۴۴۷	سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پولس کرنال	عہ/
۴۴۸	چودھری مولوی علی محمد خان صاحب بی اے وایل مختار کرنال	عہ/
۴۴۹	مولوی عظمت اللہ صاحب مدرس بی اے ہائی اسکول کرنال	عہ/
۴۵۰	بابو عبدالقادر صاحب اسٹور کیپر شملہ	للعہ/
۴۵۱	ماسٹر عظمت علیخان صاحب مدرس ایم بی اسکول شملہ	عہ/
۴۵۲	بابو عبدالغنی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کرنال	للعہ/
۴۵۳	منشی عنایت اللہ خانصاحب رئیس برستلے	عہ/
۴۵۴	مولوی عمرالدین صاحب حنفی چشتی مدرس سابق تحصیل گڈھ سنکر	عہ/
۴۵۵	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عہ/
۴۵۶	منشی علی محمد خانصاحب نقل نویس خانیو	عہ/
۴۵۷	چودھری عمر بخش صاحب ساکن قصبہ عوارڑہ	عہ/
۴۵۸	منشی عبدالمجید صاحب ڈپٹی انسپکٹر پانی پت	صہ/
۴۵۸	مولوی عبدالحی صاحب رئیس بدایون وکیل چندوسی	صہ/
۴۵۹	شیخ محمد عبداللہ صاحب رئیس چندوسی	عہ/
۴۶۰	محمد عنبر شاہ صاحب کھنڈ ساری چندوسی	عہ/
۴۶۱	حافظ محمد عبدالسلام صاحب رئیس	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	سنبل	عا ر	۴۷۴	منشی عبد الکریم صاحب نقشہ نویس	
۴۶۲	محمد عبد اللہ خانصاحب زمیندار			دفتر شملہ	عا ر
	جنیٹھ	عا ر	۴۷۵	بابو مرزا عبد اللہ بیگ صاحب ملازم	
۴۶۳	مولوی سید علی منتظم جان صاحب			دفتر تعمیرات شملہ	عا ر
	رئیس امروہہ	صہ ر	۴۷۶	میاں عبد الرب صاحب خلف مولوی	
۴۶۴	شیخ عبد الکریم صاحب وکیل امروہہ	صہ ر		منعم الدین صاحب شملہ	عا ر
۴۶۵	حاجی عبد الستار ملا داؤد صاحب		۴۷۷	چودھری محمد عبد اللہ صاحب گراور	
	تاجر رنگون	للعہ ر		حلقہ نور محل	عا ر
۴۶۶	حافظ عبد الرزاق و عبد الرحیم صاحبان		۴۷۸	چودھری عبد الحفیظ خانصاحب	
	سوداگران لکھنؤ	صہ ر		زمیندار و رئیس فیض آباد	عا ر
۴۶۷	مولوی عبد اللطیف صاحب رئیس لکھنؤ	صہ ر	۴۷۹	حافظ عبد الرحمن و عبد الرحیم سوداگران	
۴۶۸	مولوی عبد العزیز صاحب مہتمم مدرسہ			فیض آباد	عا ر
	کفایت العلوم پیلی بھیت	عا ر	۴۸۰	حافظ عبد الغفار و محمد اسمٰعیل سوداگران	
۴۶۹	مولوی عبد الحمید صاحب رئیس رائے بریلی	معہ ر		فیض آباد	عا ر
۴۷۰	منشی عنایت کریم صاحب ڈاکٹر سیان		۴۸۱	مولوی عبد الحمید صاحب منیجر ٹریموی	
	چھاؤنی انبالہ	عا ر		بانکی پور	عا ر
۴۷۱	منشی عبد الغنی صاحب محکمہ کورٹ انبالہ	عا ر	۴۸۲	منشی عبد الغفور صاحب مختار دانا پور	عا ر
۴۷۲	حاجی عبد الرحیم صاحب رئیس انبالہ	عا ر	۴۸۳	مولوی عبد الغنی صاحب وکیل بانکی پور	للعہ ر
۴۷۳	بابو عبد الرحمن صاحب گماشتہ		۴۸۴	مولوی علی حسن صاحب مختار پٹنہ	عا ر
	کمسریٹ انبالہ	عا ر	۴۸۵	مولوی علی اکرم صاحب مقیم رانی پور	عا ر

نمبر شمار	نام می	تعداد چندہ
۴۸۶	حاجی عبد الغنی صاحب ساکن بیگمپور	عا ر
۴۸۷	مولوی عبد الشکور صاحب دسنوی	عا ر
	مولوی عبد العزیز صاحب مکان	
۴۸۸	مولوی فضل امام خان ایس جیرمین بانکیپور	عا ر
۴۸۹	مولوی شیخ عزیز الدین صاحب ساکن موضع کربیٹیا	عا ر
۴۹۰	شیخ عیسی صاحب رئیس لار ضلع گورکھپور	عا ر
۴۹۱	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۴۹۲	شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر صاحبگنج ضلع گیا	عا ر
۴۹۲	حافظ عبد الغفور صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۴۹۳	شیخ عبد القادر صاحب ڈیٹر پنجاب آبزرور - لاہور	عا ر
۴۹۳	حافظ عبد اللطیف خانصاحب ساکن بھیکن پور	عا ر
۴۹۴	شیخ محمد عبد الرزاق صاحب ساکن بھیلن پور	عا ر
۴۹۵	مولوی سید عبد الشکور صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۴۹۶	منشی عبد العظیم صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۴۹۶	مولوی علیکریم صاحب عرف براتی	

نمبر شمار	نام می	تعداد چندہ
	میان پٹنہ	عا ر
۴۹۷	عبد الرشید خانصاحب ساکن موضع مجھولی	عا ر
۴۹۸	عبد الغنی صاحب کمشنر پورٹ گیا	عا ر
۴۹۹	سید عبد الحی صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۵۰۰	علی اصغر صاحب ساکن چھپرہ	عا ر
۵۰۱	حاجی علی کریم صاحب ساکن قصبہ بارہ	عا ر
۵۰۲	عبد المجید صاحب ساکن بھاگلپور	عا ر
۵۰۳	سید محمد عبد الرزاق صاحب رئیس موضع کنڈہ	عا ر
۵۰۴	حافظ عبد الحمید صاحب ساکن مہراج گنج	عا ر
۵۰۵	علی محمد صاحب ساکن چمپانگر بھاگلپور	عا ر
۵۰۶	سید محمد عبد اللہ صاحب ساکن موضع پچتین ضلع پٹنہ	عا ر
۵۰۷	مولوی سید عارف حسین صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۵۰۸	محمد عبد الحفیظ صاحب ساکن موضع فتحپور	عا ر
۵۰۹	مولوی عبد الحمید صاحب ساکن فتحپور	عا ر
۵۱۰	مولوی حافظ عنایت کریم صاحب وکیل بانکی پور	عا ر
۵۱۱	مولوی محمد عبد الحمید صاحب ساکن بہار	عا ر

نمبر	نام نامی	چندہ
٥١٢	عبدالمجید صاحب طالب علم مڈیکل اسکول بانکی پور	عه/
٥١٣	سید عنایت حسین صاحب امداد ساکن پٹنہ	عه/
٥١٤	محمد عبدالحلیم صاحب ساکن ہستون چک پٹنہ	عه/
٥١٥	عبدالرزاق عرف طغرل صاحب لوانہ پور	عه/
٥١٦	حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار علیگڈھ	عه/
٥١٧	حافظ محمد عبدالغفور سوداگر علیگڈھ	عه/
٥١٨	عبدالغفور صاحب سب انسپکٹر بانکی پور	عه/
٥١٩	سید عزیزالدین صاحب موضع ملاچک ضلع پٹنہ	عه/
٥٢٠	مولوی عبدالحمید صاحب ساکن موضع [illegible]	عه/
٥٢١	مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	للعه/
٥٢٢	سید علی حیدر صاحب ساکن پٹنہ	عه/
٥٢٣	ملک علی نظر صاحب رئیس مونگیر	عه/
٥٢٤	سید عبدالستار صاحب مونگیری	عه/
٥٢٤	منشی عبداللہ صاحب ساکن بانکی پور	عه/
٥٢٥	سید عظیم الدین صاحب وکیل بانکی پور	عه/
٥٢٦	مولوی عبدالشکور صاحب ملانوان ضلع پٹنہ	عه/
٥٢٧	علی مرزا صاحب ساکن پٹنہ	عه/
٥٢٨	عزیزالرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن صاحب سوداگر کلکتہ	عـه
٥٢٩	عبداللہ شاہ صاحب عرف شاہ بلندہ کرنال	عه/
٥٣٠	منشی عزیزالحکیم صاحب رئیس مونگیر	عه/
٥٣١	مولوی عبدالغفار صاحب ساکن پٹنہ	عه/
٥٣٢	عبدالرشید عرف عطا حسین صاحب بانکیپور	عه/
	مولوی عبدالحمید صاحب پٹھانا	عه/
٥٣٣	سید عبدالمجید عمردراز صاحب محرر جج کورٹ گیا	عه/
٥٣٤	عظیم الدین صاحب نبیرہ حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ	عه/
٥٣٥	مولوی سید عبدالمجید صاحب رئیس پٹنہ	عه/
٥٣٦	محمد عبدالعزیز صاحب ساکن فتحپور	عه/
٥٣٧	حافظ عزیزالحق صاحب ساکن پٹھانا	عه/
٥٣٨	منشی عظمت حسین صاحب ساکن پٹھانا	عه/
٥٣٩	عبدالقادر صاحب سب انسپکٹر بستی پور	عه/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۵۴۰	مولوی عبدالفتاح صاحب ساکن پھلواری	عہ/
۵۴۱	منشی عبدالکریم صاحب ساکن دانوپگہ	عہ/
۵۴۲	عبداللطیف صاحب ساکن حاجی پور	عہ/
۵۴۳	مولوی عبدالرحیم صاحب مختار مظفرپور	عہ/
۵۴۴	سیٹھ حاجی عبداللہ و حاجی مینا صاحب رئیس بمبئی	عہ/
۵۴۵	مولوی عبدالقاسم صاحب سررشتہ دار مظفرپور	عہ/
۵۴۶	شیخ عمردراز صاحب مختار مظفرپور	عہ/
۵۴۷	منشی عبدالحمید صاحب ساکن مظفرپور	عہ/
۵۴۸	حافظ عبدالرحمن صاحب تاجر مظفرپور	عہ/
۵۴۸	منشی سید عبداللطیف صاحب ساکن مظفرپور	عہ/
۵۴۹	چودھری عبدالعلی صاحب مختار مظفرپور	عہ/
۵۵۰	مولوی عبدالعزیز صاحب بہاری	عہ/
۵۵۱	منشی عنایت اللہ خانصاحب ساکن بریلی	عہ/
۵۵۲	منشی عبدالحکیم صاحب سوداگر بریلی	عہ/
۵۵۳	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس بریلی	عہ/
۵۵۴	بابو علی احمد خانصاحب ہیڈ کلرک ریلوی آفس بریلی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۵۵۵	عبدالرشید صاحب سکونت چراناپور ضلع پٹنہ	عہ/
۵۵۶	منشی عبدالقادر صاحب نائب پروپرائٹر آرمی پریس شملہ	عہ/
۵۵۷	منشی عبدالغفار صاحب رئیس شملہ	عہ/
۵۵۸	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۵۵۹	بابو علی ظفر صاحب کلرک دفتر اکزامنر شملہ	عہ/
۵۶۰	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹورکیپر شملہ	عہ/
	ردیف (غ)	
۵۶۱	غلام محی الدین صاحب پنجابی پیش امام	
۵۶۲	مسجد چوبداران بھاؤنگر	عہ/
۵۶۳	حافظ غفورالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی	للعہ
۵۶۴	شیخ غلام محمد الدین رئیس و سوداگر پارچہ خانپور	عہ/
۵۶۵	حکیم غلام نبی صاحب ہوشیارپوری	عہ/
۵۶۶	میاں صاحب منشی غلام باری صاحب وکیل ہوشیارپور	عہ/
۵۶۷	مستری غلام محی الدین صاحب سب اوورسیر	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ہوشیارپور	۶ر
۵۶۸	حاجی غلام سرور خانصاحب آنریری مجسٹریٹ چندوسی	للعہ ر
۵۶۹	منشی غلام صابر خانصاحب جسٹرانذیر کالج - کپورتھلہ	۶ر
۵۷۰	چودھری غلام جیلانی خانصاحب ذیلدار گڑھ سنکر	۶ر
۵۷۱	غلام نبی صاحب ساکن امرتسر	۶ر
۵۷۲	چودھری غلام نبی صاحب ذیلدار پھلور	۶ر
۵۷۳	بابو غلام محی الدین صاحب اسسٹنٹ گوڈشس کلرک اسٹیشن پھلور	۶ر
۵۷۴	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار پھلور	۶ر
۵۷۵	خواجہ غلام محی الدین صاحب ساکن امرتسر	۶ر
۵۷۶	ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکما رئیس لاہور	۶ر
۵۷۷	حاجی شیخ غلام جیلانی صاحب قادری زمیندار موضع آغاپور	۶ر
۵۷۸	غلام ربانی صاحب ساکن موضع رامپور بکھری	۶ر
۵۷۹	مولوی سید غنیمت حسین صاحب الاشرفی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	الجیلانی رئیس مخدوم چک ضلع مونگیر	۶ر
۵۸۰	مولوی غلام باری صاحب محرر اجرای ڈگری گیا	۶ر
۵۸۱	شیخ غلام رسول صاحب ساکن منار ضلع مظفرپور	۶ر
۵۸۲	حکیم سید غلام حسین صاحب منیجر نفیع الاخبار بنارس	۶ر
۵۸۳	شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۶ر
۵۸۴	خواجہ غلام محمد صادق صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاو آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	۶ر
۵۸۵	مولوی غلام نجم صاحب مختار عدالت امرتسر	۶ر
۵۸۶	میان غلام نبی و حبیب اللہ سوداگران امرتسر	۶ر
۵۸۷	میان غلام مصطفی صاحب سوداگر امرتسر	۶ر
۵۸۸	خواجہ غلام محی الدین صاحب امرتسر	۶ر
۵۸۹	میان غلام شیخ صاحب سوداگر امرتسر	۶ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۹۰	میان غفار شاہ صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
۵۹۱	خواجہ غلام محی الدین صاحب و غلام مصطفےٰ صاحبان سوداگران امرتسر	عہ/
۵۹۲	میان غلام محمد و عزیز الدین صاحبان سوداگرن امرتسر	عہ/
۵۹۳	میان غلام محی الدین صاحب عرف جان ساکن امرتسر	عہ/
۵۹۴	منشی غلام محمد و محمد خلیل صاحبان سوداگران امرتسر	عہ/
۵۹۵	سید غفور اللہ صاحب پنشنر و رئیس جالندہر	عہ/
۵۹۶	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی	للعہ/
	(ردیف ف)	
۵۹۷	حکیم فقیر محمد صاحب ولد غلام نبی مرحوم بھاؤنگر	عہ/
۵۹۸	منشی فیض محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال	عہ/
۵۹۹	سید فیاض حسین صاحب رئیس پانی پت	عہ/
۶۰۰	نواب فاخر احمد خانصاحب رئیس پانی پت	عہ/
۶۰۱	مولوی فخر الدین صاحب ناظر عدالت فتحپور	عہ/
۶۰۲	سید فخر الحق صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نوہر ریاست بیکانیر	عہ/
۶۰۳	مولوی فقیر اللہ صاحب رئیس امروہہ	صہ/
۶۰۴	مولوی فرید الدین احمد صاحب بی اے پروفیسر بڑودہ کالج	صہ/
۶۰۵	بابو فتح محمد صاحب گماشتہ کمسریٹ صدر انبالہ	عہ/
۶۰۶	شیخ فضل محمد صاحب نائب تحصیلدار الہ آباد	عہ/
۶۰۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار عدالت پھلور	عہ/
۶۰۸	چودہری فتح خان صاحب ذیلدار ضلع جالندہر	عہ/
۶۰۹	مولوی فرید الدین صاحب مختار رائکوٹ	عہ/
۶۱۰	مولوی فہیم الدین صاحب نبیرہ حکیم	
۶۱۱	میر مولوی عبد الحمید صاحب رئیس پٹنہ	عہ/
۶۱۲	شیخ محمد فضل الکریم صاحب رئیس و میونسپل کمشنر بنارس	عہ/
۶۱۳	سید فضل الرحمن صاحب ساکن موضع فیروزپور	عہ/
۶۱۴	ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب ساکن پٹنہ	عہ/
۶۱۵	مولوی فضل الرحمن صاحب رئیس صالح پور پٹنہ	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۶۱۶	منشی فضل الحق صاحب ساکن پٹنہ	عار
۶۱۷	میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عار
۶۱۸	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم امرتسر	عار
۶۱۹	میاں فتح بابا و غیاث الدین صاحبان امرتسر	عار
۶۲۰	مولوی فضل محمد صاحب طبیب و رئیس جالندھر	عار
۶۲۱	بابو فضل الرحمن صاحب ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عار

ردیف ق

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۶۲۲	چودھری قیام الدین صاحب متوسل ریاست سلیم پور	عار
۶۲۳	مولوی قدرت اللہ صاحب و رئیس امروہہ	عار
۶۲۴	حافظ خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک نامی پریس لکھنو	عار
۶۲۵	مولوی محمد قدرت اللہ صاحب مقیم فتحپور	عار
۶۲۶	مولوی قربان علی صاحب رئیس مونگیر	عار
۶۲۷	قاضی صاحب طباخ پھلواری	عار
۶۲۸	منشی سید قاسم علی صاحب محافظ دفتر مظفر پور	عار
۶۲۹	منشی قادر بخش صاحب گدام دار سوار ضلع مظفر پور	عار
۶۳۰	منشی قاسم علی صاحب تاجر موتیہاری	عار
۶۳۱	منشی قائم الحق صاحب وکیل منصفی فتحپور ہسوہ	عار
۶۳۲	مولوی قطب المبین صاحب قانونگو پٹنہ	عار
۶۳۳	مستری قادر بخش و محمد اسمٰعیل صاحبان جالندھر	عار

ردیف ک

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۶۳۴	قاضی کمال اشرف صاحب رئیس گڈھی	عار
۶۳۵	مسٹر میر کاظم حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا شملہ	عار
۶۳۶	حاجی کلب حسین صاحب رئیس بریلی	عار
۶۳۷	حاجی کریم اللہ صاحب آر ایم ایس چھاونی انبالہ	عار
۶۳۷	ڈاکٹر حکیم کریم اللہ صاحب رئیس پٹیالہ	عہ
۶۳۸	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ قلعہ پھلور	عار

نمبر شمار	نام نامی	چندہ
۶۳۹	شیخ محمد کبیر الدین صاحب رئیس علی نگر	عا/
۶۴۰	منشی کبیر الدین صاحب مختار بانکی پور	عا/
۶۴۱	میاں کریم بخش صاحب مینوسپل کمشنر لاہور	عا/
۶۴۲	سید محمد کاظم حسین صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۶۴۳	شیخ کرامت علی صاحب برادر کرنل ہدایت علی صاحب دانا پور	عا/
۶۴۵	میر کفایت حسین صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۶۴۶	مرزا کمال الدین صاحب سنجر طہرانی ریاست رامپور	عا/
۶۴۷	کلیم الظفر صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۶۴۸	منشی کبیر صاحب محرر منصف اول پٹنہ	عا/
۶۴۹	منشی کریم بخش صاحب بینا تاجر ڈمرودرپور	عا/
۶۵۰	محمد کبیر الدین صاحب مختار رہوتہاس	عا/
۶۵۱	نواب خواجہ گوہر علی خاں صاحب رئیس سکندرہ	عا/
۶۵۲	سید کبیر الدین صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۶۵۳	منشی کریم بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ دانا پور	عا/

نمبر شمار	نام نامی	چندہ
۶۵۴	میاں گل محمد صاحب سوداگر امرتسر	عا/
	ردیف ل	
۶۵۵	قاضی محمد لطافت حسین صاحب وکیل بلاری	عا/
۶۵۷	منشی سید لطیف حسین صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۶۵۸	مولوی سید لطف الرحمن صاحب پٹنہ	عا/
۶۵۹	مولوی محمد لطیف حسین صاحب مدرس انگریزی اسکول بہار	عا/
۶۶۰	مولوی لطف الرحمن صاحب رئیس رکنگھسیالو پٹنہ	عا/
۶۶۱	محمد لطیف کریم صاحب طالب العلم مڈیکل اسکول بانکی پور	عا/
۶۶۲	لطافت کریم صاحب رئیس ملک چک	عا/
۶۶۳	شیخ وٹن صاحب ساکن شاہ پور	عا/
۶۶۴	حکیم لیاقت حسین صاحب زمیندار مظفر پور	عا/
۶۶۵	منشی لعل محمد صاحب بھریار موتیہاری	عا/
۶۶۶	منشی لیاقت حسین صاحب رئیس پھلواری	عا/
	(ردیف م)	
۶۶۷	منشی محی الدین صاحب تاجر کتب	للعہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	بنگلور	للعہ	٦٨٢	محمد منشی صاحب نقل نویس محکمہ فوجداری	
٦٦٨	سید مصطفی حسین صاحب معتمد ریاست			پٹنہ	عہ
	سلیم پور	عہ	٦٨٣	منشی منظور احمد صاحب محرر مولوی	
٦٦٩	مولوی محی الدین اشرف صاحب رئیس			سید شرف الدین صاحب پٹنہ	عہ
	موضع جھکڑہ	عہ	٦٨٤	منشی محمد کریم صاحب مختار پٹنہ	عہ
٦٧٠	مولوی مقیم الدین صاحب ساکن ڈیرہ		٦٨٥	سید مخدوم بخش صاحب مختار پٹنہ	عہ
	اسمٰعیل خان	عہ	٦٨٦	معین الدین صاحب مقیم پٹنہ	عہ
٦٧١	خواجہ محمد اصغر خانصاحب زمیندار		٦٨٧	شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	عہ
	ضلع پٹنہ	عہ	٦٨٨	شاہ محمد ایوب صاحب رئیس مونگیر	عہ
٦٧٢	شاہ معین الدین صاحب نقشبندی		٦٨٩	شاہ محمد ادریس صاحب رئیس مونگیر	عہ
	رئیس موضع کسارا	عہ	٦٩٠	حاجی حکمت حسین صاحب رئیس مونگیر	عہ
٦٧٣	محمد قاسم صاحب جفت فروش پٹنہ	عہ	٦٩١	منشی منظور احمد صاحب رئیس بہار	عہ
٦٧٤	شیخ محمد رمضان صاحب مقیم پٹنہ	عہ	٦٩٢	ملک میران بخش صاحب سوداگر امرتسر	عہ
٦٧٥	مولوی محمد یسین صاحب بانکی پور پٹنہ	عہ	٦٩٣	شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر امرتسر	عہ
٦٧٦	حکیم محمد ناظم صاحب پٹنہ	عہ	٦٩٤	میاں محمد ملک صاحب سوداگر امرتسر	عہ
٦٧٧	مولوی محمد ظہیر صاحب نگرتھ	عہ	٦٩٥	میاں مولا بخش صاحب مالک کارخانہ حالو	عہ
٦٧٨	حاجی محمد مجید صاحب ساکن متھون چک	عہ		امرتسر	
٦٧٩	مولوی محمد اظہر صاحب مختار کلکٹری بانکی پور	عہ	٦٩٦	میاں محمد صاحب سوداگر امرتسر	عہ
٦٨٠	مولوی محمد سعید صاحب مختار کلکٹری	عہ	٦٩٧	میاں موسی ملک صاحب سوداگر	
٦٨١	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ	عہ		امرتسر	عہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۶۹۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب سرشتہ دار عدالت جالندھر	عا/
۶۹۹	مقبول الزمان خانصاحب وکیل گوالیار	عا/
۷۰۰	مولوی محمد شریف صاحب وکیل غازیپور	عا/
۷۰۱	میر محمد علیصاحب سررشتہ دار گوالیار	عا/
۷۰۲	سید محمد مہدی حسین خانصاحب رئیس شاہجہانپور	عا/
۷۰۳	منشی محمد محی الدین صاحب مقیم رنگون	عا/
۷۰۴	سید مہتاب علیشاہ صاحب رئیس جالندھر	عا/
۷۰۵	بابو مہتاب الدین صاحب اسیسری اسسٹنٹ کرنال	عا/
۷۰۶	مولوی محمد حسین صاحب سکنڈ ماسٹر اسکول پھلور	عا/
۷۰۷	قاضی سید محبوب عالم صاحب رئیس جالندھر	عا/
۷۰۸	منشی سید مصطفےٰ علی صاحب دہلوی صدر قانونگو جالندھر	عا/
۷۰۹	مولوی سید محمد حسین صاحب بن حکیم امیر صاحب بہروچ	عا/
۷۱۰	منشی منور علیخانصاحب کلرک	

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	دہلی بنک لکھنؤ	سے/
۷۱۱	محمد عمر صاحب عرف عزیز عثمانی صاحب مقیم کرنال	عا/
۷۱۲	محمد مغفور اللہ خانصاحب رئیس اہلونہ	عا/
۷۱۳	مولوی محمد صدیق صاحب قماش مکہ معظمہ	عا/
۷۱۴	منشی مبارک مند صاحب سلخوان ہوشیارپور	عا/
۷۱۵	ممتاز علی صاحب عرف نواب بہادر مقیم مکہ معظمہ	عا/
۷۱۶	خان مانی خانصاحب رئیس جہان خیلان	
۷۱۷	منشی محمد عمر صاحب ترجمان قنصلات جدہ	عا/
۷۱۸	منشی میران بخش صاحب پٹواری جہان خیلان	عا/
۷۱۹	شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	صہ/
۷۲۰	مولوی محمد علی صاحب پانی پت	عا/
۷۲۱	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سلطانپوری	عا/
۷۲۲	حاجی محمد مبارک شاہ خانصاحب رئیس چندوسی	صہ/
۷۲۳	منشی محمد رضا صاحب رئیس امروہہ مقیم چندوسی	للعہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۲۴	محمد اسمعیل خانصاحب خلف حاجی محمد اسحاق خانصاحب رئیس چندوسی	عار
۲۵	قاضی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس سنبل	عار
۲۶	مولوی محمد احمد صاحب ولد مولوی علی اکبر صاحب رئیس مرادآباد	عار
۲۷	پیرجی محمد حسین صاحب پانی پت	عار
۲۸	مولوی محمد حسین صاحب عرف میان صاحب رئیس لدھیانہ	عار
۲۹	شیخ محمد اسمعیل صاحب سوداگر چندوسی	عار
۳۰	محمد واصل بیگ صاحب ٹھیکہ دار چندوسی	عار
۳۱	مولوی شفیع احمد صاحب تحصیلدار اعظم گڈھ	عہ ر
۳۲	بابو مظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	عہ
۳۳	منشی محمد یوسف صاحب مستری چھاؤنی انبالہ	عار
۳۴	محمد جانصاحب لین جمعدار چھاؤنی انبالہ	عار
۳۵	محمد مصطفےٰ صاحب طالب العلم چھاؤنی انبالہ	عار
۳۶	محمد مرتضیٰ صاحب طالب العلم چھاؤنی انبالہ	عار
۳۷	مولا بخش صاحب پٹواری گڈھ شنکر ضلع ہوشیار پور	عار
۳۸	محمد مہدی خان صاحب ذیلدار شمل تحصیل "	عار
۳۹	چودھری میران بخش صاحب سفید پوش حلکو ستے "	عار
۴۰	مولوی منعم الدین صاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عار
۴۱	منشی محمد حسن صاحب و عبدالرشید صاحب طلبہ "	عار
۴۲	ماموں صاحب ٹھیکہ دار تعمیرات گورنمنٹ پریس شملہ	عار
۴۳	شیخ مہر علیصاحب سب رجسٹرار پھلور	عار
۴۴	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع مسجد پھلور	عار
۴۵	چودھری محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	عار
۴۶	منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	عار
۴۷	حاجی محمد مجید صاحب رئیس تھوپل حک	عار

نمبر	نام نامی	تعداد
۴۸	منشی محب الحق صاحب مختار بانکی پور	لعہ
۴۹	محمد حسین خانصاحب رئیس پٹنہ	عا
۵۰	حکیم سید محمد نقی خانصاحب عرف	
۵۱	مجھلے صاحب ۔۔	عا
۵۲	حافظ سید محب الحق صاحب جلکٹ	
۵۲	سکرٹری معین الندوہ بانکی پور	عا
۵۳	محمد عمر صاحب خلف مولوی ابوسعید خانصاحب مرحوم رئیس پٹنہ	عا
۵۴	سید مدار بخش صاحب رئیس کینی کول	عا
۵۵	محمد عثمان صاحب رئیس موضع خندھاری	عا
۵۶	منشی محمد صدیق صاحب رئیس موضع پور	عا
۵۷	شیخ محمد حسن صاحب رئیس قصبہ لار	عا
۵۸	شیخ منظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	عا
۵۹	شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس ۔۔	عا
۶۰	نواب محمد حسین خانصاحب رئیس پٹنہ	عا
۶۱	منشی محمد شفیع صاحب رئیس حاجی پور	عا
۶۲	منشی محمد حنیف صاحب رئیس ۔۔	عا
۶۳	محمد طاہر صاحب تاجر بھاگلپوری	عا

نمبر	نام نامی	تعداد
۶۴	محبوب علیصاحب تاجر بھاگلپور	عا
۶۵	سید محمد حسین صاحب زمیندار موضع ڈسنہ	عا
۶۶	پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب اکسٹرااسسٹنٹ جج لاہور	عا
۶۷	مولوی سید ممتاز علیصاحب مالک مطبع رفاہ عام لاہور	عا
۶۸	میاں محمد بخش صاحب ٹھیکہ دار ریلوے لاہور	عا
۶۹	مجید احمد صاحب مقیم بھیکن پور	عا
۷۰	حافظ شیخ محمد احسن صاحب رئیس بنارس وکیل علیگڈھ	عا
۷۱	حافظ سید محمد ابراہیم صاحب مقیم پٹنہ	عا
۷۲	مولوی سید منظہر الحق صاحب مقیم پٹنہ	عا
۷۳	قاضی منشی مقبول علیصاحب موضع ترہٹ	عا
۷۴	مولوی محی الدین صاحب مقیم سیوان چھپرہ	عا

نمبر	نام نامی	قیمت	نمبر	نام نامی	قیمت
۷۷۵	اکرم حسین صاحب مقیم بلغ کالوحالان	عا ر	۷۹۱	حکیم محمد قاسم صاحب رئیس سیوان	عا ر
۷۷۶	محمد اقبال صاحب ساکن موضع گھیورا	عا ر	۷۹۲	سید محمد حنیف صاحب مقیم پٹنہ	عا ر
۷۷۷	شیخ منور علیصاحب ساکن پٹنہ	عا ر	۷۹۳	مولوی منیر حیدر صاحب وکیل	
۷۷۸	مہدی حسن صاحب مختار پٹنہ	عا ر		بلٹ ال - پٹنہ	عا ر
۷۷۹	منشی محمد صدیق صاحب مختار پٹنہ	عا ر	۷۹۴	محمد متین صاحب ساکن بانکی پور	عا ر
۷۸۰	منشی محمد عمر صاحب ساکن پھلواری	عا ر	۷۹۵	محمد وارث صاحب بلخی مقیم پٹنہ	عا ر
۷۸۱	سید شاہ محمد حسین صاحب رئیس ٹوڑہا	عا ر	۷۹۶	منت خانصاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۷۸۲	شیخ محمد اقبال صاحب رئیس پٹنہ	عا ر	۷۹۷	ملک محمد سعید خانصاحب رئیس سرہاؤدی	عا ر
۷۸۳	شیخ مہدی حسن صاحب رئیس موضع		۷۹۸	مولوی محمد حمید صاحب مختار قصبہ	
	نندماوان	عا ر		باڑہ "	عا ر
۷۸۴	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل پٹنہ	عا ر	۷۹۹	منشی محمد یعقوب صاحب ساکن	
۷۸۵	سید محمد حنیف صاحب انسپکٹر	عا ر		سحرہ	عا ر
	آرہ		۸۰۰	سید محمد ابوالفتح صاحب سب رجسٹرار	عا ر
۷۸۶	محمد موسی صاحب رئیس موضع			بارہ "	عا ر
	ڈیانوان	عا ر	۸۰۱	سید مظہر حسین صاحب مختار	
۷۸۷	محمد اسمٰعیل صاحب رئیس موضع برنی	عا ر		مظفرپور	عا ر
۷۸۸	مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹر ایٹ لا		۸۰۲	میان خانصاحب محلہ کوڑا	عا ر
	بانکی پور	عا ر	۸۰۳	منشی محمد بشیر صاحب ہیڈ کلرک جسٹری	
۷۸۹	سید محی الدین صاحب رئیس موضع			آفس بارہ	للعہ
۷۹۰	مفتی گنج	عہ	۸۰۴	داروغہ منشی مظفر علیصاحب رئیس	عہ

نمبر	نام نامی	[illegible]
	فیض آباد	عار
۸۰۵	شاہ میان جانصاحب ساکن شاہ پور	
۸۰۶	شیخ محمد کریم صاحب شاہ پور	عار
۸۰۷	محمد علیخانصاحب خلف ڈاکٹر صفدر علیخانصاحب رئیس بانکی پور	عار
۸۰۸	محب حسین صاحب برہو	عار
۸۰۹	محمد نور صاحب ساکن بہار	عار
۸۱۰	مولوی سید محمد نور صاحب رئیس قصبہ باڑہ	
۸۱۱	محمد منیر صاحب چھپرہ	عار
۸۱۲	محمد ابراہیم صاحب ساکن پٹنہ	عار
۸۱۳	محمد شفیع صاحب ساکن پٹنہ	
۸۱۴	محمد حسین صاحب تاجر کتب گیا	عار
۸۱۵	تسین الدین احمد صاحب رئیس موضع جمنا گانوان	
۸۱۶	محب الحسین صاحب رئیس نگرسہ	عار
۸۱۷	میان جان صاحب ساکن موضع بھگوانپور	عار
۸۱۸	مسٹر محبوب حسن خانصاحب بیرسٹرایٹ لا مظفرپور	عار

نمبر	نام نامی	[illegible]
۸۱۹	شاہ مسعود صاحب ساکن محلہ سید واڑہ	عار
۸۲۰	منشی محمد ابراہیم صاحب زمیندار کٹولیا	عار
۸۲۱	منشی محی الدین صاحب زمیندار موضع چک لولا	عار
۸۲۲	شیخ مراد علیصاحب ساکن مظفرپور	عار
۸۲۳	منشی محمد شریف صاحب "	عار
۸۲۴	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب "	عار
۸۲۵	مسٹر محمد تیسیر صاحب بیرسٹرایٹ لا	عار
۸۲۶	منشی مقبول حسن صاحب رئیس مونگیر	عار
۸۲۷	مولوی خوندکار مفضل الرحمن صاحب منگل کوٹ۔ ضلع بردوان	عار
۸۲۸	محمد عباس صاحب مقیم بانکی پور	عار
۸۲۹	محمد اسمٰعیل صاحب رئیس کرای پرسی	عار
۸۳۰	محمد مہدی حسین خانصاحب رئیس پھلولی	عار
۸۳۱	مہدی رضا خانصاحب مقیم مرجا گڈہ	عار
۸۳۲	حافظ مولا بخش صاحب ساکن بھگوانپور	عار
۸۳۳	منشی محمد یوسف صاحب مختار بانکی پور	عار
۸۳۴	محمد سعید صاحب ساکن بانکی پور	عار

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۴۳۵	سید مبین الحق صاحب خلعت منشی محب الحق صاحب فتح بانکی پور	عا/
۴۳۶	مولوی سید محی الدین صاحب وکیل پٹنہ	عا/
۴۳۷	خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل پٹنہ	عا/
۴۳۸	محمد خلیل صاحب طالب العلم موتیہاری	عا/
۴۳۹	منشی محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک مجسٹریٹ آفس موتیہاری	عا/
۴۴۰	خواجہ محمد رضا صاحب اسپیشل رجسٹرار موتیہاری	عا/
۴۴۱	حاجی محمد حسین صاحب داروغہ نشتر رئیس فتحپور رسوہ	عا/
۴۴۲	محمد جان صاحب ولد ولاری خان صاحب رئیس موقع کوٹ	عا/
۴۴۳	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر بنارس	عـہ
۴۴۴	مولوی محمد مقبول عالم صاحب رئیس میونسپل کمشنر بنارس	صہ/
۴۴۵	محمد منصور علیخانصاحب اسٹیشن ماسٹر کاشی بنارس	صہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۴۴۶	شیخ محمد اسمٰعیل خانصاحب کارخانہ دار ریشم و تارکشی بنارس	عا/
۴۴۷	حکیم و مولوی مہدی حسن صاحب بنارس	عا/
۴۴۸	مولوی محمد یوسف صاحب ساکن کاکو	عا/
۴۴۹	بابو مولا بخش صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انجنیری ریاست الور	عـہ
۴۵۰	حکیم محمد زکریا صاحب رئیس ریاست الور	للعہ
۴۵۱	مولوی محمد اسحاق صاحب محرر کلکٹری بانکی پور پٹنہ	عا/
۴۵۲	مولوی محمد نور صاحب پروفیسر فارسی مسلک بہار کالج	عا/
۴۵۳	نواب سید محمد رضا صاحب عرف ننا صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۴۵۴	سید محبوب اشرف صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۴۵۵	شاہ محمد امیر صاحب رئیس پٹنہ	عا/
۴۵۶	مولوی محمد یعقوب صاحب رئیس سیگو سرای	عا/ عا/
۴۵۷	سید محمد ہاشم صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۴۵۸	میر محب الحق صاحب ساکن پٹنہ	عا/

چندہ	نام نامی	نمبر	چندہ	نام نامی	نمبر
عار	مولوی سید محمد علی حسین رئیس مونگیر	۸۷۳	عار	مولوی محمد عمر صاحب ساکن رمضانپور	۸۵۹
			عار	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب ساکن پٹنہ	۸۶۰
عار	منشی مقبول حسین صاحب رئیس	۸۷۴	عار	سید مرتضی حسین صاحب مقیم پٹنہ	۸۶۱
عار	حاجی ملت حسین صاحب رئیس	۸۷۵			
عار	حکیم محمد طہ صاحب مقیم مونگیر	۸۷۶	عار	شاہ سید محمد مہدی صاحب رئیس پٹنہ	۸۶۲
	(ردیف ن)		عار	ڈاکٹر مبارک حسین صاحب مقیم	۸۶۳
عار	نیمن نور محمد صاحب گنگہ صانع انبات بھاؤنگر	۸۷۷	عار	مولوی محمد اسحاق صاحب مقیم پھلواری	۸۶۴
			عار	مولوی محبوب حسین صاحب رئیس بانکی پور	۸۶۵
عار	سید ابو محمد نجم الدین حسین خانصاحب رئیس موضع ستھیڑی	۸۷۸	عار	مولوی محمد عمر صاحب کارپرداز مولوی محبوب حسین صاحب رئیس	۸۶۶
عار	بابو نور الدین صاحب کلرک ورنیو ڈپارٹمنٹ شملہ	۸۷۹	عار	منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	۸۶۷
عار	مولوی محمد نصر اللہ صاحب ناظر کلکٹری فتحپور	۸۸۰	عار	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر اکزامنر شملہ	۸۶۸
عار	مولوی نادر خانصاحب مدرس تحصیلی اسکول جنید وسی	۸۸۱	عار	حافظ سید محی الدین صاحب مدرس اسکول شملہ	۸۶۹
عار	سید نذیر احمد صاحب گماشتہ کمسریٹ چھاونی انبالہ	۸۸۲	عار	حکیم معظم علی صاحب رئیس آنولہ	۸۷۰
عار	رای نبو خانصاحب سفید پوش گڈہ سنکر	۸۸۳	عار	شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	۸۷۱
			عار	حاجی محمد ادریس صاحب رئیس مونگیر	۸۷۲

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۸۸۴	چودھری نبی جانصاحب پنشنر	عا ر
۸۸۵	چودھری نبی بخش صاحب پسر بلند خانصاحب ذیلدار موتلہ	عا ر
۸۸۶	نامعلوم الاسم معرفت سلیم اللہ خانصاحب سب اوورسیر بریلی	عا ر
۸۸۷	چودھری محمد نصر اللہ صاحب پٹواری موضع لوندالہ ضلع جالندھر	عا ر
۸۸۸	مولوی نور احمد صاحب تاجر کتب ومشیر ال مدرسہ انوار الرحمن ملتان	عا ر
۸۸۹	مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	لعہ ر
۸۹۰	شیخ نور الحق صاحب رئیس موضع مگلد	عا ر
۸۹۱	مسٹر سید نہال حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ	عا ر
۸۹۲	منشی نصیر الدین صاحب او دیکٹرہ پٹنہ	عا ر
۸۹۳	شیخ نعمت اللہ صاحب ساکن ترائی نیپال	عا ر
۸۹۴	نواب خانصاحب مقیم پٹنہ	عا ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۸۹۵	سید محمد نذیر حسین صاحب نسیم ساکن دربھنگہ	عا ر
۸۹۶	مولوی نور محمد صاحب ساکن بہار	عا ر
۸۹۷	سید نذیر احمد صاحب ساکن موضع حسنان	عا ر
۸۹۸	مولوی سید نظیر الدین صاحب ساکن نیورہ	عا ر
۸۹۹	حاجی نجیب اللہ صاحب رئیس متابگنج	عا ر
۹۰۰	شیخ نثار حسین صاحب مینڈا مظفرپور	عا ر
۹۰۱	منشی نور الحسن صاحب مظفرپور	عا ر
۹۰۲	سید ناظر حسین صاحب ڈاکٹر محل مظفرپور	عا ر
۹۰۳	مولوی نجم الہدی صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	عا ر
۹۰۴	نامعلوم الاسم پٹنہ	عا ر
۹۰۵	مولوی نور الحسن صاحب وکیل	عا ر
۹۰۶	سید ناظر حسین صاحب مختار موتیہاری	عا ر
۹۰۷	نذیر احمد صاحب رئیس بنارس	عا ر
۹۰۸	منشی نیاز احمد صاحب منصرم محکمہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	بندوبست الور	عا/
۹۰۹	قاضی سید نجم الدین صاحب پٹنہ	عا/
۹۱۰	محمد نجم الدین صاحب سب اورسیر باڑھ	عا/
۹۱۱	سید شاہ نور الرحمن صاحب مغلپورہ پٹنہ	عا/
۹۱۲	سید نظام الدین صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۹۱۳	مولوی سید نور الحسن صاحب استھاواں پٹنہ	عا/
۹۱۴	ابو علی نظام الدین محمد صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۹۱۵	سید شاہ نذیر الدین حسین صاحب بہار ضلع پٹنہ	عا/
۹۱۶	نواب نصیر صاحب رئیس دیہہ پورہ پٹنہ	عا/
۹۱۷	ناظر حسین صاحب مختار بانکی پور	عا/
۹۱۸	بابو نظام الدین صاحب امرتسر	عا/
۹۱۹	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	عا/
۹۲۰	میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	عا/
۹۲۱	نبی بخش و حکیم محمد ابراہیم صاحبان سوداگران امرتسر	عا/
۹۲۲	خان نیاز محمد خانصاحب وکیل جالندہر	عا/
۹۲۳	منشی نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنری افس "	عا/
۹۲۴	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس شملہ	عا/
۹۲۵	بابو نور الدین صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ شملہ	عا/
۹۲۶	ڈاکٹر نظام الدین ہاسپٹل اسسٹنٹ شملہ	عا/
۹۲۷	سید ناظر حسین صاحب شاہجہانپوری مقیم بمبئی	عا/
	ردیف واو	
۹۲۸	والدہ صاحبہ محمد مصطفےٰ صاحب چھاونی انبالہ	عا/
۹۲۹	والدہ صاحبہ مشتاق احمد صاحب چھاونی انبالہ	عا/
۹۳۰	چودہری وزیر خانصاحب نمبردار جنگوانہ تحصیل گڈہ شنکر	عا/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۹۳۱	مستری وزیر خانصاحب مقیم شملہ	عار
۹۳۲	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ راۓ بریلی	للعہ
۹۳۳	شیخ ولی اکرم صاحب رئیس نگرہ ضلع پٹنہ	عار
۹۳۴	مرزا وزیر خانصاحب ساکن پٹنہ	عار
۹۳۵	سید وحید الحق صاحب ساکن موضع اتھوا	عار
۹۳۶	ولی الحق صاحب رئیس موضع سنڈہ	عار
۹۳۷	شیخ واعظ الحق صاحب بانکی پور	عار
۹۳۸	سید وصی احمد صاحب رئیس موضع شہباز پور	عار
۹۳۹	سید وزیر حیدر صاحب پٹنہ	عار
۹۴۰	سید وزیر حسین صاحب پٹنہ	عار
۹۴۱	ولایت حسین صاحب پٹنہ	عار
۹۴۲	واعظ الدین صاحب ساکن پٹنہ	عار
۹۴۳	سید واجد حسین صاحب بی۔اے وکیل مظفر پور	عار

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۹۴۴	حکیم ولایت علی اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ بریلی	عہ
۹۴۵	شیخ وارث حسین صاحب رئیس بیٹ	عار
۹۴۶	شیخ محمد واعظ الدین صاحب طالب العلم مدرسہ حنفیہ فیض ململ	عار
۹۴۷	شیخ وزیر الدین صاحب سالارپوری	عار
۹۴۸	داروغہ واحد حسین صاحب اندول	عار
۹۴۹	مولوی وصی الحسن صاحب مائل دھرم پوری	عار
۹۵۰	مولوی ولی الرحمن صاحب ساکن گواسہ	عار
۹۵۱	سید وحید الدین احمد صاحب بہاری	عار
۹۵۲	منشی وزیر الدین صاحب کلرک کلکٹری پٹنہ	عار
۹۵۳	مولوی ولی محمد صاحب وکیل بہار	عار
۹۵۴	میاں ولی محمد صاحب رنگریز امرتسری	عار
۹۵۵	سید ولایت علیشاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	عار
۹۵۶	مولوی حکیم واحد علیخانصاحب رئیس راولہ	عار

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۹۵۷	منشی واحد علی صاحب مختار ضلع چھپرہ	عار
	(ردیف ہ)	
۹۵۸	سید ہدایت حسین صاحب ساکن موضع اودین	عار
۹۵۹	مرزا ہینگن بیگ صاحب ساکن مظفر پور	عار
۹۶۰	شاہ ہادی حسن عرف چھیدی صاحب ساکن پٹنہ	عار
۹۶۱	میر ہاشم علی صاحب گلی نمبر ساکن شملہ	عار
	(ردیف ی)	
۹۶۲	یمین یوسف حقا صاحب تاجر انجب بھاؤنگر	عار
۹۶۳	خان یار محمد خان صاحب ذیلدار و رئیس موضع جہان خیلان	عار
۹۶۴	مولوی یحیی صاحب وکیل پٹنہ	عار
۹۶۵	مولوی سید یوسف حسین صاحب پٹنہ	عار
۹۶۶	مولوی سید یونس علی صاحب محرر بداون	عار

فہرست چندہ دہندگان بہ عطیہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف الف)	
۹۶۷	احمد خان سپاہی ملازم ریاست سلیم پور	عہر
۹۶۸	اکبر علی دروغہ [illegible] ہادی نگینہ مسجد بھاؤنگر	عہر
۹۶۹	شیخ الٰہی بخش صاحب کرنالی	عہر
۹۷۰	چودھری اللہ دیا صاحب کرنالی	عہر
۹۷۱	میاں اللہ دین صاحب کرنالی	عہر
۹۷۲	قاری انعام اللہ صاحب پانی پتی	۲ر
۹۷۳	سید احمد حسن صاحب پانی پتی	۳ہر
۹۷۴	منشی عبدالغفور صاحب دہلوی	۱۲ر
۹۷۵	میر امان اللہ صاحب امرتسری	عہر
۹۷۶	میاں احمد حسن صاحب امرتسری	عہر
	(ردیف ب)	
۹۷۷	بیچہ ملازم چودھری قیام الدین صاحب	عہر
۹۷۸	شیخ تقریدی (?) صاحب ساکن سلیم پور	عہر
۹۷۹	منشی بہادر خان صاحب کرنال	۳ہر
	(ردیف ج)	
۹۸۰	سندری (?) جوہری لال سواجلی بھاؤنگر	عہر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۸۱	چراغ علی شاہ صاحب پٹواری	عہ ر
	(ردیف ح)	
۹۸۲	سید حسین بن محسن الفاف العلوی الخضری	عہ ر
۹۸۳	قاضی حسین میاں احمد میاں امام مسجد بھاؤنگر	عہ ر
۹۸۴	شیخ حبیب الرحمن صاحب پانی پتی	۴ ر
	(ردیف ذ)	
۹۸۵	قاضی ذکر الدین صاحب نوہری	عہ ر
۹۸۶	سیر ذو الفقار علیصاحب انوری	عہ ر
	(ردیف س)	
۹۸۷	سردار خانصاحب پانی پتی	عہ ر
۹۸۸	سراج احمد خانصاحب پانی پتی	۴ ر
۹۸۹	حافظ سراج الحق صاحب نوہری	عہ ر
	(ردیف ش)	
۹۹۰	شیخ شہاب الدین صاحب	للعہ ر
۹۹۱	منشی شرف الحق صاحب پٹواری	عہ ر
	(ردیف ص)	
۹۹۲	شیخ صمندل صاحب	۴ ر
۹۹۳	صاحبداد خانصاحب نمبردار	عہ ر
۹۹۴	مولوی حکیم سید صادق علیصاحب رئیس ٹیگری	عہ ر
	(ردیف ظ)	
۹۹۵	ظہور الدین صاحب پانی پتی	عہ ر
	(ردیف ع)	
۹۹۶	سید عبد الشکور صاحب مدرس بھاؤنگر	عہ ر
۹۹۷	شیخ عبد الرحمن صاحب پانی پتی	۸ ر
۹۹۸	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب متعینہ جیل کرنال	عہ ر
۹۹۹	عبد الرحمن صاحب پانی پتی	۴ ر
۱۰۰۰	شیخ عبد الغنی صاحب رائین پانی پتی	عہ ر
۱۰۰۱	چودہری عبد الرحمن خانصاحب پانی پتی	عہ ر
۱۰۰۲	میر عالم علیصاحب گرداول نوہر	عہ ر
۱۰۰۳	منشی عید و خانصاحب سابق امین	ار
۱۰۰۴	میاں عابد علیشاہ صاحب ہیڈ تیلپوری	عہ ر
۱۰۰۵	شیخ عبد الحکیم صاحب بریلوی	۴ ر
۱۰۰۶	میاں عبد السبحان صاحب رنگریز	عہ ر
۱۰۰۷	سید عبدوس بن سید زین صاحب	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۰۸	شیخ عاقل بھائی سروجی	عہ/
	ردیف (غ)	
۱۰۰۹	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	۴/
۱۰۱۰	میاں غلام محمد صاحب زرگر کرنال	۸/
۱۰۱۱	غلام حسنی خانصاحب پٹواری ہوشیارپوری	عہ/
	(ردیف ف)	
۱۰۱۲	میاں فتح الدین صاحب پٹواری	عہ/
	(ردیف ق)	
۱۰۱۳	میاں قادر بخش صاحب کرنالی	۴/
۱۰۱۴	منشی قاسم علیصاحب مالک	
۱۰۱۵	کارخانہ خیرخواہ عام کرنالی	۲/
۱۰۱۶	منشی قادر علیصاحب لوہری	۸/
۱۰۱۷	قلندر بخش صاحب پٹواری	عہ/
	(ردیف ک)	
۱۰۱۸	شیخ کریم بخش صاحب پانی پتی	۴/
۱۰۱۹	کریم بخش صاحب پانی پتی	۴/
۱۰۲۰	کریم بخش صاحب ولد امام بخش	۸/
	(ردیف گ)	
۱۰۲۱	گلاب خانصاحب نمبردار سانگی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ردیف (ل)	
۱۰۲۲	مولوی لطیف اللہ صاحب پانی پتی	عہ/
	(ردیف م)	
۱۰۲۳	حافظ محی الدین صاحب مدرس ایم-بی اسکول شملہ	عہ/
۱۰۲۴	میمن محمد گگمبھیل تاجر بھاونگر	عہ/
۱۰۲۵	شیخ مولا بخش احمد بخش صاحب پنجابی بھاونگر	عہ/
۱۰۲۶	منیر خانصاحب درویش بھاونگری	عہ/
۱۰۲۷	حافظ محمد یوسف صاحب کرنالی	۸/
۱۰۲۸	منشی محمد عمر خانصاحب کرنالی	۴/
۱۰۲۹	شیخ محمد یوسف عرف بھورہ صاحب کرنالی	۸/
۱۰۳۰	محمد عمر صاحب عرف عزیز عثمانی پانی پتی	عہ/
۱۰۳۱	متفرق معرفت معین اللہ دہ	لعہ/
۱۰۳۲	حافظ محمد یعقوب صاحب کتاب فروش کرنالی	عہ/
۱۰۳۳	میاں محمد صدیق صاحب شاہ آبادی	۴/
۱۰۳۴	محبوب اللہ خانصاحب کرنالی	۴/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۳۵	معین الندوہ کرنال	عسہ
۳۶	محمد یعقوب خانصاحب بریلوی	عہ ر
۳۷	محمد خانصاحب پانی پتی	عہ ر
۳۸	منشی محمد علی صاحب تھانہ دار پولیس نوہسر	عہ ر
۳۹	منشی مستقیم صاحب عرائض نویس	۲ ر
۴۰	معرفت خدا بخش صاحب	عہ ر
۴۱	محمد حسین صاحب دکاندار چندوسی	عہ ر
۴۲	منشی محمد فروغ صاحب انبالہ	۲ ر
۴۳	متفرقات از انبالہ	عہ ر
۴۴	منشی مدار بخش صاحب پٹواری	عہ ر
۴۵	محمد خانصاحب کتب فروش بریلی	عہ ر
	(ردیف ن)	
۴۶	منشی نامدار خانصاحب پانی پتی	۸ ر
۴۷	چودھری نور بیگ خانصاحب پٹواری	عہ ر
۴۸	خواجہ نجم الدین صاحب لاہوری	عہ ر
	(ردیف و)	
۴۹	والدہ صاحبہ فتح محمد صاحب	عہ ر
۵۰	والدہ صاحبہ فضل محمد صاحب	۸ ر
۵۱	والدہ صاحبہ فاطمہ	عہ ر
۵۲	چودھری وزیر خانصاحب پٹواری	عہ ر
۵۳	والدہ منظفر حسین صاحب بریلوی	۲ ر
	(ردیف ہ)	
۵۴	منشی ہدایت خانصاحب مستری انبالہ	عہ ر
۵۵	ہدایت اللہ صاحب جالندہری	عہ ر
	فہرست دہندگان زرکوٰۃ و یتیم خانہ	
۵۶	حاجی عبد الغنی ولد حاجی علی بخش صاحب عظیم آبادی	۵
۵۷	حاجی شیخ بڈہا صاحب مینوسپل کمشنر امرتسر	۵
۵۸	نامعلوم الاسم از شملہ	لعہ
۵۹	شیخ نبی بخش صاحب عظیم آبادی	عسہ
۶۰	شاہ صبیح الدین صاحب مونگیری	لعہ ر
۶۱	قاضی نسیم الدین صاحب پانی پتی	سے ر
۶۲	والدہ خضر محمد خانصاحب لکنوی	للعہ ر
۶۳	معرفت بابو عبد القادر صاحب سکرٹری	
۶۴	معین الندوہ شملہ	ہیہ
۶۵	محمد صابر جیو صاحب رئیس شملہ	سے ر
۶۶	منشی طالع مند صاحب	عا ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۶۷	خان خضر محمد خانصاحب لکھنوی	عا ر
۶۸	اخراتی خانصاحب پانی پتی	عا ر
۶۹	بابو جمال الدین صاحب شملوی	۲ ر
۷۰	بابو عبد القادر صاحب سکرٹری	
۷۱	معین الندوہ شملہ	۱ ر
۷۲	مسکین عبد الرحیم صاحب کوچینی	۱۲ ر
۷۳	حاجی عبد الستار عبد الشکور صاحبان	صہ ر

فہرست چندہ دہندگان خزانہ محمدیہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۷۴	سلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ درجہ اول آگرہ	
۷۵	داروغہ عبد الصمد صاحب ریاست رامپور	۱۰ ر
۷۶	مسکین عبد الرحیم صاحب کوچین	عہ ر
۷۷	منشی محمد سعید صاحب پیشکار عدالت شاہجہانپور	۹ ر
۷۸	منشی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	۱۱ ر
۷۹	حاجی عبد الستار حاجی عبد الشکور صاحب	صہ ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۸۰	منشی احتشام علیصاحب رئیس کاکوری	۱۴ ر
۸۱	منشی اعجاز علیصاحب رئیس کاکوری	۲ ر
۸۲	نامعلوم الاسم فیض آبادی	ہے ر
۸۳	عابد علیصاحب	۴ ر
۸۴	شیخ محسن علیصاحب تعلقدار جگور	عا ر
۸۵	شیخ وصی الدین صاحب رئیس کاکوری	۱۴ ر
۸۶	منشی عبد الرفیع صاحب رئیس کاکوری	عہ ر
۸۷	منشی احد علیصاحب	۳ ر
۸۸	منشی تحمل حسین صاحب رئیس کاکوری	۱۵ ر
۸۹	منشی ساجد علیصاحب رئیس کاکوری	۹ ر
۹۰	منشی عبد العلیصاحب رئیس کاکوری	۷ ر
۹۱	شیخ عبد القدیر صاحب بانگی پوری	۱ ر
۹۲	نامعلوم الاسم لکھنوی	۲ ر

فہرست چندہ دہندگان دار العلوم از ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۱۷ھ لغایت سلخ رمضان سنہ ۱۳۱۸ ہجری

(ردیف الف)

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۹۳	از یکہ خانہ معرفت چودھری عبد الغفور صاحب	۱۲ ر
۹۴	منشی اللہ بخش صاحب کمپاؤنڈر شملہ	عہ ر

نمبر	نام نامی	تعداد روپیہ
۹۵	منشی احمد حسین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	عہ ر
۹۶	منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری	ا ماہر
۹۷	مولوی امیر علی صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول تاجپور	عا ر
۹۸	افتخار احمد صاحب رئیس کاکوری	سے ر
۹۹	از خانہ شیخ خدا بخش صاحب خانساماں	عیہ ر
۱۰۰	اہلیہ سید ولایت حسین صاحب رئیس کنڈہ	معہ
۱۰۲	اہلیہ سید فیاض حسین صاحب رئیس کنڈہ	۸ر
۱۰۳	اہلیہ سید عبد الرزاق صاحب ساکن کنڈہ	۸ر
۱۰۴	اہلیہ منشی نذیر احمد صاحب	للعہ ر
۱۰۵	اہلیہ سید حامد حسین صاحب مرحوم کنڈہ	صہ ر
۱۰۶	اہلیہ سید سعادت حسین صاحب کنڈہ	عہ
۱۰۷	اہلیہ منشی عبد الغنی صاحب	۸ر
۱۰۸	اہلیہ مولوی ابرار صاحب	۴ر
۱۰۹	اہلیہ سید فدا حسین صاحب کٹنی کول	۲ر
۱۱۰	اہلیہ سید محمد حنیف صاحب	عہ ر
۱۱۱	اہلیہ منشی منیر الدین صاحب	عہ ر
۱۱۲	حافظ احمد اللہ صاحب پیش امام جامع مسجد پٹنہ	ــہ
۱۱۳	احمد علی خانصاحب وکیل شہسرام	ــہ
۱۱۴	شیخ ابو الحسن صاحب ساکن موچی باغ	عا ر
۱۱۵	ایک مسکین آدمی ـ پٹنہ	ار
۱۱۶	ایک مسلمان عظیم آبادی	عہ ر
۱۱۷	ابو الفتح صاحب عظیم آبادی	صہ ر
۱۱۸	احمد علی خانصاحب ساکن بانکی پور	سے ر
۱۱۹	ایک مسلمان عظیم آبادی	۴ر
۱۲۰	ایک مسلمان عظیم آبادی	عا ر
۱۲۱	مولوی امیر حسن صاحب وکیل سمستی پور	صہ ر
۱۲۲	اسد علی صاحب کپنوہی	معہ ر
۱۲۳	ایک مسلمان عظیم آبادی	عہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۲۴	ایک مسلمان عظیم آبادی	عہر
۱۱۲۵	سید ارادت حسین صاحب	معہ
۱۱۲۶	محمد انوار کریم صاحب ضلع گیا	عار
۱۱۲۷	امجد علیصاحب بانکی پور	سے
۱۱۲۸	چودھری امیر بخش زمیندار پورنیہ	۵؎
۱۱۲۹	ابو سعید صاحب	عار
۱۱۳۰	اقبال حسین صاحب	عار
۱۱۳۱	ایک مسلمان	۲ر
۱۱۳۲	ابراہیم صاحب داناپوری	صہ ر
۱۱۳۳	ایک مسلمان	لـر
۱۱۳۴	مولوی آل حسین صاحب	عار
۱۱۳۵	ایک غریب مسلمان	۲ر
۱۱۳۶	اسمٰعیل صاحب خلف منشی مظہر الحق صاحب	۵؎
۱۱۳۷	ایک خرد سال بچہ	۲ر
۱۱۳۸	ایک ایم۔ اے پاس شدہ	صہ ر
۱۱۳۹	امان اللہ خانصاحب	۴ر
۱۱۴۰	ایک غریب مسلمان	۴ر
۱۱۴۱	شیخ الٰہی بخش صاحب	۵؎
۱۱۴۲	حاجی الٰہی بخش صاحب	۵؎

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۴۳	ارادت حسین صاحب اورائین	لعہ ۵
۱۱۴۴	احمد رضا خانصاحب مرچا گدھو	عار
۱۱۴۵	ایک غریب مسلمان	۴ر
۱۱۴۶	احمد اللہ صاحب	عہر
۱۱۴۷	سید ابوالقاسم صاحب مظفرپوری	معہ ر
۱۱۴۸	محمد انوار حسین صاحب	للعہ ر
۱۱۴۹	ایک مسلمان	عہر
۱۱۵۰	داروغہ احمد حسین صاحب کورٹ بیگوسرائ	للعہ ر
۱۱۵۱	منشی امین الدین صاحب مختار	عار
۱۱۵۲	ایک مسلمان بانکی پور	عار
۱۱۵۳	منشی اللہ بخش صاحب	عـ/۲ر
۱۱۵۴	منشی اکبر علیصاحب	۲ر
۱۱۵۵	شیخ الہ دین صاحب	۲ر
۱۱۵۶	منشی الٰہی بخش صاحب	ار
۱۱۵۷	ماسٹر اسمٰعیل صاحب	۲ر
۱۱۵۸	منشی احمد حسین صاحب	۰۶ر
۱۱۵۹	میر امجد حسین صاحب	۴ر
۱۱۶۰	اہلخانہ منشی قیام الدین صاحب	

نمبر	نام نامی	تعداد
	عرائض نویس شملہ	۴ر
۱۱۶۱	اہلیہ محمد صدیق صاحب مرحوم	عہ
۱۱۶۲	سید الطاف حسین صاحب شملوی	۲ر
۱۱۶۳	منشی امیر احمد صاحب کمپازیٹر	۴ر
۱۱۶۴	حاجی اسمعیل صاحب سیٹھ کوچین	۴ر
	(ردیف ب)	
۱۱۶۵	منشی برکت علیصاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	۸ر
۱۱۶۶	بلند اختیار شملوی	۲ر
۱۱۶۷	پسر میر ریاست حسین صاحب ساکن کنڈہ	عہ
۱۱۶۸	پھول لبیا کنیز ساکنہ کلمی کول	۲ر
۱۱۶۹	پھول لبیا کنیز دختر بھینیاں ساکنہ کٹنی کول	۲ر
۱۱۷۰	البتیا کنیز "	۲ر
۱۱۷۱	مسماۃ بجزن پٹنہ	۸ر
۱۱۷۲	بشارت حسین صاحب عظیم آبادی	صہ
۱۱۷۳	پیر علیصاحب	ار
۱۱۷۴	پیرو باورچی پٹنہ	۸ر
۱۱۷۵	مولوی پیر محمد صاحب	۱۰ر
۱۱۷۶	بابو تلا رام صاحب	۴ر
	(ردیف ت)	
۱۱۷۷	مولوی تسلیم احمد صاحب رئیس امروہہ	عہ
۱۱۷۸	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب رئیس دیسنہ	۴ر
۱۱۷۹	تلسیا کنیز۔ کٹنی کول	۲ر
۱۱۸۰	تبارک حسین صاحب	سے ر
۱۱۸۱	منشی تجمل حسین صاحب مختار بیگوسرای	عا ر
	(ردیف ج)	
۱۱۸۲	چراغ الدین صاحب فورمین پریس شملہ	۸ر
۱۱۸۳	چھیدی خدمتگار	۶ر
۱۱۸۴	جمعی خادمہ مکان مولوی کفایت حسین صاحب	
۱۱۸۵	منشی چراغ الدین صاحب	۸ر
۱۱۸۶	میاں بہچو صاحب	۲ر
۱۱۸۷	منشی جمال الدین صاحب	ار
	(ردیف ح)	
۱۱۸۸	حیات محمد خانصاحب رئیس ملیح آباد	صہ
۱۱۸۹	مسماۃ حفیظن صاحبہ ساکنہ کنڈہ	۸ر

نمبر	نام نامی	[illegible]
۱۱۹۰	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلی صاحب رئیس پٹنہ	۵ر
۱۱۹۱	حامد علیخانصاحب	عہ ر
۱۱۹۲	حسین میان ولد مولوی شاہ محمد علیخانصاحب پھلواری	۶ار
۱۱۹۳	مولوی حفاظت کریم صاحب موضع تہیاری	۶ار
۱۱۹۴	مولوی حبیب اللہ صاحب موضع تہیاری	۶ار
۱۱۹۵	سید حافظ حسین صاحب	عہ ر
۱۱۹۶	سید حبیب النبی صاحب دیسنوی	صہ ر
۱۱۹۷	منشی حیدر خانصاحب	۴ر
۱۱۹۸	مولوی حبیب اللہ صاحب	۴ر
۱۱۹۹	منشی حبیب اللہ صاحب	۱۲ر
	(ردیف خ)	
۱۲۰۰	خیر الدین صاحب	۶ار
۱۲۰۱	خدا بخش صاحب	عہ ر
۱۲۰۲	منشی خدا بخش صاحب شملوی	۴ر
۱۲۰۳	سائس خدا بخش صاحب	ار
	(ردیف د)	
۱۲۰۴	چودھری دیدار بخش صاحب سبزی فروش شملہ	۴ر
۱۲۰۵	دھنیاں کنیز - کنڈہ	۲ر
۱۲۰۶	حافظ دادار بخش صاحب بہاری	عہ ر
۱۲۰۷	منشی دین محمد صاحب	ار
	(ردیف ر)	
۱۲۰۸	مسماۃ رکھو ساکنہ پٹنہ	عہ ر
۱۲۰۹	حافظ رحمت اللہ صاحب مظفرپوری	صہ ر
۱۲۱۰	حاجی رحمت علیصاحب ساکن سمستی پور	۶ار
۱۲۱۱	رمضانی خادم مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	عہ ر
۱۲۱۲	رضا حسین خانصاحب	۲ر
	(ردیف ز)	
۱۲۱۳	مسماۃ زلیص حجامن ساکنہ کنڈہ	۴ر
	(ردیف س)	
۱۲۱۴	منشی سعادتمند صاحب رئیس شاہ آباد	صہ ر
۱۲۱۵	مولوی سید حسن صاحب رئیس سکراوان ضلع پٹنہ	۱۲ر
۱۲۱۶	ساکنان ٹھیلہ ملک نیپال	۶ار
۱۲۱۷	سید سعید الدین احمد صاحب	۴ر

نمبر	نام نامی	تعداد رقم
	رئیس مونگیر	عہ
۱۲۱۸	شاہ سمیع احمد صاحب رئیس لالگر	۱ر
۱۲۱۹	منشی سکندر خانصاحب کمپازیٹر	۲ر
۱۲۲۰	منشی شیخ سلطان حسین صاحب	۴ر
۱۲۲۱	منشی سراج الدین صاحب نمبر ۲	۴ر
۱۲۲۲	منشی سراج الدین صاحب نمبر ۳	۴ر
۱۲۲۳	منشی سید احمد صاحب	۱ر
۱۲۲۴	منشی سراج الدین صاحب نمبر ۶	۴ر
۱۲۲۵	منشی سراج الدین صاحب نمبر ۹	۱ر
۱۲۲۶	ماسٹر سلطان خانصاحب	۲ر
	(ردیف ش)	
۱۲۲۷	منشی شمس الحق صاحب رئیس نگرنہسہ	۱ر
۱۲۲۸	شاہ شرف الدین صاحب بہاری	للعہ
۱۲۲۹	شاہ شفاعت حسین صاحب ساکن گڑھی پیر سرای	عہر
۱۲۳۰	شریف احمد صاحب	للعہ
۱۲۳۱	منشی شمس الحق صاحب رئیس منہ بانکی پور	۲ر
۱۲۳۲	منشی شمس الدین صاحب	۴ر
	(ردیف ص)	

نمبر	نام نامی	تعداد رقم
۱۲۳۳	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس امر	عہ
۱۲۲۳	صاحبزادی مولوی عبدالحمید صاحب پٹنوی	للعہ
۱۲۳۴	صوفیا کنیز۔ کٹنی کول	۲ر
۱۲۳۵	صغری بی صاحبہ رئیس بہار	عہ
۱۲۳۶	سید صغیر الدین احمد صاحب رئیس بلسارہ	عہ
۱۲۳۷	مولوی صفدر علیصاحب ساکن جموئی	عہر
۱۲۳۸	صاحب جان صاحبہ	عہر
۱۲۳۹	مولوی سید صفیر الدین صاحب بانکی پوری	عہ
	(ردیف ض)	
۱۲۴۰	ضیاء الدین صاحب طالب العلم	۲ر
	(ردیف ظ)	
۱۲۴۱	ظہری کنیز۔ کٹنی کول	۱ر
۱۲۴۲	منشی ظہور الحق صاحب محرر کلکٹری شاہ آباد	عہر
۱۲۴۳	ظہیر الدین صاحب۔	عہر
۱۲۴۴	ظہور علیصاحب رئیس پٹنہ	عہ

نمبر	نام نامی	چندہ
۱۲۴۶	منشی ظہور احسن صاحب نیموی	۵ے
۱۲۴۷	مولوی سید ظہور الحسن صاحب رئیس پٹنہ	۵ے
۱۲۴۸	مولوی ظہور احمد صاحب شملوی	۴ر
	(ردیف ع)	
۱۲۴۹	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیپر شملہ	عار
۱۲۵۰	لفٹنٹ کرنل سردار بہادر راجہ عطاء اللہ	
۱۲۵۱	خانصاحب رئیس وزیرآباد مقیم شملہ	عار
۱۲۵۲	منشی عبدالرحیم صاحب کمپازیٹر	۱ر
۱۲۵۳	عمرا خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع کرنال	عار
۱۲۵۴	حکیم عبدالعزیز صاحب امروہوی	۵ے
۱۲۵۵	مولانا عبدالسلام صاحب امام مسجد شملہ	عہ ر
۱۲۵۶	حافظ عبدالعزیز صاحب مقیم شملہ	۸ر
۱۲۵۷	مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۵ے
۱۲۵۸	سید عبدالرزاق صاحب ساکن کنتھہ	عار
۱۲۵۹	مولوی علی حسن صاحب کنڈہ	۴ر
۱۲۶۰	منشی عبداللہ صاحب رر	۲ر
۱۲۶۱	مولوی عبدالقیوم صاحب بریلوی	عار
۱۲۶۲	شیخ عبدالحکیم صاحب سوداگر دہلی	عہ ر
۱۲۶۳	مولوی حکیم عبدالکبیر صاحب ساکن شیخپورہ	عار
۱۲۶۴	سید عبدالحی صاحب ساکن موضع ساس	۵ے
۱۲۶۵	مولوی عبدالحکیم صاحب بی اے پٹنہ	للعہ
۱۲۶۶	مولوی سید عزیز الدین صاحب	صہ ر
۱۲۶۷	منشی عبدالغفور صاحب بی اے امین عدالت سہسرا	عہ ر
۱۲۶۸	محمد عبدالحفیظ صاحب بھاگلپوری	عار
۱۲۶۹	مولوی عبدالحمید صاحب منیجر ریموی کمپنی	صہ ر
۱۲۷۰	مولوی عظمت حسین صاحب بھاگلپوری	صہ ر
۱۲۷۱	حافظ عبدالغفور صاحب تاجر قفل برنجی علیگڈھ	۵ے
۱۲۷۲	حافظ عبداللہ صاحب تاجر رر	صہ ر

نمبر	نام نامی	رقم
۱۲۷۲	سید محمد عبداللہ صاحب ساکن پچپتن	صہ ر
۱۲۷۳	منشی عبدالرزاق صاحب دربھنگہ	عــہ
۱۲۷۴	مولوی عبدالرحمن صاحب	صہ
۱۲۷۵	عبدالعزیز صاحب فریدپوری	عہ ر
۱۲۷۶	سید عنایت حسین صاحب اورائن	معہ ر
۱۲۷۷	عبدالستار صاحب سہارا	صہ ر
۱۲۷۸	عبدالرحمن صاحب ساکن پٹنہ	عا ر
۱۲۷۹	شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر پنجاب آبزرور پنجاب حسین میان	
۱۲۸۰	ولد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری	صہ ر
۱۲۸۱	عبدالستار صاحب مؤذن حاجی تراب علی صاحب	عا ر
۱۲۸۲	عبدالکریم صاحب	لعہ ر
۱۲۸۳	عبدالغفار صاحب علی گنج سیوان	عہ
۱۲۸۴	عبدالغنی صاحب ساکن چوارہ	عا ر
۱۲۸۵	مولوی سید عبدالرزاق صاحب شگفتہ	عا ر

نمبر	نام نامی	رقم
۱۲۸۶	عبدالرحیم صاحب حاجی گنجی	عــہ
۱۲۸۷	عبداللطیف صاحب بنواری ٹولہ	عہ ر
۱۲۸۸	عبدالمجید صاحب شہباز پوری	جہ ر
۱۲۸۹	عبدالوحید صاحب سکرٹری چشمہ قیصر الملک	صہ ر
۱۲۹۰	مولوی سید علی حسین صاحب موتیہاری	عا ر
۱۲۹۱	حافظ عبداللہ صاحب شیرپوری	عــہ
۱۲۹۲	سید علی حسین صاحب ساکن کمتولیا	للعہ ر
۱۲۹۳	مولوی عبداللطیف صاحب تاجر پٹنہ	یعــہ
۱۲۹۴	میان عبدالرحمن صاحب	عا ر
۱۲۹۵	خواجہ علی بخش صاحب سوی	صہ ر
۱۲۹۶	عبدالحی صاحب	عا ر
۱۲۹۷	علی ظفر صاحب	لعــہ
۱۲۹۸	مولوی عبدالغنی صاحب وکیل	یعــہ
۱۲۹۹	عابد علی صاحب چھپرہ	عہ
۱۳۰۰	عزیز احمد صاحب	عا ر
۱۳۰۱	حافظ عبدالرحمن صاحب تاجر عطر جونپور	صہ ر
۱۳۰۲	منشی عبدالناصر صاحب محرر فوجداری مظفرپور	عہ ر

نمبر	نام نامی	تعداد
۱۳۰۴	حافظ عمر دراز صاحب	عہ
۱۳۰۵	سید علی احمد صاحب ساکن نندیابوان	۶ر
۱۳۰۶	میر علی حسین صاحب کمپازیٹر	۴ر
۱۳۰۷	منشی عمر الدین صاحب	۵ر
۱۳۰۸	منشی شیخ عبد الغنی صاحب	۸ر
۱۳۰۹	منشی عبد الرحمن خانصاحب	۴ر
۱۳۱۰	منشی عبد العزیز صاحب	۵ر
۱۳۱۱	منشی عبد الرحیم صاحب	۲ر
۱۳۱۲	منشی عطا محمد صاحب	۲ر
۱۳۱۳	منشی عبد الکریم صاحب	۔ر
۱۳۱۴	منشی عبد الغفور صاحب	ار
۱۳۱۵	منشی عالم بخش صاحب	۸ر
۱۳۱۶	منشی عبد الرحمن صاحب	۲ر
۱۳۱۷	منشی عبد الغفار خانصاحب	۲ر
۱۳۱۸	منشی عبد الرزاق صاحب	ار
۱۳۱۹	منشی عبد الغفار صاحب	۸ر
۱۳۲۰	بابو عبد الکریم صاحب نقشہ نویس	۸ر
۱۳۲۱	نواب محمد عظمت علیخانصاحب رئیس کرنال	مار

نمبر	نام نامی	تعداد
۱۳۲۲	محمد عبد الرحمن صاحب لکھنوی	عہ
۱۳۲۳	مسکین عبد الرحیم صاحب کوچین	لہ/۵
۱۳۲۴	حاجی عیسیٰ حاجی عبد الشکور صاحب کوچین	ہے
۱۳۲۵	حاجی عبد الستار حاجی عبد الشکور صاحب	عہ/۲
	(ردیف غ)	
۱۳۲۶	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک پنجاب گورنمنٹ	عہ
۱۳۲۷	حافظ غفور الدین صاحب پنشنر	
۱۳۲۸	ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی	ہے
۱۳۲۹	شیخ غلام حسین صاحب ٹریوری آفس پٹنہ	عہ
۱۳۳۰	غلام علیصاحب	عہ
۱۳۳۱	خواجہ غلام محی الدین صاحب سوداگر امرتسری	۵ر
۱۳۳۲	مولوی غنیمت حسین صاحب بھاگلپوری	لعہ
۱۳۳۳	شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۵
۱۳۳۴	مولوی غلام محمد صاحب مالک	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	اخبار وکیل امرتسر	صہ ر
	(ردیف ف)	
۱۳۳۵	ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب مقیم صدر اگلی پٹنہ	۵ـ
۱۳۳۶	فخر الدین صاحب طالب العلم پٹنہ کالج	عا ر
۱۳۳۷	فضل حسین صاحب ابراہیم پوری	عا ر
۱۳۳۸	خان بہادر مولوی فضل امام صاحب رئیس پٹنہ	۵ـ
۱۳۳۹	منشی فضل کریم صاحب جمعدار بیگو سرای	للعہ ر
۱۳۴۰	سید فرزند علی شاہ صاحب	عہ ر
	(ردیف ق)	
۱۳۴۱	قاسم علیصاحب کمپازیٹر پریس شملہ	۴ ر
۱۳۴۲	قیمت موزہ عطیہ احمد حسن صاحب	۸ ر
۱۳۴۳	قیمت چرم قربانی شملہ	۵ـ ر
۱۳۴۴	قاضی نبائی پھلواروی	للعہ ر
۱۳۴۵	حاجی قیامت علیصاحب بیگو سرای	عہ ر
۱۳۴۶	قاضی قطب علی احمد صاحب	۲ ر
	(ردیف ک)	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۳۴۷	مسماۃ کریمن خانسامن دوکاندار شملہ	ے ر
۱۳۴۸	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب ڈاکٹر قلعہ پھلور	للعہ ر
۱۳۴۹	گلقند قصاب پٹنہ	۸ ر
۱۳۵۰	میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۱۳۵۱	کفایت خانصاحب زمیندار	عا ر
۱۳۵۲	منشی کفایت اللہ صاحب	ر
۱۳۵۳	منشی شیخ کلن صاحب	ا ر
۱۳۵۴	صوفی کرم الٰہی صاحب	۲ ر
۱۳۵۵	مسٹر مرزا کاظم حسین بیرسٹر ایٹ لا	عا ر
۱۳۵۶	منشی کرم بخش صاحب	۸ ر
	(ردیف ل)	
۱۳۵۷	لوٹن میانصاحب	۴ ر
۱۳۵۸	لیاقت حسین صاحب	عا ر
	(ردیف م)	
۱۳۵۹	متفرق چندہ از بازار شملہ	۱۲ ہے
۱۳۶۰	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	عہ
۱۳۶۱	محمد عثمانصاحب کمپازیٹر	۴ ر
۱۳۶۲	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۸ ر
۱۳۶۳	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۲ ر

نمبر	نام نامی	مقدار چندہ
۱۳۶۴	مولوی منعم الدین ریڈنگ برانچ شملہ	۱۲ ر
۱۳۶۵	متفرق از بازار شملہ	للعہ
۱۳۶۶	متفرق از بازار شملہ	سہ
۱۳۶۷	منشی منظور محمد صاحب نائب ناظر شملہ	عہ ر
۱۳۶۸	متفرق از کوٹھیات شملہ	۶ ر
۱۳۶۹	متفرق از یکہ والان شملہ	۸ ر
۱۳۷۰	متفرق از بازار شملہ	للعہ
۱۳۷۱	مولوی منعم الدین ریڈنگ برانچ	۸ ر
۱۳۷۲	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس	۱۳ ر
۱۳۷۳	متفرق از گورنمنٹ پریس	۸ ر
۱۳۷۴	منشی محرم علی صاحب چشتی لاہوری مقیم شملہ	عہ ر
۱۳۷۵	متفرق از بازار شملہ	للعہ
۱۳۷۶	منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹر شملہ	عہ ر
۱۳۷۷	متفرق از بازار شملہ	سہ
۱۳۷۸	متفرق از بازار شملہ	۵
۱۳۷۹	متفرق از ملٹنہ اسکول	۶ ر
۱۳۸۰	مولوی منعم الدین صاحب	۲ ر
۱۳۸۱	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	عہ ر

نمبر	نام نامی	مقدار چندہ
۱۳۸۱	متفرق از گورنمنٹ پریس	۱۵ ر
۱۳۸۳	مولوی منعم الدین صاحب	۸ ر
۱۳۸۴	متفرق چندہ	۶ ر
۱۳۸۵	شیخ ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریا ضلع بارہ بنکی	۵
۱۳۸۶		
۱۳۸۷	محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو گیاپور	للعہ
۱۳۸۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک شملہ	۶ ر
۱۳۸۹	متفرق چندہ از بازار شملہ	۵ سہ ر
۱۳۹۰	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۶ ر
۱۳۹۱	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۶ ر ۱۵
۱۳۹۲	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۶ سہ ر
۱۳۹۳	مولوی منعم الدین صاحب	للعہ
۱۳۹۴	متفرق چندہ بروز عید الفطر	۵ للعہ ۵۲
۱۳۹۵	متفرق چندہ بروز عید الضحیٰ	للعہ ۵
۱۳۹۶	متفرق از جامع مسجد	۱۳ ر
۱۳۹۷	امیر محمد اسحاق صاحب رئیس گنڈہ	۵
۱۳۹۸	سید محمد اشفاق صاحب رئیس گنڈہ	صہ
۱۳۹۹	سید محمد ابراہیم عرف برآتو صاحب گنڈہ	عہ ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۴۰۰	مولوی موسیٰ علیصاحب گنڈہ	۴ر
۱۴۰۱	مولوی شاہ محمد حسین صاحب	عہ
۱۴۰۲	مولوی حکیم محفوظ الحق صاحب واصل عظیم آبادی	عار
۱۴۰۳	مولوی محمد علی صاحب وکیل پٹنہ	سے
۱۴۰۴	سنت خانصاحب تاجر پٹنہ	عہ
۱۴۰۵	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوادہ	صہر
۱۴۰۶	منشی مظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	سے
۱۴۰۷	محمدی جان بیگم صاحبہ رئیسہ پٹنہ	مار
۱۴۰۸	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور سے معرفت مولوی نعیم الدین صاحب مدرس مدرسہ سندیلہ	مار
۱۴۰۹	محی الدین احمد صاحب مظفرپوری	صہر
۱۴۱۰	متفرق از عظیم آباد	سے ۲ر
۱۴۱۱	محمد احسن صاحب بھاگلپوری سب انسپکٹر پولیس آرہ	صہر
۱۴۱۲	سید محب حسین صاحب رئیس بہتھو	صہر
۱۴۱۳	محمد کبیر صاحب دیسنوی	۴ر
۱۴۱۴	منشی محمد عمر صاحب پھلواروی	عار
۱۴۱۵	محمد عمر صاحب بھاگلپوری	سے

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۴۱۹	مسعود الحق صاحب رئیس نلماٹرہ	عہ
۱۴۲۰	محمد حنیف طالب العلم	۲ر
۱۴۲۱	سید محمد علی حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مونگیر	سے
۱۴۲۲	شاہ میاں جانصاحب	للعہ
۱۴۲۳	محمد اسمعیل خانصاحب مظفرپوری	عہر
۱۴۲۴	منظور الحق صاحب نستوی	صہر
۱۴۲۵	عبد الرحمن صاحب ساکن موضع محمدیا	عہ
۱۴۲۶	مولابخش صاحب بھاگلپوری	عار
۱۴۲۷	سید محمد حنیف صاحب پھلواروی	عار
۱۴۲۸	سید شاہ محمد حسین صاحب ساکن ہسوڑہ	سے
۱۴۲۹	محمد اسحاق صاحب بتیا	عار
۱۴۳۰	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان	عار
۱۴۳۱	شیخ منظاہر علیصاحب رئیس بہیرہ	صہر
۱۴۳۲	شاہ محمد اختر صاحب حاجی گنجی	صہر
۱۴۳۳	مسماۃ مسوہن	عہر
۱۴۳۴	محمد سعید صاحب پٹنوی	عہر
۱۴۳۵	سید محمد ابراہیم صاحب ساکن کتولیا	صہر

نمبرشمار		تعداد چندہ	نمبرشمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۴۳۵	مہدی حسن خانصاحب ساکن مجھولی	عار	۱۴۵۲	منشی محمد طفیل صاحب	۶ر
۱۴۳۶	محمد عسکری خانصاحب "	عہ ر	۱۴۵۳	منشی محمد الدین صاحب	۴ر
۱۴۳۷	مولوی خواجہ محمد رضا صاحب موتیہاری	۸ار	۱۴۵۴	منشی محمد عثمان صاحب	۱۰ر
۱۴۳۸	محمد وحید صاحب آروی	عہ ر	۱۴۵۵	منشی محمد یوسف صاحب	۲ر
۱۴۳۹	محمد کلیم صاحب	عہ ر	۱۴۵۶	مولوی محمد حفیظ صاحب	عہ ر
۱۴۴۰	مولوی محمد حسین صاحب انسپکٹر بنگیہ		۱۴۵۷	منشی مبارک مند صاحب	ار
	سرای	ے ر	۱۴۵۸	منشی معراج الدین صاحب	۴ر
۱۴۴۱	منشی محمد عباس صاحب مختار "	عہ ر	۱۴۵۹	منشی محبوب احمد صاحب	۲ر
۱۴۴۲	مولوی محمد ابوسعید صاحب مظفرپوری	للعہ ر	۱۴۶۰	منشی معین الدین احمد صاحب	۲ر
	متفرقات جلسہ ندوہ جنکا نام درج		۱۴۶۱	منشی مرتضی حسن صاحب	ار
	نہو سکا	۱۲ر ۹ / ۵	۱۴۶۲	میر محمد عمر صاحب فورمین	عہ ر
۱۴۴۳	معین الندوہ امرتسر	۵ار	۱۴۶۳	منشی محمد عظیم صاحب	۴ر
۱۴۴۴	حاجی شیخ ماجد حسین صاحب تعلقدار گوپامئو	۵ے	۱۴۶۴	سید محمد علیصاحب	۴ر
۱۴۴۵	شیخ محمد اطہر صاحب شملوی	۴ر	۱۴۶۵	نواب محمد حیات خانصاحب سی ایس آئی	
۱۴۴۶	منشی میران بخش صاحب کمپازیٹر	۴ر	۱۴۶۶	آئی رئیس پنجاب	عار
۱۴۴۷	منشی محمد شفیع صاحب کمپازیٹر	۴ر	۱۴۶۷	منشی محمد اکبر صاحب	۴ر
۱۴۴۸	منشی مخدوم احمد صاحب	عہ ر	۱۴۶۸	منشی مجید حسین صاحب	۲ر
۱۴۴۹	منشی محمد منیر صاحب	ار	۱۴۶۹	معرفت مولوی منعم الدین صاحب	للعہ ر
۱۴۵۰	صوفی محمد شفیع صاحب	۴ر	۱۴۷۰	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر	للعہ ر
۱۴۵۱	محمد ابراہیم صاحب	۴ر	۱۴۷۱	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	۴۴ روپے

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۴۷۲	متفرق از بازار	۱۰عـہ ۱ر
	(ردیف ن)	
۱۴۷۳	نامعلوم الاسم معرفت مولوی منعم الدین صاحب	۰/ر
۱۴۷۴	میاں نبی بخش صاحب خیاط شملہ	عہ ر
۱۴۷۵	مولوی نادر شاہ خانصاحب وکیل امروہہ	۵ـہ
۱۴۷۶	نجف خانصاحب شملوی	۸ر
۱۴۷۷	نور محمد خانساماں شملوی	عہ ر
۱۴۷۸	نثار حسین صاحب شاہجہانپوری مقیم شملہ	عہ ر
۱۴۷۹	نامعلوم الاسم ساکن گنڈہ	ار
۱۴۸۰	نامعلوم الاسم ساکن گنڈہ	۱۰ر
۱۴۸۱	مسماۃ نجبن خرد ساکنہ کٹنی کول	۲ر
۱۴۸۲	نو بیلی کنیز ساکنہ ″	۲ر
۱۴۸۳	نامعلوم الاسم ″	عہ ر
۱۴۸۴	نامعلوم الاسم پٹنہ	للعہ ر
۱۴۸۵	″	۵ـہ
۱۴۸۶	مسماۃ نامعلوم الاسم پٹنہ	سے ر
۱۴۸۷	نامعلوم الاسم	عار
۱۴۸۸	نصیر حسین صاحب	عار

نمبر شمار	نام نامی نام	تعداد چندہ
۱۴۹۰	حاجی نجیب اللہ صاحب رئیس پرتاب گنج	۵ـہ
۱۴۹۱	بابو سید نذیر الحق صاحب بانکی پور	سہر
۱۴۹۲	نامعلوم الاسم ساکن علاقہ عظیم آباد	سے ر
۱۴۹۳	نامعلوم الاسم	صہ ر
۱۴۹۴	″	صہ ر
۱۴۹۵	″	عـہر
۱۴۹۶	مولوی حاجی نظر علی صاحب ساکن چوارہ	۵ـہ
۱۴۹۷	نامعلوم الاسم	عہ ر
۱۴۹۸	نبیرہ مولوی شاہ رشید الحق صاحب	
۱۴۹۹	سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	۵ـہ
۱۵۰۱	سید نورالرحمن صاحب	عـہ
۱۵۰۱	مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ	ار
۱۵۰۲	نامعلوم الاسم عظیم آبادی	صہ ر
۱۵۰۳	نورالہدیٰ صاحب طالب العلم	عار
۱۵۰۴	نظام الدین صاحب عظیم آبادی	۵ـہ للعہ
۱۵۰۵	نامعلوم الاسم	صہر
۱۵۰۶	نظام الدین صاحب ویلینوی	عہر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۰۶	شیخ نبی بخش صاحب	عـہ
۱۵۰۷	نامعلوم الاسم	عہ ر
۱۵۰۸	ننن صاحب	صہ ر
۱۵۰۹	داروغہ نجیب اللہ خانصاحب بیگوسرای	ے ر
۱۵۱۰	نامعلوم الاسم	عا ر
۱۵۱۱	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	للعہ
۱۵۱۲	منشی نور احمد صاحب	۲ر
۱۵۱۳	منشی نبی بخش صاحب	۴ہر
۱۵۱۴	نامعلوم الاسم شملوی	ار
۱۵۱۵	بابو نور محمد خانصاحب	۴ہر
۱۵۱۶	نامعلوم الاسم شملوی	ار
۱۵۱۷	منشی نبی بخش صاحب	۸ر
۱۵۱۸	منشی سید نظر حسین صاحب کلرک	عہ ر
	(ردیف واو)	
۱۵۱۹	ولایت علیصاحب کمپازیٹر شملہ	۴ہر
۱۵۲۰	سید وزیر حسین صاحب عظیم آبادی	صہ ر
۱۵۲۱	میر وحدت حسین صاحب رئیس دلسنہ	صہ ر
۱۵۲۲	مولوی ولایت حسین صاحب دیوا	عا ر
۱۵۲۳	منشی ولی الحق صاحب ساکن سنڈا	عا ر
۱۵۲۴	والنٹیران بانکی پور	للعہ ر
۱۵۲۵	سید ولی احمد صاحب رئیس موضع کنڈہ	صہ ر
۱۵۲۶	ولایت حسین صاحب ساکن برتیورہ	صہ ر
۱۵۲۷	سید وزارت حسین صاحب	عہ ر
۱۵۲۸	والدہ سید وزارت حسین صاحب	عا ر
	واعظ صاحب	ے ر
۱۵۲۹	ولی الرحمن صاحب شیخپورہ	عہ ر
۱۵۳۰	وزیر خانصاحب شملوی	۶ر
۱۵۳۱	منشی ولی محمد خانصاحب	۳ر
۱۵۳۲	منشی واجد علیصاحب	۲ر
۱۵۳۳	منشی ولایت علیصاحب	ار
۱۵۳۴	نواب وقار الملک صاحب بہادر رئیس امروہہ	مار عـہ
	(ردیف ہ)	
۱۵۳۶	بابو مہیر لال صاحب میونسپل کمشنر پٹنہ	عـہ
۱۵۳۷	سید ہدایت حسین صاحب	عـہ
۱۵۳۸	ہمشیرہ صاحبہ مسکین عبدالرحیم صاحب	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف ی)	
۱۵۲۹	یوروپین لیڈی صاحبہ پٹنہ	عـہ
	فہرست چندہ دہندگان بمد وظائف	
	(ردیف الف)	
۱	مولوی اکرم الدین خانصاحب رئیس کاکوری	صعہ
۲	خان بہادر ڈاکٹر اکبر علیخانصاحب رئیس پانی پت	عا/
۳	شیخ امانت اللہ علیم اللہ صاحب رئیس نونگر	عا/
۴	شیخ احمد صاحب //	عا/
۵	اسمٰعیل ابن حسام صاحب //	۴/
۶	شیخ امیر علیصاحب و صابر علیصاحب ضلع بلیا	عا/
۷	امانت اللہ ولد حاجی کریم بخش صاحب	عہ/
۸	شیخ اکبر صاحب -	عہ/
۹	اسمٰعیل محمد حسین صاحب	عہ/
۱۰	حافظ اکرام محمود صاحب	۸/
۱۱	اسمٰعیل صاحب	۴/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲	اہلخانہ شیخ محمد حسین صاحب رئیس قصبہ لار	ے/
۱۳	اہلخانہ حاجی نعمت صاحب	صہ/
۱۴	اہلخانہ محمد سلیمان و محمد صابر صاحب	ے/
۱۵	اہلخانہ عبدالرؤف صاحب	عہ/
۱۶	اہلخانہ محمد اسحق صاحب	۶/
۶	اہلخانہ محمود صاحب	عا/
۱۸	اہلخانہ اصغر علیصاحب	۴/
۱۹	اہلخانہ اسمٰعیل صاحب	۴/
۲۰	اہلخانہ حاجی عبداللہ صاحب	عا/
	(ردیف ب)	
۲۱	شیخ ڈھول و عبدالعزیز صاحب ساکن قصبہ لار	عہ/
۲۲	شیخ بروتن صاحب //	۸/
۲۳	بھوندو بوچڑ //	۴/
۲۴	بچو محمد حسین صاحب //	۴/
	(ردیف ت)	
۲۵	شیخ ترسو صاحب ساکن رامپور	
۲۶	ضلع گورکھپور	عہ/
	(ردیف ج)	

نمبر	نام نامی	مقدار چندہ
۲۶	حاجی جمن صاحب نوانگری	۲؍
۲۷	جدہ مولوی سمیع اللہ صاحب ؍	عا؍
۲۸	جدہ اخری مولوی سمیع اللہ صاحب نوانگری	عہ؍
۲۹	حاجی جمن رحیم اللہ صاحب ساکنان لار	للعہ؍
۳۰	حکیم جعفر علیصاحب ؍	عہ؍
۳۱	شیخ چھیدی صاحب ساکن رامپور	عہ؍
	(ردیف ح)	
۳۲	حسنی شاہ صاحب نوانگری	عہ؍
۳۳	حاجی حبیب اللہ صاحب	سے؍
۳۴	شیخ حسنو محمد علی صاحب ؍	عا؍
۳۵	حیاتی صاحب قصبہ لار	عہ؍
	(ردیف خ)	
۳۶	حاجی خدا بخش حاجی تہور علیصاحب رئیس نوانگر	صہ
۳۷	خواجہ صاحب ؍	۴؍
۳۸	خادمہ حاجی سعد اللہ صاحب ؍	عہ؍
۳۹	حاجی خدا بخش صاحب ساکن رامپور	عا؍
	(ردیف د)	

نمبر	نام نامی	مقدار چندہ
۴۰	شیخ در علیصاحب چودھری نوانگر	۴؍
۴۱	شیخ دو ہاشکر اللہ صاحب قصبہ لار	عہ؍
۴۲	شیخ دینا صاحب ساکن رامپور	عہ؍
	(ردیف ر)	
۴۳	شیخ رحیم اللہ صاحب نوانگری	عہ؍
۴۴	رحمن صاحب ساکن قصبہ لار	۲؍
۴۵	حاجی روز چھیدی صاحب رام نگر	عہ؍
۴۶	شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن رامپور ضلع گورکھپور	صہ؍
۴۷	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	عہ؍
	(ردیف ز)	
۴۸	زوجہ حاجی سعد اللہ صاحب نوانگری	عہ؍
۴۹	زوجہ حاجی موسی صاحب ؍	عہ؍
۵۰	زوجہ مولوی عبد الحی صاحب ؍	عہ؍
۵۱	زوجہ مولوی سمیع اللہ صاحب ؍	عا؍
۵۲	زوجہ عبد الغفور صاحب ؍	عہ؍
۵۳	زوجہ محمد ظہور صاحب ؍	عہ؍
۵۴	زوجہ عبد الیوسف صاحب ؍	عہ؍

نمبر	نام نامی	رقم
۵۵	زوجہ محمد یعقوب صاحب	۸ر
۵۶	زوجہ حاجی حبیب اللہ صاحب	۸ر
۵۷	زوجہ عبد الغفور صاحب	۸ر
۵۸	زوجہ امین اللہ صاحب	۸ر
۵۹	زوجہ فصیح اللہ صاحب	عہ ر
۶۰	زوجہ عظیم اللہ صاحب	۸ر
۶۱	زوجہ نعیم اللہ صاحب	۸ر
۶۲	زوجہ علیم اللہ صاحب	۸ر
۶۳	زوجہ رحیم اللہ صاحب نوانگری	عہ ر
۶۴	زوجہ صفی اللہ صاحب	۸ر
۶۵	زوجہ شیخ عبد الرحمن صاحب	عہ ر
۶۶	زوجہ شیخ عبد الرحیم صاحب	عہ ر
۶۷	زوجہ عبد اللہ صاحب	۸ر
۶۸	زوجہ حاجی طاہر صاحب	عہ ر
۶۹	زوجہ عبد الرحمن صاحب	عہ ر
۷۰	زوجین حاجی عبد الکریم صاحب	١ار
۷۱	زوجہ ہمت صاحب	۴ر
۷۲	زوجہ محمد طاہر صاحب	عہ ر
۷۳	زوجہ عبد الرحیم صاحب	عہ ر

(ردیف س)

نمبر	نام نامی	رقم
۷۴	حاجی سعد اللہ صاحب رئیس نوانگر ضلع بامیا	[illegible]
۷۵	مولوی سمیع اللہ صاحب مہتمم مدرسہ انوار العلوم نوانگر	[illegible]
۷۶	شیخ سبحان سلامت اللہ صاحب	١ار
۷۷	سراج اللہ محمد اسحاق صاحب ساکن قصبہ لار	عہ ر
۷۸	حافظ سخاوت صاحب معلم	۴ر
۷۹	سلامت اللہ ولد نذر علی صاحب قصبہ لار	۴ر
۸۰	سلامت اللہ باورچی قصبہ لار	۴ر
۸۱	سلیمان صاحب قصبہ لار	۱ر

(ردیف ش)

نمبر	نام نامی	رقم
۸۲	شیخ شبیر علی صاحب نوانگری	۴ر
۸۳	شیخ شکر اللہ و محمد حسین صاحب قصبہ لار	للعہ ر
۸۴	حکیم شبیر علی صاحب قصبہ لار	عہ ر
۸۵	شکر اللہ عبد الغفار صاحب قصبہ لار	۸ر
۸۶	شبیر علی صاحب	۱ر
۸۷	قاضی شمشیر علی صاحب ساکن لہیڑ	عہ ر

(ردیف ع)

نمبر	نام نامی	رقم
۸۸	مولوی عبد الحلیم خان صاحب خان بہادر	

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	آنریری مجسٹریٹ میرٹھ	لعہ
۸۹	حاجی عبدالکریم صاحب تاجر چمڑہ شامیہ مکہ معظمہ	سہ
۹۰	منشی عبدالشکور صاحب رئیس نوانگر ضلع بلیا	دعہ
۹۱	شیخ عبدالرحمن صاحب رئیس نوانگر ضلع بلیا	دعہ
۹۲	شیخ علیم اللہ صاحب رئیس نوانگر ضلع بلیا	عار
۹۳	حافظ عبدالرؤف صاحب رئیس نوانگر ضلع بلیا	عہ؍
۹۴	شیخ علی صاحب نوانگر ضلع بلیا	؍
۹۵	حافظ عنایت اللہ صاحب نوانگر	
۹۶	عبدالصمد بن وزیر صاحب نوانگر ضلع بلیا	۴؍
۹۷	عبدالرحمن صاحب نوانگر ضلع بلیا	۲؍
۹۸	شیخ عبدالعلیم و عیسی و حاجی نعمت صاحب قصبہ لار	عسہ
۹۹	حاجی عبدالرحمن و شیخ عبدالرؤف صاحب قصبہ لار	عسہ

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۰۰	شیخ عبدالحی و شیخ محمد عمر صاحبان ساکنان قصبہ لار	عار
۱۰۱	عبدالرحیم صدیق صاحب قصبہ لار	عہ؍
۱۰۲	عبداللہ محمد عمر صاحب قصبہ لار	عہ؍
۱۰۳	منشی عبدالشکور صاحب نائب سیاہہ نویس قصبہ لار	عہ؍
۱۰۴	شیخ عبدالرحیم صاحب محتا قصبہ لار	عہ؍
۱۰۵	عبدالرحیم احمد صاحب قصبہ لار	عہ؍
۱۰۶	شیخ عبدالصمد شیخ وارث صاحب قصبہ لار	عہ؍
۱۰۷	عیدن خانصاحب قصبہ لار	عہ؍
۱۰۸	عبداللہ ولد ڈوہما صاحب قصبہ لار	عہ؍
۱۰۹	شیخ عبدالغفار سلیمانصاحب قصبہ لار	۸؍
۱۱۰	مولوی عبدالغفار صاحب مدرس اسکول سرکاری قصبہ لار	۴؍
۱۱۱	حافظ عبدالغفور محمد ظہور صاحب قصبہ لار	۴؍
۱۱۲	عبداللہ شاہ صاحب مسافر نو علم مقیم	۴؍

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۲	عبد الغفور صاحب	۴ر
۱۱۳	عثمان ولد عبد الکریم صاحب	۲ر
۱۱۴	عبد الرحمن صاحب "	۲ر
۱۱۵	شیخ عبد اللہ و بھکاری صاحب ساکن رام نگر ضلع گورکھپور	للعہ ر
۱۱۶	حاجی عبد اللہ صاحب ساکن رامپور ضلع گورکھپور	صہ ر
۱۱۷	شیخ عباس صاحب ضلع گورکھپور	سے ر
۱۱۸	نواب عظمت علیخانصاحب رئیس کرنال	صہ ر
	(ردیف غ)	
۱۱۹	مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی شملہ	۵ سے
۱۲۰	عزیمن حجن خادمہ شیخ محمد حسین صاحب ساکن قصبہ لار	عہ ر
	(ردیف ف)	
۱۲۱	نواب فاخر احمد خانصاحب رئیس پانی پت	صہ ر
۱۲۲	شیخ فقیر و شیخ امر صاحب نوانگری	۸ر
۱۲۳	حاجی فرزند علیصاحب ساکن قصبہ لار	عہ ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف ق)	
۱۲۴	قدرت صاحب ساکن نوانگر	۴ر
۱۲۵	حافظ قطب الدین صاحب ساکن موضع رسڑ ضلع بلیا	۱۱ ہے
۱۲۶	قدرت صاحب ساکن قصبہ لار	۶ر
۱۲۷	شیخ قربان علیصاحب قصبہ لار	عہ ر
۱۲۸	حاجی قیام الدین صاحب قصبہ لار	عہ ر
۱۲۹	شیخ قربان علیصاحب قصبہ لار	۸ر
	(ردیف ک)	
۱۳۰	حافظ کھدی صاحب ساکن قصبہ لار	۸ر
۱۳۱	شیخ کشور و عبد اللہ صاحب ساکن رامپور	للعہ ر
۱۳۲	شیخ کریم بخش صاحب ساکن رامپور	۴ر
	(ردیف م)	
۱۳۳	مولوی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	مار
۱۳۴	شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب رئیس پانی پت	عہ ر
۱۳۵	شیخ محمد صفی اللہ صاحب نوانگری	عہ ر
۱۳۶	شیخ محمد علی و محمد یعقوب صاحبان نوانگری	۸ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۳۷	شیخ محمد صدیق صاحب نوانگری	۸ر
۱۳۸	شیخ محمد ضمیر صاحب نوانگری	۴ر
۱۳۹	محمد علی صاحب معمار نوانگری	۴ر
۱۴۰	شیخ محمد فاروق صاحب نوانگری	۴ر
۱۴۱	محمد نصیر صاحب موذن نوانگری	۲ر
۱۴۲	شیخ محمد صدیق صاحب ساکن موضع نوک	ے ر
۱۴۳	شیخ محمد حسین صاحب ساکن قصبہ لار ضلع گورکھپور	عہ
۱۴۴	محمد ظہور یادن صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	عہ ر
۱۴۵	محمد امین صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۸ر
۱۴۶	محمد سلیمان صاحب "	۲ر
۱۴۷	محمد حلیم صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۲ر
۱۴۸	منو صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۲ر
۱۴۹	مستورات پورب محلہ قصبہ لار ضلع گورکھپور	۵ ر
۱۵۰	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	صہ ر

(ردیف ن)

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۱	منشی نذیر احمد صاحب میونسپل کلرک گونڈہ	٦ ر
۱۵۲	نامعلوم الاسم بانکی پور	عہ ر
۱۵۳	نامعلوم الاسم ساکن قصبہ لار	۴ہر
۱۵۴	حاجی نعمت صاحب ساکن رامپور ضلع گورکھپور	صہ ر

(ردیف و)

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۵	نواب وقار الملک بہادر رئیس امروہہ	عہ
۱۵۶	شیخ وزیر علی صاحب پوسٹ ماسٹر نوانگر	۸ر
۱۵۷	والدہ محمد متین صاحب نوانگر	صہ ر
۱۵۸	والدہ شیخ عبد الغفور صاحب نوانگر	عہ ر
۱۵۹	والدہ شیخ عبد الرحمن صاحب نوانگر	عہ ر
۱۶۰	والدہ عبد الکریم صاحب نوانگر	عہ ر
۱۶۱	والدہ حاجی طاہر صاحب نوانگر	عہ ر
۱۶۲	والدہ محمد قاسم صاحب نوانگر	عہ ر
۱۶۳	والدہ عبد الرحیم صاحب نوانگر	عہ ر
۱۶۴	والدہ امانت اللہ صاحب نوانگر	٦ ر
۱۶۵	والدہ حبیب صاحب نوانگر	۴ر
۱۶۶	والدہ محبوب علی صاحب نوانگر	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۷	شیخ واجد علیصاحب نوانگر	۸ر
۱۶۸	شیخ وارث اکبر علی صاحب نوانگر	۸ر
۱۶۹	والدہ کلثوم صاحب ساکن قصبہ لار	[illegible]
۱۷۰	والدہ عبد الرؤف صاحب	عہ ر
۱۷۱	والدہ عنایت اللہ صاحب	عہ ر
	(ردیف ہ)	
۱۷۲	ہمشیرہ عبد الشکور صاحب نوانگری	۸ر
۱۷۳	ہمشیرہ امین اللہ صاحب نوانگری	۸ر
۱۷۴	ہمشیرہ عبد الکریم صاحب نوانگری	عہ ر
۱۷۵	ہمشیرہ حاجی طاہر صاحب نوانگری	عہ ر
۱۷۶	ہمشیرہ محمد شفیع صاحب نوانگری	۴ر
۱۷۷	شیخ ہمت علی صاحب نوانگری	عہ ر
۱۷۸	ہمشیرہ اصغر علی شاہ صاحب ساکن قصبہ لار	۴ر
	(ردیف ی)	
۱۷۹	شیخ یوسف حسن صاحب ساکن قصبہ لار	۸ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۰	شیخ یاد علی و عبد اللہ صاحب ساکن رام نگر	۸ر
	چندہ بابت وکٹوریہ اسکالرشپ	
۱۸۱	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑھ	صہ ر
۱۸۲	مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	صہ ر
	چندہ بابت تعمیر	
۱۸۳	منشی مظفر علیصاحب رئیس فیض آباد	[illegible]
	آمدنی جائدادہائے موقوفہ	
۱۸۴	کرایہ بنگلہ غازیپور	[illegible]
۱۸۵	آمدنی مکانات و صیتی	[illegible]
۱۸۶	آمدنی دوکانہائے متعلقہ مکان مدرسہ	[illegible]
۱۸۷	آمدنی بھرتناپور موقوفہ مولوی	
۱۸۸	خدایار خان صاحب رئیس بریلی	[illegible] ۱۱۹۱۲
۱۸۹	آمدنی نقد وصیتی	[illegible]
۱۹۰	بقیہ چندہ میز بانی جلسہ شاہجہانپور	[illegible]

گوشوارہ آمد و صرف میزبانی ندوۃ العلما جلسہ ہفتم بمقام شہر پٹنہ

آمدنی	رقم	خرچ	رقم
معین الندوہ بانکی پور بذریعہ حافظ ابو الحق صاحب	[illegible]	چھپائی اشتہارات	[illegible]
در مسجد مدرسہ	[illegible]	مصارف معین الندوہ	[illegible]
از خانقاہ شاہ رشید الحق صاحب	[illegible]	تمغہ و النٹیرن	[illegible]
از جلسہ منگل تالاب	[illegible]	لفافہ و تار وغیرہ	[illegible]
از ساکنان محلہ سمین منہلات پٹنہ	[illegible]	اخراجات دفتر	[illegible]
از موضع دسنہ پرگنہ بہار	[illegible]	سفر خرچ واعظین	[illegible]
از سمستی پور	[illegible]	تنخواہ ملازمین	[illegible]
از موتہاری	[illegible]	ضیافت طعام	[illegible]
از بہار	[illegible]	تیاری مکان جلسہ	[illegible]
از مظفر پور	[illegible]	فراہمی اسباب جلسہ	[illegible]
از مونگیر	[illegible]	ظروف و سامان روشنی وغیرہ	[illegible]
معین الندوہ شہر پٹنہ	[illegible]	کرایہ گاڑی وغیرہ	[illegible]
آمدنی متفرق	[illegible]	مصارف اسٹیشن برای استقبال	
واپسی از حاجی عبد الواحد صاحب		مہمانان	[illegible]
بابتہ بکری اسباب	[illegible]	متفرق و مصارف عام	[illegible]
واپسی از منشی عبد العزیز صاحب بابتہ			
بکری روغن زرد	[illegible]		
میزان	[illegible]	میزان	[illegible]

باقی بعد منہائی خرچ [illegible]

فہرست ان اشیا کی جو اجلاس ہفتم مین روسای پٹنہ نے عنایت کی ہین

اشیا کی فہرست دینے سے پہلے اِس امر کا ظاہر کردینا مین ضروری سمجھتا ہون کہ دوسری اور تیسری جلسہ مین چندہ شروع ہونے کے ساتھ ہی مسلمانون مین اِس قسم کا جوش پیدا ہوگیا تھا کہ انکو ترتیب اور سلسلہ کی پروا نہین رہی تھی نہ وہ اسبات کے خواہشمند تھے کہ انکے نامون کا اظہار ہو باوجودیکہ چندہ لینے والے کوشش کرتے تھے مگر نام کے ظاہر کرنے مین لوگون کو تامل ہوتا تھا بعض حضرات ایسا کرتے تھے کہ ایک پرچہ پر نام لکھکر گھڑی وغیرہ داخل کردیتے تھے اِس ہجوم مین جو فہرست لکھی جاتی تھی اسمین گھڑی کے نمبر کا دریافت کرنا دشوار تھا اسواسطے مطلقاً اسبات کا امتیاز نہین رہا کہ کون گھڑی کسکی دی ہوئی ہے مجکو سخت افسوس ہے کہ مین ایک نامکمل فہرست اِسوقت پیش کررہا ہون تاہم مینے بہت کوشش کر کے فہرست کے دو حصے کردئے ہین ایک مین وہ چیزین درج کی ہین جنکے دینے والون کا پتہ مل گیا ہے دوسرے مین صرف وہ اشیا لکھدئے گئے ہین اور آخر مین چند حضرات کے نام بیان کردئے گئے ہین جنھون نے عنایت فرمائے مگر یہ نہین معلوم کہ کیا چیز دی ہے امید ہے کہ ناظرین روداد مجکو معاف فرمائین گے اور اسکو مسلمانون کے جوش و خلوص کی ایک مثال سمجھین گے خدا انکو جزائ خیر عطا فرمائے جن بزرگون نے نام کیواسطے نہین دیا انکا نام نہوا انہی ثواب مین انشاءاللہ تعالے کچھ کمی نہوگی ان اللہ لایضیع اجر المحسنین۔

فہرست نمبر ١

مولوی نصیرالدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور گھڑی جیبس میری ۱۰ اکرٹ گولڈ مع چین طلائی وعطردان قیمتی سار کوٹ فلالین واسکٹ ریشمی پتلون فلالین	مولوی فضل امام صاحب رئیس مغلپورہ پٹنہ گلیڈ مع چین قیمتی مے
	سید محمد کلیم صاحب گھڑی نمبری ۵۰۵۰۷
	محمد عبدالغنی صاحب گھڑی قیمتی صہ
مولوی سید محبوب اشرف صاحب رئیس کنگھیا ٹولہ گھڑی کرد وائنرہم گولڈ قیمتی مار دوشالہ کشمیری قیمتی مار شیروانی ریشمی کوٹ اسرخلے	سید صادق حسین صاحب رئیس عرف اچھی صاحب رئیس کنگھیا ٹولہ سرپوش حلیم مع زنجیر نقرئی معرفت مولوی محمد رحیم صاحب وکیل بانکی پور کرکے روانہ

جوشن نقرئی ۱۶ دانہ ۵بھر ۲بھر بانک نقرئی گنگن ۲بھر فضیلت حسین عرف کھچو پہلوان کرتہ دھوپ چھاں

پیر علی صاحب ساکن پٹنہ بٹن ۴ عدد ۲بھر مع بیل بنارسی

سید یوسف حسین صاحب برادر خرد مولوی شاہ بدیع الزمان صاحب چادر جامہ وار نقلی

سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پٹنہ انگشتری طلائی مولوی تقیم الدین صاحب چادر لکلاٹ گھڑی جوغہ

۱۵ آنتی حافظ محمد احسن صاحب وکیل چنا سگرہ دوپٹہ بنارسی رومال شالی

مولوی سید ظہور الحق صاحب رئیس دیکڑہ نقرئی سبزی رنگ (حافظ واجد علی صاحب طالب العلم کو دیا

نیلم نقرئی یک عصا نقرئی یک سونٹا نقرئی دو تھا اور حافظ واجد علی نے دار العلوم کو دیا)

سید آل نبی صاحب حمائل تعویذی مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس مدرسہ انتظامیہ

مولوی محمد خلیل صاحب پھلواروی کلاہ زری کشتی نما رومال شالی سرخ رنگ

نواب محمد حسن خانصاحب کلاہ کامدار عبد الرشید صاحب انگشتری نقرئی نیلم

مولوی وارث حسن صاحب مدرس مدرسہ بنارس عبد العزیز صاحب ساکن فرید پور ضلع گیا سفید اچکن

فہرست نمبر ۳

عمامہ

مولوی شاہ منور علی صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ گھڑی مینا کار قیمتی عہ

در بھنگہ عمامہ انگلش لیور قیمتی سہ

مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری عمامہ گھڑی گردوائز نمبری ۵۵۸۰۹

میر امتیاز علی صاحب منصف مشروحہ امروہہ گھڑی لیبہ نمبری ۲۰۴۸۱۷

چوغہ مالیدہ سبزی رنگ گھڑی مع چین نمبری ۱۷

مولوی عبد الحمید صاحب منیجر ٹریوی عباسیاہ گھڑی پٹنٹ نمبری ۳۶۹۹۰

رنگ دبیز بیل نیور لیو با نمبری ۱۱۵۹۱۴

بابو سید نظر الحق صاحب بانکی پور شیروانی سفید لولیور واچ نمبری ۲۰۲۰۴۱

پارخانہ گھڑی نمبری ۳۸۳۶۶۸

گھڑی مع چین ہنی نمبری ۵۰۰۹۱۵	اسد ارجنٹ راما	ایضاً نمبری ۵۳۳۹
ایضاً نمبری ۵۰۹	ایضاً	ایضاً
ایضاً نمبری ۵۵۰۰۹	ایضاً	لاکٹ چھلے ۶ عدد نقرئی
جوڑی مگر دو کلان نقرئی	چھلے نقرئی ہیرے کے ۲ عدد	جھونک طلائی [illegible] قیمتی
جگنو طلائی مرصع الماس قیمتی	انگشتری طلائی پکھراج ۱۲ رتی	انگشتری طلائی یاقوت ۱۲ رتی
انگشتری نقرئی فیروزہ جالیدار قیمتی	انگشتری طلائی [illegible] تولہ	انگشتری سلور
انگشتری نقرئی کمرنگ کی ۲ عدد	حقہ نقرئی منقش	بٹن قمیص ساخت چین
کلاہ لیسدار	عمامہ ریشمی ۴ عدد	عمامہ مختلف کرول کے ۶ عدد
بائسکل انھون نے خود نام چھپایا ہی	واسکٹ	پائجامہ چارخانہ
چوغہ	اچکن اودا خط دار	اچکن کشمیرہ سرخ رنگ
کوٹ کشمیرہ	کوٹ چارخانہ	صدری سفید ریشم کے کام کی
پائجامہ سیاہ کشمیرہ	دلائی سفید ململ دھاری دار	کلاہ اونی
چوغہ چھینٹ	چوغہ گلبوری	چوغہ خاکی پھولدار
چوغہ ساٹن خاکی	اچکن دھاریدار سیاہ	اچکن کشمیرہ سوتی سیاہ
اچکن کشمیرہ سوتی	اچکن خانہ دار دیسی	چوغہ فاختئی ساٹن
اچکن ململ سفید	کرتہ دھاریدار	کرتہ سفید
اچکن ریشمی بسنتی	کرتہ سفید	انگرکھا سفید ۲ عدد
صدری سیاہ خانہ دار	اچکن ڈھاکہ چکن	کرتہ دھاریدار
رومال تین عدد	اچکن سبز بہبور	کوٹ جامہ وار
چوکھٹا ۲ عدد	سید محمد کریم صاحب گھڑی	حافظ عبدالحی صاحب عمامہ
مولوی شاہ رحمن اللہ صاحب کی گھڑی نقرئی	مولوی سید امیر حسن صاحب گھڑی مع زنجیر نقرئی	

منشی نور الحسن صاحب مختار بگو گوریا پٹنہ گھڑی معہ زنجیر آہنی	اچو صاحب امیر گنج گھڑی
فضل الرحمن صاحب بانکی پور انگوٹھی طلائی	عابد علیخانصاحب ساکن چھپرہ عمامہ انگرکہ چھتری
ظہور احمد صاحب متھرا ضلع مونگیر گھڑی	عبد الرحمن صاحب گنگھیا ٹولہ عمامہ ۲
کفایت اللہ صاحب گھڑی	چھیدی خدمتگار انگرکہ
مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندیلہ گھڑی	بہادر شیر صاحب گھڑی
عبد الرزاق صاحب انگشتری طلائی	عبد الشکور صاحب بی اے گھڑی
خدا بخش صاحب عطار گھڑی صدری	میر ہدایت حسین صاحب عمامہ
فصیح الدین صاحب طالب العلم گھڑی	سید محمد ابو الفتح صاحب رجسٹرار شیخپورہ

فہرست کتابون کی جو سلخ ربیع الاول تک داخل کتب خانہ ہوئین

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
	مصاحف		
۱	قرآن مجید خفی قلم یک	نولکشوری کانپور	سید خلیل احمد صاحب رئیس نہٹور ضلع بجنور
۲	قرآن مجید ۰، نسخہ	استنبولی	سید عبد الغفار صاحب کشمیری
۳	قرآن مجید جلی قلم یک	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۴	قرآن مجید ۲ جلد	قلمی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلی صاحب رئیس پٹنہ
۵	قرآن مجید ۴ جلد	مطبوعہ	″
۶	قرآن شریف مترجم یک	″	منشی محمد رمضان صاحب ملازم گورنمنٹ سیکریٹریٹ شملہ
۷	قرآن شریف ۳ جلد	″	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب ڈاکٹر قلعہ پھلور ضلع جالندھر

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۸	قرآن شریف مترجم یک	قلمی	حکیم شاہ سید محفوظ الحق صاحب رئیس پٹنہ
۹	قرآن شریف مطلا خوشخط	؍؍	مولوی سید عبد الحی صاحب زمیندار و رئیس ساکن ضلع پٹنہ
	تجوید و قرأت		
۱۰	درۃ الفرید یک	؍؍	دفتر ندوۃ العلما
۱۱	تحفۃ الطلاب یک	مفید عام آگرہ	قاری سلیمان صاحب علوی
۱۲	احسن التجوید یک	سید المطابع کانپور	قاری جلال الدین صاحب
۱۳	زینت القاری یک	کلکتہ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ
	تفسیر		
۱۴	تفسیر ثنائی دو جلد	چشمۂ نور امرتسر	مولوی ثناء اللہ صاحب مدرس مدرسہ تائید الاسلام
۱۵	تفسیر ثنائی جلد سوم یک	ریاض ہند	؍؍
۱۶	معالم التنزیل یک	حیدری بمبئی	مولوی محمد یحییٰ مرحوم لکھنوی
۱۷	اتقان کامل	کلکتہ	؍؍
۱۸	ترجمان القرآن از فاتحہ تا مریم	صدیقی بھوپال	؍؍
۱۹	فتح البیان سورۂ بقر	؍؍	؍؍
۲۰	تفسیر القرآن للمہائمی کامل	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۲۱	الخازن و برحاشیہ مدارک جلد ۴	؍؍	خواجہ عبد القادر صاحب فاروقی مددگار صدر محاسب سرکار نظام
۲۲	اکسیر اعظم جلد اول و ثانی	احتشامی مرادآباد	مولوی یحییٰ مرحوم لکھنوی
۲۳	فتح البیان کامل	مصر	؍؍

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا ودہ
۲۴	بیضاوی سورۂ بقرہ یک	مطبوعہ	شاہ منظر حسین صاحب رئیس نواباده ضلع پٹنہ
۲۵	کشاف اول وثانی	کلکتہ	حاجی نجیب اللہ صاحب
۲۶	تفسیر نیشاپوری کامل	طہران	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۷	تفسیر قلمی از نصف تا آخر پارہ (۱۶)	قلمی	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب
۲۸	تفسیر صوفیہ	مطبوعہ	حکیم شاہ محفوظ الحق صاحب رئیس پٹنہ
۲۹	تفسیر عزیزی از اول ناقص	مطبوعہ	مولوی شاہ نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۳۰	تفسیر سورۂ یوسف خرد	قلمی	"
۳۱	چند سورہ از تفسیر سواطع الالہام ۲ جلد	"	"
۳۲	تفسیر احمدی از کار رفتہ	"	"
۳۳	تفسیر سورۂ اعراف بوسیدہ	"	"
۳۴	معترک الاقران فی مبہمات القرآن	مصر	سید عبدالغنی صاحب بہاری
	حدیث		
۳۵	صحیح مسلم کامل	انصاری دہلی	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب مرحوم رئیس پیلی بھیت
۳۶	بخاری شریف ۳ جلد	مصری	شاہ منظر حسین صاحب رئیس نوا بادہ ضلع پٹنہ
۳۷	سنن ابی داؤد کامل	نولکشوری	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب مرحوم
۳۸	جامع ترمذی	مجتبائی دہلی	"
۳۹	شرح شمائل ترمذی	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۴۰	تسہیل القاری اردو ۶ جلد	صدیقی لاہور	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۱	سنن ابن ماجہ	فاروقی دہلی	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب مرحوم پیلی بھیت
۴۲	بخاری شریف کامل	مصر	فرزندان حافظ شوکت علیصاحب مرحوم
۴۳	نسائی شریف	"	"
۴۴	مشکوۃ شریف کامل	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۴۵	مجموعۂ رسائل ثمانیہ للسیوطی یک	محمدی لاہور	مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی
	مجموعۂ رسائل عشرہ	"	"
۰	للسیوطی ۲ نسخہ		
۴۷	مجموعۂ رسائل اثنا عشر للسیوطی ۲ نسخہ	"	"
۴۸	جامع ترمذی معہ شمائل ترمذی	اصح المطابع	حافظ قطب الدین احمد صاحب
۴۹	کواکب دریہ	سید المطابع مرحوم	عالمگیر محمد خانصاحب بھوپال
۵۰	مشکوۃ المصابیح	مجتبائی دہلی	"
۵۱	سنن ابن ماجہ	فاروقی دہلی	"
۵۲	سنن نسائی مع الشرح	نظامی	"
۵۳	سراج المنیر شرح جامع صغیر	مصر	حاجی نجیب اللہ صاحب
۵۴	حصن حصین	نظامی	مولوی یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۵۵	سنن ابی داؤد	مجتبائی دہلی	حاجی نجیب اللہ صاحب
۵۶	مواہب لدنیہ	مصر	"
۵۷	فتح المبین شرح اربعین	"	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۵۸	شرح شمائل ترمذی	"	"

خرید یا وقف	مطبوعہ یا قلمی	نام کتاب	نمبر
مولوی شاہ تجمل حسین صاحب	قلمی	مشکوٰۃ شریف	۵۹
سید محمد حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ	مطبوعہ	موطا امام مالک رح	۶۰
"	"	احادیث النبوۃ	۶۱
دفتر دار العلوم	مطبع یوسفی لکھنو	موطا امام محمد رح ۵ نسخہ	۶۲
دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن	دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	کنز العمال ۷ جلد	۶۳
"	"	المعتصر من المختصر من مشکل الآثار ۲ جلد	۶۴
"	"	جوہر النقی فی الرد علی البیہقی دو جلد	۶۵
		اسماء الرجال	
نواب علی حسن خانصاحب رئیس بھوپال	مصر	الرحمۃ الغیثیہ	۶۶
"	"	خلاصۃ التذہیب تہذیب الکمال	۶۷
مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری	"	اسد الغابۃ ۵ جلد	۶۸
دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن	دائرۃ المعارف	تجرید اسد الغابۃ ۲ جلد	۶۹
		فقہ	
دفتر ندوۃ العلما	مصر	طحطاوی شرح مراقی الفلاح	۷۰
مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ	قلمی	فرائض شریفیہ	۷۱
"	"	سراجیہ	۷۲
"	"	ہدایۃ اخیرین از اول تا صفحہ کرم خوردہ	۷۳

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۷۴	فتاوی سراجیہ کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۷۵	شرح قدوری کرم خوردہ ناتمام	"	"
۷۶	سراج الشریعت	"	"
۷۷	کتاب القصاص	"	"
۷۸	رسالہ در اوقاف	"	"
۷۹	کتاب البیر	انوار محمدی لکھنؤ	قاضی علی احمد بدایونی
۸۰	رویۃ الہلال	"	"
۸۱	ہدایہ اولین	مصطفائی	حکیم عبد الولی صاحب لکھنوی
۸۲	ابو حنیفہ فقہ شافعی ہر دو حصہ	مصر	حاجی نجیب اللہ صاحب
۸۳	برہان القاضی	انوار محمدی	قاضی علی احمد صاحب
۸۴	الجام الصاد عن سنن الضاد	حنفیہ پٹنہ	مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی
۸۵	شرح وقایہ	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۸۶	فتوی علمای اسلام در باب قتل ۲ نسخہ	مطبع دخانی	خان بہادر برکت علی خان صاحب دبیر اعظم انجمن اسلامیہ پنجاب
۸۷	طحطاوی حاشیہ در مختار ۴ جلد	استنبول	نواب عالمگیر محمد خانصاحب رئیس بھوپال
۹۸	رحلت الصدیق	علوی	مولوی محمد یحیی مرحوم لکھنوی
۹	جامع الآثار	احسن المطابع پٹنہ	حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیموی
۹۳	فتاوی ہندیہ بر حاشیہ قاضی خان وبزازیہ	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۹۲	ذخیرۃ العقبی	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۹۲	فتاوی عالمگیری جلد رابع کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۹۳	زاد الآخرۃ کچھ بیکار باقی کرم خوردہ	مطبوعہ	"
۹۴	خلاصہ کرم خوردہ	قلمی	"
۹۵	رسالہ در فتوی	"	"
۹۶	فتاوی عالمگیری فارسی کرم خوردہ	کلکتہ	"
۹۷	ترجمہ ہدایہ ناقص و ناتمام کرم خوردہ جلد دوم یک سوم ۲ نسخہ۔ چہارم ۲ نسخہ	"	"
۹۸	شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایۃ	اصح المطابع لکھنؤ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۹۹	قدوری یک	ہاشمی میرٹھ	"
۱۰۰	سراجی یک	نظامی	"
۱۰۱	شرح وقایہ	قلمی	مولوی عبد القادر صاحب مالک مطبع احسن المطابع پٹنہ
۱۰۲	ھدایہ جلد ثالث	قلمی	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۱۰۳	شرح وقایہ اولین	کلکتہ	"
۱۰۴	جامع عباسی فقہ شیعہ	مطبوعہ قدیم	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۰۵	احسن المسائل	مطبوعہ	"
۱۰۶	فقہ احمدی	"	مولوی ابو الخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۰۷	المجلۃ	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۰۸	شرح وقایہ	مطبوعہ کلکتہ	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۱۰۹	بحر الرائق ۵ جلد	مصر	"
۱۱۰	رد المحتار مع تکملہ	"	"
۱۱۱	الاشباہ والنظائر	"	"
۱۱۲	ملتقی الابحر	استنبول	دفتر دار العلوم
	اصول فقہ		
۱۱۳	توضیح تلویح	نولکشوری	مولوی سید عبد الواجد صاحب ساکن تھرا
۱۱۴	تلویح	قلمی	قاضی علی محمود و اسد شاہ صاحب بدایونی
۱۱۵	نور الانوار	علوی	مولوی محمد یحی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۱۶	نور الانوار مع قمر الاقمار ریک	مطبوعہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۱۱۷	نور الانوار کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۱۸	دائرۃ الوصول الی علم الاصول	"	"
"	مقدمات اربعہ تلویح	"	"
۱۱۹	نور الانوار مع قمر الاقمار	یوسفی لکھنؤ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نواباده
۱۲۰	نور الانوار	علوی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلی رئیس پٹنہ
۱۲۱	مرآۃ الاصول	استنبول	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
	کلام		
۱۲۲	بغیۃ الرائد فی شرح العقائد	علوی	مولوی محمد یحی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۲۳	قطف الثمر	نظامی	

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۲۵	کتاب المسامرہ	مصر	حاجی نجیب اللہ صاحب
۱۲۶	الدین الخالص	صدیقی بھوپال	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب مجری
۱۲۷	صواعق محرقہ	مصر	مولوی عبد الغنی صاحب بنارس
۱۲۸	الیواقیت والجواہر	"	"
۱۲۹	مجموعہ تہافتہ الفلاسفہ	"	"
۱۳۰	تحفۃ الاخلار فی عصمت الانبیار	مطبوعہ ہندوستان	"
۱۳۱	شرح مواقف از موقف ۲ تا ۳ اکر خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۳۲	شرح عقائد نسفی از اول تا ناقص	"	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۳۳	رسائل تسعہ سیوطی		
	تنزیہ الانبیار عن نسبتہ الاغبیا یک	دائرۃ المعارف النظامیہ	دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن
	المقامۃ السندسیہ ۲ نسخہ		
	البرزخ المنیفۃ فی الآبار الشریفہ		
	مسالک الحنفا فی والدی المصطفے		
	انتبار الاذکیار فی حیاۃ الانبیار		
	تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ		
	السبل الجلیہ فی الآبار العلیہ		
	التعظیم والمنہ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنہ		
	تصوف و اخلاق		
۱۳۴	شکر ۳ نسخہ	لشکر گوالیار	مولوی تراب علی صاحب
۱۳۵	صبر ۲ نسخہ	ابوالعلائی آگرہ	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر لشکر کالج گوالیار

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۳۶	تسبیح ۲ نسخہ	انوری آگرہ	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر کالج لشکر گوالیار
۱۳۷	تسبیح ۲ نسخہ	محمود المطابع کانپور	〃
۱۳۸	توکل ۳ نسخہ	ابو العلائی آگرہ	〃
۱۳۹	استغفار تراب	رضوی دہلی	〃
۱۴۰	دعوات القرآن	انوری آگرہ	〃
۴۱	دعوات القرآن	〃	〃
۱۴۲	بستان فقہ ابو اللیث	قلمی	مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی
۱۴۳	فوائد الفواد	مسلم پریس جھجر	نواب عالمگیر محمد خاں صاحب رئیس بھوپال
۱۴۴	رسائل اربعہ یک	صدیقی بھوپال	〃
۱۴۵	فوائد السالکین	دہلی پنچ لاہور	〃
۱۴۶	احیاء العلوم	نولکشوری قدیم	〃
۱۴۷	کتاب الطہارۃ فی تہذیب الاخلاق یک	علوی	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۴۸	رسالہ امام مالک یک	مصر	〃
۱۴۹	تاج العروس فی تہذیب النفوس یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۱۵۰	الفتح الربانی	〃	〃
۱۵۱	نقد النصوص	بمبئی	〃
۱۵۲	بشر الاخلاق یک	مطبوعہ	سید محمد حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۳	اخلاق محسنی یک	مطبوعہ نولکشور	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۴	نزہۃ الروح یک کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۵	مفتاح السعادۃ یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۵۶	مطالب رشیدی یک	نولکشوری	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۵۷	احسن الحکایات یک	مطبع منشی ظہور الحق صاحب بہاری	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۱۵۸	اخلاق محسنی یک	منشی گلاب سنگھ لکھنؤ	"
۱۵۹	تہذیب الانسان ۵ نسخہ	محمدی لاہور	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ
۱۶۰	زبدۃ النصایح	"	"
۱۶۱	سعادت دارین فی اطاعۃ الوالدین ۵ نسخہ	مطبع منشی ظہور الحق صاحب بہاری	"
	مواعظ		
۱۶۲	مجموعہ خطب یک	صدیقی بھوپال	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۶۳	محی القلوب کرم خوردہ از کار رفتہ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۶۴	ترجمہ بلوذ اسف و بلوہر	حیدرآباد دکن	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۱۶۵	زواجر ہندی		سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۶۶	تنبیہات وغیرہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۶۷	ہزار پند سودمند یک	مطبع منشی ظہور الحق صاحب بہاری	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
	اعمال و اشغال و اوراد		

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۶۸	مجموعۂ مناجات ۲ نسخہ	کریمی بمبئی	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب حنفی القادری سکریری انجمن تبلیغ الاسلام
۱۶۹	تسبیح ورد تراب ۲ نسخہ	انوری آگرہ	مولوی محمد تراب علیصاحب
۱۷۰	دعوات القرآن	″	″
۱۷۱	انوار ثلثہ ۱۰ نسخہ	انوار محمدی لکھنؤ	قاضی علی احمد عرف محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایونی
۱۷۲	تحیت دعوت ۲ نسخہ	″	″
۱۷۳	لمعہ الانوار فی بیان الاذکار والاوراد	اصح المطابع لکھنؤ	شاہ مہدی عطا مرحوم سلونی
۱۷۴	شفاء الاسقام ۲ جلد	علوی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۷۵	دلائل الخیرات وکبریت احمر و عم خوردہ	مطبوعہ کلکتہ	″
۱۷۶	شفاء الاسقام	علوی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۷۷	تحفۂ کاملہ اوراد شیعہ	قلمی	″
۱۷۸	مجموعۂ درود اکبر دلائل الخیرات	مطبوعہ	مولوی ابو الخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۷۹	جواہر القرآن	نظامی	″
۱۸۰	رسالۂ ادعیات	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
	تاریخ وسیر		
۱۸۱	تاریخ تراب ۱۲ نسخہ	عالیجاہ لشکر گوالیار	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر کالج لشکر
۱۸۲	تمدن عرب	مفید عام آگرہ	معین الندوہ میرٹھ
۱۸۳	سیرۃ النبی ۳ نسخہ	وکٹوریا پریس بدایون	مولوی طفیل الدین صاحب رئیس بدایون

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۸۴	باقیات الصالحات ۲ نسخہ	روہیلکھنڈ ۔ نظامی	مولوی طفیل الدین صاحب ...
۱۸۵	رفع الوسوسۃ والاحتمال	نامی لکھنؤ	مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی
۱۸۶	تاریخ الخلفا	مصر	دفتر ندوہ
	"	مجتبائی	یہ کتاب انتخاب کیواسطے روی کر دی گئی
۱۸۷	آثار محشر	نظامیہ حیدر آباد	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۱۸۸	اکبرنامہ ہر سہ جلد	نولکشوری	"
۱۸۹	مناقب الابرار	مفید عام آگرہ	"
۱۱۹۰	وسیلۃ النجاۃ یک	گلشن فیض لکھنؤ	"
۱۹۱	بشارت محمدی یک	حسینی اثنا عشری	
		لکھنؤ	مولوی یحیی مرحوم لکھنوی
۱۹۲	اتحاف النبلا فی مآثر الفقہا	نظامی	"
۱۹۳	نفح الطیب فی اندلس الرطیب علی ہامشہا		
۱۹۴	مروج الذہب ۴ جلد	مصر	مولوی عبد الغنی صاحب بہاری
۱۹۵	تاریخ ابن خلدون ۷ جلد	مصر	"
۱۹۶	تاریخ تیموری یک	"	"
۱۹۷	مونس فی اخبار تونس یک	تونس	"
۱۹۸	فتوحات الاسلامیہ یک	مکہ معظمہ	"
۱۹۹	سیاحۃ المعارف یک	بیروت	"
۲۰۰	خیرات الحسان فی مناقب النعمان	مصر	"
	اعلام الناس بما وقع للبرامکۃ مع		

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
٢٠٢	بنی العباس یک	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری
٢٠٣	معارج النبوۃ یک	نولکشوری	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
٢٠٤	شاہ نامہ اردو یک	״	״
٢٠٥	مدارج النبوۃ یک	״	״
٢٠٦	فتوح الشام	مطبوعہ	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
٢٠٧	فتوحات مکیہ جلد ثانی وثالث و رابع کرم خوردہ	مصر	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
٢٠٨	رسالہ در تاریخ کرم خوردہ	قلمی	״
٢٠٩	تاریخ ملوک الارض یک	کلکتہ	״
٢١٠	رسالہ شق القمر کرم خوردہ یک	قلمی	״
٢١١	سرور المحزون از کار رفتہ	مطبوعہ	״
٢١٢	کتاب الشفا یک	قلمی	״
٢١٣	ابن بطوطہ دو جلد	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
٢١٤	خلاصۃ الوفا تاریخ دار المصطفیٰ یک	״	״
٢١٥	اتحاف	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
٢١٦	سیر طالبی	״	״
	مناظرۂ فرق		
٢١٧	پچاس مذہبی سوالات کی جواب یک	مفید عام لاہور	عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن فیاپوری کلکتہ
٢١٨	اثبات الحق یک	نولکشوری	مولوی سید محی الدین صاحب جسٹس

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
			ہائی کورٹ سرکار دکن
۲۱۹	قرۃ العینین	مجتبائی	دفتر ندوہ
۲۲۰	حق التحقیق یک	چرچ مشن الہ آباد	قاضی عبد الوحید طالب علم دار العلوم ندوہ
۲۲۱	مراسلات مذہبی یک	نامی پریس کانپور	مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما
۲۲۲	پیغام محمدی یک	״	״
۲۲۳	دفع التلبیسات یک	״	״
۲۲۴	صواعق محرقہ یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۲۲۵	میزان الموازین یک	قسطنطنیہ	״
۲۲۶	سرکوب بدعت یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلے
۲۲۷	منتہی الکلام یک	״	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۲۸	براہین ساطعہ ترجمہ صواعق از اول		
۲۲۹	کرم خوردہ و آخر ناتمام یک	قلمی	״
۲۳۰	امداد المسلمین یک	مطبوعہ	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ
۲۳۱	امداد الغوی یک	״	״
	فن مناظرہ		
۲۳۲	مبادی المناظرہ حصہ اول	کشور ہند میرٹھ	مولوی محمد تراب علی صاحب گوالیاری
	منطق		
۲۳۳	بدیع المیزان یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۲۳۴	شرح سلم ملا حسن یک	نظامی	حکیم عبد الولی صاحب لکھنوی
۲۳۵	مجموعہ شمسیہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۴۷	مجموعہ شرح تہذیب یک	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۲۴۸	قطبی کرم خوردہ یک	قلمی	"
۲۴۹	شرح تہذیب از کار رفتہ یک	"	"
۲۵۰	میزان منطق از کار رفتہ یک	"	"
۲۵۱	قطبی یک	نولکشوری	شاہ مظہر حسین صاحب
۲۵۲	تحفۂ شاہجہانی	نظامی	"
۲۵۳	تہذیب یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۵۴	حواشی میر زاہد رسالہ از کار رفتہ یک	"	"
۲۵۵	میر قطبی یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب
۲۵۶	مجموعۂ منطق یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب
۲۵۷	مرقات یک	"	"
۲۵۸	قال اقول یک	"	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۲۵۹	شرح سلم ملا حسن یک	"	"
۲۶۰	قال اقول یک	"	حکیم شاہ سید محفوظ الحق صاحب ساکن پٹنہ
۲۶۱	مختصر المیزان یک	مطبوعہ	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
	حکمت		
۲۶۲	تصریح فی شرح التشریح یک	جعفری	سید خلیل احمد صاحب رئیس نہٹور ضلع بجنور
۲۶۳	مناظرہ ترابیہ یک	ضیائی میرٹھ	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر گوالیار کالج
۲۶۴	صدرا یک	علوی	حکیم عبد الولی صاحب لکھنوی
۲۶۵	اشارات یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب لاڈلے

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۶۶	میبذی یک	مطبوعہ	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۲۶۷	باب الفتوح فی معرفت احوال الروح	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۲۶۸	رسالہ یسیر فہم السماکی بر شرح میبذی		
۲۶۹	از اول ناقص یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب
۲۷۰	ہدیہ سعیدیہ ۵ نسخہ	مطبع یوسفی لکھنؤ	دفتر دار العلوم
۲۷۱	شرح تجرید ناتمام یک	قلمی	"
۲۷۲	تشریح الافلاک از کار رفتہ (شامل حساب) یک	"	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنوی
	حساب		
۲۷۳	خلاصۃ الحساب	محمدی لکھنؤ	سید خلیل احمد صاحب نہٹوری
۲۷۴	دستور العمل یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۲۷۵	علم حساب مصنفہ بے گھوش یک	کلکتہ	دفتر دار العلوم
۲۷۶	خلاصۃ الحساب کرم خوردہ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۷۷	تحریر اقلیدس یک	"	"
۲۷۸	**طب**		
۲۷۹	تسخیر طبیب یک	صبح بدایون	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۲۸۰	مجموعۂ طب بید سنگر یک	نظامی کانپور	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۲۸۱	رسالۂ غذا یک	قلمی	"
۲۸۲	دستور العلاج یک	نولکشوری	"
۲۸۳	قانون عشرت یک	"	"
۲۸۴	زینت الخیل یک	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۷۲	فرسنامۂ رنگین یک	نولکشوری	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۲۷۳	کامل الصناعہ یک	محمدی و احمدی	″
۲۷۴	زینت الخیل فے بیان الخیل والفیل یک	نظامی کانپور	″
۲۷۵	ذخیرۂ خوارزم شاہی	نولکشوری	″
۲۷۶	طب اکبر فارسی یک	قلمی	سید حمید الدین صاحب لاڈلے
	صرف		
۲۷۷	مجموعۂ میزان و منشعب یک	نظامی	منشی محمد اسحاق صاحب گرد اور قانونگوئی تحصیل گنگاپور ضلع بنارس
۲۷۸	پنج گنج زبدہ یک	″	″
۲۷۹	دستور المبتدی یک	″	″
۲۸۰	صرف میر یک	″	″
۲۸۱	فصول اکبری یک	″	″
۲۸۲	فصول احمدی یک	خلیلی آرہ	دفتر ندوۃ العلما
۲۸۳	مجموعۂ میزان الصرف	مطبوعہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۲۸۴	مجموعۂ فصول اکبری یک	″	حکیم شاہ سید محفوظ الحق صاحب
۲۸۵	صرف میر یک	″	″
۲۸۶	پنج گنج زبدہ	″	″
۲۸۷	میزان الصرف یک	″	″
۲۸۸	مجموعۂ فصول اکبری یک	رزاقی کانپور	شاہ منظر حسین صاحب
۲۸۹	ہدایۃ الصرف ۱۰ نسخہ	احسن المطابع پٹنہ	″

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۹۰	دستور المبتدی	احسن المطابع پٹنہ	حکیم شاہ محفوظ الحق صاحب
۲۹۱	مجموعۂ میزان الصرف یک	مطبوعہ	سید حمید الدین اڈلے
۲۹۲	فصول اکبری یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۹۳	ترجمۂ شافیہ یک	"	"
۲۹۴	شرح مراح الارواح پارینہ یک	"	"
۲۹۵	میزان از کار رفتہ یک	"	"
۲۹۶	منشعب یک	"	"
۲۹۷	رسالہ در صرف یک	"	"
۲۹۸	مراح الارواح ناتمام یک	"	"
۲۹۹	میزان و منشعب ناتمام یک	"	"
۳۰۰	لوح فصول اکبری دو ورق	مصطفائی	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنوی
۳۰۱	شرح مراح الارواح یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
	نحو		
۳۰۲	شرح مأتہ عامل یک	مجتبائی دہلی	سید خلیل احمد صاحب رئیس نٹھور ضلع بجنور
۳۰۳	شرح ملا جامی یک	نولکشوری	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو
۳۰۴	نحو میر یک	"	"
۳۰۵	شرح مأتہ عامل یک	"	"
۳۰۶	ہدایۃ النحو یک	"	"
۳۰۷	مصباح یک	نجم العلوم لکھنؤ	"
۳۰۸	حاشیہ عبد الرحمن بر ملا جامی	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳۲۲	تصریح شرح توضیح الفیہ ہر دو جلد	مصر	دفتر ندوۃ العلما
۳۲۳	خزانۃ الادب ہر چہار جلد	"	"
۳۲۴	جامع الغموض شرح کافیہ	قلمی	مولوی محمد یحیی مرحوم لکھنوی
۳۲۵	کافیہ	نولکشوری	محمد احمد صاحب
۳۲۶	مجموعۂ نحو میر	"	"
۳۲۷	شرح مائۃ عامل	مطبوعہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۳۲۸	مجموعۂ نحو میر رزاقی یک	رزاقی کانپور	شاہ منظر حسین صاحب رئیس نورآبادہ ضلع پٹنہ
۳۲۹	ہدایۃ النحو	قیومی کانپور	"
۳۳۰	کافیہ	اصح المطابع لکھنؤ	"
۳۳۱	شرح جامی یک	نولکشوری	"
۳۳۲	شرح مائۃ عامل یک	رزاقی کانپور	"
۳۳۳	شرح ملا جامی یک	مطبوعۂ کلکتہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۳۳۴	مجموعۂ کافیہ و ہدایۃ النحو و میزان و		
۳۳۵	منشعب یک	مطبوعۂ کلکتہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب
۳۳۶	مجموعۂ نحو میر و شرح مائۃ عامل و قواعد		
۳۳۷	حمیدیہ و کافیہ یک جلد	مطبوعہ	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۳۳۸	کاشف الظلام و ضوء المصباح یک جلد	"	"
۳۳۹	مجموعۂ نحو میر	"	حکیم شاہ محفوظ الحق صاحب
۳۴۰	نحو میر	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳۴۱	ہدایۃ النحو کرم خوردہ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنوی
۳۴۲	مصباح کرم خوردہ یک	"	"
۳۴۳	شرح مائۃ عامل کرم خوردہ یک	"	"
۳۴۴	شرح ملا جامی کرم خوردہ ۲ نسخہ	"	"
۳۴۵	ضوء مصباح کرم خوردہ	"	"
۳۴۶	شرح مائۃ عبد الرسول یک	"	"
۳۴۷	تقریب النحو	مطبوعۃ آگرہ	"
۳۴۸	کافیہ یک	قلمی	
۳۴۹	مغنے اللبیب یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
	معانی و بیان		
۳۵۰	کشف المعا یک	مفید عام آگرہ	مولوی محمد تراب علی صاحب پروفیسر لشکر کالج گوالیار
۳۵۱	مختصر المعانی یک	استنبول	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۳۵۲	متن تلخیص المعانی یک	"	"
۳۵۳	مختصر معانی از اول و آخر کرم خوردہ یک	کلکتہ	مولوی نذر الرحمن صاحب
۳۵۴	حل ابیات مفتاح از کار رفتہ یک	"	"
۳۵۵	مطول یک	علوی	"
۳۵۶	حاشیۂ مطول از کار رفتہ یک	قلمی	"
۳۵۷	مختصر المعانی یک	رزاقی کانپور	شاہ منظر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
	ادب و مسامرات		

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳۴۳	اخوان الصفا یک	انتظامی کانپور	وقف ندوة العلما
۳۴۴	مفتاح الادب ہر سہ حصّہ	مفید عام آگرہ	"
۳۴۵	تدریب الطلاب یک	"	"
۳۴۶	درایۃ الادب ہر دو حصّہ	"	"
۳۴۷	سلم الادب	"	"
۳۴۸	مقامات حمیدی یک	نولکشوری	
۳۴۹	خزینۃ الامثال للمیدانی نسخہ کامل یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۳۵۰	شریشی شرح مقامات حریری در ۲ جلد جلدیک	"	"
۳۵۱	فقہ اللغۃ للثعالبی یک	"	"
۳۵۲	الفاظ الکتابیہ یک	"	"
۳۵۳	مقامات بدیعی یک	"	"
۳۵۴	دیوان اخطل یک	"	"
۳۵۵	مقامات زمخشری یک	"	"
۳۵۶	کتاب البیان والتبیین للجاحظ یک	"	"
۳۵۷	الکامل للمبرد کامل	"	"
۳۵۸	الف لیلۃ ولیلۃ در ۴ جلد یک	"	"
۳۵۹	کتاب الف باللبلوی در ۲ جلد یک	"	"
۳۶۰	دیوان عمر بن ربیعہ یک	بیروت	"
۳۶۱	دیوان ابی العلا المعری یک	"	"

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳۶۲	دیوان الشاب الظریف یک	بیروت	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۳۶۳	دیوان العزیز البستی	〃	〃
۳۶۴	العقد الثمین فی دواوین	مصر	〃
۳۶۵	الشعراء الثلثۃ الجاہلین یک		
۳۶۶	جمہرۃ اشعار العرب یک	〃	〃
۳۶۷	نفحات الازہار بر حاشیہ اش لامیۃ العجم یک	〃	
۳۶۸	شرح قصیدہ بانت سعاد للہشام یک	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۳۶۹	کتاب المنظومات یک	بیروت	〃
۳۷۰	الآثار الفکریہ	مصر	〃
۳۷۱	مشہد الاحوال	بیروت	〃
	قصص وحکایات		
۳۷۲	قصص الانبیا یک	نولکشوری	
۳۷۳	یوسف زلیخا یک	〃	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
	دواوین		
۳۷۴	کلیات مولوی نور علی مرحوم یک	نظامی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۳۷۵	دیوان آصفی یک	قلمی	مولوی ابو الخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۳۷۶	دیوان لطف و سراپا سرور انبیا یک	نولکشوری	محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۳۹۶	دیوان صائب یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب رئیس بدایون
۳۹۷	منظہر الفلاح یک	امجدی بدایون	"
۳۹۸	سلک گوہر یک	وکٹوریہ پریس بدایون	"
۳۹۹	نعت عزیز یک	مفید عام آگرہ	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۴۰۰	قرۃ العین مدح ائمۃ الثقلین ۲ نسخہ	صفائی پریس بمبئی	شیخ احمد صاحب جلنگر رئیس بمبئی
	اللغات و مصطلحات		
۴۰۱	صراح یک	قیومی کانپور	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۴۰۲	کریم اللغات یک	مجتبائی لکھنؤ	"
۴۰۳	منتخب اللغات یک	مجتبائی دہلی	"
۴۰۴	نصرت اللغات یک		نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۴۰۵	معلم الاقسام نسخہ	"	"
۴۰۶	مصطلحات الشعرا یک	قلمی	
۴۰۷	قاموس یک	نولکشوری	
۴۰۸	مصباح المنیر ہر دو حصہ	مصر	
۴۰۹	المزہر ۲ جلد	"	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۴۱۰	نہج المصادر یک	احسن المطابع پٹنہ	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۴۱۱	صراح معہ قراح	احمدی	
	اسلامی کتب و فنون		
۴۱۲	اتمام الدرایہ یک	کلکتہ	مولوی نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
	درسیات فارسی		

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۱۳	بوستان یک	مصطفائی	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس
۴۱۴	بوستان مع فرہنگ یک	نامی لکھنؤ	شاہ مظہر حسین صاحب
۴۱۵	گلستان مع فرہنگ یک	"	"
۴۱۶	کریما یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۴۱۷	رقعات یک	"	"
۴۱۸	حل قصیدہ بدیع یک	"	"
۴۱۹	نظم عجیب یک	مطبوع	"
۴۲۰	مینا بازار و پنج رقعہ یک از کار رفتہ	"	"
۴۲۱	گلستان یک	"	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۴۲۲	نسخہ تعلیمیہ یک	"	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلی رئیس پٹنہ
۴۲۳	انشاء عجیب یک	"	"
۴۲۴	رسائل و رقعات طغرا یک	نولکشوری	"
۴۲۵	ابو الفضل یک	"	
۴۲۶	مجموعہ انشاء فائق و فیض رسان و		
۴۲۷	انوار سہیلی	"	"
۴۲۸	مجموعہ بہار عجم و صفوۃ المصادر	مطبوع	"
۴۲۹	مینا بازار و سہ نثر ظہوری و		
۴۳۰	رسائل طغرا یک مجلد	"	"
۴۳۱	طغرہ بیکار یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۱۱	گریا و نام حق از کار رفتہ یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب رئیس
۴۱۲	ظہوری کرم خوردہ یک	״	״
	متفرقات		
۴۱۳	حصۂ دوم روداد ندوہ بابت سال اول سنہ ۱۱ یک	اصح المطابع لکھنؤ	دفتر ندوۃ العلما
۴۱۴	نظام التعلم والتعلیم یک	انوار محمدی الہ آباد	״
۴۱۵	مسودہ نصاب عربی یک	انتظامی کانپور	״
۴۱۶	نظام دار العلوم اسلامیہ یک	محمدی پریس	״
۴۱۷	مسودہ دار العلوم ندوۃ العلما یک	اصح المطابع لکھنؤ	״
۴۱۸	روداد جلسہ دوم ندوۃ العلما یک سنہ ۱۲	״	״
۴۱۹	مضامین ثلثہ یک	انتظامی کانپور	״
۴۲۰	مضامین اربعہ یک	اصح المطابع لکھنؤ	״
۴۲۱	مجموعۂ مضامین نظم و نثر	״	״
۴۲۲	کارروائی سال دوم ندوۃ العلما یک	״	״
۴۲۳	روداد جلسہ سوم ندوۃ العلما مع ضمیمہ سنہ ۱۳ یک	״	״
۴۲۴	روداد جلسۂ چہارم سنہ ۱۴ یک	انتظامی کانپور	״
۴۲۵	علمای سلف یک	اصح المطابع لکھنؤ	״
۴۲۶	روداد جلسۂ پنجم سنہ ۱۵ یک	اسلامی کانپور	״
۴۲۷	روداد جلسہ ششم سنہ ۱۶ یک	محمود المطابع کانپور	״

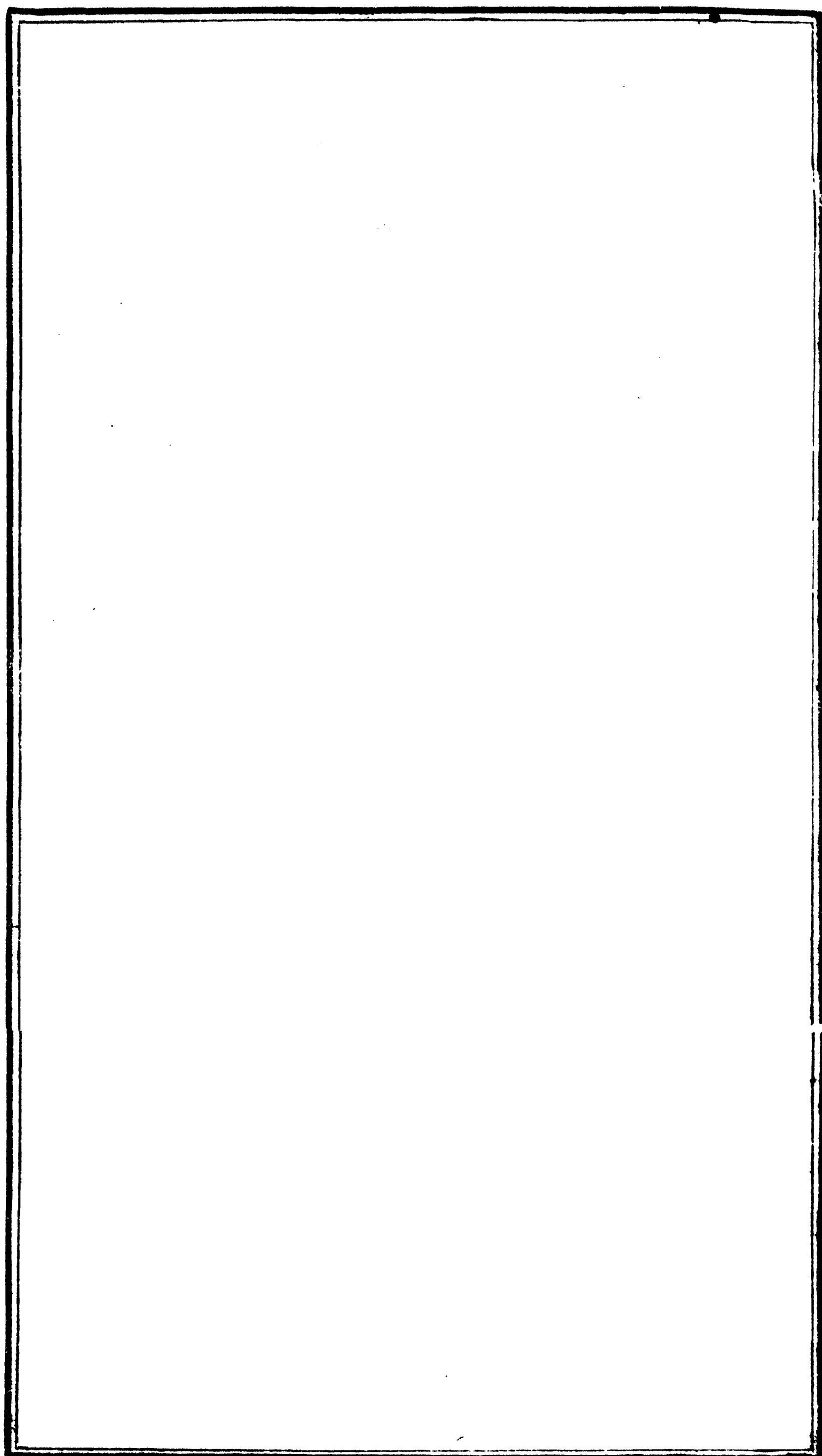
نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۲۸	ارشاد الکملا ایک	مجتبائی	دفتر ندوۃ العلما
۴۲۹	ہدیۃ الالبابی ندوۃ العلما	انتظامی کانپور	"
۴۳۰	القول الفاصل	"	"
۴۳۱	البرق اللامع	اسلامی کانپور	"
۴۳۲	جلاء العیون	خادم الاسلام دہلی	"
۴۳۳	تقریر در تائید ندوۃ العلما	مطبوعہ	"
۴۳۴	جلسۂ چہارم واقع میرٹھ	"	
۴۳۵	اتمام الحجۃ	گلزار حسینی بمبئی	"
۴۳۶	روائح المدائح	احمدی رامپور	"
۴۳۷	مقاصد ندوۃ العلما	مطبوعہ	"
۴۳۸	ضوابط ندوۃ العلما	اسلامیہ کانپور	"
۴۳۹	معتبر تقویم ۱۳۱۷ھ	گلزار حسینی بمبئی	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی
۴۴۰	گلشن حصہ اول	خادم الاسلام دہلی	محمد احمد کلیمی مرحوم طالب العلم دار العلوم ندوہ
۴۴۱	گلبن حصہ دوم	"	"
۴۴۲	چمن حصہ سوم	"	"
۴۴۳	تحفۃ الہند انگریزی	سورت	منشی غلام محمد صاحب بن حافظ صادق صاحب رئیس راندھیر ضلع سورت
۴۴۴	مجموعۂ لکچر ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی ایک	اسلامیہ سٹیم لاہور	نواب عالمگیر محمد خانصاحب رئیس بھوپال
۴۴۵	عجائب المخلوقات اردو ایک	نولکشوری	

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۷۰	جوش مذہبی یک	محمڈن پریس	خواجہ محمد اسمعیل خانصاحب
۴۷۱	مجموعۂ روداد فیض عام کانپور یک	"	
۴۷۲	تحفۂ حمیدیہ یک	گلزار حسینی بمبئی	بدر الدین عبد اللہ قور صاحب بمبئی
۴۷۳	فرنچ پرائمر ۲ نسخہ	انگریزی	منشی عبد العزیز صاحب لکھنوی از گلاسگو
۴۷۴	انگلش سیلکوپیڈیا	"	سید ہاشم صاحب شملوی
۴۷۵	رزیولشن در تائید ندوۃ العلماء یک	مطبوع	شاہ سید تجمل حسین صاحب بہاری
۴۷۶	طلسم قاسمی یک	قلمی	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۴۷۷	ماتم کدہ یک	مطبوعہ شاہی	"
۴۷۸	دولت ہند یک	مطبوعہ	"
۴۷۹	تحفۃ العوام	"	"
۴۸۰	خلاصۃ المصائب	"	"
۴۸۱	لطائف المعانی یک	"	"
۴۸۲	سبیل النجا یک	مطبوعہ	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۴۸۳	رسالہ حسینیہ یک	"	"
۴۸۴	نور الاسلام یک	"	"
۴۸۵	انتصار الاسلام	"	"
۴۸۶	سغائم المنائم	"	"
۴۸۷	مجموعۂ رسائل	"	"
۴۸۸	ہدیہ ہادیہ انام	"	"
۴۸۹	افادۂ تاریخ	مطبوع	مولوی نذر الرحمن صاحب

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۹۰	مظہر الحق	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب
۴۹۱	مرآة الحساب بہ نسخہ	مطبع قیصری	دیانت حسین سب انسپکٹر مدارس اسکول سب ڈیویژن بہار ضلع پٹنہ
۴۹۲	حکایات مفید طلبہ ۱۰ جلد	"	"

فہرست اُن اخبارون کی جو دفتر ندوة العلما مین آتے ہین

نمبر	نام اخبار	زبان	کہان سے نکلتا ہے	روزانہ یا ہفتہ وار	نمبر	نام اخبار	زبان	کہان سے نکلتا ہے	روزانہ یا ہفتہ وار
۱	اودھ اخبار	اُردو	لکھنؤ	روزانہ	۱۰	البنیج	اُردو	بانکی پور	ہفتہ وار
۲	روہیلکھنڈ گزٹ	اُردو	بریلی	ہفتہ وار	۱۱	الریاض	عربی	لکھنؤ	ہفتہ مین ۲ بار
۳	ریاض الاخبار	اُردو	گورکھپور	ہفتہ مین ۲ بار	۱۲	دی اوبزرور	انگریزی	لاہور	
۴	وکیل	اُردو	امرتسر	ہفتہ مین ۲ بار	۱۳	محمڈن	انگریزی	مدراس	ہفتہ مین ۲ بار
۵	وطن	اُردو	لاہور	ہفتہ وار	۱۴	کرزن گزٹ	اُردو	دہلی	ہفتہ وار
۶	شمس الاخبار	اُردو	مدراس	ہفتہ وار	۱۵	[illegible]	اُردو	لاہور	ماہوار
۷	چودھوین صدی	اُردو	راولپنڈی	ہفتہ وار	۱۶	[illegible]	اُردو	لاہور	ماہوار
۸	مشیر ہند	اُردو	لاہور	ہفتہ وار	۱۷	خادم الاسلام	اُردو	کلکتہ	ماہوار
۹	نیر اعظم	اُردو	مرادآباد	ہفتہ مین چار بار					



فرد حساب رقوم موصولۂ معین الندوہ اسلام پور ضلع پٹنہ
لغایت ۶- اگست سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۲۰- ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ

صفحہ			صفحہ		
۱	بابت چندۂ میزبانی ندوۃ العلماء جو کمیٹی میزبانی بانکی پور و پٹنہ کی خدمت میں بھیجا گیا	مار	۱۱	وظیفۂ دو آدمی سالانہ طلبائے غیر مستطیع دار العلوم	لعہ
			۱۱	رقم یکمشت متعلقہ وظیفہ طلبائے غیر مستطیع دار العلوم	سـہ
۱	فیس رکنیت ندوۃ العلماء-	مامعہ/	۱۱	فیس رکنیت معین الندوہ اسلام پور-	عـہ/
۸	سرمایۂ دار العلوم ندوۃ العلماء	ہما للعہ	۱۲	فہرست علماء و مشائخ-	

تفصیل

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم	نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
	رقم چندۂ میزبانی ندوۃ العلماء		۴	مولوی مجیب الحق صاحب امیر گنج ضلع پٹنہ	عـ/
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	ما/ عـہ	۵	مولوی عبد الرؤف صاحب پیٹھانہ-	عـ/
۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بہن- ضلع پٹنہ-	سـہ	۶	مولوی ابو الخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ پیٹھانہ	عـ/
۳	حافظ عبد المجید صاحب رئیس انڈھوس ضلع پٹنہ-	عـہ	۷	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بہن-	عـ/
	چندۂ رکنیت ندوۃ العلماء بابت سال ہفتم		۸	محمد یوسف صاحب مرحوم ولد مولوی معین اظہر صاحب بہن-	عـ/
			۹	سید مظفر حسین صاحب ساکن بہن-	عـ/
۱	ملک نجیب حسین صاحب ساکن سیجرا ضلع پٹنہ-	عـ/	۱۰	مولوی محمد عبد الرحمن صاحب ساکن بڑاکر ضلع پٹنہ-	عـ/
۲	شیخ کرامت حسین تاجر جرسہ اسلام پور	عـ/			
۳	منشی مطیع الحق صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پیٹھانہ ضلع پٹنہ	عـ/	۱۱	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس پٹنہ حال مقامی بانس بیگہ ضلع پٹنہ-	عـ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲	منشی عبدالوہاب صاحب بیٹھانہ۔	عہ ر
۱۳	منشی عبدالغفور صاحب ساکن شیر پور پٹنہ	عہ ر
۱۴	مولوی سید انیس اشرف صاحب بہار ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۵	مولوی محمد عیسیٰ صاحب ساکن ڈیانوان ڈاکخانہ کرائے پرسرائے ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۶	مولوی محمد صاحب ڈیانوان۔	عہ ر
۱۷	حافظ محمد ایوب صاحب ڈیانوان۔	عہ ر
۱۸	مولوی محمد سلیمان صاحب ڈیانوان۔	عہ ر
۱۹	مولوی محمد سلیم صاحب ڈیانوان۔	عہ ر
۲۰	مولوی محمد یٰسین صاحب ڈیانوان۔	عہ ر
۲۱	مولوی محمد وصی الدین صاحب وکیل بانکی پور۔ محلہ رمنہ۔	عہ ر
۲۲	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عہ ر
۲۳	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عہ ر
۲۴	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عہ ر
۲۵	منشی کبیر الحق صاحب جمعدار تھانہ اسلام پور	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۶	شاہ ضیاء الدین احمد صاحبزادہ مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	عہ ر
۲۷	پیر بخش ساکن اسلام پور۔	عہ ر
۲۸	باقر علی ساکن اسلام پور۔	عہ ر
۲۹	قاضی نور العین صاحب ساکن اسلام پور۔	عہ ر
۳۰	مولوی محمد فضل اللہ صاحب اسپیشل سب رجسٹرار۔ گیا۔	عہ ر
۳۱	منشی لیاقت حسین صاحب ساکن ارکی۔ ضلع گیا۔	عہ ر
۳۲	شیخ وحید الحق صاحب زمیندار سونانوان۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۳۳	شیخ علیم الدین صاحب زمیندار سونانوان	عہ ر
۳۴	شیخ عبداللہ صاحب زمیندار سونانوان	عہ ر
۳۵	شیخ قطب الدین صاحب زمیندار سونانوان	عہ ر
۳۶	شیخ شرافت حسین صاحب زمیندار بیٹھانہ۔	عہ ر
۳۷	ملک نور الحسن صاحب اسلام پور۔	عہ ر
۳۸	مولوی شیخ محمد عبدالرحمن صاحب رئیس کاکو۔ و آنریری مجسٹریٹ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	عہ
۳۹	حافظ محمد داؤد صاحب۔ کاکو۔	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۰	حکیم اخلاق حسین صاحب۔ کاکو۔	ع/ر
۴۱	شیخ محمد نور الحسن صاحب۔ کاکو۔	ع/ر
۴۲	منشی محمد عبد الحلیم صاحب۔ کاکو۔	ع/ر
۴۳	شاہ محمد عبد المجید صاحب۔ موتی پور گیا	ع/ر
۴۴	مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد۔ رئیس پٹنہ۔ محلہ پیر بہوڑ۔	ع/ر
۴۵	مولوی سید شمس الہدیٰ صاحب سید آباد پرسائن ضلع گیا۔	ع/ر
۴۶	منشی سید عبد الرشید صاحب سید آباد۔	ع/ر
۴۷	منشی سید حامد رسول صاحب سید آباد۔	ع/ر
۴۸	مولوی سید شرف الدین احمد صاحب بلخی دوندی بازار۔ پٹنہ۔	ع/ر
۴۹	سید شاہ محمد یعقوب صاحب رائے پورہ فتوحہ۔ پٹنہ۔	ع/ر
۵۰	قاضی سید محمد ہاشم صاحب بلخی محی الدین پور۔ پٹنہ۔	ع/ر
۵۱	مولوی اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ ساکن جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۵۲	منشی ضیاء الحق صاحب جہان آباد۔	ع/ر
۵۳	منشی وحید الحق صاحب جہان آباد۔	ع/ر
۵۴	منشی واعظ الحق صاحب جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۵۵	منشی نوازش حسین صاحب تاجر چرسہ۔ جہان آباد۔	ع/ر
۵۶	ڈاکٹر افتخار حسین صاحب ریلوے ڈاکٹر داناپور۔ ضلع پٹنہ۔	ع/ر
۵۷	منشی ولی محمد صاحب محرر رجسٹری جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۵۸	منشی عبد الرزاق صاحب۔ محافظ دفتر۔ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۵۹	منشی آل نبی صاحب مختار صدر۔ گیا۔	ع/ر
۶۰	سید عبد الغفار صاحب امین گیا۔	ع/ر
۶۱	سید محمد یوسف صاحب میران بگھہ ڈاکخانہ کاکو۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۶۲	منشی ضمیر الدین صاحب جہان آباد۔	ع/ر
۶۳	مولوی نادر حسین صاحب مختار۔ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۶۴	چودھری مخدوم رضا صاحب مختار۔ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/ر
۶۵	مولوی سراج الدین صاحب وکیل۔ جہان آباد	ع/ر

نمبر شمار	نام نامی	مقدار چندہ	نمبر شمار	نام نامی	مقدار چندہ
۶۶	مولوی عبدالعزیز صاحب مختار جہان آباد	ع/	۷۹	مسٹر سید عبدالحلیم صاحب منیجر ٹکاری اسٹیٹ سرکل جہان آباد	ع/
۶۷	مولوی محمد قاسم صاحب مختار۔ جہان آباد	ع/	۸۰	لامعلوم الاسم معرفت منیجر صاحب	ع/
۶۸	مولوی محمد یعقوب صاحب سب انسپکٹر مخدوم پور۔ ضلع گیا۔	ع/	۸۱	لامعلوم الاسم معرفت منیجر صاحب	ع/
۶۹	داروغہ خیرات علی صاحب پیپلا۔ ضلع پٹنہ۔	ع/	۸۲	سید رضا حیدر صاحب رئیس بانس بیگھہ۔ ضلع پٹنہ۔	ع
۷۰	منشی عبدالرزاق صاحب چمر بیگھہ ڈاکخانہ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/	۸۳	میر حسن جان صاحب جموانوان ضلع پٹنہ۔	ع/
۷۱	باقر علی تاجر۔ جہان آباد۔ گیا۔	ع/	۸۴	میر محمود جان صاحب جموانوان ضلع پٹنہ	ع/
۷۲	مولوی عزیز احمد صاحب مختار جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/	۸۵	مولوی سید عبدالحفیظ صاحب رئیس پٹنہ صدر گلی حال مقیم بانس بیگھہ	ع/
۷۳	مولوی محمد نعیم صاحب زمیندار جہان آباد	ع/	۸۶	سید لطافت اشرف صاحب۔ بانس بیگھہ۔	ع/
۷۴	مولوی محمد عمر صاحب جہان آباد گیا۔	ع/	۸۷	منشی عبدالحق صاحب زمیندار بیٹھانہ۔ ضلع پٹنہ۔	ع/
۷۵	حافظ محی الدین صاحب چنڈاہی ضلع پٹنہ	ع/	۸۸	منشی نور الحق صاحب مختار بیٹھانہ	ع/
۷۶	مولوی کفایت حسین صاحب سب انسپکٹر جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/	۸۹	منشی مظہر الحق صاحب بیٹھانہ ضلع پٹنہ	ع/
۷۷	مولوی شمس الحق صاحب جمعدار تھانہ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/	۹۰	سید غلام صادق صاحب زمیندار بیٹھانہ	ع/
۷۸	منشی عبدالرزاق صاحب جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع/	۹۱	مولوی محمد حسن صاحب مدرس سوم مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ۔	ع/
			۹۲	حافظ فرید الحق صاحب زمیندار بیٹھانہ	ع/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۹۳	ملک محمد یٰسین صاحب ساکن کرہاری۔ ضلع پٹنہ۔	ع/ر
۹۴	مولوی سید حکیم شاہد حسین صاحب اسلام پور۔	ع/ر
۹۵	مولوی سید محمد یٰسین صاحب اسلام پور	ع/ر
۹۶	سید قطب التوحید صاحب اسلام پور	ع/ر
۹۷	منشی نبی بخش خاں صاحب اسلام پور	ع/ر
۹۸	سید محمد شفیق صاحب شہباز پور ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ پُن پُن۔	ع/ر
۹۹	سید لطیف حسین صاحب زمیندار تہین۔	ع/ر
۱۰۰	سید اشرف امام صاحب رئیس بانکی پور	ع/ر
۱۰۱	سید محمد اظہار حسین صاحب ساکن دسنہ۔ ضلع پٹنہ۔	ع/ر
۱۰۲	شیخ محمد بشارت حسین صاحب احقر رئیس بہار۔ محلہ شیر پور۔	ع/ر
۱۰۳	بابو کمال صاحب زمیندار مشکی پور۔ ضلع مونگیر۔	ع/ر
۱۰۴	مولوی نثار الحق صاحب مرحوم وکیل مونگیر	ع/ر
۱۰۵	مولوی محمد شریف صاحب مختار ضلع پٹنہ۔	ع/ر
۱۰۶	شاہ محمد اعظم صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ مونگیر۔ ساکن بھاگلپور۔	ع/ر
۱۰۷	سید وراثت حسین صاحب گماشتہ افیون۔ ساکن مونگیر۔	ع/ر
۱۰۸	سید منیر الدین صاحب ورسیر ساکن مونگیر۔	ع/ر
۱۰۹	مولوی فضل کریم صاحب مونگیر۔	ع/ر
۱۱۰	سید تجمل حسین صاحب ہیڈ ٹیچر ضلع اسکول مونگیر	ع/ر
۱۱۱	مولوی سید محمد ہاشم صاحب مرحوم۔ رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر۔	ع/ر
۱۱۲	مولوی سید شاہ محمد قاسم صاحب سب رجسٹرار و رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر (آنریری مجسٹریٹ)۔	ع/ر
۱۱۳	سید محمد یعقوب صاحب ساکن اسلام پور۔	ع/ر
۱۱۴	شیخ غلام مجتبیٰ صاحب اسلام پور۔	ع/ر
۱۱۵	شاہ محمد صدیق صاحب اسلام پور	ع/ر
۱۱۶	منشی ملک عبدالغنی صاحب اندموس۔ ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ ہتھار گنج۔	ع/ر
۱۱۷	سید عبدالغفور صاحب بھاگلپور۔ خلیفہ باغ۔	ع/ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۸	شیخ وزیر علی صاحب - بھاگلپورہ شجاع گنج -	عہ ر
۱۱۹	حافظ شیخ حبیب اللہ صاحب بھاگلپور -	عہ ر
۱۲۰	حافظ عبدالقادر صاحب بھاگلپور - مسجد خلیفہ باغ -	عہ ر
۱۲۱	سید شاہ نظیر الحسن صاحب بچھنہ ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۲۲	سید محمد شریف صاحب کنڈہ - ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۲۳	سید ولی احمد صاحب کنڈہ - ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۲۴	حافظ سید عبدالعزیز صاحب شیخپورہ	عہ ر
۱۲۵	سید محمد کریم صاحب شیخپورہ	عہ ر
۱۲۶	حافظ محمد نظیر صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۲۷	سید محمد سجاد حسین صاحب مختار بلن بازار - مونگیر -	عہ ر
۱۲۸	شیخ رحمت علی صاحب مونگیر محلہ دلاور پور -	عہ ر
۱۲۹	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام مونگیر	عہ ر
۱۳۰	سید شاہ فرزند علی صاحب رئیس شیخپورہ - ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۳۱	محمد عبدالرحمن صاحب مختار باڑہ ضلع پٹنہ -	عہ ر
۱۳۲	حکیم محمد بشیر صاحب حسین آباد ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۳۳	مولوی حکیم محمد عبدالکبیر صاحب شیخپورہ	عہ ر
۱۳۴	شاہ محمد عمر صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۳۵	مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب سجادہ نشین - خانقاہ - نوآبادہ ضلع پٹنہ -	عہ ر
۱۳۶	مولوی سید شاہ محمد واجد صاحب نوآبادہ	عہ
۱۳۷	منشی محمد عبدالحق صاحب رئیس امیر گنج	عہ ر
۱۳۸	مولوی منظور احمد خان صاحب رئیس اسلام پور -	عہ ر
۱۳۹	منشی فرحت حسین صاحب وکیل گیا -	عہ ر
۱۴۰	مولوی سید حسن صاحب سنگریانوان ڈاکخانہ فتوحہ - ضلع پٹنہ -	عہ ر
۱۴۱	منشی صدرالدین صاحب ساکن بہار گھاٹ - ضلع پٹنہ -	عہ ر

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۴۲	منشی صدر الدین صاحب ساکن نگرنہسہ۔ ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۴۳	منشی محمد بشیر الدین صاحب محی الدین پور ڈاکخانہ چنڈی۔ ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۴۴	منشی ظہور الحق صاحب مختار تبیا۔ ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۴۵	منشی عبد الکریم صاحب رئیس اُنڈہ۔ ڈاکخانہ ہلسہ۔ ضلع پٹنہ	عہ/
۱۴۶	مولوی محمد عیسیٰ صاحب زمیندار انڈہ	عہ/
۱۴۷	مولوی محمد نصیر الحق صاحب زمیندار انڈہ	عہ/
۱۴۸	مولوی محمد امیر الحق صاحب زمیندار انڈہ	عہ/
۱۴۹	مولوی حفاظت کریم صاحب وکیل موتہاری۔ ضلع چمپارن۔	عہ/
۱۵۰	مولوی ابراہیم حسین صاحب وکیل موتیہاری۔ ضلع چمپارن۔	عہ/
۱۵۱	مولوی امام الدین خان صاحب کورٹ آف وارڈ بتیا۔ ضلع چمپارن۔	عہ/
۱۵۲	منشی وحید الحق صاحب مختار موتیہاری	عہ/
۱۵۳	محمد یوسف حسن خان صاحب بہار۔ خانقاہ	عہ/
۱۵۴	مولوی نور احمد خان صاحب رئیس اسلام پور	عہ/

نمبر	نام نامی	تعداد چندہ
۱۵۵	شاہ بدیع الدین احمد صاحب رئیس شیخپورہ۔ مقیم مولانگر۔ ضلع مونگیر۔	عہ/
۱۵۶	مولوی فضل الرحمن احمد صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ مختار گنج۔	للعہ/
۱۵۷	حافظ مدار بخش صاحب انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۵۸	حافظ عبد الصمد صاحب دوگی ڈاکخانہ مختار گنج۔ ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۵۹	منشی امیر حسن صاحب ادھکندی۔	عہ/
۱۶۰	منشی ولایت حسین صاحب انڈھوس	عہ/
۱۶۱	منشی عبد اللہ صاحب کھیرا۔ پٹنہ۔	عہ/
۱۶۲	ملک دیدار بخش صاحب انڈھوس	عہ/
۱۶۳	مولوی زاہد حسین صاحب شہباز پور ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۶۴	ملک پیر بخش صاحب پنجرانوان پٹنہ	عہ/
۱۶۵	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب انڈھوس	للعہ/
۱۶۶	مولوی محمد فرخ صاحب زمیندار انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	عہ/
۱۶۷	منشی محمد ذاکر کریم صاحب زمیندار انڈھوس۔ ضلع پٹنہ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۸	منشی امیر احمد صاحب مکنا دیہہ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۶۹	مولوی سید اسد اللہ صاحب کاکو۔ ضلع گیا۔	عہ ر
۱۷۰	حافظ شیخ محمد عبد الرشید صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۷۱	حافظ شیخ محمد عبد المجید صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ	عہ ر
۱۷۲	شیخ محمد ولی صاحب صاحبزادہ حافظ عبد المجید صاحب موصوف	عہ ر
۱۷۳	شیخ حمید مظفر صاحب بین۔ ضلع پٹنہ	عہ ر
۱۷۴	شیخ لیاقت حسین صاحب بین ضلع پٹنہ	عہ ر
۱۷۵	محمد سعید صاحب بین۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۷۶	مولوی محمد اعظم صاحب مختار ہائی کورٹ کلکتہ۔	عہ ر
۱۷۷	مولوی محمد واعظ الحق صاحب بی۔ اے ساکن مندراج ڈمراواں	عہ ر
۱۷۸	منشی فدا حسین صاحب محرر میونسپلٹی پٹنہ۔	عہ ر
۱۷۹	مولوی غنی حیدر صاحب وکیل گیا۔	عہ ر
۱۸۰	مولوی محبوب حسن خان صاحب رئیس بہر ضلع پٹنہ۔ پوسٹ اسلام پور۔	عہ ر
۱۸۱	مولوی شیخ محمد محسن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ ساکن ملاٹھی ضلع گیا۔ ڈاکخانہ مخدوم پور۔	عہ ر
۱۸۲	مولوی محمد احسن صاحب رئیس ملاٹھی	عہ ر
۱۸۳	مولوی محمد حسن صاحب رئیس ملاٹھی	عہ ر
۱۸۴	مولوی محمد آل حسن صاحب۔ ملاٹھی۔	عہ ر
۱۸۵	مولوی محمد اصغر صاحب۔ ملاٹھی	عہ ر
۱۸۶	منشی عبد الکریم صاحب ساکن شہباز پور۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۸۷	حکیم سید ابو الحسن صاحب۔ اسلام پور	عہ ر
۱۸۸	مولوی سید شاہ ابو الفتح سراج الدین محمد عبد القادر صاحب قادری ابو العلائی۔ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۸۹	مولوی سید شاہ حکیم محمد عمر صاحب اسلام پور	عہ

سرمایۂ دار العلوم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	سہ ر

نمبر شمار	نام نامی	مقدار چندہ
۲	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ مقیم و رئیس بانس نگھیہ ضلع پٹنہ۔	ما عہ ر
۳	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	ما
۴	مولوی محبوب حسن خان صاحب رئیس بیہر ضلع پٹنہ۔	ما
۵	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ نقار گنج۔	ما
۶	منشی عبد الکریم صاحب رئیس لنڈہ ضلع پٹنہ۔	عہ
۷	منشی عبد الوہاب صاحب زمیندار پیٹھانہ۔ ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ اسلام پور	عہ ر
۸	مسماۃ ہیرن صاحبہ محلہ روندی بازار پٹنہ۔	عہ
۹	منشی ظہور الحق صاحب مختار سب ڈویژن تبیا۔ ضلع چمپارن۔	عہ
۱۰	سید شاہ محمد قاسم صاحب سب رجسٹرار و آنریری مجسٹریٹ رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر	عہ
۱۱	شاہ بدیع الدین احمد صاحب رئیس شیخپورہ۔ مقیم مولانگر۔ ضلع مونگیر۔	عہ
۱۲	سید رضا حید صاحب رئیس بانس بگھیہ ضلع پٹنہ۔	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	مقدار چندہ
۱۳	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج۔ ضلع پٹنہ۔	عہ
۱۴	مولوی فضل الرحمن احمد صاحب رئیس اندھوس۔ ضلع پٹنہ۔	سے
۱۵	اہلیہ میر نثار حسین صاحب مرحوم محلہ باریبین۔ بہار۔	صہ ر
۱۶	مسماۃ بتول صاحبہ محلہ لنگھیا ٹولہ پٹنہ	صہ ر
۱۷	مولوی سید شاہ ابو الفتح سراج الدین محمد عبد القادر صاحب قادری ابو العلائی۔ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔	صہ ر
۱۸	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار پیٹھانہ۔ ضلع پٹنہ۔	صہ ر
۱۹	مولوی عبد الرؤف صاحب زمیندار پیٹھانہ۔ و نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پیٹھانہ ضلع پٹنہ	صہ ر
۲۰	منشی منظور الحق صاحب زمیندار پیٹھانہ۔	صہ ر
۲۱	ایک بزرگ جنکو اظہار نام منظور نہیں۔	صہ
۲۲	منشی عبد الحق صاحب زمیندار۔ پیٹھانہ ضلع پٹنہ۔	للعہ ر
۲۳	حافظ عزیز الحق صاحب زمیندار پیٹھانہ ضلع پٹنہ	۶ ر
۲۴	منشی کبیر الحق صاحب جمعدار تھانہ اسلام پور	۶ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۵	شیخ جھٹو ساکن عطا سرائے ضلع پٹنہ۔	۶ر	۳۹	شیخ نور علی ساکن مخدوم پور۔	۶ر
۲۶	منشی حفیظ صاحب منصرم تھانہ اسلام پور۔	عہ	۴۰	ملک مبارک حسین صاحب ساکن بین۔ ضلع پٹنہ۔	۴ر
۲۷	منشی بدر الدین صاحب سب ڈویزن باڑھ۔ ضلع بھاگلپور۔	عہ	۴۱	شیخ نتھو صاحب ساکن مخدوم پور۔	۴ر
۲۸	میان ہیگین ساکن لمنڈہ۔	عہ	۴۲	شیخ سخاوت حسین صاحب ساکن استھوا۔ ضلع گیا۔	۴ر
۲۹	ملک عبد العزیز صاحب حال مقامی بین۔ ضلع پٹنہ۔	عہ	۴۳	شیخ بدھو صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا۔	۴ر
۳۰	شیخ باقر علی ساکن مخدوم پور۔	عہ	۴۴	شیخ مرادن ساکن عطا سرائے ضلع پٹنہ۔	۴ر
۳۱	شیخ مراد علی ساکن مخدوم پور ضلع پٹنہ۔	عہ	۴۵	شیخ عبد الوحید صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا	۴ر
۳۲	ملک بھوڑی صاحب ساکن چنڈی ڈاکخانہ اسلام پور۔	عہ	۴۶	متھو رنگریز ساکن مخدوم پور۔	۲ر
۳۳	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب چشتی فخری نظامی سجادہ نشین بیر بیگہ ضلع پٹنہ۔	عہ	۴۷	سید ولی الحق صاحب استھوا۔ ضلع گیا۔	۲ر
۳۴	ملک فرحت حسین صاحب ساکن بین ضلع پٹنہ۔	۸ر	۴۸	بابو کمال صاحب زمیندار مشکی پور ضلع مونگیر۔	صہ ر
۳۵	شیخ عبد الرحمن صاحب ساکن مخدوم پور ضلع پٹنہ	۸ر	۴۹	مرسلہ جناب مولوی سید شاہ حکیم محمد عمر صاحب اسلام پور از چندہ بحساب فی کس ار	صہ ۴ر
۳۶	شیخ حسن علی صاحب ساکن مخدوم پور۔	۸ر	۵۰	میان کملو۔ اسلام پور۔	عہ
۳۷	شیخ نظیر احسن صاحب ساکن محی الدین پور کھیرا۔ ضلع پٹنہ۔	۸ر	۵۱	ایک شخص جسکو اظہار نام منظور نہین۔	عہ
۳۸	میر رحیم بخش صاحب ساکن بین۔ ضلع پٹنہ	۶ر	۵۲	شکھو۔ مذہب ہندو۔ اسلام پور۔	عہ
			۵۳	حافظ عبد الرشید صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	صـہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
	وظیفہ طلباء غیر مستطیع دارالعلوم۔ موعودۂ دوامی	
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	ـہ ۶۰
۲	مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب رئیس کاکو۔ آنریری مجسٹریٹ۔ جہان آباد۔ گیا۔	عـہ
۳	حافظ عبدالمجید و عبدالرشید صاحبان رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	عـہ
	منجملہ موعودہائے یکمشت بابت وظائف طلباء غیر مستطیع دارالعلوم	
۱	مولوی محمد مسعود الحق صاحب سیجرا ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ مختار گنج۔	سـہ
	چندۂ کنیت معین الندوہ اسلام پور بابت سال دوم	
۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس و صدر انجمن معین الندوہ اسلام پور۔	عہ ر
۲	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس و سکریٹری معین الندوہ اسلام پور۔	عہ ر
۳	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عمہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۴	مولوی محبوب حسن خانصاحب رئیس پنہر۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۵	مولوی سید عبدالحفیظ صاحب رئیس پٹنہ۔ مقیم بانس بیگھہ۔ ضلع پٹنہ	عہ ر
۶	مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بیتھانہ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۷	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۸	منشی عبدالکریم صاحب رئیس لمندرہ۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۹	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱۰	منشی مطیع الحق صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ بیتھانہ	عہ ر
۱۱	مولوی عبدالرؤف صاحب نائب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ۔ بیتھانہ۔	عہ
۱۲	سید رضا حید صاحب رئیس بانس بیگھہ۔	عہ ر
۱۳	میر حسن جان صاحب زمیندار اجموایان ضلع پٹنہ	عہ ر
۱۴	میر محمود جان صاحب زمیندار اجموایان۔	عہ ر
۱۵	سید لطافت اشرف صاحب۔ بانس بیگھہ۔	عہ ر
۱۶	مولوی حکیم سید ابوالحسن صاحب دسنوی۔ مقیم اسلام پور۔	عہ

فہرست ان علما و مشائخ کی جنھون نے معین الندوہ اسلام پور کے ذریعہ سے رکنیت قبول فرمائی

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
١	مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ۔		١١	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسۂ انجمن حمایت اسلام مونگیر۔	
٢	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلام پور۔		١٢	مولوی معین اظہر صاحب رئیس ہین ضلع پٹنہ	
٣	مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلام پور۔		١٣	مولوی سید شاہ ابوالفتح سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔	
٤	مولوی عبدالجبار صاحب شیخپورہ۔		١٤	مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ پٹنہ	
٥	مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادۂ جناب شاہ علی حبیب صاحب پھلواری۔		١٥	مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب نوآبادہ۔	
٦	مولوی علی نعمت صاحب پھلواری۔		١٦	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادۂ جناب شاہ قیام صدیق سجادہ نشین بیرنگر۔پٹنہ	
٧	مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان		١٧	مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری مقیم بہار۔ضلع پٹنہ۔	
٨	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانوان				
٩	مولوی محمد زبیر صاحب رئیس ڈیانوان				
١٠	مولوی عبدالاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ بیٹھانہ۔		١٨	مولوی سخاوت حسین صاحب کاکو۔ضلع پٹنہ	

نوٹ۔مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس و سکرٹری معین الندوہ اسلام پور کی کوشش سے مبلغ ایک ہزار سات سو چھپن روپیہ بارہ آنہ جمع ہوے جسمین سے مبلغ تین سو روپیہ کمیٹی میزبانی ندوۃ العلما بانکی پور پٹنہ کو شاہ صاحب موصوف نے روانہ فرمائے اور بقیہ مبلغ ایک ہزار چار سو چھپن روپیہ بارہ آنے صدر دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ مین پہونچ گئے۔جسکی یہ تفصیل شایع کیجاتی ہی۔ داعی الخیر ناظم ندوۃ العلما

اِنَّ مِنَ البیانِ لحکمۃ

ضمیمہ روداد

اجلاس ہفتم ندوۃ العلما

منعقدہ

۱۰-۱۱-۱۲- رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۴-۵-۶- نومبر ۱۹۰۰ء

روز یکشنبہ- دوشنبہ- سہ شنبہ واقع عظیم آباد پٹنہ

حسب الحکم

ارکان انتظامیۂ ندوۃ العلما



مطبع محمود المطابع نیو ز مین میں باہتمام محمود علی چھاپی گئی

دار العلوم مین بہت بڑا کتبخانہ قائم کرنیکی ضرورت ہی

مسلمانونکی اقبالمندی کے زمانے مین کتبخانہ دولت لازوال سمجھا جاتا تھا۔ کوئی گھر ایسا ہی بے نصیب ہوگا جسمین کتبخانہ نہو۔ علاوہ اِن کتبخانونکے مدارس اور جوامع مین مطالعے کے لیے بڑے بڑے کتبخانے ہوتے تھے جنمین شائقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اپنے دماغونکو علمی ذخیرسے مالا مال کرتے رہتے تھے ہندوستان کے انتہائی دور مین بھی کتبخانے جابجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے مین کتابونکے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنے کی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت مین کوتاہی کرتے تھے نہ صرفِ زر سے دریغ۔ کتابین جمع کرتے تھے اور اُنکو مال و زر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نخاس اور گدڑیونمین بعض وقت ایسی کتابین نظر آجاتی ہین جنکو گدڑیونکا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر افسوس ہی کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہوگئے یا ہوتے جاتے ہین۔ یا یورپ کے اقبالمندونکے کتبخانونکی زیبُ زینت بنتی ہین اور وہ اُنسے متمتع ہوتے ہین اسوقت بھی پُرانے گھرانون مین ہزارہا کتابین کیڑونکی خوراک بن رہی ہین اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہجانیوالے ہین اِسلیے اگر اب بھی مسلمان توجہ کرین اور ان کتابونکو دار العلوم کے کتبخانے مین بھیجدین تو وہ صرف محفوظ ہی نہین رہینگی بلکہ اُنکے فیض کا سلسلہ جاری ہوجائیگا جسکی نظیر مولوی عبد الرافع خانصاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی اور مولوی سید عبد الغنی صاحب استھانوی نے ہمارے سامنے قائم کردی ہی مصنفین ملک اگر اسکی طرف توجہ کرین تو علاوہ امداد کتبخانے کے اُنکو فائدہ ہوسکتا ہی کہ اُنکی تصنیف ایسے کتبخانے مین جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہین ہی تاجران کتب اور مالکان مطابع کی ادنا توجہ سے کتابونکا بہت بڑا ذخیرہ ہوسکتا ہی اور مصر کے کتبخانۂ خدیوی کیطرح جو مدارس و جوامع کے کتبخانونکو یکجا کرکے ترکیب دے لیا گیا ہی ایک بڑا کتبخانہ ہندوستان مین قائم ہوسکتا ہی اور مسلمانونکی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اجلاس ندوۃ العلما منعقدہ ۱۰-۱۱-۱۲ رجب ۱۳۱۸ھ مقام عظیم آباد پٹنہ مین چند نظمین پیش ہوئی تھین جو بغرض اظہار ارادت قابل اور لائق حضرات نے لکھکر بھیجی تھین یا خود لیکر تشریف لائے تھے ان نظمون کو ایک مجموعہ مین علیحدہ شائع کیا جاتا ہی ان نظمون مین مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبی کی تخمیس ہے خود انھین کی قصیدہ پر جسکو شاہجہانپور کے جلسہ مین مولویصاحب ممدوح نے پیش کیا تھا مولویصاحب ممدوح کی قابلیت کی تعریف کرنا غیر ضروری ہی خود اس نظم سے معلوم ہوسکتی ہے البتہ انکی ارادت اور دلی جوش اعتراف اور قدردانی کا مستحق ہی نیز مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری مولوی عبدالغفار صاحب مہتمم رسالہ انوار العلوم نوانگر مولوی حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ اور دیگر حضرات کی توجہ اور ہمدردی بھی شکرگزاری کے قابل ہے مولوی عبدالغفار صاحب نے صرف اسی نظم پر اکتفا نہین کیا بلکہ ندوۃ العلما اور دارالعلوم کو اپنی کوشش بلیغ سے معقول مدد دی ہی جسپر وہ بی شبہہ سچی تعریف کے مستحق ہین خدا انکو جزائے خیر دے اور حسن عمل کی زیادہ توفیق عنایت فرمائے آمین

ندوۃ العلما کے اجلاس مین نظمونکا پیش کرنا ایسی حد تک جو حد اعتدال سے متجاوز نہو اور اس سے حصول فائدہ کی توقع ہو کچھ بیجا نہین ہی خود بدولت سرور عالم روحی فداہ کے حضور مین حسان بن ثابت رض ہمیشہ قصائد پڑھا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے اللّٰھم ایدہ بروح القدس کعب بن زہیر نے بھی قصیدہ پڑھا ہی جو بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے اور اسکے صلہ مین آپنے انکو ردائی مبارک عنایت فرمائی نیز اور بزرگون نے بھی اس مقدس مجلس مین اشعار پڑھے ہین اور خود ہمارے حضرت نے بھی دوسرون کے اشعار سے استشہاد کیا ہی مگر ان سب سے تفریح خاطر منظور نہین تھی بلکہ اظہار شوکت اسلام و استہجان اعدائے دین تھا جس سے مسلمانون کے دلون کو مضبوط کرنا اور اعدا کی ایذا دہی پر صبر و تسکین کا پیدا کرنا مقصود تھا انھین مقاصد کو اب بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

عظیم آباد پٹنہ کے جلسہ مین جسقدر نظمین پیش ہوئین وہ پسندیدہ اغراض سے خالی نہین تھین مگر اسمین شبہہ نہین کہ جسقدر پیش ہوئین وہ ضرورت سے زیادہ تھین اسبات کا ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کو افسوس ہے ہم امید کرتے ہین کہ آئندہ سے ہمارے قابل اور ہمدرد احباب اسبات کا لحاظ رکھین گے۔ فقط

مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

وبعد فلا یخفی علی ضمائر ذخائر الاعلام من قادة الاسلام وسادة دین خیر الانام علیه وعلی اله الصلوۃ والسلام ان النداء الذی ینادی به ندوة العلماء انجح الله مساعیها واصلح مراعیها هو نفس النداء الذی یهتف به الاسلام من منذ قرون فی جمیع اقطار الارض حیثما تتلی مثانی القرآن وتعلی شعائر الایمان واینما تولوا فثم وجه الله ولیس لندوة العلماء ولا یة جمعیة تشارکها فی رابطة الاسلام والغیرة والحمیة الدینیة الا مقام مبلغ نداه ومنصب حاکی صداه اقرءوا الجرائد والمجلات الاسلامیة واصغوا الی النوادی القومیة هل تسمعون صوتا غیر ما هو بمنزلة القول الشارح لدعاء الاسلام وان اختلفت العبارات وتنوعت الاعتبارات فان هی الا تفاسیر کلمة واحدة الاصلاح الاصلاح یا اهل الصلاح والرشاد لما ظهر فی البر والبحر من الفساد۔

ولم یزل الاسلام یدعوا اهله بهذا الدعاء من تاریخ زالت شمس دولته عن خط نصف نهارها واخذت هجمات الدوائر تنقص ارض شوکته من اطرافها وهبت دبائر الادبار فذهبت بمعظم الاثار والبقیة علی جرف هار فانا لله

کان لم تکن فاتح مصر قهرا	واسبانیا ثم ملک الهنود
ولم تک رایاتنا خافقاتٍ	علی کل برّ وبحر مدید
ولم نملأ الارض علما ونورا	باعلاء دین الرسول الاحید
زرعنا الثرا فی الثری اذ سکنا	بها نفس کل کمیّ شهید
فوا خیبتا حین حان الحصاد	غفلنا وراح العدی بالحصید

وحیث انشدّ صیاح الاسلام بدعائه منذ سنین واعوام فربما ایقظ النوام

ومنع السنة عزاعين النبهاء الاعلام وحنت به القلوب الاحياء الاحياء وقليل ما هم

فلا حياة لقلب لم يحن له ... والجذع حن لسكان المد نفا السقم

فيا رجال الاعيان واعيان الرجال جمع شملكم وشمل الجمع فضلكم اجيبوا داعی الله وشمروا عن سوق الجد لامتثال منطوق دعاء الاسلام ومفهومه وانتصبوا بصميم العزيمة لمقاومة طوارق الاحداث واقيموا الوزن بالقسط لتثقيف الاحداث واتركوا مشاجراتكم التي اوهنت الاصول وافسدت الفروع واذهبت ريحنا والى الله المشتكى۔

افلم يان لكم ان تنتبهوا فتنتبهوا وتستريحوا فتريحوا من رمضاء الفتنة الشعواء التي تلعب بالبصير فيخبط خبط عشواء وتستظلوا تحت شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء، الا وهي الوفاق الوفاق فعضوا عليه بالنواجذ واحيوا به السنة والعلوم وشقوا عصا الشقاق المشوم فانه اُسّ كل بدعة وفساد وراس كل بلية وانكاد ومادة كل شنيعة موخمة الارواح والاجساد۔ هيهات هيهات لا تحين الاختلافات فالى م التغافل عن تدارك ما فات وحتى م التقاعس عن اعداد اسباب التحرز عما هوات الا فخذوا حذركم واصلحوا ذات بينكم وتقوا عرى الاخاء واستووا على سفينة الولاء فقد فار تنور الشقاق وطال القوم لتفرق كلمتكم على شفا ، فلا حول ولا قوة الا بالله۔

اخواني۔ ليس هذا اوان القيل والقال وتوسيع دائرة البحث والجدال فاتعظوا وعظوا وانشروا وابثوا النصائح وحث القرائح جرائد ومجلات فلعمري انها من اسنى الوسائل لاضاءة النفوس بطرائف المعلومات وامضى الذرائع لانهاض هممهم القاعدة عن الترقيات وظني ان بها ترقت من ترقت الى اعلى مدارج التمدن والتعليم في ذا العصر المدهش العقول بتجدد علوم وفنون۔ اقوام كانت في زوايا الخمول ففاقت اقرانها

حتی دان لها کل دانٍ وقاصٍ فسبحانه عزمن قائل تلك الایام نداولها
بین الناس - ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم - یا ایها الذین
اٰمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا - واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس -
رحم الله عبدا تبصر فبصر وتذکر فذکر - ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رؤف رحیم
وارض اللهم عن المؤمنین وانزل السکینة علیهم واثبهم فتحا قریبا -
الا ان نصر الله قریب من المحسنین - هذا والسلام علی من اتبع الهدی
والحمد لله اولا واخرا - وصلی الله علی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین
اقول هذه رسالتی مع تخمیسی الذی اولها اذا جاء نصر الله اتردعاء
خلیفتی الی ندوة العلماء فی احتفالهم السنوی السابع المتوقع فی عاشر
رجب الاتی ببلدة **بطنة** عظیم آباد من بلاد الهند صانها الله عن الفتن
والفساد - وانا العبد السقیم الراجی رحمة ربه الا بر الشیخ احمد الجیتیکر عفا الله
عن سیئاته ووفقه لصالح الاعمال ومرضاته -

بنصر الله العلیم

اذا جاء نصر الله اِتردعاءِ ؛ وهبت بنشر الفتح ریح رخاء ؛ نسبح بحمد الله غب ثناء
فتنشد قصیدا لندوة العلماء ؛ قضاء لحق العلم بعض قضاء
خطابا لقوم لا لزید وعمرهم ؛ وذکرا لایام الترقی وفخرهم ؛ وعدا مساوی الجهل فیهم وفقرهم
هلموا بنظم مستجاد لزجرهم ؛ نطارح بلطف معشر الطلباء
فخمس ادیب لعام فی عشرحجة ؛ لتشییدك فی ماضیه قلت لفعلة ؛ ولا تخش غیر الله نصحا للندوة
فبنتك لا صلاح مقدار وسعة ؛ ولست بعساف ولا بمراء
وارسل الی النادی لرجب مبادیا ؛ فلو قت سیف حده جاء برا ؛ وسلم لتشیعوا غیر خاش مکابرا
ظهیرك نصر الله سرا وظاهرا ؛ رجاءك لطف الله ای رجاء
فرب قریض للعسیر میسر ؛ ورب قریض للصخور مفجر ؛ وللشعر جد فی النفوس مؤثر

وللشعر سحر للقلوب مسخر ∴ وللشعر امضى آلة الحكماء

بسم الله الهادي

رياض المجى في روضة الفضلاء ∴ طلاب سنى او لا طلاب ثناء ∴ معاهدة الاخوان عهد اخاء

هلموا بنا يا معشر الطلباء ∴ الى دارنا دار ندوة العلماء

الا استيقظوا يا خير اهل ذكاء ∴ فليلكم قد قارب ابن ذكاء ∴ ولاح شهاب السعد للبصراء

هلموا بنا يا معشر الطلباء ∴ الى دارنا دار ندوة العلماء

اريكم لكن بالقفر والليل الكفر ∴ وخريته جهل وفقر معفر ∴ ومن فوقه جو النوائب ممطر

هلموا الى دار عراها منور ∴ حوت كل فرد من نجوم علاء

ارى منزلا قد ظل للقوم مصرعا ∴ فلا تجعلوا ارض الشقاوة مرتعا ∴ رقدتم وراح السفر بالجد مهرعا

هلموا الى دار السعادة مسرعا ∴ لكي تلحقوا يا قوم بالسعداء

هلموا كعبة امل وهو رائد ∴ مصالح قوم هل فهم مفاسد ∴ الى معهد للقوم فيه مقاصد

الى كعبة الآمال والشوق قائد ∴ نسوق مطايانا بحسن رجاء

لعزة اسلاف لنا وبذلنا ∴ تفرقكم يا قوم نقض لحبلنا ∴ هلموا الى ناد لتنظيم شملنا

فقد طالما بتنا بذل لجهلنا ∴ وللذل بعد العز شر بلاء

نلوم الليالي والليالي تلومنا ∴ وغفلتنا عنها نوالي غمومنا ∴ فيا عهد شر فيه غابت نجومنا

ويا شر عهد مال عنا علومنا ∴ ضياء الى اغيارنا الرقباء

وكم ظل في التاريخ للناس عبرة ∴ ولكن عرتكم يا اخلاء غفلة ∴ اذا فاجئت قوما من الريب كرة

دهتهم فتاهوا لا محالة فترة ∴ وارخت قواهم حيرة الضعفاء

ولا الشمس في نصف النهار مدومة ∴ ولا البدر في اوج الكمال ملازم ∴ كذا دولة الايام دور ملاطم

كذا البحر بعد المد والعكس لازم ∴ ولا بد من صبح عقيب مساء

ارى سحبا ساقت الى ارض حلكم ∴ عناية امداد الاله لخصبكم ∴ وقد هب ريح النصر كشفا لكربكم

فلا تيأسوا يا قوم من روح ربكم (فيه تورية ١٢) ∴ فكم شدة قد بدلت برخاء

هو العزم حتى كاد ان يخرق السماء ∴ هو العزم حتى انه يدفع القضاء ∴ الا فادفعوا يا العزم اخلاط ذا الادواء

فما دام من عزم لقلب أخي الاسی ✤ سعی فی مداواة الاسی باساء
اذا غفلت عن حال جیل دعاتهم، وحفّت بهم علاتهم وعداتهم، فهم مهلکوهم لا العدیٰ وظباتهم
واذ شخصت اعلال قوم اساتهم ✤ فبشّرهم عاجل وشفاء
هم المبرؤن المصلحون وبحرهم، ینوب به للقوم مد وجزرهم، ومنهم غناهم ان ارادوا وفقرهم
هم علماء القوم لله درّهم ✤ ونادیهم للقوم دار شفاء
نصحتکم دهرا وداء ناجیا، فلم ار قلبا للنصیحة واعیا، وکم قام فیکم وافد الخیر حیا
فهل من مجیب بالقوم منادیا ✤ لنادیکم او سامع لدعاء
عکفتم علی عیّ وغیّ لیّتا فلکوا، وکم مثلکم بانوا المبات فاهلکوا، الا ازمنت اعراض لغو فامسکوا
هلموا الی دار الشفاء لتدرکوا ✤ علاج الداء منذر لشقاء
الیس عیون العلم ان ابجاسها، وقامت باحیاء العلوم اناسها، هلموا الی روض طریف غرسها
هلموا الی دار العلوم اساسها ✤ علی خیر تهذیب وخیر ضیاء
جهلتم فملتم عن طریق درایة، واوهامکم شابت صحیح روایة، فیا جهلکم لو کان جهل بساطة
خلطتم زمانا جودة برداءة ✤ وکم کدر مزجتم بصفاء
وحصّلتم التکمیل من غیر کامل، وکمّلتم التحصیل من غیر حاصل، ونازعتم لفظا نزاع مجادل
وطوّلتم الابحاث من غیر طائل ✤ وضیّعتم الاوقات خلف لفاء
فهل فیکم من حافظ فی روایة، وهل فیکم من ماهر فی درایة، وهب قد عبرتم کل فنّ واٰلة
فهل فیکم من کامل فی صناعة ✤ وهل فیکم من فاق فی الادباء
بماذا یفوق المرء فی النقص مرتبا، قصاراهو لکم ذا الخصام تغلّبا، فاین کمال منکم الیوم مطلبا
نعم قد تکاملتم ولکن تعصبا ✤ وفقتم ولکن فی فنون مراء
وکم قد عدمنا من سطوع شموعلکم، وقد بزغت حین اتحاد نجوعلکم، فوا حسرتا من ذا اختفاء نجوعلکم
وکم قد فقدنا لاختلاف فروعلکم ✤ مقاصد اصل الدین دین اخاء
وعاد عصا الاسلام منکم منقضا، وما خف من دین غدا الیوم منقضا، شقاق اتانا کالوخامة ممرضا
ففارق عنا الاتفاق معوّضا ✤ نفاقا دهانا مثل داء وباء

ویا شرعهد اذعد منا رجالنا، شموس الهدی من قبله انار و اهلا لنا، ویا عهد خیر اذ بلغنا کما کنا

ویا خیر عهد قد تقضی وما لنا ✣ سوی حسرة من ذکره وبکاء

به شاع دین الله شرقا ومغربا، جلت حکمة الاشراق فیه تغربا، ودار محیط للنهی متکوکبا

باعیانه اضحی الانام مهذبا ✣ وضاءت نفوس الخلق حق ضواء

بنوا من علوم سلما ای مشرف، لهم فی النهی فضل لتقدم ما خفی، سنا البرق من علم ومن دین مصطفی

افاضوا علی الاقوام طرا وهن فی ✣ دجی الجهل والاشراک والخیلاء

بهم بشرت توریت موسی کلیمنا، (تعمیم بعد تخصیص ۱۲) بهم اخبر الانجیل ارهاص دیننا، بدوا افاضوا فی اوائل جیلنا

ازاهر انوار لدین نبینا ✣ بشیر نذیر سید الحنفاء

هو المصطفی المختار من خیر امة، محمد الممدوح فی کل ندوة، عطوف رؤف ذاته محض رحمة

رسول امین دینه عین حکمة ✣ وعدل وتوحید وصدق ولاء

مؤلف اشتات القلوب بلفظة، مشتت اجناد القریش بنبذة، منیر نفوس المؤمنین بنظرة

علیه صلوة الله فی کل لمحة ✣ وتسلیمة ما ضاء وجه ذکاء

صلوة توازی مجده وکماله، صلوة تساوی عزه وجلاله، صلوة لها طیب تحاکی خصاله

صلوة وتسلیم یعمان آله ✣ واصحابه والتبع اهل وفاء

بارحمة للدنیا اتاها جمالها، بملته السمحاء تم کمالها، ببعثته جاء البرایا اعتدالها

سلوا العرب العرباء ما کان حالها ✣ قبیل نزول الحق فوق حراء

سلوا مکة من طهر واحسن دارها، سلوا مصر هم قد اوقدوا فی منارها (ای الوحی ۱۲ منه)، سراج الهدی منا استضاء دیارها

سلوا فارسا من کان مطفئ نارها ✣ وقد شبها بغی وسفک دماء

بمن اشرقت ارض الشام دیارها، علوما ففی الغرب استطار شرارها، فسل غبر الآثار فیم انکدارها

سل القلعة الحمراء فیم احمرارها ✣ وبغداد سل عن سلطة الخلفاء

وسل جرمنا من این اوری زنادها، ولندرة من این امداد مدادها، وکانوا ضلالا فی بلایا وجهادها

وروما فمن نجی سفائن ولدها ✣ غدت وهی فی دردور بحر عماء

وسل کل رسم بالدوائر دارسا، بارض بخارا من اتاها مدارسا، وکم قد بنی للعلم فیها مدارسا

وسندًا وهندًا من بها جاء غارسا ✤ غراس النهى قد نورت بثراء

وسل قبة بيضاء بالغة السنى ؛ باكبر اباد اتذكر بالثنا ؛ مهنا عهد قد تقضى فما انثنى

وسل بعد اثار الصناديد من بنى ✤ بدهلى منارًا حيرة العقلاء

فاوه لذكرى امة وامامهم ؛ هم سادة شادوا العلا باهتمامهم ؛ وجالوا بميدان المجد باعتزامهم

اولئك هم اسلافنا بعظامهم ✤ نباهى اذا ما عُدّ اهل علاء

وكم جر قوم ذلهم واغتيالهم ؛ وقد غيروا اخلاقهم وخلالهم ؛ اذا خالفوا اسلافهم وخصالهم

فيا قوم لو كنا اتبعنا فعالهم ✤ لما غلبتنا دولة السفهاء

كان لم يكن من منتدى فيه امة ؛ تقوم بهم سوق المعالى ودولة ؛ كان لم يكن للدين باس وشوكة

كان لم يكن فينا علوم وثروة ✤ ولم يك فينا عزة باباء

نعم تلك اقدار فما تنفع البكى ؛ ولم يغن شئ عنه ان نفذ القضا ؛ ولا بد من صبر على المكث فى الاذى

اذا انزلت قومًا كرامًا من العلا ✤ صروف الليالى فى حضيض عناء

لقد راح قوم بالعلوم وثروة ؛ وعالمنا نلقاه فى شر محنة ؛ وما عيشة الانسان من غير عزة

اذا العلم لم يرفعك من قعر ذلة ✤ فللموت خير يا اخا البرحاء

وللعلم بحر والفنون جداول ؛ ومن دون كل للرفاه مناهل ؛ ولكن خليلى منه حظك فى اقل

ولا تركبن البحر والبحر كاهل ✤ اذا كنت ترضى قافلا بجفاء

ايا طالبى فيضان علم واهله ؛ ردوا فاشربوا من مشرب الخير كله ؛ فبشرى لكم اذ جاء ابان نهله

واذ فتح الرحمن ابواب فضله ✤ بتاسيس دار العلم خير بناء

فلله من مصر وذى الدار فيضها ؛ بها لعلوم الدين قد آن ايضها ؛ وحان لطغيان الجهالات غيضها

لحسن مساعى ندوة عم فيضها ✤ زها اسها فى لكنؤ ببهاء

اهاليك ارض الهند ماتوا فلا له ؛ فنشئ نظمًا فوق الهمالى ضيافة ؛ وقومك بالافلاس ضاعوا جهالة

فيا غيرة الاسلام عودى اعانة ✤ ويا كرم الاسلام جد بحباء

ولله ناد حاز من كل اريحى ؛ فيا رحمة الرحمن عودى واصلحى ؛ صدورًا وعنها ظلمة الغل فى نخى

ويا ليلة الادبار بالله اصبحى ✤ ويا نير الاقبال عد باضاء

ویارب هذی الدار زد فی صلاحها ؛ ویارب ارشد قومنا لفلاحها ؛ وزد کل نفس علمها بنجاحها

وارخ ادیب القوم عام افتتاحها ؛ جری خیرنا دیں ندوة العلماء

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

واذ تم ذا التخمیس عقد نظامه ؛ واشرق للاذهان بدر تمامه ؛ وفاحت لها ارياح مسک ختامه

فقل جاد تخمیس نفیس لعامه ؛ عسی عنقریب مقبل برفاء

سنہ ۱۳۱۸ ھ

الیکم نشیدی والتحیات سادتی ؛ خلیفة تاء املکم بوفادة ؛ لسابع انداء دنا بالسعادة

وارخه خلدی بصدق وارادة ؛ لبطنة سقی من حیا الفضلاء

۱۸ ۱۳ ھ

قصیده مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری

لحا الله دنیا فتننی بزهرة ؛ وقد اوقعتنی فی بلاء وحیرة

بخضرتها اشواک یاس وحسرة ؛ بنضرتها اسقام روح ومهجه

غدائرها حیات حزن ووحشة ؛ عقارب ادواء وزور ونکبة

لقد لدغت من کان یهوی وصالها ؛ فلازال فی بؤس وکرب ونقمة

فلیس له راق وواق ونافع ؛ ولم یسترح من کربة وصعوبة

زخارفها قد هیجت لوعة الهوی ؛ فاورت بنفسی والفؤاد بشعلة

فحدثت قلبی هل لنفسی مسکن ؛ یروحنی من حر سوء وشدة

وکنت بناج من حرور مشوش ؛ سوی ان یغیث الرب من غیث رحمة

فقال فؤادی لاتکونن قانطا ؛ بلی قد سمعنا انفا بمسرة

نسیم الصبا جاءت بریا مفرح ؛ تهنئنا خیرا بفیضان ندوة

اری ندوة العلماء بستان النعم ؛ وروضا لالطاف الاله وحکمة

باشجارها اغصان رشد مبارک ؛ والحان طیر بالکتاب وسنة

اری بها سماء بالنجوم تزینت ؛ بها نور ایمان وصدق ورفعة

اری بها کبحر زاخر متلاطم ؛ علی سطحه حیتان علم وخبرة

ومن تحته درر الکمال تلألأت ؛ تلألأ برق فی السحاب برعدة

ارنها دواء الروح والطبع نافعا ... لانواء اسقام وجهل وجنّة

ارنها كودق صيّر القفر مزرعا ... وقد بدل الجدب باء خصبا ببهجة

ارنها كصبح صادق غبّ كاذب ... تلوح بها الآفاق من بعد ظلمة

ارنها عديم المثل فى الدهر جازما ... ولو كان شرًّا عند ارباب فتنة

ارنها من الرحمن للحق حجة ... على كلّ حزب مثل شمس الظهيرة

فلو لم ير الخفاش لمعان نيّر ... لما كان عيبا فى ضياء وضحوة

ويعجبنى تاثيرها فى جماعة ... قلوبهموا شتّى ببعد ونفرة

فقادتهموا نحو الوفاق بجذبها ... وآخت بهم بعد الشقاق وفرقة

اضاءت بنور العلم والفقه فى الدجى ... وقد قومت رايات فضل وعظمة

ارنها من الخلّاق للخلق رحمة ... وينبوع بركات ولطف وفرحة

فيا قوم انّى موقظ ومبشر ... هلمّوا بشوق نحو تلك البشارة

وقوموا الى الدين الحنيف وسابقوا ... الى روح ريحان وخير وجنّة

الى ايِّ يومٍ نومكم وقعودكم ... عن النصر للحق المبين وخدمة

الى ايّ حين توجعون صدوركم ... باوجاع تكدير وخبث وغيظة

الى اى وقت تنقضون ظهوركم ... باوزار تنفير وحقد وغلظة

الم تأتكم انباء ناس نهوا ونوا ... بابرار حق بعد علم وفطنة

الم تسمعوا ما بال عاد وجندها ... ولم تعلموا ما امر اصحاب ايكة

هموا خالفوا الحق الحقيق تعمّدا ... ولم ينتهوا عن قول زور وفرية

فجاءتهموا ريح من الله صرصر ... تنزعهم عن دار سكنى وعيشة

اتاهم عذاب الهون والخزى بغتة ... والقوا بقعر التّبّ فى يوم ظلّة

اتى فيكم القرءان بالنور والهدى ... وكنتم بمنح الله من خير امّة

اتى فيكموا علم الحديث مفسّرا ... لآيات فرقان وحلّ وحرمة

من السيّد المختار نبراس غيهب ... طبيب لادواء الضلال وحوبة

شفیع لناس مذنبین تلطفا — لانقاذهم من حزنا روکربة

رسول جلیل احمد و محمد — سلالة خیر القوم نور البریة

هنیئا لکم یا قوم هذا نبیکم — علیکم باداب الرسول وسنة

فیا رب سلم دائما متواترا — علی روحه الصافی الزکی وتربة

ویا رب اکرم صحبه وعیاله — ووفقهموا بالفضل فی روضجنة

ویا ربنا ارزق ندوة العلما سطوة — علی اهلها انزل سحائب رحمة

قصیده مولوی ابوالانوار محمد عبدالغفار صاحب مدرس مدرسہ انوار العلوم

یحن فؤادی من غرام الحبائب — حنین فصیل بین شجراء نادب

وعینای کالبحرین والقلب محرق — فغرق وحرق لی معا من عجائبی

خلیلی کیف اکف عن ذکر ندوة — وذکرحماها مونس لی وصاحبی

واطواق اشواق بها فی رقابنا — کاوشحة الغیداء فوق الترائب

فاین التجمل لی وقلبی یحبها — یبیت علی حد السیوف القواضب

رمتنی بسهم سهم رشی عیونها — فالقت علی راسی جبال المصائب

فیا لیت شعری کیف انی افوزها — وحاطت بی الاشواق من کل جانب

فطوبی لنادیة کطوبی ظلالها — جمیع المشارق اعتلت والمغارب

وفاقت سناء کل ناد حدودها — وضاهت ضیاء الشمس بین الکواکب

ولیس لها غیر الافادة مطمح — فمطلبها حق وخیر المطالب

فیا صاح شف لمعان نور جبینها — یلوح کبدر ساطع فی الغیاهب

وذی ندوة کفلت بعلم وهدنه — فیا سیدی نعم الکفیل لخائب

بعلم به قد انجلی کل مسلک — بعلم به قد اهتدی کل ذاهب

بعلم به قد اصبح الناس مکرما — بعلم به فنجوا شرور العواقب

بعلم به الانسان یعرف حقه — بعلم به تعلوا اعز المراتب

ولولاه ما صنّا من الشين والاذی ... ولولاه خادعنا خداع الثعالب
ولولاه ما ملنا الى الخير والرضی ... ولولاه لا احد نجا من كرائب
وهذا تراث المصطفى سيد الورى ... وهو يصون عن بوائق واصب
ورب احاديث اتت فى ثنائه ... وكم اية جاءت اعز المناقب
كبحر لدنيا كلنا عنه عابر ... هو احبس شيطان بها كالغوارب
اجلة اخيار وطلاب علمهم ... هم كالسفائن ذلكم كالقوارب
فقد اخبرنا دعزه هل دريته ... خزينة علم قالع للمثالب
سيمحى شيات الجهل من ذوق فيضه ... ستشفى به عاهات داء المعائب
سيحيى موات العلم من نفخ روحه ... وسوف يداوى سقمنا كالطبائب
لتنظر عيانا كيف اتى تحاببا ... فود الاجانب فاق ود الاقارب
كما اهل حق اهتدى سوف يهتدى ... به كل قسّيس وحبر وراهب
ستفنى هدايتها عن الناس جلة ... عبادة اوثان وطوع الكواكب
فلله در الالتماع بضوءه ... منارة حق انجلت للذواهب
فسيق اليها من بلاد ومن قرى ... اديب لبيب ذو النهى والتجارب
فقيه فصيح قدوة عارف الورى ... خليق صديق ذو العلى والمناقب
مطيع لما قال الرسول (صلى الله عليه وآله وسلم) وصحبه ... ومنقاد امر الله طيب الاطائب
وشيخ ونحرير وشهم عطمطم ... وعريف قوم باذل للرغائب
سواد عظيم اهل حق وكيّس ... شفوق بصدق لا كلعب الملاعب
فبشرى لناظمها وانصار امره ... فذا كامير ذلكم كالكتائب
حسيب نسيب نخبة ذو كرامة ... امام الهدى هادٍ لخير المذاهب
مطيع مطاع عابد جوف ليلة ... باحقاق حق مولع غير هائب
احبّاى هذا النادِ من فضل خالق ... فقد جاءه الابرار من كل لاحب
لجم الحلاحل ليس منها بامثل ... مناخ الركائب او محط الحقائب

فداء له عرضی ونفسی کلاهما — فانی جلیس الخیر لا من اجانب
فیا ایها الاعداء کفوا لسانکم — فان الضغائن تخذل کل عائب
حماها من الحساد ان لسانهم — کنهش الافاعی او کلدغ العقارب
تباغض حساد سیزدی بنقصهم — ولیس لتباغض سیه ذل لجالب
فلا تحسدن یا باغی الشر واشیا — فهذا عطاء الله لا کسب کاسب
وذلک فضل الله یؤتیه من یشاء — والله ذو الفضل العظیم المواهب
فواها لمن قد عابوها محبة — ولبشرے لرهط لیس فیها براغب
لکم فی رسول الله اسوة قوله — تحوت علیکم اتقوا عیب عائب
فاسف علی نسج التناسی غفلة — علی کل علم [illegible] العناکب
فحمدا له قد اهتدانا بیمنه — والیوم الفیها اشعر المآرب
فیا سادتی الان ادعو لندوة — فان لها خیر الدعاء کواجب
فما سجعت وحدا حمائم حرة — وما سمعت اذن دعاء الرکائب
وما دام تستسع الفوارس خیلهم — وما دام حجة وصهل السلاهب
فتلک الحدیقة اسقها ربنا لما — سقیت الحدائق کلها بالسحائب
وان کنت قصر الباع یا خیر منتدے — ولکن بمدحک اننی خیر تائب
فحمدا له ثم الصلوة علی النبی — خیر الخلائق ما خطوط الرواجب

مثنوی مولوی حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت اول ز کتاب کریم

اے تو خداوند خدائے ہمہ — ہست بسوئے تو ہوائے ہمہ
اے کہ فرازندۂ گردون توئی — اے کہ نوازندۂ ہردون توئی

ای ز قلمت مانیِ ارژنگها — وی ز رقمت بانیِ نیرنگها
ای ز تو در لالہ و گل رنگها — بر زدہ در پردہ صد آہنگها
آب شد از بیمِ تو ہر سنگها — سیل روان گشت بقعر سنگها
ذاتِ تو پوشیدہ و پیدا ہمہ — بندۂ فرمان برِ تو ما ہمہ
قوتِ تحمیدِ تو ما را ز تو — بزمِ سخن زمزمہ آرا ز تو
لعل و گہر در دلِ خارا ز تو — غالیہ سا عنبرِ سارا ز تو
سطوتِ اسکندر و دارا ز تو — سلسلۂ جنگ و مدارا ز تو
عقل کہ تا چرخ رسا آمدہ — بر درِ تو ناصیہ سا آمدہ
پاک ز ہر چونی و چندی توئی — خالقِ پستی و بلندی توئی
مونسِ دلہای پریشان توئی — رازقِ زہّاد و کشیشان توئی
زوردہِ دبدبۂ خاکیان — رتبۂ مسجودیِ افلاکیان
واسطۂ آشتیِ جان و جسم — موجدِ اعجوبہ نگارِ طلسم
ہر دو بیک ناقۂ خلّت روان — مادیِ اجساد و مجرد روان
نامِ تو حرزیست ز دیو مرید — با ہمہ نزدیک ز حبل الورید
از تو ہمہ جن و بشر کوہ و دشت — باز بسویت ہمہ را بازگشت
شاہدِ تقدیسِ تو ہر خوب و زشت — صومعہ و مسجد و دیر و کنشت
برتری از حیطۂ وہم و خیال — ناطقہ در مدح و ثنای تو لال
بذلۂ گنجِ تو بہر مور و مار — زمزمہ سنجِ تو بہ گلشن ہزار
دیدۂ فرہنگ تو دادی بما — تا کہ بسویت شودم رہنما
جمعِ رسولان تو فرستادۂ — شمعِ ہدایت تو بما دادۂ
جوششِ افضالِ تو لطفِ مزید — کرد و ازان جملہ یکے برگزید
اوجِ نبوت شدہ بر وی تمام — مظہرِ حق آمدہ احمد بنام
رحمتِ عامِ حق و ہادی سبل — اولِ ہر ہستی و ختم الرسل

زادنِ او کنگرهٔ کسری شکست
بر دو از ایشان سر از کائنات
شرک بتوحید ازو بشد بدل
چون دمِ تیغش - شده آتش فشان
تازه نهالِ چمنِ عدل و داد
در کرم و جود - چو بارنده میغ
کانِ کرم مخزنِ جود و سخا
مُرد به طفلی - اگر او را پدر
دودهٔ او از طرفِ امّ و اب
احمدِ مرسل که ز فرطِ شرف
نورِ خدا جمله ز سر تا قدم
گرچه بود بعدِ رسل در شهود
رحمتِ حق سایهٔ فضلِ خدا
مهرِ نبوت ز بر پشتِ او
شاهدِ پیغمبریش در انام
گرچه بظاهر شده امی لقب
مایهٔ نازش کر و سرورے
یاور و یاری دهِ افتادگان
رحمتِ عام از کرمِ خاصِ رب
چهره فروزنده ز نورِ اله
حامیِ دین ماحیِ جور و ستم
در رهِ اسلام بوقتِ نبرد
زلزله اش در دلِ کسریٰ و جم

بعثتِ او - عزتِ عزّے شکست
گرد بر آورد - ز لات و منات
برق فنا ریخت بفرقِ هبل
سر به گریبان - همه گردن کشان
نو بر و نو بادهٔ باغِ مراد
بود دمِ رزم - چو برّنده تیغ
بود دمِ معرکه شیرِ وغا
گر و یتیمی بود آبِ گهر
تا حدِ آدم - همه عالی نسب
سائر ادیان شده زو بر طرف
گوهرِ یکتاے محیطِ قدم
اولِ خلق آمده اندر وجود
آمد و حق کرد ز باطل جدا
ماهِ فلک شق شده زانگشتِ او
ریزهٔ سنگ آمده اندر کلام
علمِ لدن یافته از فضلِ رب
دُرِّ یتیمِ یمِ پیغمبری
فخرِ عجم تاجِ عرب زادگان
فخرِ عجم مایهٔ نازِ عرب
سرمه کشِ دیدهٔ خورشید و ماه
روزِ جزا ایست شفیعِ الامم
از سرِ کفّار بر آورد گرد
غلغله اش در عرب و در عجم

چهرهٔ اسلام مصفا ازو
خاتمهٔ قدر و جلالت بدو
قوت دین قوت دنیا بدو
باد ز ما الف درود و سلام
خاص ازانجمله بر آن چار یار
حشمت بوبکرؓ ببین در جهان
چشم کشا در دل اعدا نگر
آنکه دم رزم چو پرچم گرفت
رعب خدا داد چو در دل فتاد
دور خلافت چو به عثمانؓ رسید
حملهٔ آن حیدر صفدر ببین
ماند به تیغ و به هنر سر فراز
آن کرم و هیبت عباسیان
کوکبهٔ و جاه و حشم داشتیم
مصر و عراق و حبش و روم و ری
غلغل صد فتح هم ایدون زدیم
روی زمین محو خروش تو بود
غلغل ما رفته به هر مرز و بوم
از حشم و هیبت ما در جهان
زیب ز ما یافت کلاه شهی
برگ و ثمر داشته نخل مراد
غلغلهٔ هیبت ما هر طرف
جز حق و خشور نه سردار ما

منزلت یثرب و بطحا ازو
خاتم منشور رسالت بدو
تاج و نگین دولت عقبیٰ بدو
بر همه آل و همه صحب کرام
کان همه بودند برو جان نثار
در همه دلهای کهان و مهان
دبدبهٔ هیبت تیغ عمرؓ
تاج حکومت ز سر جم گرفت
زلزله در لشکر هرقل فتاد
کوکبه اش تا به خراسان رسید
قلع در قلعهٔ خیبر ببین
زمرهٔ ما تا بزمان دراز
آب ازان زهرهٔ شیر ژیان
صد علم فتح برافراشتیم
اندلس و قرطبه و تخت کی
طعنه بر اقبال فریدون زدیم
چرخ برین حلقه بگوش تو بود
چین و تتار و یمن و شام و روم
لرزه فتادی به تن خسروان
فخر زمان افسر ظل اللهی
بقعهٔ بغداد شده باغ داد
اختر ما بود به برج شرف
جمله سران غاشیه بردار ما

فخر نه از افسرِ شاهی بما — تاجِ شهی بود مباهی بما
شهرهٔ ما تا ختن به آفاقها — غلغلِ ما رفت به نه طاقها
مجمعِ اسرارِ ریاست همه — منبعِ انوارِ کیاست همه
بر همه شاهانِ جهان سرفراز — عدل و کرم گستر و مسکین نواز
زنگی و رومی همه رامِ تو بود — گردشِ دوران همه رامِ تو بود
مست ز دمے بادهٔ عیش و طرب — زیرِ نگینم ز عجم تا عرب
ملکِ تو هم مایهٔ ارمانِ تو — شاه و گدا تابعِ فرمانِ تو
از مددِ خالقِ ارض و سما — ملک ستان بودم و کشور کشا
سر شکنِ شام و نریمان بدیم — قافله سالارِ کریمان بدیم
جوهرِ ما بود بجستی علم — در کفِ ما هم علم و هم قلم
هر دو جهان وسعتِ ادراکِ ما — علم و عمل بستهٔ فتراکِ ما
لشکر و هم علم پر و بالِ ما — رایت و هم خامه بچنگالِ ما
ضابطهٔ علم و چه بحثِ کلام — هر دو ز ما یافت وجود و نظام
هندسه و هیئت و جغرافیه — علمِ عروض و لغت و قافیه
علمِ طبیعی و الٰهی تمام — فقه و اصول و همه علمِ کلام
بود بما جمله فنون و علوم — همچو بر افلاک درخشان نجوم
از تو هنر بود به نشو و نما — سایه فگن پرتوِ همایون هما
نورِ خرد شمعِ شبستانِ ما — صد چو ارسطو بدبستانِ ما
اهلِ هنر پیروِ گفتارِ ما — خلقِ جهان جمله پرستارِ ما
از همه بودم به هنر بیشتر — گوے سبق برده ز اهلِ هنر
هم عربان موجدِ تیلی غراف — هم به دمِ معرکه مردِ مصاف
هم ز عرب آمده در کارها — چارهٔ آسانیِ دشوارها
موجدِ صنعت گریِ رنگ رنگ — از ورقِ وسمه برآورده رنگ

درتنِ ما بود چه تاب و توان — رای کهن سالی و بختِ جوان
مرتبهٔ همت والای من — بود قبای قدِ بالای من
نه زر و گنج نه بدولت قرین — زاهلِ قبیله بودم و صحرانشین
در دلِ ما بود همه اتفاق — پاک درونها ز غبارِ شقاق
دور شده غفلت و سستی زما — سر زده چالاکی و چستی زما
از مددِ بخت جهانبان شدیم — مورچه بودیم و سلیمان شدیم
مدرسه در قرطبه بیش از شمار — جمعِ کثیر از علمای کبار
قوم دگر کین همه اندوختند — ق — جمله ز تعلیمِ من آموختند
جاهلِ کالای دکانِ من اند — زلّه ربا بندهٔ خوانِ من اند
عیش و طرب دیدهٔ جوشم بدوخت — برقِ هوس خرمنِ هوشم بسوخت
دعوی اسلام کنان در نفاق — دور ز شیرازهٔ مهر و وفاق
مالِ تو در پنجهٔ دونان فتاد — علمِ تو در دستِ زبونان فتاد
همچو ددان تیز به خون کرده چنگ — در شده چون گبر و مسلمان بجنگ
جانِ تو مصروف درین قیل و قال — چشمِ تو پوشیده ز کسبِ کمال
مشغله با جنگ و جدل ساختیم — لطف به تشنیع بدل ساختیم
روز و شب افتاده به بحث و نزاع — علمِ تو بگریخت و گفت الوداع
داشته صد عیب نهان در بغل — جای زر اندوخته سیمِ دغل
تا همه مصروف به بغض و عناد — روز و شب آمادهٔ شر و فساد
همت و انصاف و خرد باخته — جنگ و جدل پیشهٔ خود ساخته
حملهٔ ادبار چو نزدیک شد — اختر من تیره و تاریک شد
کاهلی و نخوت و بغض و حسد — جمله بگردن شده حبلٌ مسد
چابکی و صدق و وفا و سداد — اینهمه گفتند مرا خیرباد
رهزنِ هر خوبیِ من جاهلی — ق — جاهلیم را مدد از کاهلی

کاهلیم پایهٔ جوشم ببرد — جاهلیم مایهٔ هوشم ببرد

گرمیِ بازارِ مرا سرد کرد — صحتِ مارا همه تن درد کرد

برتنِ ما خلعتِ نام و نمود — کهنه و بگسسته همه تار و پود

جادهٔ اسلاف نه پیموده ام — شادم و گویم ز فلان دوده ام

جوهرِ شان چون نه بچنگِ من ست — موجبِ صد غیرت و ننگِ من ست

روز و شبِ ما همه در بحث و جنگ — سلسلهٔ رزق بما گشته تنگ

از سرِ ما افسر و هم تاج رفت — علم و هنر جمله بتاراج رفت

همت و توفیق ز من دور شد — روزِ سفیدم شبِ دیجور شد

در دلِ ما جهل چو مامن گرفت — بغض و نفاق آمد و دامن گرفت

حیف که با جهل شدم همنشین — صحبتم افتاد به بئس القرین

دیدهٔ ما شد ز هنر دوخته — علم شده طایرِ پر سوخته

آه - چه شد مهدی و هارون چه شد؟ — مملکت و ثروتِ مامون چه شد؟

آه - چه شد دولتِ سامانیان؟ — رشک دهِ صولتِ ساسانیان

لشکرِ تیمور چه - بابر چه شد؟ — فوجِ همایون و هم اکبر چه شد؟

شورِ عراقی و حجازی - چه شد؟ — زورِ حقیقی و مجازی چه شد؟

آه - کجایند ملوکِ کریم — بخششِ شان بدرهٔ زر بود و سیم

آن حشم و دبدبه - باقی نماند — آن قدح و شیشه و ساقی - نماند

مدرسهٔ اندلسِ ما - چه شد؟ — آه+ چه شد - بار خدایا - چه شد؟

زیر زمین کرد - دریغا قیام! — جسمِ غفیرِ علمای کرام

ماکه فتادیم - درین خشک سال — در همه عالم - شده قحط الرجال

دور شد از ما - هنر و معرفت — عقل و خرد باخته حیوان صفت

از هنر و علم - چو آهو رمان — تیز گریزنده - چو تیر از کمان

دولتِ ما - در دگران جا گرفت — صولتِ ما - گوشهٔ عنقا گرفت

گشتہ درین عہد۔ زبون حالِ ما
شد بن۔ اقبالِ من۔ اندر ستیز
صد گرہ افتادہ بہ سر کارِ ما
ریخت بلاہا ز فلک چون تگرگ
کافئہ فرقئہ اہلِ ہمم
جاہ و حشم رفت و نشانے نماند
از برِ ما تاختہ اقبالِ ما
نے ہنر و عقل نہ تاج و نگین
دفترِ سرمایۂ من گاؤ خورد
آہ چہ شد آن سر و سامانِ من
آہ من دلذتِ نوشینِ من!
مدعیان در پے آزارِ ما
ہیچ مرا غیرتِ دیر وانشد
آہ۔ چہ بودیم و چہ گشتیم ما
آہ۔ ز ثریا بہ ثرے آمدیم
ساغرِ خون ناب جگر میزنم
شہر و دیارم ہمہ ویرانہ شد
زندگیِ ماست عجب۔ زندگی
زیستنِ ماست ز مردن بتر
گدیہ کنان۔ در بدر افتادہ ایم
از ستمِ دہر بہ تنگ آمدیم
در کفِ من دانۂ ارزن نماند
ماند کنون مفلسی و جانِ من

دشمنِ ما۔ شامتِ اعمالِ ما
دیدنہالم۔ ستم برگ ریز
سنگِ رہم زشتیِ اطوارِ ما
بر سرِ ما خاستہ طوفانِ مرگ
حیف کہ بینند بچشمِ کم
قوت مرا پارۂ نانے نماند
رہزنِ ادبار بدنبالِ ما
بہرۂ ما ہیچ نہ دنیا نہ دین
گاؤ ز دستم شد و قصاب برد
دستِ من و چاکِ گریبانِ من
آہ۔ من و صحبتِ دوشینِ من!
خندہ زنانند بر ادبارِ ما
دیدۂ عبرت ہنر۔ وانشد
خیرہ سر آوارۂ دشتیم۔ ما
ہین۔ فو کجا تا بہ کجا آمدیم
باد بکف۔ سنگ بسر میزنم
حشمتِ من۔ قصہ و افسانہ شد
با ہمہ بدنامی و شرمندگی
زشت ترا از زیستنِ گاؤ خر
الغرض از ہر نظر افتادہ ایم
مہبطِ صد خواری و ننگ آمدیم
آزقہ۔ در کوچہ و برزن نماند
نانِ جوین نیست۔ درانبانِ من

باز شود زین چہ بتر کارِ من — تف بمن و زشتیِ کردارِ من

در کفِ من گرچہ نماندہ علم — لیک کہ بر دست زدستم قلم

ہست قلم نعمتِ عظمےٰ ا۔ بدان — شاہدِ من سورۂ اقرأ بخوان

علم بود باعثِ عز و وقار — علم بود مایۂ ہر افتخار

بودہ ام اُفتادہ بروے زمین — رحمتِ یزدان زد و جوش از کمین

چند تنے از علماے کرام — بستہ کمر حسبت بہ اصلاحِ عام

بانیِ این ندوہ و پشت و ولی — فاضلِ بےمثیل۔ محمّد علے

بستہ کمر حسبت بہ اصلاحِ قوم — ہیچ نہ ترسید ز انکار و لوم

از پئے ما کردہ بسے قطعِ ارض — شکر و سپاس شدہ بر ما۔ چو فرض

کردہ درین مادّۂ سعیِ جمیل — پیشۂ خود ساختہ یہدی السبیل

مقصدِ ندوہ۔ کنمت آشکار — گفتۂ من۔ گوش کن و یاد دار

جملہ نگاہش سوے اصلاحِ ما — سیرتِ پاکیزہ و طرزِ بجا

برکنم از بیخ۔ نہالِ خلاف — تیغِ جدل را کنم۔ اندر غلاف

زود کنم بے ہنری را علاج — تازہ دہم علم و ہنر را۔ رواج

شیوۂ تعلیم۔ بطرزِ چنان — زود بمقصود شوم کامران

ما ہمہ باشیم بخلقِ عظیم — پرتوِ اخلاقِ نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم

آنچہ فروعیست خلافاتِ آن — جملہ بہ تہذیب نمایم بیان

نیز بہ نرمی کنم احقاقِ حق — جنگ و جدل را۔ بنوردم ورق

بین۔ بہ ہمین کشورِ ہندوستان — بیش زبیش آمدہ جابجا عیان

کفر و ضلالست درانجا عیان — ہیچ ز اسلام نیابے نشان

جملہ بکوشیم بہ تدابیرِ کار — نخلۂ اسلام دہد برگ و بار

دفعِ بدی را بہ نکوئی جواب — بر روشِ خوب و طریقِ صواب

شکر کہ در خطۂ تنگِ بہار — بعدِ خزان آمدہ فصلِ بہار

درزمینِ قحط چو باران رسید — برگلِ پژمرده - بهاران رسید
داروے او ثمرۂ اعجاز داد — زندگیِ تازه بما باز داد
زرد شد از جورِ خزان کار وکشت — رفت دی و آمده اُردی بهشت
علم و هنر را به تو صد - در کشود — زنگِ کدورت ز درونها - زدود
پیر بدم ندوۂ رسید و شتاب — کرد مرا عود بعمرِ شباب
ندوۂ ما - ملجا و ماواے ما — کرد مسیحی بمداواے ما
ندوه بود - مایۂ اقبالِ ما — ندوه بود - چاره گر حالِ ما
ندوه بود - داروے واماندگی — ندوه بود - آیۂ فرخندگی
ندوه بود - زندگیِ کائنات — ندوه بود - چشمۂ آبِ حیات
ندوه بود - مخزنِ مهر و وفا — ندوه بود - معدنِ صدق و صفا
ندوه بود - رهبرِ راهِ سداد — ندوه بود - پیکِ سبیلِ رشاد
ندوه بود - جمله زر و مالِ ما — بر فلکِ اوج پر و بالِ ما
ندوه رساند - بمرادِ دلم — زو شود آسانیِ هر مشکلم
ندوه بود - آئینۂ حق نما — بهر مسِ ما بود این کیمیا
ندوۂ ما - یاور و همیارِ ما — در همه احوال - مددگارِ ما
ندوۂ ما - همچو مسیحا رسید — در تنِ بیجانِ جهان جان دمید
ندوه - چه خوانم که بیامد چسان — ما چو تن و ندوه بر تنها چو جان
ندوه - نه دانم که چه چیستی — تازه نهال از چمنِ کیستی
فهم - ز تجویزِ تو - بر میخورد — عقل - ز شورِ تو شکر میخورد
خاک - ز تاثیرِ تو - زر میشود — سنگ - بدستِ تو - گهر میشود
عقلِ کلی - یا ملکی - کیستی — لاجرم از جنسِ بشر - نیستی
درک بلذات کماهی رسید — شهرۂ ات از ماه بماهی رسید
ندوه بیامد - به نکوتر زمان — مائدۂ مکرمت از آسمان

خوان کرامت کہ بہ یک گوشۂ / چرخِ زبر دین نہدش خوشۂ
کانِ گہر گنج درم خوانمش / نے غلطم خاتمِ جم - خوانمش
مسئلہ آموزِ فلاطونِ خُم / زندہ کنِ مردہ ز اعجازِ قم
نسخۂ فرہنگ و شعورست و بس / مہرِ صفت چشمۂ نورست و بس
بوقلمون عرصۂ غبرا - ازو / پست و نگون قبۂ خضرا - ازو
بو کہ نکوتر شود احوالِ من / روے بسویم کند اقبالِ من
بو کہ جہد خنگِ سبک خیزِ تو / بر سرِ افلاک ز مہمیزِ تو
سخت بکوشید بہ تدبیرِ کار / نیک بجوشید درین کاروبار
ہان کمرِ عزم بہ بندید چیست / با دلِ پر ہمت و رائے درست
خیز و کمر چیست بکارت بہ بند / ہان بر ہنش تیز بکن گامِ چند
بو کہ نکوتر شود احوالِ ما / تاب زند نیّرِ اقبالِ ما
سہل شود تا ہمہ دشوارِ ما / غیرتِ گلزار شود خارِ ما
چشم کشا قولِ مرا گوش کن / از چہ بغفلت بدر آ ہوش کن
بحث بہ بیہودہ سرائے مکن / تراز مخوا ہرزہ درائی مکن
گردِ تعصب تو بیفشان ز دل / نیک بیندیش و بشو منفعل
بہر خدا نیش مشو نوش باش / روے مگردان ہمہ تن ہوش باش
در مددِ ندوہ بصد جان بکوش / پیش بیا بادۂ خُلّت بنوش
صاف پدیدست و عیان آشکار / روشنیِ ندوہ کشمس النہار
دیدۂ خفاش اگر گشت کور / گرد نشیند نہ بدامانِ ہور [آفتاب]
خشک نہ دریا شود از تابِ قیظ [شدت گرما] / مفت مشو موردِ موتوا بغیظ
خاک با فلاک کجا - ہمعنان / زاغ بہ طوطی نشود - ہمزبان
پیروئی ندوہ کن و شاد باش / از قفسِ مدبری آزاد باش
چارۂ احکامِ اساسش کنید / قدر شناسید و سپاسش کنید

رسمِ سلف جاری و ساری کنید — پیشِ خدا گریہ و زاری کنید
گرچہ بتر شد ہمہ افعالِ ما — کرد خدا رحم براحوالِ ما
رو بسوے حمد و ثنا آورید — شکرِ خداوند بجا آورید
بر سرِ ما ظلِّ عدالت نما — قیصرۂ ملکۂ وکٹوریہ
جز خبرِ داد ہوس نیستش — پرسشے از مذہبِ کس نیستش
جملہ رعایاش بہ مہد امان — از غم دہر و بہ خوشی توامان
از کرمش در کنفِ امنِ عام — جلسۂ این ندوہ گرفتہ نظام
مدحتِ این ندوۂ غم آلود ا — کے شود از فکر پریشان ادا
مثنویم داشتہ طولِ کلام — بہ کہ نمایم بدعا اختتام
تا کہ شود گردشِ ہفت آسمان — بر روشِ جادۂ نظمِ جہان
ندوۂ ما تازہ و آباد باد! — خاطرِ احباب بدو شاد باد ا
وجد کنان۔ دست بہ تحسین زنید — در پسِ او غلغلِ آمین زنید

قصیدۂ حاجی سید نور الرحمن صاحب خلف مولوی حافظ سید نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ

خوشا زمانہ کہ مہمان ہے ندوۃ العلما — بہت رفیع ہوا آج خطۂ پٹنا
سُنا ہی کرتے تھے کانوں سے جسکا ہم شہرہ — زہے نصیب کہ آنکھوں سے آج دیکھ لیا
یہ صورتین متبرک جسے خدا دکھلاے — یقین ہے کہ خدا کا وہ دیکھ لے جلوا
عجب نہین ہے کہ ہم انکی خدمتین جو کرین — تو قدسیانِ فلک کا ملے ہمین رتبا
خدا کی شان کہ ذرّے یہ سرفراز ہوے — لڑائین آنکھ اگر آفتاب سے تو بجا
ہوا ہے مطلعِ انوارِ قدس آج یہ گھر — تمام شہر مین پھیلی ہوئی ہے اسکی ضیا
عجیب طرح کی اک کیفیت ہی نورانی — ہمین تو برق تجلی کا ہوتا ہے دھوکھا
ہماری آنکھین نہ بھولین گی آج کی صحبت — زمانہ یاد کرے گا ہمیشہ یہ جلسا

ہماری آج زمین آسمان پر پہونچی
انھین کی ذات مقدس ہی واجب التعظیم
ہماری قوم کے سرتاج دین کی سردار
بڑا بھروسہ جسے کہتے ہین خدا پر ہے
ہماری ڈوبتی کشتی کے ناخدا ہین یہی
انھین کی سعی جمیلہ کا یہ نتیجہ ہے
نشانِ منزلِ مقصود یہ بتاتے ہین
انھین کی نام سے شوکت ہے دین کی قائم
یہی تو خضر ہین سرچشمۂ شریعت کے
انھین کی نور سے چھنٹ چھنٹ گئی ہی ظلمتِ کفر
ہم انکا کیون نہ کرین احترام اور اعزاز
علاوہ اسکے ہی اک وجہ اقتدار کی اور
وہ کیا کہ انکے جو اغراض اور مقاصد ہین
بذاتہ وہ ہمارے لیے بہت ہین مفید
یہ بات اور ہے ناحق مخالفت کرلین
بہت ہی خوب ہین سب غرضین اسکی بالتعمیم
کہ جتنے جھگڑے ہین آپس کے سب کو دور کرین
لگا دین شارعِ اعظم پہ دین و دنیا کے
یہ پوچھتے ہین کہ ندوہ کا جب یہ منشا ہی
تو کیا یہ فرض نہین ہی کہ ہم کرین تائید
ہے چار سمت سے بس اعتراض کی بھرمار
اور اعتراض بھی ایسے ہین کچھ کج و کاواک
کوئی تو کہتا ہے اسکے محال ہین مقصد

کچھ اور ہو گیا اب اپنا آسمان اونچا
یہی وہ لوگ ہین جو انبیا کی ہین ورثا
ہمارے خضرِ طریقت ہمارے راہنما
خدا کے بعد انھین پہ ہمارا ہے تکیا
ہمارا پار لگائینگے بس یہی بیڑا
کہ آج تک ہے زمانہ مین علم کا چرچا
انھین کے فیض سے ملتا ہی لامکان کا پتا
انھین کے دم سے ہی اسلام آج تک زندا
ہی جسکا چشمۂ حیوان سے بڑھکے ہر قطرا
انھین کے نام سے کانپا و ٹھتی ہین عدوِ خدا
جہان بھر مین کوئی ہے بھی انکا ہم پلا
کہ جسنے انکا بڑھایا ہے اور بھی پایا
کہ جنکے واسطے قائم کیا گیا ندوا
بنفسہ وہ ترقیِ قوم کی ہے بنا
ملاحظہ کرین اسکے مقاصدِ حسنا
علے الخصوص یہ مقصد ہی کسقدر عمدا
مٹا دین حرف غلط کیطرح ہر اک جھگڑا
دکھا دین وہ کہ جو خطرہ سی پاک ہو رستا
اور اس مراد سے باہم ہوے ہین سب علما
مگر سنو کہ عجب حال ہے زمانے کا
تمام ہند مین پھیلا رکھا ہے اک جھگڑا
کہ جنکا کوئی نتیجہ نہین عجب کے سوا
کسیکا قول کہ ندوہ کی ہی ضرورت کیا

ہمارے شہر کے کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہین
کہ اس سے فائدہ پٹنہ کو کچھ نہین پہونچا

مگر جو قوم کی حالت پہ اک نظر ڈالو
تو سخت قابلِ عبرت نظر پڑے نقشا

تمام قوم پہ اک خبطگی سی چھائی ہے
مخالفین پہ الزام کچھ نہین اسکا

ہمین رہی نہین اب نیک و بد مین کچھ تمیز
غضب کا چشمِ بصیرت پہ پڑ گیا پردا

وہ کام کرتے ہین جنکا کہ ہو بُرا انجام
وہ راہ چلتے ہین دانستہ جسمین ہے خطرا

جو اصل پوچھو تو ہم ایسے آنکھ والون سے
ہزار مرتبہ اچھا ہے آنکھ کا اندھا

نہ ہاتھ کام کے قابل نہ پاؤن چلنے کے
نہ گوش ہین شنوا اور نہ چشم ہین بینا

ہماری مردہ دلی کی یہ پہونچی کیفیت
کہ بالمقابلہ زندہ ہے قبر کا مردا

نہ ولولہ ہے کوئی اور نہ حوصلہ کوئی
ہمارے جوش کا بازار یہ ہوا ٹھنڈھا

وہ حد سے بڑھ گئین بے اعتدالیان اپنی
کہ جسنے دین کا رکھا ہمین نہ دنیا کا

یہی تھی وجہ کہ نا اتفاقیان پھیلین
کہ جس سے ہو گئے ہم ایک دوسرے سے جُدا

یہ عیب آیا جو ہم مین تو سارے عیب آگئے
ہوئین اسی سے ہزارون قباحتین پیدا

پہاڑ ٹوٹا تو بے وزن یہ ہوے ذرے
اوڑاتی پھرتی ہے جس سمت چاہتی ہے ہوا

خود اپنے ہاتھ سے ہم کھودتے ہین قبر اپنی
کہ اوسمین دفن کرین اپنے ہی ہم زندا

شکار کرتے ہین اپنے غضب کا اپنے کو
چھُری سے اپنی ہم اپنا ہی کاٹتے ہین گلا

عیوب جتنے ہین دنیا کے دیکھ لو ہم مین
ہنر کا ڈھونڈھے کہین نام کو ملے نہ پتا

یہ امر اور ہے دس ہون ہزار مین اچھے
تو اونپہ ہوتا ہے اطلاقِ حکمِ مُستثنا

مگر یہ بات کہ ہم مین سے اکثر افراد
تو اونکا پہلے سے بالکل بدل گیا نقشا

نہ وہ حمیتِ قومی نہ وہ شرافتِ نفس
نہ وہ لیاقتِ ذاتی نہ وہ لحاظ و حیا

نہ ہمکو پاسِ ادب ہی کسیکا اب باقی
نہ ہمکو فرقِ مراتب کا کچھ لحاظ رہا

نکل نکل گئے ہین اپنی اپنی حد سے سب
نہ بوڑھا بوڑھا ہے باقی نہ لڑکا ہی لڑکا

غضب کہ ترکِ محاسن کو جانین مستحسن
ستم کہ کسبِ فضائل کو جانتے ہین بُرا

غضب غضب کہ اوامر سے اجتناب کرین
ستم ستم کہ نواہی کو سمجھے ہین اچھا

ستم تو یہ ہی کہ اسلام کو ذلیل کرین ‏ اور اوسپہ طرّہ مسلمان ہونے کا دعوا
کہان یہ ہم سے مسلمان اور کہان اسلام ‏ ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا
ہماری ذلتین جو کچھ ہوئین وہ خیر ہوین ‏ زمانہ سے نہین اسکا ہمین کوئی شکوا
بڑا ستم یہ ہوا جسکا ہمکو رونا ہے ‏ ہمارے ہاتھ سے اسلام ہو گیا رسوا
ہم اپنی ہائے تباہی کی کیا کرین تفصیل ‏ خلاصہ یہ کہ زمانے نے ہمکو لوٹ لیا
یہ حال زار تو ہم سب کا ہی علی الاجمال ‏ رہے وہ جنکا معزز خطاب ہی علما
تو انکی شان مین ہم کسطرح زبان کھولین ‏ بہت رفیع ہے انکا عوام سے طبقا
نہین ہے ہمین کوئی شک کہ انمین وہ ابرار ‏ ضرور قوم سے ہین مستحقِ مدح و ثنا
جو اپنی قوم کی تعلیم و تربیت کرکے ‏ ہمیشہ اوسکو دکھاتے ہین راستہ سیدھا
دکھایا کرتے ہین خود اتحاد کی راہین ‏ بتایا کرتے ہین نااتفاقیون کو بُرا
پڑھاتے رہتے ہین خلقِ محمدی کا سبق ‏ سُنایا کرتے ہین تہذیبِ نفس کا قصا
سدھارتی ہین وہ عادات اور خصائل کو ‏ سنوار دیتے ہین اخلاق کا وہ پیرایا
زبان مین ڈھونڈھے ہمین لفظ تک نہین ملتے ‏ کہ جیسا چاہیے ویسا ہوا ونکا شکر ادا
رہا یہ امر کہ ادن مین سے اکثر حضرات ‏ تو اونکا حال نہ پوچھو کہ کیا ہے اور کیسا
ہم ادنکے حال کی تشریح کرتے ڈرتے ہین ‏ گھسیٹ دین نہ کہین سُنکے کفر کا فتوے
بھلا بتائیے کسکی یہ شامت آئی ہے ‏ کہ اونکے مُنھ سے جہنم کا بن رہے گندا
یہ چاہتے ہین کہ ہم اونکا حال کچھ نہ کہین ‏ مگر بغیر کہے بھی رہا نہین جاتا
بہت ہی قابلِ افسوس اونکی حالت ہے ‏ کہ آنکھ والون کو آتا ہے دیکھکر رونا
تمام فرقون نے برپا کیا ہی آپس مین ‏ وہ معرکہ کی لڑائی کہ الامان کی ہی جا
خدا کو علم کہ ہنگامہ کیا ہو محشر مین ‏ یہین مچی ہوئی ہے اک قیامتِ کبرے
یہ حال ہو چکا ہی اور اوسپہ خوش ہین کہ سب ‏ تو دیکھکر متبسم ہین زیر لب عقلا
خیال کیجیے۔ انصاف شرط ہے آخر ‏ ہمارے واسطے یہ کسقدر ہے نازیبا
مخالفون کے مطاعن کا تو جواب دین ‏ کہ ہو رہا ہے خود اسلام پہ عجب حملا

نہ کچھ ثقالتِ الفاظ کا دھیان کرین
نہ کوئی اونکو ہو تشنیع وطن کی پروا

وہ چاہے کتنا ہی سخت و درشت کہہ جائین
وہ چاہے کیسا ہی سخت اعتراض ہو اُنکا

وہ خواہ لفظ ہون اونکی غلو لہای تفنگ
وہ خواہ زہرِ ہلاہل ہو اونکا ہر فقرا

کوئی یہ کہتا ہی جب تک رہیگا یہ قرآن
کسیطرح نہ مہذب بنے گی یہ دنیا

کہ جاہلانہ حکایات سے ہی یہ معمور
تعصُّبانہ خیالات پر ہی اسکی بنا

یہ کل کا ذکر ہے کیا کیا کہا نہ لوگون نے
خدا نہ پھر کبھی سنوائے یہ بُرا کلما

کوئی یہ کہتا ہے قرآن کی سب غلط احکام
جدید فلسفہ انکو روا نہین رکھتا

کسیکا قول کیا اسلام لغو ہی بالکل
کہ اسمین کچھ نہین شہوت پرستیونکے سوا

کسی نے اور جو بڑھ چڑھ کی اعتراض کیے
تو صاف بانیِ اسلام پر کیا حملا

زبان درازیان پھر ایسی ایسی دکھلائین
کوئی دقیقہ تو شاید اوٹھا نہین رکھا

مگر یہ باتین تو سن سنکے ہو رہین خاموش
ذرا حمیّت وغیرت ہماری دیکھئے گا

اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان دکھلائین
چھری لیے ہوے موجود ریتنے کو گلا

بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم
کوئی ہون اسمین ادانی ہون یا کہ ہون اعلیٰ

کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے
بگڑ گیا ہے ہمارا تو آوے کا آوا

خلاصہ یہ کہ زمانے کے دست برد سے اب
ہمارا حال وہ باقی نہین رہا کہ جو تھا

ہماری جبکہ یہ اولجھی ہوئی ہے بیماری
تو کیا ضرور نہین ہی کہ ڈھونڈھین کوئی دوا

بتائیے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت
تو ہمپہ فرض ہوا یا نہین علاج اسکا

ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین
سعی سے ہاتھ اوٹھا بیٹھین اسکے کیا معنے

یہ کیا کہ بیٹھ کے اپنے گھرونکے گوشونمین
بہائین آنکھ سے ہر وقت خون کی دریا

یہ کیا کہ رحمتِ خالق سے ہوکے بس مایوس
خلاف اسکے جو قرآنِ پاک مین آیا

نہ ہاتھ پانون ہلائین نہ کوئی فکر کرین
نہ اونسے کام لین فطرت نے جو دیے ہین قوا

یہ کیا حضیضِ جہالت مین بس گری تو گرے
سمجھ لین یونہین کہ ابتو محال ہے اوٹھنا

یہ کیا کہ جاری ہی رہنے دین اون خصائل کو
کہ جنکا عقل کے نزدیک ترک ہے اولیٰ

یہ کیا کہ نفسِ رزیلہ کی پیروی کرکے — اسیطرح سے رہین ہم اسیر حرص و ہوا

بڑھائین اور بھی نفسانیت کو کچھ اپنی — گھٹائین اور بھی وقعت کا اپنی کچھ پایا

یہ کیا کہ گتھیان آپس کی یون ہی رہنے دین — ہمارے کام مین جس سے غضب کا پیچ پڑا

یہی ہی ہمکو مناسب کہ اس زمانہ تک — بلا سبب بھی اوٹھایا کرین نیا فتنا

نہین ہمین نہین لازم کسیطرح ہے اب — کہ اک تو ہو چکے رسوا۔ کچھ اور ہون یہ سوا

اب اونکو جانے دین جو کچھ کہ ہو چکے جھگڑے — گذشتہ را صلوات احتیاطِ آیندا

کدورتون کو نکالین ہم اپنے سینون سے — سلے رہا کرین شیر و شکر کسطرح سدا

ہم ایک دوسرے سے پھر کرین وہ ہمدردی — ہمارے اگلے بزرگون کا جیسا تھا شیوا

خدا پہ رکھکے نظر اور دلون کو کرکے قوی — دکھائین اپنی ترقی مین ہمتِ اعلے

بلند ہمتین کرلین تو پھر ہے سب آسان — ہزار کوس کا دم بھر مین طے کرین رستا

پہاڑ آئے تو سینہ سے ریل دین اوسکو — اور ایک جست مین ہم پھاند جائین تس دریا

قدم سے ناپ دین کیسی ہی صعب ہو گھاٹی — مجال کیا کہ ہمین روک دے کوئی صحرا

ہمالیہ کو ابھی ہم اکھاڑ دین جڑ سے — پلٹ دین چاہین تو دریاے نیل کا دھارا

جب ایسے ایسے اہم کام ہو سکین آسان — تو ایسی ویسی بھلا دقتون کا تذکرہ کیا

کمر کو چست کسین ہمتین بلند کرین — قدم اوٹھائین اودھر صاف ہو جدھر رستا

سمجھکے ایسا کوئی کام اختیار کرین — کہ جس سے دین بھی حاصل ہوا اور ملے دنیا

نہ یہ کہ ایسا ہو دنیا مین انہماک ہمین — کہ بھول کر بھی نہ آئے کبھی خیالِ خدا

و یا ہون دین مین کچھ اسطرح سی مستغرق — کہ تنگ کرنے لگے ہمکو حاجتِ دنیا

ہمین ہے فرض معاش و معاد کی اصلاح — ملین یہ دونون تو البتہ پھر خوشی کی ہے جا

ہمارے ایسا تو پھر کوئی خوش نصیب نہین — یہ ہو تو نازشین جتنی کرین وہ سب زیبا

رکھین خواصِ طبیعی دہر پہ بھی نظر — کہ جو رہا ہے ہمیشہ سے شیوۂ عقلا

کرین خصائصِ فطری قوم پہ بھی نگاہ — کہ یہ ضرور ہے حسبِ ہدایتِ حکما

ضرورتون پہ زمانے کی خوب غور کرین — یہ خوب دیکھ لین چلتی ہے کس طرف کی ہوا

اصول یہ رہے رفتار کا ترقی کی
کہ مستقل ہو اگرچہ ہو تھوڑی آہستا

اوران مقاصد و اغراض کا طریقِ حصول
ضرور ہے کہ مہذب ہوا ور شایستا

تو یون تو صورتِ فہمنیہ ہین بہت لیکن
وقوع مین نہین آئین تو اونسے فائدہ کیا

مگر وہ شکل کہ جسپہ عملدرآمد ہو
ہمارے فہم مین ہی شکل ندوۃ العلما

یہی تو اسکی مرادین ہین مدعا ہین یہی
اسیکا شوق سے ندوہ اوٹھاتا ہی بیڑا

دلا رہا ہے یہ امیدین ایسی ہی دل کو
یہی اصول برتنے کا کرتا ہے وعدا

اسی کے ہاتھ سے پائینگے دولتِ جاوید
یہی دکھائیگا پھر ہمکو علم کی دنیا

یہی ہے وجہِ فلاح اور ذریعۂ اصلاح
یہی ہماری ترقی کا ہے بڑا زینا

عجب نہین ہے کہ ندوہ دکھا دے یہ اعجاز
ہماری قوم کے مردون مین آئے جان تازا

یہ اعتراض کہ پٹنہ کو اس سے کیا حاصل
کرو جو غور تو ایسا نہین ہے کچھ بیجا

جو بات سچ ہی وہ اپنی جگہ رہیگی سچ
مخالفین کا وہ قول ہو کہ ہو اپنا

یہ مسئلہ تو مسلّم ہے اک زمانہ سے
کہ خود ترقّیِ کل ہے ترقّیِ اجزا

فلاحِ ذاتیِ افراد بھی ضروری ہے
کہ یہ فلاح و ترقیِ قوم کی ہے بنا

ملاحظہ کرو اس مطمحِ نظر سے اگر
تو یہ غرض بھی کسی کی نہین ہے نازیبا

ریاضتین جو کرین ہم تو اوسکا پھل کھائین
یہ کیا کہ سعی کا ہمکو نتیجہ ہی نہ ملا

تو پھر وہ سعی ہماری ہے داخلِ حسنات
ہمارے نفع کا پہلو اگر نہین نکلا

روپے بھی نذر کرین کوششین بھی صرف کرین
ہمارے شہر کو کیا اسکا فائدہ پہونچا

مگر یہ مسئلہ ندوہ سے پوچھنے کا نہین
خود اہلِ شہر پہ واجب ہے سوچنا اسکا

یہ اعتراض اگر ہے تو خود ہمین پر ہے
جواب دہ نہین اسکا کسی طرح ندوا

ہمارا کام ہے خود ہمکو چاہیے ہے فکر
نکالین اپنی ترقی کا ندوہ سے شعبا

رہی یہ بات کہ وہ کون سا طریقہ ہے
کہ جس سے ندوہ سے کچھ بہرہ مند ہو پٹنا

جو ہین منافعِ دینی و دنیوی اسکے
ہمارے شہر کو بھی انمین کچھ ملے حصّا

تو اس خصوص مین ہوتی ہی یہ ہماری رائے
خدا کرے کہ سبھون کے ہون متفق آرا

که ایک مدرسه اس شهر مین بھی هم کھولین | اوسی طرح یه که ندوه نے ڈالی جیسی بنا
بعینه وه یهان هو طریقهٔ تعلیم | که مستفیض هین اب جس سے ندوه کے طلبا
یه اعتراض اگر هو که اسکے اخراجات | کهان سے هوگا اس افراط سے بهم چندا
تو یه مقام تردد نهین همارے لئے | شکسته حال بهت هے مگر هی پھر بٹنا
لحاظ کیجیے اس شهر کی طبیعت کو | مثال کے لیے کهنا پڑا همین اسکا
جب اهل شهر نے کھولا محمدن اسکول | تو چار سمت سے گویا روپون کا منه برسا
جهان که دین کی تعلیم هے فقط ضمناً | نهین تو پوری هے تعلیم دنیوی گویا
وهان تو شهر نے دریا دلی یه دکھلادی | چه جائے آنکه هو تعلیم دینیات اجرا
جهان بدرجهٔ اکمل هو دین کی تعلیم | جهان سے نکلین علوم و فنون کے دریا
جهان سے مجتهد عصر بنکے سب نکلین | جهان سے فاضل جید کا هو عطا تمغا
وه مدرسه که جو اس شان و اهتمام کا هو | معاونت نه کرے شهر اوسکی ممکن کیا
بقدر حیثیت اس مدرسه مین سب دینگے | کرینگے اوس په تو سب لوگ جان و مال فدا
غرض که مدرسه ایسا اگر کھلے کوئی | تو اوسکے چلنے مین همکو نهین ذرا شبها
هم اهل شهر گر اصلاح واقعی چاهین | تو بس یه رائے بهت هی هے انسب و اولے
اسی کی هم کرین تعمیل متفق هوکر | که پھر نه اپنی ترقی مین شک رہے اصلا
اور اوسکے ساتھ رهے یه خیال بھی هر دم | که وه نه فوت هو مقصد هی جو که ندوه کا
رفاه عام جو هے شرط اعظم اسلام | هر ایک مذهب و ملت کی جو هی اصل بنا
هم اس طرف سے نه غافل رهین کسی صورت | همیشه هم ته دل سے کیا کرین یه دعا
وه امر خاص جو مقصود اصل ندوه هی | خدائے پاک کرے اپنے فضل سے پورا
همیشه اسکو ترقی روز افزون هو | زیاده بڑھتا رهے اسکا چار سو شهرا

قطعه مصنفه سید عبد الحق سلمه خلف مولوی حافظ فضل حق صاحب آزاد رئیس بانکی پور

رهے آباد تیرا بوستان اے ندوة العلما | نه یه غنچے گلستان مین نه یه گل باغ رضوان مین

جو تقریریں سنیں اس گلشنِ شاداب میں آکر — کہاں ایسے ترانے نغمۂ مرغِ خوش الحان میں

وہ تاثیریں کہ جنسے زندۂ جاوید ہو انسان — یہاں کی پاک تقریر و تمیں ہوں یا آبِ حیوان میں

کہاں میں بے زبان یا رب کہاں یہ جلسۂ علما — وہ نسبت بھی نہیں پاتا جو ہو مور و سلیمان میں

ملے اک طفلِ مکتب کو اجازت نظم خوانی کی — یہ معنی ہیں کہ پھیلے شوق اطفالِ دبستان میں

جو کچھ دیکھا فرشتوں نے مرے دیکھا نہ خواب اسکا — بہت گل باغ میں دیکھے بہت شمعیں شبستان میں

نہیں ہیں جانیوالی یہ مقدس صورتیں دل سے — سراپا نور ہیں شمع ہدیٰ یہ اہلِ ایمان میں

نہیں ہم بھولنے کے حاکمانِ عدل پرور کو — ہے انکا ہم میں ہونا جان ہونا جسم بیجان میں

جدا ہو امتِ احمدؐ سے کیونکر امتِ عیسےٰؑ — پڑھا ہی آیۂ لَیْسُوْا سَوَاۗءً ہمنے قرآن میں

خدا وہ دن کرے کالج سی جب نکلیں تو ہم دیکھیں — کہ ہے دار العلوم اک مثلِ کالج ہم مسلمان میں



وظائف کی ضرورت

دار العلوم مین تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اِس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالتین ہی اِس قابل نہین ہے کہ اسپر قناعت کیجائے یا ہم اِسکو بطور نتیجۂ کامیابی ملک کے سامنے پیش کرین لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کیوجہ سے مدارس موجودہ مین وہ خاص امتیاز کی نظر سے دیکھی جاتی ہی اِسیواسطے چند دنونمین اِسکی شہرت ملک مین پھیل گئی اور ہر طرف سے طلبا نے دار العلوم مین داخل ہونیکی خواہشین ظاہر کین اور روز بروز انکی آمادگی بڑھتی جاتی ہی مگر مسلمانونکی حالت یہ ہی کہ اِنکا اکثر حصہ افلاس و تنگدستی مین مبتلا ہی تنی استطاعت نہین رکھتے کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلا سکین وہ اِسکے خواہشمند ہوتے ہین کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ اِنکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دار العلوم اُٹھائے اور دار العلوم مین کمی سرمایہ کیوجہ سے اتنی گنجائش نہین ہے کہ کثرت سی طلبہ کو وظیفے دیے جائین لہٰذا اِس بات کی حاجت ہی کہ جنکو خدا نے استطاعت عطا فرمائی ہی وہ منجملہ مصارف کثیرہ کے حسبۃً للہ ایک وظیفے کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرمائین تاکہ علما اور شرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کیوجہ سے جاہل رہی جاتی ہی انکے صرف سے پڑھ لکھ کر انکے واسطے صدقہ جاریہ بنجائین اور انکی عالی ہمتی ایک عملی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے جس سی اسلام کی عظمت اور مسلمانونکی شگفتگی حاصل ہونیکی توقع ہی۔

وظیفے کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہی جس سے مصارف سکونت و خورد و نوش وغیرہ پورے کیے جاتے ہین یہ مقدار ایسی نہین ہی جسکو ہماری روساخوشی سے انگیز نہ کرسکین ایسی تقریبین کثرت سے ہوتی رہتی ہین جنمین ہزار ہا روپیہ ایک دن مین اُڑادیا جاتا ہی پھر اِس سی نہ دینی فائدہ کی اُنکو توقع ہی نہ دُنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہی۔ اور اِسمین تو ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہی دنیا مین بھی نیکنامی اور آخرت مین بھی خداوند عالم کی خوشنودی اور حضرت صلعم کا تقرب اِس سی بڑھکر کون دولت ہی اور اس سے بہتر کیا مصرف ہوگا توجہ اور ہمت درکار ہے علاوہ اِسکے اُخوت اسلامی بھی اِسکو مقتضی ہی کہ جو لوگ اپنی بے استطاعتی سے علم حاصل نہین کرسکتے اُنکی دستگیری کیجائے حدیث مین آیا ہی کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یعنی اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہی جبتک وہ بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہی۔ لہٰذا روسای اسلام سے امید ہے کہ وہ توجہ فرما کر وظائف کے واسطے سرمایہ مہیا کردینگے تاکہ اُس سے غریب طلبا کی مدد کیجائے

قواعد رکنیت ندوة العلما

۱ ہر مسلمان کم از کم دو روپیہ سالانہ دینے پر ارکان ندوة العلما مین شامل ہو سکتا ہی عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہی۔

۲ ارکان ندوة العلما کے فرائض حسب ذیل مندرج ہین (۱) احکام شرع کا پورا احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد وارتباط کو بڑھانا (۳) ندوة العلما کے مقاصد واغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا۔

۳ روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوة العلما کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین اُنکو تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رائے دینے کا حق ہوگا۔ اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کے واسطے منتخب ہو سکین گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوة العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہون

۴ اراکین کو وہ کتابین جو اُنکی رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہین پوری قیمت پر اور سالِ رکنیت کی کتابین باستثنای روداد کے نصف قیمت پر مل سکین گی۔

اطلاع

جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ سے دار العلوم کے درجۂ ادنا کا افتتاح گولہ گنج لکھنؤ مین ہو گیا ہی اِس مین وہ طلبا لیے جاتے ہین جو فارسی مین کافی استعداد رکھتے ہون اور اُنکی عمر پندرہ برس سے زیادہ نہو۔ جو دار الاقامہ مین رہکر پڑھنا چاہتے ہین اُنسے بابت مصارف خورد و نوش و قیام کے پانچ روپیہ ماہوار لیے جاتے ہین جو شخص مدرسے مین داخل ہونا چاہتا ہو اُسکو دفتر ندوة العلما لکھنؤ سے پہلے قواعد داخلہ منگوا کر دیکھ لینا چاہیے۔

ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم

روداد

اجلاس ہشتم ندوۃ العلما

منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۵-۶-۷-۸
دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء روز پنجشنبہ-جمعہ-شنبہ-یکشنبہ واقع کلکتہ-

حسب ایمای

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما



محمود المطابع نیولی میں چھاپی گئی



ای غنی ذاتِ تو از اقرار و از انکارِ ما	بی نیاز از ما و از پیدائی و ظہارِ ما
نی بہارت ہستی ما نی خزانت نیستی	ای بہارت بی تعلق از گل و از خارِ ما

ایاک نعبد وایاک نستعین نصلی ونسلم علے سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

ندوۃ العلما کا آٹھوان سالانہ جلسہ ہندوستان کے دار السلطنت کلکتہ مین ہوا۔ کامیابی سے ہوا یا ناکامی سے اِسکا فیصلہ وہ حضرات کر سکتے ہین جو اِس جلسے مین موجود تھے یا جو اِس کارروائی کو ملاحظہ فرمائین گے۔

نشیبی صوبے کے حالات بالائے ہند کے حالات سے بہت کم مِلتے جُلتے ہین مردم شماری کے رو سے مسلمان اِس صوبے مین کچھ کم نہین ہین۔ مگر افسوس ہے کہ جس بلا مین عام طور پر مسلمانان ہند گرفتار ہین اسمین انکا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ سخت حیرت انگیز بات ہے کہ بنگالی ہندو انکے دوش بدوش ہر حیثیت سے ترقی کرتے اور یہ روز بروز گرتے جاتے ہین۔ بنگالی ہندوون نے صرف مغربی علوم وفنون مین ترقی نہین کی بلکہ اپنے مذہب اور اپنی زبان کو اس درجہ فروغ دیا ہے جسکو خیال کر کے حیرت ہوتی ہے۔ بنگلہ زبان کو اُنھون نے اپنی قومی زبان سمجھ کر علوم وفنون کے ذخیرون سے مالامال کر دیا ہے

اور اسپر قناعت نہین کی ہر روز انکا قدم آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اِسکے برعکس ہمارے مسلمان بھائیون کی یہ حالت ہی کہ وہ ہر حیثیت سے گرتے اور قدم پیچھے ہٹاتے جاتے ہین۔ سیکڑون بنگالیون کا ہم نام سُنتے ہین جو نئے نئے مضامین پر کتابین لکھتے ہین اور انھین کے دوش بدوش مسلمانان بنگالہ اپنے اسلاف کے علمی ذخیرون سے کام لینے کی بھی قابلیت نہین رکھتے۔

یہ کسقدر افسوس کی بات ہی کہ جسکی قومیت کی بنیاد مذہب اور صرف مذہب پر ہو اور جسکا مذہب تمام دنیا کے مذہبون سے اپنی پاک اور مقدس تعلیم کے لحاظ سے ممتاز ہو اور جسکے عملدرآمد سے ہمارے اسلاف معراج ترقی پر پہونچ چکے ہون اور اپنے علمی و روحانی زور و قوت سے ایک عالم کو دنگ کر دیا ہو اُنکے اخلاف ایسی پستی اور جہالت مین پڑے ہون جنکو اپنے سر و پا کی خبر نہ ہو۔ اور وہ قومین جنکے مذاہب کی بنیاد صرف رسوم اور اوہام پر ہو جنکی زبان علوم و فنون کے ذخیرون سے خالی ہو اور جنکی قوم مین ترقی کا کوئی نمونہ موجود نہ ہو وہ اپنی کوشش سے چند دنون مین اسقدر ترقی کر جائین جسکو ترقی یافتہ قومین بھی تعجب کی نگاہون سے دیکھتی ہین۔

لطف یہ ہے کہ کلکتہ۔ ڈھاکہ اور چاٹگام وغیرہ بنگال کے بڑے بڑے شہر و نمین گورمنٹ کی مہربانی سے پانچ مدرسے عربی تعلیم کے لیے موجود ہین اور جہان تک ہم کو دریافت ہوا ہے ایک لاکھ چھ ہزار روپے سالانہ انپر صرف ہو رہا ہے جسمین سے پچاس ہزار روپے گورمنٹ شاہی خزانے سے دے رہی ہے اور چھپن ہزار روپے محسن فنڈ سے وصول ہوتے ہین علاوہ اسکے ہندوستان کے جس عربی مدرسے کو جا کر دیکھیے اسمین بہ نسبت دوسرے ملک کے باشندون کے بنگالی طلبا زیادہ نظر آئینگے مگر اِسکا خاطر خواہ نتیجہ نہین نکلتا۔ ملک کی آب و ہوا کا اثر ہندوؤن اور مسلمانون پر یکسان پڑنا چاہیے تھا مگر انمین جو فرق ہے وہ بشکل قیاس مین آسکتا ہے۔

اِن تمام حالات کو پیش نظر رکھنے کے بعد اِسکا اندازہ بآسانی ہو سکتا ہے کہ ایسے مقام پر ندوۃ العلما کا لوگون کو علےالرغم اپنی طرف متوجہ کر لینا اور اپنی صدا کا انکے کانون مین ڈال دینا باعتبار موجودہ حالت کے اُسکی بہت بڑی کامیابی ہے ورنہ جس کامیابی کو ہم کامیابی سمجھتے ہین وہ اگر برسون مین بھی ہو تو سمجھنا چاہیے کہ آج ہوئی۔

ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے دینی و دنیوی بہبودی کے لیے جہان تک ہمارے امکان اور طاقت مین ہے کوشش کرین اور صبر و استقلال کے ساتھ تمام مزاحمتون اور رُکاوٹون کو دفع کرین خدا کی مہربانی ہوگی تو ہم کامیاب ہونگے ورنہ اِسکی شکایت کیا؟ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار مین آئے۔ مسلمانون کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ فکر و تدبیر کے ساتھ خدا کی عنایت پر بھروسہ رکھین اگر ہماری نیت اچھی ہے تو ہمکو امید ہے کہ وہ ہماری کوششون مین برگ و بار پیدا کرے گا اور ہم کبھی نہ کبھی اپنے مقاصد کو پورا ہوتے ہوئے دیکھین گے وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔ تاہم اہمین کچھ شک نہین کہ کلکتہ مین ندوۃ العلما کا اجلاس ہشتم بہت وسیع پیمانے پر ہوا۔ چار ہزار مسلمانون سے کم کسی جلسہ مین شریک نہین ہوئے۔ علاوہ اِسکے معمولاً اجلاس تین دن ہوا کرتے تھے کلکتہ مین داعیان جلسہ کے اصرار سے چار دن تک جلسے ہوتے رہے اور چوتھے دن دوپہر کو ختم ہو جانا چاہیے تھا مگر لوگون کے مزید اصرار سے شب کے لیے خاص طور پر صاحب کمشنر بہادر پولس سے اجازت لیکر وعظ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اِس سے اس دلچسپی کا اندازہ ہو سکتا ہے جو مسلمانان کلکتہ کو پیدا ہو گئی تھی۔ آخر مین مولوی سید شمس الہدی صاحب ایم اے وکیل ہائی کورٹ نے جو تقریر ارکان ندوۃ العلما کے شکریے مین کی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ قبل انعقاد جلسہ کے کلکتہ کے باشندون کو کم فرصتی کی وجہ سے اسکا موقع نہین ملا تھا کہ وہ ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض پر اچھی طور سے غور کرتے جلسے کے ہونے سے انکی آنکھین کھلین اور انکو اپنی پس ماندگی کا سخت افسوس ہوا

اور وہ سمجھے کہ ندوۃ العلما کیا چیز ہے اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔
ہمین ہمکو تھوڑی سی مدد مخالفین ندوۃ العلما سے بھی ملی جنھون نے ایک سال تک مسلسل دعات و واعظین کے ذریعے سے ندوۃ العلما کو نقصان پہونچانے کی کوششین کین اور رسالون کے لکھوانے اور چھپوانے اور تقسیم کرنے مین بے اندازہ روپیہ صرف کیا اسواسطے کہ انکی اس کارروائی سے اگر دو چار نافہمیدہ ندوۃ العلما سے منحرف ہوئے تو سو دو سو نے اسکے مقاصد و اغراض پر غور کرنے کی تکلیف برداشت کی اور انکے دلون مین اسکے ساتھ ہمدردی پیدا ہوگئی۔ اگر یہ بزرگ کلکتہ مین اسقدر شور و غوغا نہ کرتے تو اسکی امید نہ تھی کہ دارالامارۃ کے باشندے جنکو تجارت کے اشغال یا اغراض ذاتی کی کشاکش سے دم لینے کی بھی مہلت نہین ندوۃ العلما کیطرف اتنی بھی توجہ کرتے۔
یہ امر نظر انداز کرنے کے قابل نہین ہے کہ کلکتہ باوجودیکہ پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے دور تر مقام ہے تاہم صوبجات مذکورہ کے علما کثرت سے شریک جلسہ ہوئے اور انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن نعمانیہ لاہور و انجمن معین الندوہ امرتسر و شملہ و پانی پت و بانکے پور و اسلام پور و مونگیر و مدرسہ احمدیہ آرہ و دیگر انجمنہاے اسلامیہ کے وکلا خصوصیت کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ جناب مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ جو خانقاہ سے نکلنے کے عادی نہین ہے صرف جلسے کی شرکت کو تشریف لے گئے تھے جناب ممدوح کے صاحبزادے مولوی شاہ حبیب الحق صاحب بھی شریک جلسہ تھے جو جناب شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ مخدوم الملک شرف الدین احمد بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہین۔
جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد اس سال بھی تشریف نہین لا سکے مگر جناب ممدوح نے جن الفاظ مین اپنی مجبوری ظاہر فرمائی ہے وہ قابل

لحاظ ہین۔ مولانا کرامت علی صاحب جونپوری رحؒ کے خاندان نے بھی ندوۃ العلما کے ساتھ تحریر کے ذریعے سے اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے مولوی محمد محسن صاحب جونپوری اور مولوی عبدالرب صاحب کی تحریرین شائع ہوچکی ہین افسوس یہ ہے کہ جس زمانے مین جلسہ تھا مولوی عبدالرب صاحب چشم وچراغ خاندان کرامت اپنے وطن مالوفہ مین تشریف رکھتے تھے چونکہ ایک مدت کے بعد وطن کو معاودت فرمائی تھی اسوجہ سے جلسے کی شرکت کو معًا واپس نہین جاسکے۔

حکام نے بھی کچھ کم مدد نہین دی۔ پولس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر پولس ہرروز جلسے مین شریک ہوتے تھے اور صاحب کمشنر بہادر بھی چوتھے دن شریک ہوئے اور بہت دلچسپی کے ساتھ تقریرین سُنین اور جب انسے یہ خواہش کی گئی کہ ایک وقت کے لیے اور اس بات کی اجازت دین کہ اس مقام پر جلسہ کیا جائے تو اسکو بہت خوشی سے منظور فرمایا۔ جلسے کے بعد خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ نے جب تعارف باہمی کے لیے علما کو اپنی کوٹھی پر دعوت دی تو سر فرانسس میکلن چیف جسٹس ہائیکورٹ و آنربیل مسٹر ریلی ممبر لیسلٹیو کونسل و دیگر ججان ہائیکورٹ و شاہزادگان خاندان میسور و اودہ اور اکثر معززین کلکتہ اسمین تشریف لائے اور بہت اخلاق و مہربانی سے ملے اور ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔

مذکورۂ بالا واقعات کو پیش نظر رکھ کر ہر شخص اس بات کا فیصلہ کرسکتا ہے کہ مجموعی حالات کے اعتبار سے کلکتہ مین ندوۃ العلما کو ناکامی نہین ہوئی۔

آغاز کارروائی جلسہ و مختصر کیفیت انتظام

اجلاس ہفتم منعقدہ عظیم آباد پٹنہ کے بعد ہی مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما کو اس بات کا خیال دلایا گیا کہ آیندہ اجلاس کا کلکتہ مین انتظام کیا جائے۔ اسی خیال سے مولوی شاہ نظام الدین

جھجھری کلکتے تشریف لے گئے اور وہان کے لوگون پر ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض ظاہر کیے جنکو سُنکر روسائے کلکتہ نے اپنی ہمدردی ظاہر کی اور معین الندوہ کے نام سے ایک مجلس قائم کی جسکے سکریٹری خان بہادر مولوی بدرالدین حیدر صاحب اور صدر انجمن نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے منتخب ہوئے۔

اس مجلس کے ممبرون مین حاجی نور محمد زکریا سیٹھ۔ مسٹر ابوالحسن خان صاحب جج حاجی عبدالرزاق صاحب۔ حاجی بخش آلہی صاحب۔ حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی زاہد حسین صاحب اور مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری روسا و علما داخل ہوئے اور اس مجلس نے ۴۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو آیندہ اجلاس کے دعوت دی اور انتظام دعوت کے واسطے ایک اور مجلس قائم کی جسکے ناظم مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور صدر انجمن انریبل مسٹر جسٹس سید امیر علی صاحب سی۔ آئی۔ اے اور نائب صدر انجمن نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مولوی ابوالحسن خانصاحب جج۔ مولوی ابوالفضل عبدالرحمن صاحب جج۔ مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ اور حاجی نور محمد ذکریا صاحب سیٹھ وغیرہ عمائد کلکتہ منتخب ہوئے۔ اور نائب ناظم مولوی سید ابوظفر صاحب دہلوی مترجم ہائی کورٹ قرار دیے گئے۔

اس مجلس نے تحصیل چندۂ میزبانی اور انتظام دعوت کی کارروائی شروع کردی منجملہ ممبران مجلس کے مسٹر غلام حسین عارف صاحب۔ مولوی سید ابوظفر صاحب۔ مولوی عبدالماجد صاحب۔ مولوی زاہد حسین صاحب۔ حافظ سید محب الحق صاحب بانکےپوری اور مولوی عبدالقدیر صاحب ام۔ اے نے بہت توجہ اور کوشش سے اپنے فرائض ادا کیے۔ اسی زمانے مین مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فرزند و جانشین مولانا شاہ امانتہ اللہ صاحب مرحوم اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کلکتے تشریف لے گئے ان حضرات کے تشریف لیجانے سے مذکورۂ بالا حضرات کی سرگرمی مین اور بھی ترقی ہوئی اور کلکتے کے متعدد

مقامات پر مولوی شاہ ابوالخیر صاحب موصوف کے وعظ ہوجانے سے باشندگان کلکتہ کو ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض سے واقف ہونے کا اچھا موقع ملا۔

مجلس کو رنے بعد غور و فکر کے ۲۲-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ مطابق ۵-۶-۷-۸ دسمبر روز پنجشنبہ۔ جمعہ شنبہ یکشنبہ چار تاریخین اجلاس کیلیے مقرر کین اور انھین تاریخون کو ارکان انتظامیہ ندوہ نے بھی پسند فرمایا اور حسب معمول اشتہارات و خطوط کے ذریعے سے مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما اور مجلس انتظامیۂ دعوت نے ان تاریخون کا اعلان کیا اور علما۔ رؤسا اور حکام کو دعوت دی۔ ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ باوجود کوشش بلیغ کے جمع و خرچ چندہ میزبانی اور فہرست چندہ دہندگان اور کیفیت انتظامی اب تک ہمکو نہین ملسکی اسواسطے ہم ارکان ندوۃ العلما کو مذکورۂ بالا امورمین سے کسی امر کو دکھا نہین سکتے۔

نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبۂ بنگال کی خدمت مین بھی دعوت بھیجی گئی تھی اور جناب ممدوح کے اخلاق و مہربانی سے اِس بات کی امید تھی کہ وہ خوشی سے اِس مجلس مین شرکت فرمائین گے مگر جلسے کے چند روز پیشتر جناب ممدوح سخت علیل ہوگئے اور اسی وجہ سے آپ کو اپنے پروگرام مین بہت کچھ ردو بدل کردینا پڑا صحت یاب ہونے کے بعد دارجلنگ سے جسدن کلکتے تشریف لائے ہین اُس روز بھی آپ کے چہرے سے علالت کے آثار نمایان تھے اور جب آپ سے عرض کیا گیا کہ ندوۃ العلما کے اجلاس شروع ہونے کے دو ہی ایک دن باقی ہین تو آپ نے افسوس کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ ڈاکٹرون کے مشورے سے چند روز تک وہ کسی عام جلسے مین شریک نہین ہوسکتے۔ اِسکے بعد جناب ممدوح کے پرویٹ سکریٹری نے حسب مندرجۂ ذیل چھٹی کے ذریعے سے اس معذرت کو ظاہر فرمایا۔

ترجمہ چھٹی صاحب پرویٹ سکریٹری نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

صوبہ بنگال بنام سکریٹری مجلس انتظامیہ دعوت مورخہ ۲ سیمبر ۱۹۰۰ء

جناب من

آپکی چٹھی کے جواب مین - مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے تاسف کو اِس امر کی نسبت ظاہر کرتا ہون کہ وہ اِس قابل نہین ہین کہ آپکی کمیٹی کے حسب خواہش جلسے مین شریک ہوسکین - ہز آنر اپنے زمانۂ حال کی علالت کے سبب سے ضرورتًا مجبور ہین کہ جہانتک ممکن ہو سردست پبلک کاروبار کو ملتوی رکھین -

مین ہون

آپکا وفادار

جے اسٹیلی

مذکورۂ بالا چٹھی کے علاوہ مسٹر جسٹس اسٹونیز مسٹر آئی انگلس لفٹنٹ کرنل رینکیگ مسٹر اے بڈلر مسٹر جے آف فینلی مسٹر بی ال گپتا و دیگر حکام و معززین کی چٹھیان معذرت و ہمدردی کی موصول ہوئین جنکی نقلین انگریزی روداد کے ساتھ شایع ہونگی - یہان صرف خان بہادر مولوی عبد الجبار خان صاحب سی - آئی - اے مدار المہام بھوپال اور نواب فخر الدولہ سر امیر الدین خان صاحب بہادر رئیس لوہارو وسپرنٹڈنٹ مالیرکوٹلہ اور نواب یسین محمد خان صاحب بہادر رئیس بھوپال کے خطوط کا اقتباس ذیل مین کیا جاتا ہے -

خان بہادر مولوی عبد الجبّار خان سی - آئی - اے مدار المہام ریاست بھوپال

"آپکا خط مورخہ ۲۰ ماہ حال درباب شرکت جلسۂ ندوۃ العلما واقع کلکتہ موصول ہوا ممنون یادآوری فرمایا - چونکہ مجکو اپنے عہدہ کے کامون سے مطلق فرصت نہین ہے اِسلیے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ اپنی معذوری ظاہر کرنی پڑتی ہے معاف فرمائیے "

نواب فخر الدولہ سر امیر الدین خان بہادر رئیس لوہارو وسپرنٹڈنٹ مالیرکوٹلہ

"بوجہ ہونے ریاست کورٹ آف وارڈس وعدیم الفرصتی ازکارہای مرجوعہ فرصت نہین ہے۔ خداے تعالےٰ اِس جلسے کو مبارک وہمایون فرماوے"

نواب یسین محمد خان بہادر رئیس وجاگیردار بھوپال

"مین اِس مجلس مین شریک ہونے کو فخر ومباہات جانکر حاضر ہوتا لیکن افسوس یہ ہے کہ امسال بوجہ مندرجۂ ذیل مین قاصر ہون اعنی رمضان المبارک مین مین ایسا مضمحل ہوجاتا ہون کہ گھر سے باہر نکلنا بھی دوبھر معلوم ہوتا ہے اور جلسے کی تاریخ ۲۶ شعبان ہے اگر وہان آیا تو کلکتہ کی واپسی پر ماہ صیام کا چاند مجھے عین کلکتہ مین دیکھنا پڑے گا یا راہ مین بہرحال دو صورتین ایسی ہین جو بعض میرے ضروری انتظام ماہ صیام کے منافی ہین اسلیے نہایت افسوس کے ساتھ معافی چاہتا ہون"

اقتباس خطوط علماے کرام

علماے کرام مین سے جو حضرات کسیوجہ سے تشریف نہین لاسکے اور اُنھون نے اپنے شریک نہ ہونے پر اظہار افسوس فرمایا ہے انمین سے چند نامور حضرات کے خطوط کا اقتباس ذیل مین درج کیا جاتا ہے تاکہ لوگون کو اس بات کا موقع نہ رہے کہ وہ اِن حضرات کے شریک نہ ہونے کو دوسرے اسلوب پر دکھائین۔

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن

یہ خاکسار کو شرکت جلسۂ کلکتہ مین کچھ عذر نہین مگر مدارالمہام صاحب بہادر کے اجازت پر موقوف ہے کل انشاء اللہ تعالےٰ اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر ندوہ کا حال بیان کرونگا اور اپنی شرکت کے بارے مین بھی عرض کرونگا جو کچھ فرمائینگے

اُس سے آپکو مطلع کرونگا آج للعہ رچندہ کرکینت اپنے اور عزیزی مولوی امانتہ اللہ کیطرفسے بذریعۂ منی آرڈر روانہ کیے ہین"

مولانا انوار اللہ خان صاحب بہادر اُستاد حضور نظام دکن

"مجبوری یہ ہے کہ صاحبزادۂ بلند اقبال حضور پُر نور خلد اللہ ملکہ کی تعلیم مجھ سے متعلق ہے اور دوسرے مولوی صاحب جو شریک تھے وہ وطن چلے گئے ہین ایسے موقع مین رُخصت ملنا ممکن نہین اِسلیے درخواست رخصت بھی بیفائدہ ہی میرے خیال مین کوئی تدبیر رخصت حاصل ہونے کی نہین آتی اِسلیے معافی چاہتا ہون"

مولانا محمد عبد الحق صاحب قاضی ملک محروسہ بھوپال

"میرے سپرد ایسا اہم کام ہی جسکی وجہ سے اِسقدر فرصت نہین ملسکتی کہ شہر سے باہر جاسکون اِسلیے حاضری سے معذور و معافی کا خواستگار ہون اور یہین سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی اس جلسۂ اسلامیہ کو اپنے مقاصد حسنہ مین کامیاب فرمائے زادالمرام کرے"

مولوی عبد الرب صاحب جانشین مولانا حافظ احمد صاحب جونپوری رح

"میرا مصمم قصد تھا کہ مین شریک جلسہ ہون مگر کیا کرون مجبور ہون کیونکہ مین آجکل جلال پور مین ہون اور اسوقت تک فرصت ملنا محال ہے معاف فرمائیے گا۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد دکن

"رخصت ملنے کی توقع نہین اِسلیے شاید کلکتے نہ پہونچ سکون لیکن اپکی مرتبہ ندوہ مین اعلان کردیجیے کہ مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ سب چھوڑ چھاڑ کر ندوے کے آستانے پر آبیٹھون اور اپنی تمام عمر اُسکی خدمت مین صرف کرون۔

نقل تهنیت نامہ از جانب سادات و مشائخ گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم

الحمد للہ مبدع الافراح ومزیل الاتراح الذی من علی الامۃ المحمدیۃ بانعقاد الندوۃ الندیۃ وانعم بہا علی مسلمی الدیار الہندیۃ لینالوا بذلک السعادۃ الابدیۃ والمحامد السرمدیۃ والمقاعد العندیۃ وللہ الحمد اذ الھم بذلک خواص عبادہ من العلماء الربانیین والاطباء الروحانیین فقاموا لحمل اعباء تلک المشاق علی ساق فی طاعۃ مولاھم الکریم الخلاق وذلک لدفع الشقاق والنفاق وجلب الوفاق والاتفاق وانتشار علوم الشرعیۃ واحیاء ما اندرس من العلوم العربیۃ والادبیۃ وتعلیم فنون الصنعیۃ اذ بہا صلاح العباد والبلاد وردع ما شاع من انواع الفساد من اھل العناد فی الحاضر والباد فللہ درھم وشکر سعیھم واعانھم علی بلوغ المراد وصلی اللہ وسلم علی الحبیب الجلیل محمد ن الذی قال علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وعلی آلہ وصحبہ الذین اقاموا الامۃ علی سواء السبیل وتابعیھم الی یومنا ھذا جیل بعد جیل وبعد نھدی جزیل السلام بمزید التحیۃ والاکرام الی حضرۃ صدر ذلک المقام والاشراف من بنی ھاشم ابن عبد مناف الکرام والمشائخ العلماء الاعلام ھداۃ الانام والرؤساء العظام وکافۃ اخواننا من اھل الاسلام الذین وفدوا من کل فج عمیق الی ذلک المجلس الشریف العالی المنیف لاقامۃ السنۃ السنیۃ ونصر الشریعۃ الغراء البھیۃ وصلاح الامۃ واعلاء الکلمۃ وھدایۃ الخلق الی مکارم الاخلاق التی امر بہا صاحب التاج والبراق وازلف بہا العباد الی رضا الکریم الخلاق فھنیئاً لقائمی تلک الندوۃ بھذہ الخلال النبویہ والھمم العلویۃ مع تحملھم اذیۃ کل ظالم وغاشم ولا تاخذھم فی اللہ لومۃ لائم اذ لھم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ وسجیۃ مستحسنۃ فھم مصابیح الظلام ورونق اللیالی والایام وکم فیھم من خلاصۃ البضعۃ الطاھرۃ ذوالمناقب

الفاخرة من ابناء الحسنين الحائزين السيادة العظما وشرف الحسنيين ظهرت بركاتهم فى العالم ظهور الشمس الضاحيه وحازوا ببنوة النبوة كل مرتبة عالية براهم الله تعالى نجوما للهداية ورجوما للغواية يسارعون فى الخيرات وهم لها سابقون اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون وقيل فيهم من بعض محبيهم **شعر** لله قوم اذا احلوا بمنزلة ۞ حل الرضا وسير الجود ان ساروا ۞ تحيى بهم كل ارض نيزلون بها ۞ كانهم ببقاع الارض امطار ولا بدع ان حسدهم شرذمة قليلون وجحد فضلهم المنكرون وافترا عليهم المفترون ساء ما يعملون وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون الا ان انه قد سبق فى الازل هل الفضل والمجد محسودون ورعاع الجهلة مهملون كما قيل **شعر** ان العرانين تلقاها محسدة ۞ ولا ترى للئام الناس حسادا ۞

هذا ونهنى علماء كلكته واعيانها وساير اخواننا المسلمين من سكان تلك الديار بانعقادهم هذه الجلسة المقدسة وبما منحهم الله من خدمة العلما ولقائهم وتاييدهم للدين المتين واحياء سنة سيد المرسلين فهنيألهم بهذا الفوز العظيم والاجر الجسيم والنعيم المقيم والرجا من المولا الكريم ان يوفق جميع المسلمين لاعانة الندوة السنية ولا يحرم القوم بركاتها الدينية والدنيوية صانها الله من الفتن والمحن وحفظ وايد اركانها وشيد بنيانها بجاه نبيه الكريم ورسوله العظيم والرجا فى الله جميل وهو حسبنا ونعم الوكيل وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔

من اقل الاراكين العاجزين عبد الرحمن بن جعفر مولاخيلة الحسينى والسيد نور الدين الرفاعى والسيد عبد الله بن صالح العلوى الحضرمى والسيد عبدروس بن على القادرى والحافظ عبد الرحيم المدرس والحكيم المولوى قمر الدين ناظم ۞ والحافظ السيد حسين الدين ۞ والجمعدار سليمان بن محمد على الرومى وكافة الاراكين۔

قصیدہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتیکر ساکن بمبئی

انما الدین النصیحۃ فرحم اللہ امرأ وعی فاوعی

حمدا لمن قلد الاحکام والحکما ۔ وصیّر العلم اصل المجد والعلما
فزین الناس علما یهتدون به ۔ وعین السیف فیهم قاضیا حکما
ثم الصلوة من الرحمن دائمة ۔ علی النبی الذی قد جاءنا بهما
محمد خاتم الرسل المبشر من ۔ احیی بسنته الاحیاء والامما
والآل والصحب ثم التابعین لهم ۔ اهل الحمیة فیما بینهم رحما
من کل سیف اقام الدین قائمه ۔ وکل نجم به ضاء الوری حکما
وبعد یا معشر الاسلام مالکمو ۔ لا تشعرون وان الخطب قد عظما
عفی دیار علوم الدین قاطبة ۔ نسیج الدبور واریاح جرت نقما
یا للمدارس اضحت وهی دارسة ۔ یا للمکاتب تبکی العلم والعلما
اما سمعتم بکاها وهی صارخة ۔ صراخ ثکلی علی مولودها اخترما
هذی المشاعر ضیم الدهر عطلها ۔ وردوا ردها غیضا وما کظما
هذی الشعائر لم تبق الصروف بها ۔ مقدار عشر العشیر الوزن والقیما
وارحمتاه لارض الدین ینقصها ۔ ریب المنون ممدا سیلها العرما
وارحمتاه لدین قل عصبته ۔ من کل حام حماه راسخ قدما
وارحمتاه لدین لات عدته ۔ فمد بالنهب ایدی عصبها الخصما
وارحمتاه لدین قال نادبه ۔ واللرجال وواسیفاه واقلما
یا للبقیة صونوا الدین تنتصروا ۔ یصونکم ویرد المجد والحشما
انی محذرکم من وقع واقعة ۔ یمسی الولید الد بها هیبة هرما

الاخذ واحذ كم في كل آونة ... فما اتقى النار الا الكيس خرما

و وثقوا عروة الاسلام اوهنها ... تفرق فيكم قد حل مخترما

هذي اختلافاتكم كم شخصت بكم ... وسفهت عرب الاسلام والعجما

اليس اكمل هذا الدين ربكم ... اما اتم عليكم فضله النعما

ياليت شعري ففيما ذا اختصامكم ... وما الذي بعده ترضونه حكما

كم ذا التنازع ريح العز اذهبها ... كم ذا التشاجر ويحا انتم السدما

اكم ذي الفتاوى وكم تكفير اخوتكم ... كم ذا التشاتم واذلاه واندما

هذا الذي فت الاسلام نهضته ... هذا الذي قصر الاعزام والهمما

هذا الذي حير الاحرار ترقية ... هذا الذي غير الاخلاق والشيما

الله الله كونوا اصدقاء كما ... كانت معاشرةً اسلافنا القدما

الله الله انكنتم لهم خلفا ... فتابعوهم مع الاحسان لاجرما

و ثقفوا اودا الاحداث تربية ... حتى تقوم بهم سوق الكمال نمى

ضيعتموهم اذا الاقوام غيركم ... حازوا الفنون وفاقوا في النهى حكما

الا م هيهات عنهم تغفلون وكم ... لا ترقبون لهم الا ولا ذمما

غدا سيسئل كل عن رعيته ... فما جوابكم يا معشر العلما

هذا بلاغ فيا قوم اسمعوه وعوا ... و يرحم الله من اوعاه معتزما

ثم السلام على من لاذ متبعا ... هدى النبي بحبل الله معتصما

هذا ما اهدى الله لنظمه عبده السقيم الاحقر احمد الجيتكري عفا الله عنه لينوب عني في الاحتفال الثامن لجمعية ندوة العلما بارك الله في مساعيهم الجميلة ويسر لهم الفوز بمقاصدهم الجليلة وارجو من بعض حضار المجلس ان يمن علي بانشادها فيه نيابة عن داعية الله

فی عون العبد مادام العبد فی عون اخیہ وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

حررہ فی شعبان عبدہ احمد الجیتکر عفی عنہ

۵۵
من بمبئی محلۃ القاضی القدیم نمبر

جلسہ عام

روز پنجشنبہ ۲۳ شعبان ۱۳۱۹ھ

پہلے سے یہ امر قرار پا چکا تھا کہ جلسہ عام تین روز تک دن کو منعقد ہو اور یکشنبہ کو شب مین کیا جائے۔ اِس قرارداد کے موافق ایک بجے دن سے جلسہ شروع ہوا نشستگاہ مین چار ہزار کرسیان بچھائی گئی تھین وہ سب بھر گئین اور صدہا آدمی کھڑے کے کھڑے رہگئے۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجود دار العلوم نے سورۂ دھر کی تلاوت کی جس سے تمام جلسے پر سناٹا چھا گیا اور بیخودی مین لوگون نے کلام مجید کی مقدس آیتین سُنین۔

اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تحریک کی کہ اِس جلسے کے صدر نشین مولوی مفتی غلام رسول صاحب امرتسری عُرف مفتی رسل بابا صاحب قرار دیے جائین۔ تحریک فرماتے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

حضرات! ہمارے جلسے کے حقیقی اور معنوی صدر انجمن حضور پُرنور خود بدولت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکی غُلامی پر ہم سب کو فخر ہے اور یہ اِسی کی کوشش ہے کہ ہر دیار د

امصار سے اور تمام اسلامی طبقون سے علما مشائخ۔ روسا۔ ملازمت پیشہ اشخاص اپنے اپنے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدون۔ خانقاہون۔ دولتخانون۔ کارخانون اور آفسون سے اُٹھ اُٹھ کر کشان کشان یہان تشریف لائے ہین حالانکہ یہ نہ کوئی شاہی دربار ہے اور نہ شادی بارات کی تقریب ہی نہ ناچ رنگ کا جلسہ ہے نہ اِس مقام پر کسی دُنیوی فائدے کی اُمید ہے۔ پھر اپنے اپنے مشاغل اور کاروبار کو بند کر کے یا کم سے کم آہین نقصان ڈالکر مصارف کثیر اور مشکلات سفر کو برداشت کر کے دور دراز حصص ملک سے اِن بزرگون اور بھائیون کا یہان تشریف لانا کسی خاص سبب سے ہونا چاہیے۔ یہ پُر زور کشش جسکے اثر سے مسلمانون کے کسی طبقے کے لوگ نہین بچ سکے ہمارے حضور عالیجاہ کی حقیقی اور معنوی صدارت سے پیدا ہوتی ہے جنکے نام لیوا تمام کلمہ گو ہین اور وہ اِسی امید پر جیتے ہین اور اِسی حیثیت سے سب مسلمان برابر ہین خواہ دینی و دُنیوی اعتبار سے کوئی کتنا ہی بڑا معظم اور با اقتدار یا مفلس اور گنہگار ہی کیون نہ ہو۔ اِس تقریر کے بعد آپنے نہایت دلگداز لہجے مین چند اشعار پڑھے جنسے تمام حاضرین متاثر ہوئے اور اکثر لوگونکے رومال آنسوؤن سے تر ہو گئے خود مولوی صاحب ممدوح پر رقت کی کیفیت طاری تھی۔

پھر فرمایا کہ صاحبو! ہماری ظاہرین آنکھون کے سامنے سے حضور عالیجاہ کی ذاتِ پاک پوشیدہ ہے اور ظاہری کاروبار ظاہری صدر انجمن کے وجود پر موقوف ہی لہذا ایک ایسے شخص کو صدر انجمن قرار دینا ضروری ہے جو ہمارے حضور کی نیابت کر سکے۔ کون نہین جانتا کہ ہمارے سرکار نے علماے دین کو اپنا وارث اور نائب قرار دیا ہے لہذا انھین مین سے کسی محترم بزرگ کو جو برگزیدہ اور مقدس ہون اسوقت کے جلسے کے لیے صدر منتخب کر لینا چاہیے۔ مین تحریک کرتا ہون کہ مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرتسری جو فضل و تقدس اور سن و سال کے اعتبار سے واجب التعظیم ہین اس جلسے کی صدارت قبول فرمائین۔ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی نے اِسکی تائید فرمائی اور

باتفاق راے حاضرین مولانا ممدوح رونق افروز صدارت ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی اور اس تقریر مین کمالات رسالت ونبوت کو بیان فرما کر اس امر پر زور دیا کہ منجملہ اور تمام کمالات کے سب سے بڑا کمال خلق عظیم ہے جسکی تعلیم سے قرآن پاک اور حدیث شریف مملو ہے اور خلق عظیم سے وہ باہمی محبت والفت پیدا ہوتی ہے جو اتفاق واتحاد کی جان ہے اور ندوۃ العلما کا اہم ترین مقصد یہی ہے کہ مسلمانونکی اخلاقی حالت درست ہو اور وہ خلق عظیم سے بہرہ یاب ہون اور انمین اتفاق واتحاد پیدا ہو لہذا ایسے عمدہ مقاصد سے کوئی سمجھدار مسلمان اختلاف نہین کرسکتا

پھر مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری نے سورۂ جمعہ کی ابتدائی آیتین تلاوت فرما کر برکات اسلام اور تعلیم قرآن پر بحث شروع کی لیکن افسوس ہے کہ تمہید ہی مین وقت ختم ہوگیا نتیجۂ بیان جو پورے طور پر ظاہر نہ ہو سکا یہ تھا کہ ندوۃ العلما انھین برکتونکو ازسر نو زندہ کرنا چاہتا ہے جو زیادہ تر قرآنی تعلیم پر موقوف ہے اور اِسی سے اِسنے دار العلوم کی بنا ڈالی ہے۔

اِس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سُلیمان صاحب چشتی قادری نے مسلمانون کی موجودہ حالت پر بحث کی اور نہایت خوبی کے ساتھ تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

مولوی صاحب ممدوح نے مسلمانون کے مختلف طبقات علما مشائخ اور رؤسا پر نظر ڈالی اور یہ ثابت کیا کہ عقائد۔ عبادات۔ معاملات اور تہذیب اخلاق جس پہلو سے دیکھیے ہر طبقے کی حالت اپنے اسلاف اور قدما کی حالتون کے اعتبار سے گری ہوئی ہی اور طرح طرح کے فسادات اور نقائص پیدا ہو گئے ہین۔ کج فہمی سے عقائد مین افراط وتفریط پیدا ہو گئی ہے۔ عبادات سے خلوص واہتمام جاتا رہا ہے بداخلاقی اور بدمعاملگی

ایسی عام ہوگئی ہے کہ تھوڑے لوگ اس سے مستثنیٰ رہگئے ہین ہرقسم کے عیوب اور خصائل ذمیمہ نے ہم مین اپنا گھر کرلیا ہے اور سب سے بدتر یہ کہ ایسی خراب اور فاسد حالت کو بھی خراب اور فاسد نہین سمجھتے یہی جہل مرکب ہے اور وہ ایسا خبیث مرض ہے جسکے علاج مین سخت دشواری ہے تاہم علماے کرام کی ایک دردمند اور سمجھدار جماعت نے اسکو سمجھا اور گو کہ انکو یہ مشکل پیش آئی کہ خود انھین کی جماعت مین سے بعض لوگون نے ان مرضون کو مہلک اور خرابی کو ناقابل اصلاح قرار دے دیا اور ناامید و مایوس ہوکر بیٹھ رہے مگر انھون نے دلیری اور ہمت اور دلی قوت اور خدا کی تائید وحمایت پر بھروسہ کرکے یہ راے نہین مانی اور صاف طور پر کہدیا کہ "ہماری حالت کی اصلاح ہوسکتی ہے" اور مسلمان پھر سنبھل سکتے ہین اسکی رحمت سے کسی حال مین ناامید ہونا اور اسکی قدرت سے کسی امر کو بعید سمجھنا سخت غلطی ہے وہ خود کھڑے ہوئے اور لوگون کو بلایا کہ آؤ ہم تم ملکر اپنی بھلائی کی کوشش کرین۔ اے حضرات غالباً آپ بھی تسلیم کرتے ہونگے کہ قوم بیمار ہے پھر بیمار کا علاج بھی ضروری ہے لیکن اس بات کو آپ خوب یاد رکھین کہ بیماریان دو قسم کی ہین جسمانی اور روحانی اور ان دونون کے طبیب ان دونون کا طریق علاج جدا ہے۔ اگر آپکو جسمانی بیماری ہو تو طبیب ڈاکٹر بید جراح وغیرہ وغیرہ کے پاس جائیے دارالشفاؤن اور ہسپتالون اور خانگی مطبون مین جاکر مستعدی سے علاج کرائیے اور اگر روحانی بیماری ہو تو روحانی اطبا اور ڈاکٹرون کی خدمت اور مطب اور شفاخانے مین حاضر ہوجیے اور عقیدت اور مستعدی کے ساتھ انکے تجویز کردہ نسخون کا استعمال کیجیے۔ آپ جانتے ہین وہ طبیب و ڈاکٹر کون ہین ؟ وہ علماے کرام ہین جنھین ہمارے آقا سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے (اس موقع پر فاضل مقرر نے آنحضرت کے اخلاق و خصائص کو دلی جوش اور اخلاص کے لہجے مین بیان کیا جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے) اللہ اکبر ہمارے حضور کیسے کامل حکیم اور حاذق طبیب تھے اور آپ نے کیسا عمدہ اور

لاجواب نسخہ ہمکو عطا فرمایا اگر ہم اسے سمجھین اور اسکی پوری پوری پابندی کرین تو اعجاز مسیحائی کا ثبوت ہر وقت مل سکتا ہے۔ اے حضرات وہ نسخہ قرآن پاک ہے جو تمام خوبیون پر حاوی ہے جبتک یہ نسخہ ہمارے پاس ہے اُسوقت تک ہمکو اپنی زندگی سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہین یعنے ہمارا مذہب اور ہمارا دین فنا نہین ہو سکتا اسی نسخے کے موافق مسلمانونکے امراض کا علاج کرنے اور اسکے آلات واسباب کو جمع کرنے اور روحانی اطبا کی جماعت کو ہمیشہ قائم رکھنے اور ایک مقام پر مشورے کے لیے اُنکے مجتمع ہونے کا نام **ندوۃ العلما** ہے اسنے اس بات کا اہتمام اپنے ذمے لیا ہے اور لکھنؤ مین **دار الحکمہ** (یعنی دار العلوم) کی بنا اسنے ڈالدی ہے اور باقتضاے رحمت عامہ جو حضور رحمۃ للعالمین کی نیابت اور وراثت سے حاصل ہوئی ہے شہر بشہر گشت کرنے کی تجویز قرار دی ہے تاکہ ہر شخص فائدہ اُٹھائے اور کوئی محروم نہ رہے چنانچہ وہ مختلف شہرون مین اجلاس کر چکے ہین اور اب آپکے شہر کلکتہ مین آئے ہین اب آپکو اختیار ہے چاہے اسکی طرف رجوع کر کے اپنا علاج کرائیے یا اسے بالکل چھوڑ دیجیے۔ مگر آپ خوب یاد رکھین کہ اگر آپنے اسکا ہاتھ نہ بٹایا اور اسے یون ہی چھوڑ دیا تو آپکے ساتھ آپ کا اسلام بھی رخصت ہو جائے گا اور تھوڑے ہی زمانے کے بعد آپ کی حالت روحانی پھر قابل علاج بھی نہ باقی رہے گی کیونکہ ایسی ابتر اور قریب المرگ انسانیت کا علاج صرف انبیا کر سکتے ہین اور نبوت ختم ہو چکی ہے پولیٹکل معاملات سے ہمارے ندوۃ العلما کو کوئی تعلق نہین ہے وہ صرف اخلاقی اور روحانی اور تمدنی ترقیونکا ذریعہ ہی اور اسیکو نعمت عظمیٰ اور دولت کبرے سمجھتا ہے

اس تقریر کے بعد مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ ندوۃ العلما کی ترقی اور مسلمانون کی دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے نہایت خشوع وخضوع سے دُعا فرمائی اور اسیکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاسِ اوّل

ندوۃ العلما منعقدہ شب جمعہ ۱۴ شعبان ۱۳۱۹ھ

۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نماز مغرب سے فارغ ہوتے ہی مہمان و میزبان جوق جوق آنے لگے یہان تک کہ ۸ بجتے بجتے نشستگاہ مین تمام کرسیان بھر گیئن علماے کرام و مشائخ عظام کا اپنی نشستگاہ مین الاان حزب اللہ ھم المفلحون کے سایہ مین جلوہ افروز ہونا اُسوقت عجیب قسم کی کیفیت دلون مین پیدا کر رہا تھا اور ہر شخص سناٹے کے عالم مین اس سے دلچسپی لے رہا تھا ۸ ۱/۲ بجے قاری سید میران شاہ صاحب مجود دار العلوم کھڑے ہوے اور اپنے دلکش لہجے مین سورہ کہف کی چند آیتین تلاوت کین۔

تلاوت قرآن کے بعد نواب بہادر سید امیر حسنخان صاحب سی۔آئی۔اے سابق پریسیڈینسی مجسٹریٹ کلکتہ اپنی جگہ سے اُٹھے اور نہایت متانت کے ساتھ ارکان ندوۃ العلما کے خیر مقدم مین آپنے حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر نواب بہادر سید امیر حسنخان صاحب سی آئی اے

مین اِسوقت اِسلیے کھڑا ہوا ہون کہ اہل اِسلام کلکتہ کی جانب سے ارکان ندوۃ العلما اور اپنے معزز مہمانون کا تہِ دل سے خیر مقدم کہون۔ مین اپنے مقصد کو ان الفاظ سے بہتر کن لفظون مین ادا کر سکتا ہون کہ "مرحبا اہلاً وسہلاً مرحبًا"

مجکو افسوس ہے کہ اِس جلسے مین عالیجناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ علالت کی وجہ سے تشریف نہین لا سکے (لفافہ دکھا کر) اور آپنے اِس چٹھی کے ذریعہ سے

اپنے تشریف نہ لانے کی معذرت فرمائی ہے۔ جناب ممدوح جسوقت دارجلنگ سے تشریف لائے تھے تو مین حاضر ہوا تھا اُسوقت تک آپ کی صحت اِس قابل نہین تھی کہ آپ کسی جلسے مین شریک ہونے کی تکلیف گوارا فرمائین۔ جناب نواب فخرالدولہ سر امیرالدین خان بہادر رئیس لوہارو سپرنٹنڈنٹ ریاست مالیر کوٹلہ اور جناب خان بہادر مولوی عبدالجبار خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مدارالمہام ریاست بھوپال نے بھی کثرت اشتغال کی وجہ سے معذرت ظاہر فرمائی ہے (آپنے وہ چٹھیان پیش کین جو اِسی روداد کے صفحہ ۹۰ مین درج ہین)

حضرات! ندوۃ العلما کے مقاصد سے اکثر مسلمان واقف ہین اگرچہ اِسکے سب مقاصد قابل قدر ہین اور اُنسے مسلمانونکی صلاح و فلاح متصور ہے مگر اسوقت مین صرف دو مقصد کے متعلق جو مہتم بالشان ہین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون۔

پہلا مقصد اِسکا ترقی تعلیم عربی ہے۔ کچھ شک نہین کہ اِس زمانے مین عربی زبان اور اِسلامی علوم کے تعلیم کی بہت بڑی ضرورت ہے اور میرے خیال مین ابتدا ہی سے اِسکے خاص اہتمام کی حاجت ہے۔ میرے نزدیک مسلمانونکی قومی عزت اور ترقی اِس بات پر موقوف ہے کہ وہ عربی حاصل کرین مین نے بھی ابتدا مین عربی تعلیم پائی ہے مین اِسکو موجودہ ضرورت کے لحاظ سے بہت اچھی طرح کہہ سکتا ہون کہ مسلمانون کو اِسکی بہت کچھ ضرورت ہی۔ دنیاوی تعلیم کے جانب مائل کرنے اور توجہ دلانے کے بہت سے اسباب موجود ہین ایسی صورت مین دینی اور اِسلامی تعلیم کی جانب مائل کرنے کے لیے ایک خاص جماعت کی بیشک بڑی حاجت تھی۔ الحمدللہ کہ اِس ضرورت کو ندوۃ العلما نے پورا کردیا۔ میری رائے مین جیسا کہ مین نے بچشم خود دارالعلوم مین جاکر اور طلبا کا امتحان لیکر دیکھا ہے ندوۃ العلما نے جو نصاب مرتب کیا ہے اور اُسکے دارالعلوم مین جس عنوان و طرز پر تعلیم دی جاتی ہے وہ بہت کچھ قابل اطمینان اور بہت ہی مفید ہے۔ ندوۃ العلما کو کسی

مدرسے سے خواہ وہ کلکتے کا **مدرسۂ عالیہ** ہو یا اور کوئی مدرسہ کوئی مخالفت نہین ہے
بیشک اِسنے ایسی تعلیم کا نقشہ ضرور پیش کیا ہے جو بہت مفید اور نہایت بہتر ہے اور
جو عملی حیثیت سے بھی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ بیشک ایسے نصاب کی سخت ضرورت
تھی جو کم مدت مین ضروری تعلیم عربی اور دینیات کی دیدے تاکہ طلبا اور علوم و فنون مین
بھی جو معاش کے لیے ضروری ہین قابلیت حاصل کرنے کا موقع حاصل کرسکین۔
دوسرا مقصد رفع نزاع باہمی نہایت مبارک اور مفید مقصد ہے اسکا تمامتر یہی
منشا ہے کہ خراب کن جھگڑون کا استیصال ہو اور نفاق کا قصہ پاک ہو جائے اور قومی
ترقی کے لیے اتحاد قائم ہو۔ کوئی سمجھدار مسلمان ایسی انجمن سے جسکے مقاصد ایسے عمدہ
اور مفید ہون اختلاف نہین کرسکتا اور ہمکو نہایت فخر و مسرت ہی کہ آج ہم لوگ اور
کلکتہ آپ حضرات کے قدوم میمنت لزوم سے شرفیاب ہوا۔ خداوند کریم آپ کو اپنے
مقاصد مین کامیاب فرمائے اور ہم لوگون کو توفیق نیک عطا کرے کہ ہم مل کر آپکا
ہاتھ بٹائین۔

اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کھڑے ہوئے اور تحریک
فرمائی کہ اِس جلسے کی صدارت ہمارے زمانے کے نامور مفسر مولانا ابو محمد عبد الحق
دہلوی قبول فرمائین۔ مولوی حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی نزیل کلکتہ اور مولوی قاضی
ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے تائید فرمائی اور مولانا ممدوح مسند
صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپنے ندوۃ العلما کے آٹھوین
اجلاس سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے نہایت بسیط اور پر مغز تقریر فرمائی جو نئے اور
پُرانے خیال والون کے لیے یکسان طور پر مؤثر ہوئی۔ اثنائے تقریر مین صاحب
ڈپٹی کمشنر پولیس کلکتہ تشریف لائے اور بہت غور کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے

اگرچہ صاحب ممدوح اُردو اچھی طرح سمجھتے تھے تاہم جابجا مسٹر ابو الفضل عبد الرحمن صاحب جج اسمال کاز کوٹ کلکتہ صاحب ممدوح کو تقریر کے بعض فقرے انگریزی مین بھی سمجھا دیتے تھے۔

تقریر مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی صدر انجمن اجلاس ہشتم

سب سے اوّل مین حضرات علماے کرام اور روساے عظام حاضرین جلسہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ مجھ ناچیز کو ایسے عظیم الشان جلسے کا صدر بنایا گیا جسکے بالائی حصے پر بہت سے نامآور علماے ہندوستان ہر اطراف و جوانب کے رہنے والے مختلف علوم مین ید طولی رکھنے والے جلوہ گر ہین۔ اور سامنے دورویہ چار ہزار کرسیون پر اہل فضل و کمال اور روسای صاحب عز و جلال بیٹھے ہوئے ہین اور شامیانے کے ارد گرد بھی ایک ہجوم ہے۔

سب سے اوّل مجھے ضرور ہے کہ مین ندوۃ العلما کے مقاصد کی تشریح و توضیح کرون کیونکہ بہت سے ایسے بزرگوار بھی اِس جلسے مین موجود ہین کہ جنکے کان تک ندوے کے مقاصد نہ پہونچے ہون اور بعض ایسے بھی ہونگے کہ بعض کوتاہ فہمون نے اُنکے دلونپر اپنے خیالات فاسدہ کی قلعی چڑھا کر اُسکے غلط مقاصد ذہن نشین کیے ہونگے اور اِسلیے دو ایک مولوی صاحب جو اپنے نفسانی اغراض سے ندوے کے مخالف ہین ہر جگہ ندوے کے ساتھ سایہ کیطرح سے اپنے اوہام باطلہ کا پشتارہ لادے ہوئے پھرتے ہین اور مسلمانون کو اِس سعادت عظمے سے روکتے ہین اور بجاے اِسکے کہ کوئی قومی و ملی کام کرکے دکھاتے کفر کی کل سے صدہا۔ ہزارہا مسلمانون اور بڑے گروہ علماے کرام کو کافر و بے دین و نیچری بناتے پھرتے ہین۔

حضرات! یہ کسکے خیال مین آسکتا ہے کہ صدہا علماے کرام جنکی عمرون کے بیشبہا حصے دین و مذہب کی خدمت اور اسلام کی تائید مین گزرے ہین یکبارگی دین فروشی پر تیار

ہو جائین اور یہ نورانی صورتین جنکے چہرون پر اسلام کے انوار چمک رہے ہین معاذاللہ کفر کی تاریکی مین پڑ جائین کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا

منجملہ اسباب انعقاد ندوہ کے ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہمارے علما مین ابھی تک اس پست خیال کے لوگ موجود ہین جنکی اصلاح ضروری ہے ندوۃ العلما کوئی پولٹیکل امور مین دخل دینے والا جلسہ نہین نہ اسکو نیشنل کانگرس سے کچھ غرض ہے نہ ایجوکیشنل کانفرنس سے ندوے کو سب سے اوّل اپنے گھر کی اصلاح مقصود ہے۔ ندوے کے یہ چند مقاصد ہین۔

اوّل۔ علما کا باہمی میل جول محبت و اتحاد قائم کرانا۔ کسلیے کہ ابتک گروہ علما مین جو مسلمانون کا حقیقی (لیڈر) سردار ہے کوئی سلسلۂ ارتباط نہین جو کوئی بزرگ جہان کہین دینی خدمت کر رہا ہے اس سے دوسرے صوبے یا ضلع کے عالم کو پوری آگاہی بھی نہین ہوتی گویا قوت علما متفرق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مجموعی قوت کو افرادی قوت پر کسقدر فوقیت ہے۔ ایک بال کو ہر ایک توڑ سکتا ہے اور بہت سے بالونکی رسی کو بڑا شہ زور بھی مشکل سے توڑے گا۔ اسکے سوا نماز جماعت پنجگانہ جمعہ۔ عیدین۔ حج ہمکو بتلا رہا ہے کہ محلے کے مسلمان پنجگانہ ایک خانۂ خدا مین برادرانہ جمع ہون اور شہر کے مسلمان ہفتہ وار اور شہر اور اسکے نواح کے سال مین دو بار اور جملہ بلاد اسلامیہ کے عمر بھر مین کم از کم ایک بار جمع ہوا کرین تاکہ ایک کے انوار کا عکس دوسرے پر پڑے اور انکی روحانی قوت مین ترقی ہو اور دنیا کے مطالب مین بھی ایک دوسرے سے مستفید ہو اور تبادلۂ خیالات ہوا کرے ذہن مین جودت خیالات مین وسعت پیدا ہو اور مخالفون کو بھی تمہاری مجموعی قوت اپنی کشش خداداد سے اپنی طرف کھینچے۔ تمہارے مخالفون کو تمہاری ایذا رسانی پر جرأت نہ ہو۔

لشکر جو ملکون کو فتح کر لیتا ہے اور جسپر بنیاد سلطنت ہے کیا وہ ایک دو بہادرونکا نام ہے؟ نہین نہین وہ ایک مجموعے کا نام ہے جسمین مختلف اشکال اور خیال اور قوت کے لوگ

جمع ہوتے ہین انکو جُدا جُدا کر دیجیے پھر وہ کچھ نہین کر سکتے اور یہی سبب ہے کہ ایک دوسرے سے استصواب نہین کر سکتا اِسلیے گروہ علما کی عزت و حرمت جسکے سبب مسلمانون کو دارین کی ترقیان حاصل تھین رفتہ رفتہ کم ہوگئین جو قابل افسوس ہے اور اس وجہ سے قوم کے مذہب و اخلاق کا شیرازہ بکھر گیا منجملہ اسباب تنزل ایک بڑا قوی سبب یہ ہے جسکی طرف ہمارے آجکل کے بہی خواہان قوم نے ذرا بھی التفات نہ فرمایا۔ اِس مجلس سے سال مین ایک بار اطراف و اقطار کے علما کو کئی روز تک یکجائی میسر آتی ہے۔ باہمین تعارف ہوتا ہے۔ ایک جا بیٹھ کر کھاتے پیتے مشورہ کرتے ہین اس سے محبت برادرانہ پیدا ہوتی ہے اور عام مسلمانون کو علماے کرام کی ایک جماعت سے زیارت و ہمکلامی و استفادے کا موقع ملتا ہے جس سے انکو تسلی ہو جاتی ہے کہ بحمد اللہ ابتک ہمارے ملک مین (گو عزت و آبرو نہ رہی علما کا وقار نہ رہا۔ انکی خدمت کا دستور کافور ہو گیا) علماے نامدار وسیع الخیال کا ایک بڑا معتد بہ مجمع ہے جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعجاز ہی سمجھنا چاہیے۔

اِس سے اور بھی قومی فوائد متصور ہین از انجملہ یہ کہ مسلمانون پر اثر ڈالنے والا اِس مجلس سے کوئی زبردست موثر خیال مین نہین آسکتا پھر مسلمانونکی اصلاح و فلاح کی بابت جو کچھ زمانۂ حال کے مناسب تدابیر عمل مین لائے جائین انسے بہت کچھ قوم فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ بخلاف اور مجالس کے کہ انکی روشنی انکے کمرے سے بھی باہر نہین جا سکتی از انجملہ یہ کہ جو غلط خیال علماے اسلام کے خلاف مین گورنمنٹ کے کان تک پہونچایا گیا ہے اِس مجلس کے ذریعہ سے وہ جلد رفع ہو سکتا ہے اور گورنمنٹ کے حق مین بھی اِس نعمت سے زیادہ کوئی مجلس قابل قدر نہین ہو سکتی اور اس سے بہت کچھ فوائد حاصل کر سکتی ہے بشرطیکہ کارکنان گورنمنٹ اسطرف توجہ بھی فرمائین مثلاً شرع محمدی جسکا نفاذ چھ کرور مسلمانان ہند پر ہوتا ہے گورنمنٹ تک اِسکے پہونچانے مین علماے اسلام مین سے

کوئی بھی نام آور اور مستند عالم نہین پھر مجلس قانونی کس اعتماد پر کہہ سکتی ہے کہ جس شرع
محمدی کا مسلمانون کو پابند کیا جاتا ہے اسمین کوئی بھی غلط فہمی نہین ہوئی اور پھر اس غلط فہمی
سے مسلمانان ہند کو کیا کچھ صدمہ نہین پہونچتا۔

دوسرا فائدہ اس سے یہ ہے کہ مسلمانون کے باہمی جھگڑے اور بیجا مخالفتین دور
کیجائین یہ دوسرا مقصد اس مجلس کا ہے۔ اِس مقصد کے سمجھنے مین بعض فساد انگیز طبائع
کو یا غلطی واقع ہوئی یا عمداً اُنھون نے اِسکے غلط معنی پیدا کر لیے مسلمانون کو اس فیض سے
محروم رکھنا چاہا۔ جیسا کہ اور مذاہب مین مختلف فرقے ہین اسیطرح مسلمانون مین بھی سُنّی
شیعہ وہابی وغیرہ ہین پھر انکے باہمی غیر مہذبانہ جھگڑے اور سر پھٹوّل قابل افسوس ہے
جس سے غیر مذاہب کے لوگ قوی دل ہوتے ہین۔ غیر مذہب جج کے روبرو غیر مذاہب
وکلا کے بوٹون کے پاس جب اُنکی مذہبی کتابون کا انبار دکھائی دیتا ہے اور وہ جو جو
تمسخر مسائل اسلام پر کرتے ہین جسمین ذرا بھی اسلام کا خون ہے وہ اس شرمناک واقعے کو
ایک لمحہ بھی دیکھنا گوارا نہین کر سکتا۔ پھر کچہریون کے باہر جو ہر ہر فریق کی حمایتیونکی فوجین
اپنے دینی جوش کا اظہار کرتے ہین اور غیر مہذبانہ کلمات مین ایک دوسرے پر آوازہ کشی
کرتی ہین اور پولس ان بھیڑون کو باندیشۂ فساد ادھر اُدھر ہانکتی پھرتی ہے اور بلا امتیاز عزیز
و ذلیل بدزبانی اور دھول دھپے سے مدارات کرتی ہے۔ اسلامی سابقہ حالت کو تصور
کرکے بے اختیار رُلاتی ہے۔ اِن غیر مہذب جھگڑون کے بانی مبانی کون ہوتے ہین؟
طرفین کے دیندار اور پرجوش اہل علم جو اپنے مخالف فریق کلمہ گو کے ساتھ بات کرنا بھی
روا نہین رکھتے سلام و کلام اخلاقی بات چیت کا تو ذکر کیا ہے بلکہ اس درندگی کو دینداری
خیال کرتے ہین اور روایات کو غلط فہمی[1] سے استدلال مین پیش لاتے ہین اور جو انکے

[1] کیسلیے کہ مبتدع اور فاسق و کافر کی تعظیم بحیثیت بدعت و فسق و کفر ممنوع ہے نہ بلحاظ حُسن معاشرت جیسی معاشرت
آنحضرت صلعم کفار کے ساتھ بھی عمل مین لاتے تھے اور نرمی اور خوش خوئی کا برتاؤ کرتے تھے جس سے وہ گرویدہ ہو جاتے تھے

خیال غلط کے مخالف ہی اسکو مداہن فی الدین کا مصداق بنا کر دین سے دھکے دے کر باہر کرنے کی کوشش فرماتے ہین۔ افسوس صد افسوس شرم شرم شرم۔
اِس بات کو ندوۃ العلما دور کرنا چاہتا ہے نہ یہ کہ وہ مختلف فریق کو معجون مرکب بنا کر ایک نیا مذہب بنانا چاہتا ہے۔ ندوہ مہذب طریق پر باہمی اختلافی مسائل کی تحقیق و مباحث کو رد کتا ہے اور جو ایسا سمجھا ہے یہ اسکی غلط فہمی ہے حاشا ثم حاشا ندوے کا ہرگز یہ مطلب نہین۔ ہندوستان مین خود ہنود کے کسقدر فرقے ہین اور عیسائیون کے بھی کئی فریق ہین مختلف چرچ ہین پھر دیکھیے اِنکے مسائل اختلافیہ مین کبھی مار پیٹ ہوتے دیکھی ؟۔ خداے تعالے نے اپنے کلام پاک مین اِس شقاق و نفاق اور پھوٹ کو جابجا روکا ہے ایک جگہ فرمایا ہے اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرو۔ آپسمین نہ جھگڑو اِس سے نامرد ہوجاؤگے اور تمھاری ہوا بگڑ جائگی اور کوئی بات ناگوار پیش آئے تو صبر کرو خدا صبر کرنے والون کے ساتھ ہے۔ غیر مذہب ججون کے پاس فیصلہ لیجانے والون کے لیے یہ ارشاد ہے فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما یعنی اے پیغمبر علیک السلام مجھے تیرے رب یعنی اپنی قسم ہے یہ لوگ اسوقت تک (کہ اپنے جھگڑون کا فیصلہ تیرے پاس نہ لائین اور پھر تیرے فیصلے سے خوش نہ ہوجائین اور اپنے دلون مین کچھ بھی ناراضی نہ پائین) ہرگز ہرگز مومن نہ ہونگے۔
یہ آیات قرآن مجید کے ہین جنمین کسی فرقے کا بھی اختلاف نہین اور انکے معنی بھی صاف ہین۔ پھر اپنی باہمی جوتی بیزار اور اُسکے نتائج نامردی و ذلت کو دیکھین اور اسیطرح اپنے ایمان کا امتحان کرلین۔ آیا وہ ان قضایا مین حضرت محمد صلعم کیطرف دعوی لیجاتے ہین یا اور کیطرف اور نیز محمد صلعم کے فیصلے سے دل خوش ہوتا ہے یا غیر مذاہب کے

ججون کے فیصلے سے۔عزیزو پہلے اپنے ایمان کو تو دیکھو باقی ہے یا برائے نام پھر اسکے
بعد نزاعی مسائل کے اختلاف پر جو کچھ چاہنا کرنا۔
تیسرا مقصد۔نصاب عربی کی درستی ہے۔ہمین کوئی بھی شبہہ نہین کہ اب درس عربی
مین وہ نئی کتابین بھی داخل کرنی چاہئین جو علوم جدیدہ کو حاوی ہون اور نیز فن ادب
اور دینیات و تاریخ وجغرافیہ و ریاضی جدید کی بھی اشد ضرورت ہی۔قدیم کورس جسکو
مین سوسوا سو برس کے لحاظ سے قدیم کہہ سکتا ہون کامل نہین اور دلیل بیّن اسکی یہ ہے
کہ تمام ہندوستان مین حمداللہ و بحرالعلوم کے بعد دوسرا شخص منطق مین ویسا دکھائی نہین
دیا اور شاہ عبدالعزیز جیسا شخص حدیث و فقہ و دینیات کا ماہر نہین اُٹھا علےٰ ہذا
القیاس جن دسوین گیارہوین صدی اسلام کے بزرگونکی جو جو تصانیف آج زیر درس ہین
ان بزرگون جیسا کوئی بھی شخص پیدا نہین ہوتا۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بزرگ
ان فنون مین اپنی تصانیف پڑھ کر شہرۂ آفاق ہوگئے تھے؟ ہرگز نہین پھر وہ کونسی
کتابین تھین جنکو پڑھ کر ان بزرگون کو فقہ۔اصُول۔ادب۔فلسفہ منطق مین یہ دستگاہ
حاصل ہوئی تھی؟ اب اُن کتابون مین کیا نقص پیدا ہوگیا۔بھلا انصاف کرو ادب
ندارد۔جغرافیہ و تاریخ ندارد۔ریاضی ندارد (یا برائے نام) صرف صدرا شمس بازغہ
اور زواہد اور انکے حواشی جنھین عبارات کے اینچ پینچ نے مطالب فن کو اور بھی وقت مین
ڈالدیا اور شروح سلم اور انکے حواشی اور قدرے ہدایہ اور تھوڑی سی تلویح و توضیح اور
ربع مشکوٰۃ اور قدرے بیضاوی پڑھ کر فاضل ہوجاتا ہے؟ ہرگز نہین۔اگر حضرات
علماے کرام ناراض نہ ہون تو مین صاف کہتا ہون کہ ایسا فاضل دینیات مین جاہل
ہوتا ہے اور ادب کا یہ حال ہے کہ روزمرّہ کی معمولی عبارت عربیہ مین کوئی مضمون قلم
برداشتہ نہین لکھ سکتا۔فقہ اور اصُول کے غوامض تک رسائی نہین ہوتی۔قرآن مجید کے
مطالب سے ناواقف ہوتا ہے۔اگرچند آیات احکام اسکے روبرو پڑھی جادین اور پوچھا

جا دے کہ ان آیات سے کون کون مسائل مستفاد ہوتے ہین اور ائمین طبقۂ علیا کے علما کے کیا کیا اقوال ہین اور یہ آیات ناسخ ہین یا منسوخ تو بجز سکوت کے اور کوئی جواب شافی نہ دیسکے گا۔ اگر ان تاریخی واقعات سے جنکا تبعاً قرآن مجید مین ذکر ہے سوال ہوگا تو قابل مضحکۂ علماے تواریخ ہوگا۔ بھلا اِس سے بڑھکر اور کیا افسوس ناک بات ہے کہ مطبوعہ قرآن مجید اور تراجم وبعض تفاسیر مین اِن آیات کے بابت کسی بزرگ نے یہ لکھدیا ہے کہ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوا کبیرا فاذا جاء وعد اولھما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس الایہ فاذا جاء وعد الاخرة لیسوا وجوھکم الایۃ کہ بنی اسرائیل نے دو بار سرکشی اور نافرمانی کی اوّل بار کی سزا مین کوئی بادشاہ اُنپر چڑھ آیا دوسری بار کی سرکشی مین جو اُنھون نے حضرت زکریا علیہ السلام کو قتل کرڈالا تھا بخت نصر چڑھ آیا اور پامال کرگیا۔ یہ انکے الفاظ ہین بھلا کہان بخت نصر جسکو اہل کتاب بنوکدنصر کہتے ہین اور کہان حضرت زکریا جو یحیی علیہ السلام کے والد اور حضرت مسیح علیہ السلام کے قریب العہد تھے غالباً دونون مین تخمیناً چار سو برس کا فاصلہ ہے یعنے بخت نصر سیکڑون برس مقدم ہے پھر قتل زکریا علیہ السلام پر وہ کیا زندہ ہوگیا تھا۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام سے تخمیناً ستر برس بعد طیطس روم کا شہزادہ چڑھ آیا تھا جسنے ہیکل کو دوبارہ منہدم کیا اور یہودیون کو تہ تیغ کیا۔ اسیطرح اور صدہا اغلاط فاحشہ تاریخ واسلامی یا قرآنی جغرافیے کے نسبت چلے آتے ہین جنکو خاکسار کی تفسیر حقانی دیکھنے کے بعد ہر ایک صاحب شعور دریافت کرسکتا ہے۔ حدیث مین خیبر کا ذکر تھا شاگرد نے پوچھا وہ کہان ہے۔ اُستاد محدث فرماتے ہین پشاور کے پاس۔ شرم شرم۔

اسیطرح حدیث مین رواۃ کے طبقات اور انکے احوال سے محض بے علمی ہے علےٰ ہذا القیاس فنِ قرأت سے اب جسکو فن قرأت کہا جاتا ہے وہ صرف حروف کا مخارج سے ادا کردینا ہے بالخصوص عربی یا اور کسی عمدہ آواز مین۔

گویا علما کی نسل بگڑ گئی اور اب اس باغ مین وہ بار آور پودے نہین لگتے اِسلیے ندوۃ العلما نے اسکا احساس کرکے ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی جسمین یہ جملہ علوم پڑھائے جائین اور جملہ نقصانات کا تدارک کیا جائے یہان تک کہ اب جو جدید فلسفے کا دریا موجزن ہے، اول تو وہ اسلام سے بشرطیکہ وہ اسلام مراد لیا جاوے جسکو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا مین چھوڑ گئے اور جو صحابہ و تابعین کے عہد مین تھا مقابلہ ہی نہین کرتا اور جو کہین کرے تو شکست کھا جاوے اِسکے لیے علم کلام بھی اِسی طرح مرتب کیا جاوے گا ایک مصیبت اور آن پڑی وہ یہ کہ خلفاے عباسیہ کے عہد مین فلسفہ و علوم یونانی عربی مین ترجمہ کیے گیے اور انکی الٹا پلٹیان ہوکر مسلمانون مین مدت سے داخل درس ہو گئے اور انکا ایک نیا رنگ طبائع پر پیدا ہوا۔ اب انکو بھی یا اِنکے بہت سے مسائل کو بھی بعض حضرات جزو اسلام سمجھنے لگے اور اِسکے سوا اور توہمات کو بھی جبکہ اسلام ہر ملک مین آیا اور وہان کے لوگون نے اپنے خیالات اور رسوم کو اسمین داخل کیا اور اس مجموعہ کو اسلام بنایا اگر وہ اِسلام فلسفہ حال سے شکست کھا جاوے تو کھا جاوے اگر خدا نے چاہا اور ضرور چاہے گا تو ندوۃ العلما ایک روز اصل اسلام کو رسوم اور بعد کی آمیزشون سے الگ کرکے بھی دکھاوے گا۔ اور یہ ندوے کا ضروری کام ہے۔ اسمین کوتاہ خیال مخالفت کرینگے کرین۔

یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ خداے تعالےٰ نے دنیا مین حضرات انبیا علیہم السّلام کا سلسلہ جاری کیا اور اِسکو اپنی حکمت بالغہ سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دیا اس سلسلہ انبیا علیہم السّلام کا کام انسانی اخلاق و معاملات کی اصلاح اور روحانی امراض کا ازالہ تھا اور اُنکے بیان مین یا کتب آسمانی مین جہان کہین آسمان۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ ستارون کے متعلق ذکر آیا ہے تو وہ تبعاً ترغیب و ترہیب و آثار قدرت کے اظہار کے لیے آیا ہی وہ حضرات فلسفے کے مسائل بیان کرنے نہین آئے تھے کیسلیے کہ یہ ایک ہلکا کام ہے

محسوسات کے حقائق سے بحث کرنا انکی شان بلند سے دور تر ہے یہ خالق اور عالم غیب کے حقائق بیان کرنے آئے تھے جہان فلسفے کو رسائی نہین حکماے فلاسفہ اس علم مین انکے آگے طفل مکتب سے بھی کم ہین۔ اب ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم حکماے یونانکی دقیانوسی مسائل کو جزء اسلام قرار دیکر فلسفۂ حال کے مقابل ہون اور آخر کو شکست کھا کر ہٹین ہماری طرف سے ہیئت بطلیموس ٹھیک ہو تو بلا سے اور ہیئت فیسا غورس صحیح ہو تو بلا سے بلکہ جسقدر ہیئت جدیدہ کو اسلام سے مناسبت ہی اُسیقدر ہیئت بطلیموس کو نہین ہی دونون ہیئت اور شریعت کے ماہر پر یہ بات مخفی نہین بلکہ جہان تک فلسفۂ جدید ترقی کرتا جاتا ہے وہ اُصول اسلام کے بہت قریب پہونچتا جاتا ہے اور اسیلیے آج بر اعظم یورپ اور امریکہ کے محقق اسلام کیطرف مائل ہوتے چلے جاتے ہین۔ اور مین فلسفۂ جدید کے دلدادون سے یہ بھی کہے دیتا ہون کہ آپ موجودہ فلسفے کے زور پر اسلام سی انحراف نہ کرین کسلیے کہ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ جو آج سے بیس برس پہلے مسائل فلسفہ یورپ مین یقینی سمجھے جاتے تھے اور اُنکے مخالف کو احمق کہا جاتا تھا آج انمین سے بہت سے مسائل غلط ثابت ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین۔ فرنگستان سے بہت سے میگزین نکلتے ہین جنمین انھین غلط مسائل کا تذکرہ ہوتا ہے اب آج اُن مسائل کے معتقد کو احمق خیال کیا جاتا ہے پھر کیا کوئی فلاسفر ہمسے گیارنٹی کر سکتا ہے کہ موجودہ فلسفہ آگے چلکر غلط ثابت نہ ہوگا؟ کوئی نہین۔ یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ تحقیقات کا سلسلہ آج کسی یورپ مین یا امریکن حکیم پر تمام ہوگیا؟ ہرگز نہین۔ اگر کوئی ایسا کہے تو ویسا ہی احمق مقلد ہے جیسا کہ دقیانوسی یونانی فلسفے کے معتقد۔ پھر جب فلسفہ جدیدہ کا یہ حال ہے کہ وہ ہنوز اپنی بنیاد کسی مستحکم پتھر پر قائم نہین کر سکتا تو وہ اُن اُصول کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے جنکی بنیاد مستحکم پہاڑ پر ہے یعنی الہام ربانی پر۔ پھر جب فلسفۂ جدیدہ خود شکی ٹھہرا تو وہ یقینی چیز کا کیا مقابلہ کرے گا۔ عربی کا ایک جملہ مشہور ہے۔ الیقین لا یزول بالشک ؎ شک سے یقین

زائل نہین ہوتا۔
ہمارے نزدیک ارسطاطالیس کو اسحاق نیوٹن پر کیا فضیلت ہے؟ کچھ نہین جسطرح ہمارے بزرگوارون نے یونانی فلسفے کے حاصل کرنے مین کوئی پس وپیش نہ کیا تو اب ہمکو انگلستان یا فرانس وجرمنی کے فلسفے سے کونسی وجہ منافرت کی ہے اور جب یونانی علوم کے لیے ہمارے بزرگوارون نے یونانی زبان سیکھنے مین کوئی حرج نہ سمجھا تو اب فلسفۂ جدید سیکھنے کے لیے مغربی زبانون کا سیکھنا خواہ انگریزی ہو یا فرنچ خواہ جرمنی ہو ہمارے دین مین کیا نقص پیدا کر سکتا ہے؟ جب ہم اپنے ضروریات دنیاویہ کے لیے ہندی۔ گجراتی ناگری سیکھنا کوئی گناہ نہین جانتے تو انگریزی سیکھنا کیون حرام ہو سکتا ہے۔ اور جو کوئی اس بات کا الزام مولویون پر رکھتا ہے وہ بہتان باندھتا ہے۔
چوتھا مقصد یہ ہے کہ علوم عربیہ کو جو روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے اسکی فکر کیجائے اگرچہ آجکل عربی کے چھوٹے بڑے مدرسے بہت سے قائم ہین اور انسے مسلمانون کو کم وبیش فائدہ بھی پہونچ رہا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ندوۃ العلما تعلیم وتربیت کو جس نظام اور اصول پر لیچلنا چاہتا ہے اس سے وہ بمراحل دور ہین اور اسکی انسے امید باقی نہین رہی کہ ندوۃ العلما کے قائم کردہ نصاب درس اور نظام تعلیم وترتیب کو قبول کرینگے لہذا اسکو انھین اصول پر جسکا خاکہ مسلمانون کے سامنے پیش کر چکا ہے دار العلوم قائم کرے اور دار الاقامہ (بورڈنگ ہوس) کا ایسا بہتر انتظام کرے جسمین رہکر طلبہ کے اخلاقی اور روحانی اصلاح ہو اور تیسرے مقصد کے ضمن مین جو خیالات مین نے ظاہر کیے ہین وہ پورے ہون مگر یہ یاد رکھیے کہ اسطرح کے دار العلوم کا اپنے پیمانے پر پہونچ جانا آپکی توجہ اور فیاضی پر موقوف ہے۔ ہمنے اسی امید پر اس پودے کو لکھنؤ مین لگا دیا ہے کہ آپ اسکو اپنی فیاضی کے پانی سے سینچکر بارور ہونے کے قابل کر دینگے۔
ہمین کوئی شک نہین کہ ہماری قوم مین ابھی سخاوت۔ فیاضی۔ پرہیزگاری۔ ہمدردی کا

بہت کچھ ذخیرہ لُٹ جانے پر بھی باقی ہے مگر اسکا صرف کسی قاعدے اور انتظام پر نہین
اب اگر قوم اِس پودے کو اپنی ہمت و امداد کے پانی سے نہ سینچے گی اور یہ مُرجھا کر
زمین پر گر پڑے گا تو یاد رکھنا کہ ہندوستان کے مسلمانون سے علوم اور اسلام بھی رخصت
ہے۔ صاجبو! پہلے تمھارے بادشاہ قومی کام کیا کرتے تھے اب وہ نہین تم اپنے کام
آپ کرو۔ ہمت مردان مدد خدا۔ آیندہ نسلون پر رحم کھاؤ۔ اپنے بچون پر مہربانی کرو
اور اگر تمنے ایسا نہ کیا تو کیا کیا۔ دولت وحشمت جاہ و جلال عیش و آرام ہیین رہجاتا ہی
ذرا اپنے اتراب و احباب کو تو دیکھو وہ کہان گئے اور یہ رات دن قافلہ کہان چلا جارہا
ہی۔ بدن کا تغیر زمانے کا انقلاب گھنٹیان بجا بجا کر ہمین جگاتا ہے ہم ہین کہ سوئے چلے
جاتے ہین ہاے چند روزہ عیش و بہار بھی کچھ بہار ہے ؎ خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو ہم کیا

مرا در منزل جانان چہ عیش و امن چون ہر دم		جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا

اگلون کو جانے دو اپنی ہی عمر گذشتہ کے عیش و بہار کو غور کرلو کیا ہمین اور رات کے
اُس خواب مین کہ جسمین عیش وعشرت کا جلوہ دیکھا تھا کچھ بھی فرق ہی؟ ہرگز نہین ؎

	ایام وصال و صحبتِ سیم تنان		در عالمِ خواب احتلامی شد و رفت	

اچھا اب مال بھی ہے اسباب عیش بھی ہین مگر جوانی تہین تو تمھارے کس کام کا۔ تمکو ایک
اور عالم مین جانا ہے جہان فنا کی خزان نہین اور وہان سدا رہنا ہے جب اِس چند روزہ
قیام کے لیے اسقدر رات دن کی فکر و کاہش ہی تو کچھ وہان کے لیے بھی کر چلو یہانکے
بنکون مین روپیہ رکھتے ہو جہان سیکڑون خطرے ہین۔ کچھ آسمانی بنک مین بھی حیات
ابدی کے لیے جمع کرایا؟ اور بات بھی یہ ہے کہ بدنصیب کیا جمع کرائے گا مصائب
اُٹھا کر مال چھوڑ گیا پس ماندون نے اُڑا دیا اور ہم رات دن یہ تماشے دیکھتے ہین۔ لو یہ
آسمانی بنک ہی اور اِسکے منافع بھی سُن لو۔ دنیا مین تمھاری عزت و حرمت تمھاری اولاد
کی شائستگی جو تمھاری آنکھونکی ٹھنڈک ہی اور آخرت مین سلطنت جاودانی انشاء اللہ تعالیٰ

پانچوان مقصد ندوے کا مسلمانون کو کشمکش سے رہائی دینا۔ وہ کیا اپنے معاملات
مین فتوی لیا کرتے ہین پھر آپ جانتے ہین کہ نہ سب مولویونکی استعداد یکسان ہے نہ سب
ایسے خداترس ہین کہ جنپر کسیکی طرفداری یا اور کوئی اثر نہ پہونچے اور وہ بلا کم و کاست
بموجب آیۂ لا تخافون فی اللہ لومۃ لائم حق کہدین مگر بفضل الٰہی ندوۃ العلما
جو مختلف دیار و امصار کے علما کا مجمع ہے جسمین ہر قسم کے علما شریک ہین معصوم تو نہین
مگر بہ نسبت ایک شخص کے مامون تو ضرور ہین بھلا کہان ایک کہان جماعت۔ جماعت
پر ہمیشہ اللہ کا ہاتھ ہے حدیث مین آیا ہے ید اللہ علی الجماعۃ اس بنا پر ندوہ
یہ چاہتا ہے کہ فتوے کا ایک مستقل سلسلہ قائم کردیا جاے اور عام لوگون کو اس سے
اطلاع دیدی جاے تاکہ جس کسیکو جہان کوئی ضروری مسئلہ دریافت کرنا ہو ندوۃ العلما
کے دار الافتا سے رجوع کرے۔ اس سے یہ مقصد ہرگز نہین کہ کوئی شخص کسی اور عالم
سے استفتا نہ کرے بلکہ یہ غرض ہے کہ جن صاحب کو کسی عالم سے رابطہ نہ ہو اور ضرورت
پیش آئے وہ یہان سے دریافت کرلین۔

چھٹا مقصد۔ اشاعت اسلام اور عامۂ مسلمانون تک دین کی تبلیغ۔ آپ پہلے
ہندوستان کے اُن قریے و دیہات کو دیکھیے جہان علما و واعظین کا گزر نہین اور اگر
ہی تو قابل واعظ نہین پہونچتے۔ ایسے سیکڑون گاؤن ہین جہانکے مسلمان کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
کا بھی صحیح تلفظ نہین کرسکتے نہ وہ شرائع اسلام سے واقف ہین نہ قرآن کے مطالب سے
خصوصاً راجستان مین یہ بلا عام ہے بظاہر اُن مسلمانون اور ہندؤن مین کوئی فرق
معلوم نہین ہوتا وہ بھی اُسیطرح بت پرستی اور اوہام پرستی مین مبتلا ہین۔ ایک گاؤن
مین ایک قاضی صاحب سے اتفاق ملاقات ہوا۔ نام پوچھا تو فرمایا "کاجی سید رام دین"
اور وضع تو آپکی بالکل ہنود کی تھی۔ اور پنجاب مین کسی بزرگ کا نام نانک بخش تو شاید
آپنے اخبارون مین بھی دیکھا ہوگا۔ افسوس صد افسوس یہ اُنکی خطا نہین ہماری خطا ہے

پھران جاہلون کو پادری وغیرہ کسقدر جلد اپنے مذہب مین لے لیتے ہین مشنریون کی سالانہ رپوٹ مین پڑھ کر ہے مسلمان کا سینہ شق ہوتا ہے۔بیشک ایک بڑی مسجد سُنہری بُرجون کی بنانے سے اِن بھائیونکو اسلام سکھانے مین ثواب زائد ہے ندوۃ العلما چاہتا ہی کہ باترتیب واعظون کا ایک محکمہ مقرر کرے اور ہندوستان کا ملک تقسیم کرکے ہر قسمت وضلع مین پسندیدہ واعظ بھیجے کہ وہ فرائض سکھاوین اور منہیات سے روکین حضرات انبیا علیہم السلام کا یہ کام ہے جسکو نیابتًا علما کو کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ممالک یورپ وامریکہ مین بھی قابل واعظ بھیجنے کا بندوبست کرے مگر یہ تمام کام قوم کی ہمت وحمیت چاہتے ہین۔

حاضرین! اگر یہ مقاصد حسنہ ہین تو بول اُٹھو کہ انکی تائید مین از دامے درمے قلمے قدمے ہم حاضر ہین اگر دل مین کچھ بھی خون محمدی علیہ الصلوۃ والسّلام حرکت کرتا ہی ورنہ خیر تم اللہ سے مُنہ پھیرے رہو۔اُدھر سے پھر بے توجہی ہوگی اور بھی قومی ذلت نکبت کی بلا مین گرفتار ہوتے جاؤگے۔ یہ ہین وہ مسلمانون کے حقیقی ترقی کے اسباب جنکو ہماری قوم کے روشن خیال تلاش کرتے پھرتے ہین۔اب مین کلام تمام کرتا ہون اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہون تم بھی اوٹھاؤ۔اے ہمارے خالق ومالک ہمپر پھر اپنی اُس رحمت کو جسکا وعدہ اپنے نبی آخرالزمان علیہ السلام کے لیے کیا ہے مبذول فرما۔آمین"

۱۱۔بجے یہ تقریر ختم ہوئی لہذا باقی کارروائی ملتوی کرکے دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسۂ عام

روز جمعہ ۲۲۔ شعبان سنہ ۱۳۱۹ ہجری

نماز جمعہ کے خیال سے یہ امر قرار پایا کہ آج کا جلسہ اس مقام پر نہ ہو جو اجلاس کے لیے ڈگی بارہ مچھوا بازار اسٹریٹ مین بنایا گیا تھا بلکہ ناخدا اور حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین بعد نماز جمعہ کے حسب معمول وعظ ہو۔ اسکا اعلان شب کو اجلاس کے بعد ہی کر دیا گیا تھا۔ اسی قرار داد کے موافق ارکان ندوۃ العلما نے ناخدا کی مسجد مین نماز پڑھی مسجد مین اسقدر ہجوم تھا کہ باوجود وسعت کے دونون درجے اور صحن اور تمام صحنچیان اور مدرسے کے اوپر اور نیچے کے کل کمرے نمازیون سے بھر گئے تھے۔ ایک بجے نماز ہوئی اور بعد نماز کے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ایک گھنٹہ تک نہایت عمدگی سے وعظ کہا اور ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے پھر آپکے فرزند ارجمند حسن میان سلمہ نے تقریباً پندرہ منٹ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متابعت و محبت کا بیان فرمایا۔ ایسے کمسن بچّے کے بیان سے ہر شخص محظوظ اور متعجب تھا۔

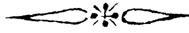
حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کی مسجد بھی نمازیون سے بھری ہوئی تھی یہان بعد نماز کے مولوی سید عبد الرحمن صاحب واعظ نے اخلاق محمدی صلعم اور حُسن معاشرت کا بیان فرمایا اور نتیجۂ بیان مین اس بات کو دکھایا کہ اسکا قائم رہنا اسلامی تعلیم و تربیت پر موقوف ہی اور اسی کے قیام و دوام کی ندوۃ العلما کوشش کر رہا ہے لہذا اسکی اعانت و ہمدردی مسلمانون پر واجب ہی ورنہ اخلاقی اور روحانی ابتری آخری بربادی کا باعث ہوگی اور پھر کوئی علاج اور تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ مولوی صاحب ممدوح کی خوش بیانی اور با اثر تقریر سے ہر شخص متاثر معلوم ہوتا تھا۔

اجلاس دوم

ندوۃ العلما منعقدۂ شب شنبہ ۲۵ شعبان ۱۳۱۹ھ

صدر انجمن

مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دہلوی



سب سے پہلے حافظ واجد علی طالب العلم دار العلوم نے سورۂ محمد کی چند آیتین مصری لہجہ مین تلاوت کین جس سے ہر شخص متاثر ہوا اور جو حضرات سمجھتے تھے انپر عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوئی۔

اِسکے بعد مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے ندوۃ العلما کی سالانہ رپوٹ پیش کی اور اِسکے پیش کرتے وقت ایک مختصر تقریر مین اِس بات کو ظاہر کیا کہ " مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کو اِسی ہفتے مین دردگردہ کا دورہ ہوا آپکی صحت اِس قابل نہ تھی کہ آپ اِس جلسے کی شرکت کے لیے کلکتے تشریف لا سکتے مگر جناب ممدوح کی دلسوزی نے اُنکو یہان آنے پر مجبور کیا اور آپ تشریف لائے اِس دور دراز سفر کی زحمت سے اور بھی زیادہ ناطاقت ہو گئے ہین اِسوجہ سے اِس جلسے مین تشریف نہین لا سکے مجکو حکم دیا ہے کہ مین اُنکی طرف سے آپکی خدمت مین اِس رپورٹ کو پیش کرون " پھر بیان کیا کہ " ملک کے کسقدر قابل اور برگزیدہ حضرات بعض مجبوریون سے جلسے کی شرکت کو تشریف نہین لا سکے اور اپنی معذوری پر متاسف ہین ازانجملہ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن مولانا

انوار اللہ خانصاحب اُستاد حضور نظام دکن۔ جناب مولانا محمد عبدالحق صاحب قاضی ملک محروسہ بھوپال۔ مولانا محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد کے خطوط پیش کیے اِسکے بعد جناب سید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن مولاخیلۃ العلوی الحضرمی کا تہنیت نامہ اور مولوی حکیم شیخ احمد جبتیکر رئیس بمبئی کا عربی قصیدہ پیش کیا اور کہا کہ "شیخ احمد صاحب جبتیکر بمبئی کے رئیس اور قوم کوکن کے مقتدر رکن ہین اور فن ادب مین اُنکی استعداد اور قابلیت بے مثل ہے کلام کی حلاوت اور عذوبت کی وجہ سے اِس بات کا پتہ نہین چلتا کہ یہ کسی ہندی کا کلام ہے" یہ تمام خطوط اور تہنیت نامہ اِسی کارروائی کے صفحہ ۹ تا ۱۸ مین درج ہی اور رپورٹ علحدہ چھاپی گئی ہے۔

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ایک مختصر تقریر مین اِسکے جستہ جستہ مقامات کو لیکر انپر اپنی راے ظاہر فرمائی علی الخصوص اِس بات پر زور دیا کہ سالگذشتہ کے جلسے مین نئے اور پُرانے خیال کے لوگون مین مصالحت ہوچکی ہے ہر جگہ اور ہر مقام پر اِسکا ثبوت ملنا چاہیے اِس سے زیادہ قومی بہتری اور بہبودی کی اور کوئی تدبیر نہین ہے خداوند کی تعلیم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ایک ایسی جامع تعلیم ہے کہ اِس سے بہتر ہونا ناممکن ہے نئی تعلیم یافتہ دنیا کے لیے اور حضرات علما آخرت کے لیے خصوصیت کے ساتھ کوشش کرتے ہین لیکن عذاب النار کا خوف دونون کو رکھنا چاہیے تاکہ سب کام بنے رہین اور کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔

اِسکے بعد شیخ عبدالقادر صاحب بی۔اے ایڈیٹر ابزرور لاہور نے "عزت کی زندگی" پر ایک بہا مضمون پیش کیا اور اِس خوبی سے بیان کیا کہ ہر شخص ایک خاص کیفیت سے سُن رہا تھا۔ یہ مضمون رسالے کی صورت مین علیحدہ شائع کیا گیا ہی۔

مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس اسلام پور و سکرٹری معین الندوہ نے

اِس عنوان پر تقریر فرمائی کہ علما اور عامۂ مسلمین کے تعلقات کیا ہین اور اِنکے قائم رکھنے کی کیا تدبیرین ہین" شاہ صاحب ممدوح کی تقریر نہایت برجستہ اور معقول تھی شروع سی آخر تک آپ نے جو کچھ بیان کیا وہ ایسے سلسلے کے ساتھ تھا جو کہین سے نامربوط نہین ہونے پایا مگر افسوس ہے کہ جسقدر وقت انکو دیا گیا تھا وہ کافی نہین ہوا قبل اِسکے کہ وہ تقریر تمام کرتے وقت تمام ہوگیا اور سلسلۂ کلام کو بے موقع چھوڑ دینا پڑا۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور

آپنے فرمایا کہ ایسے عظیم الشان جلسے کا مقصد صرف مضمون آرائی اور واہ واہ نہ ہونا چاہیے بلکہ علما اور عامۂ مسلمین کے باہمی تعلقات پر غور و بحث کرنا اور اس بحث سے صحیح اور پختہ نتیجہ نکالنا اور پھر اسپر استقلال کے ساتھ قائم رہ کر عمل کرنا چاہیے۔

صاحبو! مسلمانون کی حالت تمام عالم مین خراب ہی اِسکا انحصار کچھ ہندوستان ہی تک نہین ہی لہذا اسکی جانب ہر فرد مسلمان کو توجہ لازم ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ مذہب صرف عاقبت ہی مین کارآمد نہین بلکہ دنیا مین بھی انسان کو انسان صرف مذہب ہی بنا سکتا ہے۔ سوسائٹی کا خوف یا قانون اِسکے واسطے کافی نہین ہے جب آپ اِسے تسلیم کرین گے تو آپ کو علم دین اور علما کی ضرورت بھی محسوس ہوگی اور مسلمانان عالم کو جو تعلق علما کے ساتھ ہونا چاہیے اُسکے نسبت سوال پیدا ہوگا۔ علما سے میری مراد اُس جماعت سے ہی جو دینی خدمات کے لیے وقف ہو اور انسان سازی کے لیے محنت اور کوشش کر رہی ہو۔ ان تعلقات کا سمجھنا اِس امر پر موقوف ہی کہ ہمکو بہ حیثیت ایک مسلمان ہونیکے دین۔ ایمان اور علم دین کی کیا ضرورت ہی اور اسکی نسبت ہمارے کیا فرائض ہین؟ اگر یہ سمجھ مین آجائے گا تو تعلقات باہمی کا فیصلہ آسانی سے ہو سکے گا۔

صاحبو! عامۃ المسلمین جبتک مسلمان ہین انھین دین سے گہرا تعلق رہے گا کیونکہ قومیت مسلمانونکی دین ہی پر مبنی ہے اور دین اسلام و علم دین باہم شل لازم و ملزوم کے ہین مگر موجودہ حالت کا اقتضا یہ ہے کہ ہر شخص کاروبار دنیاوی مین مصروف ہو اور اسکی یہ مصروفیت و مشغولیت روز بروز ترقی کرے کیونکہ دنیاوی معاملات اور آیندہ طرز زندگی مین سادگی کے پیدا ہونے اور قائم رہنے کی اُمید نہین لہذا انکو دینی معاملات مین غور و فکر کرنے کے بعد انپر عملدرآمد کرنے اور اپنی آپ پیشیروی کرنے کا موقع بالکل نہین ملسکتا جبکہ ہر پیشے کی ضرورتین اسقدر ہین کہ وہ صرف اپنے ہی طرف مائل رکھتی ہین اور بحیثیت دین و مذہب کے بہی ضرورتین اپنی طرف کھینچتی ہین مین اپنے خیال کے موافق نمونے کے طور پر چند ضرورتین عرض کرسکتا ہون۔

(۱) عام مسلمانونکی دنیوی ترقی کا انحصار اسی پر ہے کہ وہ معاملات دنیوی مین یورپ کی تبعیت اور تقلید اختیار کرین۔ دیکھیے قدیم غیر یورپین سلطنتون مین اگرچہ باعتبار قدیم انتظام کے ابکا انتظام بہت عمدہ ہے مگر پھر بھی ترقی نہین ہوتی بلکہ بجاے ترقی کے وہ روز بروز تنزل کرتے جاتے ہین اور یہ مسئلہ اب بالکل طے شدہ ہی کہ کوئی قوم دنیاوی ترقی نہین کرسکتی جب تک اسے یورپ کی دنیاوی حالت پر رشک اور اسکے ساتھ چلنے کا قصد اور حوصلہ نہ ہو پھر اس طی شدہ مسئلے کے خلاف چلکر مسلمان قوم کیونکر کامیاب ہوسکتی ہے؟ اور مسلمانونکو جو ضرورتین مذہبی حیثیت سے لاحق ہین انمین یہ بھی ہے کہ (۲) اسلام کی ضرورت اور خدا کی وحدانیت کا دوسری قومون خصوصًا علماء یورپ کے ذہن نشین کرنا کیونکہ یورپ کے لوگون کو طرح طرح کی غلط فہمیان اسلام کی نسبت ہین اور انکی یہ غلط فہمی دوسری ایسی قومون تک متعدی ہو رہی ہے جو انکی تعلیم و تربیت سے مستفید ہین بلکہ انمین یہ مرض بڑھتا جاتا ہے اور مہلک ہوتا جاتا ہے اسوجہ سے کہ خود یورپ والے بہ نسبت انکے زیادہ لائق اور تحقیق حق پر مائل ہین لہذا یہ غلط فہمی صرف اسی حالت مین رفع ہوسکتی ہے جب

مسلمانون مین ایسے علما پیدا ہون جو دونون علوم سے پورے طور پر واقف ہون اور ہم اِس ضرورت سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہین کر سکتے نہین تو اخلاقی زندگی بالکل ہی رخصت ہو جائے گی۔

(۳) مسلمانون کی ترقی کا تمام دارمدار جس تخیل پر ہے وہ مذہب ہے اگر انکا یہ تخیل سرد پڑ گیا یا مر گیا تو قوم بھی مرجائے گی۔ چونکہ اس تخیل مین کمی ہوگئی ہے اور ایسے پیشرو علما کی جماعت بھی روز بروز گھٹتی جاتی ہے جو عام لوگونکی پورے طور پر مذہبی معاملات مین پیشروی کرے اِسی ضرورت سے یہ انجمن جسکا مبارک نام ندوۃ العلما ہی قائم ہوئی اور اِسنے انھین ضرورتون پر نگاہ رکھ کر ایک اپنا دارالعلوم کھولا ہے لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ایسی با برکت اور مفید جماعت کی اعانت و حمایت کرے۔

یہ تقریر وقت کے ختم ہو جانے سے بالکل آدھی رہگئی اور معزز مقرر کو بدرجہ مجبوری اپنے بیان کو ختم کر دینا پڑا۔

(۶) حاجی نور محمد ذکریا صاحب سیٹھ نے علوم عربیہ کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی انھون نے فرمایا کہ ہم مسلمانون کے دین و مذہب اور ہماری دینی و دنیوی ترقیون کا مدار قرآن پاک کے عملدرآمد پر ہے اور قرآن پاک کا سمجھنا علوم عربیہ کے جاننے پر موقوف ہی لہذا مسلمانون کو باعتبار دین و مذہب اور بلحاظ اپنی دینی و دنیوی ترقیون کے علوم عربیہ کو قائم رکھنے اور اُنسے فائدہ اُٹھانے کی سخت حاجت ہی

(۷) ان تقریرون کے بعد صدر انجمن صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وقت پورا ہو چکا ہے مگر مجکو اپنے لائق دوست مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس اِسلامپور کی تقریر کے متعلق دو حرف کہنے ہین۔ ہمارے معزز نوجوان نے علما اور عامۂ مسلمین کے تعلقات پر تقریر فرمائی مگر وقت کے ختم ہو جانے سے پوری نہ ہوسکی

شاید کسی کو انکی تقریر کے ناتمام رہجانے سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہوا سکو مین دور کر دینا چاہتا ہون اور کیا عجب ہی کہ شاہ صاحب بھی وہی کہتے جواب مین کہنا چاہتا ہون لہذا میری اِس گزارش کو انھین کی تقریر کی تائید سمجھنا چاہیے۔

حضرات! یورپین قومون نے جو ترقی کی ہے وہ زیادہ تر محسوسات پر مبنی ہی اور روحانی ترقی صرف اسلام کا حصّہ ہے۔ وہ روز جلد آنے والا ہے کہ تمام یورپ خود اقرار کر دے گا کہ ہم اِس معاملے مین بالکل جہالت اور غلطی پر تھے یورپین سائنس مین جو انقلاب ہو رہا ہے کل کچھ آج کچھ پھر کیا امید ہے کہ جو امور آج مسلم ہین وہ کل بھی صحیح مانے جائین گے؟ ہر گز نہین! انپر ایک روز اِسی طور سے قہقہا مارا جائیگا جیسا اِسوقت پچھلے فلسفے پر مارا جاتا ہے لیکن روحانی فلسفہ جو صرف اسلام کا سکھایا ہوا ہے وہ بلا تغیر رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ قرآن پاک جو تمام علوم و فنون کا خزانہ ہے اِسے جس پہلو سے دیکھیے ایک عجیب دلکش چیز ہے مگر یہ دلکشی کیسے ظاہر ہو جب تک عربی نہ حاصل کیجائے؟ یہ بھی سُن لو! ندوۃ العلما نے دار العلوم مین انگریزی تعلیم کا بطور زبان دیگر کے انتظام کیا ہے وہ نہ صرف اسلیے ہے کہ وہ دنیوی زندگی مین بکار آمد ہو بلکہ اِسکا مقصد اوّل یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے تیّار ہو جائین جو اِسلام کی صداقت ان قومون تک پہونچا سکین جو اسوقت حق اور سچے مذہب کے جویان ہین اور اُنکے دلون مین سچائی کی تلاش ہی۔ مگر ہماری صدائین اُنکے کانون تک نہین پہونچ سکتین۔

بعد گیارہ بجے کے دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جلسۂ عام

روز شنبہ ۲۵ - شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ ۲ بجے سے ۴ بجے تک

صدر نشین

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

سب سے پہلے جناب مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب صدر نشین جلسہ نے پُر تاثیر وعظ فرمایا جس سے حاضرین کی کیفیتین دگرگون ہوگئین اور آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اثنائے وعظ مین آپنے یہ بھی فرمایا۔

تقریر جناب صدر انجمن صاحب

حضور عالیجاہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اسلام پوری ترقی کے بعد پھر تنزل مین آگیا ہے اور اسپر غربت چھا گئی ہے مگر غربت سے افلاس اور محتاجی مراد نہین ہے مطلب یہ ہے کہ سچے اور دیندار مسلمانونکی قلت اور بے انتہا قلت ہوگئی گو مسلمان دیکھنے مین بہت ہین مگر ان مین سے اکثر یا تو اسمی مسلمان ہین یا رسمی۔ رسمی مسلمان وہ ہین جو اپنے آبا و اجداد کی دیکھا دیکھی نماز روزہ وغیرہ ادا کرتے ہین اور مسلمانون کے بعض رسوم و اوضاع کی پابندی کرتے ہین اسکے سوا کچھ نہین جانتے خضوع و خشوع اور اخلاص نیت کا نام و نشان نہین۔ اور کچھ مسلمان ایسے ہین جنھون نے اس رسمی پابندی کو بھی ترک کر دیا ہے اور سوا نام کے وضع قطع لباس وغیرہ بھی مسلمانون کا چھوڑ دیا ہے یہ صرف نام کے مسلمان نہین تو کیا ہین؟ اس حالت کو دیکھکر غیرت الٰہی پھر جوش مین آئی

اور اسنے چند علما کو یہ ہمت دی کہ وہ خدا کے واسطے کھڑے ہون اور مسلمانون سے مدد چاہین انھین علما کی انجمن کا نام ندوۃ العلما ہے لہذا اب اسلام کی ترقی شاید اِسی پر مبنی ہی۔ آپکو خصوصیت اور توجہ کے ساتھ اُنکی اعانت کرنا چاہیے اور اُس وحدہ لاشریک لہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسنے انسانیت کا خلعت پہنایا اور پھر اسلام سے مشرف کیا اور وقتاً فوقتاً اپنی خاص تائیدون سے حمایت کرتا رہا۔ اور یہ بھی اُسکی تائید ہے کہ اُسنے علما کو آپ کی بہبودی کے واسطے کمربستہ کردیا ہے۔ پھر گورمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکے حُسنِ انتظام سے بے مثل امن وامان قائم ہے اور اِسکے تمام سامان مہیّا ہین۔ اور اعلی درجے کی مذہبی آزادی حاصل ہے اور یہ اِسی کا طفیل ہے کہ آج ہندوستان کے دارالسلطنت مین جسمین ویسرائے کشور ہند اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور دیگر حکام اعلی رہتے ہین اتنا بڑا جلسہ علماے اسلام کا مذہبی راہ نمائی اور تعلیم کے لیے منعقد ہوا ہے۔ اِسکے بعد آپنے مسلمانان کلکتہ کا شکریہ ادا کیا جنکی دعوت پر دور دراز مقامون سے علما تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے۔

اس تقریر کے بعد مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری نے انا عرضنا الامانۃ الآیہ کا وعظ فرمایا اور نہایت خوبی سے اِسکی تفسیر بیان کرنے کے بعد اپنا عربی قصیدہ سُنایا۔

مولوی سید عبد الرحمن صاحب واعظ نے معاش ومعاد کے متعلق دلچسپ تقریر فرمائی۔ اِسکے بعد ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض لطیف پیرائے مین ظاہر کیے

پھر مولوی عبد السّلام صاحب رفیقی نور پوری وکیل انجمن نعمانیہ لاہور نے تنگی وقت کی وجہ سے معذرت ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو نماز ظہر سے بدیر فراغت ہوئی اور وقت پر مین نہین پہونچ سکا اور اب عصر کا وقت آگیا ہی وعظ وبیان کا وقت نہین ہی۔

(۵) سب کے بعد مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری صدر نشین جلسہ نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور خلوص قلب کے ساتھ اسلام کی ترقی اور مسلمانون کی دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے دعا کی اور حاضرین نے آمین کہی اِسکے بعد جلسہ برخاست ہوا

اجلاس سوم

منعقدۂ شب یکشنبہ ۲۶ - شعبان ۱۳۱۹ھ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی

(۱) سب سے پہلے حافظ اطہر حسین طالب العلم دار العلوم نے چند آیتین کلام مجید کی مصری لہجے مین تبرکاً تلاوت کین اِسکے بعد

(۲) جناب صدر انجمن صاحب نے یہ تحریک پیش فرمائی کہ "حسب دفعہ ۵۶ دستور العمل ندوۃ العلما کے ایک مجلس خاص منتخب کیجائے جو ندوۃ العلما کے دستور العمل پر غور و فکر کر کے اِسکی ترمیم کرے" آپ نے فرمایا کہ "اِسوقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدا مین ضرورت کے موافق بنالیا گیا تھا اب وہ ضرورتین بدل گئی ہین اور اِس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے۔

مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم نے اِس تحریک کی تائید کی اور کہا کہ دفعہ ۵۶ کا منشا یہ ہے کہ "اِس دستور العمل کی ترمیم و تنسیخ و اضافہ صرف جلسۂ خاص مین جو اِسی غرض کے واسطے منعقد ہوگا ہو سکے گی اور وہ جلسۂ خاص فہرستہاے دفعہ ۹ سے بپابندی قاعدہ حصۂ آخر دفعہ ۴۲ کے جلسۂ عام مین منتخب ہوا کرے گا" یہ تحریک باتفاق آرا منظور ہوئی

اور اِس مجلس کے ارکان حسب مندرجۂ ذیل منتخب ہوئے۔
(۱) مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی (۲) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری (۳) مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور (۴) مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب رئیس سہارنپور (۶) مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد دکن (۷) خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ (۸) منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری (۹) مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور (۱۰) حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور (۱۱) مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی (۱۲) مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم (۱۳) مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری (۱۴) مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیۂ فتحپور (۱۵) مولوی فتح محمد صاحب تائب (۱۶) مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری (۱۷) مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما (۱۸) مولوی مسیح الزمان خان صاحب نائب ناظم (۱۹) مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم۔

مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم نے دار العلوم کی سالانہ روداد پیش کی جو نہایت قابلیت اور متانت کے ساتھ لکھی گئی تھی اور تمام واقعات کو بسط و تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ لوگون نے اسکو اول سے آخر تک دلچسپی کے ساتھ سُنا یہ رپورٹ ندوۃ العلما کی رپورٹ کے ساتھ علیحدہ چھاپی گئی ہے۔

اِسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے دار العلوم کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔ یہ بسیط اور پُر مغز تقریر ایک گھنٹہ مین ختم ہوئی۔ آپنے تقریر شروع ہی کی تھی کہ مسٹر جسٹس سید امیر علی صاحب سی۔ آئی۔ اے جلسے کی شرکت کے لیے تشریف لائے اور اسوقت تک بیٹھے رہے جب تک کہ مولانا تقریر کرتے رہے بعد ختم تقریر سید صاحب نے ارکان ندوۃ العلما کا مسلمانون کی اصلاح پر آمادہ ہونے کے بابت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ مین

اِسوقت علما کی زیارت کے واسطے حاضر ہوا تھا اور آپکی زیارت سے مجکو بہت مسرت ہوئی
مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور نے تحریک کی۔ دارالعلوم
کے جو طلبہ اسوقت موجود ہین انکا اِسی مجمع مین امتحان لیا جائے۔ قاضی ابو بکر علی احمد
محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے تائید کی اور حاضرین نے اسکو دلچسپی کے ساتھ قبول
کیا۔ اس تجویز کے موافق مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم اور مولوی قاضی محمد فاروق
صاحب مدرس اعلے نے چند طلبا کو پیش کیا شمس العلما مولوی ابو الخیر محمد صدیق صاحب
پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ نے عربی کی ایک عبارت ترجمہ کرنے کے واسطے دی۔
طلبا نے اِسکو لکھ کر اِس خوبی سے ترجمہ کیا کہ حاضرین دنگ رہگئے۔ ترجمہ کے بعد شمس العلما
نے بعض جملونکی ترکیب پوچھی اسکا بھی جواب خاطر خواہ دیا۔ اِسکے بعد مسٹر خلیل احمد صاحب
ایم۔اے۔ نے مندرجۂ ذیل تین شعر عربی مین ترجمہ کرنے کے واسطے دیئے اور تقریباً
پانچ منٹ مین سب طلبا نے نہایت مطالب خیز اور محاورے کے موافق ترجمہ کرکے
سنا دیا۔ وہ اشعار یہ ہین ؎

بیا گر خلد خار آسان برآرم	چہ سازم بخارے کہ در دل نشیند
ہر گیاہے کہ از زمین روید	وحدہ لاشریک لہ گوید

پڑے ہوئے تھے ہزارون پردے کلیم دیکھو تو جب بھی غش تھے
ہم اُسکی آنکھون کے ہائے صدقے کہ جلوہ یون بے حجاب دیکھا

اِن شعرون کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسا مشکل کام طلبا کو دیا گیا تھا اور اسکے
ترجمے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کیسی آسانی کے ساتھ انھون نے اس کام کو انجام دیا افسوس
یہ ہے کہ جسوقت طلبا ترجمہ لکھ چکے اور سنایا گیا لوگون نے ہاتھون ہاتھ ان پرچون کو جنپر ترجمہ
لکھا تھا خدا جانے کہان پہونچا دیا۔ صرف ایک طالب العلم کا لکھا ہوا بمشکل اسوقت دستیاب
ہوا جسکو مین اِسی ترتیب سے درج کرتا ہون۔ یہ پرچہ ظہور احمد شاہجہانپوری کا تھا ؎

بیا گر خلد خار آسان بر آرم	چہ سازم بخار یکہ در دل نشیند
ترجمہ نظم کا نظم مین سے	
ان شاک شوک فی رجلے مخرج	وان یکن فی بالی فکیف یخرج

تقطیع - بیا گر (فعولن) خلد خا (فعولن) ر آسان (فعولن) بر آرم (فعولن) چہ سازم (فعولن) بخارے (فعولن) کہ در دل (فعولن) نشیند (فعولن) بحر متقارب سالم اسمین کوئی زحاف نہین ہوا -

ہر گیا ہے کہ از مین الخ ترجمہ نظم مین سے ان النبات یسلہ ؛ ویقول لیس مماثلہ نثر مین مایخرج منہا یقول وحدہ لا شریک لہ - تقطیع - ہر گیا ہے (فاعلاتن) کہ از زمین (مفاعلن) روید (فعلن) وحدہ لا (فاعلاتن) شریک لہ (مفاعلن) گوید (فعلن) بحر خفیف عروض وضرب محذوف مقطوع حشو مخبون سے

پڑے ہوئے تھے ہزارون پردے الخ

خرموسے صعقا وکان الفنا من الغطاء فنحن فداء من رسے الوارہ ولم یک شئ من الحوائل والحاجبات -

قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے مندرجۂ بالا شعرون مین سے اوّل شعر کی تقطیع پوچھی اسکا بھی جواب نہایت معقول دیا -

اسکے بعد الحمد للہ رب العالمین کا عکس مستوی دریافت فرمایا اسکا جواب بھی طلبہ نے اس تیزی سے دیا کہ سب لوگ حیرت زدہ ہو گئے خصوصاً شمس العلما مولوی ابو الخیر محمد صدیق صاحب کو از بس مسرت ہوئی بعد جلسے کے شمس العلما نے اس امتحان کے متعلق جو تحریر بھیجی ہے وہ حسب مندرجۂ ذیل ہے

تحریر شمس العلما مولوی ابو الخیر محمد صدّیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ

ندوة العلما کی نسبت میرے دل مین کچھ شکوک تھے مگر اس سال کلکتے مین اسکے اجلاس

ہونے کی تقریب مین اِسکے مقاصد اور اسکی کارروائی پر غور کرنے کا جو اتفاق ہوا تو مجھپر یہ
بات ثابت ہوگئی کہ اِس زمانے مین مسلمانون کے لیے ایسے ایک مجمع کی ضرورت ہے اور
ندوہ نہایت اچھا کام کر رہا ہے ۔ ندوے کے متعلق دارالعلوم کے سلسلۂ تعلیم کو جب تک
اطمینان کے ساتھ بغور ملاحظہ نہ کیا جائے اسپر رائے قائم ہو نہین سکتی ہی مہندا مین نے
جو چند طلبا کا سرسری طور پر امتحان لیا اِس سے معلوم ہوا کہ طرز تعلیم اچھی ہے اور زمان
قلیل مین انھون نے جسقدر سیکھا ہے پُرانے طرز پر اگر تعلیم پاتے اِسقدر سیکھ نہین سکتی
استطاعت والے مسلمان اگر ایسے مدرسے کی ترقی اور قیام کے لیے سعی اور تائید کرین
تو بہتون کو فائدہ پہونچنے کا احتمال اور ایک مقصد مین ندوے کی سرسبزی کا ذریعہ
ہوسکتا ہے ۔ فقط

ابو الخیر محمد صدیق — کلکتہ
سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسہ ڈھاکہ — ۱۷- دسمبر ۱۹۰۱ء

بعد امتحان طلبا کے ساڑھے گیارہ بجے دعا پر جلسہ برخاست ہوا ۔

اجلاس چہارم

منعقدہ ۲۶- شعبان ۱۳۱۹ھ روز یکشنبہ ۸ بجے سے ۱ بجے تک

(۱) سب سے پہلے حافظ واجد علی صاحب طالب العلم دارالعلوم نے آیۂ کریمہ افمن
شرح اللہ صدرہ للاسلام الخ کی تلاوت کی ۔ مناسب وقت آیتون کی تلاوت نے
دلون مین جنبش اور حرکت پیدا کردی اور سمجھنے والی روحین وجد مین آگئین اِسکے بعد

(۲) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تحریک کی کہ مولانا شاہ محمد رشید الحق
صاحب عمادی قادری اِس جلسے کی صدارت فرمائین ۔ قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے

تائید کی اور اتفاق آرا کے ساتھ مولانا رونق افروز صدارت ہوئے۔

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکے پور نے یہ تجویز پیش کی کہ ندوۃ العلما کی جانب سے گورمنٹ کی خدمت مین ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورمنٹ ندوۃ العلما کے مقاصد کی جانب نظر ہمدردی فرمائے اور ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیان ایسے طریقے سے کرین کہ ہمیشہ گورمنٹ کے مورد عنایت رہین" قابل محرک نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت برجستہ اور موثر تقریر کی جسکا خلاصہ حسب مندرجہ ذیل ہے۔

تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور

چند سال ہوتے ہین تقریبًا سات آٹھ برس کا زمانہ ہوا کہ چند اکابر علما نے مذہب کی دگرگون حالت دیکھی ضرورتِ زمانہ کو سمجھا اور ندوۃ العلما کی بنیاد ڈالی ندوۃ العلما کا اجلاس لکھنؤ۔ کانپور۔ بریلی۔ میرٹھ۔ شاہجہانپور۔ پٹنہ وغیرہ مقامون پر ہوا کیا اسکے اغراض ومقاصد کی اشاعت کی گئی جسکی گونج صرف ہندوستان ہی مین نہین چھائی بلکہ دور دور مصر وعرب اور دیگر ممالک تک پہونچی۔

مسلمانون نے اسکی قدر کی اور عزت کی آنکھون سے دیکھا۔ اسلیے اسوقت مجھے اسکے اغراض ومقاصد کی نسبت کچھ کہنا نہین ہے بلکہ مین ایک اچھوتا مضمون بیان کیا چاہتا ہون جو لوگون کے دلون سے اب تک زبان پر نہین آیا یعنی ندوۃ العلما کو ہماری گورمنٹ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور گورمنٹ کو ندوۃ العلما کے ساتھ کیا تعلق رکھنا چاہیے۔؟

حضرات! مسلمانون کا اگلا دور ختم ہوچکا۔ اِنکے تناور درخت کی پت جھاڑ ہوگئی اسکے سایہ گیر اگر دوسرا سایہ نہ ڈھونڈھین تو آفتاب کے شعلون مین بھسم ہوجائین۔

مسلمانون نے گورمنٹ کے ساتھ جو وفاداری کی اُسکی کوئی دوسری مثال دنیامین نہین ملسکتی۔ دنیامین وفاداریان بہتیرون نے دکھلائین مگر مسلمانون کے سوا کوئی قوم ایسی نہین ہے جو وفاداریون مین مرمٹی ہو۔ اخلاص مندی کی مثالین ملین گی مگر مسلمانون کے سوا اخلاص مندیون مین کوئی قوم ایسی نہین ہے جو اپنے کو کھو بیٹھی ہو۔ ہماری گورمنٹ نے بھی اِسے قدر کی نگاہون سے دیکھا اور اِسکے چہرے سے آنسو پونچھے اور آنکھون کے کانٹے نکالے کہ اب تک جو کچھ مسلمانونکی نمود نظر آتی ہے یا اس سے پہلے معزز نوکریون مین مسلمانونکے نام پائے جاتے ہین وہ اُنھین قدردانیون اور توجہ کے نتیجے ہین جو گورمنٹ نے مسلمانون کے ساتھ برتے ہین۔

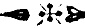
انسان پہلے حال کے بدلنے کی امید نہین کرتا وہ اپنے حالون مین بھولا ہوتا ہے یہی حال مسلمانون کا بھی ہوا۔ وہ بھولے رہے اور ایسی غفلت مین پڑگئے جس سے نکلنا مشکل ہو گیا غفلت کی پہلی تلوار جہالت ہی۔ یہ تلوار مسلمانون نے کھائی اور سیکڑون ملامت کے نشانے بنے اور پھر انھین یہ کچھ جھیلنا پڑا جسکا انھین خواب وخیال بھی نہ آتا تھا۔ مگر بہادرون کے لیے زخمی ہونا عیب نہین میدان چھوڑ دینا عیب ہی۔ الحمد للہ کہ یہ برے بھلے اب تک میدان مین قائم رہے اور زمانے کے چلن کے مطابق تعلیم وتعلم کیجانب جان توڑ کر متوجہ ہوئے خدا انھین کامیاب کرے! مگر ہمین بھی شک نہین کہ ہمین ایسے ایک چوک بھی ہوئی۔ ایسی یکسوئی کے ساتھ متوجہ ہوئے کہ اور بہت سی ضروری باتون سے جو انھین زندگی کیطرح ضروری تھین غافل ہو گئے یعنی تعلیم مذہبی سے یہ چوک گویا اسلامی تعمیر کے لیے سُرنگ تھی۔ اِسکا ہوش چند مقدس علما کو ہوا جنھون نے ندوۃ العُلما قائم کیا اور اِسکے ساتھ ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی۔ اگر خدا نے مدد کی اور یہ دارالعلوم اپنی غایت مقصد کو پہونچا تو یہ دنیامین اِس بات کی مثال ہو گا کہ مذہب کے اعلی درجے کے کمال کے ساتھ گورمنٹ کی وفادار رعایا کسطرح بنتے ہین اور رعایا اور گورمنٹ دونون کے

لیے مفید اور ضروری ثابت ہونے اور دونون کے لیے قوتِ بازو ہونے کے کیا طریقے ہین ؟ -

مذہب کسی حال مین اپنے مذہبی سرگروہ سے نکل نہین سکتا یہ اُسی دن نکلے گا جسدن اُسکی بنیاد کھُد جائے گی۔ اِسلیے ہم بھی علما کی ضرورت اور اُنکے وجود سے بے نیاز نہین ہوسکتے۔ پھر اگر اعلے درجے کے علما زمانے کی ضرورتون سے واقف علوم جدیدہ سے ماہر فلسفہ اور دہریت کے رخنون سے آگاہ موجود ہو جائینگے تو مسلمانون کے شکوک اور بدعقیدگی دور کرسکین گے۔ مسلمانون کو مذہبی خطرات سے نکالین گے اور اُنکی کھوئی ہوئی ودلیعت اُنکے لیے پھر ڈھونڈ نکالین گے یعنی عبودیت اور اخوت۔ رہا ندوۃ العلما کا تعلق گورمنٹ کے ساتھ گورمنٹ نے ہندوستان مین اگر کیا کیا ؟ ہندوستان کی کیا ترقی کی ؟ کون کون سی خاص خاص نعمتین ایسی ہین جو گورمنٹ انگلشیہ ہی کے ساتھ مخصوص ہین اور یہ خصوصیت دنیا مین کسی گورمنٹ کو نہین اسکے سمجھنے کے لیے فہم سلیم اور حق بین نظر ہی درکار نہین بلکہ ضرورت زمانہ۔ احوال عالم تمام قومون کی ترقی اور تمام لوگونکی روش اور رفتار سے واقف ہونا بھی ضرور ہے بغیر اسکے وہ گورمنٹ کا پورا قدر دان جیسا کہ ہونا چاہیے نہین ہوسکتا۔ ہمارے علما کو بجز چند مستثنیات کے اِن باتون کے دریافت کا موقع نہین تھا دارالعلوم کی یہ غرض ہے کہ بڑے بڑے متبحر علما اس دارالعلوم سے ایسے نکلین جو علوم جدیدہ سے بھی واقف ہون اور گورمنٹ کی زبان یعنی انگریزی بھی جانتے ہون اِسطرح اُنھین پورا موقع حاصل ہوسکے گا کہ وہ گورمنٹ کی قدردانی کرسکین اور اس نعمت کی بارگاہ خداوندی مین شکرگزار ہون اور اس شکریے کو تمام عوام کے دلون مین بھی بٹھا سکین حقیقت مین یہ کام گورمنٹ کی ہی خواہی کا ہے جو کسی نے بھی نہین کیا اور جسکی آجتک کوئی مثال نہین مِلسکتی لیکن اِسکے ساتھ افسوس اور تمامتر افسوس ہے کہ باوجودیکہ ارکان ندوۃ العلما اِس ہی خواہی کے

عوض مین یہ نہین چاہتے کہ گورمنٹ اپنا خزانہ کھولدے۔ گورمنٹ اُنھین بڑے بڑے القاب اور خطابات سے نامزد کرے۔ ہان یہ آرزو وہ کرتے ہین کہ گورمنٹ اُن کی کارروائیون سے واقف ہو۔ اُنکے جلسون مین شرکت کرے۔ اُنکی ہمدردی کرے اُنکی ہمت بڑھائے اور اُنھین اپنے مہربان سائے مین لے۔ اِس آرزو پر بھی ایسی بیدار مغز اور قدردان گورمنٹ یون چشم پوشی کرے اور بھوئی آنکھون نہ دیکھے تو حیرت در حیرت ہے۔

اگرچہ جہان جہان ندوے کا اجلاس ہوا کیا ہے وہان کے حکام کا ندوے کے اغراض سے واقف ہونا اُسمین حکام مقامی کی شرکت بھی کرنا میری گفتگو ورکتے ہین مگر تاہم مین گورمنٹ کو اسکی جانب متوجہ کیا چاہتا ہون اور یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ غریب ندوہ اُس توجہ کا مستحق نہین ہے جو اُسکے ساتھ نظر عموم کے ساتھ برتا جاتا ہی بلکہ یہ شئے زائد کا مستحق ہے۔



اِس تقریر کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا کہ مولوی سید شرف الدین صاحب نے جو تقریر کی ہی اِس سے مجکو بالکل اتفاق ہے۔ اور صرف مجکو نہین بلکہ کل علما و مشائخ کو جو اِس وقت رونق افروز ہین۔ لہذا مین اُنکی تجویز کی تائید کرتا ہون۔ اِسکے بعد یہ تجویز باتفاق آرا منظور ہوئی۔

قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے یہ تحریک پیش کی کہ "شب کے جلسے مین طلبا کا امتحان ناتمام رہچکا ہے اسواسطے کہ اُنسے ریاضی کے سوالات نہین کیے گئے۔ اسوقت اِس کمی کو پورا کردیا جائے"۔ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی نے تائید کی اور ارکان نے

اس سے اتفاق کیا لہذا مہتمم صاحب دارالعلوم نے ان طلبا کو پھر پیش کیا۔ مولوی عبد القدیر صاحب۔ بی۔ اے نے چند سوالات اربعہ متناسبہ اور کسور عام کے بنا کر انکو لکھا دیے تقریباً دس منٹ مین طلبا نے انکو حل کر کے پیش کر دیا۔ مولوی عبد القدیر صاحب بی۔ اے نے ان جوابات کو با واز بلند پڑھ کر سنایا اور حاضرین نے اسقدر صحیح اور جلد جواب دینے پر مسرت آمیز حیرت ظاہر کی۔ مسٹر ابو الفضل عبد الرحمن صاحب جج اسمال کاز کورٹ نے عربی ترجمہ کرنے کے لیے یہ عبارت دی "از جانب مسلمانان باشندگان کلکتہ ارکین ندوۃ العلما کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے" سب نے اسکا صحیح ترجمہ کیا اور بعض نے تین تین طریق سے۔ اس بات کو دیکھکر مسٹر ابو الفضل عبد الرحمن صاحب جج نے اظہار مسرت کے بعد وعدہ کیا کہ مین ایک نقرئی تمغہ اس طالب العلم کو دونگا جو ابتدائی درجے کے سہ سالہ امتحان مین زباندانی مین سب سے اوّل رہے۔ مولوی وحید حسین صاحب سکریٹری محمدن یونین کلکتہ نے اپنی مجلس کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا کہ جو طالب العلم مجموعی حیثیت سے اول نمبر ہو اُسکو نقرہ تمغہ محمدن یونین کیطرف سے دیا جائے گا۔ شیخ رحیم اللہ صاحب سوداگر نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم حدیث مین اول نمبر ہو اُسکو وہ طلائی تمغہ عنایت فرمائین گے۔ مولوی سید ابو ظفر صاحب مترجم ہائی کورٹ نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم کلام مجید مین سب سے زیادہ نمبر پائے اُسکو وہ طلائی تمغہ دینگے۔ مولوی عبد الخالق صاحب وکیل و سکریٹری انجمن اسلامیہ بردوان نے اسی انجمن کیطرف سے وعدہ کیا کہ وہ اُس طالب العلم کو تمغہ نقرئی دینگے جو حساب مین سب سے اوّل نمبر رہے۔ مولوی عبد القدیر صاحب بی اے نے والنٹیران کلکتہ کیطرف سے وعدہ کیا کہ جو انگریزی مین سب سے اول نمبر رہے گا اُسکو وہ نقرئی تمغہ دین گے۔ مولوی سید عبد اللہ صاحب موسوی صدر نشین کلکتہ مسلم و بکیٹ سوسائٹی نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم عربی تقریر مین سب سے بہتر ہوگا اُسکو وہ

دس روپیے کا انعام دینگے۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب مترجم ہائی کورٹ نے پانچ روپیے کا ماہوار وظیفہ ایک سال تک اُس طالب العلم کے لیے منظور کیا جو ادب مین اوّل نمبر ہو۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔اے نے بھی پانچ روپیہ ماہوار کا وظیفہ اُس طالب العلم کے لیے منظور کیا جو درجۂ دوم مین کامیاب ہوکر درجۂ سوم مین ترقی پائے اور وہان بھی سب مین ممتاز ہو۔ مولوی قمرالدین صاحب مترجم ہائی کورٹ اور نور محمد اسمعیل صاحب سوداگر اولڈ چائنا بازار نے بلا کسی شرط کے پانچ پانچ روپے ماہوار کا ایک ایک وظیفہ تین سال کے لیے منظور کیا۔

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "عربی عروض حساب وغیرہ کا امتحان تو آپ لیچکے اور خدا کے فضل سے ہمارے لڑکے کامیاب ہوئے اب ہم آپ کی قومی ہمدردی اور فیاضی کا امتحان لینا چاہتے ہین دیکھیے کہین فیل نہ ہوجائیے گا"

مولوی صاحب ممدوح کے اس جملے کو سُنکر نواب بہادر سید امیر حسنخانصاحب سی۔ آئی۔ اے اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپ نے تحریک کی کہ "دارالعلوم کے واسطے چندہ کیا جائے" اِسکو تحریک کرتے وقت آپ نے دارالعلوم کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی اثناے تقریر مین آپ نے فرمایا کہ "مسلمانونکی عزت قومی اور ترقی اس بات پر موقوف ہو کہ وہ عربی حاصل کرین" اِس تحریک کی تائید مولوی ابوالحسن خان صاحب جج اسمال کاز کورٹ نے فرمائی اور تائید مین عربی علوم و فنون کو قائم رکھنے کی ضرورت پر بحث کرتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی ابوالحسن خانصاحب جج اسمال کاز کورٹ کلکتہ

حضرات! مین زبان عربی کی تعلیم کو ابتدا ہی سے بہت ضروری سمجھتا ہون کیونکہ یہ مسلمانونکی

گویا مذہبی زبان ہے جس سے انکی مذہبی اور اخلاقی حالت واقعی درست ہو جاتی ہے دیکھیے
جب ہندؤن نے اپنی مذہبی زبان شنسکرت کو بالکل چھوڑ دیا تو وہ بالکل تباہ و برباد
اور خراب ہو گئے اور انکی مذہبی اور اخلاقی حالت از حد ابتر ہو گئی مگر اہل یورپ علے الخصوص
جرمن نے جب اسمین ترقی کی تو انکی ترقی کو دیکھ کر ہندؤن مین بھی ایک حرکت پیدا
ہوئی اور پھر وہ شنسکرت کی خدمت کے لیے تیار ہوئے اور اُسکے حاصل کرنے کی
کوشش شروع کی چنانچہ اکثر ہندو بی اے اور ام اے شنسکرت زبان سے واقف ہین
اور اسی وجہ سے انکی اخلاقی حالت ایک حد تک درست ہوتی جاتی ہے۔ ہم ہرگز
نہین چاہتے کہ عربی زبان مسلمان چھوڑ دین جو لوگ قائل ہین کہ عربی کا ترجمہ کافی ہے
(اور اس گروہ مین ہمارے دوست مولوی دلاور حسین احمد صاحب سابق جنرل رجسٹرار
بھی ہین) میرے خیال مین وہ بالکل غلطی پر ہین بڑی بات یہ ہے کہ جب ایک زبان سے
دوسری زبان مین ترجمہ کیا جاتا ہے تو ہرگز اصلی زبان کی فصاحت و بلاغت اور اُس
درجے کا اثر اسمین باقی نہین رہتا جو اصلی زبان مین پایا جاتا ہے۔ کیا کوئی گریجوٹ کہہ
سکتا ہے کہ شکسپیر کے کلام کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اُسمین اصلی اثر اُس زبان کا باقی ہے؟
(آواز آئی کہ ہرگز نہین) ایسے ہی عربی کا بھی حال ہے ممکن نہین کہ اُسکی حلاوت اور
اُسکا اثر دلون مین باقی رہے جیسا کہ عربی مین ہے پھر قرآن پاک کا جو بلاغت اور
فصاحت کا مجموعہ اور زبان کی خوبی اور جامعیت کے اعتبار سے معجزہ ہے صرف ترجمہ
کیونکر کافی ہو سکتا ہے؟۔ اِسلیے عربی زبان کے قائم رکھنے کے واسطے ہم مسلمانون کو
کوشش کرنی چاہیے۔

اثنائے تقریر مین چندہ شروع ہوا جو وعدونکی صورت مین تھا۔ نواب بہادر سید
امیر حسن خان صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ نے دو سو روپیہ کا وعدہ کیا۔ نواب عبد السبحان
صاحب چودھری نے دو سو روپے خود مولوی ابو الحسن صاحب نے سو روپیہ۔ خان بہادر

مولوی بدرالدین حیدر صاحب نے سو روپیہ منشی عبدالغفور صاحب اعظم گڑھی نے سو روپے مولوی اکرام علی خان صاحب اکزامنر ہائی کورٹ نے سو روپے۔ محبوب بخش محمد اسمعیل صاحب سوداگر کولوٹولہ نے سو روپے منشی احسان کریم صاحب نے پچاس روپے۔ مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب بی اے نے پچاس روپیہ مولوی عباد اللہ ابوالمکارم صاحب نے پچاس روپے شیخ رحیم اللہ صاحب سوداگر نے ایک اشرفی مسٹر غلام حسین علی ف صاحب نے تین ہزار روپیہ تین قسطون مین دینے کا وعدہ فرمایا۔ اسکے علاوہ اور بھی چندہ ہوا اور ہو رہا تھا کہ صاحب کمشنر بہادر تشریف لائے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک جلسے مین بیٹھے رہے۔

اسوقت شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبزرور نے انگریزی مین ندوۃ العلما کے مقاصد پر نہایت پُر مغز تقریر فرمائی اور اُس غلط فہمی کو بہت خوبی کے ساتھ دفع کیا جو سر انٹونی مکڈانل صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ واودھ کو ندوۃ العلما کے نسبت پیدا ہوئی تھی اور جناب ممدوح نے اسکا اشارہ اپنی روانگی کے وقت الہ آباد مین فرمایا تھا۔ یہ تقریر انگریزی مین شائع کیجائے گی اس مقام پر اسکا اُردو مین ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور

اُنیسوین صدی کے آخری حصے کا ایک نہایت تعجب خیز واقعہ یہ تھا کہ دنیا کے مختلف حصون مین مذہب کیطرف از سر نو ایک رغبت خاص پیدا ہوگئی تھی حالانکہ اُسی زمانے مین یہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا تھا کہ مادہ پرستی اور دہریت کی روز افزون ترقی کے سامنے مذہب کا چراغ گل ہوجائے گا۔ لوگ کہتے تھے کہ مذہب کی پُرانی اور سالخوردہ چمک دمک زمانۂ حال کے علم طبعیات کی ایجادون کے چکاچوند کردینے والی روشنی کے مقابلہ مین ماند پڑجاوے گی اور علمی ترقی کا سیلاب پُرانے عقائد کو بہا لیجائے گا اور حقیقت مین ممکن تھا

کہ سائنس کی تازہ ترین فتوحات جیسے رانٹ جن صاحب کی دریافت کردہ شعاعین اور بغیر تار کے خبر پہونچانے کی حکمت لوگون کے دلون سے معجزات اور امور خرق العادت کے اعتقاد کو زائل کر دیتین۔ اُن دلون مین طاقت انسانی کا بے انتہا ہونا جاگزین کر دیتین اور انسان کو مغرور اور خود رائے بنا کر اُس سے انکسار اور حلم کے ساتھ ایک قادر مطلق کی بے انتہا طاقتون پر ایمان لانے کی قوت سلب کر لیتین۔

اِسمین شک نہین کہ رانٹ جن کی شعاعون کے ذریعے سے کسی بند صندوق کی اندرونی اشیا کو دیکھ لینا اور کسی مریض کی اندرونی بیماری کیحالت مین یہ معلوم کر لینا کہ مرض کیسا ہے اور کہان ہی ایسے اعجاز ہین کہ گذشتہ زمانے مین بھی قصّون۔ کہانیون یا بزرگونکی کرامات کی روایتون ہی مین سُننے مین آئے ہین اور اسیلیے اب اُنپر قابض اور مختار ہونا خواہ مخواہ انسان کا سر پھرا دیتا ہے۔ ایسے ہی معمولی دماغون کے لیے تو تار برقی کے ذریعہ سے بھی ایک مقام سے دوسرے مقام تک خبر پہونچانا باعث تحیّر تھا چہ جائیکہ اب وہ ظاہری واسطہ بھی درمیان سے اُٹھ جائے اور محض ہوا کے ذرات کے ذریعے سے میلون تک پیغام پہونچنے لگے۔

نظر برین حالات وہ لوگ قابل معذرت تھے جو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رفتہ رفتہ مذہب کا زور گھٹتا جائے گا اور دنیا کے بڑے اور اہم معاملات مین جو حصّہ مذہب نے لیا تھا اب وہ اُس سے قاصر رہ جائے گا۔ مگر حال مین ایسے واقعات پیش آئے ہین جنسے یہ ثابت ہو گیا ہی کہ یہ خیال بے بنیاد تھا اور بجائے اِسکے کہ مذہب کے فولادی پنجے کی گرفت بنی نوع انسان کے دلون پر ڈھیلی پڑ جاتی پھر مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ مذہب کیطرف دل پھر جھکے آتے ہین اور آیندہ زندگی کے مسائل پر آجکل اسقدر غور و خوض شروع ہے کہ آج سی بیس برس پہلے نظر نہین آتا تھا۔ اِس نمایان اور اکثر حالات مین غیر متوقع تبدیلی کیوجہ ظاہر ہے یہ درصل علم کی ترقی کا لازمی نتیجہ ہے۔ مذہب دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو جہالت سی پیدا ہو

اور دوسرا وہ جسکی بنیاد علم پر ہو۔ مین نے ایک دفعہ کہین پڑھا تھا کہ توہمات دو قسم کے ہوتے ہین۔ اوّل وہ توہمات جو لاعلمی سے پیدا ہون اور دوسرے وہ جو کثرت علم سے پیدا ہون بظاہر یہ اجتماع نقیضین معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقت نہین جیسا کہ مثالون سے واضح ہو جائیگا ایسے مجمع مین جہان اِس ملک کے مختلف حصون کے باشندے موجود ہین مجھے جاہلانہ توہمات کی مثالین خاص طور پر پیش کرنے کی چندان ضرورت نہین کیونکہ سیکڑون نظیرین روز ہماری آنکھون کے روبرو گذرتی ہین۔ بھوت پریت کے اُتارنے کے لیے جھاڑ پھونک ڈھول بجا بجا کر کسی کو بیہوش کرنا اور اُس سے آیندہ کے حالات دریافت کرنا منگل اور سنیچر کے دن تیل تانبے کی خیرات خاص خاص فقیرون کو دینا اِس خیال سے کہ منگل دیوتا راضی رہین۔ فال بینون کو خوش اعتقادی کے ساتھ گھرون مین آنے دینا اور اُسکی حسب ہدایت ہتھیلی پر چاندی رکھ کر فال کھلوانا یہ سب باتین ایسی ہین کہ اُنسے ہندوستان کے رہنے والے بیخبر نہین۔ اور شب و روز ہمارے اہل ملک کی (عام اِس سے کہ وہ ہندو ہون یا مسلمان) جہالت پر شاہد ہین۔ مگر مین اُن توہمات کی جو کثرتِ علم سے پیدا ہوتے ہین ایک مثال دینا چاہتا ہون۔

یورپ اور امریکہ مین اِسوقت بہت سے معقول تعلیم یافتہ اور روشن خیال ایسے ہین جو فن مسمریزم اور اُسکے مختلف شعبون کے جو مختلف نامون سے مشہور ہین قائل ہین یہ نہین کہا جا سکتا کہ جو کچھ اِن دنون مغربی ممالک مین "سپرچوالزم" کے نام سے کیا جاتا ہے محض ڈھکوسلہ ہے مگر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ جتنے اشخاص اِسکے جاننے کا دعوے رکھتے ہین اُنمین اگر ایک سچا ہے تو نو جھوٹے۔ حاضرین مین سے بعض اصحاب نے ایک رسالہ دیکھا ہوگا جو لندن سے سہ ماہی نکلتا تھا اور جسکا نام "بارڈرلینڈ" تھا اور سٹیڈ صاحب جو ولایت کے مشہور اور فاضل اخبار نویس ہین اِسے شائع کرتے تھے۔ دنیا بھر کے اطراف و جوانب سے عجیب عجیب قصے اور عجیب عجیب روایتین اسمین جمع کیجاتی تھین جنسے معلوم ہوتا تھا کہ

قلب انسانی مین بھی کیسے کیسے طرفہ عقائد سما سکتے ہین اور انسان ضعیف البنیان کیسی کیسی باتون پر ایمان لا سکتا ہے۔ اِس مسئلے مین بے انتہا نظرین ان توہمات کی ملتی تھین جو کثرت علم سے پیدا ہوتے ہین لِنکے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ تعلیم خیالات کو وسیع کر دیتی ہے اور امکان کے دائرے کو تعلیم یافتہ آدمی کے خیال مین اسقدر بڑھا دیتی ہے کہ بیعلم یا نیم خواندہ اُس حد کو نہین پہونچ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک ذی علم آدمی کسی اچنبھے کی بات کا بھی ذکر سنتا ہے تو جھٹ سے یہ نہین کہہ دیتا کہ یہ بالکل لغو مہمل ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ ممکن ہے ایسا ہو۔ گو مین اُسکا سبب نہین سمجھ سکتا۔ اِس سے آپ اندازہ لگائیے کہ جب ذیعلم آدمیون کے توہمات کے بارے مین یہ رائین اور یہ خیالات ہین تو مذہب کے متعلق اُنکے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ اگر تعلیم کا اُنپر یہ اثر پڑا ہو کہ اُنکے عقائد مین کسیقدر خلل آگیا ہو۔ یا بعض مسائل مین کچھ شکوک پیدا ہو گئے ہون تو بھی علم کا تقاضا یہ ہوگا کہ وہ مذہب کیطرف سو دبانہ آئین گے دل مین اسکی تعظیم لیکر اسکی طرف رجوع لائین گے اور کچھ حاصل کرنے کی غرض سے اُس تک پہونچین گے اِسی واسطے اُنیسوین صدی کے ملک الشعرا انگلستان نے کہا ہے "اُس شبھے مین جو محققانہ نظر سے دل مین پیدا ہو زیادہ جزو ایمان شامل ہے بہ نسبت اُن دعوون کے جنپر مذہبی فرقے مٹے جاتے ہین"۔ جب حق کی تلاش ایسے محقق کو منزل مقصود پر پہونچا دیتی ہے تو تمام شکوک اور شبہات یکقلم دور ہو جاتے ہین اور مذہب اُسکے لیے آئینہ ہو جاتا ہے اُسکے ایمان کی بنیاد مضبوط چٹان پر ہوتی ہے اور اسکے دل مین وہ قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خواہ ڈارون کی تصنیفات پڑھے یا ہکسلی کی کتابین دیکھے اُسکے عقائد مین فرق نہین آتا۔ یہ وہ مذہب ہے جو علم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گو جہالت سے بنائے ہوئے مذہب کی بنیاد ریگ پر ہوتی ہے اور اُسے دہریت کے سیلاب اور طبعیات کی تیز روشنی کا ہمیشہ ڈر رہتا ہے لیکن جس محققانہ اور عالمانہ مذہب کی عمارت ایک مستحکم قلعے کا حکم رکھتی ہے جسکو دہریت کی توپونکی

گولہ باری کچھ نقصان نہین پہونچا سکتی - یہی وہ مذہب ہے جسکا جہاز اسوقت مغربی دنیا
مین لامذہبی کی امواج کے تھپیڑون کو حقارت سے دیکھتا ہوا فاتحانہ انداز سے تیرتا چلا آتا
ہے اور اسی مذہب کیطرف اہل یورپ و امریکہ کے دلون مین ایک تازہ میلان پیدا ہوا ہے
جب سے دنیا پیدا ہوئی مذہب نے کئی انقلاب دیکھے وہ بھی زمانہ دیکھا ہی کہ جب
ہر طرف اسکا دور دورہ تھا کوئی طاقت اسکا مقابلہ نہین کر سکتی تھی اور اسکے سامنے
تاجدارون کو مجال دم زدن نہ تھی - اس شوراشوری کا لازمی نتیجہ بے تکی ہوا - وہ زمانہ بھی آیا
کہ لامذہبی اور بداخلاقی نے وہ زور پکڑا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ مذہب کی رفیع
مکان کو خاک سیہ کرکے رہے گی - مگر خدا کی شان ہے کہ راکھ ہو کر بھی ققنس وار مذہب
بار بار جی اُٹھتا رہا - اور دلون کی اقلیم پر حکمرانی کے لیے موجود ہے - اخلاق - بنی نوع
انسان سے ہمدردی - ایثار - تحمل یہ سب خوبیان اسکی دست بستہ کنیزین ہین جب کبھی
مذہب نے ترقی کی ہے یہ اسکے ساتھ رہی ہین اور جب کبھی اسکا زوال شروع ہوا ہے تو یہ
ضعیف ہوتی گئین - مذہب کی یہ تعریف کرتے ہوئے مین نے یہ فراموش نہین کیا کہ دنیا
مین سب سے زیادہ خونریزی کا باعث یہی مذہب ہی ہوا ہے - لیکن مین یہ کہہ سکتا ہون
کہ خونریزیان یا تو جہل سے پرورش پائے ہوئے مذہب کا نتیجہ تھین اور یا ایسے حالات مین
پیش آئین جنمین اُنکا رواج ہونا ناگزیر تھا - کیونکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ امن کے پہلے
جدوجہد ہو -

مذہب کی جانب اسی عام میلان کا جسکا ذکر اوپر ہوا ایک ظہور یہ بھی تھا کہ شکاگو
کی عظیم الشان نمائش مین دنیا بھر کے مذاہب کی ایک پارلیمنٹ قرار پائی - تحیر ہوتا ہی جب
خیال آتا ہے کہ ہزارون بندگان خدا اُس مغربی دنیا کے باشندے جسے لامذہبی کا الزام
دیا جاتا ہے روز صبح سے شام تک وہان بیٹھکر اور نمائش کی نمائشون اور دلچسپیون کو چھوڑ کر
مذہب کی تلاش مین مختلف فرقون کے واعظون اور خطیبون کی تقریرین سُنتے تھے جس

تحمل سے وہ عیسائی پادری کے بیان پر توجہ کرتے تھے اسی طرح وہ ہند و پنڈتون
پارسی زرتشتیون چین اور جاپان اور بدھ مذہب کے واعظون کے اقوال پر غور کرتی
تھے۔ اُنھین پیغمبر عرب کے دین متین کے متعلق بھی ایک آدھ تقریر کے سننے کا اتفاق
ہوا۔ گو افسوس ہے کہ اُنھون نے اسلام کا پیغام کسی قدیم مسلمان سے۔ جسکے آبا واجداد کا
مذہب اسلام رہا ہو۔ یا کسی بڑے مولوی سے جسکو قرآن وحدیث پر پورا عبور ہو یا اسلامی
دنیا کے کسی ایسے قائم مقام سے جو استنبول یا مصر یا عرب یا فارس سے ہی گیا ہو نہین
سُنا ہندوستان کے مسلمانون مین سے حالانکہ اُنھین انگریزی زبان کی تحصیل کے لیے
بیشمار سہولتین اور مواقع حاصل ہین کسی ایک کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اہل امریکہ تک تبلیغ اسلام
کرتا اور اُنھون نے جو کچھ سُنا ایک اپنے ہموطن کی زبان سے سُنا جو خود بخود مسلمان ہو گیا
تھا اور جو محض اپنے معلومات کے مطابق وعظ کر سکتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ مغرب کے باشندونکے
دلون مین تحقیقات مذہبی کا شوق پیدا ہونے کا اِس پارلیمنٹ کے انعقاد سے بہتر ثبوت
ملنا مشکل ہے اور کم وبیش ہر ملک مین اسوقت مذہب کیطرف طبیعتون کے اس رجحان کی
نظیرین ملتی ہین۔ مصر جو اُن اسلامی ممالک مین جہان ابتک اسلامی حکومت باقی ہی
نسبتہً بہتر حالت مین ہے پہلے اُسی کی مثال لیجیے۔ اُن اخبارون سے جو قاہرہ اور
اسکندریہ سے عربی زبان مین نکلتے ہین اور کثیر الاشاعت ہین صاف معلوم ہوتا ہے
کہ امت اسلامیہ مین ایک تازہ نشو ونما ہونے کو ہے روم بھی اِس کیفیت سے خالی نہین
جسکا بین ثبوت وہ کامیابی ہے جو سلطان المعظم کی حجاز ریلوے کی تجویز کو حاصل ہوئی ہی
جسے اُنھون نے جمہور مسلمانون کے چندے سے چلانا چاہا۔ روم کے مسلمانون نے اِس
ریلوے کو فیاضانہ مدد دی ہے۔ کیون؟۔ اسلیے کہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ اسکے ذریعے سے
ایک اہم مذہبی فرض کے ادا کرنے مین سہولت ہوگی جسکی طرف سے لوگ راستے کی صعوبتون
کیوجہ سے جو مکہ اور مدینے کے سفر مین پیش آتی تھین غافل ہوتے جاتے تھے۔ اور ملکون کے

مسلمان جو حسب حیثیت اِس چندے مین مدد دے رہے ہین وہ بھی اسی وجہ سے کہ یہ مذہبی فرض ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اگر اِس تجویز کی قدر کرتے ہین تو اسی لیے کہ وہ جانتے ہین کہ اِسکے اجراسے مکہ سے مدینے تک کا راستہ ہندوستانی حاجیون کے لیے آسان ہو جائیگا اور اُس روضۂ مبارک پر پہونچنے کی تمنا جسمین عرب کے نامور پیغمبر اور اُنکے پیارے نبی مدفون ہین کمال سہولت سے پوری ہو سکے گی۔ اُس روضے پر جانے کی خواہش ہر مسلمان کے دل مین رہتی ہے کیونکہ ہر مسلمان کے دل مین اُس رسول برحق سے سچی محبت ہونا ضروری ہے جسنے اُن تک وہ پُرزور کلام آلٰہی پہونچایا جسے سُنتے ہی اب بھی اُنکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔ جو لوگ کبھی حج کو گئے ہین وہ اِس بات کی گواہی دیسکتے ہین کہ سب سے زیادہ پُرخطر اور دشوار گزار راستہ مکہ اور مدینے کے درمیان ہے جسے اب ریل بنجانے سے بغیر بدویون کی غارت گری کے ڈر کے طے کر سکین گے۔

اِس سارے ذکر سے میری مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اور مختلف صورتون مین مذہبی احکام کی تعمیل کیطرف رغبت پائی جاتی ہے۔ آپ ذرا ہندوستان ہی کی حالت کو دیکھیے کیا تعلیم یافتہ ہندو مسلمانون مین مذہبی زندگی بسر کرنے کا مذاق بڑھتا ہوا نظر نہین آتا بیشک آتا ہے۔ ورنہ یہ بڑی بڑی مذہبی تحریکین اور یہ عالیشان مجمع جنکا قدیم تاریخ ہند مین کوئی نمونہ نہین ہے اور جو صرف حکومت انگریزی کی برکات سے ممکن ہوئی ہین کیا معنی رکھتے ہین۔ انھین بڑی تحریکون مین ندوۃ العلما یعنی مسلمان علماے دین کی مجلس خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ آٹھ سال ہوئے کہ کانپور مین اِسکا پہلا جلسہ ہوا جہان بعض معزز علمانے یہ دیکھ کر کہ مذہب کی ناواقفیت پڑھے ہوون کے لیے اور اَن پڑھون کے لیے کسقدر مضر ثابت ہو رہی ہے۔ یہ ارادہ کیا کہ ایک انجمن مسلمانون کو مذہب کی توجہ دلانے اور اُسپر ثابت قدم رکھنے کے لیے قائم کیجائے۔ دوسرے سال کے اجلاس مین اِس ارادے کو اور بھی استحکام

حاصل ہوا اور کچھ عرصے بعد علما نے یہ معقول فیصلہ کیا کہ وہ نو تعلیم یافتہ مسلمانون کے
ساتھ ملکر اس کام کو سرانجام کرین جسکا بیڑہ اُنھون نے اُٹھایا - اِس خیال مین وہ کامیاب
ہوئی اور جانبین ملکر کام کرنے کے لیے راضی ہو گئے تا کہ ایک جماعت سے دوسری جماعت کو
فائدہ پہونچے اور جہان دنیا دار علما کی صحبت سے دینی فوائد حاصل کرین - دینی عُلما
دنیاوی اُمور مین اہل دنیا کے مشورے اور تجربے سے مستفید ہون - اپنے ارادون کی
تکمیل کے لیے اِس جماعت نے مذہبی تعلیم کے واسطے ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی ہو جسمین
مشرقی نصاب تعلیم کا ایک کثیر حصہ ہو گا مگر کوشش یہ رہے گی کہ نصاب مروجہ مین
ایسی اصلاح کیجائے کہ جواب سے زیادہ مفید اور جامع ہو جائے اِسکے ساتھ انگریزی
زباندانی کی تعلیم بھی اپنے مدرسے مین داخل کی ہے تا کہ جو مولوی اُنکے مدرسے سے نکلین
وہ حالات دنیا سے بخوبی آگاہ ہون اور جو جو علوم و فنون کہ انگریزی زباندانی سے بے بہرہ
ہونے کے سبب اب تک اُنکے لیے گنجینۂ سربمہر رہتے ہین حل ہو جائین - اُنکا ارادہ ہو کہ
جہان تک سرمایے کی حالت اجازت دے کام ایک اعلیٰ پیمانے پر چلایا جائے -
اور بورڈنگ ہوس مین مغربی دنیا کی بڑی بڑی قیام گاہون کے نمونے سے فائدہ اُٹھایا
جائے اور کالج بہمہ وجوہ عمدہ اور شاندار بنایا جائے - یہ خیال نہایت امید دلانیوالا
ہو خصوصاً اِس لحاظ سے کہ ہندوستان کے مولویون مین پیدا ہوا ہے جو تنگ خیالی مین
بدنام ہو چکے ہین - یہ بھی قابل ذکر ہے کہ گو اِس تعلیم گاہ کی تجویز بلند خیالی مین علی گڑھ کالج
کے مرحوم بانی کی تجویز کے مانند ہے - مگر اُس سے بالکل علیحدہ غرض رکھتی ہے - مرحوم کا منشا
تھا کہ اِس دنیا کے میدان کے سوار پیدا کرین - ندوے کا منشا ہے کہ اِن سوارون کو
ایک اور بہت بڑے میدان امتحان کے لیے تیار کرین یعنی اُنھین عاقبت مین کامیاب
کرین - جب شریرونکی شرارت ختم ہو جائے گی اور تھکے ماندے آرام پائین گے - ندوے کا
منشا ہے کہ اِس بیقراری کو جو آجکل ہر تعلیم یافتہ شخص کے دل مین مذہب کی تلاش کے لیے

پائی جاتی ہے رفع کرے۔ مذہب کی جو تصویر مساجد کے معمولی واعظونکی طرف سے تعلیم یافتہ
لوگون کے سامنے ہر جمعے کو نماز کے بعد وعظ مین پیش کیجاتی ہے اُسپر قرآن مجید کا وہ
فصاحت سے بھرا ہوا فقرہ صادق آتا ہے جسمین خداے تعالے انسان کی آنکھ کے
آسمان کیطرف دیکھنے کے بعد تھک کے واپس آنے کا اشارہ کرکے فرماتا ہے ینقلب
الیک البصر خاسئا وھو حسیر وہ اِس تصویر کو دیکھتے ہین اور جب اُنکے قلب کو
اِس سے تسکین نہین حاصل ہوتی تو مایوس ہو کر آنکھ پھیر لیتے ہین اِسلیے ضرورت ہو کہ
سچے اور اصلی اسلام کا وہ درخت جو ہندوستان مین ہماری بے توجہی اور بے پروائی
کی وجہ سے سوکھ گیا ہے اُس زندگی بخش پانی سے تر و تازہ کیا جائے جو تیرہ سو برس
ہوئے مکۂ مکرمہ مین چاہ زمزم کے قریب سرچشمۂ صداقت سے جوشزن ہوا تھا اور
پھر اُس تر و تازہ درخت کو جسکے پتے طائف کے باغون کے درختون کیطرح ہرے
بھرے اور جسکی شاخین میوے سے لدی ہون ان تھکی ہوئی اور متلاشی نظرون کے
پیش کیا جائے۔ یہ ہے وہ اعلے مگر مشکل کام جو ندوۃ العلما نے اپنے ذمّے لیا ہے
اور گو یہ نہین کہا جا سکتا کہ اِسے اپنی کوششون مین کامیابی ہو گی یا اِسکے موجودہ
کارکنون اور معاونون مین اس کام کے تکمیل کی کتنی سکت ہی تاہم یہ خیال ایسا دلکش
اور دل پذیر ہے اور اِسکے نتائج (اگر مترتب ہون) ہماری قوم کے لیے ایسے ضروری
ہین کہ دل بے اختیار اِسکی طرف کھنچا جاتا ہے۔

آپکو یہ سُن کر تعجب ہو گا کہ ایسی بے شر اور مفید مجلس بھی اُس بدقسمتی سے نہ بچ
نہین سکی جو تمام نئی تحریکون کے ساتھ لگی ہوئی ہے یعنی لوگون کو اُنکی نسبت طرح طرح کی
غلط فہمیان اور بدظنیان ہوتی ہین۔ اگر خود گورنمنٹ نے نہین تو کم از کم بعض اعلی افسران
سرکاری نے اِسکے سمجھنے مین غلطی کھائی ہے اور خود قوم نے بھی اب تک اِسکی حقیقت
کو نہین سمجھا۔ پہلے ہم سرکاری غلط فہمی کو لیتے ہین کیونکہ ہمین معلوم ہے کہ ہمارے ملک مین

کسی تحریک کی کامیابی یا ناکامی اِس بات پر بہت کچھ منحصر ہے کہ حکّام کا اُسکی طرف رُخ کیسا ہے خواہ بذاتہ اچھی ہو یا بُری۔ ہم دیکھتے ہین کہ سرانٹونی میکڈانل جو تھوڑے دن ہی گزرے ہین کہ ممالک مغربی وشمالی کے باشندونکی قسمتون کے مختار تھے اِس مجلس کی نسبت بہت ہی غلط خیالات رکھتے تھے۔ یا تو اُنھون نے اِسکے متعلق جو خبرین خودغرض بدنام کنندون سے سُنین اُنپر بے دیکھے بھالے اعتبار کر لیا تھا اور یا اُنھون نے تحقیقات کے معمولی شوق کو اس بارے مین بالاے طاق رکھ دیا تھا اور غیر محققانہ طور پر اسکے متعلق راے قائم کر لی تھی۔ مگر یہ سُنتے ہین کہ اُنکو ایک عرصہ تک یہ خیال رہا کہ اِس تحریک مین گورنمنٹ کے واسطے کوئی پوشیدہ خطرہ پنہان ہے اور اُنھون نے ندوے کے متعلق اپنے رَدّیّے سے یہ ثابت بھی کر دیا کہ لوگون کا یہ خیال بالکل بے بنیاد نہ تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ تعلیم اور روشنی کے پھیلنے کا یہ ایک قدرتی نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جو بالطبع مذہب کیطرف مائل ہین اور جو ایسے ملک مین رہتے ہین جہان مذہبی اور فلسفانہ زندگی کے طرف رجحان غالب ہے مدّت تک جہالت کی نیند مین سونے کے بعد آنکھین کھولین تو مذہب کیطرف جھکین اُنھون نے یہ بھی فراموش کر دیا کہ یہ اُن قدرتی اسباب کا نتیجہ ہے جو اس زمانے مین نہ صرف ہندوستان مین بلکہ دوسرے ممالک مین بھی اپنا اثر دکھلا رہے ہین اُنکی یاد سے یہ بات بھی اُتر گئی کہ مذہب کیطرف یہ میلان صرف مسلمانون ہی مین نہین پایا جاتا بلکہ ہندؤن مین مذہبی شوق کی تجدید کے زیادہ زبردست آثار نظر آتے ہین جیسا کہ آریہ سماج کی طرف سے گروکل کی تحریک اور سناتن دھرم والونکی طرف سے بھارت مہا منڈل کی تحریک سے اور تھیاسفی کے نمونے پر دھرم مہاتسو کے انعقاد سے جو ایک باہمت ہندو سادھو کی کوششون سے ہر سال ہوتا ہے ظاہر ہے۔

میرا یہ کہنا کہ ممالک مغربی وشمالی واودھ کے سابق لفٹننٹ گورنر بہادر ان سب اسباب کو بھول گئے اسلیے قرین قیاس ہے کہ اگر یہ باتین اُنکے ذہن مین موجود ہوتین تو وہ ندوے کے

سمجھنے مین ہرگز غلطی نہ کھاتے اور فوراً دیکھ لیتے کہ اسکا مقصد علم کی روشنی کا پھیلانا ہے
وہ مذہبی شوق کی تجدید سے ڈرے کیونکہ لفظ تجدید جب وہ مسلمانون کے مذہب کے
امام کے ساتھ استعمال کیا جائے خوفناک سمجھا جاتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری قوم کے
جُہلا اسوقت تعصب اور بیجا مذہبی جوش مین شہرت رکھتے ہین لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ
جہالت کے مذہب کی ترقی اور تجدید اور اُس مذہب کی تجدید مین جسکی بنا علم وحکمت پر ہو
زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اور ندوے کا مقصد یہ ہے کہ علم وحکمت کے ذریعے سے مذہب
کو تروتازہ کیا جائے۔ یہ تجدید ایسی ہے جو کسیطرح اغراض ترقی تعلیم یا شائستگی یا حسن انتظام
ملک داری کے خلاف نہین ہوسکتی بلکہ ان اغراض کے حصول کے لیے ہمارے ہاتھون
مین ایک مفید اور زبردست ذریعہ بن سکتی ہی مذہب آجتک دنیا مین ایک بڑی طاقت ہے
اور خصوصاً اسلامی دنیا مین ایک نہایت زندہ طاقت ہی اور اسی لیے اگر مذہبی پیشوا ہمارے
ہمخیال ہوکر جہالت کے دور کرنے مین ساعی ہون تو جو اثر اُنکے وعظ کا ہوسکتا ہے اور
طرح ناممکن ہے اور جو مدد اُنسے ملسکتی ہے اور کسی سے نہین ملسکتی۔ بزرگان ندوہ مین ایسے
ایسے معقول پسند علما شامل ہین جو اشاعت علم کرنے والون کا ساتھ دینے کو تیار رہین اور
اگر اس قول کی تصدیق درکار ہو تو وہ فتوۂ کفر جو اُن حضرات علما کے خلاف بعض
تنگ خیال مولوین لنے دیدیا ہے آپ کے سامنے کافی شہادت ہے۔ اِس فتوے کا
عوام پر چاہے کچھ ہی اثر کیون نہ ہو مگر موجودہ تعلیم یافتہ جماعت پر اسکا صرف ایک ہی
اثر ہونا چاہیے اور وہ یہ کہ اس فتوے سے وہ اور حضرات علما ایسے متفق اور متحد
ہوجائین جیسے وہ دو شخص یا جماعتین جو ایک ہی تیر مصیبت کا نشانہ بنین ایک دوسرے
کیطرف کھنچے آتے ہین۔ گورمنٹ انگریزی جیساکہ عموماً اُن تعلیم یافتہ اصحاب کو جو برکات
حکومت انگریزی سے آگاہ ہوکر جہالت اور جوش بیجا کا مقابلہ کرتے رہتے ہین اپنا دست
وبازو خیال کرتی ہے اِسی طرح اُسے روشن خیال اور بلند ہمت علما کی جو ہمارے ساتھ

اِس جنگ مین جو روشنی اور تاریکی کے درمیان ہو رہی ہے شریک ہین عزت افزائی اور قدر دانی کرنی چاہیے - یہی وجہ تھی کہ سر انٹونی نے جب حقارت آمیز طریق سے ندوۃ العلما کیطرف سے اس تقریر مین جو ٹرسٹیان علیگڑھ کے ایڈرس کے جواب مین کی تھی اشارہ کیا اور یہ کنایہ اُنھین غلط فہمیونکی وجہ سے تھا جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے تو نواب محسن الملک بہادر نے جو مرحوم بانی علیگڑھ کالج کے لائق جانشین ہین اُنکی تقریر کے اُس حصے پر اظہار تحیر کیا اور علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے ایک مضمون مین سر انٹونی کی غلط فہمی کا معقول جواب دیا مسٹر سید محمود نے جو نئی تعلیم کا اعلی نمونہ ہین اور جو اپنے مرحوم باپ کے مشیر اور معتمد علیہ تھے اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے ایک دفعہ جلسۂ عام مین ندوہ کے مقاصد کو نہایت پسند کیا اور مفید بتایا - خود علیگڑھ کے پیرنیچر بھی ندوے کے موئد ہی تھے - اور اُنھون نے علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے پرچے مورخہ ۱۱- اپریل ۱۸۹۶ع مین اسکی تائید مین ایک مضمون لکھکر ایک حملے کا جو اس مجلس پر ہوا تھا جواب دیا تھا اور اسکی کامیابی کی دعا کی تھی - پس نواب محسن الملک بہادر کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ "اگر سر انٹونی میکڈانل صاحب کو یہ سب حالات معلوم ہوتے تو وہ ہرگز اس قسم کا اشارہ جسمین ندوے کی تحقیر پائی جائے اپنی تقریر مین نہ کرتے اسیطرح اور بھی کوئی افسر سرکاری اگر وہ اس تحریک کی ابتدا اور ترقی کے حالات اور وجوہات سے آگاہ ہو اور اسکے مقاصد و اغراض سے واقف ہو اور یہ جانتا ہو کہ تعلیم یافتہ مسلمان بالعموم اسکے حامی اور جہلا اور عوام اس سے بدظن اور اسکے مخالف ہین تو کبھی اس مجلس کا مخالف نہین ہو سکتا -

اب اُن غلط فہمیون کیطرف آئیے جو خود قوم کے دلون مین اس تحریک کے متعلق موجود ہین ہم اُنکو تین قسمون مین تقسیم کرتے ہین (۱) بعض خودغرض لوگ ذاتی کاوشون اور کینون کو مذہبی مخالفت کی آڑ مین نکالنا چاہتے ہین ہمین اُن لوگون کو اُسی حقارت سے دیکھنا چاہیے جسکے وہ مستحق ہین اور اُنکی پروا نہین کرنا چاہیے - گو حکام مین بدظنی پھیلانیکا باعث

اکثر ایسے ہی لوگ ہوتے ہین۔

دوسری جماعت اِنسے بہتر لوگونکی ہے اور وہ ہمدردی اور رحم کے مستحق ہین وہ نی الحقیقت یہ ارادہ رکھتے ہین کہ مذہب کی یعنی جس چیز کو وہ مذہب جانتے اور مانتے ہین بیخکنی ہو رہی ہے اور اسکی تعمیر عنقریب گر پڑے گی اور قوم تباہ وخستہ ہو جائے گی۔ ایسے لوگونکی مخالفت کو ہم دلائل اور وجوہات اور بردباری سے گھٹا سکتے ہین اور توقع ہوسکتی ہے کہ جون جون زمانہ گزرتا جائیگا اور اُنھین معاملے کی سمجھ آتی جائے گی وہ ہمارے ہم خیال اور معاون ہو جائینگے

تیسری مخالفت بعض انگریزی خوانون کی جانب سے ہی جنھون نے موجودہ تعلیم حاصل کی ہے جنکی راے اسوقت بباعث ذی وجاہت اور باثر ہونے کے قابل غور ہے اور نیز اِس لحاظ سے کہ اُنسے بہت کچھ تقویت نیک کامون کو ہو سکتی ہے۔ اگر وہ ہمارے ہم خیال ہو جائین اُنکو یہ ڈر ہے کہ یہ تحریک جون جون زور پکڑتی جائے گی ترقی تعلیم جدید کی یہ سدراہ ہوگی۔ اور مغربی علوم کیطرف سے توجہ کو ہٹا کر پھر مشرقی علوم کیطرف پلٹ دیگی مین اس امر کا اعلان کرنے سے ایسے اصحاب کے شکوک رفع کرنا چاہتا ہون کہ جہانتک مین نے ندوۃ العلما کی روئدادون کو پڑھا ہے اور اُسکے رسالون وغیرہ مین دیکھا ہے یا یہان تک اسکے بڑے بڑے ارکین کی تقریرون یا گفتگوؤن سے اندازہ لگایا ہے اُنکا مقصد نہین ہے کہ وہ اپنے نصاب کو تمام مسلمان طلبہ کے لیے بجاے موجودہ تعلیم کے پیش کیا چاہتے ہین یا یہ کہتے ہین کہ سرکاری تعلیم کا نصاب پڑھو۔ یا انکا نصاب پڑھو۔ بلکہ اُنکا منشا یہ ہی کہ ایسے حضرات کے لیے جو مذہبی مذاق رکھتے ہون اور تقریر یا تحریر سے مذہب کی خدمت کرنا چاہین ایسا نصاب ہو کہ وہ علوم مشرقیہ ومغربیہ پر حاوی ہو کر ضروریات زمانہ کے موافق اِس خدمت کو انجام دیسکین جیسا کہ یورپ کے ممالک مین خادمان دین کی تیاری کے لیے خاص درسگاہین ہین اسیطرح ضرورت موجودہ کے موافق مولوی پیدا کرنے کے لیے ایک دینی درسگاہ کی ضرورت ہی۔ حال مین چند اوراق ندوے کے متعلق انگریزی مین شائع ہوئے ہین اور

بعض تقریرین ایسی ہوئی ہین جنسے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ندوے کی تجویز یہ ہے کہ لوگونکو عام مدارس سے مستغنی کردیا جائے اور جو یہان پڑھے وہ عام مدارس کے فوائد بھی یہین حاصل کرلے۔ اوّل تو مجھے یقین نہین کہ یہ خیال اراکین ندوہ کے دلون مین پختہ طور پر جاگزین ہوگیا ہو لیکن اگر انکا ایسا عزم ہے تو وہ ضرور اس ارادے پر نظر ثانی کرین تاکہ اس بنا پر اُنمین اور اُنکے انگریزی خوان معاونون مین غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے۔

سردست مین اس مختصر تقریر کو ختم کرتا ہون اور ختم کرنے سے پیشتر ندوۃ العلما کیطرف آپکی توجہ مبذول کرایا چاہتا ہون۔ یہ تحریک تقاضاے زمانہ کا نتیجہ نہایت پُر مطلب اور پُر معنی ہے اور اگر مناسب طریق پر دیانت اور محنت سے چلائی جائے تو مسلمانونکی قوم کے لیے بہت فائدہ بخش ہی۔ میرے خیال مین عیسائی اور ہندو صاحبان دونون کو اسکا خیر مقدم لازم ہے کیونکہ علوم دین کے چرچے سے وہ تنگ خیالی جو جہالت اور تعصب کا نتیجہ ہے دور ہو جائے گی اور مختلف مذاہب کی پرخاش باہمی مین کمی پیدا ہوگی۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم معاملات کی اصلی صورت کو پہچانین اور ملکر اپنے ابنای ملک و ملت کی ترقی کے لیے کوشش کرین اور پھر خدا کی ذات پر بھروسہ رکھکر اسکی رضا جوئی مین ہمہ تن مصروف رہین کیونکہ یہی کا نام حقیقت مین اسلام ہے۔

اِس تقریر کے بعد صاحب کمشنر بہادر اُٹھے۔ صدر انجمن صاحب نے ارکان ندوۃ العلما کیطرف سے انکا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہم اس بات کے بھی شکرگزار ہین کہ آپکی مہربانی سے انتظام پولس کا دلخواہ ہے نیز آپکی تشریف آوری سے ہمکو نہایت تقویت اور مسرت ہوئی ہے۔ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ہم آپکی کامیابی کے دل سے متمنی ہین۔ پھر فرمایا کہ جلسہ ختم ہوگیا ہے صرف اسی وقت تک کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ جناب صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ لوگونکی خواہش یہ ہی کہ آج شب کو بھی جلسہ کیا جائے اگر آپ مہربانی کرکے اجازت

دینگے تو ان لوگونکی خوشی پوری ہو جائیگی۔ صاحب ممدوح نے نہایت مسرت کے ساتھ اِس امر کو منظور فرمایا اور تشریف لے گئے۔

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ندوۃ العلما کی جانب سے استقبالی کمیٹی کے ممبرونکا بالخصوص مسٹر غلام حسین عارف صاحب سکریٹری مجلس انتظامیہ دعوت - نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے پنشنر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ - مولوی ابوالحسن خانصاحب جج - مولوی بدرالدین حیدر صاحب خان بہادر - حاجی نور محمد ذکریا صاحب - حاجی عبدالرزاق صاحب - مولوی سید ابوظفر صاحب دہلوی - مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری - مولوی زاہد حسین صاحب اور مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے کا شکریہ ادا کیا جنھون نے ندوۃ العلما کی دعوت مین ہر طرح سے ہمدردی ظاہر کی اور مہمانون کو آرام و آسائش پہونچانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔

مولوی سید شمس الہدیٰ صاحب ایم۔ اے وکیل ہائی کورٹ نے مسلمانان کلکتہ کی جانب سے ارکان ندوۃ العلما اور معزز مہمانون کا نہایت ہمدردی اور پُر جوش طریقے سے شکریہ ادا کیا اور نہایت موزون اور سنجیدہ الفاظ مین ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی اور ندوۃ العلما کی ضرورت اور فوائد کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ " اِس مرتبہ کلکتہ اور تمام صوبۂ بنگال آپکے مقاصد سے بے خبر تھا اور اِسی وجہ سے انمین وہ جوش نہین پیدا ہوا جو ضروری تھا اور اس بات کا ہمکو سخت افسوس و قلق ہے اور اُسوقت تک رہیگا جب تک کہ اسکی تلافی باحسن الوجوہ ہم نہ کرلین گے۔ ہم امید کرتے ہین کہ جب آپ پھر کبھی تشریف لائین گے تو ہم سب ملکر آپکی خدمت کرین گے اور آپ ہر طور سے کامیاب واپس تشریف لیجائین گے کلکتہ ایسے شہر مین اس بات کی ضرورت ہی کہ پے در پے جلسے ہون۔

اِسکے بعد مولوی عبدالرحمن محمود صاحب ایم۔ اے۔ الاچی پوری نے باشندگان

بنگال کی جانب سے فارسی زبان اور ایرانی لہجے مین ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا اور آخر مین ایک نظم پڑھی جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

نظم مولوی عبدالرحمن محمود صاحب ایم اے الاچی پوری

شاد باد اے روان کلکتہ
روح کلکتہ جان کلکتہ
کو چہا روضہای فردوس اند
شاد باد اے روان کلکتہ
باز دید از عنایت بیچون
بنگر این بوستان کلکتہ
باز بر فرق فرقدان نہند
آسمان خاکدان کلکتہ
صدر آرای محفل ندوہ
این دعا از زبان کلکتہ

مرحبا دوستان کلکتہ
وا شود غنچہاے دلہا یت
خندہ زد بر جنان کلکتہ
ہر زمان بر زبان طفلان ست
فصل گل گلستان کلکتہ
شد مشرف ز ندوۃ العلما
سر خود آسمان کلکتہ
عبد حق آفتاب ملک سخن
شد بلند از تو شان کلکتہ
در اجابت رسد بدرگہ حق

گشت تازہ ز فضل ایزد پاک
ہان بیا در جنان کلکتہ
در چمن بلبلان ہمی خوانند
مرحبا دوستان کلکتہ
باز گلگل شگفت گلہایش
باز این خاکدان کلکتہ
علما اختر اند زان گردید
نیر ہند و جان کلکتہ
باد قائم مدام این ندوہ
از کہان و مہان کلکتہ

تا قبا از خلوص گو آمین | تو ئی رطب اللسان کلکتہ

پھر مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اہل پنجاب کی طرف سے بنگال کے لوگون کو دعوت دی اور کہا کہ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ مجلس معین الندوہ امرتسر نے سال آیندہ کے لیے ندوۃ العلما کو دعوت دی ہے اور وہ دعوت منظور ہو چکی ہے لہذا ہم کو آپ سے یہ توقع ہے کہ جسطور پر پنجاب کے علما اور اکابر ندوۃ العلما کے جلسے کی شرکت کو کلکتے تشریف لائے ہین اسی طور پر آپ بھی امرتسر تشریف لائین اور ہماری طرف سے

اِس دعوت کو قبول کرین۔

اِسکے بعد پُرجوش دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ اُسوقت عجیب عالم تھا۔ ہر شخص چشم پُرنم بالخصوص مسٹر غلام حسین عارف صاحب اور حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی زار قطار رو رو کر الوداع کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جلسۂ عام

شب دوشنبہ ۲۔ شعبان ۱۳۱۹ھ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری

سب سے پہلے مولوی منظور النبی صاحب خلف الرشید مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری نے دارالعلوم ندوۃ العلما کے طرز تعلیم پر ایک بسیط تقریر کی۔

اِسکے بعد قاضی عبدالحمید صاحب رئیس کلکتہ نے ندوۃ العلما کے مقاصد پر اپنا ترکیب بند پڑھ کر سُنایا۔

پھر مولوی عبدالنور صاحب مدرس دوم مدرسۂ احمدیہ آرہ۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب پھلجری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے یکے بعد دیگرے نہایت خوش اسلوبی سے وعظ فرمایا۔ پھر جناب مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن حکیم سید علی صاحب نے ندوۃ العلما کے معزز مہمانون کو مدعو کیا اور بہت سیر چشمی سے انکی مہمانداری کی۔ یہ دعوت حاجی عبدالرزاق صاحب دہلوی کے مکان پر

ہوئی تھی۔

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ نے علما کے اعزاز مین حکام اور معززین کلکتہ کو گارڈن پارٹی دی۔

کیفیت جلسہ دعوت خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل

دعوت کا انتظام بہت خوبی سے کیا گیا تھا اور کوٹھی اور پائین باغ کی سجاوٹ بہت ہی خوش اسلوبی سے کی گئی تھی۔ تنقلات اور چاے نوشی کا تین مقام پر انتظام کیا تھا ایک جگہ مسلمانون کے لیے مخصوص کی تھی اور ایک مقام پر حکام کے لیے اہتمام کیا تھا تیسری جگہ معززین اہل ہنود کے لیے تھی ارکان ندوۃ العلما مین سے مندرجۂ ذیل حضرات شریک ہوئے تھے۔

مولوی عبد الحق صاحب دہلوی۔ مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور مولوی مسیح الزمان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری مولوی شاہ منیر الدین صاحب رئیس اسلامپور۔ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔ مولوی غلام محمد صاحب شملوی۔ شیخ عبد القادر صاحب بی۔اے ایڈیٹر ابزرور۔ حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری۔ قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب۔ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری۔ مولوی زاہد حسین صاحب۔ مولوی فتح محمد صاحب لکھنوی مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری۔ مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوہ حافظ سید محب الحق صاحب رئیس بانکے پور۔ علاوہ انکے اور حضرات بھی تھے۔ حکام ومعززین کلکتہ مین سر فرانسس مکلین چیف جسٹس ہائی کورٹ جسٹس اسٹیفن آنریبل مسٹر ریلی ممبر ویسرائنگل کونسل۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ۔ مسٹر راس پرنسپل مدرسۂ عالیہ۔ مسٹر عبد الرحیم صاحب پریسیڈنسی مجسٹریٹ۔ مسٹر ابو الفضل عبد الرحمن جج اسمال کازکورٹ۔

نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی - آئی - اے - پرنس بختیار شاہ - پرنس غلام محمد - مرزا قمر قدر بہادر - مسٹر غلام حسین عارف - حاجی نور محمد ذکریا - بنرجی گھوش راجہ ڈگپت - مہاراجہ ناٹور شمس العلما مولوی احمد مدرس اوّل مدرسۂ عالیہ شمس العلما مولوی ذوالفقار علی - شمس العلما ابوالخیر محمد صدّیق پروفیسر پریسیڈنسی کالج - مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی - مولوی ابوالحسن خانصاحب جج اسمال کازکوٹ -

خان بہادر محمد یوسف صاحب وکیل نے ارکان ندوۃ العلما کا سر فرانسس میکلن اور آنریبل مسٹر ریلی و دیگر معززین سے تعارف کرایا - تمام حکام و معززین نے ندوۃ العلما کے مقاصد سے ہمدردی ظاہر کی - آنریبل مسٹر ریلی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ وہ یہ نہین جانتے تھے کہ ندوۃ العلما کے مقاصد مین اصلاح و ترقی تعلیم کو بہت کچھ دخل ہے ورنہ وہ اس جلسے مین شریک ہوتے -

۴ بجے مہمانونکی آمد شروع ہوئی ۶ بجے تک یہ سب حضرات تعارف باہمی اور تفریح مین مصروف رہے اسکے بعد ارکان ندوۃ العلما نماز مغرب کے واسطے تشریف لے گئے اور شرکاے دعوت رخصت ہو گئے - ایک خصوصیت اس جلسے مین یہ تھی کہ جسوقت ارکان ندوۃ العلما تشریف لائے بینڈ باجہ بند کر دیا گیا اور اسوقت تک نہین بجا جب تک وہ رہے -

صدر انجمن

اِس سال ندوۃ العلما کے اجلاسون مین صدارت بدلتی رہی ہے اُسی ترتیب سے یہان پر اسماے گرامی اُن حضرات کے درج کیے جاتے ہین۔

مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرتسری * مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

فہرست ارکان اعزازی

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
۱	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن۔	۴	مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری
۲	مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب استاد حضور نظام دکن۔	۵	مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ۔
۳	مولانا شاہ عبد الوہاب صاحب فرنگی محلی	۶	مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی
		۷	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا سلامتہ اللہ صاحب مرحوم

فہرست ارکان قسم اول و شرکای اجلاس ہشتم ندوة العلما

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب مودودی پنشنر ڈپٹی کلکٹر بانس بریلی	عا ر	۱۰	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانوان۔	
۲	مولوی امانت اللہ صاحب خلف مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی حیدرآباد دکن۔	عا ر	۱۱	مولوی آلٰہی بخش صاحب برم اکری	
			۱۲	مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری	
۳	مولوی سید ابوظفر صاحب دہلوی مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا ر	۱۳	مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی۔	
۴	مولوی الفت حسین صاحب رئیس مولانگر۔	عا ر	۱۴	مولوی حکیم سید ابو حبیب صاحب دسنوی۔	
۵	مولوی محمد امیر علی صاحب مدرس مدرسہ خانپور۔	عا ر	۱۵	مولوی حکیم ابو الحسن صاحب دسنوی	
۶	مولوی ابو الحسن صاحب اعظمگرہی		۱۶	مولوی شاہ ابو البرکات صاحب فصیحی غازی پوری۔	
۷	مولوی سید احمد علی صاحب کانپوری			**ب**	
۸	مولوی ابو الخیر سید انوار حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پٹھانا		۱۷	مولوی حکیم بشیر الحق صاحب دسنوی	عا ر
۹	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلامپور۔		۱۸	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب ساکن میرٹھ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۹	مولوی شاہ برکت اللہ صاحب	
	ت	
۲۰	مولوی شاہ تصدق حسین صاحب ساکن آرہ	
۲۱	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی	
۲۲	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب نزیل ریاست مہونہ۔	
	ج	
۲۳	مولوی قاری جلال الدین صاحب مچھوا بازار کلکتہ۔	
۲۴	مولوی سید شاہ جماعت علی صاحب نقشبندی علی پوری	
	ح	
۲۵	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور۔	صہ/
۲۶	مولوی حمید الزمان خانصاحب خلف مولوی مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عہ/
۲۷	ابوالفضل مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم لکھنؤ	
۲۸	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری۔	
۲۹	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظمگڈہی نزیل پٹنہ۔	
۳۰	مولوی سید حکیم الدین صاحب جلیسری۔	
	خ	
۳۱	مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولانا احمد علی صاحب محدث سہارن پوری رح	عہ/
۳۲	مولوی خیر الدین صاحب مدرس رُدولی۔	
	ر	
۳۳	مولانا شاہ رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	
۳۴	مولوی سید رحیم الدین صاحب استھانوی	
۳۵	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۶	مولوی رحیم بخش صاحب محمڈن مشنری تانتی باغ کلکتہ	
۳۷	مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری۔	
۳۸	مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب بانکے پوری	
	ز	
۳۹	مولوی زاہد حسین صاحب مقیم مچھوا بازار کلکتہ	
	س	
۴۰	مولوی شاہ سلیم الزمان خانصاحب صدر امین شاجاپور مالوہ	عـ۵/
۴۱	حکیم مولوی مفتی سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ لاہور	عـ۱/
۴۲	مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفر پور	عـ۱/
۴۳	مولوی حکیم سید علی صاحب مددگار ناظم عدالت پربھنی	
۴۴	مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن کاکو ضلع پٹنہ	
۴۵	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم مؤ ضلع اعظم گڑھ	
۴۶	مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڑہی۔	
	ش	
۴۷	مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ	
۴۸	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادہ جناب شاہ قیام اصدق صاحب سجادہ نشین پیر بگھہ۔	
۴۹	مولوی شفقت اللہ صاحب رئیس بدایون۔	
۵۰	مولوی شیر محمد صاحب جالندہری	
۵۱	مولوی حکیم شفیع الدین صاحب دربھنگوی	
	ص	
۵۲	مولوی صدرالدین صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	لدھیانوی مدرس اول مدرسہ اسلامیہ چندوسی ضلع مراد آباد	
	ض	
۵۳	مولوی ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ	
	ظ	
۵۴	مولوی سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فتحپور۔	
۵۵	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی	
	ع	
۵۶	ملا عبد الستار ملا داؤد صاحب مغل اسٹریٹ رنگون۔	صہ/
۵۷	مولوی سید عبد الرحمن صاحب بن جعفر بن محسن بن مولا خیلة العلوی الحضرمی	للعہ/
۵۸	مولوی عبد العزیز صاحب ساکن پیلی بھیت۔	عہ/
۵۹	مولوی حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری۔	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۰	مولوی سید حافظ عبد العزیز صاحب امام جامع مسجد مونگیر	عہ/
۶۱	مولوی حافظ عبد المنان صاحب مقیم کلکتہ۔	عہ/
۶۲	مولوی عبد الباری صاحب سوداگر کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ/
۶۳	مولوی حکیم عبد القیوم صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ	عہ/
۶۴	مولوی ابو الجمیل عبد الجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوری	عہ/
۶۵	مولوی قاری عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عہ/
۶۶	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ رئیس بدایون	عہ/
۶۷	مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس دار العلوم لکھنؤ۔	
۶۸	شاہ سید عبد الرشید صاحب رائے بریلوی۔	
۶۹	مولوی عبد الغفور صاحب شاپوری کانپوری۔	
۷۰	مولوی حکیم عبد الرحیم صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	دہلوی مقیم کلکتہ۔	
۷۱	مولوی عبداللطیف صاحب مقیم کڑایہ روڈ کلکتہ	
۷۲	شمس العلما مولوی عطاء الرحمن صاحب	
۷۳	مولوی عبداللہ صاحب مقیم ہوڑہ کلکتہ	
۷۴	مولوی علی اکرم صاحب مقیم خضرپور کلکتہ۔	
۷۵	مولوی عبدالمجید صاحب مدرس مدرسہ مسجد ناخدا کلکتہ	
۷۶	مولوی عبدالعظیم صاحب ساکن ہوڑہ کلکتہ	
۷۷	مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری	
۷۸	مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری	
۷۹	مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور	
۸۰	مولوی عبدالنور صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ	
۸۱	مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی	
۸۲	مولوی عبدالسلام صاحب رفیقی نورپوری	
۸۳	مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس مدرسہ صدر بازار دہلی	
۸۴	مولوی عزالدین صاحب ساکن میرٹھ۔	
۸۵	مولوی حافظ عبدالمنان صاحب ساکن بخشی بازار کٹک۔	
۸۶	مولوی سید عبدالقدوس صاحب ساکن کملاپور کشتیا ضلع ندیا۔	
۸۷	مولوی محمد عبداللہ صاحب حال وارد چینا کوٹھی کلکتہ	
۸۸	مولوی محمد عبداللہ صاحب نزیل مدرسہ حافظ جمال الدین صاحب مرحوم	
۸۹	حکیم مولوی عنایت کریم صاحب گیا چک پور ٹولے	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۹۰	مولوی عبد اللہ صاحب ساکن گجرات مدرس مدرسۂ جمال گنج ضلع بگڑا۔	
۹۱	مولوی عبد الفتاح صاحب رئیس جونپور۔	
۹۲	مولوی عبد الغفار صاحب ساکن مراد آباد ضلع اناؤ	
۹۳	مولوی عصمت اللہ صاحب ساکن اعظم گڑھ۔	
۹۴	مولوی حکیم عطا کریم صاحب رئیس پانی پت۔	
۹۵	الشیخ عمر آفندی ارہا در مجاور مکۂ معظمہ	
۹۶	مولوی عبد الجبار صاحب ساکن شیخ پورہ۔	
۹۷	مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادۂ شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی رحم	
۹۸	مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی	
۹۹	مولوی عبد الاحد صاحب زمانوی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	مدرس دوم مدرسۂ اسلامیہ ٹھانا	
۱۰۰	مولوی سید شاہ ابو الفتح سراج الدین عبد القادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلامپور	
۱۰۱	مولوی ابو الانوار عبد الغفار صاحب مدرس انوار العلوم نوانگر۔	
۱۰۲	مولوی حکیم عبد الحمید صاحب صادق پوری۔	
۱۰۳	مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب جوناگڑھی۔	
۱۰۴	مولوی حکیم عبد اللہ صاحب پشاوری۔	
۱۰۵	مولوی حکیم عبد الباری صاحب نگرنہسوی۔	
۱۰۶	مولوی حکیم عبد اللہ شاہ صاحب کرنالی۔	
۱۰۷	مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسۂ قادریہ علاقہ سندھ	
۱۰۸	مولوی عبد الماجد صاحب مونگیری	
۱۰۹	مولوی حکیم عبد العزیز صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	بہاری نزیل مونگیر۔	
۱۱۰	مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری	
۱۱۱	ابو الفیاض مولوی عبد القادر صاحب ساکن مئو۔	
۱۱۲	مولوی عبد الحق صاحب شاہ پوری	
۱۱۳	ابو الحسنات مولوی عبد الغفور صاحب داناپوری۔	
۱۱۴	ابو الخیر مولوی سید عبد الوہاب صاحب بہاری۔	
۱۱۵	مولوی سید شاہ عبید اللہ صاحب فریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواری۔	
۱۱۶	مولوی عبد الغنی صاحب بہاری متوسل حیدرآباد دکن	
۱۱۷	شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ نشین مین گھاٹ پٹنہ	
۱۱۸	مولوی قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی۔	
۱۱۹	مولوی شاہ عبد الواجد خاں صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	رئیس شاہجہان پور۔	
	غ	
۱۲۰	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۱۲۱	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری	
۱۲۲	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب امرتسری	
۱۲۳	مولوی غنی احمد صاحب مرزاپوری	
۱۲۴	مولوی غلام اکبر صاحب ساکن کلکتہ	
۱۲۵	مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور	
	ف	
۱۲۶	مولوی فصیح محمد صاحب نائب منتظم مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنؤ	
۱۲۷	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ	
	ق	
۱۲۸	مولوی حکیم قادر بخش صاحب سہسرامی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ک	
۱۲۹	مولوی کرامت علی صاحب چاٹگامی	
۱۳۰	مولوی حکیم کفایت حسین صاحب مدرس مدرسہ پٹنہ	
۱۳۱	مولوی کریم اللہ صاحب اعظم گڑھی	
۱۳۲	مولوی کوثر علی صاحب نگینوی مجاور مکہ معظمہ	
	ل	
۱۳۳	مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	عہ/
۱۳۴	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب بانکے پوری	
۱۳۵	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب پٹنوی	
	م	
۱۳۶	مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس تاؤلی ضلع علیگڑھ	عسہ
۱۳۷	مولوی سید محمود علی شاہ صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ	سے
۱۳۸	شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج رپن اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ/
۱۳۹	مولوی محمد سعید صاحب رئیس کرانا و ناظر مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عہ/
۱۴۰	مولوی حکیم محمد ذکریا صاحب مقیم شہر الور	عہ/
۱۴۱	مولوی محمد عمر صاحب ساکن بھدرک ملک اڑیسہ	عہ/
۱۴۲	مولوی محمد یوسف صاحب جعفری چیف مولوی اکزامرس کلکتہ	عہ/
۱۴۳	مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری۔	
۱۴۴	مولوی محمد اسحاق صاحب داماد حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کلکتہ	
۱۴۵	مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس کانپور۔	
۱۴۶	مولوی محمد خان صاحب ساکن مرچاگڑھ ضلع مظفرپور۔	
۱۴۷	مولوی محمد عمر صاحب غازیپوری	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	مدرس مدرسہ مسجد حافظ جمال الدین صاحب۔	
۱۴۸	مولوی محمد احمد صاحب امام مسجد ناخدائے کلکتہ۔	
۱۴۹	مولوی قاضی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی مدرس اعلیٰ دار العلوم لکھنؤ	
۱۵۰	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور نظام و رئیس شاہجہانپور	
۱۵۱	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی۔	
۱۵۲	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پھلواری۔	
۱۵۳	مولوی محمد صاحب رئیس ڈیانوان	
۱۵۴	مولوی محمد زبیر صاحب ؍؍	
۱۵۵	مولوی محمد اسرائیل صاحب مالک مطبع سعیدی	
۱۵۶	مولوی منور علی صاحب مدرس مدرسۂ عالیۂ رامپور۔	
۱۵۷	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسۂ انجمن حمایت اسلام	
۱۵۸	مولوی منعم الدین صاحب شملوی	
۱۵۹	مولوی محمد احسن صاحب مطوف مکۂ معظمہ	
۱۶۰	مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپور	
۱۶۱	مولوی سید شاہ محمد یسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ	
۱۶۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین ضلع پٹنہ	
۱۶۳	مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب رئیس نوآبادہ	
۱۶۴	مولوی محمد اسمعیل صاحب مدرس مدرسۂ مسجد ناخدائے کلکتہ	
۱۶۵	شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم وفنون حیدرآباد دکن۔	
۱۶۶	مولوی مفتی محمد اسحاق صاحب پروفیسر کالج پٹیالہ	
۱۶۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب رئیس کرنال۔	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۱۶۸	مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندیلہ۔	
۱۶۹	مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس مدرسۂ عربیۂ دیوبند۔	
۱۷۰	مولوی مبارک کریم صاحب مدرس بہار۔	
۱۷۱	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری معین الندوہ سمستی پور	
۱۷۲	مولوی سید محمد احسن صاحب بہاری	
۱۷۳	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان۔	
۱۷۴	مولوی حافظ ابوالخیر مکی صاحب مہتمم مدرسۂ دینیہ جونپور۔	
۱۷۵	مولوی حکیم محمد اسحاق خانصاحب رئیس دربھنگہ۔	
۱۷۶	شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ حکیم علی پٹنہ	
۱۷۷	مولوی محمد اسحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیۂ بھونسی۔	
۱۷۸	مولوی محمد اشرف خانصاحب واعظ	
۱۷۹	مولوی ابویحیی محمد زکریا صاحب مہتمم مدرسۂ احمدیہ مظفرپور	
۱۸۰	مولوی شاہ محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	
	ن	
۱۸۱	مولوی ابوسراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	
۱۸۲	مولوی نظیر الحسن صاحب مدرس مدرسہ کلنگا	
۱۸۳	مولوی نذیر احمد صاحب	
۱۸۴	مولوی نعمت اللہ صاحب	
۱۸۵	مولوی حکیم نواب محمد صاحب مقیم چاندی بازار کلکتہ۔	
۱۸۶	مولوی نظیر حسن صاحب جے پوری مقیم کلکتہ	
۱۸۷	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ فتحپور	
	و	
۱۸۸	مولوی سید وارث حسین صاحب نزیل بنارس۔	
۱۸۹	مولوی وزیرالدین صاحب بھاگلپوری ہیڈ مولوی گورنمنٹ اسکول بھاگلپور	
۱۹۰	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب بریلوی	

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلما بابت سال ہشتم

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
	الف			انجنیر بھروچ	عہ ر
۱۹۱	احمد عبداللطیف صاحب میمن تاجر جدّہ -	عـہ	۲۰۰	شیخ ابراہیم فصاحتی صاحب ٹکٹ ماسٹر بھڑوچ -	عہ ر
۱۹۲	شیخ احمد صاحب پسر علی حسن صاحب مرحوم رئیس مونگیر	صہ ر	۲۰۱	سید الطاف حسین صاحب عرف پیارے صاحب رئیس پٹنہ	عہ ر
۱۹۳	اہلیہ مولوی محمد عسکری صاحب رئیس قنوج -	صہ ر	۲۰۲	شیخ محمد اصغر علی صاحب وکیل آنولہ	عہ ر
۱۹۴	اہلیہ منشی سید اختر حسین صاحب رئیس قنوج -	صہ ر	۲۰۳	مرزا الطاف حسین بیگ صاحب کلرک شفاخانۂ بریلی	عہ ر
۱۹۵	منشی احسان الحسن صاحب رئیس امروہہ بابت سال گذشتہ و حال	للعہ ر	۲۰۴	سید ابو العاص صاحب سکریٹری اینگلو ورنیکل لائبریری پٹنہ	عہ ر
۱۹۶	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر بھاونگر -	عہ ر	۲۰۵	منشی الفت حسن صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر -	عہ ر
۱۹۷	ڈاکٹر حاجی اقتدار الدین صاحب رئیس بدایون -	عہ ر	۲۰۶	شیخ محمد احسن الزمان صاحب مختار فتح پور ہنسوہ	عہ ر
۱۹۸	قاضی سید ابرار علی صاحب سب رجسٹرار مرادآباد	عہ ر	۲۰۷	مولوی انشاءاللہ خانصاحب مالک وایڈیٹر وطن لاہور	عہ ر
۱۹۹	سید احمد علی صاحب ملازم دفتر		۲۰۸	احمد ہاشم دوبلی صاحب رئیس امرتلہ لین کلکتہ -	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۰۹	سید احمد علی غلام علی صاحب بخاری بندر سنگرو علاقہ کاٹھیاوار	عہ/
۲۱۰	حکیم محمد اصغر علی صاحب ساکن دہرم تلا لین کلکتہ	عہ/
۲۱۱	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن چمپا نگر بھاگلپور۔	عہ/
۲۱۲	الٰہی بخش صاحب ساکن بماکوٹھی کلکتہ	عہ/
۲۱۳	اکبر علی صاحب سوداگر بھاگلپور	عہ/
۲۱۴	مرزا احمد علی صاحب ساکن چیت پور روڈ کلکتہ۔	عہ/
۲۱۵	انور عظیم صاحب ساکن دیدار بخش لین کلکتہ	عہ/
۲۱۶	ابوالحسنات صاحب ساکن امام باڑی لین کلکتہ۔	عہ/
۲۱۷	ایم ایم انشا صاحب ساکن کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ	عہ/
۲۱۸	ایس ایس اینا صاحب ساکن کلب اسٹریٹ رنگون کلکتہ	عہ/
۲۱۹	الطاف حسین خانصاحب ساکن رپن اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ/
۲۲۰	منشی ابوالحسن صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ	عہ/
۲۲۱	حاجی شیخ انعام الدین صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ/
۲۲۲	احمد جان صاحب ساکن رام گڑھ کٹرہ امرتسر	عہ/
۲۲۳	شیخ امیر صاحب ساکن شیوپور کلکتہ۔	عہ/
۲۲۴	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن ہوڑہ کلکتہ۔	عہ/
۲۲۵	حافظ ابوالحسن خانصاحب ساکن شیخپورہ مونگیر۔	عہ/
۲۲۶	مولوی ابوالقاسم صاحب رئیس بردوان۔	عہ/
۲۲۷	میاں اکبر حسین صاحب بذریعہ فاضل ہوشیارپوری۔	عہ/
۲۲۸	سید آل نبی صاحب ساکن بانکی پور	عہ/
۲۲۹	مولوی الٰہی بخش صاحب سوداگر چرم کولوٹولہ کلکتہ۔	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۳۰	امیر الدین صاحب رفوگر۔ کٹرہ کرباسنگھ امرتسر۔	عہ/
۲۳۱	شیخ امانت اللہ صاحب ولد شیخ طفیل اللہ صاحب محلہ مہاراج گنج دربھنگہ	عہ/
۲۳۲	منشی احمد علی صاحب ساکن گیا	عہ/
۲۳۳	شیخ امجد علی صاحب سوداگر براکر ضلع گیا۔	عہ/
۲۳۴	حاجی احمد خان صاحب ہارن باڑی لین کلکتہ	عہ/
۲۳۵	مولوی احمد مختار صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	عہ/
۲۳۶	اے۔ ایف۔ ایم ایوب خانصاحب ساکن بازار اسٹریٹ کلکتہ	عہ/
۲۳۷	احمد اللہ صاحب سوداگر کٹرہ میان سنگھ امرتسر	عہ/
۲۳۸	میاں آفتاب الدین صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عہ/
۲۳۹	مولوی سید حسان الحق صاحب ساکن نجیب اللہ لین کلکتہ	عہ/
۲۴۰	مولوی سید امیر علی صاحب ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ۔	عہ/
۲۴۱	حاجی امین اللہ صاحب فائلینگ کلرک ہائیکورٹ کلکتہ۔	عہ/
۲۴۲	احمد اللہ شاہ صاحب سوداگر تاراچند دت لین کلکتہ	عہ/
۲۴۳	منشی احمد خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر قائم گنج	عہ/
۲۴۴	شیخ اسمعیل عمر سیف الدین صاحب مطوف مکہ معظمہ	عہ/
۲۴۵	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
۲۴۶	میان احمد اللہ و عبد الخالق صاحبان سوداگر امرتسر۔	عہ/
۲۴۷	خان امام الدین خانصاحب رئیس خانپور	عہ/
۲۴۸	حافظ امیر علی صاحب رئیس مونگیر	عہ/
۲۴۹	سید امتیاز علی صاحب منصف پنشنر و رئیس امروہہ	عہ/
۲۵۰	منشی الہ بخش صاحب کمپازیٹر گورمنٹ پریس شملہ۔	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۵۱	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ۔	عا/
	ب	
۲۵۲	برہما پوری سب اوورسیر میٹری ورکس	سے/
۲۵۳	منشی بقاء اللہ صاحب وکیل سرائے میران ضلع فرخ آباد	صر/
۲۵۴	بھگو خان صاحب اوورسیر قنوج	سے/
۲۵۵	منشی بدر الدین صاحب واصل باقی نویس تحصیل شہر جالندھر	عا/
۲۵۶	شیخ پیر علی صاحب ابن شیخ حسن بخش صاحب ساکن پٹنہ	عا/
۲۵۷	خان بہادر محمد برکت علیخاں صاحب جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ لاہور	عا/
۲۵۸	پٹیل صاحب جو صاحب دی قادر حسین کمپنی کولوٹولہ کلکتہ	عا/
۲۵۹	بزرگ الدین صاحب بسواس موضع بستی پورہ پرگنہ سنتھال	عا/
۲۶۰	حاجی بہائی رام جی سوداگر امرتلا لین اسٹریٹ کلکتہ	عا/
۲۶۱	شیخ پیر محمد صاحب ساکن شیبو پور کلکتہ	عا/
۲۶۲	حاجی بھوتا مستری پھوا بازار اسٹریٹ محلہ جوگل ہٹی کلکتہ	عا/
۲۶۳	شیخ پیر محمد صاحب تاجر چرسہ ڈاکخانہ کوئلسہ ضلع اعظم گڑھ	عا/
۲۶۴	بابو برکت علی صاحب کلرک	عا/
	ت	
۲۶۵	سید تراب علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ علی گڑھ۔	عا/
۲۶۶	منشی تصدق حسین صاحب افادۃ الاسلام منگلوٹ۔	عا/
۲۶۷	ملک تاج احمد صاحب بی اے اکونٹنٹ ملٹری ورکشا لکھنؤ	عا/
۲۶۸	منشی تفضل حسین صاحب ساکن چینا باڑہ کلکتہ۔	عا/
۲۶۹	ایس ٹیپو صاحب کمپنی بادشاہ میان کولوٹولہ کلکتہ۔	عا/
۲۷۰	بابو تاج الدین صاحب مقیم شملہ	عا/
۲۷۱	مولوی تاج الدین صاحب لیڈر چیف کوٹ پنجاب	عا/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ث	
۲۷۲	خواجہ ثناء اللہ خان صاحب سوداگر امرتسر	عا ر
	ج	
۲۷۳	ایم چندا میا نصاحب حاجی شیخ میران صاحب کمپنی کلکتہ	عا ر
۲۷۴	شیخ جمن صاحب شیو پور کلکتہ	عا ر
۲۷۵	جمال جی راج ازرا اسٹریٹ کلکتہ	عا ر
۲۷۶	حافظ چراغ الدین صاحب امین جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ لاہور	عا ر
۲۷۷	جان محمد صاحب حکاک کٹرہ مصر بیلی رام متصل تکیہ بڑیاں والا امرتسر	عا ر
۲۷۸	میاں جیون محمد صاحب خیاط امرتسر	
۲۷۹	شیدی جوہر بلال الحسینی ساکن سورت	عا ر
۲۸۰	سید جمال الدین صاحب نقشہ نویس شملہ	عا ر
	ح	
۲۸۱	مولوی حبیب احمد صاحب رئیس تلوچن بازار بنارس	صہ
۲۸۲	حقداد خان صاحب نائب محافظ دفتر سلطان پور	عا ر
۲۸۳	سید حامد علی صاحب ساکن خضر پور کمسریٹ کلکتہ۔	عا ر
۲۸۴	سید حسن عسکری صاحب ساکن ماررون اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
۲۸۵	بابو حسین بخش صاحب ساکن بورچیت پور کلکتہ	عا ر
۲۸۶	حبیب بخش صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عا ر
۲۸۷	حبیب جمال جی راج ازرا اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
۲۸۸	مولوی حبیب الرحمن صاحب ساکن تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ	عا ر
۲۸۹	شیخ حسنو صاحب چکی فروش مچھوا بازار کلکتہ	عا ر
۲۹۰	شیخ حسین صاحب ولد شیخ چاند صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بھڑوچ	عا ر
۲۹۱	مولوی حبیب الدین صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	بی اے ساکن ابرہوا سٹا کریین کلکتہ۔	عہ/	۳۰۱	مولوی خلیل احمد صاحب ایم اے چیف ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ	عہ/
۲۹۲	مولوی حماد ابوالمائی صاحب ساکن تال تلالین کلکتہ	عہ/	۳۰۲	مولوی سید خلیل الرحمن صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عہ/
۲۹۳	مولوی حبیب النبی صاحب ساکن بالیگنج کلکتہ۔	عہ/	۳۰۳	مولوی خدا داد خان صاحب انسپکٹر مونگیر۔	عہ/
۲۹۴	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عہ/		**د**	
۲۹۵	حکیم حمزہ علی صاحب امین منصفی چندوسی۔	عہ/	۳۰۴	سید دیانت حسن صاحب سب انسپکٹر سکول بہار ضلع پٹنہ	عہ/
۲۹۶	خان حسین محمد خان صاحب رئیس خان پور	عہ/	۳۰۵	دبیر الدین صاحب ساکن موضع کریانوان ضلع گیا۔	عہ/
			۳۰۶	منشی دیوان علی صاحب ڈرافس مین دمدم	عہ/
۲۹۷	سید حاکم علی شاہ صاحب	عہ/	۳۰۷	شیخ دوست محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عہ/
۲۹۸	حسین بخش صاحب	عہ/	۳۰۸	مولوی دیدار بخش صاحب ساکن بالی گنج کلکتہ۔	عہ/
	خ				
۲۹۹	حافظ خیر اللہ صاحب پوسٹل ورکشاپ علیگڑھ۔	عہ/	۳۰۹	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب خواجہ کلان گھاٹ پٹنہ	عہ/
۳۰۰	شاہ خادم حسین صاحب سجادہ نشین مسیحین ٹولہ عرف روضہ ضلع سارن۔		۳۱۰	داور بخش صاحب مستری۔ محلہ فیلخانہ کلکتہ۔	عہ/
		عہ/	۳۱۱	شیخ دومن صاحب ساکن مونگیر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ر		۳۲۲	منشی رحیم اللہ صاحب ساکن گلزار باغ پٹنہ۔	عا/
۳۱۲	مولوی رحمۃ اللہ صاحب ساکن مونگیر	للعہ/	۳۲۳	ابوطاہر محمد ریاض الدین صاحب ساکن امام باڑی لین کلکتہ	عا/
۳۱۳	مولوی رستم علیخانصاحب ادیب مراد آباد	عا/	۳۲۴	رفیع الدین صاحب۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔	عا/
۳۱۴	مولوی رفعۃ اللہ صاحب قانونگوی آنولہ۔	عا/	۳۲۵	رحیم بخش صاحب سوداگر صدر بازار سنگر بھوم۔	عا/
۳۱۵	شیخ رحیم بخش صاحب فاضل پوری چھوٹی عدالت کلکتہ۔	عا/	۳۲۶	شیخ رحیم اللہ صاحب تاجر لور چیت پور روڈ کلکتہ۔	عا/
۳۱۶	ابوالمحامد رشاد صاحب تال تلا کلکتہ	عا/			
۳۱۷	سید رحمت علی صاحب ساکن خضر پور کمسریٹ	عا/	۳۲۷	منشی رحمت علی صاحب ناظر عدالت خفیفہ کلکتہ۔	عا/
۳۱۸	ربیع الحق صاحب ساکن پرگنہ چوبیس	عا/	۳۲۸	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر چرم اسٹیشن گرہندہہ ضلع ہزاری باغ	عا/
۳۱۹	رحمۃ اللہ خانصاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عا/	۳۲۹	مولوی منشی رضا خانصاحب سپروایزر رائے ہوڑا۔	عا/
۳۲۰	ڈاکٹر شیخ رحیم بخش صاحب بالور ہسپتال دمدم	عا/	۳۳۰	مولوی رسول علی صاحب ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ۔	عا/
۳۲۱	راغب باسط صاحب مختار جھاؤگنج پٹنہ	عا/	۳۳۱	شیخ رحیم بخش صاحب ساکن بیلا ضلع گیا۔	ع

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۳۳۲	شیخ رحمت علی صاحب رئیس مونگیر۔	عا ر
۳۳۳	میاں رحیم بخش صاحب پہلوان امرتسر	عا ر
۳۳۴	میمن حاجی رحمۃ اللہ حاجی قاسم ساکن احمد آباد۔	عا ر
۳۳۵	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکیدار بیضہ۔	عا ر
	ز	
۳۳۶	زکریا حاجی عبدالشکور صاحب مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عا ر
۳۳۷	زین الدین احمد خانصاحب ساکن ہارن باڑی لین کلکتہ۔	عا ر
	س	
۳۳۸	حاجی شیخ سعد اللہ صاحب تاجر عطر قنوج۔	صہ
۳۳۹	منشی محمد سلیم اللہ خانصاحب اورسیر بریلی۔	عا ر
۳۴۰	سیٹھ سلیمان عارف بھام صاحب چیت پور روڈ کلکتہ	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۳۴۱	سعد اللہ خان صاحب ساکن ہرن باڑی لین کلکتہ	عا ر
۳۴۲	شیخ سراج الدین صاحب سوداگر سندریا پٹی کلکتہ۔	عا ر
۳۴۳	میر سید علی صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
۳۴۴	حاجی سلطان محمود تلج محمود صاحبان جفت فروش اسٹریٹ ٹبو بازار کلکتہ	عا ر
۳۴۵	شیخ سراج الدین صاحب ٹبو بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
۳۴۶	منشی سراج الدین صاحب سوداگر چرسہ مقام پوست ڈومکا	عا ر
۳۴۷	حاجی ساقی داد خان صاحب رسالدار وپنشنر و رئیس قائم گنج	عا ر
۳۴۸	منشی سخاوت علیخان صاحب ساکن موضع شمس الدین پور ضلع بھاگل پور۔	عا ر
۳۴۹	سلیمان خان صاحب	عا ر
۳۵۰	جمعدار سلیمان بن محمد علی الرومی ساکن بڑودہ	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۳۵۱	مولوی سراج الدین صاحب مختار ہائیکورٹ کلکتہ۔	عہ
	ش	
۳۵۲	میمن حاجی شکور طاہر صاحب صانع النبات	صہ
۳۵۳	مرزا شفاعت حسین بیگ صاحب ہیڈ کلرک شفاخانۂ بریلی۔	عہ
۳۵۴	منشی شبیر علی خان صاحب منصف خلف خان بہادر برکت علیخان صاحب لاہور۔	عہ
۳۵۵	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکے پور	عہ
۳۵۶	محمد شفیع الدین صاحب سوداگر کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ
۳۵۷	شیخ شرافت حسین صاحب ساکن سری ناتھ بابو لین کلکتہ	عہ
۳۵۸	شیخ شبراتی ساکن شیو پور کلکتہ	عہ
۳۵۹	شیخ شبراتی ثانی ساکن شیو پور کلکتہ۔	عہ
۳۶۰	شمس الدین صاحب تاجر چرسہ کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ
۳۶۱	منشی شرافت حسین صاحب ساکن بڑھ پورہ بھاگلپور۔	عہ
۳۶۲	شفیع احمد صاحب منیجر کارخانۂ ایس بی بخشی اینڈ کو کلکتہ	عہ
۳۶۳	مولوی سید شمس الہدی صاحب وکیل ہائیکورٹ کلکتہ	عہ
۳۶۴	منشی شجاعت علیخان صاحب موضع شمس الدین پور ضلع بھاگلپور	عہ
۳۶۵	شیخ شمس الدین سوداگر امرتسر	عہ
۳۶۶	شیر علیخان صاحب انسپکٹر پنشنز شاہجہان پور۔	عہ
۳۶۷	مرزا شیر محمد صاحب شملہ	عہ
۳۶۸	بابو شہاب الدین صاحب کلرک شملہ۔	عہ
	ص	
۳۶۹	شاہ صبیح اللہ صاحب دلاورپور مونگیر۔	للعہ
۳۷۰	مولوی صبغۃ اللہ صاحب بی اے رئیس امروہہ۔	عہ

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۳۷۱	صالح محمد داؤد صاحب ساکن بچیت پور روڈ کلکتہ	عا ر
۳۷۲	صدیق جمال جی راج - ازرا اسٹریٹ کلکتہ	عا ر
۳۷۳	مولوی سید صفیر الدین صاحب بانسکے پور۔	عا ر
۳۷۴	صفی داد خان صاحب ساکن رام شنکر رای لین کلکتہ۔	عا ر
	ط	
۳۷۵	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔	عا ر
۳۷۶	حاجی طاہر محمد حاجی ولی محمد صاحب مغل اسٹریٹ رنگون۔	عا ر
۳۷۷	طیب علی ابراہیم جی صاحب ساکن ارہتی اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
	ظ	
۳۷۸	ظہور الحسن صاحب مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
۳۷۹	مولوی ظل الرحیم صاحب ڈاکٹرس لین کلکتہ۔	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۳۸۰	حاجی شیخ محمد ظہور علی صاحب رئیس قنوج	عا ر
	ع	
۳۸۱	شیخ عبد الحمید صاحب وکیل اناؤ	لعہ ر
۳۸۲	مولوی عبد اللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع رائے بریلی۔	صہ ر
۳۸۳	حافظ عبد الرزاق صاحب و عبد الرحیم صاحب سوداگران لکھنؤ	صہ ر
۳۸۴	مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی۔	صہ ر
۳۸۵	بابو عبد القادر صاحب سکریٹری معین الندوہ شملہ	صہ ر
۳۸۶	حافظ عبد الغفور صاحب ساکن علیگڑھ۔	للعہ ر
۳۸۷	حافظ عبد الحق صاحب خلف شیخ حیات محمد صاحب رئیس پیلی بھیت	للعہ ر
۳۸۸	حافظ عبد اللہ صاحب سوداگر محلہ سبزی منڈی علیگڑھ	للعہ ر
۳۸۹	شیخ عبد العزیز صاحب رئیس قنوج	للعہ ر
۳۹۰	سید عبد الرحمن بن جعفر بن محسن	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	مولانا خیلۃ العلوی الخضرمی رئیس بھاؤنگر۔	للعہ/
۳۹۱	مسکین عبدالرحیم صاحب کوچین بابت سال گذشتہ وحال	سے/
۳۹۲	میمن عیسی بھائی ابن غلام تاجر طعام بھاؤنگر	عا/
۳۹۳	میمن عثمان آلانہ صاحب سوداگر بھاؤنگر	
	منشی عبداللطیف صاحب تاجر	عا/
۳۹۴	چرم ابن حیدر مدراسی بیرون رام باغ امرتسر	للعہ/
۳۹۵	حافظ عبدالرحیم صاحب رئیس امان آباد	عا/
۳۹۶	محمد عبدالرسول صاحب مدراسی	عا/
۳۹۷	سید عیدروس صاحب ابن علی القادری رئیس بھڑوچ	عا/
۳۹۸	حافظ عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسۂ سرکاری بھڑوچ	عا/
۳۹۹	مولوی سید عبدالماجد صاحب آنریری مجسٹریٹ بانس بریلی	عا/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۰۰	شیخ محمد عبداللہ صاحب رئیس چندوسی	عا/
۴۰۱	منشی محمد عبدالحفیظ صاحب سب اورسیر بارہ بنکی	عا/
۴۰۲	منشی عبدالغفور صاحب منصرم محمدآباد۔	عا/
۴۰۳	علی الدین احمد صاحب نینی تال	عا/
۴۰۴	حاجی عبدالرحمن احمد صاحب مسل مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عا/
۴۰۵	عبدالشکور حاجی محمد صاحب مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عا/
۴۰۶	عبدالغنی اسحاق صاحب اڈورڈ اسٹریٹ رنگون۔	عا/
۴۰۷	منشی عنایت اللہ خان صاحب رئیس بریلی۔	عا/
۴۰۸	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس بریلی۔	عا/
۴۰۹	شیخ عبدالحکیم صاحب پنجابی سوداگر بریلی۔	عا/
۴۱۰	محمد عنایت علی صاحب عطرفروش	عا/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ساکن ڈھاکہ	عہ/
۴۱۱	منشی عبدالرحیم صاحب رئیس ساکن ڈھاکہ۔	عہ/
۴۱۲	بابو علی احمد خان صاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	عہ/
۴۱۳	ماسٹر عبدالکل صاحب گل ایم اے نائس اسکول کلکتہ	عہ/
۴۱۴	شیخ عبدل صاحب ساکن شیو پور کلکتہ۔	عہ/
۴۱۵	شیخ عبدالحکیم صاحب ساکن شیو پور کلکتہ	عہ/
۴۱۶	عبدالستار صاحب ساکن شیو پور کلکتہ۔	عہ/
۴۱۷	محمد عبدالرافع صاحب ساکن ہارن بارڑی لین کلکتہ۔	عہ/
۴۱۸	عزیز احمد صاحب ساکن موضع نندیاوان ضلع مونگیر۔	عہ/
۴۱۹	حاجی عبدالسبحان صاحب دہرم تلا لین کلکتہ۔	عہ/
۴۲۰	حاجی عبدالرزاق صاحب نائب	عہ/
	اول و خادم انجمن تہذیب الاسلام درگا پاٹم۔	عہ/
۴۲۱	عزت اسحاق ٹیم بابو جی کشن آرنیس اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ/
۴۲۲	مولوی عبدالخالق صاحب وکیل بردوان۔	عہ/
۴۲۳	مولوی عبدالحفیظ صاحب لور سرکلر روڈ کلکتہ۔	عہ/
۴۲۴	شیخ عبدالقادر صاحب بی اے اڈیٹر ابزرور لاہور۔	عہ/
۴۲۵	منشی عبدالوحید صاحب بڑہیوہ بھاگل پور۔	عہ/
۴۲۶	سید عبدالرحیم صاحب دسنوی گولہ گھاٹ بھاگل پور۔	عہ/
۴۲۷	جناب عبدالحمید صاحب بڑہیوہ بھاگلپور۔	عہ/
۴۲۸	حاجی عبدالسبحان صاحب سوداگر موضع حبیب گڑھ ضلع سنگھبوم	عہ/
۴۲۹	منشی عبدالغفور صاحب لیڈی اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۳۰	داروغہ حاجی سید عبدالرحمن صاحب شہر پٹنہ۔	عا ر	۴۴۰	حاجی عمر علی صاحب ساکن موضع سمریا ضلع بھاگلپور۔	عا ر
۴۳۱	سید عبدالستار صاحب جواڑہ ضلع مونگیر۔	عا ر	۴۴۱	منشی شیخ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرسہ محلہ گدڑی بازار ضلع رانچی۔	عا ر
۴۳۲	منشی محمد عبدالصمد صاحب چنا باڑہ کلکتہ۔	عا ر	۴۴۲	عبداللطیف صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عا ر
۴۳۳	سید عبدالواحد صاحب صدر گلے شہر پٹنہ۔	عا ر	۴۴۳	مولوی حکیم عنایت کریم صاحب ساکن جن ٹولی ضلع گیا۔	عا ر
۴۳۴	سید عبدالمجید صاحب صدر گلے شہر پٹنہ۔	عا ر	۴۴۴	مولوی سید عبدالقدیر صاحب ام اے رئیس موضع سیلاو ضلع گیا	عا ر
۴۳۵	شیخ علی کریم صاحب سوداگر چرسہ موضع چکنڈی ضلع مونگیر۔	عا ر	۴۴۵	مولوی عبدالجواد صاحب۔ بی ایل وکیل ہائی کورٹ کلکتہ۔	عا ر
۴۳۶	سید محمد عبدالرحمن صاحب سہروردی موضع دسنہ ضلع پٹنہ۔	عا ر	۴۴۶	حافظ عبدالکریم صاحب ساکن گینڈا تالاب کلکتہ۔	عا ر
۴۳۷	منشی عبدالرحمن صاحب تاجر چرسہ بڑا بازار چین باسا کلکتہ	عا ر	۴۴۷	منشی عبدالخالق صاحب ساکن لور سرکلر روڈ کلکتہ۔	عا ر
۴۳۸	منشی عبدالکریم صاحب تمباکو فروش مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عا ر	۴۴۸	مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ابیٹ روڈ کلکتہ۔	عا ر
۴۳۹	شیخ عبدالرحیم صاحب موضع سرائے لوگر ضلع مونگیر۔	عا ر	۴۴۹	مولوی عبداللطیف صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	موضع بارماٹ ضلع گیا۔	عہ ر
۴۵۰	مولوی عبدالعزیز صاحب پورو بین ساکن اسائلم لین کلکتہ	عہ ر
۴۵۱	مولوی عبدالمسعود صاحب ساکن تال تلا کلکتہ۔	عہ ر
۴۵۲	مولوی عبدالباری صاحب کلرک اسمال کاز کورٹ کلکتہ	عہ ر
۴۵۳	مولوی عبدالملک صاحب ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ۔	عہ ر
۴۵۴	مولوی عابد علیخان صاحب شاگرد صوفی صاحب عظیم آبادی	عہ ر
۴۵۵	صوفی عبدالوہاب صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج سول ہاسپٹل ضلع شمالی سد افریقہ عدن۔	عہ ر
۴۵۶	داروغہ عبدالرحمن صاحب ساکن مونگیر۔	عہ ر
۴۵۷	منشی عبدالغفار صاحب ساکن مالی گنج کلکتہ۔	عہ ر
۴۵۸	منشی عبدالرؤف صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	سب انسپکٹر قائم گنج۔	عہ ر
۴۵۹	شیخ عزیز الدین صاحب رئیس قنوج۔	عہ ر
۴۶۰	حاجی عنایت خان صاحب رئیس قنوج۔	عہ ر
۴۶۱	عبداللہ خان صاحب رئیس قنوج۔	عہ ر
۴۶۲	الحاج عبدالرحمن ملا داؤد صاحب تاجر مکۂ معظمہ	عہ ر
۴۶۳	حکیم عبدالحکیم صاحب تاجر مکۂ معظمہ۔	عہ ر
۴۶۴	قاری عبدالحق صاحب مہتمم مدرسۂ تجوید مکۂ معظمہ	عہ ر
۴۶۵	مولوی عبدالحلیم صاحب مطوف مکۂ معظمہ۔	عہ ر
۴۶۶	خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر امرتسر۔	عہ ر
۴۶۷	بابو علی بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عہ ر
۴۶۸	منشی عبدالخالق و عبدالغفار	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	صاحبان ساکنان امرتسر	عا ر
۴۶۹	علی محمد خانصاحب رئیس خانپور	عا ر
۴۷۰	میمن عبداللہ کاداصاحب رئیس بھاؤنگر۔	عا ر
۴۷۱	میمن عیسی بھائی ولد جیواجان تاجر بھاؤنگر۔	عا ر
۴۷۲	سید عبداللہ بن صالح بن ابی بکر الحسینی الحضرمی رئیس بھاؤنگر۔	عا ر
۴۷۳	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عا ر
۴۷۴	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس شملہ۔	عا ر
۴۷۵	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عا ر
۴۷۶	منشی عبدالرحمن خان صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عا ر
۴۷۷	عبدالرب خلف مولوی منعم الدین صاحب ریڈر	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	گورنمنٹ پریس شملہ۔	عا ر
۴۷۸	منشی عبدالقادر صاحب نائب رئیس شملہ۔	عا ر
۴۷۹	بابو عبداللہ بیگ صاحب کلرک شملہ۔	عا ر
۴۸۰	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹورکیپر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عا ر
۴۸۱	منشی عبدالغفار صاحب شملہ	عا ر
۴۸۲	سید محمد عبدالمجید صاحب منصرم قانون گو کپورتھلہ۔	عا ر
	غ	
۴۸۳	حافظ غفور الدین صاحب نتشنیر ڈپٹی انسپکٹر بریلی	عا ر
۴۸۴	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک و اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر	عا ر
۴۸۵	غلام محمد صاحب ساکن بنگن گھاٹ کلکتہ	عا ر
۴۸۶	مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ و ڈائرکٹر سلک مل کلکتہ	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۸۷	غلام علی صاحب ساکن کٹرہ اہلووالیہ امرتسر۔	عا/
۴۸۸	غلام محی الدین خان صاحب انسپکٹر تھانہ مرغی ہٹہ کلکتہ۔	عا/
۴۸۹	غلام محمد صاحب امرتسری سوداگر پشمینہ ساکن تاراچند اسٹریٹ کلکتہ۔	عا/
۴۹۰	منشی غلام محمد صاحب منشی تالاب گوریا ماتین لین ٹٹو بازار کلکتہ۔	عا/
۴۹۱	غلام مصطفیٰ و غلام محمد صاحبان حکاک بازار صابونگران امرتسر	عا/
۴۹۲	غلام قادر و عبد الخالق صاحبان حکاک بازار صابونگران امرتسر	عا/
۴۹۳	خواجہ غلام محی الدین صاحب حکاک بازار صابونگران امرتسر	عا/
۴۹۴	منشی غلام احمد صاحب دوکان خواجہ غلام رسول صدر الدین حکاک امرتسر۔	عا/
۴۹۵	غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ اہلووالیان متصل گھنٹہ گھر امرتسر	عا/
۴۹۶	غلام محمد ولد مصطفیٰ سوداگر پشمینہ کٹرہ مہاسنگھ۔	عا/
۴۹۷	غلام یحییٰ خان صاحب ساکن رام شنکر رائے لین تال تلا کلکتہ	عا/
۴۹۸	غلام نبی صاحب سوداگر کشمیری مقیم تاراچند دت لین کلکتہ	عا/
۴۹۹	مولوی سید غلام محی الدین صاحب صاحبزادہ مولانا شاہ خیر الدین صاحب مقیم امرتلا لین کلکتہ	عا/
۵۰۰	منشی غوث محمد خان صاحب وکیل قائم گنج۔	عا/
۵۰۱	منشی غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عا/
۵۰۲	میاں غلام نبی و میاں حبیب اللہ صاحبان سوداگران امرتسر	عا/
۵۰۳	شیخ غلام محی الدین صاحب لنگی فروش امرتسر	عا/
۵۰۴	حکیم غلام نبی صاحب طبیب مینوسپل کمشنر امرتسر	عا/
۵۰۵	غلام محی الدین صاحب پیش امام	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	مسجد چوبداران بھاؤنگر	عا ر
۵۰۶	منشی غلام صابر خانصاحب کلرک رندھیر کالج کپورتھلہ	عا ر
۵۰۷	شیخ غلام اللہ صاحب	عا ر
	ف	
۵۰۸	نواب فیروز جنگ بہادر حیدرآباد دکن بابت سال گذشتہ وحال	لعہ ۱۲
۵۰۹	بابو فتح محمد صاحب اسٹور کیپر گورنمنٹ پریس شملہ۔	صہ
۵۱۰	سید فخر الحسن صاحب ہاسٹل اسسٹنٹ لوہر ریاست بیکانیر	للعہ
۵۱۱	سید فدا حسین صاحب رئیس موضع رتنی ضلع گیا۔	عا ر
۵۱۲	شیخ فتح علی صاحب رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر۔	عا ر
۵۱۳	منشی فقیر محمد خانصاحب پوسٹل ورکشاپ علیگڑھ	عا ر
۵۱۴	ایم فقیر محمد خان صاحب ٹی امین الدین کمپنی کلکتہ۔	عا ر
۵۱۵	شیخ فقیہ الدین صاحب ساکن	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	بھاگلپور	عا ر
۵۱۶	فضل حق صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ	عا ر
۵۱۷	نواب فاخر احمد صاحب رئیس پانی پت ضلع کرنال۔	عا ر
۵۱۸	سید فضیلت حسین صاحب ساکن ہونڈی ضلع پٹنہ	عا ر
۵۱۹	شیخ فضل حسن صاحب ساکن شیوپور کلکتہ	عا ر
۵۲۰	فضل الرحمن صاحب ساکن ۲ اسکول اسٹریٹ کلکتہ۔	عا ر
۵۲۱	فقیر محمد صاحب سوداگر سمستی پور ضلع دربھنگہ	عا ر
۵۲۲	بابو فتح دین صاحب ہیڈ کلرک دفتر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عا ر
۵۲۳	مولوی فضل المنان صاحب تاجر گوبند پور حیدری لین کلکتہ۔	عا ر
۵۲۴	مولوی فتح علی صاحب اسسٹنٹ اکیڑ دکیپر پی سی ڈپارٹمنٹ ہائیکورٹ۔ کلکتہ۔	عا ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۲۵	مولوی شیخ فضیلت حسین صاحب چندوارہ مظفرپور۔	عا/
۵۲۶	حاجی فضل امام خان صاحب رئیس قائم گنج۔	عا/
۵۲۷	میان فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عا/
۵۲۸	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم امرتسر	عا/
۵۲۹	مولوی حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی ضلع بداون	عا/
۵۳۰	سید فرزند علی شاہ صاحب ریڈر گورمنٹ پریس شملہ۔	عا/
	ق	
۵۳۱	سید قاسم علی صاحب تحصیلدار سورجگڑھ ریاست بیکانیر۔	للعہ/
۵۳۲	مولوی حافظ قدرت اللہ صاحب رئیس امروہہ۔	عا/
۵۳۳	حافظ قطب الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ۔	عا/
۵۳۴	قاسم اللہ صاحب بنا اسٹریٹ کلکتہ	عا/
۵۳۵	قربان علی صاحب ساکن لنٹھارس لین چوبیس پرگنہ	عا/
۵۳۶	قادر بھائی ولی بھائی ساکن کیننگ اسٹریٹ کلکتہ۔	عا/
۵۳۷	قاسم جال جی راج ازرا اسٹریٹ کلکتہ۔	عا/
۵۳۸	منشی قادر بخش عبداللہ صاحب محلہ چودھری زمانیہ	عا/
۵۳۹	سید قمرالدین صاحب تاجر چرم مقام سرگنج ضلع ہزاری باغ۔	عا/
۵۴۰	مولوی قمرالدین حسین خان صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عا/
۵۴۱	خواجہ قمرالدین و شمس الدین صاحبان سوداگران امرتسر۔	عا/
	ک	
۵۴۲	حاجی کلب حسین صاحب رئیس بریلی۔	عا/
۵۴۳	کرم علی صاحب سوداگر موضع کھرمانوان مدنپور گیا۔	عا/
۵۴۴	کریم بخش صاحب سوداگر موضع	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	جگر ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم	عہ
۵۴۵	ماسٹر کرامت علی صاحب ساکن دہرم تلا لین کو لوٹولہ کلکتہ	عہ
۵۴۶	مولوی کبیر الدین احمد صاحب ساکن کلکتہ۔	عہ
۵۴۷	مولوی کفایت حسین صاحب ساکن موضع باغ جان ضلع بھاگلپور	عہ
۵۴۸	شیخ گوہر علی صاحب عرف شیخ منشی صاحب ساکن بھاگلپور	عہ
۵۴۹	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب قلعہ پھلور ضلع لودھیانہ	عہ
۵۵۰	کرنیل راجہ عطاء اللہ خانصاحب	عہ
	ل	
۵۵۱	سید لطافت حسین صاحب ساکن کمیدان باغ لین کلکتہ	عہ
۵۵۲	منشی لطافت حسین صاحب تاتاپور بھاگلپور	عہ
۵۵۳	مولوی لطافت حسین صاحب رپن اسٹریٹ کلکتہ۔	
	م	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۵۵۴	حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریہ۔	عـہ
۵۵۵	مولوی مدین اللہ صاحب کلنگہ بازار کلکتہ	صہ
۵۵۶	منشی محمد معشوق علی صاحب رئیس قنوج	صہ
۵۵۷	منشی شیخ محمد عالم صاحب وکیل قنوج۔	صہ
۵۵۸	منشی محمد مصطفےٰ خانصاحب رئیس قنوج۔	صہ
۵۵۹	مولوی محمد عمر صاحب وکیل و مینونسپل کمشنر بنارس	صہ
۵۶۰	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و مینونسپل کمشنر بنارس۔	صہ
۵۶۱	منشی محمد اسحاق صاحب قانونگو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس	للعہ
۵۶۲	حاجی مبارک شاہ خانصاحب مدرس چندوسی۔	للعہ
۵۶۳	محمد اسمعیل صاحب یونائیٹڈ سروس انسیوشن آف انڈیا شملہ۔	للعہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۵۶۴	مولوی محبوب علیخانصاحب رئیس آنولہ	عہ/	۵۷۴	منشی منیر الدین صاحب کولوٹولہ کلکتہ	عہ/
۵۶۵	حکیم معظم علی صاحب رئیس آنولہ۔	عہ/	۵۷۵	حافظ محمد صدیق صاحب کلکتہ	عہ/
۵۶۶	منشی محی الدین صاحب تاجر کتب لشکر بنگلور	عہ/	۵۷۶	محمد مشیت اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سبساگر آسام	عہ/
۵۶۷	سید محمد حسین صاحب رئیس بھڑوچ۔	عہ/	۵۷۷	شاہ محمد سعید صاحب سب رجسٹرار و رئیس مونگیر	عہ/
۵۶۸	سید مصطفےٰ حسین صاحب رئیس بھڑوچ۔	عہ/	۵۷۸	آغا محمد منعم صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ۔	عہ/
۵۶۹	منشی محمد حسین خان صاحب تحصیلدار سرزار شہر ریاست بیکانیر	عہ/	۵۷۹	ملا محمود صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ/
۵۷۰	محمد رضا خانصاحب سوداگر پارچہ چیندوسی	عہ/	۵۸۰	مولا بخش صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ/
۵۷۱	مہدی حسن صاحب رئیس نندیانوان ضلع مونگیر۔	عہ/	۵۸۱	مراد علی صاحب کتب فروش چیت پور روڈ کلکتہ	عہ/
۵۷۲	بابو مقبول الرحمن خانصاحب کلرک ریلوے بریلی۔	عہ/	۵۸۲	محمد عارف خان صاحب ساکن ہاری باڑی لین کلکتہ	عہ/
۵۷۳	سید مدار بخش صاحب رئیس کٹنی کول۔	عہ/	۵۸۳	محمد حسین صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ۔	عہ/
			۵۸۴	مولوی محمد حسن صاحب ساکن	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	کوسی ضلع گیا۔	عہ
٥٨٥	شیخ محمد طاہر صاحب تاجر پارچہ چمپا نگر بھاگل پور۔	عہ
٥٨٦	خواجہ محمد اسحاق صاحب تاجر چرسہ منشی صدرالدین لین کلکتہ	عہ
٥٨٧	محمد شفیع صاحب رئیس حاجیپور ضلع مظفرپور۔	عہ
٥٨٨	محمد مسیح صاحب ساکن مالک اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ
٥٨٩	محب الرحمن صاحب ساکن تھانہ جوراساکھو کلکتہ	عہ
٥٩٠	محمد عالم خانصاحب پشاوری مقیم بہو بازار کلکتہ	عہ
٥٩١	محمد یوسف خانصاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ
٥٩٢	ڈاکٹر سید مقصد حسین صاحب ہریسن روڈ کلکتہ	عہ
٥٩٣	محمد صدیق عبدالستار صاحب ساکن امرتلا اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ
٥٩٤	محمد ملک صاحب بونیہ امرتسر	عہ
٥٩٥	شیخ ملک صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ	عہ
٥٩٦	محمد حسین جعفرجی صاحب ساکن کیننگ اسٹریت کلکتہ	عہ
٥٩٧	محمد علی حسن علی صاحب ساکن امرتلا لین کلکتہ	عہ
٥٩٨	محمد ہاشم صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ
٥٩٩	محمد موسے صاحب ساکن ہریسن روڈ کلکتہ۔	عہ
٦٠٠	محمد اسمعیل صاحب ساکن ہریسن روڈ کلکتہ۔	عہ
٦٠١	محبوب علی صاحب ساکن فیرلین کلکتہ۔	عہ
٦٠٢	مولوی ممتاز احمد صاحب ساکن چوک جدید بنارس۔	عہ
٦٠٣	منشی منظور اللہ صاحب کوٹھی مولوی شرف الدین صاحب محلہ چوہٹہ بانکے پور	عہ
٦٠٤	شاہ محمد مودود صاحب مظفرپور	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
٦٠٥	مولوی سید محمود احمد صاحب سرشتہ دار بردوان۔	عا/
٦٠٦	مسٹر محمود الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا ویلسی فرسٹ لین کلکتہ	عا/
٦٠٧	منشی محمد اسمعیل صاحب ساکن کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ	عا/
٦٠٨	محمد تقی خانصاحب ناصری گنج دانا پور۔	عا/
٦٠٩	نواب سید مصطفےٰ علیخان صاحب جوئنٹ سب رجسٹرار پٹنہ سٹی	عا/
٦١٠	بابو محمد حسین صاحب محافظ دفتر گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	عا/
٦١١	بابو محمد حسین صاحب ملازم دفتر گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	عا/
٦١٢	بابو محمد ممتاز احمد خان صاحب موضع بگری برانوان ضلع گیا۔	عا/
٦١٣	محمد حسین و خدا بخش جفت فروش مچھوا بازار کلکتہ۔	عا/
٦١٤	محمد بخش و کریم بخش صاحب سوداگران چرم راج بگان پوسٹ آفس شملہ۔	عا/
٦١٥	سید مہدی حسن صاحب گولا گھاٹ بھاگلپور۔	عا/
٦١٦	منشی محبوب علی صاحب برہ پورہ بھاگل پور۔	عا/
٦١٧	بابو میران بخش صاحب آفس آف اگیزامنر آف اکونٹس بنگال کلکتہ	عا/
٦١٨	حاجی محمد امین صاحب و حاجی عبداللطیف صاحب کیننگ اسٹریٹ کلکتہ	عا/
٦١٩	منشی محمد علیخان صاحب رئیس محلہ گنڈورہ چمپانگر بھاگل پور	عا/
٦٢٠	مولوی محبوب قیام الدین صاحب پنشن امام ایٹاگڑھ ضلع کلکتہ	عا/
٦٢١	ابوالفضل محمد یعقوب صاحب کلنگا بازار کلکتہ	عا/
٦٢٢	ایم محمد عثمان صاحب چونا گلی کلکتہ	عا/
٦٢٣	مولوی محمد معین صاحب سری ناتھ بابو لین چینا پاڑہ کلکتہ۔	عا/
٦٢٤	مولوی محمد یوسف صاحب سری ناتھ بابو لین چینا پاڑہ کلکتہ	عا/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۲۵	مولوی محمد سلیمان صاحب سری ناتھ بابو لین چنیا پاڑہ کلکتہ	عا/	۶۳۵	مولوی حاجی محمد صاحب ساکن موضع مہتون چک ضلع پٹنہ	عا/
۶۲۶	محمد شفیع صاحب سرمہ فروش سندر یا پٹی کلکتہ۔	عا/	۶۳۶	محمد ذکریا صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	عا/
۶۲۷	محمد کبریا صاحب تاجر چرم شمسا ضلع مونگیر۔	عا/	۶۳۷	قاضی محب الحسن صاحب ساکن لور سرکلر روڈ کلکتہ	عا/
۶۲۸	شیخ معونت حسین صاحب تاجر چرم شمسا ضلع مونگیر۔	عا/	۶۳۸	مولوی محمد عرفان صاحب ایم اے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ بورڈنگ کلکتہ۔	عا/
۶۲۹	محمد جعفر صاحب موضع سمریا ڈاکخانہ ناتھ نگر ضلع بھاگل پور	عا/	۶۳۹	مولوی محمد علی صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عا/
۶۳۰	شیخ محمد الیاس صاحب زمیندار محلہ کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔	عا/	۶۴۰	مولوی مسیح الزمان خان صاحب ساکن ولی اللہ لین تال تلہ کلکتہ	عا/
۶۳۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عا/	۶۴۱	حاجی محمد حسین صاحب ساکن بڑاکر بردوان۔	عا/
۶۳۲	مولو محمد خلیل صاحب ساکن دھرم تلا لین کولو ٹولہ کلکتہ	عا/	۶۴۲	حافظ سید محب الحق صاحب رئیس بانکے پور۔	عا/
۶۳۳	مولوی محمد موسی صاحب ساکن محلہ رقبہ مکان باغ پٹنہ۔	عا/	۶۴۳	ملک محمد صدیق صاحب ساکن موضع ٹپوارہ ضلع مونگیر	عا/
۶۳۴	مولوی محمد یٰسین صاحب ساکن داناپور۔ پٹنہ۔	عا/	۶۴۴	منشی موخط بابا مقیم تاراچند دت	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	اسٹریٹ کلکتہ	عہ
۶۴۵	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر دہلوی مقیم کولوٹولہ کلکتہ	عہ
۶۴۶	مولوی محمد یوسف صاحب مقیم ٹھنٹھنی روڈ کلکتہ۔	عہ
۶۴۷	سید محمد شاہ صاحب سوداگر شال تاراچند دت لین کلکتہ	عہ
۶۴۸	محنت شاہ صاحب سوداگر تاراچند دت لین کلکتہ۔	عہ
۶۴۹	منشی محمد اسمٰعیل خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعۂ پھلور ضلع لدھیانہ	عہ
۶۵۰	مقبول الزمان صاحب وکیل درجۂ اوّل لشکر گوالیار	عہ
۶۵۱	مسٹر محمد علی صاحب سررشتہ دار دربار گوالیار	عہ
۶۵۲	مبارک زمان خان صاحب رئیس قائم گنج	عہ
۶۵۳	مولوی محمد زمان خانصاحب ناظم سابق حیدرآباد دکن و رئیس قائم گنج۔	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۵۴	حاجی منور خانصاحب رئیس قائمگنج	عہ
۶۵۵	حاجی محمد مرتضی خان صاحب رئیس قنوج۔	ع
۶۵۶	شیخ محمد یوسف صاحب رئیس قنوج۔	عہ
۶۵۷	منشی محمد عمر صاحب ترجمان کونسلات دولت انگیزیہ جدّہ	عہ
۶۵۸	مولوی محمد صدیق صاحب سندھی تاجر مکۂ معظمہ	عہ
۶۵۹	ممتاز علی صاحب محسن عرف نواب بہادر مطوف مکۂ معظمہ	عہ
۶۶۰	ملک میراں بخش صاحب رئیس امرتسر۔	عہ
۶۶۱	شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عہ
۶۶۲	محمد یار خان صاحب	عہ
۶۶۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب شرف صدر شہر جالندھر۔	عہ
۶۶۴	سید محمد حسین صاحب رئیس دسنہ ضلع پٹنہ	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۶۶۵	مولوی محمد امیر صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ۔	عہ
۶۶۶	محمد یعقوب صاحب ساکن جیت پور روڈ کلکتہ	عہ
۶۶۷	شیخ محمد باقر صاحب ساکن رادہا بازار کلکتہ	عہ
۶۶۸	سید محمد یعقوب صاحب انسپکٹر پولس	عہ
۶۶۹	مختار حسین صاحب خلف منشی امداد حسین مرادآبادی	عہ
۶۷۰	سید محمد عمر صاحب جنرل	عہ
۶۷۱	محمد رمضان صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عہ
۶۷۲	بابو محمد حسن صاحب کلرک شملہ	عہ
۶۷۳	حافظ محی الدین صاحب مدرس فارسی	عہ
۶۷۴	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عہ
	ن	
۶۷۵	حافظ مولوی نظیر حسین صاحب	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
۶۷۶	نامعلوم الاسم	عہ
۶۷۷	منشی محمد نعیم اللہ خانصاحب سیبری ڈاکٹر رسالۂ بریلی	عہ
۶۷۸	نظیر الدین صاحب محلہ ناتھ نگر بھاگلپور	عہ
۶۷۹	نیاز احمد صاحب مچھوا بازار کلکتہ	عہ
۶۸۰	نعمت اللہ صاحب ساکن موضع کھریانوان ضلع گیا۔	عہ
۶۸۱	نجم الدین احمد صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ	عہ
۶۸۲	حافظ نور نبی صاحب ساکن پیلخانۂ ہوڑہ۔	عہ
۶۸۳	نثار احمد صاحب رئیس دریبہ خرد دہلی۔	عہ
۶۸۴	محمد نصیر الحق صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ۔	عہ
۶۸۵	نبی بخش صاحب عبوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عہ
۶۸۶	نیاز احمد صاحب دہلوی پہاڑ گنج	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۸۷	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس بینک دفتر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ
۶۸۸	حاجی ناصر علی صاحب سوداگر چرسہ بہار ضلع پٹنہ	عہ
۶۸۹	شیخ نصیر الدین صاحب ساکن بہرام پور ضلع مونگیر۔	عہ
۶۹۰	نظام الدین صاحب رفوگر کٹڑہ دولو کوچہ کشمیریان امرتسر	عہ
۶۹۱	مولوی نظیر احسن صاحب ساکن پٹیر لین کلکتہ	عہ
۶۹۲	مولوی نور العالم صاحب طالب العلم مدرسہ عالیہ کلکتہ	عہ
۶۹۳	نور محمد اسمٰعیل صاحب ساکن نیا بازار کلکتہ	عہ
۶۹۴	مولوی نوار خد صاحب منیجر انجمن افادۃ الاسلام منگلوٹ	عہ
۶۹۵	منشی نثار احمد صاحب مقیم کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ
۶۹۶	نادر میر خانصاحب رسالدار نپشنر رئیس قائم گنج	عہ
۶۹۷	نامعلوم الاسم مکہ معظمہ	عہ
۶۹۸	" "	عہ
۶۹۹	بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ امرتسر	عہ
۷۰۰	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر۔	عہ
۷۰۱	میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	عہ
۷۰۲	منشی نظیر احمد صاحب کلرک اوف دی کورٹ شہر جالندھر	عہ
۷۰۳	منشی نظیر حسن صاحب ساکن دہرم تلا لین کلکتہ۔	عہ
۷۰۴	ڈاکٹر نظام الدین صاحب	عہ
	بابو نور الدین صاحب	عہ
	و	
۷۰۵	مولوی حکیم واجد علیخانصاحب رئیس آنولہ ضلع بانس بریلی۔	عہ
۷۰۶	منشی واجد بخش صاحب انسپکٹر	عہ
	او وزیر الدین بی بادشاہ میاں صاحب کمپنی کلکتہ۔	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۷۰۷	شیخ واجد بخش صاحب ساکن مٹیا برج پوسٹ گارڈن ریچ چوبیس پرگنہ ۔	عار
۷۰۸	ولایت حسین صاحب سوداگر کولوٹولہ کلکتہ۔	عار
۷۰۹	مولوی وراثت حسین صاحب بی اے مکان مولوی جمیل اختر وکیل مظفر پور کلیانی۔	عار
۷۱۰	حافظ ولی محمد صاحب محلۂ خلاصی ٹولہ کبیر۔	عار
۷۱۱	مولوی واعظ الدین حسین خان صاحب منیر ضلع پٹنہ	عار
۷۱۲	منشی واحد علیخان صاحب موضع شمس الدین پور ضلع بھاگل پور	عار
۷۱۳	حافظ واحد علیصاحب عطر فروش علی پور مومن پورہ کلکتہ ۔	عار
۷۱۴	منشی وحید الدین صاحب سہسرامی	عار
۷۱۵	مستری وزیر خانصاحب ۔	عار
	ہ	
۷۱۶	ہاشم عارف بہام صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	چیت پور روڈ کلکتہ	عار
۷۱۷	مولوی ہبۃ اللہ صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ	عار
۷۱۸	مولوی ہدایت حسین صاحب طالب علم مدرسۂ عالیۂ کلکتہ ۔	عار
۷۱۹	مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب ساکن جھجھر ضلع رہتک	عار
	ی	
۷۲۰	منشی شیخ محمد یعقوب علی صاحب رئیس قنوج	صر
۷۲۱	منشی یعقوب عبدالغنی صاحب مرچنٹ اسٹریٹ رنگون	عار
۷۲۲	یار محمد خانصاحب ہرن باڑی کلکتہ	
۷۲۳	یعقوب حاجی عبدالستار صاحب سوداگر کیننگ اسٹریٹ کلکتہ	عار
۷۲۴	یوسف احمد ملا صاحب کٹک	عار
۷۲۵	مولوی سید یونس علی صاحب محرر بدایون ۔	عار
۷۲۶	منشی شیخ محمد یوسف علی صاحب رئیس قنوج	عار

فہرست چندہ دہندگان دار العلوم از یکم محرم سنہ ۱۳۱۹ھ

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد چندہ
۱	مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس کلکتہ	الـــ
۲	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	صما ر
۳	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ	[illegible]
۴	مولوی سید محمد عبد الغنی صاحب بہاری متوسل حیدرآباد دکن	[illegible]
۵	مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکے پور۔	ما ر
۶	حاجی عبد الرزاق صاحب سوداگر کلکتہ	ما ر
۷	چندۂ وعظ مسجد بوقت شب معرفت مولوی سید عبد الحی صاحب	[illegible]
۸	چندۂ متفرقات جلسۂ کلکتہ یوم چہارم	[illegible]
۹	چندۂ متفرق از بازار شملہ معرفت مولوی غلام محمد صاحب	[illegible]
۱۰	دار التفریح جلسۂ کلکتہ	[illegible]
۱۱	قاضی محمد سعید صاحب ہرن باڑی لین کلکتہ	ـــہ ر
۱۲	مولوی عبد الباری صاحب سوداگر عظیم آبادی۔	ـــہ ر
۱۳	مولوی شمس الہدی صاحب ایم اے وکیل ہائیکورٹ کلکتہ	صہ
۱۴	عبد الرزاق عرف پیار صاحب تاجر چرسہ ہرن باڑی لین کلکتہ۔	صہ
۱۵	نواب عبد الشکور خانصاحب رئیس بھیکن پور علیگڑھ	صہ
۱۶	چندۂ روز عید الضحی	[illegible]
۱۷	مولوی خلیل احمد صاحب ایم اے	ـــہ
۱۸	ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس اندر کوٹ میرٹھ	[illegible]
۱۹	الہ بخش وحبیب بخش صاحبان	

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد چندہ
	کولوٹولہ کلکتہ دوکان نمبر ۱۰	دعہ
۲۰	حاجی دہومن خانصاحب داناپوری	دعہ
۲۱	فضل امام خان صاحب رئیس قائم گنج۔	ٮعہ
۲۲	عبدالمجید صاحب رئیس محمدزئی شاہجہانپور	عہ
۲۳	داروغہ عبدالرحمن صاحب	عہ
۲۴	شیخ محمد سلطان صاحب رئیس بمبئی	عہ
۲۵	منشی مظفر علی صاحب و سرفراز علی صاحبان رئیس فیض آباد۔	لعہ
۲۶	نامعلوم الاسم	معہ ۱۶ر
۲۷	مولوی ابراہیم صاحب کولوٹولہ کلکتہ۔	دعہ
۲۸	مولوی محمد امیر صاحب نمبر ۱۰ ربن اسٹریٹ کلکتہ۔	صعہ
۲۹	شیخ رحیم اللہ صاحب کولوٹولہ کلکتہ۔	صعہ

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد چندہ
۳۰	نواب مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکن پور علیگڑھ	دعہ
۳۱	شیخ محسن علی صاحب رئیس جگور	عہ
۳۲	مولوی حکیم خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	عہ
۳۳	مولوی عبدالقادر صاحب رئیس دریاباد۔	عہ
۳۴	حافظ عبدالغفور صاحب عظم گڈہی کلکتہ	عہ
۳۵	منشی مسعود حسن خانصاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست جگدیسپور	عہ
۳۶	جمال جی بہائی صاحب تاجر کلکتہ	عہ
۳۷	مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور	عہ
۳۸	میاں روشن بلازم نواب امیر حسنخان صاحب سی۔آئی۔اے	عہ
۳۹	حافظ عبدالغفور صاحب	

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
	سبزی منڈی علیگڑھ	عہ	۵۲	چندہ جامع مسجد مراد آباد معرفت	
۴۰	مولوی محمد طیب صاحب مختار	عہ		مولوی نظیر حسن صاحب مراد آبادی	
۴۱	مولوی سید محمد طاہر صاحب			باوقات مختلفہ۔	اعہ
	وکیل	عہ	۵۳	نادر میر خان صاحب رسالدار	
۴۲	مولوی فتح محمد صاحب شیخپورہ	عہ/		پنشنر قائم گنج	سے/
۴۳	مولوی یعقوب الدین صاحب		۵۴	برہما پوری سب اور سیر	معہ/
	انسپکٹر پولس کلکتہ	عہ	۵۵	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۵ر سے
۴۴	شیخ عبد الرحمن و امیر علے		۵۶	حافظ عبد اللہ صاحب تاجر	
	صاحبان	عہ		کلکتہ۔	سے/
۴۵	حاجی ثناء الدین صاحب		۵۷	محمد رضا خانصاحب بنارسی	سے/
	رنگریز کارخانۂ عارف صاحب	عہ	۵۸	واجد علیخان صاحب شمس الدین	
۴۶	رحمت علی و عید و صاحبان			پور بھاگلپور	سے/
	سوداگران جبلپور	عہ	۵۹	متفرق از میلاد شملہ	۵صہ۹
۴۷	شاہ محمد سعید صاحب رئیس و		۶۰	رحمت علیخان صاحب غازیپوری	
	سب رجسٹرار کھڑگ پور۔	عہ		ناظر عدالت خفیفہ کلکتہ	صہ/
۴۸	مولوی عباد اللہ صاحب	عہ	۶۱	منشی محمد طاہر صاحب بھاگلپوری	صہ/
۴۹	منشی محی الدین صاحب شملہ	لعہ/	۶۲	دوست محمد خانصاحب	صہ/
۵۰	حاجی ساقی داد خان صاحب		۶۳	حافظ عبد اللہ صاحب تاجر	
	رسالدار پنشنر قائم گنج	لعہ/		قفل برنجی علیگڑھ	صہ/
۵۱	قیمت چرم قربانی	۳ہے/	۶۴	واعظ الدین صاحب ساکن منیر	صہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۶۵	عبدالستار صاحب مختار ساکن چوارہ ضلع مونگیر	صہ/	۷۶	مولوی عبدالقادر صاحب رئیس فیض آباد	صہ/
۶۶	مرزا یوسف علی صاحب رجسٹرار	صہ/	۷۷	بابو عبدالغنی صاحب سب اورسیر	صہ/
۶۷	منشی سلیم اللہ صاحب ساکن عالم گنج	صہ/	۷۸	میر محمد اکبر علی صاحب حیدری	صہ/
۶۸	مولوی منیر الدین صاحب بہار ضلع پٹنہ	صہ/	۷۹	مولوی منعم الدین صاحب	للعہ/ ۶ر۹
۶۹	محمد سعید صاحب ساکن مرصع جاے	صہ/	۸۰	چندہ وعظ خضر پور	للعہ/ ا
۷۰	فطرت حسین صاحب مرشدآبادی	صہ/	۸۱	منشی عبدالکریم صاحب سوداگر	للعہ/
۷۱	محمد زکی صاحب	صہ/	۸۲	حافظ پیارے شاہ صاحب	للعہ/
۷۲	حکیم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب لکھنوی	صہ/	۸۳	میمن صالح محمد داؤد سورتی	للعہ/
۷۳	شیخ امانت اللہ صاحب کولوٹولہ کلکتہ	صہ/	۸۴	مبارک زمان خانصاحب ساکن قائم گنج	للعہ/
۷۴	مولوی محمد عرفان صاحب ایم-اے ماسٹر	صہ/	۸۵	واجد علی صاحب ساکن ضلع اناؤ	للعہ/
۷۵	مولوی مدین اللہ خانصاحب کلکتہ	صہ/	۸۶	مولوی غلام محمد صاحب مدرس	للعہ/
			۸۷	ظہور الحسن صاحب بہاری	سے/
			۸۸	مولوی محمد زمان خانصاحب رئیس قائم گنج	سے/
			۸۹	حاجی منور خان صاحب رئیس قائم گنج	سے/

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۹۰	خاں خانصاحب رئیس قائم گنج	سے ر
۹۱	مستری وزیر خانصاحب	سے ر
۹۲	منشی رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکیدار	عا ر
۹۳	چودہری سردار خان صاحب سارجنٹ	عا ر
۹۴	سراج الدین صاحب	عا ر
۹۵	از پیرزنے ساکنہ رای بریلی	عا ر
۹۶	شیخ تاج الدین صاحب سارجنٹ نمبر (۱) کرنال	عا ر
۹۷	حکیم فضل حق صاحب سہارنپوری	عا ر
۹۸	حاجی فضل الرحمن صاحب سہارنپوری	عا ر
۹۹	عبدالغفور صاحب منصرم محمد آباد ضلع غازی پور	عا ر
۱۰۰	منشی محمد حسین صاحب فیض آباد	عا ر
۱۰۱	منشی محمد اسمعیل صاحب "	عا ر
۱۰۲	بابو نورالدین صاحب شملہ	عا ر
۱۰۳	حافظ عبداللہ صاحب ساکن کانپور۔	عا ر
۱۰۴	عبدالکریم صاحب	عا ر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۰۵	منشی رحمن حسن صاحب مختار گیا	عا ر
۱۰۶	مولوی محمد مہر صاحب	عا ر
۱۰۷	عبدالحمید صاحب موضع نیا نگر	عا ر
۱۰۸	حسن بیان خلف مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی	عا ر
۱۰۹	بابو سعید الدین صاحب شملہ	عا ر
۱۱۰	قادر بخش صاحب غازیپوری	عا ر
۱۱۱	بابو فتح الدین صاحب شملوی	عا ر
۱۱۲	منشی عزیز احمد صاحب ساکن چوارہ ضلع مونگیر	عا ر
۱۱۳	سید عبدالقدوس صاحب واعظ	عا ر
۱۱۴	منشی محمد مہر اللہ صاحب واعظ	عا ر
۱۱۵	منشی خدابخش صاحب کلکتہ	عا ر
۱۱۶	محمود حسن صاحب کولوٹولہ کلکتہ	عا ر
۱۱۷	مولوی الہی بخش صاحب	عا ر
۱۱۸	حاجی شمس الدین صاحب	عا ر
۱۱۹	سلطان محمود صاحب	عا ر
۱۲۰	مہر بخش صاحب	عا ر
۱۲۱	شمس الدین صاحب	عا ر
۱۲۲	محمد رفیق صاحب الہ آبادی	عا ر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۲۳	سید محی الدین صاحب	عا ر
۱۲۴	عبدالعزیز صاحب	عا ر
۱۲۵	مولوی ابوالحسن صاحب	عا ر
۱۲۶	میران بخش صاحب	عا ر
۱۲۷	منشی رحیم بخش صاحب	عا ر
۱۲۸	سید بشیر الدین صاحب سہسرامی	عا ر
۱۲۹	سید علی صاحب	عا ر
۱۳۰	محمد نظام علی صاحب	عا ر
۱۳۱	محمد یسین صاحب	عا ر
۱۳۲	منشی سید احمد صاحب طالبعلم انٹرنس کلاس	عا ر
۱۳۳	منشی غوث محمد خانصاحب وکیل قائم گنج	عا ر
۱۳۴	حبیب زمان خانصاحب	عا ر
۱۳۵	میر واجد حسین صاحب سب رجسٹرار	
۱۳۶	قاضی یعقوب علی صاحب امین	عا ر
۱۳۷	نواب محب شیر خانصاحب امین	عا

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۳۸	محمد اشرف خان صاحب	عا ر
۱۳۹	زردار خانصاحب زمیندار	عا ر
۱۴۰	محمد سمیع بیگ صاحب	عا ر
۱۴۱	احمد شیر خانصاحب سب انسپکٹر	عا ر
۱۴۲	نامعلوم الاسم معرفت مولوی خلیل احمد صاحب	عا ر
۱۴۳	از اسکول شملہ	عا ر
۱۴۴	منشی واجد علی صاحب	عہ ۱۲ ر
۱۴۵	فروخت قیمت کتب شملہ	عہ ۱۱ ر
۱۴۶	ملا محمد دین صاحب	عہ ۹ ر
۱۴۷	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	عہ ۵ ر
۱۴۸	منشی امیر احمد صاحب کمپاونڈر	عہ ۴ ر
۱۴۹	منشی واجد علی صاحب اسسٹنٹ سپرنڈنٹ کردنہ	عہ ر
۱۵۰	منشی محمد عمر دراز صاحب سہارنپوری	عہ ر
۱۵	الٰہی بخش صاحب فیض آبادی	عہ ر
۱۵۲	سید علی صاحب	عہ ر
۱۵۳	منشی محمد مبین صاحب	عہ ر
۱۵۴	منشی سید حسن صاحب	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۵۵	عزیز الدین صاحب	عہ/	۱۷۲	منشی عبد الرؤف صاحب	
۱۵۶	فضل الرحمن صاحب	عہ/		سب انسپکٹر	عہ/
۱۵۷	پیر محمد صاحب ہزاری باغ	عہ/	۱۷۳	ابرار حسن خانصاحب	عہ/
۱۵۸	ابو صالح صاحب	عہ/	۱۷۴	مولوی غلام منعم صاحب	عہ/
۱۵۹	سید خادم حسین صاحب	عہ/	۱۷۵	منشی مولا بخش صاحب	عہ/
۱۶۰	فضل الرحمن صاحب	عہ/		پوسٹ ماسٹر	
۱۶۱	محمد عزیز اللہ صاحب	عہ/	۱۷۶	نیاز بہادر خان صاحب	عہ/
۱۶۲	عبد المطلب صاحب	عہ/	۱۷۷	منشی ابو الحسن صاحب جمعدار	عہ/
۱۶۳	فضل دین صاحب	عہ/	۱۷۸	سید لونگ شاہ صاحب	عہ/
۱۶۴	حاجی محمد حسن صاحب	عہ/	۱۷۹	عثمان خانصاحب رامپور	عہ/
۱۶۵	رحیم بخش صاحب	عہ/	۱۸۰	منشی امیر محمد خان صاحب	عہ/
۱۶۶	کریم بخش صاحب	عہ/	۱۸۱	سید میر خان صاحب	عہ/
۱۶۷	عبد السبحان صاحب	عہ/	۱۸۲	علی بہادر خان صاحب	عہ/
۱۶۸	منشی جمال الدین احمد صاحب		۱۸۳	نیاز دار خان صاحب	عہ/
	مسلمان باڑہ لین کلکتہ	عہ/	۱۸۴	سلیم اللہ خان صاحب	عہ/
۱۶۹	منشی سید علی حسن صاحب		۱۸۵	حاجی حسن خان صاحب	عہ/
	مختار مونگیر	عہ/	۱۸۶	حسو رنگریز	عہ/
۱۷۰	منشی محمد اسحاق صاحب		۱۸۷	آصف الدولہ خان صاحب	عہ/
	مختار مونگیر	عہ/	۱۸۸	اصغر علی خانصاحب	عہ/
۱۷۱	ہمشیرہ ساقی داد خان صاحب	عہ/	۱۸۹	نیاز جنگ خان صاحب	عہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۹۰	کہنا خان صاحب	عہ/	۲۰۹	مولوی امام الدین صاحب	۱۲/
۱۹۱	احمد امین خان صاحب	عہ/	۲۱۰	بابو عبد الکریم صاحب شملوی	۱۲/
۱۹۲	حاجی احمد خانصاحب جمعدار	عہ/	۲۱۱	منشی قدرت اللہ صاحب	
۱۹۳	منشی خدا بخش صاحب امین	عہ/		مراد آبادی	۸/ ۶
۱۹۴	مولوی یحیے صاحب	عہ/	۲۱۲	حکیم احمد سعید صاحب	
۱۹۵	معز الدین احمد صاحب	عہ/		مراد آبادی	۸/
۱۹۶	سید معصوم شاہ صاحب	عہ/	۲۱۳	حافظ نور محمد صاحب مراد آبادی	۸/
۱۹۷	ناظر غلام قادر خانصاحب	عہ/	۲۱۴	منشی عبد اللہ صاحب مستری	
۱۹۸	حسرت حسین خانصاحب	عہ/		مچھوا بازار کلکتہ	۸/
۱۹۹	عثمان شاہ صاحب	عہ/	۲۱۵	سراج الدین خلف شاہ	
۲۰۰	اللہ نور خان صاحب	عہ/		نظام الدین صاحب جھجری	۸/
۲۰۱	حاجی منصب داد خان صاحب	عہ/	۲۱۶	مفیض الدین صاحب	۸/
۲۰۲	سید منصور شاہ صاحب	عہ/	۲۱۷	سخاوت علی صاحب	۸/
۲۰۳	سید احسان علی صاحب		۲۱۸	عثمان احمد خان صاحب	۸/
	داروغہ پولس	عہ/	۲۱۹	ظفر الدین خان صاحب	۸/
۲۰۴	میر ظہور احمد صاحب	عہ/	۲۲۰	محمد اشرف خانصاحب	۸/
۲۰۵	منشی مخدوم احمد صاحب	عہ/	۲۲۱	محمد شیر خان صاحب	۸/
۲۰۶	منشی ابراہیم خان صاحب	عہ/	۲۲۲	خان دولہ خان صاحب	۸/
۲۰۷	محمد صدیق صاحب	عہ/	۲۲۳	محمد شاہ خان صاحب	۸/
۲۰۸	منشی محمد حفیظ صاحب	عہ/	۲۲۴	حافظ نور محمد صاحب	۸/

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۲۲۵	بابو کریم بخش صاحب	۸ر
۲۲۶	منشی محمد عظیم صاحب ریڈر	۸ر
۲۲۷	منشی نور محمد صاحب	۸ر
۲۲۸	منشی خضر محمد صاحب	۸ر
۲۲۹	سید حاکم علی شاہ صاحب	۸ر
۲۳۰	منشی عبدالغنی صاحب	۸ر
۲۳۱	سید فرزند علی صاحب	۸ر
۲۳۲	منشی عبدالشکور صاحب	۸ر
۲۳۳	منشی ابراہیم خان صاحب	۸ر
۲۳۴	منشی محمد عثمان صاحب	۸ر
۲۳۵	نجف خان صاحب سارجنٹ	۸ر
۲۳۶	فیض رحمان خانصاحب	۴ر
۲۳۷	مولاداد خان صاحب	۴ر
۲۳۸	عفور الرحمن خانصاحب	۴ر
۲۳۹	نیاز الدین خانصاحب	۴ر
۲۴۰	محمد زمان خان عرف ننھوں خان صاحب	۴ر
۲۴۱	ولایت حسین خان صاحب	۴ر
۲۴۲	شمس الدین خانصاحب	۴ر
۲۴۳	بابو نور محمد صاحب	۴ر
۲۴۴	عبدالصمد خان صاحب محرر ڈاک خانہ	۴ر
۲۴۵	میر الطاف حسین صاحب	۴ر
۲۴۶	منشی دین محمد صاحب	۴ر
۲۴۷	منشی محمد اکبر صاحب	۴ر
۲۴۸	سید محمد علی صاحب	۴ر
۲۴۹	منشی یعقوب علی صاحب	۴ر
۲۵۰	منشی وزیر خان صاحب	۴ر
۲۵۱	سید تجمل حسین صاحب	۴ر
۲۵۲	منشی پیر بخش صاحب	۴ر
۲۵۳	منشی محمد ابراہیم صاحب	۴ر
۲۵۴	منشی عمر الدین صاحب	۴ر
۲۵۵	سراج الدین صاحب دوئم	۴ر
۲۵۶	منشی شیخ کلن صاحب	۴ر
۲۵۷	منشی عبدالکریم صاحب	۴ر
۲۵۸	منشی معراج الدین صاحب	۴ر
۲۵۹	میاں جھجو صاحب	۴ر
۲۶۰	سائیں خدا بخش صاحب	۴ر
۲۶۱	منشی اکبر علی صاحب	۴ر
۲۶۲	منشی حبیب اللہ صاحب	۴ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۲۶۳	سید لطف علی شاہ صاحب	۴ر	۲۸۲	منشی عبدالکریم صاحب	۲ر
۲۶۴	بابو عابد شاہ صاحب	۴ر	۲۸۳	منشی عبدالکریم صاحب دوم	۲ر
۲۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب	۴ر	۲۸۴	منشی بشیر احمد صاحب	۲ر
۲۶۶	مولوی امام الدین صاحب		۲۸۵	منشی غلام مصطفٰے صاحب	۲ر
	مرادآبادی۔	۳ر	۲۸۶	منشی محمد دین صاحب	۲ر
۲۶۷	کالے خان صاحب	۲ر	۲۸۷	سید ولایت شاہ صاحب	۲ر
۲۶۸	زاہد خان صاحب	۲ر	۲۸۸	منشی روشن علی صاحب	۲ر
۲۶۹	مراد خان صاحب	۲ر	۲۸۹	منشی حشمتہ اللہ صاحب	۲ر
۲۷۰	شفاعت علیخان صاحب	۲ر	۲۹۰	منشی عبدالغنی صاحب	۲ر
۲۷۱	بیچو قصاب	۲ر	۲۹۱	منشی کلو میان صاحب	۲ر
۲۷۲	حبیب خان صاحب	۲ر	۲۹۲	منشی غلام حسن صاحب	۲ر
۲۷۳	اسلام زمان خان صاحب	۲ر	۲۹۳	منشی خدابخش صاحب	۲ر
۲۷۴	احمد منیر خان صاحب	۲ر	۲۹۴	منشی عبدالرحمن صاحب	۲ر
۲۷۵	معرفت میر ہاشم علی صاحب	۲ر	۲۹۵	منشی سراج الدین صاحب	۲ر
۲۷۶	بابو حفیظ اللہ صاحب	۲ر	۲۹۶	منشی قطب الدین صاحب	۲ر
۲۷۷	ماسٹر سلطان خاں صاحب	۲ر	۲۹۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب	۲ر
۲۷۸	سید جلال الدین شاہ صاحب	۲ر	۲۹۸	منشی محمد یوسف صاحب	۲ر
۲۷۹	منشی عبدالرزاق صاحب	۲ر	۲۹۹	منشی محمد دین صاحب	۲ر
۲۸۰	منشی ولی محمد خان صاحب	۲ر	۳۰۰	منشی میاں صاحب	۲ر
۲۸۱	میر تقی الدین صاحب	۲ر	۳۰۱	منشی حسن خان صاحب	۲ر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۳۰۲	منشی محمد حسین صاحب	۲ر	۳۱۱	منشی الہ بخش صاحب	ار
۳۰۳	حافظ عبدالواحد خانصاحب		۳۱۲	سید اکبر علے صاحب	ار
	مرادآبادی۔	ار	۳۱۳	منشی محمد اسحاق صاحب	ار
۳۰۴	محمد بشیرالدین صاحب	ار	۳۱۴	میان ملک صاحب	ار
۳۰۵	منور خان صاحب	ار	۳۱۵	منشی محمد حسین صاحب	ار
۳۰۶	عالم شیر خانصاحب	ار	۳۱۶	نامعلوم الاسم	۔ر
۳۰۷	علی زمان خان صاحب	ار	۳۱۷	مولوی عابد علی صاحب استاد	
۳۰۸	صوفی محمد شفیع صاحب	ار		صاحبزادہ مسٹر غلام حسین صاحب	
۳۰۹	محمدی خیاط	ار		عارف کلکتہ۔	گھڑی
۳۱۰	منشی الہ دین صاحب	ار	۳۱۸	نانک تاجر ناگپوری	"

آمدنی جائدادہاے موقوفہ از محرم ۱۳۱۹ھ

کرایہ مکانات وصیتی واقع لکھنؤ	عـــہ ۴ر ۶
کرایہ دوکان چندوسی	لعـــہ ر
کرایہ دوکانات مکان دارالعلوم	مـــہ ۹ ر

چندہ تعمیر

امیرالامرا ناصرالاسلام شیخ بہاءالدین صاحب وزیر ریاست جوناگڑہ	عـــہ ر

فہرست وظیفہ دہندگان دارالعلوم از محرم ۱۳۱۹ھ

نواب وقارالملک مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ	معـــہ ر
مولوی سید علی صاحب مددگار ناظم حیدرآباد دکن	صعـــہ ر
مولوی عبداللہ صاحب مہاجر مکۂ معظمہ	سـہ ر
مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکن پور	للعـــہ ۱۲ر
مولوی غلام محمد صاحب شملوی	للعہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
٦	والدۂ سید دیانت حسین صاحب انسپکٹر ڈویزن بہار ضلع پٹنہ	سے/
٧	اکرخان صاحب سوار پنشنر	عہ/
	فہرست چندہ دہندگان خزانۂ محمدیہ محرم ۱۳۱۹ھ	
۱	داروغہ عبدالصمد صاحب رامپور	[illegible]
۲	مولوی وصی الزمان خان صاحب تعلقدار میان گنج	[illegible]
۳	منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری	[illegible]
۴	مولوی محمد عمر و صدیق حسن صاحبان رئیس قصبہ مارہرا ضلع ایٹہ	[illegible]
۵	منشی محبوب الٰہی صاحب انسپکٹر	[illegible]
٦	منشی محسن علی صاحب	صہ/
٧	منشی محمد شریف الزمان خان صاحب وکیل عدالت اوجین	للعہ/
٨	منشی اشرف علی صاحب	[illegible]
٩	منشی مظفر علی و ساجد علی صاحبان	[illegible]
۱۰	منشی اعجاز علی صاحب	۱۱/
	قیمت فروخت بقیہ اشیا جو جلسۂ پٹنہ مین ملی تھین	
۱	قیمت عصا و سونٹا نقرئی	لــــ
۲	قیمت گھڑی لیور انگلش	ســـ
۳	گھڑی خسرد میناکار	[illegible]
۴	کلاہ کامدار	معہ/
۵	چوغۂ مالیدہ	سے/
٦	گھڑی	صہ/
٧	عمامہ و صدری	صہ/
٨	انگرکھہ سبز رنگ پہلور	سے/
٩	گھڑی	سے/
۱۰	حمائل تعویذی	عا/
۱۱	کوٹ چارخانہ	عا/
۱۲	پائجامۂ چارخانہ	عا/
۱۳	صافۂ ریشمی مدراسی	[illegible]
۱۴	لاکھ پیل دارالعلوم	[illegible]
۱۵	اچکن کشمیرا سرج	[illegible]
۱٦	پائجامہ سیاہ کشمیرا	[illegible]
۱٧	" "	[illegible]
۱٨	دلائی سپید	[illegible]
۱٩	کوٹ کشمیرہ	[illegible]
۲۰	لیس کہنہ	عہ/

فہرست زرِ چندہ مرسلۂ معین الندوۂ اسلام پور

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
	مدِ وظائف			**چندۂ ممبری ندوۃ العلما و معین الندوۂ اسلامپور**	
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب سکریٹری معین الندوہ	ے	۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	ے/
۲	جناب ابوالفتح سراج الدین سید شاہ محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلامپور	لعہ	۲	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	ے/
			۳	مولوی معین اظہر صاحب رئیس مین	ے/
۳	مولوی عبدالرؤف صاحب نائب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ پٹھانہ	صہ/	۴	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب سکریٹر	عہ/
				چندۂ دارالعلوم	
۴	منشی عبدالوہاب صاحب زمیندار پیٹھانہ	عا/	۱	جناب غضنفر علیخان صاحب رئیس نہر ضلع پٹنہ۔	ے
۵	منشی عبدالحق صاحب زمیندار پیٹھانہ	عا/			

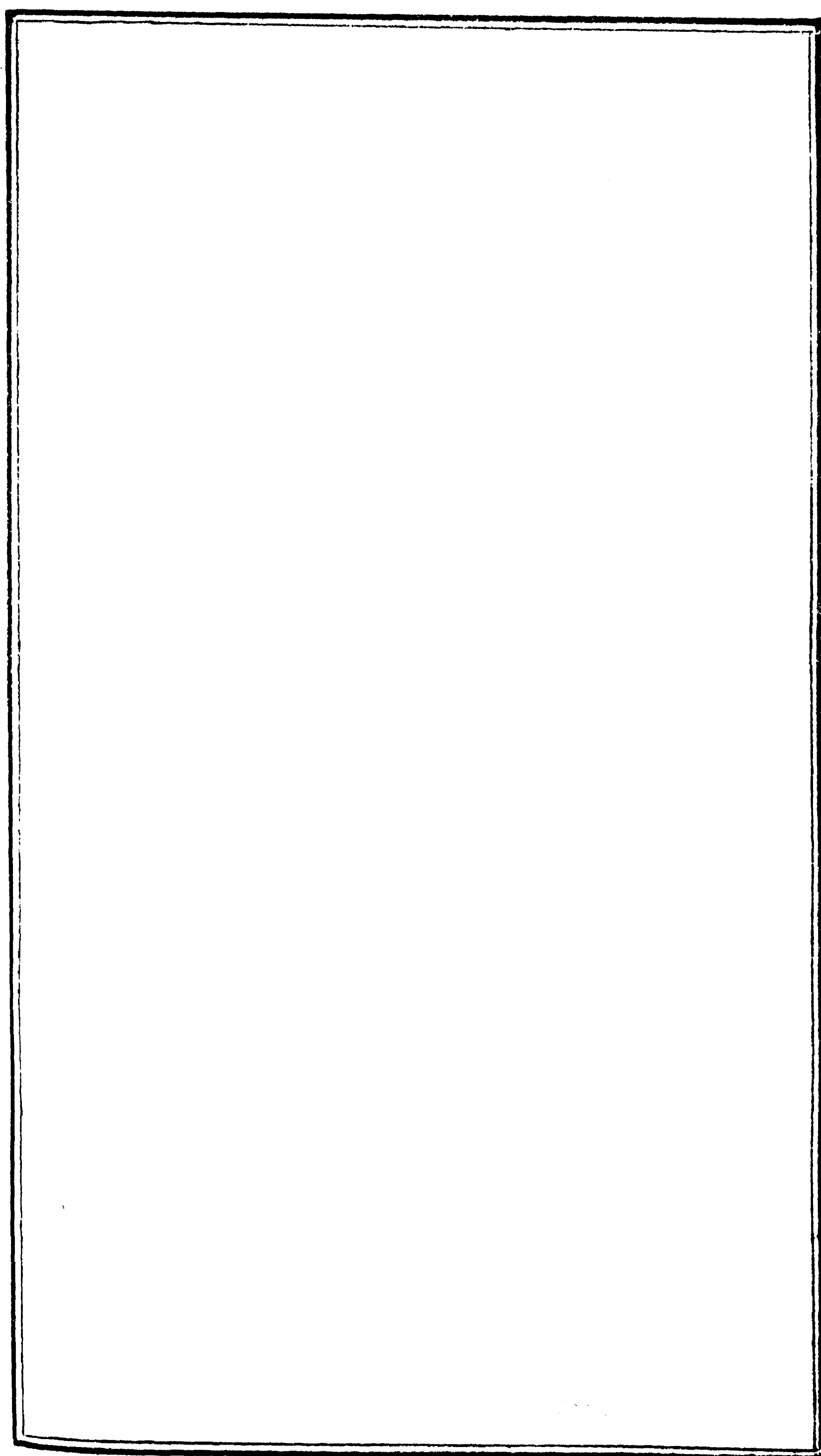
فہرست چندۂ دارالعلوم معرفت مولوی بہادر علی صاحب وکیل ایم اے علیگڈہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱	مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈہ	عـہ	۴	فرینڈ اینڈ کمپنی معرفت مولوی سلامت اللہ صاحب	ے
۲	صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا علیگڈہ	ے	۵	مولوی امانت اللہ صاحب علیگڈہ	صہ/
۳	مولوی بہادر علی صاحب ایم اے وکیل 〃	ے	۶	مولوی سلامت اللہ صاحب علیگڈہ	صہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۷	چندہ متفرق از بازار شہر علیگڈھ			ناظم امور دینیہ محمڈن کالج	عار
	معرفت محمد تقی صاحب و مولوی		۱۵	حاجی عبدالرشید خان صاحب	
	غلام محمد صاحب شملوی	للعہ ۱۲ر		زمیندار ربلوانہ	عار
۸	مولوی خواجہ محمد اسمعیل صاحب	عار	۱۶	حافظ عبدالغفور صاحب	عار
۹	خواجہ تہور حسین صاحب علیگڈھ	عار	۱۷	شمس الدین صاحب بدایون	عہر
۱۰	خواجہ غلام السبطین صاحب	عار	۱۸	عبداللطیف خان صاحب کارند	
۱۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب سوداگر	عار		خواجہ محمد یوسف صاحب	
۱۲	ہمشیرہ مولوی امانت اللہ صاحب	عار		وکیل علیگڈھ	صہر
۱۳	خواجہ غلام الثقلین صاحب	ع	۱۹	چندہ متفرق در جلسہ منعقدہ	۱۴ [illegible]
۱۴	مولوی عبداللہ صاحب انصاری	عار		۱۹ر فروری سنہ ۱۹۰۲ع	

فہرست اخبارات و رسالجات جو دفتر ندوۃ العلما میں آتے ہیں

نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت	نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت
۱	اودھ اخبار روزانہ	لکھنؤ	۱۴	رفیق ہند	لاہور
۲	وطن	لاہور	۱۵	روہیلکھنڈ گزٹ	بریلی
۳	وکیل	امرتسر	۱۶	صادق الاخبار	ریواڑی
۴	پیسہ اخبار	لاہور	۱۷	صحیفہ	بجنور
۵	ریاض الاخبار	گورکھپور	۱۸	عروج مہر نیمروز	بجنور
۶	انسٹیٹیوٹ گزٹ	علیگڈھ	۱۹	شیر ہند	لاہور
۷	چودھویں صدی	راولپنڈی	۲۰	ابزرور	لاہور
۸	کرزن گزٹ	دہلی	۲۱	محمڈن	مدراس
۹	شمس الاخبار	مدراس	۲۲	مسلم کرانکل	کلکتہ
۱۰	نیر اعظم	مرادآباد	۲۳	البیان	لکھنؤ
۱۱	احسن الاخبار	کلکتہ	۲۴	رسالہ انجمن نعمانیہ	لاہور
۱۲	البنچ	پٹنہ	۲۵	رسالہ انجمن حمایت اسلام	لاہور
۱۳	اودھ پنچ	لکھنؤ			



مقاصد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور یہ شرط ہے کہ اسکو امور سیاست سے ان تعلق نہو ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہین جنکا اجرا مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُنکی دینی و دنیوی ضرورتونکے پورا کرنے کے لیے کافی ہین۔ اگر فضل ایزدی اِنکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین موید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجۂ ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی بیخکنی (۳) علماے باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) باہمی اُن نزاعون اور جھگڑونکا موقوف ہوجانا اور مسلمانونکا معاش و معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا

ندوۃ العلما کی رُکنیت کے قواعد حسب مندرجۂ ذیل ہین

(۱) علماے کرام جنکو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد دیسکتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوۃ العلما کے رُکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلما کا شریک سمجھا جائے گا بشرطیکہ کم از کم ۶ عہ مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا ہے اور عطیہ کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہے (۳) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب مندرجۂ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کے واسطے منتخب ہوسکینگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) اراکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثناے روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی

کارروائی

ندوۃ العلما و دار العلوم بابت سال ہفتم

جو

ندوۃ العلما کے اجلاس ہشتم منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ مین پیش کی گئی

مع

تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور و مالک

مخزن لاہور و قصیدہ عربیہ مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری

بایماے

جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما



مطبع انوار محمدی لکھنؤ مین چھپوا کر شائع کی گئی

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

مسلمانو! اپنے خیرخواہونکی پکار سُنو! وہ تمہاری دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے اپنا وقت صرف کرتے ہین اور اپنا خرچ کرکے ندوۃ العلما کے جلسون مین شریک ہوتے ہین اور ابتک کسی قسم کی بدنیتی یا اغراض نفسانی کی ان کامون مین شرکت نہین اگر تمنے انکی محنت اور جانفشانی کی قدر نہ کی اور انکے شریک نہ ہوئے تو تم خود خیال کرو کہ اسمین کسکا نقصان ہے؟ کیا وہ شخص جو اپنے بھائیون کو تباہ ہوتے دیکھے اور ہاتھ نہ ہلائے اور زور و زر سے دریغ کرے مواخذۂ اُخروی سے بچ سکتا ہے؟ یا دنیا مین کوئی قوم تباہ اور ذلیل ہو تو اُسکے کسی فرد کو شخصی عزت حاصل ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہین۔ خدا سے ڈرو اور جو قوت و دولت خدا نے تمکو دی ہے اُسکو اُسی کی راہ مین صرف کرو اگر ندوۃ العلما کے ارکان اِس بات کے خواہشمند ہون کہ اسکی وجہ سے انکی عزت بڑھے اور اقتدار حاصل ہو تو تمکو اُنکی بات نہ سُننا چاہیے مگر جبکہ وہ تمہاری بھلائی کا سامان جمع کر رہے ہین اور چاہتے ہین کہ دنیا مین تم عزت اور خوشدلی کے ساتھ زندگی بسر کرو اور آخرت مین بھی تمکو خدا کے سامنے سُرخروئی حاصل ہو تو پھر انکی تجویزونکی تعمیل سے اغماض کرنے کی کوئی وجہ نہین۔

ندوۃ العلما نے جو کام شروع کیے ہین انمین سب سے زیادہ اہم اور مفید دار العلوم اسلامیہ ہے جو لکھنؤ مین کھولا گیا ہی اور طلبہ کے رہنے کے لیے دار الاقامہ (بورڈنگ ہوس) قائم کیا گیا ہی اور اسکے لیے گولہ گنج مین ایک عمارت ہزار ہا روپیہ صرف کرکے درست کیگئی ہے تاہم وہ عمارت موجودہ حالت کے اعتبار سے بھی ناکافی ہے چہ جائیکہ وہ درجے جو ابتک کھولے نہین گئے کھولدیے جائین علاوہ اسکے وسط شہر مین دار العلوم اور دار الاقامہ کا ہونا اغراض ندوۃ العلما کے منافی بھی ہے ابتدا مین کام شروع کر دینے کی غرض سے اِس عمارت کو لے لیا گیا تھا اب ارکان چاہتے ہین کہ باہر شہر کے مناسب مقام پر اپنی ضرورت کے موافق عمارتین بنوائین مگر اسکے واسطے زرِ خطیر کی حاجت ہے اور جبتک وہ دولتمند مسلمان توجہ نہ کرین یہ حاجت پوری نہین ہو سکتی۔ دوسری بہت اہم ضرورت وظائف کی ہے جس کثرت سے وظائف جمع ہونگے اُسیقدر شرفا کے بچونکو فائدہ حاصل کرنے کا موقع ہوگا وظیفہ/ اعانت کی مقدار پانچ روپیہ ہوا ہی تیسری ضرورت کتب خانہ کی ہی علاوہ اسکے دار العلوم کے مصارف ضروری کے لیے (مثل تنخواہ مدرسین) کافی اور مستقل سرمایہ ہونا چاہیے جسپر مدرسے کا بقا اور استحکام موقوف ہی اور چندہ سے جو کام کیا جاتا ہے اُسکو استحکام نہین ہوتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

جناب صدر انجمن۔ ارکان ندوۃ العلما۔ اعیان صوبۂ بنگال!

قبل اسکے کہ مین ندوۃ العلما کی سالانہ کارروائیان بیان کرون ایک اہم اور ناگزیر واقعے کا افسوس اور حسرت کے ساتھ اظہار کرنا چاہتا ہون جس سے ایسے موقع پر چشم پوشی کرنا ناسپاسی مین داخل ہے اور وہ مہربسٹی ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی وفات کا سانحہ ہے جو تقریبًا سات کرور مسلمانونکی فرمانروا تھین اور جنکے عہد مین ہم سب مسلمان نہایت آزادی کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی ادا کرتے تھے یہان تک کہ اپنی دینی و دنیوی بہبودی کے خیال سے ہمنے ندوۃ العلما قائم کیا اور آج اسقدر علما مشائخ۔ رؤسا۔ اور عامۂ اہل اسلام ایک جگہ مجتمع ہوئے ہین جسکی نظیر چند سال پیشتر نہین ملسکتی۔ مگر دنیا مین رنج و راحت توام ہین جو ہمکو خوش ہونا چاہیے کہ اُنکے بعد وارث تخت و تاج ایڈورڈ ہفتم نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ مین لی ہے اور وہ اُسی عالیشان ملکہ کے خلف الرشید ہین جنکی خوبیان لوگون کو ہمیشہ یاد رہین گی۔

حضرات! سال گذشتہ مین ندوۃ العلما کا اجلاس ہفتم جس شان و شوکت کے ساتھ عظیم آباد پٹنہ مین ہوا ہے اُسکو اکثر حضرات نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور جنھون نے نہین دیکھا اُن کو روداد کے دیکھنے سے اِسکا اندازہ ہوچکا ہوگا اس جلسے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اسمین نئے اور پُرانے خیال کے دونون گروہ شریک تھے۔ اِنکے ایک جگہ مجتمع ہونے اور ایک دوسرے کی تقریرون کے سننے سے بدگمانی کے حجاب بہت کچھ رفع ہوگئے ہین

علما نے اُنکو محبت کی نگاہون سے دیکھا اور اُنھون نے علما کے ساتھ ادب اور حسنِ ارادت کا برتاؤ کیا ہے امید ہے کہ رفتہ رفتہ وہ حدِ فاصل جو سد سکندری سے زیادہ مضبوط سمجھی جاتی ہی ہباءً منثوراً ہوکر اُڑ جائے گی اور اِن دونون کے خیالات ایک سطح پر آجائینگے مگر وہ سطح وہی ہوگی جسکو ہم صراط مستقیم سے تعبیر کرتے ہین۔

چندے کے اعتبار سے اِس جلسے کو گذشتہ جلسون سے امتیاز نہین تھا مگر جس جوش اور بیتابی کے ساتھ مسلمانون نے مدد کی ہے وہ اِس سے ظاہر ہے کہ باوجود کوشش کے لکھنے والون کو دینے والونکے نام نہین معلوم ہوسکے اِسی وجہ سے روداد کی فہرستین بہت سے دینے والون کے نام سے خالی ہین۔ بہت سے حضرات ایسے بھی ہین جنکا نام کسی طرح دریافت ہوگیا مگر وہ اِسپر رضامند نہین ہوئے کہ انکے نام کی اشاعت کیجائے مسلمانونکا یہ خلوص اور للہیت بڑی قدر اور اعتراف کے قابل ہے۔

جلسے سے پہلے پٹنے مین طاعون کی چند وارداتین ہوچکی تھین اسوجہ سے رائین متزلزل ہوگئی تھین کہ اِس سال پٹنے مین جلسہ کیا جائے یا نہین۔ آخر کو کچھ دنون کے لیے اِسکو ملتوی کردینا پڑا۔ اِسکے بعد پھر رؤساے پٹنہ نے صاحب کمشنر بہادر قسمت پٹنہ سے مشورہ کرنے کے بعد دعوت دی اور جلسے کی تاریخین مقرر کین اور جلسہ بہت دھوم سے ہوا اس اثنا مین کوئی واردات نہین ہوئی لیکن جلسے کے ہوچکنے کے بعد ہی زور و شور سے طاعون پٹنے مین آیا اور ایک عرصے تک طاعون کی شدت رہی آسمین جب کمی ہوئی تو ہیضہ آیا اِن متواتر پریشانیونکی وجہ سے روداد کی اشاعت مین بہت تاخیر ہوگئی رؤساے پٹنہ جنھون نے کام کیے تھے پریشانی کیوجہ سے ارکان وچندہ دہندگانکی فہرستین اور گوشوارۂ آمد وصرف اور انتظامی رپورٹین نہین دیسکے ایک مدت کے بعد حساب کے کاغذات دستیاب ہوئے تاہم بعض مقامون سے فہرستین اُسوقت تک نہین آئین جب تک کہ روداد چھپ نہین چکی اور انتظامی رپورٹ ملی ہی نہین وہ دفتر کی متفرق

یادداشتون سے مرتب کی گئی۔ مین سمجھتا ہون کہ اِس بے ترتیبی کی وجہ سے فہرستون مین بہت سی غلطیان رہگئی ہونگی۔ نیز اسوجہ سے بھی کہ چندہ دینے کے وقت مسلمانون نے ایسا جوش ظاہر کیا تھا کہ اُنکو اپنے نام کے بتانے اور ظاہر کرنے مین بھی تامل ہوتا تھا بہت سے حضرات کے نام بھی نہین لکھے جاسکے جسکا ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کو سخت افسوس ہے مگر مذکورۂ بالا مجبوریون پر جو حضرات خیال کرین گے وہ امید ہے کہ اِن فروگذاشتون سے درگذر فرمائین گے۔

حضرات! ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ جلسۂ گذشتہ مین سوء اتفاق سے ہمارے خاص خاص ارکان شریک نہین ہوسکے۔ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اُسی زمانے مین سخت علیل تھے اور صرف علالت کی وجہ سے اُنھون نے رخصت حاصل کی تھی اور دہلی مین علاج کررہے تھے۔ مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی نے بھی علالت کی وجہ سے مسہل لیا تھا اور شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے والد ماجد شدت سے علیل تھے اور اسی زمانے مین اُنھون نے رحلت فرمائی۔ اِن مجبوریون پر نظر کرکے ہر شخص یہ راے قائم کرسکتا ہے کہ انکا شریک نہ ہونا مجبوری سے تھا باوجودیکہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب کو حسب دستور نواب مدار المہام سرکار عالی نے شرکت جلسہ کی اجازت عنایت فرمائی تھی اور خود مولانا ممدوح بھی چاہتے تھے (جیساکہ اُنکی ایک تحریر سے جو رو داد کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے) یہ امر ثابت ہوتا ہے مگر صحت و مرض پر کسکو قابو ہے وہ شریک نہ ہوسکے۔ اِسکو ہمارے بعض احباب نے رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ یہ چاہتے ہین کہ اہل اسلام کو باور کرائین کہ اُن حضرات کو ندوۃ العلما کے ساتھ کچھ دلچسپی نہین ہے۔ شاید وہ اِس بات کو نہین جانتے کہ جسکو خدا نے عقل سلیم دی ہے وہ ایسی دوراز کار باتون پر نظر نہین کرے گا۔ ندوۃ العلما کی عمدگی کی بیشک یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اِسکے ارکان ایسے ایسے عالم و فاضل ہین جو اپنی قابلیتون کے اعتبار سے

ہندوستان مین بے مثل سمجھے جاتے ہین۔ مگر اسکی حُسن و خوبی کو اِسی پر محدود سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ اِسکو جو کچھ قبولیت و عظمت ہے وہ اِسکے مقاصد اور وقت و ضرورت کے اعتبار سے ہے۔ یہ کون نہین جانتا کہ آجکل ہم مسلمانون مین نفاق اور خود غرضی کا مادہ بڑھتا جاتا ہے اور دنیا مین کوئی قوم جسمین ایسی رذیل خصلتین ہون تنزل سے اپنے آپ کو نہین بچا سکتی۔ سچ یہ ہو کہ خود ہمارے ناعاقبت اندیش بھائیون نے ندوۃ العلما کی ضرورت کو یقین کے مرتبے پر پہونچا دیا ہے۔ اگر ہم مین ایسے لوگ موجود نہ ہوتے جو اپنے ہی گھر مین آگ لگا رہے ہین تو ندوۃ العلما کے قائم کرنے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی۔

جلسہاے انتظامیہ

سال زیر بیان مین حسب معمول جلسہاے انتظامیہ باوقات مختلف منعقد ہوئے اور ان مین علاوہ انتظام معمولی کے حسب مندرجہ ذیل مباحث طے ہوئے۔

(۱) ہر مجسٹی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وفات پر اظہار افسوس کے ساتھ یہ تجویز منظور ہوئی کہ انکی یادگار مین وکٹوریہ اسکالرشپ کے نام سے وظیفہ قائم کیا جائے۔

(۲) درجۂ اوسط کا یکسالہ نصاب بنایا گیا اور انگریزی زبان دانی کا نصاب جسکو منشی احتشام علی صاحب نے ترتیب دیا تھا منظور ہوا۔

(۳) یہ تجویز منظور ہوئی کہ دارالاقامہ مین مستطیع طلبا کے قیام و طعام کے لیے علاوہ پانچ روپے ماہوار کی شرح کے دو شرحین اور کھولی جائین۔ اعلی درجے کی شرح پندرہ روپے ماہوار اور متوسط کی دس روپے ماہوار اور ادنے کی شرح وہی پانچ روپے ماہوار جو پہلے تھی۔

(۴) مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور نائب ناظم منتخب ہوئے۔

(۵) یہ تجویز منظور ہوئی کہ ایک خزانچی مقرر کیا جائے جس سے پانسو روپے کی

ضمانت لیجائے اور کوئی چک بدون تصدیق نائب ناظم اور ایک رکن مال اور بصورت غیر موجودگی نائب ناظم ایک رکن مال اور ایک رکن انتظامی غیر ملازم کے قابل نفاذ نہ ہوگا۔

(۶) یہ تجویز منظور ہوئی کہ ہفتہ وار مداخل و مخارج کے نقشے ارکان موجودہ شہر کے پاس بھیجے جائین اور اُنسے دستخط کرا کے محفوظ رکھے جائین۔

(۷) یہ تجویز منظور ہوئی کہ اجلاس ہشتم ندوۃ العلما مین یہ تحریک پیش کیجائے کہ قواعد وضوابط ندوۃ العلما کی ترمیم۔ تجدید۔ تنسیخ کے لیے ایک مجلس خاص حسب دفعہ ۵۹ منتخب کیجائے۔

انتظام دار العلوم شروع سے دار العلوم کے انتظام مین جو نمایان ترقی ہوتی آئی ہے اُسکے لحاظ سے سال زیر بیان مین کچھ کم ترقی نہین ہوئی جیسا کہ آپکو دار العلوم کی مفصل رپورٹ سے معلوم ہوگا مین اس موقع پر اُنھین باتون کا ذکر کرونگا جنکو مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما سے تعلق ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سال درجۂ متوسط کی یکسالہ خواندگی کا افتتاح کیا گیا دوسرے یہ کہ حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۲ شوال ۱۳۱۸ھ کے انگریزی زباندانی کا نصاب مرتب کیا گیا اور غرۂ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ کو انگریزی زبان دار العلوم مین داخل کیگئی جسکو زبان ثانی کے طور پر ہر طالب العلم اختیار کرسکتا ہے۔

مگر صاحبو! انگریزی زبان کو دار العلوم کے نصاب مین داخل کرنا بہت سے لوگون کو اس حیثیت سے ناگوار ہوا ہے کہ علوم و فنون عربیہ کے ساتھ اسکا اختلاط انکو پسند نہین اور وہ یہ سمجھتے ہین کہ تھوڑے دنون کے بعد انگریزی غالب اور عربی مغلوب ہوجائے گی۔ اسکی نظیر مین وہ دوسرے مدرسونکو پیش کرتے ہین۔ یہ خیال انکا شاید نیک نیتی پر مبنی ہو مگر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ان حضرات نے سرسری طور پر یہ رائے

قائم کرلی ہے۔ ہر کام مین احتمال کو بہت کچھ گنجایش ہوتی ہے اگر احتمال ہی کو پیش نظر
رکھا جائے تو دنیا مین کوئی کام نہین ہوسکتا۔ خود ارکان ندوۃ العلما کے خیالات مین
جنکے ہاتھ مین دار العلوم کا حل وعقد ہے آیندہ تبدیلی ہو یا اُنکے قائم مقام ان جیسے
پیدا نہ ہون جس سے ندوۃ العلما اور دار العلوم کے اصول ومقاصد بدل جائین تو اسکی
دوسری بات ہی۔ ورنہ اسکی کوئی وجہ نہین کہ انکے خلاف مزاج اصول خود بخود قائم ہو جائین
اور دار العلوم کی کل جو ایک طور پر چل رہی ہے چلتے چلتے خود بخود بدون تحریک و اراد ے
کے دوسری چال چلنے لگے۔

ایک دوسرا گروہ اور ہے جو انگریزی کے موجودہ نصاب کو ناقص اور بیکار
بتاتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ یونیورسٹی کے امتحانات کا بھی دار العلوم انتظام کرے ممکن
ہے کہ موجودہ نصاب مین کچھ کمی ہو اور تجربے کے بعد وہ ظاہر ہو جیسا کہ ہر ایک کام کے
آغاز مین ہوا کرتا ہے لیکن جنکو تعلیمی معاملات مین کچھ درک ہی وہ اس بات کو بخوبی سمجھ
سکتے ہین کہ خود یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کا بار اسقدر گران ہے جو آسانی سے برداشت
نہین ہوسکتا چہ جائیکہ اسکے ساتھ عربی علوم وفنون اور دینیات کی تعلیم پورے
طور پر دیجائے۔ علاوہ اسکے اُنھون نے اس بات پر غور نہین فرمایا کہ دار العلوم کے
نصاب درس مین کیا کیا چیزین داخل ہین علاوہ عربی علوم وفنون کے اسمین حساب
و ہندسہ اور جغرافیے کی اُسی طور پر تعلیم دیجاتی ہے جیسا کہ سرکاری مدارس مین تعلیم
دیجاتی ہے اور تاریخ کا بھی ایک معتد بہ حصہ پڑھایا جاتا ہے صرف انگریزی ادب
کی کمی تھی جب ایک حد تک یہ بھی پوری ہو جائے گی تو کیا یہ ممکن نہین ہے کہ طالب علم
دار العلوم سے نکل کے تھوڑی محنت کرنے کے بعد سرکاری امتحانات مین شامل
ہوسکے اور ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون پورا ہو جائے۔ مین سمجھتا ہون کہ جن بزرگون نے
تعلیم کے مختلف پہلوؤن پر غور کیا ہوگا اُنکو اس نصاب اور اس طرز تعلیم کی

معقولیت مین کچھ شک نہ ہوگا۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

انتظام یتیم خانہ

یتیم خانہ کانپور کے انتظام مین بھی اِس سال بہت کچھ خوبی پیدا ہوگئی ہے اور بار قرض سے اسکو ایک حد تک سبکدوش کردیا کیا ہے۔ سالہاے گذشتہ کی رپورٹون مین مین نے بیان کیا ہے کہ اُسکی عمارت کے واسطے گورنمنٹ نے مہربانی فرماکر ایک قطعہ زمین کا عنایت فرمایا تھا اور اسکے کام شروع کردینے کے لیے ایک وقت مقرر کردیا تھا اِسلیے بدون انتظار سرمایہ کے کام شروع کردیا گیا۔ عمارت کا تخمینہ بارہ ہزار روپے کا تھا اسمین سے ایک حصہ عمارت کا چار ہزار روپے مین تیار رہوا۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور و حاجی فخر الدین صاحب سوداگر کانپور نے بیش بہا مدد دی تاہم ایک ہزار روپے کے قریب اسپر قرض ہوگیا جسکی وجہ سے اِسکے معمولی انتظام مین نقص پیدا ہوگیا تھا اِسلیے ندوۃ العلما نے اپنے سرمایے مین سے پانسو روپے اسکو دیے تاکہ قرض ادا ہو جائے جو انتظام مین خلل انداز ہے اور مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کانپور و منشی شوکت حسین صاحب سب اور سیر کانپور کو تکلیف دی کہ وہ یتیمخانے کی نگرانی اور ذمہ داری قبول فرمائین۔ اِن حضرات نے باوجود کثرت مشاغل کے حسبۃ للہ قبول فرماکر یکم جون ۱۹۰۱ء کو اسکا چارج لیا اور اِسکے حساب کی جانچ کرنے کے بعد قرض ادا کیا اور قابل اطمینان انتظام کردیا ہے اِس موقع پر نواب سیف اللہ خان صاحب ڈپٹی کلکٹر اور منشی امین الدین صاحب تحصیلدار کانپور کی توجہ اور مہربانی کا ذکر کرنا ضرور ہے ان حضرات کی توجہ سے یتیم خانے کو بہت مدد ملی درحقیقت نواب صاحب ممدوح نے اُس سے زیادہ توجہ کی جو بحیثیت وزیٹر ہونے کے انکو کرنا چاہیے تھا

مجلسہای ماتحت

سال گذشتہ کی رپورٹ مین مین نے اِس بات کو بھی ظاہر کیا تھا کہ اکیس مقامون پر مجلسہای ماتحت معین الندوہ کے نام سے

قائم ہین اور انمین سے مین نے صرف وہی تین مجلسونکی کارگزاری بیان کی تھی اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ مجکو سال آیندہ مین یہ مجلسین موقع دین گی کہ مین انکی کارگزاری آپکی خدمت مین پیش کرسکون مگر افسوس ہے کہ اس سال بھی مجکو وہی تین مجلسونکی کارگزاری بیان کرنے کا موقع ملا ہے۔

(۱) سب سے پہلے معین الندوہ بانکی پور پٹنہ کا ذکر کرونگا جسکی کارگزاریکا کرشمہ پٹنے مین اکثر حضرات دیکھ چکے ہین۔ اسنے جس محبت وعظمت سے ندوۃ العلما کو دعوت دی اور جس خوبی اور عمدگی کے ساتھ میزبانی کی اسکا ذکر کرنا کچھ ضرور نہین۔ آپنے دیکھا ہی اور نہین دیکھا تو سنا ہے خود اسکی کارگزاری کی قدر کرسکتے ہین اسی معین الندوہ نے جابجا اپنے صرف سے وکلا کو صوبہ بہار کے مختلف مقامون پر دورے کے واسطے بھیجا۔ اور مظفر پور۔ دربھنگہ۔ سمستی پور۔ مونگیر۔ بھاگلپور مین مجلسہای ماتحت قائم کرائین۔

(۲) معین الندوہ اسلام پور ہے جسنے معین الندوہ مذکور الصدر کے دوش بدوش کام کیا ہے اور سال زیر بیان مین ایک ہزار سات سو چھپن روپے بارہ آنہ بتفصیل ذیل جمع کیے۔

بابت چندہ میزبانی۔ سہار چندہ رکنیت۔ سہا عہ سرمایۂ دار العلوم۔ سما للعہ وظائف دوامی۔ لعہ عطایا یکشت بابت وظائف سہ چندہ رکنیت معین الندوہ مہ

یہ کامیابی درحقیقت مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور کی دردمندی اور بلند حوصلگی کے ہین نتیجے ہین جو اس مجلس کے سکریٹری اور روح روان ہین۔

(۳) معین الندوہ شملہ جسنے ابتدا سے ابتک اپنے فرائض سے ایک دن کے لیے بھی پہلوتہی نہین کی اور جب سے وہ قائم ہوئی ہے ہمیشہ اسکی کارگزاری دکھانے کا مجکو موقع ملتا ہے یہ مجلس اگرچہ ایسے مقام پر قائم ہوئی ہے جو ہمیشہ آباد نہین رہتا۔ اور وہان کے مسلمان باشندے تمول یا دولت کے اعتبار سے نمایان نہین ہین لیکن ان کا

خلوص اور انکی للہیت دلی اعتراف کے قابل ہے جو اپنے تعلقات دنیاوی کے ساتھ
اپنی پاکبازی اور اسلامی دردمندی کا ثبوت بھی دیتے رہتے ہین مسلمانونمین ایسے افراد
موجود ہین جنکے نزدیک سیکڑون اور ہزارون روپیہ کا دیدینا کچھ بڑی بات نہین۔ مگر
جس طریقے سے کہ اس مجلس کے ارکان چندہ جمع کرتے ہین اور اپنے استقلال و ہمت سے
قطرہ قطرہ کرکے دریا اور ذرہ ذرہ کرکے تودہ کردیتے ہین وہ بڑی قدردانی کے
قابل ہے۔ علاوہ ان مجلسون کے مونگیر و بھاگلپور و بستی پورود بھنگہ و امرسر کے
مجلسہای ماتحت نے بھی چندے کی فراہمی اور اشاعت مقاصد مین کم و بیش حصہ
لیا ہے۔ ہم ان سب کی توجہ کے شکرگزار ہین اور امید کرتے ہین کہ اور انجمنین بھی اُن
فرائض کیطرف توجہ کرین گی۔ جنکے پورا کرنے کے واسطے قائم ہوئی ہین۔

انتظام مال و جمع خرچ

مین نے سال گزشتہ کی رپورٹ مین یہ امید بھی ظاہر کی تھی کہ
مالی انتظام مین روز بروز ترقی ہوتی جائے گی۔ سال زیربیان
مین یہ امید میری کسیقدر پوری ہوئی ہے پہلے چک پر صرف ناظم مال کے دستخط کافی
سمجھے جاتے تھے اس سال مجلس انتظامیہ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے کہ کوئی چک
بدون تصدیق نائب ناظم اور ایک رکن مال کے اور بصورت غیر موجودگی نائب ناظم
ایک رکن مجلس مال اور ایک رکن انتظامی غیر ملازم کے قابل نفاذ نہین ہوگی۔ اسکی
اطلاع باضابطہ منجانب جلسۂ انتظامیہ الہ آباد بنیک کو مع دستخطہاے نائب ناظم
وارکان انتظامیہ غیر ملازم مقیم لکھنؤ وارکان مجلس مال اور اُن ارکان انتظامیہ کے جو اکثر
لکھنؤ آتے رہتے ہین بھیجدی گئی ہے اور اس قاعدے کے موافق نائب ناظم وارکان
مذکورہ بالا کسی چک پر بغیر جانچ حساب اُن مصارف کے جنکے واسطے روپیہ وصول
کیا جاتا ہے اپنے دستخط ثبت نہین کرتے چک مددگار ناظم کی تحویل مین رہتی ہے
اور روپیہ مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کی تحویل مین رہتا ہے لیکن اُمید ہے

کہ آغاز سال سے تحویلدار باخذ ضمانت باضابطہ کے مقرر کیا جائے گا اور روپیہ اُسکی تحویل مین رہے گا۔ مداخل و مخارج کے ہفت روزہ نقشے ارکان موجودہ شہر کی خدمت مین بھیجے جاتے ہین اور بعد دستخط ارکان موجودہ سے دفتر مین محفوظ رکھے جاتے ہین اور ماہوار نقشے چھپوا کر ارکان کی خدمت مین بھیجدیے جاتے ہین۔

روداد دار العلوم

حضرات! مین اسوقت اس کام کے لیے مامور ہوا ہون کہ دار العلوم کی سالانہ رپورٹ آپکی خدمت مین پیش کرون۔ اسکے ساتھ اگر مین ندوۃ العلما کی کچھ گزشتہ کارروائیان اور اُنکے وجوہ بیان کرون تو غالباً بے موقع نہ ہوگا۔

ندوۃ العلما کے برکات کثیر ہین جنکی شہادت خود اُسکے ترکیب اضافی سے ملتی ہے اور تقریباً ایک بڑا گروہ مسلمانون کا اس امر کا معترف ہی نہین بلکہ اپنی آنکھون سے رای العین مشاہدہ کر رہا ہے لہذا ہمکو کسی دلیل کی حاجت نہین کہ ہم اُسکی خوبیونکو ثابت کرین اور دکھائین۔

دیکھنا یہ ہے کہ اسکے علمی کامون نے قوم کو کس حد تک نفع پہونچایا۔ یا نفع حاصل ہونے کی اُنسے توقع ہوئی۔ یہ کہنا کہ اسکے فلان علمی کام نے قوم کو یہ نفع پہونچایا ابھی قبل از وقت ہے۔ اسلیے کہ ایسے اہم مقاصد کا اسقدر قلیل مدت مین حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ بگڑی ہوئی قوم کو بنا لینا آسان نہین۔ یہ بہت صحیح مقولہ ہے کہ "بگاڑنے سے بنانا بہت مشکل ہے"۔ اگر ہم کو دیکھنا ہے تو یہ کہ جو بنیادین قومی فلاح کی ندوۃ العلمانے قائم کی ہین اُنین سے کس سے قوم کے سنبھلنے کی امید کیجا سکتی ہی اور کس سے نہین۔ مین اگر ہر ایک کو بتانا چاہون یا اُنکے وجوہ آپکی خدمت مین عرض کرون تو شاید وقت کے کافی نہ ہونے کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو جیسا کہ چاہیے

نہ ادا کر سکونگا۔ اِسلیے صرف دار العلوم سے بحث کرنا مناسب سمجھتا ہون

اے بزرگان قوم! آپ ملاحظہ فرماتے ہونگے کہ ہندوستان مین عربی تعلیم کے کثیر التعداد مدارس قدم قدم پر قائم ہین اور بانیونکی کوششین ایک حدتک مشکور بھی ہوئین اور اُنکے آثار صرف ہندوستان کے اقطاع و اطراف مین نہین بلکہ دیگر ممالک مین بھی کم و بیش پائے جاتے ہین۔ اِن مدارس مین علوم عربیہ کی تعلیم دیجاتی ہے اور کثرت سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ طلبا نکلتے ہین جنکو آپ حضرات خود ملاحظہ فرماتے ہونگے میرے بیان کی حاجت نہین آپ حضرات اِسکو باور کر سکتے ہین کہ قوم من حیث القوم کی فلاح اس قسم کے تعلیم یافتہ حضرات سے بہت کچھ ہوتی رہی اور جسقدر بھی ہوئی غنیمت ہے لیکن جس اصلاح کی ہمکو حاجت ہے وہ اور ہی چیز ہے۔

اے اعیان قوم! اب مین اپ لوگون کے قلوب کو دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون۔ آپ کے ہندوستان مین عربی مدارس کی جسقدر تعداد ہے اُس سے بہت زیادہ انگریزی مدارس کی تعداد ہے اور جن مصارف اور کثیر التعداد طلبہ اور ظاہری شان و شکوہ سے ایک ایک کالج قائم ہے اُسکے مقابلے مین عربی کا بڑے سے بڑا مدرسہ ایک مکتب کی بھی وقعت نہین رکھتا۔ انہین سے بعض بڑے بڑے کالج مسلمانون ہی کے ہاتھ مین ہین۔ لیکن ہمکو دیکھنا یہ ہے کہ اِن بڑے کالجون سے مسلمانون نے کسقدر تعلیمی فوائد حاصل کیے اور اُنکا اثر قوم پر کیسا ہوا۔ بیشک و شبہہ ایک بڑے اور معتد بہ گروہ نے اِس تعلیم سے فوائد حاصل کیے اور انگریزی مین اعلے قابلیت کے ساتھ اعلی عہدے بھی حاصل کیے اور کرتے جاتے ہین اور جہان تک قوم کی توجہ ہے اُس سے اُمید ہوتی ہے کہ بدرجہا اِس سے بڑھ کر آگے ترقی ہوگی جس سے قابلیت اور استعداد کا پیمانہ بڑھتا جائیگا۔ اور مقاصد کے حصول مین آگے چلکر حوصلے سے زیادہ بلندی حاصل کرینگے۔

لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اِس تعلیم سے زبان‌دانی کے سوا کس علم مین مہارت پیدا ہوئی۔ کس علم کے عالم بننے کا رتبہ حاصل ہوا۔ پندرہ بیس برس کی جانکاہ تعلیم و تحصیل صرف زبان‌دانی۔ ہزارون آنکھین کھو بیٹھے اور ہزارون نے مختلف امراض مین مبتلا ہو کر جان شیرین تک دیدی لطف یہ کہ اِس بساط پر جیسا اُنکو ہمہ دانی کا دعوےٰ ہے شاید کسی کو ہو۔ اِسکا خاص سبب یہ ہے کہ اُنکے اپنے خزانۂ معلومات مین گو کوئی ذخیرۂ علمی موجود نہین ہے لیکن جن علوم کی ہوا اُنکے دماغ تک پہونچ چکی ہے وہ حقیقتہً علوم کے بڑے ذخیرے ہین۔

اے حضرات! مین معافی چاہنے کے بعد اِس کہنے کی جُرأت کرتا ہون کہ اس تعلیم سے شخصی فوائد ضرور حاصل ہوئے جنکو دیکھ کر ہماری آنکھین بھی ٹھنڈی ہوتی ہین لیکن جن فوائد کے خیال سے یہ تعلیم ہوئی تھی اور جنکا اثر ایک شخص۔ ایک شہر ایک صوبہ تک محدود نہین بلکہ ساری قوم کو اُنسے نفع کی توقع تھی وہ بالکل اچھوتے رہے۔ پھر کیا قوم کی پیاس اِن دو ایک قطرون سے جنکا اثر زبان سے آگے نہین بڑھا بجھ سکتی ہے؟۔ ہرگز نہین۔

کوئی شبہہ نہین ہے کہ اِس دو قسم کی تعلیم نے قوم مین دو قسم کے افراد پیدا کیے لیکن اس حالت مین اِن دونون گروہون کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد مین باہمی مشارکت کا کیا ذریعہ ہوگا؟ اور کونسی برزخ ہے؟ جسمین دونون روحین مستانس ہونگی۔ یہ دونون فریق بجاے خود قابلیت کے مدعی ہین اور واقعی قابل بھی ہون جیسا کہ دعوے کیا جاتا ہے کہ ایک فریق مین دینی اور عقلی علوم کا ذخیرہ اور اُسکے معلومات کا سرمایہ علمی قدر حیثیت موجود ہوا اور دوسرے گروہ مین دنیاوی ضرورتونکی تعلیم اور روزمرہ کے چلتے کاروبار مین ایک قسم کی مہارت حاصل جس سے ہر فریق نازان وخوش ہے نہ صرف نازو خوشی بلکہ ہر فریق دوسرے کو مخالف نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے تفوق مین زبان اور قلم سے

وہ کام لیتا ہے جو تیغ و سنان سے بھی غیر ممکن ہے۔ کیا قدیم و جدید تعلیم نے مسلمانوں کے اخلاق مین تفریق و تبرے کا مادہ نہین پیدا کیا؟ ضرور پیدا کیا ہے۔

اگر ان دونون فریق کی یہی حالت رہی تو آگے چلکر دونون مین اسقدر تباعد ہوجائے گا کہ دونون دو قوم و ملت نظر آئینگے۔ اِس کیفیت کا رسوخ اسقدر ہوتا جاتا ہے کہ موجودہ حالت کے رہتے اُنکا اتحاد اور التیام ناممکن سا ہے۔ یہ خیال کہ اس فریق نے یہ زیادتی کی اور اُس فریق نے یہ۔ ایسا مفہوم ہے جسکی تحقیق کی ہمکو حاجت نہین۔ یہان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انکو علی حالہا چھوڑ دیا جائے یا کوئی معقول اور وجیہ صورت ایسی نکالی جائے کہ دونون فریق اپنی اعلی قابلیت کے زور کو ایک دوسرے سے ملکر زیادہ پُرزور بنائین اور ایک فریق سے دین سے آزادیکا دھبّہ اور دوسرے فریق سے معیشت کی کم سلیقگی کا نقصان بھی دور ہو۔

اے حضرات! پہلا کام ندوۃ العلما نے یہ کیا کہ قوم کے منتشر اجزا کے سمیٹنے کی کوشش کی۔ ندوۃ العلما نے یہی چاہا کہ جسقدر قوم کے پرزور آلے ہین وہ سمٹکر ایک ایسی کل بنجائین جس سے قوم کی علمی و اخلاقی ترقی اپنے اصلی مرکز پر آجائے اور گذشتہ فسانے خواب و خیال کیطرح مٹ جائین۔ لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون یہ امر آسان نہین ہے۔ اولاً اُن اسباب اور دواعی کا صحیح احساس ہونا ضرور ہے جو تفریق اور تجزیہ کے باعث ہوئے۔ اُسکے بعد اسکا سوچنا کہ وہ کون سے پُرزور علل ہین جو تفریق اور اُسکے اسباب کو ایک دم مین زائل کردین اور باہمی موانست اور موافقت سے اخلاقی تمدنی علمی کارنامون مین انکو بھی برابر کی کرسی دوسری قومون کے ساتھ ملنے لگے۔ اور جسقدر بھی قابلیت پر شیفتگی ہے وہ مٹجائے۔ اور ہر فریق اعلے قابلیت کا نمونہ بنجائے۔ قومی اصلاح مین مختلف کل پُرزون کا کام دینے لگے۔ ندوۃ العلما نے ابتک جو تجویزین کی ہین وہ نہایت صحیح تشخیص پر مبنی ہین اوّل یہ کہ

اُسکے متعدد جلسون مین ہر فریق کے اعلی اور افضل افرادِ شریک ہوئے جس سے اُونکی
باہمی منافرت مین ضرور ایک گونہ کمی ہوتی گئی اور میل جول بڑہتا گیا اور بڑھتا جاتا ہے
مین بلا مبالغہ عرض کرتا ہون کہ جن جن مقامات مین اُسکے سالانہ جلسے ابتک ہوئے
ہین وہان دہریت - لامذہبی - مذہب سے آزادی وغیرہ اگر بالکل فنا نہین ہوئی تو
اُسمین کمی توضرور آگئی ہے یہان تک کہ دونون فریق کی ایک متفقہ جماعت اُٹھ کھڑی
ہوئی اور داعی الی اللہ" کی دلکش صدا پر لبیک کہکر باہم شیر وشکر ہوکر سعی بلیغ مین
لگ گئی - انہین ایسے اجزاے ترکیبی بھی نظر آئے جو نئی تعلیم کی روشنی کے جگمگاتے
ستارے تھے اور اپنی پرجوش آواز کے ساتھ ندوۃ العلما اور گروہ علما کے ہمزبان
ہوگئے - اِدھر گروہ علما پر یہ اثر ہوا کہ اُنکے فضل وکمال کی چار دیواری مین اگر توسیع
نہین ہوئی تو یہ ضرور ہوا کہ اُنکو وسعت کی گنجایش محسوس ہونے لگی اور کہنے لگے کہ
اِنکے دعاوی بھی بلا دلیل نہین ہین -

اے بزرگان قوم ! آپ کو اِس بات کے باور کرنے مین ذرا تامل نہ ہونا
چاہیے کہ مین نے جو بھی بیان کیا ہے وہ ندوۃ العلما کی خارجی تدبیر ہے اور خاص
اُن لوگون کے لیے ہے جو انگریزی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہین یا اب فارغ ہونگے یا
آیندہ اِس تعلیم مین داخل ہونگے - رہی وہ تدبیر جو اہم ترین مقاصد سے ہے اور جسمین
تین باتون کا خیال کرلینا ضروری تھا - اول یہ کہ مسلمان بچون کی تعلیم کا ایک ایسا درجہ
رکھا جائے جسمین عربی تعلیم اسقدر ہو کہ صرف ونحو کی تعلیم کے ساتھ عقائد وارکان شرع سے
اِسقدر واقفیت ہو جائے کہ کسی قسم کی دوسری تعلیم سے اُنپر بُرا اثر نہ پڑے اور مدت
تعلیم بھی اسقدر کم ہو کہ اُسکے بعد اعلےٰ تعلیم انگریزی ممکن ہو اور تعلیم کی عمر طبعی بھی نہ بڑھے
اور جو طلبہ عربی تعلیم مین فراغ حاصل کرنا چاہین اُنکو بھی یہی ابتدائی تعلیم کافی ہو - اور
یہی تعلیم اعلےٰ تعلیم کے لیے بنیاد مستحکم ہو - دوم اُن بچونکی تعلیم و تربیت جنکے اولیا یہ چاہتے

ہین کہ اعلےٰ تعلیم دینی کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہو۔ اور حساب۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ادب انشا پردازی وغیرہ مین بھی کمال حاصل ہو۔ ان دونون درجون مین جو انگریزی تعلیم کا خواہشمند ہوگا اُسکو انگریزی تعلیم بھی دیجائے گی۔ سوم درجہ تکمیل جو عربی علوم کا ایم اے ہوگا اسمین متعدد علوم وفنون سے ایک فن خاص کردیا جائے گا اور طالب العلم کو دو سال کی مہلت دیجائے گی تاکہ اُس فن کی معتبر کتابین اور اُس فن کے مہمات اور دقیق مسائل مین اسقدر مہارت پیدا کرے کہ بوقت امتحان کسی خاص کتاب کا پابند نہ رہے اس درجے کے امتحان مین کسی خاص کتاب کی تخصیص نہ ہوگی۔ بعد کامیابی اُسکو اُس فن کے نام سے ڈگری دی جائے گی۔ اور وہ مفسر۔ محدث۔ اُصولی وغیرہ کے نام سے موسوم ہوگا۔

ان اغراض کے حصول کے لیے ندوۃ العلما نے یہ راہ نکالی کہ ایک بڑے سے بڑے پیمانے پر اُسنے دارالعلوم کھولنا چاہا۔ اگرچہ ندوۃ العلما نہین چاہتا تھا کہ اس وسیع پیمانے کا دارالعلوم بغیر معقول و مستقل سرمائے کے کھولا جائے لیکن قوم کی اس پکار نے کہ "ندوۃ العلما زبانی جمع خرچ بتاتا ہے کچھ کرتا نہین" بے چین کردیا اور مجبوراً اُسکو ایک دارالعلوم کھولنا پڑا۔ اگرچہ ابتدا مین صرف سہ سالہ خواندگی کے ابتدائی تین درجات کھولے لیکن اُسکی تعلیم کے ختم ہونے پر درجۂ اوسط کا کھلنا لازمی تھا چنانچہ شوال گذشتہ سے درجۂ متوسط بھی کھولدیا گیا۔ اس سال متوسط درجے کی سال اول کی تعلیم ختم ہوچکی ہے ندوۃ العلما کا اصلی مقصود یہ تھا کہ ان ابتدائی درجات کی تعلیم بطور برنچ کے ہو اور اصلی دارالعلوم اسکے اوپر کے درجات سے کھولا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ نہ تو قوم نے اسطرف اب تک توجہ کی نہ دارالعلوم اپنے اصلی پیمانے پر کھلا۔ مجبوراً درجات اوسط کی تعلیم کا سال اوّل انھین ابتدائی درجات کے ساتھ ساتھ رہا۔

قبل اسکے کہ دارالعلوم کا افتتاح ہو ندوۃ العلما کے تیسرے جلسے مین بمقام

بانس بریلی ایک مبسوط مسودۂ دار العلوم پیش کیا گیا اور علما اور قوم کے ہاتھون مین اس غرض سے دیا گیا کہ اُسکو عمیق نظر سے دیکھین اور اپنی مفید رایون سے ندوۃ العلما کو مشکور بنائین دار العلوم کی تعلیم مین بہت بڑا خیال اس بات کا کیا گیا ہے کہ تعلیمی نقائص جو اسوقت تک زمانے کے انحطاط سے پیش آتے رہے جہانتک ممکن ہو دفع کیے جائین اور گزشتہ قدیم طریقونکی پیروی کیجائے۔ علوم مین فلسفۂ جدیدۂ ہیئت جدیدۂ اُکر طبقات الارض وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔ اِنکی نہ صرف زبانی تعلیم ہو بلکہ عملی تعلیم کا اعلےٰ سلسلہ قائم کیا جائے جدید تحقیقات سے سبق لیا جائے اور عقلی و عملی دونون طریقون سے تحقیقات کا مادہ پیدا کیا جائے۔ علم کلام مین ایسے دلائل اضافہ کیے جائین جنسے جدید تحقیقات کی کافی موشگافی ہوسکے۔ اور جہان انگریزی تعلیم کے بڑے بڑے کالج اور متعدد یونیورسٹیان ہین وہان ایک عربی تعلیم کا بڑے سے بڑا مدرسہ قائم ہو۔ اور اسلامی علوم دینیہ جو ہماری معاشرت کی جان ہین جسقدر دیگر علوم کے اختلاط سے کمزور اور سُست ہوگئے ہین پھر اپنی اصلی حالت پر لائے جائین اور اپنے نور سے ہماری آنکھین پھر منوّر کرین۔ مقصود نظر یہ ہے کہ قابلیت اور علمی جوہر اخلاق و شائستگی مین جدید اور قدیم طریقۂ حسنہ کی تاسی کیجائے۔ اگر ہم مین کمی ہے تو صرف ان دو چیزونکی کمی ہے علوم تو اسوقت بھی وہی زیر تعلیم ہین جو سلف صالحین کے زمانے مین زیر تعلیم تھے بلکہ اسقدر کتابون کا انبار گزشتہ زمانے مین ہرگز نہ تھا۔ البتہ طریقۂ تعلیم کا بڑا حصہ اُس زمانے مین زبانی تعلیم کے زیر عمل تھا۔ کتابونکی عبارت یا مصنف کے افکار سے بہت کم بحث ہوتی تھی۔ ہر مسئلے کی منقح تعریف اور اُسکی توجیہ اور اُسکے دلائل بطور مذاکرے کے طے ہوا کرتے تھے ہر طالب علم کے ذہن مین مسلسل اور مرتب مسائل مبادی سے مطالب تک اسطرح پر محفوظ ہوتے تھے کہ مختلف قسم کی عبارتون مین اُنکا ذہن یکسان کام دیتا تھا اور بآسانی معلوم ہوجاتا تھا کہ اُسمین صحت اور سقم یہ ہے اور ہر مسئلے کی جانچ مین اُنکی

مجتہدانہ نگاہ طرفۃ العین مین کام کر جاتی تھی۔

مین اس بات کے ظاہر کرنے مین باک نہین کر سکتا کہ جسقدر علوم اور استعداد مین سُستی ہے وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ علوم کے منقح اور مدلل مسائل ہمارے اذہان مین نہین آتے۔ پہلے ہی سے ایسی ضعیف بنیاد قائم ہوتی ہے جسکا اثر آخر تک باقی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے کتابی عبارت بھی ہمکو دشوار معلوم ہوتی ہے۔ آپ ملاحظ فرما سکتے ہین کہ محدث۔ مفسر۔ فقیہ مجتہد کا قحط اس زمانے مین اسی وجہ سے ہے کہ طریقۂ تعلیم ناقص ہے جب تک زبانی تعلیم کا حصہ غالب رہا مجتہد مفسر۔ محدث پیدا ہوتے رہے۔ معہذا کئی صدیون سے یہ جو ایک مروجہ طریقہ چلا آتا ہے کہ جو کتاب زیر تعلیم آگئی اُسکی جگہ پر دوسری کتاب کی تعلیم گناہ کبیرہ سمجھی گئی اِسنے رہی سہی قوت اور بھی فنا کردی

ندوۃ العلما نے اِسی طریقے کے مٹانے مین اور مفید جدید طریقۂ تعلیم کے جاری کرنے مین بیحد کوشش کی معروف و مشہور علما نے نصاب کا خاکہ بنایا اور متعدد جلسون مین اُسکی مناسب ترمیم کیگئی۔ تعلیم کے تین درجے قائم کیے گئے اور ہر درجہ کا نصاب مرتب ہوا اور اب بھی ہر سال زیر تعلیم کا نصاب۔ پہلے درست کر لیا جاتا ہے اِسکے بعد اُسکا اجرا ہوتا ہے تعلیم مین یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہفتہ وار ابتدائی درجات مین طلبہ کی مجلس مکالمہ ہوتی ہے اور اُس درجے کے اساتذہ بھی اُس مجلس مین ضرور شریک ہوتے ہین اور خاص خاص مسائل زیر بحث ہوتی ہین اور جس بات کی کمی محسوس ہوتی ہے اُسکے تدارک مین جہد بلیغ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور درجۂ متوسط کے طلبا جنمین قابلیت دیکھی گئی اُن کی بطریق املا زبانی تعلیم بھی ہوتی ہے لیکن آپ حضرات اسکو بالیقین مانین کہ ایک مدت کے متروک طریقون کو یکبارگی اپنی اصلی حالت اور مرکز استقامت پر پہونچا دینا آسان کام نہین تاہم نہایت شکر کا مقام ہے کہ جن اُمور کی ابتدا اسوقت ہوئی ہے اور جس طریقے سے اُنپر عملدرآمد ہو رہا ہے اگر چندے باقی رہا تو ضرور ہمین کامیابی کی امید ہے اور اگر قوم نے

توجہ کی تو گذشتہ کمال جسکا اب صرف ذرہ باقی ہے آفتاب بنکر چمکے گا اور اس علمی قابلیت
کا نقصان جسکو مین بیان کر آیا ہون ضرور زائل ہوگا اِس تعلیم کے ساتھ فنون ادبیہ یا ریاضیہ
حساب ۔اقلیدس ۔جغرافیہ کی تعلیم بھی شریک کردی گئی ہے مقصود یہ ہے کہ صرف اعداد
اور قواعد حسابیہ کے وہ جامع و مانع حدود ہی یاد نہ ہون جو خلاصۃ الحساب مین درج این
بلکہ اسوقت کے مروجہ طریق پر عملی مشق بھی کرائی جائے ۔ چنانچہ آپ حضرات کو موجودہ طلبہ
کی جانچ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ میرا بیان کس حد تک صحیح ہے ۔کیا یہ صحیح نہین ہے کہ
ریاضی کی تعلیم انگریزی طریقۂ تعلیم پر زیادہ مفید ہے بالخصوص ایسی حالت مین کہ حدود
اور رسوم کے سمجھنے کا مادہ بھی موجود ہو ۔علم تجوید و قرأت جس سے ہم کلام ربانی کو صحیح
پڑھ سکتے ہین اِسوقت اِسقدر متروک ہو گیا تھا کہ باستثنا اُن لوگون کے جو عرب کے تعلیم یافتہ
ہین ہندوستان مین بہت کم ایسے افراد ہین جو اس سے واقف ہون اِنکی تعلیم بھی علے
حسب المراد ہوتی ہے اور مثل دیگر علوم کے روزانہ تعلیم کا کافی وقت رکھا گیا ہے ۔
خوشنویسی املانویسی بھی تقسیم اوقات مین شریک مساوی ہین ۔الحاصل کوئی مفید تدبیر
ایسی نہین ہے جسکا معقول انتظام نہ کیا گیا ہو ۔ان سب کا حاصل یہی ہے کہ علاوہ
کمال علمی کے دنیاوی کاروبار مین بھی کافی مہارت پیدا ہو اور ناآشنائی کا دھبہ جو علما
کی شان سے بعید ہے باقی نہ رہے ۔تجربے نے اِسوقت تک یہی ثابت کیا ہے کہ علوم
عربیہ کے واقف اگر دنیاوی رسمی قابلیت کا جوہر حاصل کر لیتے ہین تو اُنکی مثال
بالکل غیر معمولی شال بنجاتی ہے ۔

انگریزی تعلیم جو ایک زمانے سے زیر تجویز تھی اِس سال ماہ ربیع الاول سے
اُسکا بھی اجرا ہو گیا ۔اگرچہ اِسکی ابتدائی تعلیم بھی اِس حد تک نہین پہونچی ہو کہ قابل الذکر
ہو تاہم جسقدر طلبہ انگریزی تعلیم مین داخل ہو چکے ہین اُنکی تعداد غنیمت ہی ۔یہ تعلیم بطور دوسری
زبان کے رہیگی ۔جیساکہ تعلیم انگریزی مین دوسری زبانین انگریزی کے علاوہ ہوتی ہین ۔کل

علوم عربی زبان مین تعلیم دیے جائین گے۔ انگریزی صرف ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ رہے گی۔ اِسکے ساتھ کسی طالب علم پر جبر نہین کہ خواہ مخواہ وہ انگریزی دوسری زبان اپنے امتحان مین لے۔ اِس تعلیم سے اُمید ہے کہ انگریزی ادب کی تعلیم کافی ہوسکے گی۔ یہ وہی تعلیم ہوگی جو دو بڑے گروہون کو شیر و شکر بنائے گی۔ اِسی کے ہاتھ سے قومی اتحاد کی مضبوط بنیاد قائم ہوگی دہریت الحاد کا وجود معدوم ہوگا۔ اگرچہ اس دعوی کو بہت سے حضرات حیرت سے سنین گے لیکن مین اسوجہ سے اسکو بے تامل ظاہر کرسکتا ہون کہ فلسفۂ یونان جب تک اسلام کے دائرے مین نہین آیا خود دہری رہا اسلام ہی وہ مذہب ہے جسنے فلسفے کو بھی مسلمان بنا کر چھوڑا۔ جب تک دینی اور دنیاوی دونون تعلیمین نہین ملین حیرت انگیز ترقی کا وجود اُسوقت تک غیر ممکن نظر آیا۔ کسی علم یا زبان مین دہریت مضمر نہین ہے اگر ہے تو اسوجہ سے ہے کہ اپنے علوم سے ناآشنائی ہے۔ کیا اسلامی علوم پر کسی علم وزبان کا حملہ فلسفۂ یونان سے بڑھ کر ہوگا۔ حاشا وکلّا۔ مگر وہی اعتدالی اسلامی تعلیم تھی جسنے فلسفے کی ایک ایک مسئلے کی دھجیان اُڑا دین کیا ایسے کہنے والے بھی موجود ہین جو امام غزالی و امام رازی وغیرہ کو دہریہ کہہ سکین کیا ایسے افراد بھی پائے جاتے ہین جو علامۂ شیرازی علامۂ سید وغیرہ کو ملحد کہنے کی جرأت کرسکین۔ حاشا وکلّا۔

حضرات! دو فن یا دو زبانین یا دو قوم و ملت جب تک ایک دوسرے سے ناآشنا ہین اُسی وقت تک ہر ایک کو دوسرے سے تحاشی ہے لیکن ملنے پر ہمیشہ وہی غالب ہوتا ہے جسکی خود اپنی بنیادین مضبوط ہین۔ معاذ اللہ کیا ہم مسلمان اس حد تک پہونچگئے ہین کہ باوجود اپنے علوم مین مہارت کے دوسری تعلیمین ہم کو ملحد منکر اسلام بنا سکتی ہین۔ اجی حضرت! جنکا ایسا اسلام ہے وہ اُنھین کو مبارک ہو۔ آپ یقین فرمائین کہ اسلامی علوم کا ماہر بجائے اِسکے کہ دوسرے علمون سے ضرر

پاے گھر کا بھیدی بنجاتا ہے اور جو جو فوائد اُسکو اِس غیر علم سے حاصل ہوتے ہین دوسرے کو اُنکا حصول ممکن نہین ہوتا۔ یورپ کے علوم وفنون مصر اور بیروت مین جس رفتار سے عربی زبان مین ترجمہ کیے جا رہے ہین اُس سے ہمکو اُمید ہوتی ہے کہ یہ زبان بھی جدید علوم وفنون سے بہت جلد مالا مال ہو جائے گی۔

اب مین آپ حضرات کے روبرو اُن امور کو پیش کرتا ہون جو دار العلوم مین تربیت سے متعلق ہین۔ جو طلبہ شہر کے کسی حصے مین سکونت پذیر ہین اور معمولاً اوقات درس مین حاضر ہوکر تعلیم حاصل کرتے ہین اُنکے لیے دار العلوم تعلیم کے سوا کچھ نہین کرسکتا۔ البتہ وہ طلبہ جو دار الاقامہ (بورڈنگ ہوس) مین رہتے ہین اور شبانہ روز دار العلوم کے زیر حمایت ہین اُنکی تربیت جس طرح کی جائے ممکن ہے اسکا انتظام یہ کیا گیا ہے کہ دار الاقامہ مین دو قسم کے طلبہ اسوقت تک داخل ہوئے ہین۔ اوّل وہ جو کہ مستطیع ہین اور اپنے مصارف خود ادا کرتے ہین جنکی تین شرحین مقرر ہین پانچروپیہ ماہوار دس روپیہ ماہوار پندرہ روپیہ ماہوار تفصیل قواعد داخلہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ دوسرے قسم کے وہ طلبہ جو غیر مستطیع ہین اور انکا کفیل دار العلوم ہے اُن طلبہ کی تعداد اسوقت تک معین تھی بیس سے زائد نہین لیے جاتے۔ البتہ اولو العزم حضرات اگر اپنی طرف سے وظائف مقرر کرین اور طلبہ کو اپنی طرف سے داخل کرانا چاہین تو ممکن ہے کہ تعداد بڑھ جائے

خورانید طعام کا یہ قاعدہ ہے کہ امیر وغریب ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہین ایک کو دوسرے پر کسی قسم کا تفوق اور امتیاز نہین ہوتا۔ البتہ جو مستطیع طلبہ دس روپے یا پندرہ روپے ماہوار فیس داخل کرین گے اُنکے طعام اور خورانید طعام مین لابدی امتیازی فرق کرنا پڑے گا۔ بزرگان قوم نے جو وقتاً فوقتاً معائنہ فرمایا اور اپنی راے ظاہر کی انمین سے بعض حضرات کا معائنہ جو عین وقت پر تشریف لاے پیش کرتا ہون اِس سے دار العلوم اور دار الاقامہ کی فی الجملہ کیفیت معلوم ہوگی۔

معائنہ مولوی منور علی صاحب مدرّس حدیث مدرسۂ عالیہ ریاست رامپور

مین آج معہ برادر عزیز مولوی حامد شاہ مدرسۂ دار العلوم ندوۃ العلما مین حاضر ہوا۔ جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب و مولوی محمد فاروق صاحب نے مدرسے کا معائنہ کرایا۔ اور نیز طلبہ کی جانچ کے واسطے بھی ارشاد فرمایا چنانچہ مین نے چند جماعت کے طلبہ سے مختلف مضامین دریافت کیے بعض سے تقریراً اور بعض سے تحریراً اور بعض سے ہر دو تعلیم بہت اچھی پائی مدرسین منتظمین کی کوشش کا نتیجہ طلبہ کی حالت موجودہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے طلبہ نے جہان تک پڑھا ہے بہت اچھے ہین۔ اکثر طلبہ مین تہذیب کا برتاؤ بھی بہت اچھا تعلیم کیا گیا ہے۔ آخر مین ایک طالب علم نے اوّل رکوع سورۂ دہر کا بہت خوش الحانی سے قرأت کے ساتھ قاعدۂ تجوید سے پڑھا اُس سے نورٌ علی نور اور حظ زیادہ ہوا۔ بہر حال انتظامی حالت۔ دار الاقامہ۔ تدریس وغیرہ سب منتظم ہے۔ مجکو بڑی اُمید ہے کہ اللہ تعالے بہت جلد اِس نونہال کو سرسبزی کے ساتھ تکمیل کو پہونچائے گا۔ وقد فعل۔ اللھم آمین۔ محمد منور علی مدرس درجۂ حدیث شریف مدرسۂ عالیہ ریاست رامپور۔ یکم ربیع الاول ۱۳۱۹ھ

معائنہ مولوی امتیاز علی صاحب پنشنر منصف امروہہ ضلع مراد آباد

آج مجکو مقام دار العلوم ندوۃ العلما مین حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جناب مولانا محمد فاروق صاحب و جناب مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم نے بکمال اخلاق معائنہ دار العلوم و طلبہ و کتب خانہ و باورچی خانہ وغیرہ کا کرایا حُسن اتفاق سے طلبا اُسوقت دسترخوان پر حاضر تھے اور کھانا کھا رہے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شادی ہے اور مہمانان عزیز کھانا کھا رہے ہین۔ کھانا عمدہ۔ ظروف صاف و ستھرے ہر چیز کی

صفائی قابل تعریف تھی۔ پھر کچھ اشعار فارسی و اُردو کا ترجمہ طلبا سے کرایا اور دو شعر خود
مین نے بھی پیش کیے۔ جب ترجمہ سب طلبا کا پیش ہوا تو حیرت ہوئی کہ انکا سن و سال
ایسا نہ تھا کہ وہ اِس عمدگی سے ترجمہ کر سکتے کچھ شک نہین کہ ایسی عمدہ تعلیم (جسکے ذریعے
سے ایک مدت قلیل مین ایک معتد بہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے) ہندوستان کے کسی
مدرسے مین نہین ہوتی۔ یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ مولانا محمد فاروق صاحب اور مولانا محمد
حفیظ اللہ صاحب کا اِس دارالعلوم مین ہونا سراسر خوش قسمتی دارالعلوم کی ہے۔

امتیاز علی پنشنر منصف امروہہ۔ ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ ہجری۔

حضرات! اب مین طلبائے دارالاقامہ کے اوقات شبانہ روز کو ظاہر کرتا ہون علی الصباح
پانچ بجے نماز فجر اُسکے بعد نصف گھنٹہ تلاوت قرآن پاک نو بجے سے دس بجے تک ایک
گھنٹہ کھانا کھانے اور دیگر ضروریات سے فراغ کا رکھا گیا ہے دس بجے سے چار بجے
تک اوقات درس دارالعلوم کی حاضری جسمین ایک گھنٹہ نماز ظہر کی چھٹی بھی داخل ہے۔
چار بجے سے نماز مغرب تک ورزش جسمانی بعد نماز مغرب رات کا کھانا اور اُسکے بعد
مطالعہ بینی و سبق گردانی اور اُسکے بعد نماز عشا اور پھر خواب و استراحت مگرانِ جمیع
اوقات مین ایک ایسے اتالیق اور اُستاد کی نگرانی مین مذکورہ امور ادا کیے جاتے ہین
جسکے دباؤ اور تہذیب و متانت سے شائستگی کا دوسرا سبق ملتا ہے۔ کل طلبا اتالیق کے
ساتھ نماز پنجگانہ معینہ اوقات مین جماعت کے ساتھ مسجد مین ادا کرتے ہین۔ پانچون وقت
بعد ادائے نماز اُنکی حاضری ہوتی ہے۔ اوقات طعام مین علیحدہ حاضری لیجاتی ہے خلاصہ
یہ کہ اوقات شبانہ روز مین بارہ وقت حاضری لیجاتی ہے۔ جہان تک تجربے سے معلوم
ہوا اُن طلبا کی حالت شائستگی تہذیب و متانت مین بہت اچھی ہے جنکی ابتدائی تعلیم
دارالعلوم سے شروع ہوئی ہے بخلاف اُن طلبا کے جو ایک آدھ سال کی تعلیم ختم
کر کے دارالعلوم مین داخل ہوئے ہین۔ اور یہ ظاہر ہے اِسلیے کہ خودرو درختون کی شاخ و

برگ کبھی ایسے خوشنما نہین ہوسکتے جیسے اُس باغبان کے درست کیے ہوئے درخت خوشنما ہوتے ہین جو اُس کام مین تجربہ رکھتا ہے۔

اے بزرگان قوم! دارالاقامہ کے کمرون کی حالت جو اسوقت تک رہی اور بواید حالت جو آیندہ رہے گی اُسکی طرف خاص توجہ دلانا چاہتا ہون۔ ندوۃ العلما کے منصوبے مین جو بات پہلے سے آچکی تھی یہ تھی کہ ایک ایک طالب علم فی کمرہ خاص ہوگا جسمین کل آسائش کا سامان بقدر کفایت مہیا کیا جائے گا تاکہ علاوہ آسائش اور آب وہوا کی صفائی کے اخلاق کی سنجیدگی مین کوئی خرابی واقع نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ جسقدر طلبا اس سال داخل دارالاقامہ ہوئے اور اُنکے لیے جسقدر آسائش کے سامان بقدر امکان فراہم ہوئے اگرچہ وہ کسیطرح دارالعلوم کی حالت موجودہ پر نازیبا نہین ہین لیکن جگہ کی کم وسعتی سرمایے کی عدم کفایت سدراہ ہوتی رہی اور بالآخر ایک ایک کمرے مین تین تین چار چار طلبہ کو جگہ دی گئی تاہم فروش وصفائی و دیگر ضروری سامان مین کوئی کمی واقع نہین ہوئی اور طلبائے مقیم با آسائش اپنے کام مین مصروف رکھے گئے اور سال کا تعلیمی نصاب جسکی ایک فرد اس رپوٹ کے ساتھ منسلک ہی مع اپنے ضروریات کے باحسن وجوہ ختم ہوا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر قوم نے کافی مدد نہ دی تو آیندہ سال جگہ کی سخت دقت ہوگی اور بوجہ عدم گنجائش دارالعلوم کی جمعیت کو نقصان پہونچے گا۔ مطالعہ کے واسطے دو کمرے خاص کر دیے گئے ہین جنمین اسباق کو یاد کرنا اور مطالعہ دیکھنا شب کے لیے مخصوص ہوگیا ہے۔ اس حالت مین بھی دو دو تین تین مدرس اِس امر کی نگرانی کرتے رہتے ہین کہ طلبا علاوہ مطالعہ وکتب بینی کے کسی دوسرے کام یا کھیل مین مشغول نہ ہونے پائین اور اوقات مقررہ تک اِسکے سوا دوسرا کام نہ کرین۔ امتحان سالانہ نہایت حزم واحتیاط کے ساتھ لیا جاتا ہے جسکا عملدرآمد اسوقت تک اِس طریق پر ہوتا رہا ہے کہ ہندوستان کے مشہور اور نامور علما خاص خاص فن مین ممتحن مقرر ہوتے ہین اور ایک معہودہ تاریخ تک

امتحان کے پرچے چھپوا کر خاص اہتمام سے سر بہ مہر لفافے مین بند کر کے امتحان کے معتمد کے پاس بھیجدیتے ہین جو خاص امتحان کے وقت کھلتے ہین اور نگران جماعت کے روبرو تقسیم کر دیے جاتے ہین اور جوابات حاصل کر کے اسی اہتمام سے پھر ممتحنین کے پاس بھیجدیے جاتے ہین۔ اُسکے بعد نتیجۂ سالانہ شائع کیا جاتا ہے۔ اِسکے علاوہ ہر سہ ماہی مین ایک ایک امتحان جانچ کا ہوتا ہے اور سہ ماہی اوّل و ثالث کے ممتحنین درجہ بدل دار العلوم کے اساتذہ ہوتے ہین۔ البتہ ششماہی امتحان کے واسطے شہر کے معتبر علما ممتحن ہوتے ہین۔ ان امتحانون مین بلاتخصیص کل فنون کا امتحان ہوتا ہی۔

اگرچہ اِس سال بھی مثل گذشتہ دو سالون کے اپنے مقررہ وقت پر حضرات ممتحنین کو اطلاع دی گئی اور نقشجات خواندگی ہر ممتحن متعلق کی خدمت مین بھیجدیے گئے بعض حضرات نے سوالات مرتب کر کے مطبوع بھی کرا لیے۔ مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر وبائی امراض کی لکھنؤ مین ایسی شدّت ہوئی کہ دار العلوم مین تعطیل دے دینی پڑی اور کل طلبا کو جلد سے جلد گھر چلے جانے کی تاکید کی گئی اور وہ چلے بھی گئے۔

دار العلوم مین ایک وسیع لائبریری (کتب خانہ) ہے جسمین ہر قسم کی کتابین علمی اخلاقی عربی فارسی وغیرہ کی داخل ہوتی ہین۔ اِسوقت تک تقریباً ساڑھے سات ہزار جلدین داخل ہو چکی ہین منجملہ اُنکے تخمیناً تین ہزار جلدین صرف اِس سال داخل ہوئی ہین یہ وہ ذخیرہ ہے جس سے ہم اپنے گذشتہ کارنامونکا اندازہ کر سکتے ہین اور اِس سے ہمارے پچھلے آنے والون کو ہماری یادگارین نظر آئین گی۔ اگرچہ علم علم سینہ ہے لیکن پڑھنے پڑھانے مین اِنھین ذخیرون سے اولاً مدد ملتی ہے اور بالآخر وہی علم علم سینہ بنجاتا ہے۔ یہ کام بھی بجاے خود ایسا عظیم الشان کام ہے جسمین بڑے سرمائے کی حاجت ہی۔ ہمکو اُمید ہے کہ قوم ہماری اِس ضرورت مین بھی کافی دستگیری کرے گی۔ بالخصوص اس مقام مین ہمارے مولوی عبدالغنی صاحب بہاری جنھون نے اپنے قلبی محبوب سرمائے کو

دارالعلوم کے حوالے کر دیا وہ نفیس اعلی مطبوعہ مصر کتب کے دینے مین ذرا متامل نہوئے جزاہ اللہ خیر الجزا

اِس امداد کے دو طریقے ہین اوّل یہ کہ جن حضرات کے یہان قدیم کتب خانہ ہو وہ کتابون سے مدد دین دوم یہ کہ جو صاحب کتبخانہ نہین ہین یا اپنی کتابین جُدا کرنا پسند نہین کرتے وہ نقدی امداد سے کتب خانہ دارالعلوم کو فروغ دین۔

جن بزرگان قوم نے کتب خانے کی اسوقت تک معقول امداد فرمائی اُنکے اسمای گرامی حسب ذیل ہین۔ مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور۔ مولانا محمد عظیم صاحب مقیم عظیم آباد ڈپٹنہ۔ مسکین عبدالرحیم صاحب ساکن کوچین ملک ملیبار

اسوقت تک جسقدر تجربہ ہوا نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہی کہ دارالاقامہ کے طلبا پر تعلیم و تربیت کا بہت اچھا اثر پڑا۔ ادنی نمونہ اُسکا یہ ہی کہ اُنھون نے ایک انجمن قائم کی ہے جسکا نام انجمن تہذیب ہی اِسکے دو جلسے ہرماہ مین معمولاً ہوتے ہین بلا استثنا کل طلبہ شریک ہوتے ہین مختلف مضامین پر اپنی تقریرون اور تحریرون سے خاص اثر قائم کرتے ہین ایک ہفتہ قبل عنوان متعین کر دیا جاتا ہی اس سے انکی یکجہتی اور اتحاد مین نمایان ترقی ہوئی مہتمم دارالعلوم یا کوئی مدرس ہمیشہ شریک جلسہ ہوتا ہی جس سے نظام جلسہ از اول تا آخر منتظم رہتا ہی۔ اسکی روداد کی مطبوعہ کاپیان اسوقت بھی موجود ہین جسکے دیکھنے سے آپ حضرات کو زیادہ لطف آئیگا

آخر مین نہایت خوشی سے اسکا اظہار کیا جاتا ہی کہ دارالعلوم مین ابتک وہی طلبہ داخل ہوئے ہین جو وسط ہندوستان کے رہنے والے اور اکثر مستطیع الحال ہین اُنہین معتدبہ تعداد اون طلبہ کی ہے جو علما و مشائخ کی اولاد سے ہین چنانچہ سال روان مین ستانوے لڑکے داخل دارالعلوم ہوئے اُنہین خاص دارالاقامہ مین داخل ہونیوالونکی تعداد چھپن ۵۶ ہی۔ اکاون مستطیع اور پانچ غیر مستطیع مختلف اسباب و امراض کی وجہ سے پینتیس ۳۵ طلبا خارج ہوئے۔ اسوقت تک حاضری طلبای دارالعلوم کی سو ہی جنمین طلبای مقیمین (بورڈر) کی تعداد پچھتر ہے۔ گوشوارۂ مصارف و مداخل دارالعلوم حسب تفصیل ذیل ہے۔

نقشۂ داخلہ و خارجہ طلبای دار الاقامۂ دار العلوم

نمبر	مہینہ	داخلہ					خارجہ				کیفیت
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	
۱	شوال سنہ ۱۳۱۸ھ	۱۱	×	۵	۱۶		×	×	×	×	
۲	ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۸ھ	۱۲	۲	۱۳	۲۷		×	×	×	×	
۳	ذیحجہ سنہ ۱۳۱۸ھ	۱	۳	۳	۷		۱ [illegible] چلا گیا	×	۲	۳	غیر حاضری کی وجہ سے
۴	محرم سنہ ۱۳۱۹ھ	۸	×	۵	۱۳		۳	×	۴	۷	[illegible]
۵	صفر سنہ ۱۳۱۹ھ	۹	×	۴	۱۳		۱	×	×	۱	
۶	ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	۷	×	۴	۱۱		۳	×	۴	۷	
۷	ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ	۳	×	۲	۵		۵	×	۴	۹	
۸	جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۹ھ	×	×	۱	۱		×	×	۲	۲	
۹	جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۹ھ	×	×	۴	۴		×	×	۱	۱	
۱۰	رجب سنہ ۱۳۱۹ھ	×	×	×	×		۱	۱	۳	۵	
۱۱	میزان کل	۵۱	۵	۴۱	۹۷		۱۴	۱	۲۰	۳۵	

گوشوارۂ آمد و صرف ندوۃ العلما بابت سنہ ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ ہجری من ابتدائے یکم شوال ۱۳۱۸ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۱۹ ہجری

	نمبر	مد	
[illegible]	۱	چندۂ رکنیت و عطیات	آمدنی
[illegible]	۲	کتب ندوہ	
[illegible]	۳	زکوٰۃ	
[illegible]	۴	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن	
[illegible]	۵	یتیم خانۂ کانپور	
[illegible]	۶	بقیہ چندۂ میزبانی جلسۂ پٹنہ	
[illegible]	۷	رقم جسکی تفصیل نہیں ہی	
[illegible]	۸	میزان کل	
[illegible]	۹	تنخواہ ملازمین ندوہ	صرف
[illegible]	۱۰	متفرقات	
[illegible]	۱۱	ڈاک	
[illegible]	۱۲	سفر خرچ	
[illegible]	۱۳	خرید کتب ندوۃ العلما	
[illegible]	۱۴	یتیم خانۂ کانپور	
[illegible]	۱۵	طبع	
[illegible]	۱۶	مد خرچ وکلاء	
[illegible]	۱۷	سفر خرچ وکلاء	
[illegible]	۱۸	زکوٰۃ	
[illegible]	۱۹	مہمانداری	
[illegible]	۲۰	میزان کل	
	۲۱	کیفیت	

گوشوارۂ آمد و صرف دار العلوم بابت ۱۳۱۸ و ۱۹ ہجری من ابتداے یکم شوال ۱۳۱۸ ہجری لغایت سلخ رمضان ۱۳۱۹ ہجری

		نمبر	رقم
آمدنی	چندۂ دار العلوم	۱	[illegible]
	کرایۂ مکانات	۲	[illegible]
	وظائف	۳	[illegible]
	وکٹوریہ سکالرشپ	۴	[illegible]
	فیس طلبہ	۵	[illegible]
	فروخت کتب	۶	[illegible]
	خزانۂ محمدیہ	۷	[illegible]
	تعمیر	۸	[illegible]
	فروخت اشیای دار العلوم	۹	[illegible]
	میزان کل	۱۰	[illegible]
صرف	تنخواہ ملازمین مع ملازم مسجد وصیتی	۱۱	[illegible]
	مصارف باورچیخانہ مع پیپ و ملازمین	۱۲	[illegible]
	خرید کتب و مرمت جلد	۱۳	[illegible]
	تعمیر	۱۴	[illegible]
	متفرقات	۱۵	[illegible]
	مرمت و صفائی مکان	۱۶	[illegible]
	لباس طلبای غیر مستطیع	۱۷	[illegible]
	خرید اشیای دار العلوم	۱۸	[illegible]
	واپسی فیس طلبا	۱۹	[illegible]
	سفر خرچ طلبا و مدرسین	۲۰	[illegible]
	طبع	۲۱	[illegible]
	میزان کل	۲۲	[illegible]

عزّت کی زندگی

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور و مالک مخزن لاہور نے
ندوۃ العلما کے آٹھوین سالانہ جلسے مین مندرجۂ بالا عنوان پر ایک نہایت
نفیس اور برجستہ تقریر کی تھی جو اس قابل ہے کہ ہر شخص اسکو توجہ اور لحاظ کی نظر سے دیکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ہر شخص کے دل سے اکثر یہ دعا نکلتی ہے کہ خدا اُسے عزت کی زندگی نصیب کرے اور حقیقت مین یہ وہ دعا ہے کہ اگر اسکو شرف قبول حاصل ہو جائے تو دنیا بھر کی نعمتین اسمین شامل ہین - فقیر کو آپ سر راہ مانگتا دیکھ کر ایک پیسہ دیتے ہین تو وہ کہتا ہے اللہ عزت آبرو بنائے رکھے - جسوقت جوش محبت مین مان بیٹے کو دعا دیتی ہے تو یہی کہتی ہے کہ "خدا باعزت و اقبال کرے" مسلمانو مین کئی بزرگونکی دعا سحری اور نیم شبی یہ ہوتی ہے ع محتاج برادران و خویشان نشوم - اس خیال مین تو ہم آپ سب شریک ہین مگر یہ ضرور ہے کہ عزت کی زندگی کا ہر شخص کے ذہن مین ایک جدا مفہوم ہے بعض لوگ تو یہ سمجھتے ہین کہ اپنے گھر مین چاہے روکھی سوکھی ملجائے چاہے ایک وقت فاقہ رہے چاہے کسی وقت پیٹ بھر کر کھانے کو نہ ملے لیکن باہر سفید پوشی اور سرخرو ئی کیحالت مین جائین اور کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے تو اس سے بڑھ کر اور عزت کیا ہو سکتی ہے - انکا مسلک اُن آزاد منش حضرات کا ہے جو کنج قناعت مین پڑے دنیا و ما فیہا سے بیخبر جسم کی فربہی یا لاغری سے بے پروا فلسفیانہ عالم خیال کی سیر کر رہے ہین یا اپنے مالک سے لو لگا لئے ہوئے ہین اور جنکا عمل اس قول پر ہے ؎

آنکس کہ بدہر نیم نانے دارد	وز بہر نشست آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

اسمین شک نہین کہ یہ مسلک ایک نادر مسلک ہے مگر اس راہ پر چلنے والے اور استقلال سے

چلنے والے دنیا مین بہت کم پیدا ہوتے ہین۔فلک پیر کو کئی چکر لگانے پڑتے ہین بیشتر اسکے کہ ایک بندۂ خدا پیدا کر سکے جو قناعت مین ایسے بلند مقام پر جاگزین ہو ؎

شیوۂ خاص ہے یہ عام نہین	جو نکمّے ہین اون کا کام نہین

عام معنی جو اس سیدھے سادے لفظ **عزّت** کے ہین وہ بہت پیچیدہ ہین۔کوئی تو یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ صرف فلان بن فلان ہی سند عزت ہے۔کسی کا یہ خیال ہے کہ مالدار ہونا نشان اعزاز ہے پھر اس مالداری کے معنون کے مختلف مدارج ہین۔کسیکے ذہن مین قماش و نقرۂ و فرزندوزن کی ایک کافی مقدار کو عزت کہتے ہین کسی کی راے ہی کہ ان چیزونکا کافی سے زیادہ حصہ ملنا داخل عزّت ہی کسی کو خیال ہے کہ مکان شاندار بنوانا اسکے حصول کا ذریعہ ہے۔کوئی جانتا ہے کہ لڑکے لڑکیون کی شادی دہوم دہام سے کرکے تمغای عزت حاصل ہو سکتا ہے کوئی ناچ رنگ کے جلسے کرکے اس جنس گرانبہا کا طلبگار ہوتا ہے۔کوئی حکام کی خوشامد مین اس جوہر کا متلاشی ہے اور حصول غرض کے واسطے سیکڑون ہزارون روپیے حکام کے ذراسے اشارے پر دے ڈالتے ہی چشم زدن مین زر و جواہر ہوس جاہ مین لٹا دیتا ہے۔غرض ہر سرو ہر سوادے۔ہر کوئی اپنی اپنے حال مین مست ہی اور اپنے اپنے مرغوب طریق سے عزت کو ڈھونڈھتا رہتا ہے۔مگر ایک پہلو عزت کی تلاش کا ہے جسکی طرف لوگون کی توجہ بہت کم ہے حالانکہ وہی عزّت ایسی ہے جو ان سب عزتون سے زیادہ بیش بہا اور زیادہ گرانقدر ہے جسکی خواہش دنیا کے چیدہ سے چیدہ حضرات نے کی ہے جو مختلف صورتون مین خدمت خلق اللہ سے حاصل ہو سکتی ہے اور جسکا نتیجہ ملکی اور قومی عزت کی ترقی ہے اس تلاش مین خوبی یہ ہے کہ کسیکی کوششین کامیاب ہو جائین تو نہ صرف اپنا نام ہمیشہ کے لیے روشن ہو جاتا ہے بلکہ ہزارون بندگان خدا کی عزّت بنجاتی ہے جس مقدس سرزمین اور جس خوش نصیب قوم مین ہمارے ہادی حق مبعوث ہوئے اُسکی خصوصیت یہی تھی کہ ملک اور قوم کی آن پر جان قربان کرنے والے

آدمی اسمین موجود تھے۔ یہ تو آپ سب نے سُنا ہوگا کہ قبائل عرب جنگجوئی مین طاق اور زبان آوری مین شہرۂ آفاق تھے اور تیغ و سنان سے اور سیف زبان سے ہر دم آمادۂ پرخاش رہتے تھے۔ ایک قبیلے کے نسبت کسی دوسرے قبیلے کے ایک فرد نے کچھ بُرا بھلا کہدیا بس وہین لڑائی کی ٹھن گئی اور برسون تلوار چل رہی ہے۔ یہ حمیت قومی اور غیرت اہل عرب مین بحیثیت قوم موجود تھی اور خاندان قریش جسنے پیغمبر عربی کی ذات کی بدولت خاندان رسالت بننے کا فخر حاصل کیا سب قبائل مین باعتبار غیرت اور حمیت ممتاز تھا۔ اور وہ سب خصائل حسنہ جنپر قریش کو زمانۂ جہالت مین بھی ناز تھا۔ اِس حبیب خدا کے پاک اور بے لوث دل مین بدرجۂ اکمل موجود تھے صرف فرق اتنا تھا کہ وہی خصائل غیرت و حمیت جنکو وہ اہل قریش جو انوار ہدایت ربانی سے بہرہ اندوز نہ تھے محض خیالی خفیف باتو نپر ظاہر کرتے تھے ذات اقدس مین نیک موقعون پر استعمال کی گئین گو عرب جاہلیت کی یہ ملکی اور قومی غیرت اُس حمیت سے جسکا بانی اسلام نے بیج بویا کم درجے کی ہے مگر اِس سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ اہل عرب مین خدا نے یہ خصلت ودیعت کی تھی کہ ہر فرد قوم اپنی عزت کو قوم کی عزت کے ساتھ وابستہ سمجھے اور قوم کو جب گالی ملے تو سمجھے کہ اُسکی ذات کو گالی دی گئی اور قوم پر جب عتاب ہو تو سمجھے کہ وہ معتوب ہی قوم کو جو تکلیف پہونچے اُسکو اپنی تکلیف سمجھے اور قوم پر جو آفت آئے اُسکے آگے آپ سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جائے۔ گویا ہدف ناوک بیداد وہ خود ہی تھا۔ اسیطرح قوم دولتمند ہو تو سمجھے کہ اِسسے دولت ملکئی قوم خوشحال ہو تو وہ سجدۂ شکر کے لیے بارگاہ خداوندی مین جُھک جائے۔ قوم کو انعام ملے تو وہ قصیدۂ مدحیہ پڑھنے کو دوڑے۔ اِس خصلت سے ہی وہ زبردست اسٹیم پیدا ہوا ہے جس سے ابتدائے اسلام مین ہمارے مذہب کی کل چلانے کا کام لیا گیا۔ آپ مین سے اکثر حضرات نے کلین ملاحظہ کی ہونگی خصوصاً اہل کلکتہ کو تو زیادہ اتفاق ایسے کارخانون کے دیکھنے کا ہوا ہوگا جنمین دُخان سے کام لیا جاتا ہے اور اور کچھ نہین ریل کا انجن تو ہر ایک نے

دیکھا ہوگا کیسے ہوا کیطرح گاڑیون کو اُڑائے لیے جاتا ہے اور زمین کی طنابین کھینچ کر
مغرب اور مشرق جنوب وشمال کو ایک کر دیتا ہے۔ میرے کئی رفقا نے جو پنجاب سے
اِس دار السلطنت ہند تک پہلی دفعہ آئے ہین خصوصًا دُخان کی اِس بینظیر طاقت کا
اندازہ کیا ہوگا۔ واقعی عقل دنگ ہوتی ہے جب آدمی یہ خیال کرے کہ ہندوستان
وسیع ملک کا عرض دو دن مین طے کر لیا گیا ہے اور دوسری تاریخ کی دوپہر کو جو لوگ
لاہور یا امرتسر سے چلے ہین اُنھین چوتھی تاریخ کی صبح کلکتہ مین آنکر ہوئی ہے یہ اور بات
ہے کہ اب طبائع نازک ہوتی جاتی ہین اور جری جفاکش عربون کے نام لیوا اور مقلد
اِس بات کو بھولکر کہ بزرگان اسلام مہینون کے سفر اونٹ جیسی سواری پر لق ودق صحراون
اور بے آب وگیاہ جنگلون مین کس اولوالعزمی سے کرتے تھے اب سفر کی درازی کی شکایت
کرتے ہین اور اِس زمانے کے مشہور ملک الشعرا استاد نظام دکن حضرت داغ دہلوی کے
ہم آہنگ ہوکر پکار اُٹھتے ہین ؎

منزل یار دور ایسی ہے	ریل بھی جاتے جیخ اُٹھتی ہے

حسن اتفاق سے یہ شعر سفر کلکتہ ہی کی شان مین کہا گیا ہے۔ نواب مرزا خان صاحب
داغ رامپور سے ایک بار کلکتہ تک آئے تھے اور اِس سفر کا مختصر حال اُنھون نے اپنی
سلیس اور دلاویز مثنوی فریاد داغ مین لکھا ہے۔ مگر صاحبان۔ پچھلے مصرعہ مین تو حضرت داغ
نے غضب ہی کر دیا ہے۔ کمبخت ریل کا کیا ہے یہ تو بادلی ہے ہر پانچ سات میل پر جیخ
اُٹھتی ہے اِسکے جیخنے پر جائیے تو نزدیک ہی کونسی منزل ہے۔ مگر پھر بھی اُسکی ہمت پر
آفرین ہے کہ روتی ہے۔ جیختی ہے دود آہ بھی موجود ہے اور طوفان اشک بھی مگر پھر بھی
کام سے نہین چوکتی۔ کالے کوسون کی منزلین اپنے لوگون کے لیے آسان کر دی ہین
اور خود چلے یا کرٹے ہمین تو منزل پر پہونچا دیتی ہے۔ مگر یہ سب کس زور پر۔ دخان کے
زور پر۔ ایک ذرا دخان کم کر دیجیے یا اسکا ذخیرہ ختم ہو جائے انجن بھی کھڑا ہے اور بے سود

ہے۔ڈھانچ موجود ہے۔پُرزے موجود ہین۔مگر بیکار۔کل ہے کہ چل ہی نہین سکتی۔
گاڑیان ہین کہ ہل ہی نہین سکتین اور مسافر ہین کہ نہ روے ماندن نہ راہ رفتن اِس
مشکل سے بچنے کے لیے کل کے چلانے والا کاریگر کیا کرتا ہے۔سفر مین چلنے سے
پہلے کافی سرمایہ دخان کا پیدا کر لیتا ہے پھر اُس دخان سے کام لیا جاتا ہے۔اور
ساتھ ہی ساتھ اور ایندھن تنور مین ڈالتا جاتا ہے اور اور پانی بڑے دیگچے مین جو انجن
کے اندر لگا ہوتا ہے بھرتا جاتا ہے کہ تازہ بھاپ بنتی جائے اور کل چلتی جائے بعینہ
یہی ترکیب تھی جس سے اُس قادر مطلق حکیم ازلی نے جو تمام حکمتون کا منبع ہے عرب اور
اہل عرب کی اصلاح اور پھر اُنکے ذریعہ سے تمام دنیا کی بہبود اور صلاح مذہبی اور اعلاے
کلمۃ اللہ کا اہم کام لیا تھا۔کئی لوگ تعجب کرتے ہونگے کہ ذات باری کو اگر اس زور شور
کے ساتھ عرب کی اصلاح منظور تھی اور اس ملک کو اپنے ایسے برگزیدہ دوست کے
زاد و بوم ہونے کا فخر بخشنا تھا تو پہلے اہل عرب کو اتنا بگڑنے ہی کیون دیا۔اُنہین جہالت
اور جنگجوئی کیون بھر دی۔اجی آپ ہی تو یہ حالت پیدا کی کہ ایک کو دوسرے کا جانی دشمن
بنایا اور پھر خود ہی ایسے اسباب پیدا کیے اور اپنا ایک ایسا برگزیدہ نبی پیدا کیا کہ اوسنے
اُن دشمنیون اور جھگڑون کو مٹا دیا اور پھر فخریہ اپنے کلام مین فرمایا۔کنتم اَعداءً فَاَلَّفَ
بَینَ قُلُوبِکُم۔وہ خود ہی مقلب القلوب تھا تو پہلے یہ نوبت کیون پہونچنے دی۔ویسے تو خدا
کے بھید خدا ہی جانے کہ اِن اسباب کو جمع کرنے مین کیا حکمت تھی اِس راز سے تو آگاہ ہی
ذات ہو سکتی ہی جسکے حکم سے آئے دن آپکی آنکھونکے سامنے ابر و باد و برق جمع ہوکر طوفان لاتے ہین کہ سیوقیامت کا
سمان ہوتا ہے اور بادل بھی قیامت کی سیاہی لیے ہوتے ہین اور اُنکی گرج کہتی ہے کہ
مین آج ہی کے لیے ہون۔اور بجلی کی کڑک انا البرق کہتی ہوئی دلکو دہلا دیتی ہے۔اور
درختونکی جڑون تک کو ہلا دیتی ہے اسپر ہوا اس تندی سے چلتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جو
فرشتے ذخیرۂ ہوا کے محافظ تھے وہ آج ہوا کی کھڑکی کھلی چھوڑ کر غافل ہو گئے یا اگر موجود

علم طبعی دان حضرات کی زبان مین اسی مطلب کو ادا کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کی ہوا ابخرہ بنکر آسمان کو چڑھ گئی اور جہان کے سمندرون سے نئی ہوا اُسکی جگہ لینے کو دوڑی آرہی ہے اِس حالت مین ضعیف القلب عورتین مارے ڈر کے گھرون مین سہمی جاتی ہین اور جانتی ہین کہ ابھی چھت پر بجلی گری۔ بچے مان کو ڈرتے دیکھ کر مان سے چمٹے جاتے ہین اور بھولی بھولی کانپتی ہوئی آواز مین پوچھتے ہین کہ ”امان جان بادلون مین کون بولتا ہے؟“ یہ بجلی کیا ہوتی ہے؟“ امان جان اگر ہماری چھت پر بجلی آپڑے گی تو کیا ہوگا؟ اباجان آج باہر ہی ہین خدا جانے کہان ادہر گئے؟“ مگر اس عام گھبراہٹ مین ذی ہوش جانتے ہین کہ یہ قدرت کی معمولی نیرنگیان ہین اور طوفان تھوڑی دیر مین ختم ہو جائے گا بادلون کو وہی طاقت جسنے انھین جمع کیا تھا منتشر کر دے گی۔ ہوا کی کھڑکی کے فرشتے پھر اپنا کام سنبھال لین گے اور خاص پیمانے سے ناپ ناپ کر اندازے کی ہوا دنیا مین بھیجنے لگین گے اور بجلی کے پیدا کرنے کی کل کو کوئی زبردست ہاتھ کام سے روک دے گا اور مطلع کبھی مینھ برسنے پر اور کبھی بے برسے پھر صاف ہو جائے گا۔ رات پھر اپنے چاند اور ستارون کو لے کے آن موجود ہوگی۔ اور جو زندہ دل شوقین لوگ اس فضا کے عالم کو دیکھ کر بفرحت سیر کو باغ مین ٹہلنے کو نکل پڑین گے۔ انھین خیال بھی نہ ہوگا کہ مطلع کی جس صفائی کا حظ وہ اُٹھا رہے ہین اور جسے دیکھ دیکھ کر طرح طرح کی اُمنگین اُنکے دلون مین پیدا ہو رہی ہین قدرت کی مختلف طاقتونکی کس جدّ و جہد کے بعد اس حالت کو پہونچا ہے۔ اسیطرح ملکون اور قومونکی زندگی جب پلٹا کھانے کے قریب ہوتی ہے جب خدا اُنکے لیے ایک معتدل اور راس آنے والی ہوا پیدا کرنا چاہتا ہی تو اُس سے پہلے طوفان اور تلاطم ضروری ہوتا ہے اور اس طوفان اور تلاطم مین وہ قوتین پنہان ہوتی ہین جو ہوا کو صاف اور معتدل کر دیتی ہین اور اسیطرح کامیابی کا راز چھپا ہوا تھا اُن اسباب مین جو سرزمین عرب مین اُسوقت سے پہلے پیدا ہوئے تھے

جسکا نقشہ رسول کریم کے شیدائی شہیدی نے جسکی نعتین مقبول عالم ہین اِس زبردست
شعر مین کھینچکر دکھایا ہے ؎

عجم مین زلزلہ نوشیروانکے قصر مین آیا	عرب مین شور اُٹھا جسوقت اُسکی آمد آمد کا

حضرات! عرب مین جو بات بات پر لڑنے اور قبیلہ اور قوم کی آن پر مرنے کی عادت کوٹ
کوٹ کر بھر دی تھی وہ ایک بھاپ تھی جس سے دین کی کل چلانے کے لیے کام لینا تھا۔
بظاہر وہ اسباب دین کی ترقی کے مضر اور سد راہ تھے۔ درحقیقت وہی قوتین دین کی صحبت
مین آنے کے بعد دین کی ترقی کے ذرائع بننے کو تھین۔ بھاپ ہی کو دیکھیے یہ کونسی سراسر
نفع ہے۔ اچھی طرح استعمال نہ کیجائے تو یہی باعث ضرر بنجاتی ہے۔ زرا ایک کیتلی یا سماوار
کے سامنے جس سے گرم گرم بھاپ نکل رہی ہے اُنگلی تو رکھو فوراً جل جاتی ہے اور انجن
کی بھاپ نکل رہی ہو اسکے سامنے جسم انسانی آجائے تو دم مین اُبال کے رکھدے انجن کے
بڑے دیکچے کے اندر جب بھاپ ضرورت سے زیادہ ہوجاتی ہے تو اُسے ٹکڑے ٹکڑے
کرکے باہر ہوجاتی ہے۔ جب یہ ایک زبردست طاقت ہی تو اسکا برتنا کچھ کھیل تو نہین
ہی۔ مگر ساتھ ہی بغیر اسکے جمع کیے کام بھی نہین چلتا۔ پس خدا کی حکمت کا جب تقاضا ہوا کہ
آن حضرت کی ذات بابرکات کو دین کا راستہ بتانے پر مامور فرمائے تو یہ سامان اونکے
لیے جمع کیے گئے اور انھین ازل مین ہی سکھلا دیا گیا کہ کس خداداد حکمت سے انسے کام لے
کہ وہ قوت بجائے مخالفت مین صرف ہونے کے موافقت مین صرف ہونے لگے۔ اور
ایسا ہی ہوا اور وہ عادت جو عزت قوم کی حمایت کی ہر فرد مین پڑ چکی تھی وہ عزت دین کی
حفاظت مین صرف ہونے لگی اور اسکا نتیجہ وہ شجاعت تھی جسمین اسلام کے ہیرو دنیا مین
نام کر گئے ہین۔

مین حضرات علما و مشائخ کو جو اِس عظیم الشان مجمع مین دور دور دراز مقامات سے اور ہندوستان کے
مختلف اطراف سے تشریف لائے ہوئے ہین مژدہ دینا چاہتا ہون کہ مجھے انکی کامیابی نے

آثار نظر آرہے ہین۔ مخالفت کا بادل بعض اطراف سے گھر کر آیا ہوا ہے۔ تکفیر کے فتوون کی تند و تیز ہوا چل رہی ہے اور گالیون کی بجلیان اندھا دھند گرائی جارہی ہین۔ کوئی خاص نشانہ نہین مگر کڑک سے ہر دل دہلتا ہے کہ کہین بجلی میرے ہی نشیمن کا طواف نہ کر رہی ہو۔ لیکن قریب ہے وہ وقت کہ یہ آندھی کافور ہو جاے گی۔ مطلع مخالفت سے صاف ہو جاے گا۔ دین انور کا چاند شب چہار دہم کی آب و تاب کے ساتھ چمکیگا اور سنت نبوی اور ہدایات ائمہ و بزرگان دین کے ستارے اپنے اپنے انوار کی شعاعین پھیلائین گے اور آپ لوگون کی پیشانی کے پسینے خوشگوار نسیم کامیابی کے جھونکون سے پونچھے جائین گے۔ آپ نے بھی دیکھ لیا ہے وہ طوفان جو پہلے آپ کو دور سے ڈراتا تھا کہان ہے۔ اسکے ڈر نے کتنے کام کے آدمیون کو آپ سے جُدا کر لیا ہے۔ کیا کبھی زبردست مخالفت باوجود مخالفت کے خود بخود موافق نہین ہو گئے؟ کیا تائید ایزدی راستبازی اور راست روی کے سامنے کہین ٹھہرتی ہے؟ اسوقت آپ کے اجلاس پر کیا شان برس رہی ہے۔ اسلامی جماعت مین کونسا فریق ہے جو اِس مجلس مین آپ کی ہواخواہی کا دم نہین بھر رہا۔؟ ۔ علماے کرام آپ مین موجود ہین اور علما کیسے جنکو زمانہ مانتا اور جانتا ہے مشائخ عظام ہین۔ اور مشائخ کیسے جو بڑے بڑے سجادون کے مالک اور بڑے بڑے گروہون کے سر گروہ ہین۔ پھر رؤسا یہان ہین امرا یہان ہین۔ متوسط الحال مسلمان یہان ہین۔ انگریزی پڑھے ہوے یہان ہین۔ پرانے رنگ کے پکے دیندار یہان ہین۔ شاعر یہان ہین۔ ادیب یہان ہین۔ واعظ یہان ہین خطیب یہان ہین۔ کونسی جماعت ہی جو یہان موجود نہین۔ اور اگر اس بات کا بھی لحاظ کر لیا جاے کہ کیفیت جلسہ دکھانے کے لیے آپ نے وسعت اخلاق سے کام لیا ہے اور ہمارے حاکمان وقت اور ہماری ہمسایہ اقوام کو اجازت شرکت دی ہے تو یہ بزم اسوقت ایسی جامع ہے کہ اسپر ایک صوفی کا وہ مشہور شعر صادق آتا ہے ؎

آنچه در جملهٔ آفاق درین جا حاضرا		مومن و ارمنی و گبر و نصاری و یہود	

صرف ایک سُنہری اُصول ہے جو ان سب کے پیش نظر ہے اور وہ اسی بزرگ نے جسکا ایک شعر مین نے ابھی آپ کو سُنایا ہے صاف کر کے رکھدیا ہے ۔

اگر تو خواہی کہ سر صحبت ایشان یابی		خاک پای ہمہ شو تا تو بیابی مقصود	

صرف تواضع اور انکسار اور خالی از پندار ہونا اِس بزم کے لیے پروانۂ راہداری ہے اگر کہین پندار کسی کو یہان آنے سے روک رکھے تو آپ کو پروا نہین کرنی چاہیے یہ پندار بھی جب ایک دفعہ کٹھالی مین پڑ کے نکلے تو کارآمد چیز بن سکتا ہے اور کوشش بھی ہونی چاہیے کہ بغیر اس امر کی پروا کے کہ کوئی کیا کہتا ہے ہم اپنی دُھن مین لگے رہین۔ میرا تو عقیدہ ہے کہ کوئی ذی فہم اور ذی ہوش آدمی اس صاف اور متین اصول کے فوائد سے انکار نہین کر سکتا کہ مسلمانان ہند کو ہو قت مذہب کے اختلافات فروعی کو برطرف رکھکر مجموعی طور پر اپنی قوم کے بہبود کی کوشش کرنی چاہیے۔ اِس سے یہ مراد نہین کہ ایک فریق دوسرے کی خاطر سے اپنے مذہبی عقائد کو بدل ڈالے بلکہ صرف اتنا کہ اپنے مذہبی فرائض کو اپنے اپنے بزرگون کی ہدایت کے موافق انجام دینے کے بعد ایسے کامون مین جو سب کے لیے یکسان مفید ہو سکتے ہین جیسے کہ تعلیم دینی یا تعلیم دنیوی کا کام ہے ملکر کوشش کرین اور یہی بڑا اصول ہے جسپر عمل کرنے کی ندوۃ العلما نے کوشش کی ہی اور جسکے ذریعے سے قوم کی حیثیت ایک عزت والی قوم کی سی بنانے کا ارادہ کیا ہے اور یہی وہ جرم ہے جسکے لیے کارکنان اور شرکاے ندوہ مورد عتاب ہو رہے ہین۔ مگر میرا جو کچھ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ایسے بدیہی اُصولون کے مخالفون کا ہے وہ یہی ہے کہ چند نیک نیت اور دیانت دار اختلاف کرنے والون کو چھوڑ کر ایسی مخالفت محض کم فہمی کا تقاضا نہین ہوئی بلکہ ذاتی اور نفسانی اور دنیاوی عداوتین اکثر اس مخالفت کے پردے مین ظاہر کیجاتی ہین اور دل مخالفت کرنے والون کے اُنکو ہر وقت ملامت کر رہے ہوتے ہین

کہ کس کام مین لگے ہوئے ہو۔مین جانتا ہون کہ ندوہ کے متعلق بھی اُن لوگون مین سے اکثر کی جو اپنے آپ کو باعتبار دینداری اُسکے مخالف ظاہر کرتے ہین یہی کیفیت ہوگی۔کوئی دلون کے بھید کہہ سکے تو بتا دے کہ اُنھین لوگون کے دل ندوے کے کام کی نسبت کیا گواہی دے رہے ہین گو وہ اِسے مُنہ سے دین کو بگاڑنے والی اور ایمان کی دشمن جماعت کہدین ؎

ہوا ہے جب سی شہرہ اِس علاوی بن ایمان کا	کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلمان کا

اور فرض کیجیے کہ میرا خیال صحیح نہ بھی ہو اور وہ لوگ دل سے یہ سمجھتے ہون کہ آپ گم کردہ راہ ہین تو آپ کا کیا نقصان ہے۔آپ کو تو اپنے دل مین تسلی ہے کہ آپ نے خوب دیکھ بھال کرکے یہ راستہ اختیار کیا ہے اور آپ تو نیک نیتی سے قوم کی بہتری اور عزت دنیوی و اُخروی کے لیے سعی کر رہے ہین۔پھر کسی کے بُرا کہنے کا آپ پر کیا اثر پڑسکتا ہے

عشق تا خام ست باشد بستۂ ناموس و ننگ	پختہ کاران جنون را کے حیا زنجیر پا ست

آپ نے کل پختہ کاران جنون کا وعظ سنا ہے کس استقلال سے کل رات کے جلسہ کے فاضل صدر نشین نے اپنی پُر مغز اور لاجواب تقریر مین اپنے خیالات ظاہر فرمائے اور کس زور سے کہد یا کہ اگر کوئی ان سیدہی اور عام فہم باتون پر بھی ہمین ٹیڑھیان سنائے تو اُس سے ہم ڈرتے بھی نہین۔کلمۂ حق کی تبلیغ کرنے والے ہمیشہ سے مورد آلام و مصائب ہوتے آئے ہین۔ابتو پتھرون اور ڈھیلون سے گذر کر زبانی سب و شتم ہی رہگیا ہے کیونکہ پتھر دینے سرکار کے قانون کا مضبوط ہاتھ روکنے والا ہے۔مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مجھے مولانا عبد الحق صاحب حقانی کے رات کے وعظ کو سُنکر نہایت مسرت ہوئی اور مجھ اکیلے کو کیا ہوئی سارا جلسہ مسرور تھا۔ہر چہرے سے یہ پایا جاتا تھا کہ وہ اُس وعظ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے کیونکہ اُس وعظ کو سُنکر یہ امید پڑتی تھی کہ ندوہ کی بدولت اہل اِسلام کو پھر ایسے علما ملین گے جو مسلمانون کو میدان ترقی مین پیچھے ہٹانے کے

بجائے جسکے لیے علما بد نام ہو چکے ہین آگے لیجانے کو تیار ہونگے اور تنگ خیالی کے بجائے وسیع خیالی کی بنیاد ڈالین گے۔ بجائے یہ سوچنے کے کہ کسقدر چیزون کو حرام کر دیا جائے اور کتنے لوگون کو اسلام سے خارج کر دیا جائے اسپر غور کرین گے کہ کتنی چیزون کو حلال کرنا ممکن ہے اور ایسے مساعی سے کام لین گے کہ جنسے مسلمان دنیا مین معزز اور کامیاب اور عاقبت مین سرخرو ہو جائین۔ شاید کوئی اس جلسے کو دیکھ کر کہدے کہ مسلمان کیا فی الحال معزز نہین ہین؟ یہ شان۔ یہ شوکت۔ یہ اچھے اچھے کپڑے۔ یہ بڑے بڑے عمامے۔ یہ نئی نئی وضع کی ٹوپیان کہین لیس کی اور کہین پھندنے دار۔ یہ ایک خوشحال اور معزز قوم کے افراد نظر آتے ہین یا غیر معزز کے؟ تو مین یہ جواب دونگا کہ ذرا اس آئینہ خانے سے باہر نکلکر چشم کو بھر تماشا وا کیجیے اور اسی جلسہ گاہ کے گرد و نواح مین مسلمانون کے مکانات پر نظر ڈالنا شروع کیجیے ہر طرف جو ٹوٹی اور بے چراغ جھوپڑی نظر آئے گی وہ مسلمان کی ہوگی۔ جاڑے کے باوجود اگر کوئی برہنہ تن نظر آئے گا تو وہ مسلمان ہوگا۔ سڑی لنگوٹی باندھے ہوگا تو وہ مسلمان ہوگا۔ قلیل مزدوری والی محنت کرتا ہوگا تو وہ مسلمان ہوگا۔ علم انگریزی سے بے بہرہ ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ علم دین سے بے خبر ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ توہمات سے گھرا ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ پریون کے سایئے والی اور مسحور عورتون سے حالات مستقبل پوچھنے والا ہوگا تو مسلمان ہوگا۔ کسی جھنڈے کو پوجتا ہوگا تو مسلمان ہوگا۔

کیون صاحب ان حالات کے ہوتے مسلمان دنیاوی حیثیت سے یا دینی حیثیت سے فخریہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اسوقت ایک معزز قوم ہین اور عزت کی زندگی بسر کر رہے ہین؟۔ کوئی منصف مزاج آدمی ہماری اس حالت مین یہ دعوے نہین کر سکتا اور اگر کرے تو وہ قوم کو دھوکے مین رکھنا چاہتا ہے یا خود بیچارہ قابل رحم ہے اور دھوکے مین ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ مسخ ہوئے ہوئے چہرے جو ہر شہر کی گلی کوچون مین افلاس زدہ اور قحط مین دبے ہوئے مسلمانون مین نظر آتے ہین۔ یہ کند شدہ ذہن یہ عقلین جنپر پردے

پڑے ہوئے ہین اُن اسلاف کے اخلاف کی ہین جنھون نے کیا باعتبار فتوحات ملکی و مالی اور کیا باعتبار علمی و دینی چین سے لیکر اندلس تک نور ہی نور پھیلا دیا تھا ۔

فخر سب بیجا ہین اُنکے قوم ہی جنکی ذلیل	فخر و عزت کے مٹا کر سب نشان آئے ہین ہم

قومی عزت سے شخصی عزت حاصل ہونے کی مثال پوچھو تو اپنے حکمرانون کو دیکھو جس ملک مین ایک انگریز چلا جائے ساری قوم اور حکومت برطانیہ اُسکے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ دار ہو جاتی ہے اور اسیلیے انگریز دنیا کے ہر حصے مین جہان اُنکی سلطنت نہین بھی پہونچی یون اکڑ اکڑ کے چلتے ہین جیسے وہانکے قلعون پر بھی انگریزی جھنڈا لہرا رہا ہے اسی اعتبار سے انگریز خواہ غریب بھی ہو صاحب عزت اور صاحب اعتبار گنا جاتا ہے چین کے تازہ ہنگامے کا قصہ آپ اکثر انگریزی اور دیسی اخبارات مین دیکھتے رہے ہونگے سارا جھگڑا کس بات پر اُٹھا صرف اسی پر کہ عیسائی پادریون کو اذیت پہونچی اُنکی قوم بلکہ قومین اُنکی امداد کو آن موجود ہوئین۔ یہ دوسری بات ہے کہ ایسا کرنے مین اُنکی ملکی اغراض تھین ۔صاحب یہ فتوحات تو انعام ہے جو اُنکو اس ہمدردی قومی کا ملتا ہے اسیطرح قومی ذلت سے اگر شخصی ذلت کی مثال پوچھو تو اوس حقارت مین ملتی ہے جس سے ہندوستانی دنیا بھر مین اسوقت دیکھے جاتے ہین کوئی نہین دیکھتا کہ ہندوستانیون مین بھی ایسے ایسے آدمی نکلے ہین جو اگر یورپ مین ہوتے تو یورپ کے لیے بھی مایۂ ناز ہوتے ۔کوئی نہین دیکھتا کہ ہندوستان کے شرفا بھی اپنی وضع کی اچھی شائستگی رکھتے ہین جو موجودہ تہذیب اور روشنی سے بہت قدیم ہے۔ کوئی نہین پوچھتا کہ ہندوستانیون مین اسوقت سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ ایسے ایسے بڑے تاجدار رہتے ہین جو اگر فرنگستان جیسے آزاد ملک مین خودمختار ہوتے تو دنیا کی طاقتون مین شمار ہو سکتے ۔کوئی نہین خیال کرتا کہ اُن تاجدارون کے ماتحت بعض بعض جگہ اس دل و دماغ کے مدبر ہین جو اگر کسی قدردان علاقے مین ہوتے تو اُنکی سیاسی لیاقت کی دھوم مچ جاتی ۔کوئی نہین سوچتا کہ انھین ہندوستانیون مین اچھے اچھے

مالدار اور ذی جاہ اور بالیاقت رئیس موجود ہین جو انگلستان کے امرا کے طبقے سے مناسبت رکھتے ہین صرف للاکثر حکم الکل پر عملدرآمد ہے۔ان سارے معزز طبقات کے اشخاص کا شمار اگر ہزارون تک ہی تو جہلا اور غربا اور گداؤن اور ناشائستہ لوگونکی تعداد لاکھون کیا چیز ہے کرورون تک پہونچتی ہے اور ان کرورونکی عادات و اطوار کے نقصون کو دیکھ کر غیر قومین ہندوستانیونکی حالت کا اندازہ کرتی ہین اور اگر ہندوستان کے لوگ بحیثیت قومی دنیا مین اسوقت معزز ہوتے تو یہ جونت نئی دلشکنی کے صدمے اُٹھانے پڑتے ہین اور ہر طرف سے یہ سننا پڑتا ہے کہ اس نوآبادی سے ہندوستانیون کو نکالدو۔اُس علاقے مین نہ گھسنے دو۔یہ پیش نہ آتے اور بدقسمتی سے ان لوگون مین جنکے نکالنے کے روز افریقہ مین اور آسٹریلیا مین احکام صادر ہوتے رہتے ہین یا جنکے حقوق سے بےپروائی کیجاتی ہے۔ بہت سے مسلمان ہین اور گو وہ مسلمان خوشحال مسلمان ہون گو وہ خوش خور ہون خوش پوش ہون۔خوش عامامہ ہون۔یہان والونکی شامت اعمال انھین بھی نیچے گھسیٹے لیجاتی ہے۔قوم کی عزت سے ہر فرد کی خواہ وہ بذاتہ باکمال یا لائق یا ذی وجاہت نہ بھی ہو۔ عزت بنتی ہے اور قوم کی ذلت سے ہر فرد کی خواہ وہ اوج کمال پر پہونچ جائے عزت بگڑنے کا اندیشہ رہتا ہے آپ دیکھتے ہین کہ مسلمان ایشیا مین افغان خصوصاً آجکل بہادری مین شہرت رکھتے ہین اور گو اُنمین سے ہر ایک دلیر اور شجاع نہ بھی ہو پھر بھی ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اُنکا رعب لوگون کے دلون پر کسقدر ہے کسی سے زیادتی بھی کر بیٹھین تو وہ چپ ہو رہتا ہے برخلاف اسکے ہندوستان کے بعض حصون کے باشندے بالعموم ایسے نحیف اور دُبلے پتلے اور کمزور ہوتے ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ ہوا کے جھوکون سے اُڑ جائینگے اور دوسرے اُنکو کمزور مار کھانے کی نشانی سمجھتے ہین تو لوگ اُنکو اُسی نظر سے دیکھتے ہین جس سے اُنکی جماعت کو دیکھا جاتا ہے۔دور کیون جاتے ہو اپنے مذہب کے پیشواؤن کی مثال کو دیکھو۔خلفائے راشدین تمام دنیا کے

تپختر سے کنارہ کش رہنے کے باوجود جو ایسا رعب داب رکھتے تھے جو بعد مین مسلمان بادشاہون کو بھی باہمہ فرّوشان شاہنشہی نصیب نہین ہوا۔ اُسکا بھید کیا تھا؟ وہ خود بڑھتے تھے اپنے ہمراہیون کو بڑھانے کے لیے اور اُنکی جمعیت کا متفقہ اثر یہ تھا کہ وہ چاہے سادے کپڑے پہنکر بھی لشکر کی سرشکری کو نکل پڑین اُس لشکر اور لشکر کے ایک ایک فرد کا ہی ایسا رعب تھا کہ لوگ اُنکے نام سے کانپ جاتے تھے اور دوسرے بادشاہون مین سے اکثر ایسے ہوئے جو خود تو بڑھے ایسے کہ دنیاوی جاہ وجلال مین معاذ اللہ خدائی کے دعوے کرنے لگے اور رعایا کی خبر گیری نہ کی رعایا بجائے عزت کے بے عزتی کی زندگی بسر کرنے لگی نیتجہ کیا ہوا۔ گو اُنکے نکلنے پر قرنائین پُھکتی تھین طبل جنگ بجتے تھے۔ ہاتھی قطار در قطار نکلتے تھے نقیبون اور چوبدارون کا گروہ ایک طرف محافظون اور علم بردارون کا فریق ایک طرف۔ سمند ناز ایک طرف اور جولان و ترکتاز ایکطرف مگر کوئی مرعوب نہین ہوتا تھا کیونکہ ہر شخص جانتا تھا کہ فوج مین بندگان زر بھرتی ہین۔ بہادری اور جفاکشی کم ہوتی جاتی ہے شجاعت کی روح اور اسکے تازہ رکھنے کے اسباب جاچکے ہین اور صرف ایک نقل باقی ہے۔ بادشاہ سلامت تو زرق برق اور فوق البھڑکی مین خاصے تھیٹر کے تماشے کے بادشاہ بنے ہوئے ہین اور فوج دیکھین تو چیتھڑے پہنے ہوئے ہے۔ وہی مثال ہوتی تھی جیسے بعض وحشی حبشی اقوام کے سردارون کی سواری نکلتی ہے آپ نے سنا ہوگا کہ افریقہ مین اب تک بہت سی وحشی قومین آباد ہین۔ گو مسلمانون نے شمالی افریقہ کی تاریکی کو بہت کچھ رفع کیا اور بعض باہمت اہل اسلام وسطے افریقہ مین بھی علم محمدی گاڑ آئے اور گو اب فرنگی پادریون اور فرنگی حکومتونکی کوششونسے سواحل جنوبی ومغربی ومشرقی پر تہذیب کا دور دورہ ہونے لگا ہے تاہم اسمین کلام نہین کہ انسان کی اس حالت کے جسمین وہ بہائم کے قریب قریب ہے جیسے نمونے افریقہ کے بعض حصون مین اسوقت تک ملتے ہین اور کہین نہین نظر آتے۔ اِن وحشیون کے

سردار جسوقت کسی دوسری قوم سے لڑنے نکلتے ہین تو اُسکی عجیب کیفیت ہو قوم کی قوم برہنہ یا برہنگی کے قریب اور ایک سردار صاحب ہین کہ سر سے پانون تک سجے ہوئے ہین یہان ذرا سجاوٹ کی تعریف ذہن نشین کر لیجیے۔ یہ ہمارے ہان کے زردوزی کپڑے ریشمین قبائین اور طلائی تمغے وہان میسّر نہین کسی شیر یا چیتے کی کھال پس پشت لٹک رہی ہے۔ سیاہ ماتھے پر کوئی بھدا سا سرخ ٹیکا لگا ہوا ہے جو عجب سما دکھار ہا ہے۔ آستینون پر نیلے نیلے داغ یا حلقے سوئی سے چھید کر اور اُسمین نیل یا سُرمہ بھر کے بنا لیے ہین۔ جانورونکی کھوپریان اور ہڈیان لیکر ایک کنٹھ مالا سی بنائی ہے وہ گردن مین ڈالے ہوئے ہین اور کوئی بھدّا سا ہتیار لیے اُڑے آتے ہین گو یا کہ ایک بیل دمان ہین کہ جس قلعے کے دروازے کو ٹکر لگائین گے توڑ ہی ڈالین گے۔ مقابلہ اگر کسی مہذب قوم سے ہوتا ہے تو خواہ چند ہی مہذب سپاہی ہون سردار حبش اور گروہ حبش پر بے اختیا ہنس دیتے ہین۔ اُنکی نظر مین نہ لشکر کی وقعت ہو نہ سر لشکر کی۔ وہ جانتے ہین کہ بندوق کی ایک آواز مین یہ سب لوگ نفر و ہو جائین گے اور جسکو گولی لگ جائے گی وہ ادھر اُدھر دیکھے گا اور حیران ہو گا کہ کیا لگا اور کہان لگا صرف یہ محسوس کرے گا کہ جان نکلی جاتی ہے اور دوسرے ایسے وحشت زدہ ہونگے کہ بندوق چلانے والون کو زبردست ساحر جان کر فوراً سر اطاعت زمین پر رکھ دین گے۔

یہ ہے حالت اُن قومونکی جو ذلت سے نکلنے کی کوشش نہین کرتین یا نہین کر سکتین شائستہ اور معزز اقوام کے سامنے آتے ہی یون صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہین جیسے آفتاب کی چمک صبحکی شبنم اور کُہرے کے دم مین دھوئین اُڑا دیتی ہے ہمین عبرت حاصل کرنی چاہیے اور عزت کے راستے ڈھونڈھنے اور ہر فرد قوم کی تکلیف کو محسوس کرنا سیکھنا چاہیے ورنہ اپنا بہ حیثیت قومی انجام معلوم سے

سنبھلو وگرنہ رہنا یہان اِسطرح پڑے گا		بھیل اور گونڈ جیسے بے نام و بے نشان ہین

یہ بھی کوئی عزت کی زندگی ہے کہ (مفلسون اور قلاشون کا تو کیا ذکر) ہمارے متوسط طبقے مین لوگونکی ایسی حالت ہو کہ بیمار ہون تو دوا کے لیے خرچ نہ ہو اور دوا کے لیے خرچ بن پڑے تو حکیم کی فیس نہ ملے۔ اُٹھین اور گرتے پڑتے کسی پرانی وضع کے مخیر بزرگ کے مطب تک پہونچین اور دست سوال دراز کرین "حکیم صاحب ذرا کھانسی کی گولیان تو عنایت کیجیے گا" کوئی پوچھے کہ کھانسی کی گولیان حکیم صاحب کے ہان کیا مفت آتی ہین؟ آخر انکے دام لگے ہین۔ آپ ویسے تو برا مانین اگر کوئی کہے کہ مانگتے ہو اور اصل یہ ہے کہ مانگ رہے ہو خیر یہ بھی سہی کہ برانا خیال چلا آتا ہے کہ حکیم کے علاج مین اثر ہی جب ہوتا ہے کہ بے طمع ہو تو بتائیے کہ کئی دفعہ آپ چاہتے ہین کہ حکیم صاحب مشورہ بھی مفت ہی دیدین اور گھر پر بھی منت خوشامد سے ہی آجائین اگر وہ کوئی بامروت حضرت ہین تو آجائینگے مگر اتنا تو سوچو کہ آخر وہ کیمیا بناتے ہین۔ آپکا کیا حق ہے کہ ہمیشہ اُنکی خدمات مفت مانگتے رہیے۔ کیا یہ عزت کی زندگی ہے؟ کہ لڑکے کو مکتب مین لیجاؤ اور میانجی سے کہو کہ اس لڑکے کو حضور کی شاگردی مین دیتا ہون اسے اپنا خادم تصور کیجیے اور درس سے مستفید فرمائیے۔ پوچھو کہ میانجی کو کیا دیا کروگے؟ اجی یہی عید بقرعید کے عیدی کے پیسے کبھی تہوار کے دن کی روٹی اور سپارہ ختم کرنے کے بتاشے۔ ارے میان علم ایسی دولت ہے کہ اُسے ایسے سستے دامون لینا چاہتے ہو۔ یہ بھی کوئی عزت کی زندگی ہے کہ سرکاری یا امدادی یا اسلامی مدرسے مین لڑکے کو داخل کرنے لے گئے اور ساتھ ہی داخلہ اور فیس کی معافی کی درخواست دیدی۔ اعتراف کرنا پڑتا ہے اور ندامت کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے پنجاب مین جو انگریزی مدارس سے مسلمان طلبا نکلتے ہین اُنمین ایک بڑا حصہ ایسے طلبا کا ہے جو تعلیم ہی نہ پاسکتے اگر سرکار نے جوبلی کے موقع پر مسلمانون کے لیے خاص وظائف نہ مقرر کردیے ہوتے اور اگر سرکار بعد مین اُنکو بحال نہ رکھتی۔ انھین دنون مین پھر تجدید میعاد وظائف کی درخواست کی فکر تھی کہ گورنمنٹ پنجاب نے اُنکی توسیع بلا میعاد منظور فرمائی جسپر بجد اظہار

شکر گزاری کیا گیا - اِس حالت مین تو ایسی امداد مغتنمات سے ہے -
مگر کیا قوم بہت دیر تک ایسی رعایتی امداد سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے بغیر اسکے کہ اسکی عزت
پر دھبہ لگے - ان دنون مین جو مسلمانونکی پولٹیکل انجمن قائم کرنے کی تحریک بعض اطراف
مین ہو رہی ہے اور اُسپر مختلف مضامین لکھے جا رہے ہین اُنمین ایک مضمون ہمارے
پنجاب کے لائق اور زبردست مضمون نگار مولوی محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر ایٹ لا
کے قلم سے نکلا ہے اُسکی ایک بات یہان خصوصیت سے قابل ذکر ہے - اُنھون نے
اس خیال کی جو بعض دلون مین جاگزین ہین تردید کی ہے کہ سرکار انگریزی مسلمانون
کے ساتھ خیرات کے طور پر انکو غریب اور بیکس اور واجب الرحم سمجھ کر کچھ رعائتین کر
رہی ہے - اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کہین کبھی مسلمانون سے کچھ خاص سلوک
کیا جاتا ہے تو اسکی متقاضی وہی ملکی اور سیاسی حکمت عملی ہوتی ہے جسکے سبب بعض
دفعہ مسلمانون سے بھی نہایت قلیل تعداد والی جماعتون کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا
ہے - اِس سلسلے مین اُنھون نے ایک مردانہ فقرہ لکھدیا ہے اور اسی کیطرف مین نے ادیر
اشارہ کیا ہے اُس فقرے کا یہ مطلب ہے کہ اگر سرکار ہمین محض خیرات کے طور پر بغیر اسکے
کہ ہم مستحق یا قابل ہون عہدے وغیرہ دیتی ہے تو لِلّٰہ اس خیرات کو اج بند کر دے
کیونکہ ہمیشہ خیرات کھانے والے لوگون مین عزت اور حمیت کا تخم باقی نہین رہتا اور
انکی زندگی عزت کی زندگی نہین رہ سکتی جسکا کوئی بھلا آدمی خواہان ہو سکے بلکہ ایسا
جینا ہو جاتا ہے جس سے مرجانا بہتر ہے یہی وجہ تھی کہ پیغمبر عرب نے نسل سادات کے
لیے زکوٰۃ لینی کی ایسی سخت ممانعت کر دی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے کہ
اُنکی رگون مین وہی خون ہاشمی دوڑتا رہے اور اُنکے دلون مین وہی قریش کی
عزت موجزن رہے جسکے ذریعے سے دنیا مین ایک بھونچال آگیا تھا - گو مسلمان
اپنے عروج سے گرے اور اُنکے ساتھ سادات بھی خستہ حال ہوئے مگر کیا سبب ہے

کہ سادات کی بزرگی اسوقت تک مسلمانوںمین مسلمہ رہی مگر ہمارے ہی ہمسایہ ہندوئونمین برہمنونکی قوم کی وہ عزت و شان مٹ گئی جو برہما کے منہ سے نکلے ہوئے لوگون کے شایان تھی اسلئے کہ سادات مین تو کچھ خیرات کھانے پر آتر آئے۔ مگر بہت سے اپنی آن سنبھالے رہے مگر برہمن آریاورت کے ادبار کے دنون مین علم کی تلاش۔ دنیا سے کنارہ کشی۔ لوگونکی ہدایت جیسے اہم کامونکو چھوڑکر محض بندۂ شکم ہو گئے۔ اب جہان کہین برہمن بڑھے بھی تو اُس حالت مین کہ خیرات خوری کا زہر جو اُنکے قومی جسم مین سرایت کرنے لگ گیا تھا ابھی پورا کام کر نہین چکا تھا کہ بعض ہمدردون کو خبر ہو گئی اور اُنھون نے وہ عادت ترک کر دی ہمت سے کام لینا شروع کیا اور بجای روباہ شل کیطرح پڑا رہنے کے اور دوسردن کے تمکار کا انتظار کرنے کے ملازمت اور اُسکے ذرائع کے حصول مین شیر درندہ بن گئے جس قوم کو اُبھرنا ہو جس قوم کو قوم بننا ہو جسکو ہم چشمون مین عزت حاصل کرنا ہو اُسکو خیرات کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے خیرات کی کئی قسمین ہوتی ہین۔ لوگ عموماً یہ سمجھتے ہین کہ خیرات مانگنے کی صرف وہی صورت ہے جیسے گدایان راہ نشین ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتے ہین۔ نہین صاحب اِسکے سوا بھی صورتین ہین۔ جب آپ کسی لکھنے والے کے پاس جاتے ہین اور اُسکو کہتے ہین کہ ایک مضمون تو لکھ دو اور اُسے کچھ نہین دیتے تو یہ بھی ایک صورت بھیک کی ہوتی ہے لکھنے والون کو اکثر ایسے حضرات سے سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ آئیے کہ صاحب ذرا ایک گھنٹہ بھر کی تکلیف کیجیے گا۔ ایک مضمون لکھوانا ہے۔ آپ کا نام سنا ہے۔ آپ سے بہتر کون لکھے گا۔ آپ قومی ہمدرد ہین۔ ذرا تکلیف فرمائیے۔ غور کرو کہ مطلق اپنے فرائض سے فرصت نہین اور وہ رہے جاتے ہین اس مروت کو کہانتک کوئی نباہے۔ مگر سنتے ہی نہین اگر کوئی پوچھے کہ صاحب آپنے مضمون لکھوایا تو کچھ معاوضۂ محنت بھی دے آئے تو فرمائین گے ہین اُنھ۔ اگر دام دے کے ہی لکھوانا ہوتا

تو ہند و لکھنے والے تھوڑے تھے کہ ہم مسلمان کو ڈھونڈھنے جاتے۔ اگر اتنا بھی ہو سکے تو یہ قومی ہمدردی کے دعوے کیا ہین" کوئی ان بندگان خدا سے اتنا تو پوچھے کہ بھائی قومی ہمدردی مین دنیا بھر کے ذاتی کامون کا تو کوئی ٹھیکہ دار نہین ہو سکتا۔ آپ کبھی کسی درزی سے بھی جا کر کہتے ہین کہ ذرا ایک کرتا تو ہمین مفت سی دینا۔ جوتے والے سے بھی کہتے ہین کہ جوتا تو خدا واسطے بنا دینا۔ اسمین شک نہین کہ اس ملک کے دیہات اور قصبات مین اتنا رواج ہے کہ بٹن گر گیا درزی سے کہا" خلیفہ ذرا یہ بٹن ٹانک دینا" خیر وہ نیچ ہو کر ٹانک دیتا ہے۔ مگر اس بات کے امتحان کے لیے کہ آپکا حق ہے کہ اتنا کام بھی دوسرے سے بے مزد کرالین ذرا کلکتے کے کسی انگریز ٹیلر ماسٹر سے جا کر یہ فرمایش کیجیے دیکھیے کس تواضع سے پیش آتا ہے۔ ارے بھائی جب چھوٹے چھوٹے پیشہ ورون کے کام کے لیے اُجرت مقرر ہے تو اہل علم اور اہل قلم کی یہ کیون بقیدری ہے کہ حضرت ذرا ٹھہریے ایک خط لکھتے جایئے اب آپ چاہے ضروری کام کو ہی جا رہے ہون۔ یا تو بیٹھ کر آدھ گھنٹے مین ایک بڑے میان سے حقیقت سنو اور پھر لکھدو اور یا یہ سُن لو" آجکل انگریزی جو پڑھ گئے ہین دماغ ہی نہین ٹھکانے رہا۔ کیا ذرا سی بات تھی مُنہ پھیر کر چلدیے"

میری راے مین اگر حکیم صاحب سے امراض جسمانی کے علاج کے لیے دوائی مفت مانگنا اصل مین خیرات مانگنا ہے خواہ وہ اپنی سیرچشمی سے خندہ پیشانی سے ہی دین تو امراض روحانی کے ازالے کے لیے خیراتی شفاخانون کے بھروسے رہنا انتہا درجے کی ذلت کی نشانی ہے۔ یہ تو آپ کو حضرات علما نے کل سے اپنے وعظون مین وضاحت سے بتا دیا کہ آپکی روحین مریض ہو گئی ہین اور جیسے کہ وہ مرض جو اندر ہی اندر گھن کیطرح کھا جاتا ہے اور خبر نہین ہوتی کہ مرض کیا ہے صعب ترین امراض ہوتا ہے اسی طرح روحانی مرض مین یہ اور مصیبت ہے کہ ہم آپ اسمین مبتلا ہین مگر اُس سے آگاہ

نہین - یہ بھی آپ سن چکے کہ اِسکے ازالے کے نسخے حکیم ازلی کے تجویز کیے ہوئے
ہین وہ ایک جامع کتاب مین رکھے ہوئے ہین جسے قرآن مبین کہتے ہین اِسکے ساتھ
سب سے بڑے اور سب سے آخری روحانی طبیب کے تجربے چند کتب مین درج
ہین جنھین حدیث کہتے ہین - اِسکے علاوہ اور بڑے بڑے نامی حکماے روحانی نے
اپنے معلومات کو بعض جلدون مین ذخیرہ کیا ہے جنھین کتب تفسیر و فقہ کہتے ہین اور
اُنکے جاننے والے اور پڑھنے والے اور سمجھنے والے اسوقت مین علما ہین آپ ہی
انصاف سے کہیے کہ آپ آجتک اُنکے خیراتی شفاخانون سے ہی دوا پاتے رہے
ہین یا آپ نے کوئی محکمہ طب روحانی کا جاری کیا تھا جسکے لیے کوئی مستقل سرمایہ
مقرر تھا جس سے یہ ڈاکٹر تنخواہین پاتے تھے جس سے یہ عمدہ عمدہ اور بڑی بڑی قرابادینین
اور طب اکبر خریدتے تھے جس سے یہ نئی نئی ترکیب کی دوائیان تیار کرتے تھے کہ ہر مزاج اور
آب وہوا کے لیے انھین ادویہ کی ایک خاص ترکیب ہی - جب آپ خیرات پر قانع
رہے تو اُنکے دواخانون مین بھی وہی کچھ رہا جو خیراتی شفاخانون مین ہو سکتا ہے
وہی بڑے حکیم جی کے دو ایک نسخے - تین تولہ سنا اسہال کی ضرورت والے کو بھی وہی
اور اسہال مین مبتلا کو بھی وہی - وہی میزان الطب اور طب احسانی وہی ہاضمہ کا چورن
اور نزلے زکام کی حلاش - اجی حضرت تھوکون سے کہین بڑے پکتے ہین جبتک
آپ کڑاہی مین روغن نہ ڈالین -

انگریزی خیراتی شفاخانون سے جو آجکل تمام شرفا اور ذی فہم لوگ جو علاج
انگریزی کے مداح بھی ہین متنفر ہوئے جاتے ہین - کیا باعث ہی - یہی کہ ہمین دوا
تک خراب ملتی ہے - ڈاکٹر سے نسخہ لکھواتے ہین اُسکو نسخہ لکھنے اور مشورہ دینے
کی فیس ملتی ہے یا سرکار سے وہ اسکی اعلےٰ تنخواہ پاتا ہے اور دوکان سے جاکر
گران قیمتون پر دوائی خریدی جاتی ہے - خیراتی شفاخانے مین آپ جانتے بھی ہین

کیا ہوتا ہے۔ آیئے وہان کے دوائی خانے کی آپ کو سیر کرائین۔ یہ یاد رہے کہ
کلکتہ کو نظیر نہ دیجیے یہ تو دارالسلطنت ہی۔ اِسکے تو ہر محکمے مین حکومت کی شان کا
کچھ نہ کچھ پر تو ہوگا کسی موضع یا قصبہ کے دوائی خانے کو لیجیے۔ ایک ٹوٹی سی الماری
مین چند شیشیان دھری ہین۔ دو ایک مین تڑی سی کونین ہے۔ ایک مین ٹنٹی زیرین
ہے مگر امتداد زمانہ سے خراب ہو چکی ہے کہین دو چار سفوف اور دو چار مرہم ہین
ایک بڑی بوتل مین ایک چیز پڑی رہے جسے ایکوا بیورا کہتے ہین۔ اِس نام سے
گھبرائیے ہین اسکے معنی ہین "صاف پانی" اطبا کا ہر ملک اور ہر زمانے مین یہ خاصہ
رہا ہے کہ معمولی چیزون کے لیے بھی بڑے بڑے نام تجویز کرتے ہین تاکہ مریض انکو
عام چیزین سمجھ کر نظر حقارت سے نہ دیکھے۔ "ہٹی" اگر کسیکو دین گے تو لکھین گے
اصل السوس۔ سولف تجویز کرین گے تو بادیان۔ اِسی طرح انگریزی مین ڈاکٹر بجاے
واٹر کے ایکوا بولتے ہین۔ مگر خیراتی شفاخانون مین بعض دفعہ یہ پانی تک صاف
نہین ہوتا۔ ایک دفعہ جو بھر کے رکھا دیر تک بوتل کو دوبارہ نہین بھرا گیا۔ یہ سب کچھ
تو ہے مگر آپ ہی کہیے آپ کو شکایت کا کیا حق ہے۔ اجی جب مفت مانگتے ہو
تو دینے والے کی مرضی جیسی چیز اُسکا دل چاہے آپ کو دے آپ کا کیا اجارہ ہی
کہ دست سوال بھی دراز کرین اور یہ بھی کہین کہ آسلئے بھی ہر طرف سے قورمہ اور
پُلاؤ اور چرب نوالے۔ ہان اگر چرب نوالے چاہتے ہو تو ہمت سے کام لو اپنی
ضرورتون کے لیے آپ سامان بہم پہونچاؤ اور معزز قومون مین شمار ہو اِسی
ندوۃ العلما کا مقصد ہے کہ ہمارے روحانی امراض کے ازالے کے لیے حکماے
حاذق کی ایک جماعت پیدا کرے ایک ایسا مدرسۂ اطبا قائم کرے جسکے پڑھے
ہوئے مستند سمجھے جائین اور مریضون کے دلون مین اُنپر بھروسہ پیدا ہو کیونکہ
علاج کے کامیاب ہونے کے لیے مریض کے دل مین حکیم کی عزت اور قدر و منزلت

موجود ہونا لازم ہے۔ اُن معالجون کے ہاتھ مین نئے اور پُرانے زمانے کی کتابونکا ایک معقول مجموعہ ہو۔ اُنکی دوائیان نئے اور پُرانے اجزا کی جامع ہون۔ اونکے آلات جرّاحی اور مرہم دونون زمانون کے تجربون کا نتیجہ ہون۔ اور اس سازو سامان کے ساتھ وہ مصروف علاج قوم ہون۔ دیکھین تو پھر ہم کیون نہین اُبھرتے پس شرط یہی تو اتنی کہ معزز قومون کے پہلے اصول پر مضبوطی سے کاربند ہوجاؤ اپنی مدد آپ کرو۔ اپنے علاج کے اخراجات آپ برداشت کرو اور اپنے بڑونکی لاج رکھلو کیونکہ وہ ایسے زمانے مین "عزت کی زندگی" بسر کر گئے ہین جبکہ دنیا مین بہت کم لوگ اِس فقرے کا مفہوم سمجھتے تھے۔

قصیدۂ عربیہ مولوی عبدالجبار صاحب عمر

نسم الاناسی کان ذا طیران	متفرقا عن شبکة الحدثان
کل البریة للمنیة مرکب	ذو الفقر فیه والغنی سیان
النفس ان رضیت بذا رحبت وان	لم ترض کانت عند ذا بھوان
قد عاش فی الدنیا ملوک حقبة	بلذائذ النعمات والریحان
عمروا قصورا للثواء وشیدوا	زانوا بھا بعجائب الالوان
وبنوا ربی عاشامخات حیرت	اهل العقول وزمرة الاعیان
غرسوا حدائق عابقات اتحفت	بفواکه وشقائق النعمان
جمعوا العساکر والخزائن سطوة	صالوا علی القریات والبلدان
باتوا بقینات وخمر مسکر	ونهارهم قد ضاع بالعدوان
فعلوا بما شاء وا ولما یتقوا	بطش الاله القاهر الدیان
لما اتاهم صوت موت بغتة	خابوا وقد خروا علی الاذقان

لم يبق من افواجهم ومتاعهم ... شئ ولا طلل من البنيان
دنيا همو والذين ضاع كلاهما ... خسروا بانفسهم من الطغيان
اين الذى قد جاء موسى عنده ... بلطائف الآيات والفرقان
اين الجنود وملكه وسلاحه ... قد اغرقوا بالخزى فى الطوفان
قد تب عاد فى دهر دفعة ... بالريح والتدمير والخذلان
فالموت حق ليس منه مخلص ... ليس البقاء لعالم الامكان
ان الدوام لذات رب خالق ... حى وقيوم عظيم الشان
فتأهبوا يا اخوتى لمماتكم ... ورحيلكم من ذا المقام الفان
كم من زمان قد صرفتم فى الخنا ... وغرامكم بالغيد والغزلان
كم من متاع قد اضعتم فى الهوى ... ومعازف النغمات والنسوان
ربما شغفتم بالمهاة وثغرها ... ورميتموا باللحظ والاجفان
اين الغرام عزام دين محمد ... نفى الحسان وسير الاكوان
اين اشتغال بالحديث وفقهه ... اين انقياد اوامر القرآن
داء الجهالة والبطالة قد سرى ... فى الطبع والاعضاء والابدان
مرض النفاق وفرقة وتشتت ... باد وحال الفتى كالسكران
ان قام منهم واحد لهداية ... ونصيحة الاصحاب والاقران
وسعى لاصلاح الاناس مجاهدا ... لرضا ورب الخلق والرحمان
كذبت عليه وافترت وتقولت ... حسدا وحقدا عصبة الشيطان
فى كل يوم سعيهم ان يطفئوا ... نور الهدى والبارق الربان
والله يدفع مكرهم وخداعهم ... ويعين اهل الحق بالبرهان
الان قامت ندوة العلماء ... لاشاعة الاسلام والعرفان

برزت لتعليم الكتاب وسنة … المختار من عرب ومن عدنان

انّى اريها مثل بحر اخضر … حصباءه بجواهر التيجان

هي روضة فيها مطاعم حكمة … من تحتها الانهار للايقان

فيها فواكه الفقه رمو دة … تلتذ منها انفس الجيران

فيها منابر لؤلؤ وزبرجد … ليقوم فيها واعظ الخلان

فيها طيور ساجعات بالهدى … والعلم والتعليم والايمان

يا اخوتي قد كان فيها ربحكم … ونجاتكم من زحمة الخسران

فتفكروا في بدءكم وما لكم … وتهيئوا للرشد والاحسان

وتجنبوا ازيغ الشقاق فانه … يفضي الى الحرمان والاشجان

ما كان قوم قط نال مرامه … في حالة البغضاء والشنآن

بل فاز قوم واصلوا ارحامهم … وتوافقوا بالروح والجثمان

قد كانت الاعراب قبل نبيّنا … مثل البهائم سيما السرحان

بغضاءهم ما بينهم كانت كما … بين المياه وشعلة النيران

بنت اذا ولدت لهم وأدوا بها … لم يحسنوا ابدا الى الولدان

لهم انهماك بالقمار ومسكر … والفسق والهذيان والبطلان

طلعت عليهم بغتةً شمس الهدى … فازالت الظلمات باللمعان

نزلت عليهم رحمة من ربهم … واتى رسول اشرف الانسان

فهداهم نحو الفلاح بجذبه … نجاهم من ورطة الخسران

فتألفت ارواحهم وقلوبهم … قد اصبحوا كالسقف والجدران

يا حبذا خلق النبي وحُبه … للناس مثل الام للولدان

نفسي فداء الهاشمي محمّد … نور الحنادس مهبط القرآن

يا ليتنا كنا رأينا المصطفى — وبريقه تروى صدى لظمان
بتراب نعليه اكتحلنا اعيننا — بضياءه يتلألأ القمران
اين الرسول وصحبه وجنوده — والمعجزات ووجهه النوران
اين الذى لقى النبى وزاره — وانشق من فيضانه الريان
ان النبوة والرسالة قد خلت — والوحى منقطع بذى الاحيان
قد غاب عنا نور خد محمد — غشيت ليالى البعد والهجران
لكنكم يا اخوتى لا تقنطوا — من قربه ولقائه الريان
تصلون يوما عنده ببشارة — تجدون فيه حلاوة الملقيات
ان غاب عنا وجهه وجماله — فالدين باق لم يغب بزمان
دين قويم صادق ومصدق — قد جاءنا بالحق والبرهان
اعجاز هذا الدين حير عصبة — الحكماء والعقلاء فى يونان
وفصاحة القران اعجز دائما — فصحاء كل القوم والبلدان
فلذلك الاعجاز يبقى لا محا — ابدا ويبهر سائر الاديان
فتعلموا علم النبى وفقهه — وتشبثوا بالمسلك الحسان
والسعى منكم واجب لحصوله — واطاعة المختار والرحمان
صحب النبى واهله وجنوده — اهل الحديث واخذ والقران
الله يصلح فعلنا وكلامنا — ويزيل داء الذنب فى العصيان
ويوفق الرب الكريم لقومنا — بمحبة الاصحاب والاخوان
ويزيد عز ندوة العلماء — ويديمها بالمجد والسلطان
وظلالها يمتد اقطار الدنا — حتى تشيب مفارق الغربان



وظائف کی ضرورت

خدا کے فضل سے دار العلوم کے ابتدائی درجے کامیابی سے چل رہے ہین اسکی تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت مین ہے اس قابل نہین ہے کہ اسکو بطور نتیجہ کامیابی کے ملک کے سامنے پیش کیا جائے لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کی وجہ سے چند دنون مین اسکی شہرت ملک مین پھیل گئی ہے اور ہر طرف سے طلبہ چلے آتے ہین اسکے کھلنے سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ عربی پڑھنے والے کہانسے آئین گے تعلیم کا رُخ دوسری طرف پھر چکا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ باوجود ان قیود و شرائط اور بے سروسامانی کے ابنای ملک مین سے ایک سو سولہ طالب العلم دار العلوم مین تعلیم پا رہے ہین اور بہت قلیل معاش کے لوگون نے بھی اپنے اوپر تنگی اُٹھا کر اپنے بچون کو یہان بھیجدیا ہے اور اُنکی خورد و نوش کی کفالت کر رہے ہین۔ اگر دار الاقامہ مین وسعت پیدا کی جائے اور طلبہ کو کثرت سے وظائف دیے جائین تو امید ہے کہ اسقدر طلبہ پڑھنے کو آئین جنکا صحیح اندازہ اسوقت نہین ہوسکتا۔ اب بھی بہت کثرت سے طلبہ آتے ہین اور اسوجہ سے واپس کردیے جاتے ہین کہ اُنکے وظیفہ کا کوئی انتظام نہین ہوسکتا مسلمانونکی حالت یہ ہی کہ انکا اکثر حصہ افلاس اور تنگدستی مین مبتلا ہی۔ اتنی استطاعت نہین رکھتے کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلاسکین وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہین کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ اُنکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دار العلوم اُٹھائے اور دار العلوم مین کمی سرمایہ کی وجہسے اتنی گنجائش نہین ہی کہ کثرت سے طلبہ کو وظیفہ دیے جائین ابھی تک کوئی شکل اسکے مستقل سرمائے کی نہین نکلی۔ جیسے مدرسین ہم چاہتے ہین اُنکے رکھنے کے لیے معقول سرمایہ چاہیے درسگاہین ہونی چاہئین مختصر یہ کہ دار العلوم کا سرمایہ خود اسکی ضرورتین نہین پوری کرسکتا چہ جائیکہ اس سے وظائف دیے جائین۔ تاہم اسوقت بیس وظیفہ دار العلوم سے دیے جاتے ہین اور جسقدر دیے جاتے ہین وہ اسکے سرمائے کے دیکھتے ہوئے بہت ہین۔

اِس بات کی سخت حاجت ہی کہ جنکو خدا نے مقدرت دی ہے وہ منجملہ مصارف کثیرہ کے حسبۃً للہ ایک دو وظیفہ کا صرف بھی گوارا فرمائین تا کہ علما اور شرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کیوجہ سے جاہل رہی جاتی ہو اُنکے صرف سے پڑھ کر اُنکے واسطے صدقہ جاریہ بنین اور مسلمانو نمین پھر اُسی شان کے علما پیدا ہون جنکے دیکھنے کو ہماری آنکھین ترستی ہین اور اُنسے اسلام کا بول بالا ہوا ور وہ دقتین رفع ہون جو اسوقت پیش آرہی ہین۔ اگر کبھی کسی واعظ کی ضرورت پڑتی ہے تو ایسے نہین ملتے جو اپنی زور تقریر اخلاق حسنہ اور مصلحت اندیشی سے لوگونکے دلون مین جگہ پیدا کرلین۔ مدرسین کی ضرورت پڑتی ہے تو تمام ہندوستان مین تلاش کیا جاتا ہے اور برسون مین بھی کامیابی نہین ہوتی اور مفتیونکا تو نام ہی نام ہی ایسے حضرات کہان ہین جو ان نئی نئی پیچیدگیون کو جو آجکل پڑرہی ہین حل کرین اور مسلمانونکو مخمصے سے نجات دلائین حقیقت یہ ہی کہ کہنے کو تو واعظون اور مدرسون اور مفتیونکی کچھ کمی نہین مگر بسیار ست و نیست کا مضمون نہین صادق آتا ہے۔ اگر مسلمانون کو اس بات کی حاجت ہی کہ اُنکے اخلاق درست کیے جائین اور شریعت کے احکام سکھائے جائین اور اُنکے دنیوی کاروبار کی پیچیدگیون کو سُلجھایا جائے تو وہ خود غور کرین کہ ایسے دارالعلوم کی کسقدر حاجت ہی اور وظائف دے کر طلبا کو کارآمد بنانے کی کتنی ضرورت ہی۔

وظیفہ اعانت کی مقدار پانچروپیہ ماہوار ہے جس سے مصارف سکونت و خورد و نوش وغیرہ پورے کیے جاتے ہین۔ مقدار ایسی نہین ہے جسکو ہمارے روسا خوشی سے انگیز نہ کرسکین ایسی تقریبین کثرت سے ہوتی رہتی ہین جنمین ہزار ہا روپیہ ایک دو دن مین اُڑا دیا جاتا ہے پھر اس سے نہ دینی فائدہ کے توقع ہوتی ہو نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔ اور اسمین تو ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہے دنیا مین بھی نیکنامی اور آخرت مین خداوند برحق کی خوشنودی اور حضور سرور عالم صلعم کا تقرب اِس سے بڑھکر کون دولت ہی ہمت اور توجہ چاہیے ؎ ہمت اگر سلسلہ جنبان شود * مور تواند کہ سلیمان شود

اسوقت تک جن حضرات نے وظائف مقرر کیے ہین اُنکی یہ مہربانی بہت شکر گزاری کے قابل ہی ان حضرات مین

سب سے پہلے ہم امیرالامرا ناصرالاسلام خان بہادر شیخ بہاؤالدین صاحب سی۔ آئی۔ اے وزیراعظم

جوناگڑھ کا ذکر خیر کرتے ہین جنھون نے دو وظیفے عنایت فرمائے ہین اور آپکی توجہ ابھی پر موقوف نہین ہی بلکہ دار العلوم کے قائم ہونے سے پہلے تلور روپیہ سال ندوۃ العلما کو دیتے تھے اور دار العلوم کے کھلجانے پر ا لعـــہ درسگاہ کی تعمیر کے لیے عنایت فرمائے جو اُنکے نام سے تعمیر کیگئی ہے اور اب دو وظیفے دیے ہین اللہ تعالے انکے مراتب مین روز افزون ترقی اور اسکے ساتھ ہی اس سے زیادہ توجہ کرنے اور مدد دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ بھی ندوۃ العلما کو ابتدا سے مدد دیتے رہے ہین اور تین سال سے ایک وظیفہ عنایت فرماتے ہین آپنے امروہہ مین جس محبت سے وفد ندوۃ العلما کا خیر مقدم کیا تھا وہ ہمیشہ ارکان کو یاد رہیگا۔ مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی علاقہ حیدرآباد دکن صاحب فضل وکمال اور علم دوست بزرگ ہین۔ آپ بھی ابتدا سے مبلغ صعــہ اس مد مین عنایت فرمارہے ہین۔ مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور ہمارے ندوہ کے سچے ہوا خواہ اور معین الندوہ اسلامپور کے سکریٹری نوجوان فاضل اور بہت باہمت رئیس ہین۔ آپکا ذکر خیر پچھلی کارروائیون مین ہوتا رہا ہے اور جو بخشش بہا مدد آپنے ابتک دی ہے اس سے ہمارے ارکان واقف ہین دو سال سے آپ بھی ایک وظیفہ دیتے ہین اور اسکے علاوہ مد وظائف مین چندہ کے طور پر معتدبہ رقم فراہم کرکے بھیجتے رہتے ہین۔ مولوی عبد الباری صاحب عظیم آبادی تاجر کلکتہ اور قاضی محمد سعید صاحب رئیس کونلور نے بھی ایک ایک وظیفہ اس سال مقرر فرمایا ہے علاوہ ان حضرات کے اور جن لوگون نے اس مد مین روپیہ دیا ہی ان سب کے واسطے ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے انکو دین و دنیا مین شاد و آباد رکھے۔ اس موقع پر ہم اپنی انجمن کے رُکن خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کے عطیہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہین شیخ صاحب نے ذو سو روپیے سال کی آمدنی کی جائداد دار العلوم کے طلبای غیر مستطیع کیواسطے اپنی جائداد موقوفہ مین سے علیحدہ کردی ہی یہ فیاضی باعتبار استقلال سرمایہ کے بہت مسرت اور دلی اعتراف اور سچے شکر گزاری کے قابل ہے۔ خداوند کریم ان حضرات کو اجر خیر دے اور دوسرے مسلمانوں کو توفیق نیک۔ آمین۔

فہرست کتب موجودہ دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ

اسمای کتب	قیمت باعتبار کاغذ: عمدہ	قیمت باعتبار کاغذ: رسمی	کیفیت
حصہ دوم روداد سال اول	۷ر	٠	اسمین ترمیم نصاب درس کے متعلق علما کی تقریرین درج ہین۔
روداد سال دوم	۱۲ر	۱۰ر	جلسہ دوم ندوۃ العلما منعقدہ لکھنؤ کی مفصل کیفیت ہے۔
تنظیم النظام التعلم والتعلیم	٠	۱۴ر	اصلاح طریقہ تعلیم پر مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کا نہایت نفیس رسالہ ہے۔
مضامین ثلثہ	۳ر	٠	مولانا عبدالحق صاحب دہلوی اور مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور وغیرہ کی تقریرین ہین۔
مضامین اربعہ	۸ر	۶ر	اسمین مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی مولوی اعظم حسین صاحب خیر آبادی مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی تقریرین ہین۔
روداد سال سوم مع ضمیمہ	۱۴ر	۱۲ر	اسمین جلسہ سوم منعقدہ بریلی کی مفصل کیفیت درج ہے۔
تجویز دار العلوم	۳ر	۲ر	اسمین وہ مضامین و تقریرین جو اہل الرای و اہل قلم نے دار العلوم کے متعلق بھیجی تہین۔
روداد سال چہارم	عہ/	۱۴ر	اسمین جلسہ چہارم منعقدہ میرٹھ کے مفصل حالات ہین۔
علماے سلف	۶ر	٠	نہایت محنت اور تلاش سے علماے سلف کی زندگی کے حالات کو مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے مرتب کر کے جلسہ چہارم مین پیش کیا تھا۔
البیان	۱ر	٠	نواب سید علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال کا مضمون جو جلسہ چہارم مین پیش ہوا تھا۔
روداد سال پنجم	۴ر	٠	اسمین جلسہ خاص منعقدہ کانپور کے حالات درج ہین۔
مقاصد و ضوابط ندوۃ العلما	۳ر	۲ر	اسمین مختصر طور پر ندوۃ العلما کے تمام مقاصد تفصیل وار اور اسکے قواعد و ضوابط درج ہین۔
ارشاد الکملا۔	۳ر	۲ر	اسمین مولوی حفیظ اللہ صاحب نے ان شکوک کا جواب بدلائل قرآن و حدیث و اقوال و افعال ائمہ دیا ہے جو ندوۃ العلما کے طرز عمل پر وارد کیے گئے ہین۔
البرق اللامع والنوار الساطع		۱ر	علماے مدینہ منورہ اور علماے ہندوستان کا فتوی ندوہ کی حقانیت کے ثبوت مین ہے۔
القول الفصل بین الحق والباطل		۱ر	اسمین نہایت سنجیدگی سے ندوہ کی ضرورت اور عظمت کو ثابت کیا گیا ہے۔
روداد سال ششم	عہ/	٠	اسمین جلسہ ششم منعقدہ شاہجہان پور کی مفصل کیفیت درج ہے۔
روداد سال ہفتم	٠	۱۲ر	جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ عظیم آباد پٹنہ کی مفصل کیفیت۔
ضمیمہ روداد سال ہفتم	٠	۲ر	پٹنہ کے جلسہ مین چند نظمین پیش ہوئی تہین وہ درج ہین۔
ندوۃ العلما کی ضرورت	٠	۱ر	مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی نے پٹنہ کے جلسہ مین یہ مضمون پیش کیا تھا۔
نابینا علما	٠	۲ر	نہایت محنت اور تتبع سے علماے نابینا کے حالات کو قلمبند کر کے مولوی حبیب الرحمن صاحب نے پٹنہ کے جلسہ مین پیش کیا تھا۔ اسکو علماے سلف کا دوسرا حصہ سمجھنا چاہیے۔
روداد سال ہشتم حصہ اول	۱۰	۸ر	جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ کلکتہ کی مفصل کیفیت درج ہے۔
روداد سال ہشتم حصہ دوم	۳ر	۲ر	اسمین ندوۃ العلما اور دار العلوم کی رپورٹ ہے جو کلکتہ کے جلسہ مین پیش ہوئی تھی اور اخیر مین شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر مخزن کی پر اثر تقریر ہے جو کلکتہ مین بیان کی تھی۔

مقاصد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور یہ طے شدہ امر ہی کہ اسکو امور سیاست مدن سے تعلق نہو گا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دیگئی ہین جنکا اجرا مسلمانونکی حالت موجودہ کیلیے نہایت ضروری اور انکی دینی و دنیوی ضرورتون کے پورا کرنیکے لیے کافی ہین۔ اگر فضل ایزدی انکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین موئد ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجہ ذیل ہی (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت اور الحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) بربادکن نزاعون اور جھگڑونکا موقوف ہوجانا اور مسلمانون کا معاش اور معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا۔

ندوۃ العلما کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجہ ذیل ہین

(۱) علمای کرام جنکو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعے سے ہو وہ دیتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوۃ العلما کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر ذی مقدار مسلمان ندوۃ العلما کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عام مصارف ضروریکے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہی۔ (۳) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب مندرجہ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) رودادِ جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلاقیمت دیجائے گی اور جلسہ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ مین ممبری کیواسطے منتخب ہوسکینگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) ارکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثنای روداد کے نصف قیمت پر ملسکین گی

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

اجلاس نہم ندوۃ العلما

منعقدہ

۶-۷-۸ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

بمقام امرتسر پنجاب

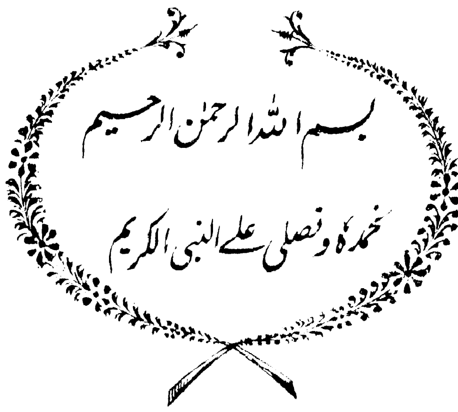
حسب ایمای

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما



محمود المطابع کانپور مین باہتمام محمود علی چھاپی گئی

فہرست مضامین رودادِ اجلاس نہم ندوۃ العلما منعقدۂ امرتسر پنجاب



وبہ نستعین

در منزل توحید کسی را راہ ست	کز منزلت ختم رسل آگاہ است
گنجینۂ لا الہ الا اللہ را	مفتاح محمد رسول اللہ است

صلے اللہ علے سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

سنہ ۱۳۱۱ ہجری کا وہ کیسا مبارک دن تھا جسمین ندوۃ العلما کی بنیاد قائم ہوئی اور دور دور کے علما مشائخ۔ روسا اور عامۂ مسلمین تقریبًا پانچ ہزار حضرات یکجا ہوئے اور اختلافات باہمی سے قطع نظر کرکے سب نے اپنی پست حالت پر نظر کرکے اپنی دینی ودنیوی بہبودی کے حاصل کرنے پر کمر ہمت چست باندھی اور بالاتفاق اس بات کو تسلیم کیا کہ جب تک ہمارے نصاب درس اور طریقۂ تعلیم مین مفید تبدیلی نہ ہوگی اور فصیحت کن نزاعین دفع نہ ہونگی اس وقت تک دینی ودنیوی فلاح کے حاصل کرنے کی کوششین مسبود ہوتی رہین گی۔

یہی خیال ندوۃ العلما کی بنیاد کا پہلا پتھر تھا جسنے اب ایک بہت بڑی عمارت کیصورت اختیار کرلی ہے۔ یہ خیال ایک سال پہلے قائم ہوگیا تھا۔ مگر شوال سنہ ۱۳۱۱ھ مین وہ ملک کے سامنے پیش کیا گیا اور ہر طرف اُسکا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا تاہم اب تک اسکا اطمینان نہین تھا کہ یہ تحریک مضبوطی کے ساتھ قائم ہوجائے گی لیکن خان بہادر منشی اطہر علی صاحب

وکیل لکھنؤ کی عالی ہمتی سے دوسرے سال پہلے سال سے زیادہ پُرشوکت اجلاس شوال سنہ ۱۳۱۲ھ مین بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اور ہر جانب سے نامور علما و مشائخ شرکت کی غرض سے تشریف لائے اور دلاویزی کے ساتھ شریک ہوئے۔ خود فرنگی محل کے معزز علما نے حقوق مہانداری ادا کیے۔ اُنکے صاحبزادون کا مہمانون کا استقبال کرنا اور جناب مولانا محمد نعیم صاحب مرحوم و مولوی شاہ عبدالوہاب صاحب کا مہمانون کو فرنگی محل مین دعوت دینا یہ ایسی کیفیتین تھین جو لوگون کو ہمیشہ یاد رہین گی اس اجلاس مین ندوۃ العلما کے مقاصد وسیع پیمانے پر ظاہر کیے گئے مگر جو اصول پہلے سال طے ہو چکے تھے اُسمین کچھ ردوبدل نہین ہوا اور اسکی اور بھی زیادہ وضاحت کردی گئی کہ اس مجلس کو امور سیاست مدن (پالٹیکس) سے کسی قسم کی غرض نہ ہوگی

اسی اجلاس مین مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم اور مولانا محمد ابراہیم صاحب مغفور دو نامور عالمون مین صلح ہوئی جنمین ایک مدت دراز سے کشمکش تھی اور تقلید و عدم تقلید کے جھگڑے نے ایک مہیب صورت اختیار کر لی تھی۔ یہ صلح درحقیقت دو آدمیون مین نہین ہوئی تھی بلکہ بمبالغہ لاکھون مسلمانون مین ہوئی تھی جو ان دونون کے حلقہ بگوش تھے اور خدا کا شکر ہے کہ اس صلح کا اثر اب تک قائم ہے۔

تیسرا اجلاس شوال سنہ ۱۳۱۳ھ مین بمقام بانس بریلی منعقد ہوا اور باوجود چند در چند مزاحمتون کے ایسا پُرشوکت جلسہ ہوا جو سخت حیرت انگیز ہے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ شب کو وعظ کے جلسون مین آٹھ ہزار آدمیون سے کم نہین ہوتے تھے علاوہ اسکے شہر مین ہمدردی کا ایسا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ جلسے کے بعد ہر طبقے کے مسلمان یکے بعد دیگرے دعوت کرنا چاہتے تھے اور کچھ ایسا سامان تھا کہ مہمانون کو ایک مہینہ تک فرصت نہین ہوسکتی تھی۔ جسوقت صدر انجمن جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما و دیگر علما و ارکان ندوۃ العلما رخصت ہوئے ہین تمام راہ پر لوگونکے ہجوم سے گذرنا دشوار تھا بہشتیون نے اپنی طرف سے دعوت دینے کی یہ راہ نکال لی کہ وہ گاڑیون کے آگے آگے چھڑکاؤ کرتے جاتے

تھے۔ یہ کوئی فخر کی بات نہین ہی اسکے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ عام دلچسپی کا اس سے صحیح اندازہ کیا جا سکے۔

اِسی اجلاس مین دار العلوم کی مفید تجویز منظور ہوئی تھی جو چند سال سے قائم ہو گیا ہے اور فیاض مسلمانون کی سیرچشمی کا منتظر ہے۔

چوتھا اجلاس شوال ۱۳۱۴ھ مین بمقام میرٹھ منعقد ہوا اور اُسمین پنجاب کے علما و مشائخ خصوصیت کے ساتھ شریک ہوئے۔ اِس اجلاس مین دار العلوم پر مختلف عنوانون سے مباحثے ہوئے اور اسکی ضرورت ذہن نشین کی گئی علاوہ اِسکے تعلیم عربی و انگریزی کے متعلق چند مفید تجویزین منظور ہوئین۔

اِس سے کچھ پیشتر قحط و طاعون کے مصائب ملک پر نازل ہو چکے تھے اِس واسطے ارکان ندوۃ العلما نے پانچوان اجلاس اس پیلنے پر کرنا مناسب نہین سمجھا مگر انتظامی ضرورتون کے لحاظ سے شوال ۱۳۱۵ھ مین بمقام کانپور جہان اُسوقت تک ندوۃ العلما کا صدر دفتر تھا ایک جلسہ خاص کیا گیا اور اُسمین یہ طے کیا گیا کہ دار العلوم لکھنؤ مین قائم کیا جائے اور بالفعل اُسکا درجۂ ابتدائی کھولا جائے۔ اِسی سال موجب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ع کے صاحب رجسٹرار بہادر جائنٹ اسٹاک کمپنی الہ آباد کے دفتر مین ندوۃ العلما کی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی اور ۲ جمادی الاخرے ۱۳۱۶ھ کو لکھنؤ مین دار العلوم کے افتتاح کا جلسہ کیا گیا۔ اس جلسے مین صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی مہربانی کر کے تشریف لائے تھے۔

چھٹا اجلاس ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مین بمقام شاہجہان پور منعقد ہوا۔ اس اجلاس مین علاوہ دوسری ضروری کارروائیون کے دار العلوم کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور اُسیوقت تقریبًا ساٹھ ہزار روپیہ کی نقد و جنس و جائداد وصول ہوئی۔ ندوۃ العلما کے رکن رکین مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن اور مولوی عبد الواجد خان صاحب رئیس شاہجہانپور نے بہت بلند حوصلگی سے امداد دی۔

مگر اس بیش قرار امداد کی شہرت سے ملک مین ایک غلط خیال بھی پیدا ہوگیا ہے اور جو لوگ حقیقت کا تجسس نہین کرتے اور صرف خیالات پر رائے قائم کرنے کے عادی ہین وہ یہ سمجھنے لگے ہین کہ ندوۃ العلما کو جو امداد شاہجہانپور سے حاصل ہوئی ہے اُسکو اُسنے بجاطریقہ سے بغیر لحاظ اصول کفایت شعاری کے صرف کرڈالا ہے۔ اسی بنیاد پر ارکان ندوۃ العلما سے اُنکو ایک قسم کا سوء ظن ہوگیا ہے۔ اُنکے اطمینان کی غرض سے اس موقع پر اسکی تصریح کرنا مناسب نہین ہے کہ یہ امداد نقد کیصورت مین بہت کم تھی۔ چالیس ہزار روپیہ ان جائدادونکی قیمت کا تخمینہ تھا جو بحیثیت وقف ندوے کو دی گئین اور دس ہزار روپیہ اُس کتب خانے کی قیمت کا تخمینہ تھا جسکو مولوی عبدالرافع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دیا اور وہ بفضلہ تعالے محفوظ و مستعمل ہے اور تقریباً دس ہزار روپیہ نقد کیصورت مین تھا مگر وہ مختلف مدون کا تھا چندۂ میزبانی۔ چندۂ رکنیت۔ امداد دارالعلوم وغیرہ سب اُسمین شامل تھے اُسکی تفصیل روداد اجلاس ششم مین مع جمع خرچ کے موجود ہے۔

ساتوان اجلاس رجب ۱۳۱۸ھ ہجری مین بمقام پٹنہ منعقد ہوا اور بہت پر رونق جلسہ ہوا اس جلسے مین نوتعلیم یافتہ گروہ نے علماے کرام کے خیالات پر واقفیت حاصل کی اور ارادتمندانہ طریقے سے اُنکے ارشاد و ہدایت پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی اور ایک مدت سے نئے اور پُرانے خیال والون مین جو ایک حد فاصل قائم تھی اور مسلمانونکی جمعیت کا شیرازہ پراگندہ ہو رہا تھا اُسنے بہتری کی صورت اختیار کی۔

آٹھوان اجلاس شعبان ۱۳۱۹ھ ہجری مین بمقام کلکتہ منعقد ہوا۔ ہمیشہ تین دن تک اجلاس ہوتے تھے کلکتے مین چار دن تک جلسے ہوئے اور کسی جلسے مین چار ہزار مسلمانون سے کم نہین شریک ہوئے مگر افسوس ہے کہ کلکتہ ایسے شہر کی حیثیت پر نظر کرتے ہوئے ندوۃ العلما کو کامیابی بہت کم ہوئی۔

نوان اجلاس امرتسر مین منعقد ہو جسکی روداد اب آپکی خدمت مین پیش کیجاتی ہے

اِس رُوداد کو ملاحظہ کرنے کے بعد معزز ناظرین اِس بات کا اندازہ کرسکتے ہین کہ یہ جلسہ کسقدر کامیابی اور خوش اسلوبی سے ہوا۔ بہرحال اسوقت تک جسقدر جلسے ہوچکے ہین اونکے لحاظ سے کہا جاسکتا ہی کہ اِس خدا ساز تحریک نے بہت سرسبزی اور شادابی حاصل کرلی ہے اِسکی تدریجی رفتار دلون مین گھر کرتی جاتی ہے اور اب اسکا وقت آگیا ہے کہ اِسکی مفید اور کارآمد تجویزین عملی صورت اختیار کرین۔

اِس سال اِسکے نوین سالانہ جلسے مین دور دراز مقامون سے علما کا تشریف لانا اور جلسے کی کارروائیون مین دلچسپی سے حصہ لینا اور انسداد رسوم قبیحہ کی تجویز کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرنا اِس بات کی کافی شہادت ہے کہ اِسکی تدریجی رفتار بہت مناسب اور مصالح وقت کے موافق تھے۔

خدا کا شکر ہے کہ اِس جلسے مین ہر طرح کی کامیابی ہوئی اور معزز میزبانونکی جانفشانی سے مہمانونکو بہت آسائش رہی کسی قسم کی شکایت پیدا نہین ہوئی باوجودیکہ ایک ہزار سے زیادہ مہمان امرتسر مین تشریف لائے تھے اور کلکتے سے لیکر پشاور تک کے معزز علما و رؤسا نے قدم رنجہ فرمایا تھا اِس قدر مختلف مقامات کے لوگونکی مہمانداری کرنا کچھ آسان نہین ہے۔ مگر ہمارے دوستون نے دل کھول کر مہمانداری کی اور ہر طرحکی آسایش پہونچانے مین اپنی تکلیف کا مطلقا خیال نہین کیا۔

سب سے زیادہ اِس بات کا اعتراف کرنا چاہیے کہ رؤسائے پنجاب نے صرف جسمانی دعوت ہی نہین دی بلکہ اپنی زندہ دلی کے ثبوت مین روحانی دعوت سے ندوۃ العلما مین زیادہ اہمیت پیدا کردی ہے اور ہماری اخلاقی تحریک مین عملی طور پر سب سے آگے رہنے کی فکر کررہے ہین جو بہت زیادہ قابل قدر ہے ہمارے میزبانون کے طبائع پر یہ بھی شاق گذرتا تھا کہ ارکان و معاونین ندوۃ العلما بغیر معاوضۂ جدید کے مہمانداری سے کیون متمتع ہوا کرتے ہین یا جو لوگ جلسے کی شرکت کے واسطے تشریف لاتے ہین اور باوجودیکہ

چندۂ رکنیت و اعانت نہین دیتے پھر بھی مہمانون مین شامل ہونا چاہتے ہین وہ کیون ایسا کرتے ہین؟ اُنھون نے چاہا تھا کہ وہ امرت سر سے مہمانداری کے طریقے مین ایک نئی قسم کی تبدیلی پیدا کردین اور انکی اخلاقی جرأت سے یہ کچھ بعید نہین تھا مگر اُنھون نے ابتدائً اتنی بڑی تبدیلی کو مناسب نہین سمجھا اور اِسی پر اکتفا کیا کہ مہمانداری کو چندہ دہندگان تک محدود کردیا۔

ایڈیٹر صاحبان اخبار نے بھی بہت دلادیزی ظاہر کی اور اسکی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرنے مین جادۂ اعتدال سے نہین ہٹے ہمکو ان حضرات کا زیادہ شکر گذار ہونا چاہیے جو ملک کے خیالات پر حکومت کر رہے ہین اور انکی سلطنت بہت وسیع ہے شیخ عبدالقادر صاحب مالک مخزن و ایڈیٹر ابزرور منشی محبوب عالم صاحب و منشی عبدالعزیز صاحب ایڈیٹر و منیجر پیسہ اخبار۔ مولوی انشاءاللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن لاہور منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک و ایڈیٹر وکیل امرتسر منشی سید ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مرادآباد منشی فیروزالدین صاحب ایڈیٹر مشیر ہند لاہور منشی محمد دین صاحب ایڈیٹر صدائے ہند اور شیخ گلزار علی صاحب ایڈیٹر گلزار ہند وغیرہ نامور ایڈیٹرون کا جو خود یا اِنکے قائم مقام ہر جلسے مین موجود تھے ہم زیادہ شکر گذار ہین۔

اِس جلسے مین انجمنہائے اسلامیہ کے وکلا بھی حسب دستور موجود تھے بلکہ پنجاب کے نامور انجمنون کے ناظمان انجمن نے خود قدم رنجہ فرمایا تھا خصوصاً خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب جنرل سکرٹیری انجمن اسلامیہ پنجاب۔ حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹیری انجمن حمایت اسلام لاہور۔ مولوی مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکرٹیری انجمن نعمانیہ اور شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ناظم مستشار العلما نے جلسے کی شرکت سے رونق دوبالا کردی تھی اور ہمارے دیرینہ معاون خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ مدار المہام ٹیلم گڈھ نے بھی اپنی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسۂ ٹیلم گڑھ کو دکانا

شریک جلسہ ہونے کے لیے روانہ فرمایا تھا جس سے جناب ممدوح کی توجہ اور مہربانی کا مین ثبوت ملتا ہے۔

علما و مشائخ مین دو سو سے زیادہ مقدس اور پاکباز بزرگ رونق افروز تھے انکے متبرک نامون کے دیکھنے سے جو فہرست نمبر ا مین درج ہین انکے فضائل و کمالات کا اندازہ ہوسکتا ہی شرح و بیان کی حاجت نہین تاہم خصوصیت کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ اس جلسے مین پشاور اور اسکے گرد وپیش کے علما و مشائخ کی تشریف آوری سے ندوۃ العلما کی وسعت کا دائرہ کسیقدر بڑھ گیا ہے اور ان حضرات نے باوجودیکہ اس قسم کی مجلسون مین پہلی بار شریک ہوئے تھے ندوۃ العلما کے مقاصد اور اسکے طریق عمل سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

بھرحال یہ جلسہ کیا باعتبار کثرت شرکا کیا باعتبار مہانداری کیا باعتبار کارروائی کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوا جسکے لیے ہمکو زندہ دلان پنجاب کا شکرگزار ہونا چاہیے۔

امرتسر مین ندوۃ العلما کے اجلاس سالانہ کی تحریک

کلکتہ مین سالانہ جلسے کی تیاریان ہورہی تھین اور ہمارے نوجوان دوست مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول شملہ نے جلسے کی شرکت کے لیے رخصت لینی چاہی رخصت کے ملنے مین چند دقتین پیش آئین مگر انکے جوش اور ہمت نے تمام دقتون کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور شملے سے روانہ ہوئے۔ اتفاق ناگہانی سے راستے مین تانگہ اُلٹ گیا اور ایک آنکھ مین ایسی شدید ضرب پہونچی جس سے تھوڑی دیر کے لیے انکے حواس مختل ہوگئے مگر پھر انکی ہمت ان مشکلات پر غالب ہوئی اور وہ آگے کو روانہ ہوئے اور کلکتہ آنے سے پہلے اُنھون نے کرنال۔ امرتسر اور لاہور کے مسلمانون مین تازہ سرگرمی پیدا کرنے کے خیال سے پنجاب کیطرف رُخ کردیا۔ امرتسر پہونچکر انکا خیال یہ تھا کہ ایک مختصر سا جلسہ

انجمن کا کرکے ندوۃ العلما کی شرکت کے لیے ممبران انجمن مین سے کسیکو بطور وکالت کے
شریک ہونے کے لیے منتخب کرائین لیکن اسکے ساتھ انکو یہ بھی کامیابی ہوئی کہ بابو
نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ امرت سر کے دل مین خود بخود
ندوۃ العلما کو دعوت دینے کا ولولہ پیدا ہوا اور اُنکی تحریک سے شیخ محمد جمیل صاحب تاجر
چرم امرت سر نے ایک ہزار روپے کے دینے کا وعدہ کیا بلکہ اُسکے ساتھ ہی ایک ہزار
روپے کے نوٹ بابو صاحب کو بھیجدیے بابو صاحب ممدوح نے انجمن معین الندوہ کے
نامور سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کی مرضی سے انجمن
معین الندوہ کی منظوری حاصل کی اور انکی کوشش سے چارسو روپیہ کا چندہ اُسیوقت
اور ہوگیا جسمین جناب شیخصاحب ممدوح کے دوسو روپے اور خود بابو صاحب کے پچاس
روپیہ شامل تھے۔ یہ سب کارروائی دو روز مین ہوئی اور مولوی غلام محمد صاحب شاداں
وفرحان وہان سے روانہ ہوئے۔

۶۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اجلاس کلکتے مین انجمن معین الندوہ کیطرف سے دعوت کا تار
آیا اور اِسی کے ساتھ ساتھ ضابطے کی درخواست پہونچی جسکو ارکان ندوۃ العلما نے
خوشی سے منظور کیا۔

طریق انتظام

جو حضرات جلسے مین شریک ہوئے ہین اُنھون نے دیکھا ہے کہ باوجود مہمانونکی کثرت کے
کس خوش اسلوبی سے جلسے کا انتظام ہوا اور معمولاً جسطرح کی تکلیفین مہمانون کو ایسے انبوہ
مین ہوا کرتی ہین انمین سے کسی قسم کی شکایت لوگون کو نہین پیدا ہوئی۔ سب سے زیادہ
حیرت کی یہ بات ہے کہ قرب دربار کی وجہ سے معمولی سی معمولی چیزین بدقت مہیا ہوسکتی
تھین خصوصًا خیمے۔ کرسیان اور چارپائیون کی فراہمی بہت دشوار تھی مگران تمام مشکلون

ارکان انجمن کی خوش تدبیری غالب آئی اور ہر قسم کا سامان مہیا کر لیا گیا۔ ارکان انجمن مین شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و بابو نظام الدین صاحب زیادہ تر شکر یئے کے مستحق ہین جنکی خوش نظمی اور جانفشانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود ایسی پر تکلف مہانداری کے سب کام کفایت شعاری کے ساتھ ہوئے اور چندۂ میزبانی سے نہایت معقول رقم پس انداز کی جو ندوۃ العلما کو دی گئی۔

قیام گاہ مہانون کے ٹھہرنے کے لیے بہت بڑے بڑے مکانات پہلے سے روسائے شہر نے خالی کر دیے تھے اور سب سے بڑی عمارت مدرسۃ المسلمین اور اسکا دارالاقامہ تھا جسمین تقریبًا دو سو مہمان ٹھہرائے گئے۔ نیز مینونسپل بورڈ اسکول کی عالی شان عمارت بھی جسکو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرت سر نے اِسی غرض سے عنایت فرمائی تھی جسکے بابت صاحب ممدوح کا سبکو شکرگزار ہونا چاہیے نیز یونین اکیڈیمی کا ایک حصہ بھی اس کام مین لایا گیا۔ علاوہ اِسکے شیخ عبد الخالق صاحب دہلوی کا عالیشان مکان میان غلام نبی میان حبیب اللہ صاحب سوداگران پشمینہ کا مکان اور امرت سر کی عالیشان سرا کے عمدہ اور نفیس بالائی کمرے مہانونکی آسایش و آرام کے واسطے کافی سے زیادہ تھے اور جہان تک ہمکو معلوم ہوا ہے تنگی مکان کی شکایت مہانون کو مطلقًا نہین ہوئی۔ شیخ رحیم بخش صاحب خلف شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی سیرچشمی خاص طور پر ذکر کے قابل ہے جنھون نے اپنے والد مرحوم کی بنا کردہ عالیشان مسجد مین جلسۂ عام کا خاص اہتمام کیا تھا اور اس مسجد کی مرمت کرا کر شب کو روشنی کا ایسا انتظام کرتے تھے جس سے وہ بقعۂ نور معلوم ہوتی تھی۔

ہم ان تمام حضرات کے شکرگزار ہین جنھون نے مہانون کے واسطے مکانات اور ہر قسم کے سامان آسایش سے مدد دی اور بخوف طوالت صرف اُنکے اسماے گرامی درج کرنے پر اکتفا کرتے ہین۔

(۱) مسٹر برڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع امرت سر (۲) مسٹر اے ایم نکل صاحب بہادر قائم مقام

سکرٹیری میونسپل کمیٹی امرت سر (۳) انجمن اسلامیہ امرت سر (۴) لالہ سندر داس صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ اسکول امرت سر (۵) خواجہ غلام صادق صاحب بیرسٹرایٹ لا آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرت سر (۶) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر (۷) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر (۸) مولانا غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب مرحوم (۹) خان صاحب سندھی خان صاحب پنشنر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرت سر (۱۰) میان غلام نبی صاحب و میان حبیب اللہ صاحب سوداگران (۱۱) شیخ عبد الخالق صاحب سوداگر چرم (۱۲) مرزا محمد یوسف صاحب سوداگر (۱۳) مولوی فتح دین صاحب مالک مدرسہ یونین اکیڈمی (۱۴) بابو نظام الدین صاحب آنریری اسسٹنٹ سکرٹیری انجمن اسلامیہ امرتسر (۱۵) بھائی گوردت سنگھ صاحب سوداگر (۱۶) منشی جنڈا صاحب ملازم والی ریاست پونچھ (۱۷) منشی الٰہی بخش صاحب خزانچی خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۸) منشی عبد الخالق صاحب ہیڈ منشی خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۹) میان رحمن خانصاحب (۲۰) چودھری رحیم شاہ صاحب۔

استقبال استقبال کا کام سب سے زیادہ مشکل اور نازک ہے کیونکہ مہمانون کی آسائش کا اسیر بہت کچھ دار مدار ہے مگر جن حضرات کو مقامی مجلس نے اس خدمت پر نامزد کیا تھا اُنھون نے بہت خوش اسلوبی سے اپنا فرض ادا کیا جس سے مہمانون کو آرام ملا اور انکا اسباب ضائع نہین ہونے پایا۔ استقبالی جماعت نے آخر روز تک اپنا کام کیا۔ اور باوجودیکہ جلسے کی شرکت کے وہ حضرات بھی خواہشمند تھے مگر اُنھون نے اپنے شوق کو دبا دیا اور مہمانون کی خدمت کو ترجیح دی۔ یہ سب حضرات قابل ستایش ہین جنکے اسماے گرامی حسب مندرجۂ ذیل ہین (۱) بابو محمد الیاس صاحب اسٹیشن ہاسپٹل کلرک امرت سر (۲) بابو فضل الرحمن صاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملازم ریلی برادرز ایجنسی امرتسر (۴) منشی فضل قادر صاحب مدرس مدرستہ المسلمین امرتسر

(۵) مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی ایم بی اسکول شملہ۔ علاوہ ان حضرات کے مدرسۃ المسلمین کے طلبا نے بھی اس خدمت کو اختیار کیا تھا اور مندرجہ ذیل طلبہ نے استقبال کے نازک فرائض کو بہت خوبی سے ادا کیا (۱) میاں عبدالعزیز صاحب (۲) حیدر علی صاحب (۳) میاں شریف محمد صاحب (۴) غلام حسن صاحب (۵) غلام محمد صاحب (۶) محمد عمر خانصاحب (۷) شیخ مراد علی صاحب طالب العلم سکنڈ ائر کلاس آگرہ اسکول۔

انتظام طعام

کھانے کا اہتمام سب سے زیادہ نازک کام ہے جبکہ ہر حصہ ملک کے لوگوں کی مہانداری کرنی پڑی ہو اور خصوصیات ملکی سے بے پروائی نہ کیجائے مگر امرتسر کی انتظامی مجلس ان مشکلات پر غالب ہوئی اور اسنے باعتبار عمدگی طعام اور باعتبار پابندی اوقات اور باعتبار کفایت شعاری اور خوش اسلوبی خورانید کے ایسا نمونہ قائم کیا جو تقلید کے قابل ہے۔

یحت طعام کے منتظم مندرجۂ ذیل حضرات قرار پائے تھے۔ ملک احمداللہ خانصاحب۔ سوداگر پشمینہ۔ سیٹھ عبدالاحد صاحب سوداگر۔ میاں جلال شاہ صاحب دلال پشمینہ۔ مولوی احمدالدین صاحب و مولوی قدرت اللہ صاحب و خلیفہ رحم علی صاحب مدرسان مدرسۃ المسلمین امرتسر۔ منشی لعل الدین صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی۔ منشی میران بخش صاحب ملازم کوٹھی حاجی غلام حسین و خدابخش شمس الدین صاحبان۔ اور خورانید کا اہتمام جن حضرات نے اپنے ذمے لیا تھا اُنکے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ (۲) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ (۳) میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۴) شیخ علی محمد صاحب سوداگر چرم (۵) بابو مولا بخش صاحب ملازم ریلی برادر کمپنی قصور (۶) میاں حسام الدین صاحب خلف میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۷) میر نعمۃ اللہ صاحب و شیخ صادق حسن صاحب و غلام مصطفی صاحب طالبعلمان خالصہ کالج امرتسر اور غلام رسول محمد رشید میر عبداللہ میر قاسم طالبعلمان اسلامیہ اسکول امرتسر

منتظمان جلسہ نے اِس بات کا بھی اہتمام کیا تھا کہ کھانا سبکو ایک جگہ کھلایا جائے چنانچہ اس کام کے لیے اُنھون نے مدرستہ المسلمین کا شیخ غلام حسن ہال تجویز کیا تھا جسمین تقریبا دو سو آدمی ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا سکتے تھے۔ جو حضرات علالت یا ندوۃ العلما کے کسی کام مین مصروف ہونے کی وجہ سے نہین آسکتے تھے تو اُنکا کھانا اُسی مقام پر بھیجدیا جاتا تھا جہان وہ ہوتے تھے اور خاص اس کام پر چند حضرات مقرر کیے گئے تھے کہ جو لوگ کھانا کھانے آتے ہین اُنکے ٹکٹ دیکھ لین تاکہ اُن لوگونکی وجہ سے جو اس کھانے کے مستحق نہین ہین مہمانونکو کھانے مین کوئی دقت پیش نہ آجائے ان حضرات کے اسماے گرامی یہ ہین۔ شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ الٰہ بخش صاحب سوداگر مرحوم۔ شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ الٰہ بخش صاحب سوداگر مرحوم۔ مولوی غلام محمد صاحب مدرس ایم بی اسکول شملہ۔ مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری

تقسیم ٹکٹ ٹکٹ کے تقسیم کرنے کی خدمت مولوی احمد اللہ صاحب و مولوی تفخر احمد صاحب مدرسان مدرستہ المسلمین امرت سر و بابو عبد العزیز صاحب ملازم محکمۂ پبلک ورکس امرت سر کے سپرد کی گئی تھی اور معائنہ ٹکٹ کا کام ماسٹر مولا بخش صاحب سکنڈ ماسٹر مدرستہ المسلمین امرت سر و مولوی غلام محمد صاحب اختر مالک و اڈیٹر اخبار پنجاب امرت سر و شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ الٰہ بخش صاحب سوداگر مرحوم و شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ الٰہ بخش صاحب مرحوم و مولوی محمد عثمان صاحب طالب العلم دار العلوم کو دیا گیا تھا۔ اِس خدمت کو ان سب حضرات نے بہت محنت و جانفشانی سے ادا کیا اور کوئی شکایت نہین پیدا ہوئی خصوصاً ٹکٹ تقسیم کرنے والون نے بہت محنت کی اور یہی کام جلسے مین ایسا نازک ہوتا ہے جسمین باوجود توجہ و محنت کے شکایتین لوگون کو باقی رہتی ہین مگر الحمد للہ کہ انکی کارگزاری سے امرتسر مین باوجود کثرت شرکا و ارکان کے کوئی شکایت پیدا نہین ہوئی۔

صیغۂ واقفیت ممبران صیغہ واقفیت کی ہوشیاری پر مہمانونکی راحت و آرام کا بہت کچھ دار و مدار ہے اور شب و روز اُنکو کام کرنا پڑتا ہے اِس صیغہ مین مدرستہ المسلمین امرتسر سے بابو

حمید اللہ صاحب پھرڈ ماسٹر اور مرزا قمر بیگ صاحب و مولوی محمد اکرام صاحب مولوی سراج الدین صاحب کا انتخاب کیا گیا تھا اور طالب العلمان مدرسۃ المسلمین مین سے مندرجہ ذیل طلبہ منتخب ہوئے۔ محمد عمر خان۔ محمد طفیل۔ فیروز الدین۔ فتح الدین فضل آلہی۔ فقر اللہ۔ عبد العزیز غلام محی الدین محمد رشید۔ غلام علی۔ غلام رسول۔ عبد الواحد۔ محمد عمر۔ رحمۃ اللہ۔ صادق حسین۔ ضیاء اللہ۔ محمد امیر حافظ غلام حسین۔ ان سب لوگون نے اِس خدمت کو بہت حسن و خوبی سے پورا کیا۔ اور حاضر باشی رہکر مہمانون کو ہر طرح کا آرام پہونچایا۔

متفرقات متفرق کامون کے انجام دینے کے لیے منشی شاہدین ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی منشی غلام قادر صاحب ہیڈ محرر انجمن اسلامیہ امرتسر پیر عبد اللہ صاحب امام مسجد کوچہ قاصدان امرتسر اور بابو عبا د اللہ صاحب ملازم کوٹھی حاجی غلام حسین خدابخش شمس الدین منتخب کیے گئے تھے۔ ان حضرات نے بھی شب و روز حاضر باش رہکر بہت محنت و تندہی سے سب کام انجام دیے۔

حفظ صحت ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر نے مہربانی کر کے علاج اور حفظ صحت کی نگرانی اپنے ذمہ لی تھی۔ اگرچہ فضل آلہی سے اُنکو اپنی خدمت کے انجام دینے کے بہت کم ضرورت پیش آئی تاہم ڈاکٹر صاحب ایام جلسہ مین برابر موجود رہے اور مہمانونکی فرودگاہ مین وقتاً فوقتاً جاکر اُنکو ڈاکٹری مدد دینے کو آمادہ رہے اسلیے وشکر گذاری کے مستحق ہین

شکریہ حکام ہمنے بیان کیا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقامی جلسے کو بیش بہا مدد دی اور جناب ممدوح کی توجہ سے مینونسپل بورڈ اسکول کے عالیشان عمارت مہمانون کے قیام کے لیے میسر آئی اور صاحب سکریٹری مینونسپل بورڈ کی مہربانی سے خیمہ جات جھنڈیان اور روشنی کا سامان حاصل ہوا لہذا ہم سب خصوصیت کے ساتھ مسٹر ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر اور مسٹر اے ایم نکل صاحب بہادر قائم مقام سکریٹری مینونسپل کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہین۔

اجلاس اول

منعقدہ ۶- رجب سنہ ۱۳۲۰ھ روز پنجشنبہ وقت صبح

مطابق ۹- اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

۷ بجے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجودداار العلوم نے کلام مجید کی چند آیتین خوش الحانی سے باواز بلند تلاوت کین قاری صاحب کی باقاعدہ قرأت اور دلگداز لہجے سے حاضرین پر بیخودی سی چھاگئی اور باوجودیکہ اُسوقت ہزارہا آدمی موجود تھے سناٹا ہوگیا- امرتسر کے نامور رئیس اور انجمن معین الندوہ امرتسر کے سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے روساے امرتسر کیطرف سے ممبران ندوۃ العلما خصوصا علماے کرام ومشائخ عظام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور انکا خیر مقدم کرتے ہوئے ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض پر ایک مفصل اور بسیط تقریر کی جو حسب مندرجہ ذیل ہے-

تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

حضرات علماے کرام ودیگر اراکین ندوۃ العلما! آج مجھے یہ عزت بخشی گئی ہے اور اس پر مامور کیا گیا ہون کہ مین آپ صاحبون کے روبرو حاضر ہوکر آپ کا خیر مقدم کہون پس مین مسلمانان امرتسر کیطرف سے آپ سب صاحبون کو خیر مقدم کہتا ہون اور جو اعزاز کہ ندوۃ العلما نے ہم لوگون کو اپنے نوین سالانہ جلسے کو امرتسر مین منعقد کرنے سے بخشا ہے اُسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون- اگرچہ آپ صاحبان ندوۃ العلما کے جلسے مین شامل ہونے کی غرض سے

تشریف لائے ہین مگر امرتسر کے جلسے مین ایک اچھی تعداد معظم و مکرم طبقۂ علما و رؤسا کے جمع
ہونے سے ہم لوگ زیادہ تر مرہون منت ہوئے ہین۔ اگرچہ ہم لوگ اس لائق نہین ہین کہ ہم
ایسے معزز مجلس کو اپنا مہمان بنا سکین مگر یہ صرف آپکا کرم ہے کہ آپنے دعوت قبول فرمائی۔ ہم
لوگ امید کرتے ہین کہ اگر ہمارے انتظام مین کسی قسم کا نقص دیکھین گے تو اسکی اطلاع منتظمان کو
فی الفور دیکر ہم لوگون کو گرویدۂ احسان بنا دین گے۔ یہ چار روز ہمارے لیے مبارک دن ہین اور
یہ ایام بہت عرصے تک ہم لوگون کو بخوشی یاد رہین گے۔ اگرچہ مین اس لائق نہین ہون کہ ایسی
بزرگ جماعت کے سامنے کچھ بیان کرون تاہم چند باتین ایسی ہین جنکی نسبت عرض کرنا ضروری
ہی۔ یہ شکایت مدت مدید سے چلی آتی تھی کہ طبقۂ علماے کرام اور دیگر مسلمانون مین عموماً اور تعلیم یافتہ
زمانۂ حال مین خصوصاً ایک علیحدگی کی صورت نظر آرہی تھی اور بجاے اسکے کہ یہ مغائرت دور
ہو روز بروز بڑھتی چلی جاتی تھی دونون فرقے اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو اپنے برخلاف سمجھتے
تھے مگر کسی کو یہ خیال نہ آتا تھا کہ ایک دوسرے کو پوچھین تو سہی کہ کیا ہوا اور یہ مغائرت کیون ہی
جسطرح کہ دو حقیقی بھائیون مین کسی کے کہنے اور سننے سے ناراضگی ہو جاوے اور پھر جب وہ کسی جگہ
اتفاق سے ملین تو ایک کی خفیف اور ادنے بات کو دوسرا بہت ہی بھاری قصور سمجھنے لگتا ہے
اسی طرح دونون طبقون مین ادنے اور خفیف باتون سے ناراضگی پھیلنی شروع ہو گئی تھی حتے کہ
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدانخواستہ ان دونون طبقون کے آپسمین کچھ تعلق ہی نہین مین آپصاحبونکو
یقین دلاتا ہون کہ ہم لوگ اپنے آپ کو بغیر کسی استثنا کے علماے کرام کی خاک پا سمجھتے ہین انکو
اپنے دین کے پیشوا اور دین کے محافظ سمجھتے ہین اگر وہ نہ ہوتے تو مسلمانان درگور و مسلمانی
درکتاب اسوقت کی حالت ہوئی ہوتی ایسی حالت مین پروردگار عالم نے بہتر سمجھا اور ایک
چند علماے کرام کے دلون مین یہ خیال ڈالا کہ اگرچہ مسلمانان ہند کی حالت ایسی ہو گئی ہے
مگر کیا اس سے لازم آتا ہے کہ تم چپ رہو اور جس کام کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو پورا نہ کرو
یہ بات انکے دلون مین پیدا ہوتی تھی اور انکا کہنا تھا کہ بالعموم بزرگ علما اسی فوج مین بھرتی ہوتے گئے

یہان تک کہ آج ہم اِسی مقدس مجلس مین اسقدر تعداد اُن حضرات کی دیکھ کر باغ باغ ہوتے ہین اُس کارساز حقیقی کا شکر ہے کہ ادھر سے اُسنے علما کے دلون مین یہ بات ڈالی اور اُدھر سے جمہور مسلمانون کے عموماً اور طبقۂ تعلیم یافتہ زمانۂ حال کے دلون کے دروازے خصوصاً اسطرح سے کھولدیے کہ سب ایک امر پر متفق الرأے ہوگئے قبل ازین کہ مین اس امر کی نسبت کچھ کہون یہ نہ کہنا بعید از انصاف ہوگا کہ اگرچہ ہم آج اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے سوچنے کے لیے یہان جمع ہوے ہین مگر ہمکو ذرا یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آیا یہ دن اور یہ موقع اور یہ خیالات کسطرح سے نصیب ہوے؟ امر واقعی تو یہ ہے کہ یہ سب باتین ہمکو حکومت انگریزی کے وسیلۂ ناممکن سے ممکن ہوکر مل گئین اور نصیب ہوئین۔ کیا یہ آزادی جو گورنمنٹ برطانیہ نے ہمین دے رکھی ہے نہ ہوتی تو کسیکو جرأت ہوتی کہ ندوۃ العلما جیسی مجلس مقرر کرتا؟ کیا اگر ڈاک و تار وغیرہ کے سلسلے نہ ہوتے تو ہم یونہین ندوے کے متعلق اطراف ہند سے خط و کتابت کرسکتے؟ اگر مطابع نہ ہوتے تو ہم ایک کے خیالات دوسرے کے پاس پہونچا سکتے؟ اور سب سے زیادہ اگر ریل نہ ہوتی تو کیا ہم اطراف ہند سے جمع ہوکر یہان پر مجلس منعقد کرسکتے؟ ہرگز نہین۔ گو کہ یہ سب چیزین اور بالخصوص آزادی اب ہماری نظرون مین ایسی بےحقیقت اور معمولی ہوگئی ہین مگر پھر بھی جب اصلیت پر نظر ڈالو تو آخر انسان کو مشکور ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ مسلمانونکی وہ پرانی عظمت چلی گئی اور ہند سے اُنکی سلطنت رخصت ہوگئی مگر ہمین خداوند کریم کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمکو اگر اُسنے اسلامی سلطنت سے لیکر کسی دوسرے کے حوالے کیا تو اچھے ہی کے حوالے کیا۔ اسلام کی ترقی جسقدر ہم چاہین کرین۔ اذانین جس قدر بلند مینارون پر چڑھکر ہم دیسکتے ہین دین۔ اسلام پر جو غیر مذہب والے حملے کرتے ہین اُنکے دندان شکن جواب جس قدر ہو سکین دین اور خود گورنمنٹ کے مذہب عیسوی کے برخلاف جس قدر ہم چاہین لکھین۔ یہ سب برکتین گورنمنٹ انگریزی کی ہین اور انھین باتون نے ہم لوگونکو جان نثار اور وفادار رعایا سے گورنمنٹ برطانیہ بنا رکھا ہے۔ باوجودیکہ اسوقت بھی بفضل ایزدی چند ریا

مسلمانی سلطنتین دنیا مین پاتے ہین۔ مین پوچھتا ہون کہ کیا اُنمین سے کسی ملک مین ندوۃ العلما جیسی مجلس قائم ہوئی ہے؟ بہر حال ہمکو گورنمنٹ انگریزی کا از حد مشکور ہونا چاہیے کہ جس کے زیر سایہ ہم لوگ امن و آسایش سے زندگی بسر کرتے ہین۔

مین نے ابھی عرض کی تھی کہ دونون فرقے یعنی طبقۂ علماے کرام اور جمہور مسلمانان ایک امر پر متفق الراے ہوگئے اِس امر کا ثبوت یہ ہے کہ خداوند کریم کے فضل اور کرم سے ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے ہر سال بڑی رونق سے صوبہ جات ہند مین ہوتے رہے ہین آجکا جلسہ بھی اُنمین سے ایک ہی۔ ہر ایک طبقے کو اب یہ معلوم ہوگیا کہ اُنمین مغائرت یا اختلاف نہین تھا بلکہ صرف غلط فہمی تھی اور ناحق ایک کو دوسرا اپنے برخلاف سمجھتا تھا۔

حضرات! مین اس بات کو پروردگار کیطرف سے سمجھتا ہون کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے ہمکو یہ مجلس عطا فرمائی مسلمانان ہند کو خداوند تعالے کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیے کہ علما کو مسلمانونکی دنیوی حالت درست کرنے کے ساتھ اُنکی دینی حالت مطابق زمانۂ حال کے درست کرنے کی طرف بھی توجہ ہوئی۔

مین اپنی کم لیاقتی کا مقر ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ میرا منصب اس بارے مین زیادہ کہنے کا نہین ہے مگر مین اپنی اور اپنے اور مسلمانونکی حالت موجودہ دیکھکر رہ نہین سکتا اور اگر مین اپنے ٹوٹے پھوٹے خیالات اِس موقع پر جسے مین نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہون ظاہر نہ کرونگا تو یہ افسوس مجھے ہمیشہ رہیگا اسلیے آپ سب صاحبون سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ میری چند باتین اور سُنیے۔ ہم مسلمانونکی حالت کبھی اور ہرگز بہتر نہ ہوگی جب تک کہ ہماری دینی اور دنیوی حالت نہ سنبھلے گی۔ ہماری زندگی بسر کرنے کے لیے دین اور دنیا ایسے ضروری ہین جیسے کھیتی کے لیے بادل سے مینھ اور سورج سے گرمی۔ دین کی نسبت کچھ کہنا فضول ہے وہ تو لازمی ہے اور اسکے لیے ہم پیدا کیے گئے ہین مگر ساتھ ہی دنیا بھی اس سے کم لازمی نہین ہی اگر ہماری حالت ع شب چو عقد نماز بر بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم ٭ کی سی ہوئی تو ہم سے

خدا کی عبادت کیا ہو سکتی ہے اور اُسکے احکام کی تابعداری کیا کر سکتے ہین۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم مسلمانان ہند مذہب سے دور پڑے ہوئے ہین تو مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ ہم دنیا سے بھی ہاتھ دھوئے بیٹھے ہوئے ہین۔ اگر ہماری مسجدین ویران پڑی ہین اور اُنکی دیوارین نمازیون کو رو رہی ہین تو گذشتہ ہماری عظمت بھی اُن سابقہ مسلمانون کو رو رہی ہے اگر ہم مین سے دو تین مقتدی نمازی ہین تو دو تین مقتدی ایسے بھی ہین جو بالکل بے فکری سے اوقات بسری کرتے ہین۔

نماز ہم نہین پڑھتے روزہ ہم نہین رکھتے۔ زکوۃ ہم کیا خاک دین جب ہمارے پاس کچھ بھی نہین تو اللہ میان کو کیا حصہ دین۔ دنیاوی حالت دیکھو تو سوداگری ہم مین نہین۔ سرکاری عہدے ہمارے پاس نہین۔ وکالت ڈاکٹری۔ انجنیری بمقابلہ دیگر اقوام اہل ہند کے ہمارے پاس عشر عشیر نہین۔ ہان چپراسی گری۔ کوچوانی اور جسقدر رذیل کام خواہ ریل مین خواہ سرکاری دفاتر مین وہ ہمارے حصے مین رہگئے ہین۔ مگر اسکی وجہ کیا ہے؟ کیا سرکار نے حکم دیا ہے کہ مسلمان معزز عہدون پر ممتاز نہ کیے جائین؟ کیا ہمارے مذہب نے سوداگری حرام کر رکھی ہے ہرگز نہین۔ یہ سب ہمارا قصور ہے "از ماست کہ بر ماست"۔ دنیا کو اگر ہمنے چھوڑ دیا تھا تو کاش ہم سب پورے دیندار ہی ہوتے۔ اگر ہمنے دین چھوڑا تھا تو کاش ہم اعلیٰ درجے کے دنیادار ہی ہوتے مگر افسوس کہ" نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے"

اسلام نے تو ہمکو سب کچھ سکھلا دیا تھا۔ دین کو قائم رکھنا اور دنیا کو حاصل کرنا دونون اکٹھے سکھلائے گئے تھے مگر بدقسمتی سے اب یہ دونون علیحدہ اور ایک دوسرے کے نقیض شاخین سمجھی گئی ہین جب تک کہ اُنکو از سر نو نہ ملایا جاوے مسلمان ترقی نہین کر سکین گے ٭

چیست دنیا از خدا غافل بُدن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

مین دعا کرتا ہون کہ ایسے دین اور دنیا ہم مین اکٹھے ہو جائین کہ خدا یاد رہے۔ مرنا ہم نہ بھولین خدا اور اُسکے رسول کے احکام کے پابند رہین اور دولت مین مالا مال اور خدا کی دی ہوئی چیز دینے

متبع رہین - دین کے حاصل کرنے کے لیے تو ہمارے علماے کرام ہین انکی ہدایات کی پابندی ہم پر عین فرض ہے اور دنیا کے حاصل کرنے کے لیے زمانۂ حال مین ہم مسلمانان ہند کے لیے تعلیم انگریزی ضروری ہے جسطرح سے کوئی شے بغیر آلے کے بن نہین سکتی اِسی طرح سے ہم ہندوستان مین رہ کر بغیر حاصل کرنے تعلیم انگریزی کے کسی قسم کی دنیاوی ترقی حاصل نہین کرسکتے بدقسمتی سے زبان انگریزی کا سیکھنا برخلاف مذہب اسلام کے سمجھا گیا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان دیگر اقوام ہند سے دنیاوی دوڑ مین پیچھے رہگئے ہین - مین اسبات کو اپنے ذاتی تجربے سے کہہ سکتا ہون کہ یہ بالکل غلط ہے کہ زبان انگریزی مسلمانون کے مذہبی عقائد مین خلل ڈالتی ہے مین آپکو دکھلا سکتا ہون کہ ہمارے بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان - بی - اے - ایم - اے برابر پنجگانہ نماز پڑھتے ہین اور روزہ شدت گرما مین بھی اُسی خوش دلی سے رکھتے ہین جیسے کہ موسم سرما مین میرے خیال مین اگر شمار کیا جاے تو بمقابلہ ان پڑھ یا غیر انگریزی دان لوگون کے انگریزی دانون مین فیصدی زیادہ سے زیادہ ایسے نکلین گے جو صوم وصلوٰۃ کے پابند ہین مگر بدقسمتی سے اُن کمروڑ ہا انپڑھون اور لکھا پڑھا اُردو فارسی تعلیم یافتون سے کوئی نہین پوچھتا اگر انگریزی دان خواہ مخواہ مطعون کیے جاتے ہین - اگر ابتداے زمانہ کے مسلمان غیر زبانین نہ سیکھتے تو جو علوم کہ اُنھون نے غیرون سے لیے تھے اور پھر اُنکو اپنی زبان مین اور جلا دیکر روشن کیا تھا کیا یہ سب ترقی علوم جو وہ کر گذرے ہین کر سکتے تھے ؟ ہرگز نہین - ہماری خوش نصیبی سے ہمارے علماے کرام نے یہ مجلس قائم کی ہی اور اپنے دارالعلوم مین زبان انگریزی بھی شامل کی ہے مگر جب تک کہ وہ مسلمانونکی دینی بہتری کے ساتھ اُنکی دنیوی بہتری کا خیال نہ رکھین گے یہ کام ادھورا رہے گا -

کوئی زمانہ تھا کہ مسلمان سوداگرون نے تبلیغ کا کام اپنے ذمے لیا تھا اور اُنکے طفیل سے اسوقت مختلف اطراف دنیا اسلام سے بھرپور ہین آج یہ زمانہ ہے کہ گویا جو لوگ ہم مین سے تھوڑی بہت تجارت کرتے ہین اُنھین اسلام سے کچھ تعلق نہین ہے - کوئی زمانہ تھا کہ علما نے مسلمانون کو ہدایت دینے اور رہبری کرنے کے ساتھ اپنے لیے مختلف پیشے اور کسب لازمی کیے ہوے تھے

مگر اب یہ زمانہ آگیا ہو کہ علما کو دنیا اور اُسکے کامونسے نفرت ہوگئی ہی۔ اسیطرحسے دنیا دارونکو دین سے
نفرت۔ جہان کسی عالم نے خدا اور رسول کی بات شروع کی تو مجھ جیسے گنہگار لوگ لگے گھبرانے
اور جہان (گستاخی معاف) مجلس مین خلاف مزاج تھوڑی بات بھی ہوئی تو علما خفا ہوکر چلدیے
ایک فریق یہ چاہتا ہے کہ تمام مسلمان یا تو زاہد بنین ورنہ دائرۂ اسلام سے باہر ہوجائین۔ اور
دوسرے فرقہ کو ذرا اسلام کیطرف توجہ کرانا بھی بُرا معلوم ہوتا ہی۔ کوٹ وپتلون پہننے والونکی نسبت
بعض دفعہ مین نے مردود اور کافر کہتے ہوئے سُنا ہو مگر نماز نہ پڑھنے۔ روزہ نہ رکھنے کیوجہ سے کسی کی
نسبت ایسے الفاظ نہین سُنے۔ بہرحال جبتک کہ ہم لوگ علماے کرام کی خدمت مین حاضر ہوکر
اپنے پچھلے قصورونکی معافی نہ مانگین اور آیندہ اُنکا ساتھ نہ دین اور جبتک کہ علماے کرام ہم لوگونکو
گناہ کبیرہ سے نہ روکین اور برملا نہ روکین اور ہمارے ادنے قصورونکو حکیمانہ روش سے نرم اور
ملائم الفاظ سے تنبیہ نہ کرین تب تک یہ نیا انتظام ٹھیک نہین چلے گا۔

ناکردہ گنا در جہان کیست بگو — وان کس کہ گناہ نکرد چون زیست بگو

الحمد للہ کہ یہ مجلس ندوۃ العلما ایسی بنا پر قائم ہوئی ہی اور ہمارے علماے کرام نے اسطرف توجہ مبذول
فرمائی ہے انشاء اللہ تعالے ہم لوگ جو نام کے مسلمان رہگئے ہین ٹھیک مسلمان ہوجائین گے۔
مین اب دوبارہ آپ صاحبونکا شکریہ آپکی تشریف آوری پر ادا کرتا ہون۔ اخیر پر اس بات کا اظہار
نہ کرنا بعید از انصاف ہوگا کہ امسال اس مبارک جلسے کے امرتسر مین منعقد ہونیکے محرک سب سے اول
منشی محمد جمیل صاحب ہوئے ہین اُنکی سب سے اول تحریک سے یہان چند اصحاب جلسہ گذشتہ ندوۃ العلما
مین آجکی دعوت دینے کیلیے آمادہ وتیار ہوئے تھے منشی صاحب نے نہ صرف تحریک ہی تحریک کی بلکہ سب
سے بڑا حصہ مالی امداد کا واسطے اخراجات جلسے کے اُس تحریک کے ساتھ پیش کیا اسلیے میری راے مین
ہم امرتسریونکو اُنکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ اِس نیک کام کے محرک ہوئے۔
اب اخیر پر مین دعا کرتا ہون کہ وہ حافظ حقیقی ہماری اِس مجلس ندوۃ العلما کو روز بروز ترقی دیکر
ہم سب عام مسلمانونکو توفیق دے کہ اپنے معظم ومکرم طبقۂ علما کی جان ودل سے تابعداری کرین۔ آمین

یہ تقریر آٹھ بجے ختم ہوئی اُسوقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور یہ تحریک کی کہ ندوۃ العلما کے اجلاس نہم کے لیے مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن قرار دیے جائین۔ مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اسکی تائید کی اِس انتخاب کو تمام حاضرین نے گرمجوشی سے پسند کیا اور مولانا ممدوح رونق افروز صدارت ہوے۔ آپ نے اپنے انتخاب پر چند کلمات مناسب حال فرمائے اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری سے اس بات کی خواہش کی کہ وہ مولانا ممدوح کیجانب سے افتتاحی تقریر فرمائین۔ چنانچہ شاہ صاحب ممدوح نے نہایت موثر اور دلچسپ پیرایے مین اس کام کو پورا کیا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی جو درج ذیل ہے

روداد ندوۃ العلما بابت سال ہشتم

جناب صدر انجمن، ارکان ندوۃ العلما، اعیان صوبہ پنجاب! ندوۃ العلما کا یہ نوان سالانہ جلسہ ہی جو پہلی بار اس صوبہ مین منعقد ہوا ہی۔ زندہ دلان پنجاب نے ندوۃ العلما کے ساتھ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر ہمدردی اپنی شرکت و اعانت سے کی ہی اُسپر ہر جلسے مین مسرت ظاہر کیگئی ہی اسی ہمدردی کا یہ کرشمہ ہے کہ آج ہم سب اس مقام پر مجتمع ہوئے ہین اگرچہ اس ہمدردی کو دیکھتے ہوئے یہ اجتماع اس مقام پر بہت دیر مین ہوا ہے مگر کیا عجب ہی کہ آپکی حوصلہ مندی سے "دیر آید درست آید" کا مصداق ہو جائے۔

کچھ شک نہین کہ جسنے پنجاب والون کو زندہ دل کا خطاب دیا ہی اُسنے بہت موزون اور برجستہ تجویز کی ہے۔ اُس عام تحریک کو دیکھتے ہوئے، جو پنجاب مین پیدا ہو گئی ہے اب کسیکو اس خطاب مین منازعت کا حق باقی نہین رہا۔ انجمن اسلامیہ پنجاب۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن اسلامیہ امرتسر اور صدہا مقامی انجمنین۔ مدرسے۔ اسکول۔ زنانہ تعلیم گاہین یتیم خانے۔ تجارت کی ایجنسیان۔ اخبارون اور میگزینون کی فراوانی اور اُنکے مختلف اسلوب اور پیرایے یہ سب اسی تحریک کے نتائج ہین اور ابتک اگرچہ اُس معیار تک

نہین پہونچے جسکی آرزو ہے تاہم دوسرے صوبون کے حالات کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ غنیمت اور بہت غنیمت ہی۔

ارکان ندوۃ العلما کو زیادہ خوشی اس بات سے ہے کہ باوجودیکہ پنجاب والون نے تعلیم جدید سے فائدہ اُٹھایا ہے اور اب بھی اُس سے مستفید ہو رہے ہین مگر جہان تک مجھکو معلوم ہے اُنکی دینداری پر جدید تعلیم کا بہت کم اثر پڑا ہے بلکہ اُنمین اور بھی قوت پیدا ہوگئی ہے اور امید ہے کہ یہ جسقدر اِس پہلو کو مضبوط کرتے جائینگے اُسی قدر اُنکے دینی و دنیوی معاملات مین سُلجھاؤ اور اُنکے کاروبار مین ترقی و برکت نصیب ہوگی۔

مگر صاحبو! ممکن ہے کہ بعض لوگون کو اس بات کا خیال پیدا ہو کہ پنجاب مین ندوۃ العلما کے رسوخ و اقتدار سے مقامی انجمنون اور مدرسون کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اگرچہ مجھکو اُمید نہین کہ پنجاب کے فہمیدہ حضرات اِسکو باور کرینگے تاہم اس لحاظ سے کہ اچھے اور بُرے خیال کے لوگ ہر جگہ ہوتے ہین میرا فرض ہے کہ مین اس بات کو ظاہر کر دون کہ ندوۃ العلما سے کسی انجمن اور مدرسے کو نقصان نہین پہونچ سکتا جو عمدہ اُصول پر چل رہے ہون۔ وہ ہمیشہ ایسے نیک کامون کو مدد دینے کے لیے آمادہ رہتا ہے۔

جس زمانے مین ندوۃ العلما کا وفد بعض اضلاع مین دورہ کرتا ہوا فتح پور اور راے بریلی پہونچا تھا اور اُسنے وہانکے مدرسونکی سقیم حالت دیکھی تو اسنے اُن مدرسون کو مدد دینے کے لیے جلسے کیے اور اُن اضلاع کے باشندون پر ان مدارس کی ضرورت ظاہر کی اور جسقدر چندہ فراہم ہوا وہ مہتممین مدارس کے حوالے کرکے واپس آیا۔

آپ اس بات کو جانتے ہین کہ ندوۃ العلما کی سرپرستی مین ایک یتیم خانہ کانپور مین موجود ہے مگر جب انجمن اسلامیہ بریلی نے درخواست کی کہ ندوۃ العلما اسکے سالانہ جلسے مین اپنے وکلا بھیجکر لوگون کو ہدایت کرے کہ اُسکے یتیم خانے مین مدد دین اس درخواست کو خوشی سے قبول کیا اور اپنے خاص خاص لوگون کو شرکت جلسہ کے لیے بھیجدیا جنھون نے علاوہ جلسے کے

متعدد مقامون پر وعظ کہے اور لوگون کو یتیم خانے کی امداد پر آمادہ کیا۔ اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ ندوۃ العلما کے وجود سے مقامی انجمنون اور مدرسون کو کس قدر فائدہ پہونچ سکتا ہے بشرطیکہ یہ انجمنین اور مدرسے اُس سے کام لینا چاہین اور بیخوف وخطر اُسکی مساعدت کرتی رہین

مجکو اِس بات کا اعتراف ہے کہ پنجاب کے دانشمند لوگون نے اِس راز کو پالیا ہے اور وہ اس بات کو جانتے ہین کہ ندوۃ العلما اُنکے مقاصد مین خلل انداز نہین ہوگا یہی وجہ ہے کہ اکثر انجمنہاے اسلامیہ پنجاب کے وکلا عموماً اور انجمن حمایت اسلام لاہور وانجمن نعمانیہ کے وکلا خصوصاً ندوۃ العلما کے سالانہ جلسون مین ہمیشہ شریک ہوتے رہے ہین اور جبکہ امرتسر مین جلسے کی تجویز قرار پائی تو ان سب انجمنون نے کشادہ دلی کے ساتھ شرکت واعانت مین بقدر اپنے رسوخ واقتدار کے حصّہ لیا۔ علاوہ اِسکے ۱۳۱۷ھ مین ایک یادداشت میرے پاس پہونچی تھی جسپر ارکان وعہدہ داران انجمن اسلامیہ پنجاب۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن نعمانیہ اور سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کے دستخط تھے اُسمین اس بات کی درخواست کی گئی تھی کہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ لاہور مین منعقد کیا جائے مگر اُس زمانے مین مصلحت اسکی مقتضی نہین ہوئی لہذا ارکان انتظامیہ نے شکرگزاری کے ساتھ اُنکی درخواست قبول نہ کرنے کی معذرت کی حقیقت یہ ہے کہ ہر کام اپنے وقت ہی پر ہوتا ہے۔ اسمین شاید یہ مصلحت بھی مضمر ہوگی کہ پنجاب مین یہ سعادت سب سے پہلے روساے امرتسر کو حاصل ہونے والی تھی۔

حضرات! ندوۃ العلما کا یہ پہلا جلسہ ہے جو پنجاب مین منعقد ہوا ہے اس لحاظ سے مجھے چاہیے تھا کہ مین سالانہ کارروائی کے بیان کرنے سے پہلے اِسکے مقاصد کی تشریح کرتا۔ مگر مجکو خوشی ہے کہ پنجاب کی زندہ دلی نے مجکو اِس اہم فرض سے کسی قدر سبکدوش کر دیا ہے جہانتک مجکو علم ہے مین کہہ سکتا ہون کہ پنجاب کے باشندے زمانے کی ضروریات اور مقتضیات سے ایسے نابلد نہین ہین کہ اُنکے سامنے مجکو اسکے حل کرنے کی ضرورت پڑے جسکو یارون نے معما اور چیستان بنا رکھا ہے۔ البتہ نیک مزاج اور سادہ دل مسلمانون کی تسکین خاطر کی غرض سے مین بالکل خاموشی کو بھی

پسند نہین کرتا کیونکہ اُنکے دلون مین طرح طرح کے وسوسے پیدا کیے جاتے ہین جیسا کہ پچھلے سال کے تجربے سے معلوم ہوا ہے۔ کلکتہ مین جلسے سے پہلے دستور کے موافق ہمارے دوستون کے دعات اور وعظین پہونچ گئے تھے اور اُنھون نے بہت ہوشیاری سے کارروائی شروع کی تھی۔ سورتی تاجرون سے کہتے تھے کہ "ندوے کے ارکان وہابی ہین پیرون کو نہین مانتے" علما وارکان مدرسہ عالیہ سے کہتے تھے کہ "یہ سب نیچری ہین جلسہ صرف اس غرض سے کرتے ہین کہ عربی تعلیم کی بیخکنی کیجائے اور یہان بھی مدرسہ عالیہ پر حملہ کرنے کو آتے ہین" نئے خیال والون سے کہتے تھے کہ "ندوۃ العلما مسلمانون کو مغربی علوم وفنون سے ہٹا کر قال اقول مین پھنسانا چاہتا ہے" احناف سے کہتے تھے کہ ندوۃ العلما نے لوگون کو تقلید کی قید وبند سے آزاد کرنے کے لیے یہ سوانگ کھڑا کیا ہے" اور اہل حدیث سے کہتے تھے کہ "تمکو دھوکہ دیکر ہمین بلایا جاتا ہے مقصود اُنکا یہ ہے کہ غیر مقلدون کا جوش سرد ہو جائے اور اس طریقے سے اس مذہب کی اشاعت مین کمی آجائے" غرضکہ ہر گروہ کے سامنے ایسی باتین پیش کرتے تھے جو اوسکے خیال مین بدتر سے بدتر قسم کا گناہ تھا۔ اور یہ تو اُنکا عام شیوہ ہے کہ لوگون مین یہ مشہور کرتے پھرتے ہین کہ "ارکان ندوۃ العلما اُس شخص کو بھی جو ضروریات دین کا منکر ہو محض کلمۂ طیبہ کے پڑھ لینے سے مومن سمجھتے ہین اور اُنکا طریق عمل اپنے مقاصد کے اجرا مین خلافِ سنت ہی اور اسکے ثبوت مین روداد ونکی عبارتون کو ہیر پھیر کر خلاف مقصود معانی پیدا کرتے ہین جس سے مسلمانون مین ندوۃ العلما کے خلاف جنبش پیدا ہو جاتی ہے۔

ارکان ندوۃ العلما نے ابتک تکفیر وتضلیل کی پروا نہین کی اور نہایت بلند حوصلگی سے سب وشتم کو برداشت کرتے رہے اور یقیناً وہ ہمیشہ اسکو برداشت کرتے کیونکہ عربی کی ایک مشہور مثل ہے بقدر العزائم تاتی المصائب۔

چین بر جبین ز جنبش ہر خس نمیزنند	دریا دلان چو آب گہر آرمیدہ اند		

مگر اس بات کو وہ کیونکر برداشت کرسکتے ہین کہ جنکے فائدہ پہونچانے کے خیال سے یہ گالیان

سہتے ہین وہ بعض وقت اُن پریشان تقریرون سے متاثر ہو جاتے ہین اسواسطے مین اِس بات کو بآواز بلند کہنا چاہتا ہون کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور ہمارے اعتقادات وہی ہین جو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے اور ہماری رودادون مین کوئی امر اسکے خلاف نہین ہے۔ اگر بالفرض کسی تحریر یا تقریر مین لزوم کے طور پر کوئی غلط معنے پیدا ہوتے ہون تو اُس غلطی پر ہمکو اصرار نہین ہے نہ وہ ہمارا اعتقاد ہو سکتا ہے کیونکہ روداد کوئی فقہ کی کتاب ہے نہ عقائد کی جس سے کوئی مسئلہ یا عقیدہ مستنبط کیا جاسکے یا تمام علما و مشائخ کی جانب جو ندوۃ العلما کے ارکان اور عمائد ہین اسکا انتساب ہو سکے اُس غلطی کا وہی شخص ذمہ دار ہے جسکی تحریر یا تقریر مین وہ پائی جائے۔ ندوۃ العلما صرف اُن تجویزون کا ذمہ دار ہے جو جلسہ مین بالاتفاق یا بکثرت آرا منظور ہوتی ہین۔

رہا یہ اعتراض کہ ہم اپنی مجلسون مین مختلف خیال کے لوگون کو کیون جمع کرتے ہین؟ اِسکے مصالح بارہا بیان ہو چکے ہین اور مختصر طور پر اب بھی مین کہتا ہون کہ موجودہ زمانے مین ہماری حالت اس بات کو مقتضے نہین ہے کہ باہمی آویزش اُسی طور پر قائم رکھی جائے جیسی کہ تھی۔ اسوقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم اختلاف و اتفاق کے حدود قائم کرین اور مناظرے کو تحقیقات علمی و مذہبی پر محدود کر کے اُن چیزون کے استحکام کی کوشش کرین جو سب کے لیے یکسان اور مشترک طور پر مفید ہین اور جو بغیر متفقہ قوت کے حاصل نہین ہو سکتین اور جس طور پر مشرکین کے مقابلے مین اہل کتاب کو "تعالوا الے کلمۃ سواء بیننا و بینکم" کہکر دعوت دیگئی تھی اِسی طور پر ہم تمام مسلمانون کو لیکر اس تباہی کے سیلاب کے روکنے کی کوشش کرین جو ہمارے مذہب۔ ہمارے اخلاق۔ ہماری تہذیب۔ ہمارے علوم اور ہماری قدیم ناموری کو بہالیجانے کے لیے اُمڈا ہوا چلا آرہا ہے۔

علاوہ اِسکے یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم اُنھین حضرات کو دعوت دین جنکو اپنے خیال مین نیک دیندار اور متقی سمجھتے ہین اور اُنھین کو وعظ و ہدایت سے مستفید کرین

تو یہ امر تحصیل حاصل سے کم نہین۔ وہ مسجدون مین آکر وعظ سے فائدہ اُٹھاتے اور علما کی مجلسون مین شریک ہوکر ضروری مسائل حاصل کرتے رہتے ہین۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ جو لوگ ہمسے جدا ہو گئے ہین اور ہماری مجلسون مین آنا اور جماعتون مین شریک ہونا کسر شان سمجھتے ہین اُنکو دعوت دیکر اس بات کا موقع دیا جاے کہ وہ علما کی صحبت سے مستفید ہون اور علما اُنکی ضرورتون سے واقفیت حاصل کرین تاکہ وہ حد فاصل ٹوٹ جاے جو اِن دونون کے درمیان مین قائم ہوگئی ہے اور جسکی وجہ سے پراگندگی بڑھتی جاتی ہے۔

ایک بات اور بھی سمجھنے کی ہے۔ دنیا مین جتنے کام ہوتے ہین وہ ایک شخص کے کرنے سے نہین ہوتے ایک مکان بنانا ہوتا ہے تو انجینیر کی، معمارونکی، مزدورون کی اور مختلف قسم کے اسباب تعمیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزدور معمارون کا اور معمار انجنیر کا کام نہین کرسکتے اور انجنیر روپیہ سے مستغنی نہین ہوسکتا۔ اور روپیہ بھی ہو لیکن سامان تعمیر ملسکے تو کچھ بھی نہین ہوسکتا وہ مکان ہمیشہ عالم خیال کا ایک خواب رہیگا۔ یا یون خیال کیجیے کہ ایک مریض کے معالجے کے لیے طبیب کی ضرورت ہے جو مرض کو تشخیص کرکے اسکے واسطے دوا تجویز کرے پھر وہ دوا عطار کی دوکان سے خریدیجائے پھر تیماردار اسکو بناکر مریض پر استعمال کرے۔ طبیب عطار کی اور عطار تیماردار کی ضرورت کو رفع نہین کرسکتے جب دنیا کے چھوٹے چھوٹے کامون مین ایک خفیف ضرورت تعاون و تناصر کی محتاج ہے اور اُسمین مختلف مذاق اور مختلف مشرب کے لوگونکی حاجت ہے تو اتنے بڑے کام مین کیونکر اسکی ضرورت نہ ہوگی؟۔

بہرحال اِس اعتراض کو ہم کبھی تسلیم نہین کرسکتے کیونکہ اس زمانے مین نہ یہ امر قرین مصلحت ہے نہ اسلامی اخلاق و تہذیب کے رو سے جائز ہے جن لوگون کو خدا نے فہم و فراست عطا فرمائی ہے اور نفسانی اغراض نے اُنکی عقلون کو تاریک نہین کیا وہ ندوۃ العلما کی اس حکمت عملی کو بہت دوراندیشی کی حکمت عملی سمجھین گے اور جن سادہ مزاج لوگون کو اسپر غور کرنے کا موقع

نہین ملا وہ آج نہین تو کل مقتضاے وقت کو سمجھین گے اور ہمارے قوت بازو بننے کی کوشش کرین گے۔

اگرچہ مین نے معزز حاضرین کا وقت ایسی باتون مین صرف کیا ہے جو خوشگوار نہین ہین مگر بدنصیبی سے جو اسوقت حالت ہوگئی ہے اِس سے بالکل اغماض کرنا بھی مصلحت نہین

جناب صدر انجمن!

ندوۃ العلما کے اجلاس ہشتم مین دو تجویزین منظور ہوئی تھین۔ ایک تجویز یہ تھی کہ حسب دفعہ (۵۶) دستور العمل ندوۃ العلما کی ایک مجلس منتخب کیجائے جو ندوۃ العلما کے دستور العمل پر غور و فکر کرکے اُسکی ترمیم کرے" مولانا عبد الحق صاحب دہلوی نے اِس تجویز کو پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "اسوقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدا مین ضرورت کے موافق بنالیا گیا تھا۔ اب وہ ضرورتین بدل گئی ہین اور اس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے" اِس تجویز کے موافق اُسی جلسے مین ارکان اس مجلس کے منتخب کیے گئے مین نے بپابندی اِس تجویز کے دستور العمل اور کل کاغذات متعلقہ ارکان کی خدمت مین بھیجدیے تھے اور اکثر حضرات نے مہربانی کرکے اپنی اپنی رائین قلمبند فرماکر بھیجدین اور بمشورہ ارکان مجلس خاص مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کو وہ تمام رائین سپرد کی گیئن تاکہ وہ اِن سبکو ترتیب دیکر آیندہ جلسے مین پیش کرین۔ چنانچہ مولوی عبد الحی صاحب نے ان سب پر غور و فکر کرکے ایک دستور العمل مرتب فرماکر دفتر مین بھیجدیا۔ ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ کو اس مجلس نے نشست کی اور یہ طے ہوا کہ خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ بمعیت منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کے اسکو درست کرکے آیندہ جلسہ خاص مین منظوری کے واسطے پیش کرین چنانچہ خان بہادر نے اسکو درست کرلیا ہے اور غالباً آپ کے امرتسر مین اِسکی نسبت مجلس خاص اخیر حکم نافذ کرے گی۔

دوسری تجویز یہ تھی کہ ندوۃ العلما کیجانب سے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی خدمتمین

ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورنمنٹ ندوۃ العلما کے مقاصد کی جانب نظر ہمدردی فرمائے اور ہمکو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیان اس طریقے سے کرین کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے مورد عنایت رہین۔

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لانے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت برجستہ اور مؤثر تقریر کی تھی۔ لائق محرک نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانونکی بے مثل وفاداری کا نہایت پرشوکت الفاظ مین اظہار کیا پھر یہ فرمایا کہ مسلمانون کو زمانے کی ضروریات کا کیونکر علم ہو؟ کسطرح وہ زمانۂ حال کی تعلیم کے حصول کی کوشش مین مصروف ہوئے؟ اور کس طریقے پر وہ اپنی مذہبی تعلیم کے جانب سے غافل ہوگئے؟ اسکے بعد اس امر کو اپنے سامعین کے مرکوز خاطر کرنے کی کوشش کی کہ مذہبی تعلیم کی کسقدر ہمکو ضرورت ہے اور علما کی ہمکو جادۂ حق پر قائم رکھنے کیواسطے کس درجہ ہمارے لیے حاجت ہے۔ اُنھون نے یہ بھی اچھی طرح ثابت کیا کہ ندوۃ العلما گورنمنٹ اور قوم دونون کا ایک فرض ادا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ ایسے علما پیدا کرے گا جو اُن برکات سے ناواقف نہ ہونگے جو گورنمنٹ کے نیک ارادون کو عمدہ طور پر سمجھ کر ملک مین پھیلین گے اور مواعظ کے ذریعے سے اُنکی اشاعت کرینگے اور جو اس طریقے پر مسلمانون کو ایک وفادار قوم بنانے مین مدد دین گے۔ اُنھون نے اپنی دلی امید ظاہر کی کہ آیندہ گورنمنٹ و ندوۃ العلما مین رابطہ قائم ہوگا اور گورنمنٹ کو یہ اطمینان دلاتے ہوئے اپنی فصیح و بلیغ تقریر کو ختم فرمایا کہ ندوۃ العلما روپیہ یا خطاب کا خواہشمند نہین ہے اُسے ایک پاک مقصد پورا کرنا ہے جسکے واسطے صرف اتنی التجا ہے کہ وہ اُسکے ساتھ ہمدردی اور عنایت فرماکر اُسکا دل بڑھائے۔ یہ نفیس اور پُرمعنے تحریک بہت کشادہ دلی کے ساتھ منظور کی گئی اور جلسے کے بعد اسکی تعمیل مین کوشش کیگئی۔

ہم نواب وقارالملک بہادر کے شکرگزار ہین جنھون نے سب سے پہلے اسکا موقع حاصل کیا اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ واودھ سے لکھنؤ کے مقام مین ملکر ندوۃ العلما کا

تذکرہ کیا۔ ہز آنر نے اِسکو بہت خوشی سے سُنا اور فرمایا کہ ۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو علی گڑھ پہونچکر اسکے بابت مفصّل گفتگو فرمائین گے۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ کی ملاقات مین فرمایا کہ "مجکو کسی کیطرف سے کچھ شبہہ نہین ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "اگر نینی تال پر ندوۃ العلما کیطرف سے ڈیپوٹیشن آوے گا تو بخوشی اس سے ملاقات ہوگی"۔ انھین دنون مین خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ سے اس تقریر کا اعادہ فرمایا۔ اِسکے بعد حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ کے حضور ممدوح کی خدمت مین ندوۃ العلما کے وفد کو پذیرا فرمانے کی عرضداشت کی گئی اور ۲۲۔ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۰ھ کو اسکا جواب پرائیوٹ سکریٹری کی طرف سے موصول ہوا جو مندرجۂ ذیل ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس

نینی تال

۲۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

جناب من!

مجھے یہ ارشاد ہوا ہے کہ مین آپکی چٹھی مورخہ ۲۰ ماہ حال کی رسید بھیجون اور اطلاع دون کہ سب سے زیادہ سہولت اسی مین معلوم ہوتی ہے کہ ندوۃ العلما کے سالانہ عام جلسے کے بعد ہز آنر ڈیپوٹیشن کو بُلائین۔ ہز آنر ابتدائے نومبر مین الہ آباد تشریف لے آوین گے اور مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا آپکے لیے ایڈریس پیش کرنے کے واسطے ۸۔ تاریخ ماہ نومبر مناسب تاریخ ہوگی؟۔

ایچ۔ جے۔ سٹایلر

انڈین سول سروس پرائیوٹ سکریٹری۔

صاحبو! مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے گو کہ اِس تجویز کو ندوۃ العلما کے آٹھوین سالانہ جلسے مین پیش کیا مگر شروع ہی سے ندوۃ العلما نے اپنے طرز وروش سے

اِس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکی بنیاد وفاداری اور راستبازی پر ہے اور وہ گورنمنٹ کی مہربانی کا خواہشمند ہی۔ اِسکے مقاصد و اغراض کو باریک بین نگاہ سے دیکھنے کے بعد اِس بات کی پوری تصدیق ہو سکتی ہے۔ وہ اگرچہ لفاظی کو ناپسند کرتا ہے اور فعل کو قول پر مرجح سمجھتا ہے تاہم مختلف موقعون پر تقریر اور تحریر کے ذریعے سے اسکا اظہار کیا ہے اور تہنیت و تعزیت کے موقعون پر دلی جوش اور سچی وفاداری کے ساتھ ہمدردی اور مبارکباد کا اظہار حکام وقت سے کرتا رہا ہے اور چونکہ اس اظہار سے نمایش اسکو منظور نہ تھی اسواسطے اخبارون مین اسکی اشاعت کی کوئی ضرورت نہین سمجھی۔

سب سے زیادہ ارکان ندوۃ العلما نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ اسکی تمام کارروائیان علانیہ اور علی رؤس الاشہاد کیجائین اسیواسطے ہر جلسے مین اپنے حکام سے استدعا کی ہے کہ وہ شریک ہوکر تمام کارروائیون کو بچشم خود ملاحظہ فرمائین۔ لہذا انکی تجویز سے یہ سمجھنا نہ چاہیے کہ ندوۃ العلما کو آٹھ برس کے بعد ایسی ضروری تجویز کیطرف خیال پیدا ہوا ہے۔

جناب صدر انجمن!

ندوۃ العلما نے سال زیر بیان مین صرف اسی قدر کارروائی نہین کی بلکہ اسنے اپنے ماتحت دار العلوم کی پوری نگرانی اور اوسکے نظم و نسق مین مفید اصلاحین کی ہین اسکی مفصل رپورٹ کل آپکی خدمت مین مہتمم دار العلوم پیش کرین گے مگر اُسکی اصلاح اور ترقی کے لیے ندوۃ العلما نے اِس سال جو کارروائی کی ہے اُسکو بالاجمال مین عرض کرتا ہون۔

دار العلوم کے متعلق ندوۃ العلما نے سب سے پہلا کام سال زیر بیان مین یہ کیا کہ اوسنے درجۂ متوسط کے دوسرے سال کی خواندگی کھولنے کی منظوری دی اور اُسکا نصاب تجویز کیا اور مجلس دار العلوم کے ارکان کا از سر نو انتخاب کیا اور سب سے زیادہ مفید انتظام یہ کیا ہے کہ تقسیم خدمت کے اصول پر ارکان مجلس دار العلوم مین سے بعض بعض کو ایک ایک خدمت سپرد کردی ہی از انجملہ مولوی خلیل الرحمن صاحب و مولوی فتح محمد صاحب تائب کے ذمے تعلیم کی نگرانی کیگئی ہی

اور میرے سپرد دارالاقامت کے طلبا کی عام تہذیب اخلاق کی نگرانی کیگئی ہے۔ اور مصارف دارالاقامہ کی نگرانی اور جانچ پرتال منشی محمد احتشام علی صاحب کے سپرد کی گئی ہے جو مجلس مال کے معتمد (سکرٹیری) بھی ہین اور حکیم خورشید علی صاحب کے ذمہ صفائی و نگرانی حفظان صحت کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ افتتاح مدرسہ سے اسوقت تک طلبہ کا معالجہ حکیم صاحب ممدوح کے ہی ذمے رہا ہے اور حکیم صاحب نے اِس خدمت کو بہت محنت اور تندہی سے ادا کیا ہے جسپر ہم سب کو شکر گذار ہونا چاہیے۔ اب دارالاقامہ کی صفائی کی نگرانی خاص طور پر انکے اہم خدمت کا ضمیمہ کردی گئی ہے اور عام نگرانی ہر صیغے کی خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب و مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے متعلق کی گئی ہے۔

نصاب درس کی ترتیب و ترمیم کے واسطے اب تک کوئی خاص مجلس نہین تھی بلکہ جلسہ انتظامیہ اس خدمت کو خود ہی اُن حضرات کے مشورے سے جنکو تعلیم کے متعلق پورا تجربہ حاصل ہے انجام دیتا تھا۔ سال زیر بیان مین اس کام کے واسطے ایک خاص مجلس قائم کی گئی ہے جسمین مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی اور مولوی محمد فاروق صاحب چریا کوٹی جیسے تجربہ کار حضرات منتخب کیے گئے ہین اور اس مجلس کے معتمد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور قرار پائے ہین امید ہے کہ پہلے سے زیادہ اب نصاب کی ترتیب و ترمیم کا کام خوش اسلوبی سے انجام پائے گا۔

کتب خانے کا بھی کوئی مستقل انتظام ابتک نہین تھا اب خدا کے فضل سے سات ہزار سے زیادہ کتابین اِسمین موجود ہین اسوجہ سے اُسکا بھی حالت موجودہ کے لحاظ سے معقول انتظام کیا گیا ہے اور ایک علیحدہ مکان اسکے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے اور کچھ جدید الماریان خرید لی گئی ہین اور ایک ناظر اور ایک دفتری مقرر کیا گیا ہے تاکہ ان کتابون کو سلیقے سے مرتب رکھے اور جلدونکی مرمت ہوتی رہے کیونکہ جو حضرات کتابین بھیجتے ہین وہ نئی ہوتی ہین تو اُنکی جلد سازی کی اور پُرانی ہوتی ہین تو اُنکی مرمت کی ضرورت پڑتی ہے۔

مگر صاحبو! جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت جزرسی اور کفایت سے ہو رہا ہے۔ چادر اسقدر تنگ ہی کہ ہاتھ پانون اچھی طرح نہین پھیل سکتے۔ اگر اہل اسلام ان کامون سے دلچسپی لین تو خاطر خواہ انتظام کا ہونا کچھ دشوار نہین۔ عیسائیون کے چرچ اور مشن ہندوستان کی چپہ چپہ زمین پر کام کر رہے ہین اور ایک قسم کے نہین بلکہ بیسیون طریقے کے اسکول ہین۔ کالج ہین۔ زنانہ تعلیم گاہین ہین۔ زچا خانے ہین۔ ہسپتال ہین۔ اور ہر ہر مقام پر انکے منادی وعظ کرتے پھرتے ہین۔ یہ سب جو کچھ کر رہے ہین قومی چندے سے کر رہے ہین جو کرورونکی مقدار کو پہونچ جاتا ہے اور شان و شوکت کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سلطنت کا کام ہے۔ آپ جانتے ہین کہ اس مقدار کو جو چندہ ہوتا ہے اسمین بڑی رقمین بھی ہونگی مگر زیادہ تر تھوڑا تھوڑا کرکے اسقدر ہو جاتا ہے ع قطرہ قطرہ بھم شود دریا۔ مگر یہ جمع کیسے ہوتا ہے؟ یہ عجب مزے کی بات ہی کہ دیتے ہین اور دینے والون کو ناگوار نہین ہوتا۔ دینے والونکو کچھ معلوم نہین ہوتا۔ اور لینے والے کرورون روپے کے صرف سے ایسے حیرت انگیز کام کر رہے ہین!!۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ قومی کامون سے عام دلچسپی کس قدر ہی؟۔ اگر ہم لوگون مین بھی یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر ہمکو اور آپ کو دونون کو راحت ہو اور ہتیلی پر سرسون جمانے کی خواہشمند جو ہمپر اعتراض کر رہے ہین کہ "ندوۃ العلما نے ابتک کیا کیا؟ تعلیم اسی ناقص حالت مین ہے۔ علما مین اتفاق نہین پیدا ہوا۔ عام مسلمانون کے اخلاق ویسے ہی خراب ہین۔ رسم و رواج کی پابندیان ویسے ہی تباہ کر رہی ہین۔ یہ اور ایسے ہی بیسیون اعتراض بالکل رفع نہ ہونگے تو کم ضرور ہو جائین گے۔

صاحبو! آپ خود ہی انصاف فرمائیے کہ جب تک ہمارے ہاتھ مین اس قدر روپیہ نہ ہو کہ ہم دارالعلوم اور دارالاقامہ کے مکانات اپنی مرضی کے موافق بنائین۔ مدرسین جیسے چاہین ویسے رکھین۔ تالیف مقرر کرین اور جو کتابین چھپی نہین ہین اور انکا نصاب مین رکھنا ضروری ہے انکو چھپوائین اور اپنی ضرورت کے موافق تصنیف کرائین واعظین مقرر کرین

اور جہان جہان ضرورت ہو اُنکو بھیجین اُسوقت تک ہمارے وعدے کیونکر پورے ہوسکتے
ہین ؟ صرف وعدہ کر دینے اور تجویز پاس کر لینے سے کام نہین چل سکتا اِسکے ہم بیشک گنہگار
ہین کہ ہمنے ایسے لمبے چوڑے وعدے کر لیے ہین مگر ہمنے خدا کے فضل کے بھروسے پر اور
مسلمانونکی سیرچشمی کے لحاظ سے جو اُنکی طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے یہ وعدے کر لیے ہین اور
ہمکو امید ہے کہ آج نہین تو کل ہماری یہ آرزو ضرور پوری ہوگی - ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

مجلس مال کے انتظام مین گزشتہ برسون مین جو تبدلیان ہو چکین ہین اُنکو مین پچھلی
رپورٹون مین بیان کرچکا ہون اور جہان تک مجکو معلوم ہوا ہے اِس انتظام مین نقص نہین نکالا
گیا - سرمایہ کی حفاظت کا جو طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے اُسکو ندوۃ العلما نے اختیار کیا ہے
اور سال زیر بیان مین مجلس مال کا معتمد (سکریٹری) ایسا شخص منتخب کیا گیا ہے جو ایک بڑے
کارخانے کا مالک اور ڈائرکٹر ہے وہ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری فرزند منشی محمد
امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال ہین - صوبہ پنجاب کے حضرات اِنکے نام سے شاید واقف
نہ ہون مگر ممالک متحدہ اگرہ و اودھ کے اکثر لوگ اُنکو جانتے ہین اور اِس انتخاب کو اُنھون نے
پسندیدگی کی نگاہون سے دیکھا ہے منشی صاحب ممدوح اپنے فرائض کو بہت خوش اسلوبی
سے ادا کر رہے ہین -

صاحبو ! اب مجکو یہ بات عرض کرنا اور باقی ہے کہ سال زیر بیان مین ہمارے معزز رکن
خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کی فیاضی سے صیغۂ
وظائف مین مستقل سرمایہ کے اعتبار سے ایک مفید اضافہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ شیخ صاحب
ممدوح نے اپنے مواضعات موقوفہ ضلع پرتاب گڑھ کا نصف منافع یعنی منجملہ آٹھ آنے کے
چار آنے کا منافع علوم عربیہ کی تعلیم کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور تا بقاے دار العلوم اسکے
طلبہ کو دیگر مدارس کے طلبہ پر ترجیح دی ہے اور اسی لحاظ سے منجملہ متولیان وقف کے ندوۃ العلما
کے معزز رکن اور اُسکی مجلس مال کے معتمد منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کو اِس

جائداد کا متولی قرار دیا ہے۔ اِس جائداد کا منافع بعد وضع مالگزاری واخراجات دیہی کے دوسو روپے سالانہ سے کم نہین ہے جس سے کم از کم چار غیر مستطیع طلبہ کو وظائف دیے جا سکتے ہین شیخ صاحب کی یہ فیاضی سچے اعتراف اور دلی شکریے کی مستحق ہے اور اس قابل ہے کہ دولتمند مسلمان اسکی تقلید کرین۔

علاوہ اِسکے دو وظیفے ریاست جوناگڑھ کے نامور اور فیاض وزیر خان بہادر شیخ بہاءالدین صاحب سی آئی اے نے عنایت فرمائے ہین جو بہاءالدین وظیفے کے نام سے موسوم ہین۔ وزیر صاحب بہادر کی یہ فیاضی کچھ نئی نہین ہے آپنے ندوۃ العلما کو ایک عرصے تک سالانہ امداد عنایت فرمائی ہے اور سال گذشتہ مین ایک ہزار روپیہ تعمیر درسگاہ کے لیے عنایت فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ایسے فیاض اور مخیر بزرگ کی توجہ سے ندوۃ العلما کو آیندہ بہت کچھ مدد ملے گی اِسلیے ہم سبکو انکا شکرگذار ہونا چاہیے۔

آخر مین مجکو افسوس کے ساتھ ایک معزز رکن کا ذکر خیر کرنا ہے جو سال زیر بیان مین ہمیشہ کے لیے ہمسے جُدا ہوگیا ہے۔ آپ مولوی شیخ احمد صاحب جبیتکر کے نام سے واقف ہونگے جو بمبئی کے رئیس اور خاندان کوکن کے مقتدر ممبر تھے اور عربیت مین بہت بلند مرتبہ عالم تھے انکو ندوۃ العلما سے خاص قسم کی دلاویزی تھی چونکہ خود علالت مزمنہ کیوجہ سے جلسے مین شریک نہین ہو سکتے تھے اسلیے ہر سال اس موقع پر عربی نظم کے ذریعے سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اِس سال جلسے سے پہلے انکا انتقال ہوگیا مگر اُنھون نے مرض الموت مین اپنے قابل اور لائق بھائی شیخ عبداللہ صاحب جبیتکر کو وصیت کی کہ وہ ندوۃ العلما کو ہمیشہ مدد دیتے رہین اور کچھ روپیہ بھیجنے کی بھی ہدایت کی جسکی تعمیل انکے بھائی نے کردی ہے مین امید کرتا ہون کہ آپ مرحوم مغفور کے واسطے دعا فرمائین گے کہ اللہ تعالے اُنکی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت مین اُنکو جگہ دے۔

(اسوقت کئی ہزار آدمیون کا مجمع تھا جنمین کئی سو علما و مشائخ تھے ان سب نے نہایت جوش و

خروش سے مرحوم کے واسطے دعاے مغفرت کی۔)

اِسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے کہاکہ مین نے ابھی رپورٹ مین مولوی

عبداللہ صاحب جیتکر کا ذکر کیا ہے اِس معزز فاضل نے اپنے بھائی کی تقلید کی ہے اور قصیدہ بھیجا ہے جسکو مین پیش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ شیخ عبداللہ جیتکر اپنے بھائی کے قابل جانشین ثابت ہونگے اور ندوۃ العلما کو انسے ہر طرح کے فائدے پہونچین گے۔

اِسکے بعد ندوۃ العلما کا سالانہ جمع خرچ جو آٹھ مہینے کے بابت تیار کیا گیا تھا پیش کیا (یہ جمع خرچ اِسی روداد کے آخر مین درج ہے)

رپورٹ کے ختم ہونے پر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپنے گذشتہ سال کی کارروائی پر چند قیمتی اور قابل توجہ رائین اپنی پر مغز تقریر مین ظاہر فرمائین جو ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

خلاصۂ تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

ندوے کے مقاصد دیگر قومی انسٹی ٹیوشنون کے خلاف نہین ہین بلکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اُن سب کے ساتھ متحد الاغراض ہے اسلیے جیسا کہ مولوی عبدالحی صاحب نے اپنی رپورٹ مین بوضاحت جتا دیا ہے کسیکو ہرگز ہرگز یہ خدشہ نہ ہونا چاہیے کہ وہ ان دوسری قومی انجمنون وغیرہ کے کام مین دراندازی کرے گا۔ کانفرنس۔ انجمن نعمانیہ انجمن حمایت اسلام وغیرہ سب نے ابتک ندوہ کی تائید ہی کی ہے پس یہ کب ہوسکتا ہے کہ یہ اِنکے احسان کے عوض اُنکی مخالفت کا بیڑہ اُٹھائے اجلاس لکھنؤ مین خواجہ عزیزالدین صاحب نے یہ شعر پڑھا تھا ؎

آب این چشمہ جاری برود تا بہ پنجاب فیض این ابر بہاری برود تا بہ بہار

صد شکر کہ دونون صوبون کے اجلاس سے یہ آرزوے دیرینہ بتفاوت تقدیم و تاخیر ایک حد تک تو

پوری ہوگئی اور اس سے زیادہ دائمی و پایدار فیوض و برکات کی انشا اللہ آیندہ بہت کچھ توقع ہی ندوے کو چونکہ اپنی قوم کی اصلاح حال کے یہ قابل قدر موقع گورنمنٹ عالیہ کے سایہ عاطفت مین اور اسی کی نظر عنایت سے حاصل ہوئے ہین اسواسطے اسنے گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری کو ہمیشہ مرعی رکھاہے اور انشا اللہ ہمیشہ رکھے گا - اور یہی وجہ ہے کہ ندوہ کو پالٹیکس سے کچھ سروکار نہین ہے ہان اگر محض بطریق استصواب راے سرکار شوکت مدار کیخدمت مین یہ کچھ عرض معروض کرنا ہو تو اسکا مضائقہ نہین - ندوے کی اس ابتدائی حالت مین سرمائے کی جس قدر ضرورت تھی اور ہے اس سے زیادہ اہم تر اُس سرمائے کی حفاظت تھی جسکے لیے کوئی بڑا ہوشیار و مدبر امین ہونا چاہیے تھا - اوّل اوّل بنیک مین رکھنے وغیرہ کی تجاویز پیش ہوئین مگر مقام مسرت ہو کہ بالآخر ندوے کو اس ذمہ داری کے کام کے لیے ایک نہایت معتمد اور ہوشیار شخص مل گیا -

---

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبد القادر صاحب بی - اے اڈیٹر ابزرور لاہور نے حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی جسکو معزز ارکان نے دل لگاکر سُنا -

خلاصۂ تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے اڈیٹر ابزرور لاہور

ندوے کے فرائض و اغراض و مقاصد نہایت ذمہ داری کا اور مہتم بالشان کام ہے جتنا اہم ہے اُتنا ہی دشوار اور دیر طلب جیساکہ تمام بڑے بڑے کام ہوا کرتے ہین برخلاف بھان متی کے سانگ یا مداری کے تماشے کے جو حیرتناک تو ضرور ہوتا ہے مگر بقول اے " ہرچہ زود برآید دیر نپاید " اسکے کرشمے ہوتے بھی موہوم و ناپایدار ہین - مذہب کا لوگون کے طبائع پر بڑا زبردست اثر ہوتا ہے جسکی مثال سٹیم پور (طاقت دخانی) کی سی ہی اور یہ طاقت ہے ہمارے مقدس علماے دین کے ہاتھ ہی جدھر چاہین امت محمدیہ کی اِس طاقت کو لگا سکتے ہین اور جو کام چاہین

اُس سے لے سکتے ہین چنانچہ تعلیم انگریزی کی ترویج مین ابتدائ کیسی کیسی مشکلات پیش آئین تکب
اُن حضرات نے اسکی ضرورت کو محسوس و تسلیم نہ کیا اور قوم کے لیے اسکو جائز نہ قرار دیا۔ اِنکے
اشارے کی دیر تھی کہ جا بجا تعلیم تعلم کا چرچا پھیل گیا۔ اب بھی انھین حضرات کی اعانت درکار ہے
کیونکہ کام لینے والے کے بغیر طاقت خود بخود کچھ نہین کرسکتی۔ ہم دنیا دار لوگ بخوشی انکے ساتھ
مل کر بہبود قوم کے لیے سعی و جانفشانی پر آمادہ ہین اور اسے محض فضل ایزدی سمجھنا چاہیے کہ
حُسن اتفاق سے ایسے خدا ساز سامان پیدا ہوگئے ہین۔ یہ بات بظاہر دل کو لگتی اور کھٹکتی سی
ہی کہ گذشتہ آٹھ سال کے معقول عرصے مین ندوہ نے کیا کچھ کرکے دکھلایا ہے لیکن بامعان
نظر دیکھین تو اس اعتراض کی ذرا بھی وقعت باقی نہین رہتی کیونکہ اصلاح قوم اور پھر اصلاح بھی
کیسی؟ مذہبی و معاشرتی کچھ بچون کا کھیل یا منھ کا نوالہ نہین کہ دیکھتے دیکھتے ہپ کرجائین۔ جو
لوگ ایسے اہم اور دشوار کام مین ہتیلی پر سرسون جمانا چاہین یہ اُنکی غلطی ہے۔ ابتدا مین
ندوے کو جو جو مشکلات پیش آئین اور جن جن دقتون کا سامنا ہوا انکے نظر کرتے ہمسے پوچھو
تو جو کچھ ندوے نے اب تک کیا بس غنیمت ہی اور اسے خاصی کامیابی کہہ سکتے ہین۔ ہان
اِسمین شک نہین کہ ابھی اِسے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے جسوقت اپنی تقریر تمام کرچکے معزز حاضرین نے بیچینی سے
شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کیطرف نگاہین دوڑائین۔ وفور شوق اور شدت
انتظار کے جھرمٹ مین مولوی صاحب ممدوح منصہ (اسٹیج) پر تشریف لائے اور اپنا ترکیب بند
ایسے موثر اور دردانگیز لہجے مین پڑھا جسکو سُنتے وقت سامعین ہمہ تن گوش اور سراپا
حیرت بنگئے تھے خصوصاً دو بند اوّل کے کچھ ایسے پڑھے گئے جنھون نے علما پر ایک
خاص کیفیت پیدا کردی اور جہان تک دریافت ہوا ہے اسکا مزہ اب تک لوگ نہین
بھولے۔ اِس ترکیب بند کے پڑھنے سے پہلے مولوی صاحب نے ایک مختصر تقریر

بھی کی تھی اور درمیان مین بھی جا بجا حالت اور موقع کے مناسب تقریر کرتے جاتے تھے جس سے سامعین کو زیادہ لطف آتا تھا۔ اِس ترکیب بند کو مولوی صاحب نے کانپور مین چھپوایا تھا جسکی سو کا پیان اسوقت موجود تھین انکو حاضرین نے ہاتھون ہاتھ خریدلیا۔

ترکیب بند شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

ایکہ پرسی چہ کسانیم؟ و چہ سامان داریم؟
ایکہ باہیچ نیرزد بجہان آن داریم
ما نہ آنیم کہ دیہیم سکندر طلبیم
ما نہ آنیم کہ اورنگ سلیمان داریم
ما نہ آنیم کہ بر شیوۂ ارباب حشم
روی ور اسے بدر دولت سلطان داریم
ما نہ آنیم کہ با حاجب و دربان باشیم
ما نہ آنیم کہ بام و در و ایوان داریم
ما نہ آنیم کہ با مسند و بالین ازیم
ما نہ آنیم کہ سرداب و شبستان داریم
ما نہ زریم کہ بدان پایہ کہ چون محتشمان
جامہ از قاقم و استبرق و کتان داریم
ما نہ آنیم کہ یک شیوہ بآئین گیریم
ما نہ آنیم کہ یک کار بہ سامان داریم
خاکساران جہانیم و از اسباب جہان
بوریائے ست کہ در کلبۂ احزان داریم
جز نئے خامہ و اوراق پریشان نبود
بیش و کم انچہ بہ پیدا و بہ پنہان داریم
گاہ گاہے بسوے کلبۂ ما بار بنہ ار
تا بہ بینی کہ چہ برگ و سر و سامان داریم
تو کباب برہ و شہد و شکر می جوئے
ما ہمان پارۂ نانے بسر خوان داریم
تو غلامان کمر بستہ بفرمان خواہی
ما غلامِ خود و خود گوش بفرمان داریم

ہم بیک حال بود بے سر و سامانی ما
کہنہ ہرگز نشود جامۂ عریانی ما

بجز افتادگی و طوع و رضا خواہی ست
گر ز ما شیوۂ دیرینۂ ما خواہی ہست
افسر و تاج و کمر بند و کلاہ جائی نیست
جامہ کہنہ و دیرینہ ردا خواہی ہست

قصر و بام و حرم و گنبد اگر خواهی هست
مسجد و منبر و محراب دعا خواهی هست

آن مے کو ز فرنگ ست نداریم بجام
بادهٔ خمکدهٔ صدق و صفا خواهی هست

شرح افسانهٔ روم من نتوان جست ز ما
ورد دلاویز حدیث خلفا خواهی هست

ما مداوای تپ و درد نداریم ولے
گر ز رنجوری الحاد شفا خواهی هست

ما خرافات کهن یاد نداریم ولے
گر ز ما سلسلهٔ حمد و ثنا خواهی هست

گفته بیکن و دیکارٹ نداریم بیاد
ور حدیثے ز رسول دوسرا خواهی هست

بے نوائیم ز ما فرهٔ دنیا مطلب
آنچه در کیسه نداریم تو از ما مطلب

ما که با آن همه تنگی این چرخ حرون
هیچگه پای ز خلوت نه نهادیم برون

ما که از جای نرفتیم بصد جور و جفا
که بار رفت ز دست فلک سفلهٔ دون

تا چه پیش آمده باشد که بیکبار ز ما
رفت تمکین و قرار و خرد و صبر و سکون

تا چه پیش آمده باشد که ز هر گوشهٔ ملک
برسیدیم سراسیمه باین حال زبون

درد ز اندازه گذشت و بلغ السیل زباه
رفت سررشتهٔ صبر از کف و للدهر فنون

بار این غم که ز ما تاب شکیبائی برد
خود به بینید که چند است و مپرسید که چون؟

چند در سینه توان داشت نهان شعلهٔ غم
خوش بود صبر ولے خود نتوانیم کنون

شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کے
سوختیم سوختیم این سوز نهفتن تا کے

جمع اسلام که صیتش بدیار افتادست
حالیا با غم و درد زدش سروکار افتادست

آن که در معرکه تاج از سر قیصر بربود
دست و بازوش بیکباره ز کار افتادست

آن که چون مهر جهانتاب بعالم می تاخت
خاک ره گشته و در راهگذار افتادست

آن که صد قلعهٔ روئین بیکے حمله کشود
حالیا از همه سو خود بحصار افتادست

دست و سرپنجهٔ آن شیر ژیان رفت ز کار
آن که در پیکر صد مرده همی جان بدمید
آن عزیزی که جهانیش همی داشت عزیز
مرغ خوش زمزمه را کار بصیاد افتاد
می نه بینی که نژاد عرب و آل لوی
دست هر سفله بغارتگریش گشته دراز
ورق دفتر عباس بتاراج برفت
کاروان رفته و اندازهٔ جاهش پیداست
آسمان از حرکت مانده و اختر ز مدار
وین عجب بین که باین فتنه و آشوب بلا
سنگ میبارد و در خواب خوش اند اهل حصار
علما را همه پیکار و نزاع ست کز و
امرا را که بود نیروی ما از دم شان
بکه نالیم؟ و به پیش که بفریاد رویم؟

تهمتن در تنگ چه آمد و خوار افتاد است
هست بر بستر بیماری و زار افتاد است
حالیا خسته و آواره و خوار افتاد است
دامن شاهد گل در کف خار افتاد است
خوار و سرگشته بهر شهر و دیار افتاد است
همچو بغداد که در دست تتار افتاد است
اختر فاطمیان خود ز مدار افتاد است
زان نشانها که بهر راه گذار افتاد است
مهر گم گشت و جهان تیره و تار افتاد است
هر کس از ما بهمان خواب و خمار افتاد است
رخنها در کمر و پای حصار افتاد است
آتش فتنه بهر شهر و دیار افتاد است
کار با بربط و رود و دف و تار افتاد است
کار ما با فلک عربده کار افتاد است

ننگ باشد که به پیش شه و درویش شویم
همت آنست که خود چاره گر خویش شویم

درچنین حادثهٔ صعب که بر ما افتاد
چاره آن نیست که از عهد کهن داری یاد
چاره آن نیست که بر رسم کهن طرح نهی
مکتب و مدرسه ها در همه اطراف و بلاد
تا چه سودت دهد آن فلسفهٔ عهد قدیم
تا چه سودت دهد آن هیئت پارینه نهاد
از عناصر سه و شصت آمده اینک بشمار
تو همان در گرو آتش و آب و تی و باد
تا چه سودت دهد آن شیوهٔ تعلیم قدیم
که برویت در رزقی نتوانست گشاد

این نه خواری بود آخر که پس از کسب علوم — از ره وعظ بدریوزه برآئی ناشاد
عامیان را بفریبی و بصد حیلهٔ و فن — آش و نانے بکف آری که شود توشهٔ و زاد
یا که با هیچو خودی بحث و جدل ساز دهی — وان نزاعِ تو شود مایهٔ هر گونه فساد
یا که چون خلوتیان پاے بدامن بکشی — تا بدانند کز اقطاب شدی یا اوتاد
دستِ بالاست هر آئینه ز زیرین بهتر — این حدیث نبوی هست ترا رفته ز یاد
نبود وجه کفافِ تو گر هدیهٔ و نذر — نبود حاصلِ بحثِ تو مگر کبر و عناد
نتوانی که خود از گوشه برآئی وانگه — عرض اسلام کنی در همه امصار و بلاد

خود بفرما اے، کزین مشغله مقصود چه بود
گر وجود تو زیان نیست بگو سود چه بود

اے که بر مائدهٔ یورپ مهمان باشے — حیف باشد اگر از جملهٔ ایشان باشی
حیف اگر از اثرِ فلسفهٔ مغربیان — منکرِ فلسفهٔ سنت و قرآن باشی
مسمر از شعبدهٔ جلوه دهر بنهی — منکرِ معجزهٔ موسیٔ عمران باشی
گفتهٔ سولن و آئین جهانبانے او — بر زبان داری و بیگانه ز نعمان باشی
از هنیبال صد افسانهٔ و دستان گوئی — جاهل از معرکهٔ فاتحِ ایران باشی
قیصران را همه یک یک بشماری ز آغاز — بیخبر از عمر و حیدر و عثمان باشی
از خداوند جهان، یاد نیاری گاهے — روز و شب خود بپرستاری سلطان باشی

ور بپرسی که درین کار چه تدبیر بود
دین و دنیا بهم آمیز که اکسیر بود

گرچه این مرحله دشوار گذار افتاد ست — پاسے را کار درین راه به خار افتاد ست
دین و دنیا بهم آمیختن آسان نبود — گوئیا کشتئ گرداب، دو چار افتاد ست
نسبت فلسفه و شرع بدان مے ماند — که خزان در عقبِ بادِ بهار افتاد ست

حل این شکل اگر خواہی - از ندوہ بخواہ
حکمت و شرع درین جا بہم آمیختہ اند
عقل را نیست سر عربدہ اینجا بالکل
شبلی آہنگ و عاکن کہ سخن گشت دراز
ہان بدرگاہ خدائے دو جہان روی بنہ
مے تواند اثر قدرت او داد - امان
صدرہ افتاد کہ طوفان زدۂ از کرمش
صدرہ افتاد کہ فیض کرمش جان بدمید
اے خداوند جہان رحم بفرما برما

او کشاید گرہے را کہ بکار افتادست
نمک و بادہ درین میکدہ یار افتادست
پنبہ را آتشی این جا بہ شرار افتادست
گرچہ دانم کہ قلم سحر نگار افتادست
کہ نم رحمت او برگل و خار افتادست
خرمنے را کہ بہر گوشہ شرار افتادست
رستہ از لطمۂ موج و بہ کنار افتادست
مردۂ را کہ در آغوش مزار افتادست
کہ چو ما بر در فیض تو ہزار افتادست

طرح انجام مرا نیز چو آغاز انداز
اے خدا - ہان نگہ لطف بما باز انداز

اس ترکیب بند کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور پہلے بطور تمہید کے مختصر سی تقریر کی جو باوجود اختصار کے پر معنے اور نتیجہ خیز تھی اثنای تقریر مین حال کے مصنفین اسلام کی کمزوریون کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ یہ لوگ اپنے شوق تصنیف مین اکثر جادۂ مستقیم سے دور جا پڑتے ہین جن اُمور کی قابل وثوق سند سلف صالحین کی مہتم بالشان مصنفات سے بآسانی مل سکتی ہو۔ انھین بھی مصنفین مغرب سے استفادہ کرتے اور سیل صاحب کا ترجمۂ قرآن کھول بیٹھتے ہین۔ جو بڑی خطرناک لغزشون کا موجب ہوتا ہے ایسے ہی عام مسلمانونکی یہ فاش غلطی بھی قابل مواخذہ اور اصلاح طلب ہے کہ اُنھون نے قرآن شریف جیسے ہادی اور مکمل دستور العمل سے اسکا مدعاے اصلی حاصل کرنے کے بجاے اسی جھاڑ پھونک تک محدود کر رکھا ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے اپنے تذکرۂ سفر کے ضمن مین آجکل کے تعلیم یافتہ نوجوانونکی

افسوسناک حالت اُنکے مذہبی معلومات اور دینداری وغیرہ مین بالکل تہی دست اور
کورے ہونے کا نقشہ کچھ اس انداز سے کھینچا کہ بے اختیار رونا آتا تھا اور لطف یہ تھا
کہ واقعات کی تلخی نے تعلیم یافتہ نوجوانون پر کوئی بُرا اثر نہین پیدا کیا۔
پھر فرمایا "ہماری کیا پوچھتے ہو؟ یہان تو وہ نشہ عشق ہے جسکو زمانے بھر کی ترشیان دور
نہین کرسکتین اور اب اِس گئے گذرے وقت مین جسکے سرور کی یہ کیفیت ہو اسکے زبردست
ہونے مین کسکو کلام ہوسکتا ہے" اسکے بعد آپنے موثر الفاظ مین دعا مانگی اور ہی پر ۱ بجے
کے قریب اجلاس اول کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس دوم

۲½ بجے سے ۴½ بجے تک روز پنجشنبہ ۶۔ رجب ۱۳۲۰ھ

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور

معمول کے موافق سب سے پہلے قاری میران شاہ صاحب نے قرآن مجید کی چند آئتین
تبرکاً تلاوت کین۔ اِسکے بعد مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس عربی اسلامیہ سکول راولپنڈی
نے اپنا قصیدہ عربیہ پڑھا۔ اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور
نے "مسلمانان ہند کی ضرورتون" پر اپنا مفید اور قابل دید مضمون پڑھا جو توجہ کے قابل ہی

مضمون مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

سران امرتسر و اعیان پنجاب! میری آجکی گزارش کا موضوع مسلمانان ہند کی ضرورتین ہین

اور مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ آجکل مسلمانان ہند بحیثیت قوم کیا کیا ضرورتین رکھتے ہین - ندوۃ العلما کے تعلقات اگرچہ پنجاب کے ساتھ ابتدا سے ہین تاہم اُسکا اجلاس اِس صوبے مین اول مرتبہ ہوا ہے اور کثرت سے ایسے لوگ ہونگے جنھون نے اوّل مرتبہ اسکا ذکر سنا ہوگا - محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے کئے اجلاس لاہور مین ہو چُکے ہین انجمن حمایت اسلام کا غلغلہ بلند ہے - محمدن کالج علی گڑھ کی صدائین گونجتی رہتی ہین ایسی حالت مین ذہنون مین ایک گونہ تشویش کا ظہور اور دلون مین یہ سوال پیدا ہونا حق بجانب ہی کہ آخر ہم کس کس کیطرف توجہ کرین ؟ کس کس کو پکڑین ؟ کسکو چھوڑین ؟ آیا یہ سب ضروری ہین یا بعض فضول اور بعض ضروری ؟ آیا اِنکے مقاصد (جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے ایک دوسرے کے متضاد ہین یا یہ ہے کہ بعض کسی قومی خدمت کو ادا کر رہے ہین اور بعض کسیکو ؟ - اِسی تشویش کو رفع کرنے کے واسطے مین نے مذکورہ بالا موضوع اختیار کیا ہے

انسان کی ضرورت بلحاظ اُسکے حالات کے مختلف ہوتی رہتی ہے - موسم سرما ایک قسم کی ضرورتین ساتھ لاتا ہے - گرمیون مین دوسرے قسم کی پیش آتی ہین صحت کی ضرورتین اور ہین مرض کی اور - علی ہذا القیاس اس اصول کے مطابق اول مسلمانان ہند کی حالت پر ایک نظر ڈالنی چاہیے اُسکے بعد ضرورتین منقح کرنی چاہئین - اس زمانے مین ہماری حالت خصوصی یہ ہے کہ ہم ایک شایستہ طاقتور - امن وانصاف دوست اور آزادی پسند گورنمنٹ کے زیر سایہ ایک ایسے ملک مین آباد ہین جسمین مختلف مذاہب کی پابند مختلف قومین سکونت پذیر ہین - اُن قومون مین سے اکثر قومین (جو مسلمانون سے تعداد و ثروت مین زیادہ ہین) نہایت کوشش کے ساتھ اپنی ترقی مین سرگرم ہین اور جوش ترقی مین دوسری قومون کے کُچل جانے یا پس جانے کی اُنکو پروا نہین مسلمان مغربی تعلیم مین اور قومون سے پیچھے رہ چکے ہین - ہندوستان کی وسعت نے ایک صوبے کے مسلمانون کو دوسرے صوبے کے مسلمانون سے بہت دور کر دیا ہے اور جن لوگون نے مختلف صوبون کے

مسلمانونکی حالت بنظر غور دیکھی ہے وہ اس امر کو خوب جانتے ہین کہ بلحاظ معیارات کے پستی و بلندی اور وسعت و تنگی کے اُنمین صاف وصریح فرق پایا جاتا ہے مسلمانون کی اخلاقی۔ تمدنی اور مذہبی حالت پست ہے اور روز بروز گرتی جاتی ہے۔ عموماً قوم کے خیالات پر افسردگی چھائی ہوئی ہے اور پست ہمتی اور غفلت اُنکی رگ وپے مین سرایت کر گئی ہے۔ مجکو یقین ہے کہ ان حالتون کے واقعی تسلیم کرنے مین کسی صحیح دماغ شخص کو تامل نہ ہوگا۔ حالات بالامین سے ہر ایک حالت نے جداگانہ ضرورت مسلمانون کے واسطے پیدا کی ہے اور جبتک وہ کل ضرورتین پوری نہ ہون قومی حالت درست نہین ہوسکتی۔ ان ضرورتونکی دو بڑی قسمین ہوسکتی ہین دینی اور دنیوی۔

دنیوی ضرورتون کو لیجیے۔ گورنمنٹ کے جو اوصاف مین نے اوپر عرض کیے اُنمین سے ہر ایک کا ایک مقتضا ہے اُسکی شایستگی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رعایا کے طبقون مین سے وہی طبقے ترقی وعروج پائین جو شایستہ بنین اور جس قدر اُنکی شایستگی ترقی کرے اُسی قدر اُنکی عزت اور عروج مین ترقی ہو۔ اُسکی انصاف پسندی مضبوطی سے کہہ رہی ہے کہ میری نظر مین رعایا کے سب افراد مساوی ہین جو اپنے آپ کو مستحق بنائے وہ اپنا حق لے ایک کا حق دوسرون کو دینا (جسکا دوسرا نام رعایت ہی) ممکن نہین۔ اُسکے امن دوست ہونیکا یہ حکم ہے کہ سب لوگ امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرین اور رعایا کے کل افراد اُس قانون کا اپنے آپ کو پابند کرلین جو امن خلائق کے واسطے موضوع ہے اور بالآخر اُسکے قوی اور زبردست ہونے کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنے ان اصولون کو (جو انصاف پر مبنی ہی) منوا کر چھوڑین گے اور جو روک اُنکی راہ مین پیدا ہوگی وہ صاف کردی جائے گی۔

دوسری قومون کی سرگرم کوشش ترقی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اگر اُنکے قدمون کے نیچے پسنا نہین چاہتے تو خود بھی میدان ترقی مین مردانہ آئین اور دلیرانہ اُنکا مقابلہ کرین۔ اگر یہ نہ ہوگا تو ہمارا کچل جانا لازم ہے کیونکہ نہ ہم مین اتنی قوت ہی کہ ہم اُنکی ترقی کو روکین نہ گورنمنٹ

کی انصاف پسندی ایک قوم کا دوسری قوم کی ترقی مین هارج ہونا گوارا کر سکتی ہی مغربی شایستگی حاصل کرنے دنیوی مناصب و سربلندی کا اہل بننے اور ہمسایہ قومون کا ترقی مین مقابلہ کرنے کے واسطے مغربی تعلیم و تربیت کا حاصل کرنا لازم ہے اور بدون اسکے ہمکو یہ باتین نصیب نہین ہوسکتین اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی تعلیم و تربیت ہماری قومی ضرورتون مین داخل ہی۔ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد زیادہ تر اسی ضرورت پر ہے انجمن حمایت اسلام لاہور کے مقاصد کا بھی ایک حصہ یہی ضرورت ہی۔ محمدن کالج علی گڑھ بھی ٹھیک اُنھین اصول پر قائم کیا گیا ہے جو اس ضرورت کو پورا کرنے والے ہین۔ جو لوگ تعلیم کے نبض شناس ہین وہ کالج مذکور کے تعلیم و تربیت مغربی کی خوبی تسلیم کر چکے ہین۔

بزرگان من! "مغربی شایستگی اور انگریزی تعلیم" یہ الفاظ اسقدر زبان زد ہین کہ بظاہر اُنکے مفہوم مین کسی تشریح کی گنجایش نہین معلوم ہوتی لیکن افسوس ہے کہ واقعات اور حالات اسکے خلاف شہادت دے رہے ہین اور میرے ناچیز خیال مین ابھی اصلی مغربی شایستگی اور تعلیم کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کہنے اور سننے کی حاجت ہے۔

اہل یورپ کی شایستگی پر غور کرنے سے ہمین صاف دو پہلو نظر آتے ہین ایک اخلاقی اور کاروباری پہلو اور یہی اُنکی ترقی کا اصلی سبب ہی۔ دوسرا پہلو آرایش و آسایش کا ہی اور یہ فروعی ہے اُنکے اخلاق کو دیکھیے تو اُنمین وہ اخلاقی جرأت اور جوانمردی پائی جاتی ہے جسکے ذریعے سے وہ حسد و کینہ وغیرہ خوفناک اور زبردست دشمنون کو مغلوب رکھتے ہین اُسکی وجہ سے اُنکو اپنے نفسون پر قابو ہے اور کبھی قوت انتقام اور غصہ کو اپنے اوپر غالب نہین آنے دیتے۔ اخلاقی صفات کی ممارست اور پابندی سے اُنکے نفوس مین وہ بلندی اور دلون مین ایسی وسعت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ذاتی نفع اور ذاتی دولت کو قومی مقاصد پر قربان کر دینے کے لیے ہمہ وقت تلے ہوئے ہین وہ دنیا کے تمام حصون پر بکھرے ہوے ہین۔ پہاڑونکی چوٹیون پر۔ زمین کی تہ مین۔ دریا سمندر دونون مین گنجان جنگلون

ہین اور دور دراز جسزیرون مین پھیل رہے ہین تاہم جہان ہین حب وطن مین چور ہین اور محبت قومی مین سرشار اور جس حال مین ہین ملک وملت کی خدمت اُنکے دل سے لگی ہوئی ہے۔ اُخوت وہمدردی دلون مین جوش زن ہے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتا ہے اور جسپر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بھروسے کا اہل ثابت کرتا ہے اُنمین جتنے ضعیف ہین اُنکا ضعف اُنکی قوت کا باعث ہے۔ جتنے قوی ہین وہ اپنی قوت کا شکریہ ضعیفونکی رضاجوئی اور مدد کو سمجھتے ہین۔ اُنکی غیرت وحمیت اُنکو اپنے بل پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے اپنی عزت کی حفاظت کرنے کا سبق دیتی ہے۔ اُنکے کاروبار کی عادت اُنکو ڈیوٹی اور فرض منصبی کے ادا کرنے پر مضبوط کرتی ہے۔ جب فرض منصبی کا تقاضا ہو تو کھڑے کھڑے جان دیدینا اُنکے نزدیک ادنیٰ بات ہے۔ کام کے خاطر وہ کسی مصیبت سے منھ نہین موڑتے کسی وقت سے نہین ڈرتے۔ اُنکو ذاتی آسایش اور ذاتی نفع کا خیال کبھی ڈیوٹی کے بجالانے اور فرض منصبی کے ادا کرنے سے نہین روک سکتا۔ وہ جس کام مین ہاتھ ڈالتے ہین پوری تندہی۔ زندہ دلی اور کوشش سے اُسکو انجام دیتے ہین۔ دقتون سے گھبراتے نہین مشکلات سے بددل نہین ہوتے۔

اب دوسرے پہلو پر لحاظ کیجیے یعنی آرایش وآسایش پر۔ آرایش کا یہ عالم ہے کہ اُنکے مکان پری خانے بنے ہوئے ہین۔ ہر ایک باغ اور باغیچہ رشک عروس ہے لباس مین نئی نئی دلکش تراش وخراش روزانہ ہوتی رہتی ہین۔ سواریان کیسی کیسی دلفریب ہین۔ غرض اُنکے استعمال کی جس چیز کو دیکھیے دلکش اور دلربا نظر آئے گی۔ آسایش کے سامان بھی انتہا کے راحت رسان اور آرام بخش ہین جہان تک انسان اس دارمحن کو اپنے کوشش سے آرامگاہ بنا سکتا ہے وہان تک اہل یورپ نے اُسکو بنالیا ہے انتہا یہ ہے کہ علم وحکمت کی بڑی غایت یہ قرار پاگئی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی آسایش اور راحت کے سامان بہم پہونچائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمنے مغربی شایستگی کا کونسا پہلو سیکھا ہے؟

آیا اُنکی اخلاقی شایستگی حاصل کی ہے؟ کیا ہمنے اخلاقی جرأت اور جوانمردی اُنسے سیکھی ہے؟
جسکی وجہ سے کینہ حسد اور خود غرضی ہمارے سینون مین مضمحل اور پست ہوگئی ہو۔ کیا صفائے
اخلاق کی قوت سے اپنے نفسون پر ہم حاکم ہوگئے ہین کیا ہمنے قوت انتقام اور قوت غضب
کو قابو مین کرلیا ہے؟ کیا عمدہ اخلاق کے نشو ونما سے ہمارے دلون مین وسعت ارادون
مین بلندی اور سینون مین اولوالعزمی پیدا ہوگئی ہے جسکے مبارک اثر سے ہم ذاتی نفع
ذاتی عزت۔ ذاتی آسایش اور ذاتی مال و دولت کو قوم اور ملک پر فدا کر دینے پر قادر ہون؟
کیا ہمارے امیرون کو شبستان عیش مین۔ اہل حرفہ کو کاروبار مین۔ ملازمین کو اپنی مصروفیت
مین۔ نوجوانون کو جوانی کی اُمنگ مین۔ بڈھون کو بڑھاپے کے سکون مین۔ خلاصہ یہ کہ ہر
ایک کو ہر ایک حالت مین قوم کا درد۔ قوم کی مصیبت۔ قوم کی تباہی بے چین اور بیتاب
کر رہی ہے؟ کیا ہمارے دلون مین اُخوت اور یگانگت کی گرمی ہے؟ کیا ہم ابنائے وطن
کی محبت مین چور ہین؟ کیا ہم قوم کی الفت مین سرشار ہین؟ کیا ہم آپس مین ایک دوسرے پر
اعتماد رکھتے ہین؟ کیا جسپر اعتماد کیا جائے وہ اُس اعتماد مین پورا اُترتا ہے؟ کیا اخلاقی
قوت نے ضعیفون کے ستانے کو اور اُنکے مال و دولت سے متمتع ہونے کو ہماری نظر مین
ایسا گندہ اور ذلیل کر دیا ہے کہ ہم اُس سے بیزار ہون اور اُسکو مردانگی کے خلاف جانتے
ہون؟ کیا ہماری غیرت و حمیت ہمکو اپنی قومی عزت کی حفاظت پر اُبھارتی اور قومی ذلت
کے دیکھنے پر بیتاب کر دیتی ہے؟ کیا ہم مین سلیف ہیلپ ہے؟ کیا ہم مین سلف ریسپکٹ ہے؟
عام حالت اور اکثر کی کیفیت دیکھتے ہوئے ضرور ان تمام سوالون کا جواب نفی کے پیرایے
مین دیا جائے گا۔

کاروبار کے متعلق ہمنے اہل یورپ سے کیا سیکھا ہے؟ کیا ہمنے جفاکشی اور چستی سیکھی؟۔
کیا ڈیوٹی کا حق جوانمردانہ ادا کرنا سیکھا؟ کیا کام کی خاطر مصیبت کے دریا مین مردانہ درآنا
سیکھا؟ کیا کام پر ذاتی آسایش اور ذاتی نفع کو قربان کر دینے کا سبق حاصل کیا؟ کیا دقتون سے

نہ گھبرانے اور مشکلات سے نہ جھجکنے کا گُر اخذ کیا؟ کیا کام کو محض کام کے خاطر زندہ دلی اور پوری تن دہی سے کرنا ہمکو آگیا جسکی وجہ سے ہم کام کے روکھے پھیکے پن سے گھبراکر اُسکو چھوڑ نہ بیٹھا کرتے؟ کیا ہمنے یہ اصُول اُنسے لیا کہ جتنا کام مشکل ہو اُس سے اُسی قدر حوصلے سے لپٹو اور جس قدر کام بے لطف اور بدمزہ ہو اُسی قدر اُسکو ہمت و استقلال کے بدرقے سے پُرلطف اور بامزہ بنالو؟ کیا ہمنے اصُول پسندی اور قاعدے کی پابندی مین اُنکی تقلید کی؟ کیا ہم مین کفایت شعاری کی عادت پیدا ہوئی؟ کیا ہمنے وقت کی قدر و قیمت پہچاننے مین اُنکی پیروی کی ہے۔ کیا ہم بیکاری سے کانپتے ہین؟ کیا کام کی تشنگی ہم اپنے دلون مین پاتے ہین؟ غالبًا کوئی انصاف پسند بزرگ مجکو ملامت نہ کرینگے اگر مین مستثنیات کو نظر انداز کر کے اِن سوالون کے جواب مین بھی نہین کہدون۔

کیا ہمنے اُنسے الگ تھلگ آراستہ کوٹھیون مین رہنا سیکھا ہے؟ آرایش مکان مین قدم قدم پر اُنکی تقلید کی ہے؟ اور اُسکو ضروریات زندگی مین داخل مانا ہے؟ لباس مین نیکٹائی سے بوٹ کے فیتے تک اُنکا فیشن اختیار کیا ہے؟ گفتار و رفتار مین اُنکے قدم بر قدم رکھا ہے؟ کھانے پینے۔ سونے جاگنے مین اُنکی روش سیکھی ہے؟ آسایش کا ہلکا سا خاکہ اُتارا ہے؟ خلاصہ یہ کہ جہان تک ہمسے ہوسکا ہے ہمنے آرایش و آسایش مین اُنکی پیروی کی ہے۔ مجکو امید ہے کہ ان سب سوالون کا جواب اثبات کے پیرائے مین دیا جائیگا۔

اِس تمام بحث مین حاشا مین عمومًا الزام دہی پر آمادہ نہین ہون لیکن افسوس ہے کہ اکثر کی حالت یہی ہے اور حکم اکثر کے لحاظ سے ہوتا ہے شاذ کا وجود عدم کے ہم پہلو مانا گیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اہل یورپ کی آرایش دولتمندی و فارغ البالی کے اثر سے اور آسایش محنت کی وجہ سے ہے جو شایستگی دولتمندی کے ساتھ ہو اُسکا لازمی نتیجہ ہے کہ انسان اپنے کھانے پینے پہننے غرض اپنی کل ضروریات مین صفائی اور ستھرائی کو

ملحوظ رکھے اُسکے برتنے کی کل چیزین نفیس و بیش بہا ہون۔ محنت کے بعد آدمی کو آرام مرغوب ہوتا ہے۔ محنت کے تکان دور کرنے اور مزید کام کے واسطے تازہ دم ہونے کے لیے آرام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل یورپ کام کرکے آرام کرتے ہین اور آرام کرکے کام کے واسطے مستعد ہوجاتے ہین۔ ہماری حالت اِسکے بالکل برعکس ہی ہمکو اوج موج کی ہوا بھی نہین لگی۔ دولتمندی خواب مین نہین دیکھی لیکن آرائش مین یورپ کا مقابلہ کرنے پر مٹے ہوئے ہین۔ محنت کا نام بھی نہین لیا۔ میدان ترقی کے طے کرنے مین پسینہ کا ایک قطرہ بھی ہماری پیشانی سے نہین ٹپکا تاہم آغاز منزل ہی مین کمر کھولکر اور حوصلہ پست کرکے آرام کے لیے بیٹھ رہے۔ اہل یورپ اپنی تمام ضرورتین مہیا کرچکے ہین۔ اپنی ضرورت سے بہت زیادہ روپیہ کما لیا ہے تب آرایش و زیبایش کیجانب مائل ہوئے ہین۔ یہان یہ عالم ہے کہ قوم کی ساری ضرورتین ادھوری پڑی ہین ملک کے کل کام ناقص ہین۔ ہمنے اپنی ذاتی ضرورت کے مطابق بھی دولت نہین پیدا کی تاہم آرایش و آسایش کا خیال ہمارے دماغون مین راسخ ہوگیا۔ کیا تماشا ہے کہ باپ اپنی عزت اور اپنی جائداد پر قرض لیکر صاحبزادے کو دے اور وہ اُس سے ولایتی رنگ رلیان منائین۔

بیان بالا سے یہ ثابت ہوگا کہ مغربی شایستگی مین جو اصلی چیز تھی وہ ابھی ہمنے نہین لی فروعی باتین لے لی ہین اور اُسکی وجہ شاید یہ ہے کہ اُسکا حاصل کرنا مسلسل جانکاہی اور لگاتار جانفشانی پر موقوف ہی اور ہم مین ابھی پچھلی آرام طلبی اور سہل پسندی کا اثر باقی ہے جو ہمکو محنت کی راہون سے بچاکر تن آسانی کی ترغیب دیتا ہے مغربی شایستگی کے دلفریب اور ہوش رُبا جلوون مین ثابت قدم رہکر اصل مقصود تک پہونچ جانا صبر و استقلال اور دلیری پر منحصر ہے اور یہ اوصاف اُس وقت تک ہم مین نہین آسکتے جب تک کہ ہماری اخلاقی حالت مضبوط اور استوار نہ ہو۔ اگر ہم اُس زمانے کی حالت کو جبکہ مغربی شایستگی کے آفتاب کی کرنین اوّل اوّل ہمارے دماغون مین پڑین اور نئی روشنی کی صبح

طالع ہوئی اس زمانے کی حالت سے جبکہ آفتاب مذکور اپنی آب و تاب سے نگاہون کو
خیرہ کر رہا ہے مقابلہ کرین تو واضح ہو جائے گا کہ جو علمی فائدے اپنی ذات اور اپنے ملک کو
اس تعلیم سے اُن لوگون نے پہونچایا جو اپنے یہان کی تعلیم (جو طبیعت مین سکون و وقار پیدا
کرتی ہے) کے اثر سے مستقل مزاج اور ثابت قدم تھے وہ فائدہ وہ لوگ نہین اُٹھا سکتے
جنکے دل و دماغ کو اس موج خیز سمندر مین قائم رکھنے کے لیے کوئی لنگر نہین ہے۔ مثال کے
لیے سر سید احمد خان اور سالار جنگ اوّل کا نام کافی ہے۔

مین نے جس مغربی شائستگی کو داخل ضروریات قومی قرار دیا ہے وہ اصلی ہو نہ فروعی
اب دینی ضرورتون کو لیجیے۔ ضرورت کی تنقیح کے واسطے اول ایک نظر اپنی مذہبی و اخلاقی
حالت پر ڈالنی چاہیے۔ مین نے مذہبی اور اخلاقی حالت کو ایک سلسلے مین لیا ہے اُسکی وجہ
یہ ہے کہ اسلام اخلاق سے جدا نہین۔ سورہ جمعہ کے ابتدا مین خداوند تعالے فرماتا ہے
"اللہ وہ ہے جسنے ان پڑھون مین ایک رسول منجملہ اُنھین کے بھیجا جو اُنکے سامنے اللہ کی
آیتین پڑھتا ہے اور اُنکو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے"۔ مفسرین لکھتے ہین کہ
اس آیت مین پاک کرنے سے مراد اخلاق رذیلہ سے پاک کرنا ہے اور حکمت کے معنے
طریقۂ سنت کے ہین جو عین اخلاق تھا۔ آنحضرت نے اپنے مبعوث ہونے کی غرض و غایت
اخلاق نیک کی تکمیل مین منحصر فرما دی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ "مین صرف اسلیے بھیجا گیا ہون
کہ برگزیدہ اخلاق کی تکمیل کرون"۔ جو احادیث پاکیزگی اخلاق کے بارے مین آئی ہین وہ
صاف کہہ رہی ہین کہ ایمان و اخلاق اسطرح باہم وابستہ ہین کہ ایک کو دوسرے سے
جدا کرنا ممکن نہین۔ چنانچہ ارشاد ہی "اسلام خلق نیک ہی۔ کمال ایمان حسن خلق ہے دین
کی خوبی اخلاق کی خوبی سے ہی عبادت سے حسن خلق افضل ہے۔ ایک بندہ آخرت مین
حسن خلق کی بدولت بڑے بڑے درجے پائے گا جو بلحاظ عبادت کمزور ہوگا اور ایک
بندہ خلق کی برائی کی وجہ سے جہنم کے سب سے نیچے طبقے مین پہونچے گا حالانکہ وہ بڑا عابد

ہو گا۔ اعمال مین سب سے بہتر عمل نیک خُلق ہے۔ بُخلق کی بُرائی عمل کو اسطرح فاسد کر دیتی ہے جسطرح سرکہ شہد کو۔ اخلاق کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہے اور بد اخلاقی بغض الٰہی کی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ "آپنے جب کبھی خطبہ پڑھا یہ ضرور فرمایا جسمین امانت نہین اُسکا ایمان نہین اور جسمین عہد کی پابندی نہین اُسکا دین نہین"۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ "تم کسیکی نماز پر مت جاؤ کسیکے روزے پر مت جاؤ مگر یہ دیکھو کہ وہ جب بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہی اور جب امین بنایا جاتا ہے تو امانت ادا کرتا ہے اور جب دنیا مین مبتلا ہوتا ہے تو پرہیزگار رہتا ہے"۔ جب ایمان و اخلاق مین اسطرح چولی دامن کا ساتھ ہے تو اُن دونو نسے ایک ہی سلسلے مین گفتگو کرنا ضروری ہے۔

اوّل عبادات کو لیجیے۔ مقام تاسف ہی کہ کثرت سے مسلمان ایسے ہین جو ہر قسم کی کی عبادت کے تارک ہین سنت اور نفل ایکطرف فرض و واجب بھی کبھی ادا نہین کرتے اکثر جدید تعلیم یافتہ لوگون مین یہ خیال رائج ہے کہ عبادت مین ارکان ظاہری کی پابندی کی کوئی ضرورت نہین صرف دل کا خیال کافی ہے" لیکن ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے خدا اور اُسکے رسول کے کلام مین اس درجہ نماز اور روزے وغیرہ کو بہیئت کذائی ادا کرنیکی تاکید ہے کہ ہرگز ذہن مین یہ نہین آسکتا کہ اسلام محض خیال دلی کو عبادت کے دامین کافی سمجھتا ہے اور ارکان ظاہری سے بے پروا ہے۔

جو مسلمان پابندی سے عبادت کو ادا کرتے ہین اُنکی حالت (بلحاظ اکثر) یہ ہے کہ وہ محض شکل اور ہیئت کذائی پر قانع ہین جو چیز اُن عبادات کی جان ہے اُسکی طرف سے اُنکے دلون مین بے پروائی اور کم توجہی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ظاہری عبادت اُنکی خلاقی حالت اور نفس کی پاکیزگی پر کچھ اثر نہین ڈالتی۔ ہدایت اسلام کا یہ منشا ہے کہ عبادت مین ظاہری ارکان کی پابندی کے ساتھ اُنکے روحانی پہلو کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہی۔ مثلاً نماز کی نسبت کلام مجید مین ارشاد ہے "یقینی فائز المرام ہوئے وہی اہل ایمان

جو نماز دلی عاجزی کے ساتھ ادا کرتے ہین"۔ حدیث مین ہے "جو شخص دلی عاجزی سے
نماز ادا نہ کرے اُسکی نماز ادا نہین ہوتی جس شخص کی نماز اُسکو بیحیائی کے کامون سے اور
بُری باتون سے نہ روکے اُس نماز سے سوائے خدا سے دوری کے اور کچھ حاصل نہین
ہوتا"۔ یہی مطلب کلام مجید مین یون ادا فرمایا ہے "نماز بیحیائی اور بُری باتون سے ضرور
روکتی ہے"۔ ہم نماز پڑھتے ہین مگر وہ نماز بُری باتون سے نہین روکتی تو معلوم ہوا کہ نماز
اللہ پاک کے حکم کے مطابق ادا نہین ہوتی۔ امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ حضور
قلب نماز کی جان ہے اگر پہلے تکبیر کہتے کے وقت حضور قلب ہو گا تو کہا جائیگا کہ جان کی
رمق باقی ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ نماز مردہ ہے۔ بسقدر حضور قلب سے نماز ادا کروگے
اُسقدر ارکان نماز مین روحانی تازگی پیدا ہوگی"۔ روزے کا حال سُنیے۔ روزہ دار کو جہان
کھانے پینے کی ممانعت ہو وہان یہ بھی ارشاد ہے کہ "جھوٹ چغلی غیبت اور نظر بد سے
اور جھوٹی قسم سے بچین" اسیوجہ سے ارشاد ہے کہ "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہین
کہ جنکو روزے سے سوائے پیاس کے کچھ ہاتھ نہین لگتا اور بہت سے رات رات بھر
جاگنے والے ایسے ہین جنکو شب بیداری سے سوائے جاگنے کے کچھ نصیب نہین ہوتا
امام غزالی نے لکھا ہے کہ "اُس سے (یعنی روزے سے) مقصود اصلی یہ ہے کہ نگاہ کو زبان کو
کان کو غرض جملہ اعضائے ظاہری و باطنی کو گناہ سے روکا جائے۔ روزہ کھولنے کے وقت
اناب شناب نہ کھایا جائے۔ افطار کے بعد یہ قلق رہے کہ آیا روزہ قبول ہوا یا نہین"۔
حج کی نسبت کلام مجید مین فرمایا ہے "پس نہین چاہیے بے پردگی اور گناہ اور جھگڑا حج
مین اور جو کچھ تم نیکی کروگے اللہ اُسکو جان لے گا اور توشہ ساتھ لو اور اچھا توشہ پرہیزگاری
ہے اور اے اہل عقل مجھسے ڈرو"۔ قربانی کے بارے مین یہ ارشاد ہے "خدا کے پاس
اُنکے (یعنی قربانیون کے) گوشت نہین پہونچتے اور نہ خون پہونچتے ہین البتہ تمہاری پرہیزگاری
اُس (خدا) تک پہونچتی ہے"۔ اِسی پر آپ تمام عبادات کو قیاس کرسکتے ہین۔ جو لوگ پابند

عبادت ہین اُنہین اپنی طاعت گزاری اور بے گناہی کی پندار اس درجہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی حالانکہ حضرت سرورعالم نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو مین ایک اُس سے بھی زیادہ بری بات کا اندیشہ تمہارے لیے کرتا یعنی خود پسندی

اب ایک نظر اخلاقی حالت پر ڈالیے۔ ہماری اخلاقی حالت جس درجہ زبون ہے اُسکے بیان کے واسطے ایک دفتر درکار ہے۔ ابتدائے عہد مین مسلمان جیسے پاکیزہ اخلاق اور پاک باطن تھے ویسے ہی افسوس ہے کہ اب ہم بُرے اخلاق مین بدنام ہین۔ حضرت سرورعالم نے جتا جتا کر جن اخلاقی برائیون سے آگاہ کیا تھا اُنھین مین ہم مبتلا ہو گئے۔ اور تاکید کرکے جن بداخلاقیون سے احتراز کرنے کی ہدایت فرمائی تھی حیف کہ ہم اُنھین مین پھنس گئے۔ آپنے فرمایا تھا کہ "مجکو اپنی امت سے کسی بات کا اندیشہ سوائے ضعف یقین کے نہین بچو باہمی فساد ڈالنے سے اسوجہ سے کہ وہ صفائی کرنے والا ہے۔ بچو تکبر سے اور بچو حرص سے اور بچو حسد سے اسلیے کہ یہ سارے گناہونکی جڑ ہین۔ کوئی قوم ہدایت یافتہ ہوکر اسوقت تک گمراہ نہین ہوتی جب تک کہ اُسمین جھگڑا نہ پیدا ہو جائے۔ بحث اور جدال کو چھوڑ دو اسوجہ سے کہ اُسمین نفع بہت کم ہے اِسلیے کہ ایک فریق کاذب ہی بس دونون فریق گنہگار ہوتے ہین (یعنی ایک جھوٹ بولنے سے دوسرا جھوٹ بلوانے سے) اپنے بھائی کی لغزش پر خوش مت ہو ورنہ خدا اُسپر رحم کرے گا اور تمکو مبتلا کردے گا۔ میری امت مین اُن خدا پر حکم چلانے والونکے لیے تباہی ہے جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنتی ہے اور فلان دوزخی۔ مین جس بات کا اپنی اُمت کے لیے سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہون وہ پیٹ کا بڑا ہونا۔ نیند کی کثرت اور کاہلی اور یقین کا ضعیف ہو جانا ہے۔ تنگ دلی سے بچو تم سے پہلے امتین تنگ دلی کے سبب سے ہلاک ہوئی ہین۔ تنگدلی نے اُنسے بخل کی ہدایت کی تو بخیل بنگئے۔ عزیزون کو چھڑایا تو چھوڑ دیا اور بدکاری کی ترغیب دی تو بدکار بن گئے۔ دو خصلتین مسلمان مین جمع نہین ہوسکتین بخل اور بدخلقی"

کلام مجید مین خداوند تعالے فرماتا ہے "اے اہل ایمان بہت سی بدگمانیون سے بچو

اسلیے کہ بعض بدگمانیان گناہ ہین"۔ ان ہدایتون کو سُنکر ہمکو اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔ ہر طبقے کو دیکھیے اور ہر حلقے کو جانچیے یقین کی قوت رکھنے والے اور مضبوطی سے اپنے اللہ کو پکڑنیوالے (جو طمع وحرص کی ترغیبون سے مغلوب نہ ہون اور خواہشون کے کرشمون کے شکار نہون) بہت کم نظر آئین گے۔ جھگڑون کا طوفان موجزن ہے جو بہت سی اخلاقی برائیون کا پھیلانے والا اور بہت سے صفات نیک کا ڈبونے والا ہے۔ بھائیونکی رسوائی پر خوشیان منائی جاتی ہین۔ موافقون کے لیے جنت کے دروازے مخالفون کے واسطے دوزخ کے پھاٹک کھولدیے گئے ہین۔ پیٹ بڑھ گئے ہین۔ کاہلی نے جکڑ لیا ہے۔ تنگدلی نے حواس کو ایسا مختل کر دیا ہے کہ نہ اپنی ہستی پر جنجتی ہے نہ دوسرونکی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاملات کی داستان سُنیے۔ اگر آزادی سے گفتگو کیجائے اور حق کو نہ چھپایا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ معاملے کی صفائی اور مضبوطی ہمسے رخصت ہو چکی۔ ہم وعدہ کرتے ہین خلاف کرنے کو۔ ہم عہد کرتے ہین توڑنے کو۔ ہمارے سارے حرکات وسکنات پر خودغرضی فرمانروا ہے۔ قوم کو۔ ملک کو۔ وضع کو۔ غرض جو کچھ ہمکو مل سکے اُسکو اپنی غرض پر قربان کرنیکو ہم آمادہ ہین۔ اخلاص عنقا ہو چکا۔ نفاق نے دلون پر سکہ جما لیا۔ قیامت یہ ہوئی کہ نئے رنگ نے نفاق کو پالیسی کا لباس پہنا کر اور زیادہ خوشنما و دل آویز بنا لیا۔ آزادی وانصاف سے غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ جدید رنگ مین معاملات کی صفائی اور خوبی کے لحاظ سے باعتبار اکثر بہت کم تغیر ہوا ہے پیرایے البتہ بدل گئے ہین۔ پیرایون کے بدلنے سے غضب یہ ہوا کہ وہ زمانے کی ہمرنگی کی سند لیکر اور زیادہ قوت کے ساتھ دلون کو مسخر کر رہے ہین اخلاقی کمزوری نے رائے اور قوت فیصلہ مین اتنا ضعف پیدا کر دیا ہے کہ راستبازی اور صفائی معاملہ کے لیے جو تھوڑی بہت تکلیف اور دقت لازم ہے اُسکے متحمل ہونے کی جرأت ہم نہین کر سکتے۔ نتیجہ یہ کہ ہم ہمیشہ ادراور پہلودن سے کام نکالنے کا فیصلہ کرتے ہین۔ کاہلی کی عادت نے ہمسے ہمت و استقلال کو یکلخت سلب کر لیا ہے اور اسیوجہ سے

ہمارے ارادون کو بقا نہین ہمارے کامون مین جان نہین۔ قصہ مختصر ہماری مذہبی اور اخلاقی حالت ایسی افسوسناک ہے کہ اُسنے دل اور دماغ کو عبادات و معاملات سبھی کو جادۂ راست سے منحرف کر دیا ہے اور یہ ایک قومی ضرورت ہی کہ اُسکی اصلاح مین کوشش کیجائے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس سے پیشتر بھی ہماری حالت ایسی ہی خراب تھی ؟ واقعات یہ جواب دیتے ہین کہ ایسی نہ تھی۔ ۱۸۵۷ء سے پیشتر جو دور ہماری سوسیٹی کا تھا اُسمین اوصاف دلی محبت۔ وضع کی پابندی۔ راستبازی۔ قول کا پاس و لحاظ۔ ادب اور حیا۔ متانت و وقار اس زمانے سے بہت زیادہ پائے جاتے تھے۔ جن لوگون نے وہ زمانہ دیکھا ہے اُنکے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہین جنھون نے نہین دیکھا اُنکے واسطے امید ہے کہ حسب ذیل شہادتین کافی ثابت ہون۔ سر سید مرحوم نے اپنے ایک لکچر مین بیان کیا تھا* "گذشتہ زمانے مین ہمارے بزرگونکی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی گذشتہ زمانے کی سویلزیشن جسکو یاد کرکے ہمکو رونا چاہیے ہمارے بزرگون کو نصیب تھے۔ اخلاق۔ محبت مروت۔ دوستی۔ دوستی کا برتاؤ۔ دوستی کا پاس۔ دلی نیکی۔ فیاضی۔ متانت۔ چھوٹون کے ساتھ اُلفت۔ بڑون کا ادب غریبون کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت سب اُنمین جمع تھے" ایک بار مین نے شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب سے دلی کی موجودہ اور گذشتہ اخلاقی حالت کا فرق دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ "پہلے سوسیٹی مین راستبازی زیادہ تھی بازار مین بہت کم اب حالت برعکس ہے کاروبار کے فروغ کے اثر سے بازار مین راستبازی زیادہ ہے اور سوسیٹی مین بہت کم۔ پہلے جن دو شخصون مین دوستی ہو جاتی تھی تو اُسکا نباہ اُنکی ذات تک ختم نہین ہو جاتا تھا بلکہ اُنکی اولاد و عزیزون تک پہونچتا تھا۔ ایک دوست کا بیٹا اپنے باپ کے دوست کو مثل چچا کے سمجھتا تھا اُسکے بیٹے کو اپنا بھائی خیال کرتا تھا اسیطرح اُنکے گھر کی بیویون مین باہم ارتباط پیدا ہو جاتا تھا"۔ جو بیان

* دیکھو سر سید کا لکچر جو اُنھون نے اجلاس کانفرنس مین بمقام علی گڑھ ۱۸۹۴ء عیسوی مین دیا تھا "

دوستی کی نسبت شمس العلماے ممدوح کا ہے اُسکی تائید حیات جاوید سے بھی ہوتی ہے
اب یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ فرق کیون پیدا ہو گیا ؟ ہم اسکا جواب بھی سرسید کے حوالے
سے دینا چاہتے ہین - اسی لکچر مین وہ بیان کرتے ہین " قومی تعلیم دینی و دنیاوی کا ایسا مستحکم
اور قابل ادب سلسلہ تھا جسکی نظیر تمام دنیا مین کسی قوم مین نہین پائی جاتی - ایک بزرگ
مقدس عالم رات دن بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضامندی اور اپنی قوم اور
اپنے مذہب کے لوگون کی تعلیم کے لیے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا
اپنے مکان کی کوٹھری مین بیٹھا پڑھاتا تھا - پھر غریب سے غریب آدمی پڑھنے کو آئے
یا بادشاہ شہنشاہ کا بیٹا سب سے تعلیم مین مساوی برتاؤ کرتا تھا اخیر زمانے مین بھی - مگر
اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قصبے و شہر مین پائے جاتے تھے جنہون نے
اُنکو دیکھا ہے آدمی نہین فرشتہ پایا ہے - اُنکی صحبت کی برکت سے طالبعلمونکے خلاق
درست ہوتے تھے نیکی اُنکے دل مین پیدا ہوتی تھی - شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے
ہون مگر وہ ایسے شاذ و نادر ہین جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانے کو ناکافی ہین - سب سے
بڑا مقصد تعلیم و تربیت سے انسان مین نیکی و اخلاق و انسانیت اور ادب پیدا کرنا ہے
وہ ہمکو اپنے بزرگونکی صحبت سے حاصل ہوتا تھا - پشت در پشت بطور ورثہ کے ہمارے
بزرگون کو پہونچتا تھا اور اُنسے ہمکو - ہمارا ملک جو خاص ہندوستان کہلاتا ہی ہر ایک
امر مین کیا علم مین کیا معاشرت و تہذیب مین کیا زبان مین دوسرے ملکون کے لیے نظیر
تھا - انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہے نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت
پاتے تھے - غدر ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانون پر لگایا گیا رہا سہا جو کچھ تھا
سب برباد کر دیا - ہمارا ملک ہی نہین برباد ہوا بلکہ جیسا کہ اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچا
تھا اُسی طرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان مین پہونچا "

جہان تک غور کیا جاتا ہے سرسید کی یہ راے بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہے -

مسلمانونکی دینی اور اخلاقی حالت کے تنزل کا اصل باعث علماے ربانی کے اُس فیض کا
کم ہوجانا ہے جو مسلمانونکی روح کو تازہ اور دلونکو زندہ رکھتا تھا۔ اِس فیض کے کم ہوجانیکے
متعدد اسباب ہین۔ علماے بافیض کی نایابی وہ خانہ برانداز نزاع مذہبی جو اس چالیس پچاس
برس کے عرصے مین علما مین قائم رہے ہین۔ یہ مشاہدہ ہے کہ ایک عالم کی ہدایت اور
عظمت سے مسلمانون کے ایک گروہ کو فیض پہونچ رہا ہے ؤہی بزرگ جب میدان مباحثہ مین
درآے اور رسالون کے لکھنے مین دماغ سوزی فرمانے لگے تو اُنکی ہدایت و عظمت کا خاتمہ
ہوگیا اور مسلمانون کا ایک گروہ کا گروہ تباہی مین پڑگیا۔ جدید تعلیم یافتہ فرقے کے ذہنون
مین علما کی وقعت ہی قائم نہین ہوئی اور اسکا بڑا سبب یہ ہوا کہ اُنکے خیالات جس رنگ کے
تھے اُنسے واقف ہونے اور اُنکی اصلاح کرنے کی بہت کم فکر کی گئی۔ اُنکے دلون مین جو شبہات
پیدا ہوے اُنکا دفعیہ موثر طریقے مین نہین کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکے اور علما کے درمیان
مین مغائرت کی سد سکندری کھنچگئی۔ پٹنہ کا اجلاس ندوۃ العلما اس امر کا قطعی ثبوت ہے
کہ اگر علما اپنی شفقت کا ہاتھ اُنکی طرف بڑھائین تو اب بھی وہ اُسکے آگے سر جھکانا اپنی
سعادت سمجھتے ہین۔ ہمارا مروجہ نصاب عربی اس نقص کا بہت کچھ ذمہ دار ہے وہ علما کی
اُن ضرورتون کو پورا نہین کرسکتا جو تغیر زمانہ سے پیدا ہوگئی ہین۔ وہ اُنکی اُن خدمات کے
پورا کرنے مین معین نہین ہوسکتا جو زمانہ حال مین اُنکے ذمہ ہین۔

مسلمانونکی دینی و اخلاقی حالت کا سنبھلنا قطعاً تعلیم مذہبی پر موقوف ہے۔ یہ خیال
کرنا کہ مذہبی تعلیم ایک پُرانے فیشن کی چیز تھی جو پُرانے زمانے کے ساتھ گئی غلطی ہے اسکا
ثبوت اِس سے بڑھکر کیا ہوسکتا ہے کہ مادی مذہب اور فلسفے کے پیشوا ہربرٹ اسپنسر کو
آخر کار اپنے مستحکم خیالون مین ترمیم کرکے اِس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ انسان کی بہبودی کے
لیے صرف عقلی تعلیم کافی نہین بلکہ ایک ایسی تعلیم بھی ضروری ہے جو اُسکے اخلاق کو پاک
کرسکے۔ ہندوستان مین حکام اعلیٰ نے ہمیشہ اپنی پبلک اسپیچون مین مذہبی تعلیم پر زور دیا ہے

لارڈ کرزن نے محمدن کالج علیگڑھ مین اپنی اسپیچ مین کہا تھا کہ جو تعلیم مذہبی تعلیم سے خالی ہو وہ مثل اُس مکان کے ہے جسکی بنیاد نہ ہو اگر ہم معاملون کے پہلو پر محض معاملہ کی حیثیت سے غور کرین تو ثابت ہو سکتا ہے کہ اخلاق کی وہ پاکیزگی جو زبردست ترغیبون اخلاق انسان کے باطنی اوصاف کا نام ہے اور اُس پاکیزگی کا اصلی سرچشمہ دل ہی اسی پاکیزگی کے اثر سے انسان سے عفت صداقت وغیرہ افعال بے تکلف اور بے تصنع صادر ہوتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تمام اعمال کی بنا نیت پر رکھی ہے اور ارادہ دل کو اس حیثیت سے کہ وہ سارے افعال کا محرک ہے کل کاموں کی مقبولیت و غیر مقبولیت کا معیار قرار دیا ہے۔ اب بحث یہ ہے کہ کھری اور کھوٹی نیت کا پرکھنے والا کون ہے؟ انسان کی قوت ممیزہ
کما حقہ ادا نہین کر سکتی۔ لہذا ضرور ہے کہ اسکے سوا ایک ایسا حاکم ہو جو ہمیشہ پاک اور بے لاگ فیصلہ دے سکے۔ وہ حاکم وہی ہے جسکی نسبت ہمارا مذہب ہمکو یہ بتاتا ہے کہ وہ عالم غیب و شہادت اور ظاہر و باطن کا یکسان جاننے والا ہے نیکی اور صرف نیکی سے راضی ہوتا ہے اور بُرائی کو ہمیشہ ناپسند فرماتا ہے۔ اخلاق برگزیدہ وہی ہین جنکو وہ پسند فرمائے اور اُسکی مقبولیت جبھی حاصل ہو گی کہ دل کے کسی گوشے اور پردے مین نیت کا فساد اور ارادہ کی کھوٹ پوشیدہ نہ ہو۔ اُس ذات پاک کی جس قدر عظمت و محبت انسان کے دل مین راسخ ہو گی اُسی قدر انسان اپنی ذمہ داریون کو سمجھے گا اور احتیاط سے قدم اُٹھائے گا۔ خداوند تعالے کی عظمت و محبت کا انسان کے دل مین پیدا کرنا صرف مذہب کا کام ہے۔

میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا بیان اس بات کو ثابت کرنے مین غالبًا کامیاب ہو گا کہ ایسے متبحر علما قوم مین موجود رہنا جو وسیع خیال اور اپنے علم پر قادر اور اپنی ذات خوبی ایمان کا نمونہ ہون ضروریات قومی مین داخل ہے اور یہ اُسوقت تک نہین ہو سکتا

جب تک کہ علما باہمی نزاعون کو دور کرکے متفقہ کوشش سے نصاب مروجہ کی ترمیم اور موجودہ عربی طلبا کی تعلیم و تربیت کے طریقے کی اصلاح نہ فرمائین۔ ندوۃ العلمانے اس ضرورت کا احساس کرکے رفع نزاع باہمی اور اصلاح نصاب تعلیم کو اپنے مقاصد مین شامل کیا ہے۔

حضرات! آپ مجکو اجازت دین کہ اس موقع پر ندوۃ العلما کی نسبت ذرا تفصیل سے بحث کرون۔ یہ مجلس علما کی ہے اور اُسکے مقاصد وہ ہین جو ہمیشہ سے علما کے فرائض رہے ہین۔ اُسکا پہلا اجلاس کانپور مین جس شان سے ہوا تھا اُسکی نظیر شاید مشکل سے ملے۔ اہل سنت وجماعت کے کل فرقون کے سربرآوردہ اور مستند علما اُسمین شریک تھے ایک شیعی عالم بھی تھے۔ علماے اہل سنت نے کشادہ دلی سے باہم مشورہ کیا اور مشورے کے بعد اس مجلس کو قائم کرکے مقاصد قرار دیے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ بعض وہ محترم علما جو بنیاد کے قائم کرنے اور مقاصد قرار دینے مین شریک تھے کنارہ کش ہوگئے ہین تاہم ندوہ مضبوطی سے اُن مقاصد کو پکڑے ہوئے ہے جنپر قائم ہوا تھا۔

ندوۃ العلما کے اہم مقاصد مین عربی مدارس کے نصاب مروج کی اصلاح کرنا ہے نصاب ہذا کے نقص مع دلائل ندوۃ العلما کی روداد ون مین مفصل مذکور ہین یہان زیادہ تفصیل کی حاجت نہین مجمل یہ ہے کہ ندوۃ العلما کے خیال مین نصاب حال مین حسب ذیل نقص پائے جاتے ہین۔ دینیات کی جانب اُسقدر اعتنا اور توجہ نہین ہے جسقدر ہونا چاہیے کلام مجید کی (جو اصل دین ہے) خدمت بہت کم ہے معقول کا بار ضرورت سے زیادہ ہے باوجود ادب کے بڑی بڑی کتابین پڑھ لینے کی طلبا کو ادب سے لگاو پیدا نہین ہوتا عام نقص یہ ہے کہ باوجود عمر کا ایک حصۂ کثیر صرف کرنے کے کسی فن پر بحیثیت فن طلبا حاوی نہین ہوتے۔ نیز یہ کہ ضروریات زندگی سے قریبًا بے خبر رہتے ہین۔ ندوۃ العلمانے یہ ضرورت بھی محسوس کی ہے کہ نصاب کا ابتدائی حصہ ایسا ہونا چاہیے کہ جو طلبہ انگریزی

پڑھنا چاہین وہ اُسکو پڑھ کر بقدر ضرورت دینیات اور آدب عربی سے واقف ہوکر انگریزی تعلیم مین چلے جائین۔ یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ تاریخ۔جغرافیہ۔حساب وغیرہ فنون مفیدہ اہتمام کے ساتھ پڑھائے جائین۔طلبا کی اخلاقی زندگی درست کرنے اور اُنمین علم کا اصلی ذوق اور تحقیقات کا شوق اور اُمنگ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جب کسی امر کی اصلاح کا مذکور ہوتا ہے تو خواہ مخواہ دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پہلے ایسا نہ تھا؟ لہذا میرے بیان کو سُنکر ضرور دلون مین یہ سوال پیدا ہونگے کہ کیا پہلے طلبا کے اخلاق درست نہ ہوتے تھے؟ کیا پہلے جید الاستعداد اور شائق علم علما نہین ہوتے تھے؟ ان سوالون کا جواب بے تامل یہ دینا چاہیے کہ ضرور ہوتے تھے اور اسکے ساتھ یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو سامان تعلیم و تربیت پچھلے زمانے مین تھے کیا وہ اب بھی ہین؟ اخلاق کی بہت بڑی تعلیم گاہین وہ خانقاہین تھین جو شہرون سے لیکر قصبات اور دیہات تک پھیلی ہوئی اپنا فیض عالم کو پہونچا رہی تھین۔دہلی لکھنؤ اور بڑے بڑے شہرون کی گذشتہ حالتون کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ہر حلقۂ درس کے قریب ہی خانقاہ لگی ہوئی تھی۔ علما اور طلبا علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی اور تزکیۂ نفس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔بظاہر علم معقول کو اخلاق و دینداری سے کم لگاؤ معلوم ہوتا ہے لیکن یہ واقعہ ہے کہ بہت سے نامور علما جو معقول کے مربی تھے شیخ وقت بھی تھے مثلاً ملا نظام الدین و شیخ احمد عبد الحق رحمتہ اللہ علیہما ان بزرگون کی صحبت کے اثر سے دلونکا تصفیہ ہوتا تھا۔راستبازی و خدا ترسی پیدا ہوتی تھی۔دیانت و صداقت دل مین گھر کر جاتی تھی اونکے طرز زندگی سے انسان ہر کام مین خدا کی مرضی کا خیال رکھنا۔ظاہر و باطن علانیہ و پوشیدہ غرض ہر حالت مین صداقت پر کاربند رہنا سکھتا تھا۔جب اُنکے مرید خانقاہین چھوڑ کر دنیا مین آتے تھے تو یہی صفتین اُنکے کاروبار مین رہنما ہوتی تھین غدر سے پیشتر علیگڑھ مین ایک مسلمان صدر الصدور تھے جنکا یہ مشہور واقعہ ہے کہ مہینہ کے

آخر مین جب اُنکو تنخواہ ملتی تو وہ ایام تعطیل کی تنخواہ اِس عذر کے ساتھ واپس کر دیتے کہ جن ایام مین مین نے کام نہین کیا اُنکا معاوضہ لینا درست نہین“ ایک اور صاحب کا ذکر ہی کہ اُنھون نے پنشن کے لینے سے اِسی بنا پر انکار کر دیا تھا۔ جن لوگونکی یہ احتیاط تھی کیا وہ رشوت لے سکتے تھے ؟ -

سر سالار جنگ مرحوم کے عہد سے پیشتر جو ابتری ریاست حیدرآباد کے محکمون مین تھی اُسکی کیفیت کسی قدر تفصیل سے سر رچرڈ ٹمپل کے روزنامچے مین درج ہے اِس بدنظمی مین بھی جو محکمہ علما کے ہاتھ مین تھا وہ اپنا کام خوبی سے کر رہا تھا۔ روزنامچۂ مذکور مین یہ فقرہ اِن الفاظ مین مذکور ہے ”جج اکثر مولوی تھے جو بلحاظ اکثر عمدہ تربیت یافتہ اور سبکے سب اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ انمین سے بعض نے اپنے استقلال اور راستبازی سے اپنے کام کو موقر کر دیا تھا۔ انھین ججون مین کرامت علی اور نصراللہ محکمۂ فوجداری مین اور محی الدین اور اُنکے بیٹے امین الدین محکمۂ دیوانی مین تھے“ کیا اب بھی وہ خانقاہین آباد ہین ؟ کیا وہ باطن کے پاک صاف کرنے والے چشمے اب بھی جاری ہین ؟ حیف ہی کہ اِن سوالون کے جواب مین نفی زبان پر آتی ہے ؎

تہی خمخانہا کردند و رفتند	حریفان بادہا خوردند و رفتند

استعداد کے جید اور زبردست ہونے کا اصلی سبب گذشتہ علما کا وہ طرز تعلیم تھا جو اُنکے تبحر اور خاندانی تجربے سے پیدا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مختلف خاندان مختلف علوم کی تعلیم کے لیے مشہور تھے۔ مثلاً لکھنؤ، خیرآباد وغیرہ کے معقولی مشہور تھے۔ دلی کی تفسیر و حدیث وغیرہ کا شہرہ تھا۔ اب وہ خاندان مٹ گئے طلبا کی خودسریون نے رہا سہا طریقۂ تعلیم خاک مین ملا دیا۔

نصاب تعلیم کا تبدیل کر دینا بظاہر آسان معلوم ہوتا ہے لیکن دس برس کا تجربہ شاہد ہی کہ نہایت ہی مشکل اور دقت طلب ہی جسکو صرف علما اور علما مین بھی وہ علما کر سکتے ہین جو تعلیم کا تجربہ اور خیالات کی وسعت رکھتے ہون۔ طریقۂ تعلیم کا بدلنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔

ندوۃ العلمانے دار العلوم انھین مصالح کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جہان اور صدہا مدارس عربی ملک مین قائم ہین وہان ایک ندوے کا دار العلوم بھی ہے لیکن غور سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت معاملہ اور ہی ہے۔ اگرچہ ابھی اِس دار العلوم کو کچھ بھی کامیابی نہین ہوئی ہے تاہم اُسکی تعلیم و تربیت کا انداز اُسکو اور مدارس سے صاف ممتاز کر رہا ہے۔ یہ دار العلوم ہی کی جرأت تھی کہ اُسنے انگریزی کا (بطور سکنڈ لنگوایج) ایک کلاس عربی خوان طلبہ کے واسطے کھول دیا۔ بعض لوگون نے یہ خیال دار العلوم کیطرف منسوب کیا ہے کہ وہ اِس امر کا مدعی ہے کہ ”صرف وہی مسلمانون کو دینی و دنیاوی تعلیم دے سکتا ہے اور مدارس غیر ضروری ہین“ جہان تک مجکو علم ہے وہ اسکا ہرگز مدعی نہین البتہ وہ اِس اصول پر قائم کیا گیا ہے کہ وہ ایسے علما پیدا کرے گا جو مذہبی و اخلاقی اصلاح کرنے پر قادر ہونگے اور اپنی جدید استعداد اخلاقی قوت اور وسعت خیال کی بدولت ہر طبقہ اور ہر گوشے مین اپنی ہدایت کا عمدہ اثر پہونچا سکین گے اور ایسے علما چونکہ مفید تر کامون مین مشغول ہونگے لہذا امید ہے کہ باہمی نزاعونکی اُنکو مہلت ہی نہین ملے گی۔ اور اسطرح جو برائیان آئے دن پیدا ہوتی رہتی ہین مسدود ہو جائین گی۔

ندوۃ العلما کا دوسرا اہم مقصد علما کی باہمی نزاعون کا رفع کرنا ہے۔ اس امر سے کوئی شخص انکار نہین کر سکتا کہ عرصے سے ہمارے مذہبی مباحثے مناظرے کی حد سے نکلکر نزاع کے حدود مین داخل ہو گئے ہین۔ ان نزاعون کا مسلمانونکی مذہبی اخلاقی اور مالی و تمدنی حالت پر جو زبون اثر پڑا ہے اُسکو وہ اصحاب بخوبی سمجھ سکتے ہین جنھونے مسلمانونکی حالت کو اُس وقت دیکھا ہو جب اُنہین مذہبی مباحثون کے اثر سے جوش برپا ہو اور دو فریق باہم سرگرم نزاع ہون یہ جھگڑے کبھی کبھی بڑھ کر امن عامہ مین خلل انداز ہوجاتے ہین۔ کیا ان نزاعون کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہہ سکتے ہین؟ کیا اُنکو تائید حق کا خطاب مل سکتا ہے۔ حضرت سرور عالم کا ارشاد اِس بارے مین دیکھیے کیا ہو امر بالمعروف

کی نسبت آپ فرماتے ہین "جبتک کہ ایک شخص مین تین صفتین نہون اُسوقت تک اُسکو
اچھی بات کا حکم اور بری بات کی "نہی" کرنی روا نہین شفقت کے ساتھ امر کرے - اور
شفقت کے ساتھ نہی جس بات کا امر کرے اُسکا علم رکھتا ہو جس چیز سے منع کرے انصاف
کے ساتھ روکے" نزاع کے نسبت فرمایا ہے "کوئی قوم ہدایت یافتہ ہو کر اُسوقت تک
گمراہ نہین ہو سکتی جبتک کہ اُسمین جھگڑا نہ پیدا ہو جائے" ترک بحث کی جس درجہ تاکید ہی
وہ اِس حدیث سے ہویدا ہو گی "مین اُس شخص کے لیے جنت مین ایک مکان کا ضامن
ہوتا ہون جو بحث کو چھوڑ دے اگر چہ حق پر ہو" روحی فداک یا رسول اللہ کیسی انمول
ہدایتین ہین؟ ہماری محرومی ہے کہ ہم ایسی ہدایتون کو چھوڑ کر دوسرے راستون مین بھٹک
رہے ہین - حضرت امام جعفر صادق رضؓ فرماتے ہین "بچو دین مین جھگڑا کرنے سے اسواسطے
کہ وہ دل کو کام کی باتون سے روک لیتا ہے اور نفاق پیدا کر دیتا ہے" امام اعظم رح اپنی
سرگذشت ان موثر الفاظ مین بیان کرتے ہین "مجکو علم کلام مین عجب ملکہ عطا فرمایا گیا تھا
اور ایک زمانۂ دراز تک میرا یہی مشغلہ رہا - چونکہ شہر بصرہ اس قسم کے مباحثے کرنیوالونکا
مرکز تھا اِسلیے مین بیس دفعہ سے زیادہ وہان گیا اور کبھی ایک برس اور کبھی اس سے
کم اور کبھی اس سے زیادہ وہان مقیم رہا معتزلہ اور خوارج وغیرہ کل فرقون سے میرے
مباحثے رہے اور بحمد اللہ مین نے سب کو مغلوب کیا بعض خاص فرقون کا کوفے مین
مجمع تھا اُنسے مین وہان بحث کرتا اور غالب آتا - اُس زمانے مین علم کلام کو مین سب
علوم سے اعلے و افضل سمجھتا تھا جب میری عمر کا ایک حصہ اُسمین صرف ہو چکا تو مین نے
ایک دفعہ دل مین کہا اور سوچا کہ صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین ہمسے زیادہ ان
باتون کو سمجھنے اور جاننے والے تھے اور حقائق امور کو ہم سے زیادہ پہچانتے تھے - مگر
کبھی اِن باتون مین جھگڑا اور خوض نہین کیا بلکہ اِس سے خود باز رہے اور دوسرون کو
شدت کے ساتھ منع کیا - مین نے اُنکا غور و خوض شریعت کے معاملات اور فقہ کے مسائل

مین پایا۔ انھین مین وہ بحث کرتے تھے اور اسی کی ترغیب دیتے تھے۔ سلف کا دور اوّل اسی پر ختم ہوگیا۔ تابعین نے اسی خصلت کی پیروی کی اُن بزرگون کے ان حالات کا انکشاف ہوتے ہی ہمنے منازعت اور علم کلام مین غور وخوض کرنا چھوڑ دیا اور سلف صالحین کے طریقے کو اختیار کرکے وہی کام کرنے شروع کیے جو وہ کرتے تھے اور ایسے ہی لوگونکی صحبت مین بیٹھنے لگے۔ اسکے ساتھ مین نے یہ بھی دیکھا کہ جو لوگ علم کلام کے مدعی ہین اور آئین وہ جھگڑتے ہین اُنکی شان سلف کی شان کے اور اُنکا طریقہ سلف کے طریقے کے خلاف ہے مین نے اُنکے قلوب مین قساوت اور دلون مین شدّت پائی۔ وہ کتاب وسنت اور سلف صالحین کی مخالفت کی پروا نہین کرتے یہ دیکھ کر مین نے اُنکو چھوڑ دیا اور اسپر مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون" (دیکھو کشف الاسرار۔ ج ۱ صفحہ ۹ و ۱۰ مطبوعہ مصر) ندوۃ العلما کے اس مقصد کی نسبت عجیب عجیب تشریحین کیگئی ہین۔ بعض ستم ظریفون نے یہان تک کہا ہے کہ "ندوہ کل فرقون کو ملا کر ایک معجون مرکب بنانا چاہتا ہے اور اسطرح وہ ایک جدید فرقے کے پیدا کرنے کی فکر مین ہے" اس تاویل کا منشا جو کچھ ہو لیکن مین اپنے دس برس کے تجربے کی روسے یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ خیال محض بے بنیاد ندوے کی جانب ایک ایسی بات کا منسوب کرتا ہے جو ہرگز اُسکے مقاصد مین شامل نہین۔ ندوہ کوئی معجون مرکب بنانا نہین چاہتا ندوہ کسی نئے فرقے کے پیدا کرنے کا خواہشمند نہین۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ حق کی تائید مت کرو۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ اُمور باطل کی تردید مت کرو۔ وہ صرف یہ عرض کرتا ہے کہ بحث کرو اُس شان سے جو علما کو شایان ہے۔ مباحثے مین کشادہ دلی اور اعتدال کا دامن ہاتھ سے مت جانے دو۔ جوش خلاف مین اُس قول پاک کو پیش نظر رکھو جو بتاتا ہے کہ "اپنے رب کیطرف عمدہ باتون اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ" وہ عرض کرتا ہے کہ مباحثون کو ذاتیات اور نا ملائم اندازِ تحریر سے بچانا چاہیے۔ اختلاف کو نزاع اور فتنے کی حد تک مت پہونچاؤ خلاصہ یہ کہ ندوہ اُس طرز بحث کا موید ہے جسکو امام اعظم نے سلف صالحین کا طریقہ بتایا اور اُس

انداز کا مخالف ہی جسکو امام ممدوح نے شدت و قساوت قلب سے تعبیر فرمایا تھا۔کیا یہ
شان مباحثہ ہے کہ علما کے قلم سے وہ الفاظ اپنے ہمسرون اور اپنے سے بڑونکی شان
مین نکلین جنکو معمولی آدمی بھی (خلاف تہذیب سمجھ کر) استعمال نہ کرتے ہون ؟ کیا یہ سلف
صالحین کا طریقہ ہے کہ کسیکے قول کے معنی جہان تک ممکن ہو برائی پر محمول کرکے اُسکو
اعتراضون کا منشا بنایا جائے؟ حالانکہ قائل بآواز بلند کہتا ہو کہ میری یہ مراد اس قول سے
ہرگز نہین۔کیا یہ آئین مناظرہ مین درست ہو کہ فریق مخالف کی نیت پر اور ذاتیات پر
بے محابہ حملے کیے جائین ؟ ندوۃ العلما نے اس بارے مین جو مسلک اختیار کیا اُسکو
نباہ کر بھی دکھا دیا۔اِس چند سال کے عرصے مین اُسپر سخت سخت حملے کیے گئے رنگ
رنگ کے رسالے اُسکے مقابلے پر نکلے تاہم اُسنے کبھی ایک سطر بھی اُنکے خلاف نہین لکھی
اگر ایک آدھ رسالہ اُسنے اپنے مقاصد کی تائید مین لکھا بھی ہے تو وہ حقیقۃً اُس انداز
کا نمونہ ہے جسپر ندوہ مذہبی مباحثون کے قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔اُن رسالون مین
اپنے مدعا کے دلائل معتدل پیرایے مین محققانہ لکھے ہین کسی شخص یا فریق کو مخاطب نہین کیا
نہ کسیکے اقوال کو آماجگاہ بنایا ہے اور نہ کسیکے ذاتیات سے بحث کی ہے اگر دس برس
پیشتر کی حالت نزاع مذہبی کو آجکی حالت سے ملایا جائے تو یقیناً یہ ثابت ہوگا کہ اب
بہت کم رسالے مذہبی مباحثونپر شائع ہوتے ہین اور جو شایع ہوتے ہین اُنکا اسلوب بہت کچھ معتدل
ہوگیا ہے بہت کم مقامات مین اب نزاعون کی گرم بازاری سنی جاتی ہے۔
ندوہ نے جو اعتدال روش اختیار کیا ہے اُس سے ایک اور بھی فائدہ حاصل ہوا ہے
جو اگرچہ ضمنی ہے تاہم بہت اہم اور شاندار ہے وہ یہ کہ جدید تعلیم یافتہ فرقے کی اُس
بدظنی مین بہت تبدیلی ہوگئی ہے جو اُنکو علما کی جانب سے تھی وہ اب اُنسے مانوس ہوتے
جاتے ہین اور اُنکے باتونکی طرف توجہ کرنے لگے ہین اور اسطرح کچھ نہ کچھ باتین علما کی اُنکے
کان مین پڑہی جاتی ہین اُمید ہے کہ انشاءاللہ یہ اثر برابر ترقی پذیر رہے گا۔

ندوۃ العلما کے اور بھی مقاصد مثل اشاعۃ الاسلام وغیرہ ہین لیکن چونکہ اُنکی بابت ہنوز کوئی معتدبہ کارروائی نہین ہوئی لہذا اُنکی نسبت اسوقت مین بحث کرنا نہین چاہتا۔

مختلف صوبون کے مسلمانون کے خیالات مین جو تفاوت کثیر ہے اُسکا مقتضا یہ ہے کہ جو تحریکین مسلمانونکی بہبودی کے متعلق ہو رہی ہین اُنکا اجلاس مختلف شہرون اور صوبونمین ہوتا رہے تاکہ مسلمانون کو تبادلۂ خیالات کا موقع ملے اور ایک دوسرے کے خیالون سے مستفید ہون۔

میری اس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت جو مذکورۂ بالا تحریکین قوم مین قائم ہین وہ قومی ضرورتون کے اجزا ہین اگرچہ اُنکی کوششون کے حلقے جُدا جُدا ہین تاہم وہ قومی ضرورت کے دائرے سے خارج نہین جسقدر قوم اپنی ضرورتون سے خبردار اور ترقی مین سرگرم ہوگی اُسقدر ایسی مجالس ترقی پذیر ہونگی۔ پس مسلمانون کا فرض ہے کہ ان تحریکون کی جہانتک ممکن ہو مدد کرین اور ایک کو دوسرے کا ضد اور دشمن قرار دیکر ایک کی تائید کے زعم مین دوسرے کی بیخکنی کے درپے نہ ہون۔

غلطفہمیون کے رفع کرنے کے واسطے اتنا عرض کرنا اور ضروری ہے کہ میری اس تقریر سے یہ نہ استنباط کیا جائے کہ مین یہ کوئی فتوے صادر کر رہا ہون جسکی رو سے یہ استشہاد ہو سکے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس یا محمڈن کالج جو کچھ کرے خواہ وہ شرع کے موافق ہو یا مخالف اسکی تائید ندوۃ العلما کرتا ہے۔ ندوۃ العلما ہمیشہ یہ کہے گا کہ جو کام خلاف شرع ہی وہ بُرا ہے خواہ اُسکو کوئی کرے اور جو موافق شرع ہے وہ اچھا ہے خواہ اُسکو کوئی بھی نہ کرے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ انگریزی تعلیم کو ترقی دینا اس زمانے مین ضروریات قومی مین سے ہی اُسکے ساتھ یہ لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ تعلیم انگریزی کے رَد مین مسلمان اپنا دین اور مذہب نہ کھو بیٹھین بلکہ مسلمان مسلمان رہ کر مغربی تعلیم و شایستگی مین ترقی کرین۔

صاحبو! ان تمام کوششونکی سرسبزی اور کامیابی اسپر موقوف ہو کہ ہم اپنی بُرائیون

حالت کا احساس صدق دل سے کرین اور اُسکی اصلاح مین جان لڑا دین۔ جو لوگ تعلیم و تربیت
حاصل کر چکے ہین یا معاش سے فارغ البال ہین وہ اپنے آپ کو آرام و آسایش کا مستحق
اُسوقت تک نہ قرار دین جب تک کہ قوم کی حالت بہ لحاظ تعلیم و تربیت اور فارغ البالی
درست نہ ہو جائے۔ قوم برباد ہو اور ہم اپنے علم یا دولت کا ثمرہ ذاتی رفاہ اور آسایش کو
سمجھین تو کہا جائے گا کہ ہمنے ان نعمتونکی قدر نہین کی۔

مسلمانو! اگر دنیا مین ذلت سے بسر کرنا پسند نہین تو بسم اللہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور
کوشش مین جان لڑا دو بلکہ جان دیدو مانا کہ کامیابی تمہارے اختیار مین نہین مگر کوشش
پر تو اختیار ہے ؎

گرنشاید بدوست رہ بردن	شرط عشق ست در طلب مُردن

اور جب آجتک کبھی ایسا نہین ہوا کہ کسی نے کوشش کی ہو اور حق تعالےٰ نے اوسکا
صلہ نہ بخشا ہو تو ہم کیون اپنی کوششون سے مایوس ہون ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد	ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ کوئی قوم بغیر سعی اور کوشش کے ترقی یافتہ نہین ہوئی ؎

نازپرورد تنعم نہ برد راہ بدوست	عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

خاکسار

محمد حبیب الرحمن خان شروانی
بھیکن پور ضلع علی گڑھ

تبریک تاجپوشی ملک معظم دام اقبالہ

اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے جلسۂ انتظامیہ نے خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مشیر قانونی

انجمن ہند تعلقداران اودھ کو نامزد کیا تھا۔ خان بہادر اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے
کھڑے ہوئے تو فرمایا "چونکہ یہ جلسہ علماے کرام کا جلسہ ہے لہذا مناسب ہے کہ اس
تحریک کو بھی وہی پیش کرین لہذا مین اس تجویز کے پیش کرنے کا حق اپنی طرف سے
مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کو دیتا ہون" جناب صدر انجمن صاحب نے مولوی صاحب
کو اجازت دی کہ وہ اس تجویز کو پیش کرین چنانچہ مولوی صاحب نے تجویز کو پیش کرتے
ہوئے ان فوائد و برکات کا بسط و تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جو گورنمنٹ کی مہربانی سے
ہمکو حاصل ہین اور یہ تجویز پیش کی کہ ہز اکسلنسی ویسرا ے کی وساطت سے تمام علما و مشائخ
و روسا جو ندوۃ العلما مین شریک ہین انکی دلی مبارکباد عالیجناب **ملک معظم** کی خدمت مین
پیش کیجائے۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید کی اور بہت
گرمجوشی سے باتفاق عام یہ تجویز منظور کی گئی اور ہز اکسلنسی ویسرا ے ہند کی خدمت مین
ندوۃ العلما کیطرف سے بذریعۂ تار کے عرض کیا گیا کہ وہ ہماری مبارکباد کو عالیجناب
ملک معظم دامت حشمتہ کی خدمت گرامی مین پہونچا دین۔

جلسۂ عام

۸ بجے سے گیارہ بجے شب تک

شیخ خیر الدین صاحب کی عالیشان مسجد امرت سر مین قابل دید ہے وہان اس سے
زیادہ وسیع اور پُر رونق اور باعتبار موقع کے شاندار کوئی اور مسجد نہین ہے بانی مسجد
کے خلف الرشید شیخ رحیم بخش صاحب جنرل مرچنٹ و مالک اخبار بیسوین صدی
نے ہمارے دوست بابو نظام الدین صاحب کی تحریک پر بہت کشادہ دلی کے
ساتھ قبل جلسے کے مسجد کی مرمت کرادی اور چینی کی تختیان جہان تک خراب ہوگئی تھین
انکو ٹھیک کرادیا اور ایام جلسہ مین بڑے اہتمام سے فرش اور روشنی کا معقول انتظام

خود اپنے صرف سے کیا۔ اسی مسجد مین شبکو آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک وعظ کا جلسہ ہوتا تھا حسب معمول اس جلسے کی شرکت کے لیے کوئی روک ٹوک نہین ہوتی تھی ہر شخص شریک جلسہ ہوکر وعظ و بیان سے مستفید ہوسکتا تھا۔

اِس جلسے کا اہتمام مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری کے متعلق کیا گیا تھا اور آج کے جلسے کے لیے خود مولوی صاحب ممدوح اور مولوی سید عبد الرحمن صاحب واعظ اور مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی کا وعظ قرار پایا تھا۔ مگر مولوی غلام محمد صاحب اور مولوی عبد الرحمن صاحب بوجہ تکان سفر کے بیان نہین کرسکے انکی جگہ حاضرین کے اصرار سے مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب امام جامع مسجد پشاور تجویز کیے گئے جناب ممدوح نے فضائل اسلام پر نہایت عمدہ بیان کیا اُنکے بعد مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے بیان فرمایا۔ مولوی صاحب ممدوح کے بیان مین سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ باوجود دلچسپ ہونیکے غلط روایتون اور بیہودہ کہانیون سے بالکل پاک تھا اور کارآمد باتون پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب ممدوح کے انھین دونون بیانون مین وقت ختم ہوگیا اور حاضرین اشتیاق لیے ہوئے رخصت ہوئے

اجلاس سوم

۷ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ روز جمعہ مطابق ۱۰-اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع

۷½ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

۷½ بجے جلسہ شروع ہوا۔ قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد مدرستہ المسلمین امرتسر نے چند

آیتین تبرکا تلاوت کین اسکے بعد مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی مہتمم مدرسہ وقفیہ بھوپال نے حسب مندرجۂ ذیل اپنا فصیح و بلیغ قصیدہ پڑھا جسکے سننے سے علماء کرام بہت محظوظ ہوئے

قصیدۂ مولوی شیخ محمد صاحب یمانی مہتمم مدرسہ وقفیہ بھوپال

دعاها اذا غنت على الروضة الغنّا ... فانا وجدنا فى المغانى لها مغنى
وقولا لحادى العيس فليحمد السرى ... فانا سمعنا فى الاغانى لها لحنا
وقولا لغزلان النقاء لك البقا ... لقد طبتما عيشا بعيش هو الاهنى
ولا تسألا غير الصبا عن صبا بتى ... فعنها رويت اللطف لطفا له معنى
سرت وعليل الطرف لا يعرف الكرى ... وبهجته حزنى و تنبب له مضنى
وما اشتاق لا والله للمدوح ناظرى ... ولا لغزال الريم والغادة الرعنا
ولا نظرت عينى الى ما يسرّها ... ولا شاهدت فى الربع خلّا لم يغنى
رعى الله ذات الطوق لم حركت هوى ... وكم بدلت صوتا وكم اخذت منّا
وساق صبيح الوجه راق صبوحه ... لما راق ماء الحسن فى الروضة الغنّا
اتانى بها صرفا وهى بطرفه ... فقلت له بالله من هذه لا تدنا
فما الواح لا الروح عند بزوغها ... فعجل بها صرفا ودع مزجها عنّا
شربنا على ذكرا لحبيب مدامة ... سكرنا بها من قبل ان نعرف الدنّا
لها الكاس بدر وهى شمس يديرها ... هلال وكم يبدو اذا مزجت معنى
وقائلة ما بال قلبك مولع ... بعالمها الاعلى ودنو فها الاسنى
وحتّام تسعى لابتناء معالم ... من العلم قد اسهرت فى حوزها الجفنا
لعمرك من يسعى لنيل فضائل ... فقد حارب الدنيا ومات بها حزنا
يرى شربه فيها سرابا وعقله ... عقالا لما يبغى وقوته وهنا

ففلت دعيني من حديث خرافة　　فانا اناس نعشق المجد مذ كنّا

لنا انفس تابى الهوان وترتقى　　الى المنهج الاعلى ولم تطلب الادنى

لنا سلف ساروا على خير شرعة　　ونحن على اثار شرعهم سرنا

ولا خير فى الدنيا اذا لم تجد بها　　حبيبا وتجنى من حدائك بما عدنا

ولا خير فيمن يجمع المال للغنا　　فاوزاره تمتقى وصاحبه يفنى

وليس الغنى الا التعفف والتقى　　ومأثرة تنمى ومكرمة تجنى

الا ايها الاعلام فى الندوة التى　　بما قد حضرتم كى تشيد والها مغنى

وصدركم لا زال صدرا مكرّما　　على غارب العيوق سيمو بلا استثنى

وناديكم ربعًا مدى الدهر عامرًا　　رحيبا خصيبا لا اذاءً ولا منّا

بندوة علم يهتدى كل فاضل　　ويظفر فيها بالامانى والحسنى

فقوموا بهدى الله فى كل جلسة　　وكونوا هداة الخلق للمنهج الاسنى

عليكم بتقوى الله سرا وجهرة　　وارشاد خلق الله اعلاه والادنى

فانكم يا صفوة الله عصبة　　بكم يقتدى من يرتجى الفوز والامنا

وان جنان الخلد يصفو نعيمها　　لمن يقتدى بالطهر فى كل ما سنا

فان انتم ارشدتمو وسددتموا　　فبشرى لكم طبتم وقررتم عينا

وان انتم عن شرعة الحق حدتموا　　فمن ذا بشرع الله غيركم يعنى

عليكم هداة الناس خير طريقة　　طريقة خير الخلق من للورى حصنا

واوسعهم بذلا واطولهم يدا　　واثبتهم جاشا واصدقهم ظنّا

هو الهاشمى المستضاء بهديه　　هو المرتقى من قاب قوسين او ادنى

محمدٌ المبعوثُ للناس رحمةً　　وهاديهم حقا الى المنهج الاسنى

اقامت له فى الدين اقلام حكمة　　مقام العوالى وهى من هذه اسنى

له كتب يغني الكتائب نشرها ... اذا تليت كانت لمن خلفها اغنى

سطور بها تعلو الرؤس كرامة ... فكم كشفت كربا وكم اذهبت حزنا

اباد بها طيش الطغاة فاصبحوا ... اسارى لديها لا فداء ولا منا

واصحابه خير الهداة الى الهدى ... وكل غدا للدين في ذاته ركنا

بسري بديه اليسر اصبح مورقا ... واثمر روض اليمن في كفه ايمنا

من النفر الشم الخضارم في الوغى ... غيوث ليوث شانهم حلائق اعنا

لهم عزر في الحنا فقلين مضيفة ... تسير وقد اضحت لشرع الهدى مثنا

شروا بالندى والجود مجد المخلدا ... فما تركوا شرطا ولا وجد واعنبنا

علت برسول الله منهم مراتب ... على شرف الدارين ابياتها تبنى

فكم لامين الوحي حول بيوتهم ... ربوعهم وسر سار في ذلك المغنى

فما منهم الا الذي باع نفسه ... من الله عن طوع وصدق بالحسنى

فيا ايها الاعلام طبتم وطيبوا ... لا خلا فكم واستثمروا خير ما يجنى

فلا زلتم في نعمة ومسرة ... هدى الدهر ما هزت مطوقة غصنا

واذكى صلوة الله ثم سلامه ... على من رقى من قاب قوسين او ادنى

وآل واصحاب هداة ايمة ... بهم يقتدي من يرتقي المنهج الاسنى

مدى الدهر ما هب النسيم واشرقت ... شموس المعاني وهي كاملة حسنا

وهذا اليماني بن الخليل اتاكم ... بنظم يفوق الدر في النظم والمبنى

يقلد اجيادا المعالي ويرتقي ... الى المرتقى الاعلى ويستصغر الادنى

ويقريكم منه السلام مباركا ... بند وتكم مر الجديدين لا تفنى

مدى ما حدى الحادي وقال مرجعا ... دعاها اذا غنت على الروضة الغنا

اسکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے لیے وقت رکھا گیا تھا جو ختم نبوت پر تقریر کرنے والے تھے اور اس تقریر کے سننے کو آج ہجوم بھی زیادہ تھا مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب ممدوح تقریر نہین کر سکے کیونکہ شب کو اُنکی زبان کٹ گئی تھی اور اس سے ایسی تکلیف تھی کہ معمولی بات چیت مین بھی اُنکو تکلیف ہوتا تھا لہذا اُنکا بیان دوسرے روز پر ملتوی رہا

مولوی عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے مولوی محمد شبلی صاحب کے تقریر نہ کر سکنے کی معذرت کی اور اُنکی ناسازی مزاج کا واقعہ بیان کرکے کہا کہ انشا اللہ کل تک اُنکی طبیعت درست ہو جائے گی تو وہ آجکی تلافی کردین گے۔ اِسکے بعد کہا کہ اب وہ تجویز پیش ہوگی جو مسلمانون کی آیندہ بہبودی کا ذریعہ ہے۔

تجویز انسداد رسوم قبیحہ

منجملہ مقاصد ندوۃ العلما کے ایک مقصد رسوم قبیحہ کی اصلاح ہے اِس مقصد کی عملی کارروائی گذشتہ زمانے مین کی بھی گئی ہے تاہم اِسکو زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لانے کے واسطے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جو جو علما ندوے مین شریک ہین اپنے اپنے حلقۂ اثر مین وعظ و نصائح کے ذریعے سے اِس سال شادی کے رسوم مین سے ناچ۔ گانا۔ آتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام و نمود کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کی بُرائیان عامۂ مسلمین کے ذہن نشین کرکے اُنکے ترک کی تاکید کرین نیز انجمنہاے معین الندوہ سے درخواست کیجائے کہ وہ بھی رسوم مذکورہ کے انسداد کی کوشش کرین اور سالانہ اجلاس مین اِسکی رپورٹ پیش کرین ؂

اِس تجویز کو مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے پیش کیا اور پیش کرتے ہوئے ایک بسیط تقریر مین رسم و رواج کے قبائح اور اونکی مضرتون کو بیان کرکے کہا۔

خلاصۂ تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم

رسوم قبیحہ کا مٹانا ندوۃ العلما کے مقاصد مین داخل ہے اور ندوے نے پچھلے زمانے مین اسکے متعلق عملی کارروائی بھی کی تھی اور بعض اضلاع مین وفود بھیجے تھے۔ چنانچہ اضلاع فتحپور والے بریلی وبارہ بنکی مین اس بات پر لوگون سے معاہدہ کرایا گیا اور وہان کے باثر اور ذی وجاہت حضرات اسکے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مجکو معلوم ہے کہ اب تک ضلع فتحپور مین لوگ اُس معاہدے کے پابند ہین اور بخوشی اُسکی تعمیل کر رہے ہین اور اُسکا سبب ہی ہے کہ مولوی ظہور الاسلام صاحب عین وقت پر لوگون سے اُس معاہدے کی یاد دہانی کرتے رہتے ہین جہان کہین اُس معاہدے کا اثر باقی نہین ہے وہان کے ذمہ دار حضرات کی بے پروائی کو اسمین بہت کچھ دخل ہے۔

حضرات! یہ یقینی امر ہے کہ اگر علما ومشائخ اپنے اپنے حدود اثر مین رسوم بد کو مٹانا چاہین تو خاطر خواہ کامیابی ہوسکتی ہے اور چند دنون مین اہل اسلام تباہی اور بلاؤن کے طوفان خیز سمندر سے نکل کر نجات پاسکتے ہین مگر چونکہ دفعۃً تمام رسوم بد کا اُٹھا دینا ہماری قوت سے باہر ہے اسواسطے بتدریج کارروائی کرنا مناسب ہی۔ یہ مجلس چاہتی ہے کہ جو علما ومشائخ ندوہ مین شریک ہین اس سال اپنے اپنے حلقہ اثر مین وعظ ونصائح کے ذریعہ سے شادی کے رسوم مین سے رقص وسرود وآتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام ونمود کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کو اُٹھا دین اور انجمہائے معین الندوہ بھی اسکی تعمیل کرین اور سالانہ اجلاس مین اسکی رپورٹ پیش کرین کہ اُنکو اسمین کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

دوبارہ اس تجویز کو اسلیے پیش کیا جاتا ہے کہ علماے کرام اپنے مواعظ مین خصوصیت کے ساتھ اسکا لحاظ رکھین اور صرف مواعظ ہی مین نہین بلکہ عملی طور پر اسکی کوشش کرین جہان شخصی قوت سے کام نہ نکلے ندوۃ العلما کے وفد کو بلائین۔ اور یہ مفید تجویز جو ایک مدت سے

منتظر و مترقب چلی آتی ہے کسیطرح چل نکلے اور زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لائی جائے۔

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ اس تجویز کی تائید فرمائی اور تائید کرتے ہوئے مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی علے احمد صاحب بدایونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی جعل قلوبنا معادن انوارہ وصدورنا مخازن اسرارہ والصلوٰۃ مع تکریرہا والسلام بتکرارہ علے حبیبہ وصفیہ ونبیہ ومختارہ وآلہ وصحبہ وجمیع اعوانہ وانصارہ۔ اما بعد حضور صدر انجمن وعلماے کرام ورؤساے اہل اسلام ! ہمکو شارع علیہ السلام نے تمام ہماری ضرورتون کے مناسب احکام تعلیم کیے ہین اگر ہم اتباع شریعت اسلام کرین توکسی رسم ورواج کی ہمکو ضرورت نہین رہتی حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدنی اور تمدنی قواعد ہمکو تبلائے ۔ صفائی حفظ صحت ہمکو سکھلائی ۔ کفایت شعاری کا سبق ہمکو پڑھایا ۔ اہل عرب جو وحشیانہ حالت مین رہتے تھے اور اسقدر جنگجو واقع ہوئے تھے کہ محض ایک اونٹنی کی کونچ کاٹنے پر چالیس برس تک لڑتے اور کٹتے مرتے رہے ریگستان کے چٹیل میدان اور کوہستان اور ٹیکرون پر دو دو چار چار جھونپڑے بناکر آباد ہونا اُن کا طریقہ تھا ۔ ایسے لوگون کو حُسن اخلاق ۔ تمدن اور تہذیب سکھاکر انسان بنا دیا ۔ جسطرح تمام مخلوقات مین انسان اشرف المخلوقات ہے ”ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم“ اسیطرح انسانون مین عرب والے اور عرب والون مین حجازیون کو یہ شرف عنایت ہوا کہ وہ انسانیت کے مکمل نمونہ بنے جاہلیت کی رسمین سب چھُڑا دین اخوت کی اعلیٰ تعلیم دی مگر حیف ہی کہ ہم لوگ ہندوستان آکر اپنی اصلی عادتین بھول گئے یہان کے رواج اختیار کیے اور تباہی کے چنگل مین اسیر ہوئے ۔ ہر مذہب کے مقابلے مین اسلام کی جو خوبی ہی اُس

خوبی کو چھوڑنے سے خود ہماری خوبی جاتی رہی - اسلام کی خوبیون مین فرق نہین آیا بلکہ
شدہ شدہ بعد زمانۂ نبوت کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوگئی کہ ہماری شادی وغمی کے
رسوم مین ملکی رواج کو دخل ملتا گیا اور وہ بربادکن رسمین تمام ہندوستان کے مسلمانون
مین کہین کم کہین زیادہ رائج ہین اور ہر حصے مین مختلف رسوم ہین - اس ملک پنجاب کا
حال زیادہ مین نہین جانتا البتہ اپنے یہانکے رسوم شادی آپ کو سناتا ہون -
شادی رچانے کا طریقہ عوام مین منڈھا خواص مین خواجہ ہے - ایک گندے گھڑے کا
پانی یا چھوٹے گھڑے کا گندہ خواہ میلا کیچڑ سا پانی آتا ہے اور اُس سے دولہ نہلایا جاتا
ہے - کوئی شخص عاقل اُس پانی کا چھونا گوارا نہ کرے گا چہ جائیکہ بدن پر ڈالنا - مگر دولہا
رواج کی رسی سے بندھا ہوا ہے - اسکے بعد معصفر کُسم کے رنگ کا کپڑا دولہا کو پہنایا
جاتا ہی اور ایک شخص دس ہزار کے مقدور کا ہزار روپیہ کے صرف سے شادی کرتا ہی تو دوسرا ہزار روپیہ کے
مقدور کا ہزار روپیہ صرف کرتا ہی اسکی پروا نہین کہ آیندہ نسلونمین اسکا کیا بُرا اثر پڑیگا - ناچ ہی تو پنجاب
مین لکھنو کلکتہ کا پورب مین پنجاب کا اِسکی لیے قرآن مین نہی نازل ہے " لا تقربوا الزنی " اور
نگاہ سے اجنبی عورت کو دیکھنا بھی زنا ہے - جو بائی ناچ مجرے کا ہے وہ بموجب حدیث
شریف " من سن سنة سیئة فله اجرها واجر من عمل بها " جملہ شرکا و حاضرین کے برابر عذاب کا
مستوجب ہے - غرض اسیطرح اور بھی رسوم قبیحہ ہین مثلاً ہاتھ مین کنگنا باندھنا سر پر سہرہ
حریری مقنع برقع وغیرہ - میرے تقریباً دو ہزار آدمی برادری کے ہین اور اکثر موقعون پر
مجھے نکاح پڑھانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے تو اُسوقت بے تکلف اعزا و احباب کے
یہان مین کنگنا توڑ دیتا ہون ورنہ کھلواتا ہون اور سہرہ وغیرہ اُلٹوا کر نکاح پڑھاتا ہون
سہرے کی اصل یہی پائی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے
زمانے مین عرب بتون پر سہرے چڑھایا کرتے تھے - ایک مہندی کی رسم ہوتی ہے
مرد کے ہاتھون پر مہندی رچائی جاتی ہے - ایک رسم جلوہ ہے کہ کھیلین پھلکی جاتی ہین

وغیرہ وغیرہ۔ اب رہین رسوم غمی تو خیال فرمائیے کہ ادھر تو مردہ گھر مین پڑا ہے ادھر گین
کھڑک رہی ہین کہ برادری کا کھانا ہو۔ اسلام مین عزیز واحباب کو چاہیے کہ مردے والے
کے گھر تین روز تک ہمدردی کرکے کھانا لیجائین نہ کہ اُلٹا اُس سے کھانا لین۔ زیادت
ومبالغہ کفن دینے وغیرہ بدعات وشنیعات کا ارتکاب کرتے ہین اصل بات یہ ہے کہ
مردہ بدست زندہ خیال کیجیے کہ زندگی مین انسان اپنا اختیار رکھتا ہے فعل وترک فعل پر
قادر رہے مگر مرنے کے بعد بیچارے مسلمان مُردے کا کیا قصور ہے جو اُسکی تجہیز وتکفین و
تدفین مین بدعات وغیر مسنون وغیر ماثور امور اختیار کیے جائین۔
مردے کا غسل خوشبو سے تخت وکفن مجمر کرنا۔ کندھون پر جنازہ آہستہ آہستہ لیجانا۔
قرآن مجید اوقات معینہ پر پڑھنا پڑھوانا کیا کافی نہین ہے جو بعد دفن بالین پر اذان
دیجاے کفن مین پارچہ کلمہ لکھکر رکھا جاے عدد مسنون سے کفن زیادہ کیا جاے؟ یہ
دونون قسم کے رسوم غمی دو دل کرنا ضروری ہے۔ ہمارا صرف یہ کام ہے کہ ہم تبلادین ہمسے
عمل جاری ہونا ناممکن ہے جب تک آپ لوگ دولتمند امرا وعامہ مسلمین وکافہ مومنین
بکلی مدد نہ دین اسکا جاری ہونا دشوار ہے۔
جو مصارف ناجائز شادی وغمی مین کیے جاتے ہین اُسکا نقد یا زیور لڑکی کو دینا یا لڑکے
کو تجارت یا جایداد مین صرف کرنا کسقدر مفید ہے؟ اس فضول خرچ سے قطع نظر شرعی
محظور کی عقلی قباحت ایسی ہے کہ کوئی مہذب تعلیم یافتہ اُسکو روا نہ رکھے گا تعلیم وتہذیب کا
مقتضی ہے کہ اخلاق وافعال واعمال درست ہون نہ کہ خلاف اسلام ومخالف عقل و
نقل امور واقع ہون۔ سب سے زیادہ اعتراض کے لائق یہ افعال عربی۔ فارسی۔ اردو
انگریزی جاننے والے مسلمانون کے ہین جیسے عالم کو حق ہے وعظ وپند کا اسی طرح
ہر مسلمان پر حق ہے دوسرے مسلمان کا جو مسئلہ اُسکو معلوم ہو وہ سمجھا دے اور اصل بات
یہ ہے کہ صحبت بڑا اثر رکھتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے امرا وخاص وعام اہل اسلام

صحبت علما سے نفور ہین اور کچھ بعض علما بھی باقصور ہین اس سبب سے ہندوستان کی رسوم اختیار کرلین اور اسلام کے احکام سے دور ہو گئے۔

مین علما سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس کام کو اللہ کے واسطے اپنے اپنے حدود مین بذریعۂ وعظ و پند و نصیحت و جلسہ و انجمن کے جاری کرین اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے نواح و دیار مین ہر طرح اِسکے دور کرنے کی کوشش کرون گا کہ یہ رسوم قبیحہ دور ہون اور وعظ و جلسہ و انجمن کرکے اسپر زور دونگا۔

ہماری مقدس و مبارک انجمن ندوۃ العلما نے پہلے سے اِس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے اور کوشش کی ہے اور مین نے بھی تحریک کی ہے اور کامیابی شروع ہوگئی ہے اِس سال پھر ندوے کو مزید تاکید کرنا ہے اور پنجاب جیسے صوبے مین یقین ہے کہ بہت اچھی طرح اسکی عملی کارروائی مین بہت زیادہ کامیابی ہوگی۔

مین اس دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہون کہ خداوندا تو ہماری قوم کو پابند شریعت اسلام اور خاص و عام اہل اسلام کو نیک توفیق عنایت کر اور ہماری تقریرین اثر دے اور ہم سے رسوم بیجا و اصراف ناجائز شادی و غمی چھُڑا دے اور اپنے سچے دین کے سچے ہادی نبی برحق رسول شافع مطلق کی پیروی جملہ حاضرین و جمیع مومنین و مسلمین کو نصیب فرما اور سبکے صدقے مین مجکو۔ اور ہمارے عمل مین اخلاص عطا فرما اور یہ رسوم بیجا و تصارف بیجا جو ہمارے مسلمان بھائیون مین رائج ہین دور کر اور انکو خوش حال رکھ۔ وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

اِس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تجویز بالا کی تائید مین نہایت معقول اور برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اثنائے تقریر مین یہ بھی فرمایا کہ "مین نے اِس تجویز کی جو تائید کی ہے اُسکا روئے سخن علما۔ اُمرا۔ اور عوام سب کی جانب ہے علما

کی جانب سے تو مین حلف اُٹھانے کو تیار ہون کہ یہ اِسکے خلاف نہ کرین گے مگر اور حضرات کو بھی اسکا معاہدہ کرنا چاہیے۔" اس فقرے پر خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کو جوش آگیا اور اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ "مین مناسب سمجھتا ہون کہ علما کے ہمزبان ہمارے ملک کے رؤسا بھی ہون اور مین وعدہ کرتا ہون کہ جن علمای کرام کی معرفت عادی لوگ ان رسوم سے باز آئین اُنکی تعداد کے معلوم ہونے پر مین فی کس ایک روپیہ ندوۃ العلما کے تعلیمی فنڈ کو دونگا" جسکے لیے وعدون کے غیر مستقل ہونے پر نظر کرکے سو روپیہ کا نوٹ اُسیوقت پیش کیا اور وعدہ کیا کہ سو روپیہ پھر دینگے۔

شاہ صاحب ممدوح کے بعد مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے تجویز مذکورۂ بالا کی تائید مین عمدہ اور بسیط تقریر فرمائی اور بہت خوبی سے رسوم مضرہ کے نقصانات بیان کیے جس سے تمام حضرات متاثر ہوئے۔ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی نے اُسی وقت کھڑے ہوکر بیان کیا کہ وہ ہمیشہ اس تجویز کی تعمیل مین دل و جان سے کوشش کرتے رہینگے۔

سبکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے تجویز بالا کی تائید مین تقریر فرمائی اور اُسمین اعلان کیا کہ جو عالم کوشش کرکے اِن رسوم قبیحہ مین سے ایک رسم بھی کسی گھرانے سے مٹا دین گے تو مین بشرط تصدیق دفتر ندوۃ العلما سو روپیہ اُنکی خدمت مین بطور نذر کے پیش کرونگا۔ تقریر حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

جناب صدر انجمن و دیگر حضرات!

جو تجویز اسوقت آپکے سامنے پیش ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اُسکی کامیابی سے جسقدر نفع مسلمانون کو پہونچ سکتا ہے اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ جو رسوم قبیحہ ہم مین

رائج ہین اُنھون نے مختلف قسم کی مضرتین ہمکو پہونچائی ہین۔ بُرے رسوم کے اثر سے اخلاق بالکل تباہ ہو گئے۔ بہت سے رسوم ایسے ہین کہ اس مجلس مین اُنکا نام لینا بھی سوءادب ہے تاہم وہ رواج کے زور مین قوم مین رائج ہین اُنکا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچے۔ جوان اور بوڑھے سبھی اُسمین شریک ہوتے ہین۔ جب یہ حالت ہے تو ہمارے اخلاق کی پاکیزگی کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ دوسری قباحت یہ ہی کہ ان ناشدنی رسوم کی زیرباریون سے مسلمانون مین اتنی سکت باقی نہین رہتی کہ وہ کسی مفید کام مین بیش بہا مدد دیسکین۔ تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ مسلمان روپیہ کو بہت زیادہ عزیز نہین سمجھتے ہین پھر بھی وہ مفید کامون مین خرچ کرنے مین سب سے پیچھے ہین۔ بہت سے لوگ ایسے ہین جو نیک کامون مین حوصلے کے ساتھ روپیہ صرف کرنے کے متمنی ہین تاہم رسم ورواج کی پابندی اُنکے تمام حوصلے پست کردیتی ہے اور وہ اُس درماندہ مسافر کیطرح رہجاتے ہین جو منزل طے کرنا چاہتا ہو لیکن قوت ساتھ نہ دیتی ہو۔

سب سے زیادہ زبون نتیجہ ہماری بُری رسم رواج کا یہ ہوا ہے کہ غیر قومون کو اُسنے خود مذہب اسلام سے بیزار کردیا۔ جب وہ لوگ ہماری ناشدنی رسوم کو دیکھتے ہین تو یہ خیال کرکے کہ یہ تعلیم اسلام کا اثر ہے خود اسلام سے بیزار ہو جاتے ہین اور اسلام کی ساری خوبیان اُنکی نظر سے پوشیدہ ہو جاتی ہین پہلے بزرگ اپنے پاکیزہ طرز زندگی سے غیرون کو اسلام کا گرویدہ بنا دیتے تھے ہم اپنے طرز معاشرت سے اُنکو متنفر بنا رہے ہین۔

یہ تجویز جسقدر اہم اور ضروری ہے اُسیقدر دشوار اور معرکہ خیز ہے۔ رسم ورواج کا پنجہ ایسا قوی اور زبردست ہے کہ اُس سے نکلنا آسان کام نہین۔ ہم رات دن اُسکی وجہ سے مصیبتین اُٹھاتے ہین۔ مالی نقصان سہتے ہین تاہم اُسکے زور کے آگے سر جھکائے ہوئے ہین دنیا مین انسان کو اولاد نہایت عزیز ہوتی ہے اُسکے آرام وآسایش کیخاطر وہ ہر قسم کی زحمت اپنے اوپر گوارا کرتا ہے ساری عمر مسلسل محنت فراہمی سرمایہ مین اس غرض سے کرتا ہے کہ

مرنے کے بعد اولاد کے کام آئے مگر جب رسم و رواج کا حکم ناطق صادر ہوتا ہے تو وہ اولاد کی
طرف سے انکھین پھیر کر اُسی حکم کی بجا آوری مین سرگرم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی آنکھ سے بسیون
دولتمندون کو (صرف رسم و رواج کی پابندی اور فضول خرچی کے سبب) خوار و خستہ دیکھتا
ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اُسکی فضول خرچیون کا انجام بھی یہی ہونا ہے پھر بھی رسم کے حکم
کو بالا رکھتا ہے۔ جہان رسم و رواج اسقدر مضبوط و اُستوار معلوم ہوتا ہے وہان ایک پہلو
اُسکے ضعف کا بھی ہے۔ ایک رسم و رواج ایک خاندان مین نہایت ہی ضروری سمجھا جاتا
ہے وہی دوسرے خاندان والون کے نزدیک قابل مضحکہ قرار پاتا ہے۔ اسی طرح جب مختلف
خاندانون کی رسم و رواج کو دیکھا جائے اور اُنکے تباین پر غور کیا جائے اور نیز یہ سوچا جائے
کہ کسطرح جو قوت ایک کو دباتی ہے وہ دوسرے کے واسطے پارہ کاہ سے بھی زیادہ حقیقت
ہی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسم و رواج مین کوئی اصلی قوت نہین ہے بلکہ محض عارضی
اور خیالی قوت ہے۔

اگر تحمل کے ساتھ مسلسل رسوم بیجا کی قباحتین لوگون کے ذہن نشین کیجائین تو ضرور نتیجہ
خاطر خواہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس بارے مین نمونہ اور مثال بہت زیادہ موثر ہو سکتی ہے یہ
دیکھا ہے کہ جب کسی جوانمرد نے استقلال اور ہمت سے کام لیکر رسم و رواج کو توڑا اور ایک
مثال قائم کر دی تو اُسکا اثر ایک گروہ کثیر پر مفید پڑتا ہے۔ میرا جس خاندان سے تعلق ہے
وہ باعتبار رسم و رواج کے نہایت سادہ روش رکھتا ہے۔ شادی غمی کے رسوم اُس مین
اس قدر کم ہین کہ گویا نہین ہین۔ شادیون مین رقص و سرود اور آتشبازی کی مطلق رواج
نہین۔ سہرہ۔ کنگنا وغیرہ باندھکر نوشہ کو بہروپیہ نہین بنایا جاتا۔ اسی طرح غمی کے رسوم سادہ
ہین۔ اِس سے پیشتر اِس خاندان مین بھی ہر قسم کی رسوم قبیحہ جاری تھین جب چند بزرگون کو
اُنکے انسداد کا خیال ہوا تو اُنھون نے یہ تدبیر کی کہ اپنے عزیزون مین سے ایک صاحب کو
(جنکے یہان تقریب شادی ہونے والی تھی) آمادہ کیا کہ وہ فلان فلان قبیحہ رسوم کو نہ کرین

وقت پر اُس خدا کے بندے نے ہمت کی اور ایک رسم کا بھی اہتمام نہین کیا جن بزرگون نے اُنکو آمادہ کیا تھا وہ ہمت سدہا سے رہی نتیجہ یہ ہوا کہ سارے خاندان سے (جسمین صدہا نفوس ہین) وہ رسوم جاتی رہین اور اب تک عرصۂ دراز سے موقوف ہین۔

علماے کرام کا جو اثر قوم مین ہے وہ اس بارے مین بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ رسم و رواج کی زیادہ گرویدہ عورتین ہین اُسیکے ساتھ مذہب پر بھی وہ زیادہ شیفتہ ہین پس اگر ذی اثر علما رسوم کی قباحتین ازروے احکام مذہبی اُنکے ذہن نشین کردین تو ضرور اُنکی ضد مین کمی ہو جائے گی۔ مین اس تجویز سے اتفاق کرتا ہون کہ جو علما اس جلسے مین تشریف فرما ہین اُنسے استدعا کیجائے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر مین اس بارے مین کوشش کرین اور جو رسوم زیادہ قبیح ہین اولاً اُنکے رفع کرنے کی ہدایت فرمائین وہ رفع ہولین تو اور رسوم کو لین اِسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کیجائے۔ اِسی مضمون کی ایک تحریر تیار کر کے سب علماے شریک جلسہ کے دستخط کرا لیے جائین تاکہ ہماری اس تجویز کو قوت حاصل ہو۔ جو مجالس معین الندوہ جا بجا ملک مین قائم ہین اُنسے بھی اس بارہ مین کوشش کرنے کی استدعا کیجائے۔

خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے یہ نہایت عمدہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ عُلما کی کوشش اس معاملے مین اُسوقت تک کما حقہ بارآور نہین ہو سکتی جب تک کہ دنیا دار اُنکا ساتھ نہ دین۔ جو نظیر اُنھون نے قائم کی ہے اُسکی پیروی مین بھی کرتا ہون اگر کسی عالم کی کوشش سے کسی گھر سے ایک رسم قبیحہ بھی موقوف ہو جائے گی تو مین (بشرط تصدیق ندوۃ العلما) سو روپے اُنکی خدمت مین پیش کرونگا۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب کی تقریر ختم ہونے پر تمام علما و مشائخ و حاضرین جلسہ نے اس سے اتفاق کیا اور بہت گرمجوشی کے ساتھ باتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئی۔

اسکے بعد شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر دربار خاص حضور نظام دکن نے اپنی دلاویز نظم پڑھی جسکی فصاحت و بلاغت نے سُننے والون کو دنگ کر دیا مگر افسوس ہی کہ باوجود کوشش کے ہمکو وہ نظم نہین ملی۔

اجلاس چہارم

۷۔ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء عیسوی

۲ ½ بجے سے ۴ ½ بجے تک

صدر انجمن

مولانا مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتین تلاوت کر کے جلسے کی کارروائی شروع کی۔ اسکے بعد مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم نے دار العلوم کی سالانہ کارروائی پیش کی جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

کارروائی دار العُلوم ندوۃ العلما بابت سنہ ۱۹۰۲ء و ۱۳۱۹ھ

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما و معزز حاضرین!

مجھے اسوقت اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ مین آپکی خدمت مین سال زیر بیان کی وہ کارروائیان جو دار العُلوم سے متعلق ہین پیش کرون اور اُسکی رپورٹ پڑھ کر سناؤن۔

اگرچہ وہ پیمانہ دار العُلوم کا جو اُسکے قائم ہونے سے پہلے قوم کے سامنے پیش ہوا تھا اسوقت آپکے پیش نظر ہوگا جس سے آپ خیال فرماتے ہونگے کہ یہ رپورٹ ایک ایسے بڑے مدرسے کی

رپورٹ ہے جسکا خاکہ ایک بڑے وسیع پیمانے پر اس سے چند سال قبل شائع ہوا تھا
قبل اسکے کہ مین اِسکی معذرت کرون کہ دارالعلوم ابتک اپنے مفروضہ حدود کی
چہار دیواری تک بھی نہین پہونچا ہے آپکی انصاف پسند طبائع سے خود فیصلہ چاہتا ہون
کہ اسمین کس حد تک بانیان دارالعلوم کی سُستی یا کاہلی نے حصہ لیا ہے اور کہان تک قوم
کی لاپروائی۔ سہل انکاری شریک ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ بانیان دارالعلوم نے ایک ایسا عظیم الشان
کام اپنے ذمہ لیا ہے جسکو اسوقت کی حالت اور موجودہ زمانے کی رفتار سے مدد ملنے کی
توقع بہت کم ہے مگر ہمیشہ انسان کا خیال اپنے افراد قوم کی جانب ہر کام مین متوجہ ہوتا ہے
کہ ہماری قوم اس کام مین ہماری کہان تک دستگیری کرے گی اور اس کام کی نوعیت خود
اُن افراد کو کس درجے تک اُبھارے گی۔ اور اپنی طرف متوجہ کرے گی۔؟
مسلمانونکی عام حالت مین جس قدر تباہی کے آثار اسوقت بادی النظر مین محسوس
ہوتے ہین اس سے قبل اسکا عشر عشیر بھی نہ تھا۔ آزادی۔ تدہّر۔ لاپروائی۔ دینی احکام پر
نکتہ چینی جس حد تک اسوقت مین موجود ہی اس سے قبل ہر گز نہ تھی۔ اِسکی علت یا علۃ العلل جو
کچھ ہو لیکن اِس بربادی مین کسیکو بھی مطلق شک و شبہہ نہین۔
اِسکے ساتھ ہر مبصر زیرک کو یقینی طور پر معلوم ہے کہ کسی مذہب کی وقعت اُس مذہب کے
جاننے والون کے قلوب مین کم نہین ہوسکتی یا اُسکے ارکان اُسوقت تک متزلزل نہین ہوسکتے
جب تک اُس مذہب کی خوبیان۔ اُسکے برکات۔ اُسکے وعدو وعید اُس قوم کے افراد کے
پیش نظر ہون جنکی طرف اُنکے قلوب خود بخود کھنچتے رہین۔ بانیان ملت و مذہب کا دوام یا
استمرار تو ایک ایسی فرضی مثال ہے جسکا وجود اسوقت تک محال ثابت ہوا ہے لیکن مذہبی
ہدایات۔ مذہبی کتابین۔ مذہبی علوم و فنون ہر ملت و مذہب کے کم و بیش ہمیشہ یا ایک مدید زمانے
تک باقی پائے جاتے یا باقی رہنے کے قابل ہوسکتے ہین بشرطیکہ اُسکے پابند اُسکو عزت و
منزلت کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

آج اِسوقت تک جس قدر مذاہب آسمانی ہدایات کو اپنا راہبر سمجھتے ہین اُنکے بانیان مذہب کبھی کا اس عالم کو ترک فرما چکے ہین۔ اگراُن اہل مذاہب کے ہاتھ مین ہین تو وہی عُلوم و فنون جو دینی پیشواؤن نے اُنکے ہاتھ مین بطور دستاویز عطا فرمائے تھے۔

ان آسمانی مذاہب مین مسلمانون کو ہمیشہ سے فخر اس بات کا رہا ہے کہ ہمارے دین و مذہب کو عقل نقل حکمت۔ فلسفہ۔ تمدن اور سیاست نے پسند کیا ہے ایسا کبھی کوئی مذہب نہ تھا جسمین یہ ساری خوبیان موجود ہون مگر افسوس ہے کہ اس بات کے کہنے والونکی عمرین بھی اب قریب ختم ہین اور اِسکے پہچاننے والے بھی زمانے کے سیلاب مین اپنے ہمراہیون کے ساتھ دینے کو تیار ہین لیکن قوم ہے کہ اُسکو ذرا پروا نہین ہے۔ نہ اسکا احساس ہے کہ کل کو ہمپر یا ہمارے مذہب پر کیا بلا آنے والی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو جسقدر مذہبی پابندی آج باقی ہی کل کو وہ بھی فنا ہو جانے والی ہے اور اسلام کے نام لینے والے بھی باقی نہ رہین گے۔

اِس خیال سے بانیان دارالعلوم نے چاہا کہ ایک ایسا عظیم الشان دارالعلوم قائم کیا جائے جسمین مذہبی تعلیم کے ساتھ تربیت اور شائستگی بھی اسلامی طرز پر پیدا کیجائے اور رسمی قابلیت دنیاوی علوم و فنون مین بھی پیدا کرائی جائے تاکہ ایک اعلیٰ منونہ قائم ہو۔ اور شائستگی اور تہذیب اخلاق مین بھی جسکی اسوقت بڑی ضرورت ہی۔ یہانکے طلبا ایک جدید مثال قائم کرین۔

افسوس ہے کہ یہ سارے منصوبے صرف ذہن ہی مین رہے اُنکے ظہور کا کوئی موقع نہین مل سکا نہ قوم نے اس طرف توجہ کی نہ اُن ارادون کے عملی صورت مین لانے کا کوئی پہلو ہاتھ آیا۔ کون یہ کہہ سکتا ہے کہ جس ہندوستان مین آج چھ کرور سے زیادہ مسلمان آباد ہین وہان اُنکی مذہبی تعلیم کا ایک ایسا مدرسہ جو اُنکی اسلامی ضرورتون کو حاوی ہو نہ قائم ہو۔ کسقدر تعجب انگیز بات ہی کہ عیسائیونکی صدہا مشنریان آج قائم ہین اور اُن ملکون مین قائم ہین جہان عیسائی تو مین برائے نام آباد ہین اور مسلمانان ہندوستان جنکی آبادی اس ہندوستان مین

صدیون سے ہے وہان ایک بھی ایسا مدرسہ نہین جسمین قابل اطمینان مذہبی تعلیم کے ساتھ علوم و فنون قدیمہ و جدیدہ کی تعلیم ہوتی ہو اور تربیت اور درستی اخلاق کے پورے پورے سامان اُسمین موجود ہون - افسوس - صد افسوس !!!

اے مسلمانو ! اے اسلام کے شیدائیو !! تم اپنے ہاتھون سب کچھ کر سکتے ہو مگر جب کرنا بھی چاہو - خیال کرو کہ اس سے پہلے اِس ہندوستان مین بیسیون درسگاہین موجود تھین اور ایک ایک درسگاہ مین بہت بہت طالب علم تعلیم پاتے تھے اور لطف یہ ہے کہ اُنمین بڑی تعداد اُن طلبہ کی ہوتی تھی جو مسافر - غریب الوطن - بعید المسکن ہوتے تھے اور ہر طرح سے اُنکا تکفل اِنھین ہندوستان کے مسلمانونکی طرف سے ہوتا تھا - کون بتا سکتا ہے کہ اون درسگاہون پر سلطنت کی جانب سے کوئی جائداد وقف تھی یا کوئی ماہوار رقم سلطنت سے ملتی تھی؟ حالانکہ ہندوستان بھی اُن ملکون مین شمار کیا جاتا تھا جو علم اور قابلیت کے اُس وقت مرکز مانے جاتے تھے -

اے مسلمانان ہندوستان ! اب بھی خدا کے واسطے آنکھین کھولو اور جسقدر جلد ممکن ہو اِس طرف توجہ کرو ورنہ دینداری تو رخصت ہو ہی چکی ہے - تمہارا قومی شعار اور اسلامی خصوصیات جو برائے نام باقی ہین عنقریب تمہارے قبضے سے جاتے رہین گے -

اب مین آپکے خیالات دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون اور جس بات کی اجازت مجھے دی گئی ہے اور جو میرا منصبی کام ہے اُسے پیش کرتا ہون اور یہ دکھاتا ہون کہ اس سال اُسکی کیا حالت رہی - اگرچہ گذشتہ سال مین امتحان سالانہ نہین ہوا جسکی وجہ یہ تھی کہ آخر ماہ رجب و اوائل شعبان مین جو امتحان کی تیاری کے دن ہین یک بیک لکھنؤ مین ہیضہ اِس شدت سے شروع ہو گیا کہ مجبوراً ارکان دار العلوم نے دار العلوم کو بند کرا دیا اور جہان تک جلد ممکن ہوا ہر طالب العلم اپنے وطن کو رخصت کر دیا گیا اور اُسوقت یہی مناسب تھا - تاہم طلبہ کی استعداد ایک ایسے مختصر امتحان کے بعد جانچ کی گئی تھی جسمین مولانا مسیح الزمان خان صاحب

نائب ناظم اور بعض دیگر اراکین بھی موجود تھے اور اسی بنا پر ترقی مدارج طلبہ کی بنیاد قائم کی گئی۔ شوال ۱۳۲۲ھ سے باضابطہ تعلیم شروع ہوئی اور ایک درجہ دارالعلوم کے متوسط درجون مین سے ترقی یافتہ طلبہ کا جدید کھولا گیا اور جو طلبہ سال اول درجۂ متوسط کے اندر تعلیم پاچکے تھے وہ سال دوم درجۂ متوسط مین داخل ہوئے اور درجۂ ابتدائی کے سال سوم مین پڑھنے والے طلبہ ترقی پاکر درجۂ اوسط کے سال اول مین داخل کیے گئے۔ علیٰ ہذا ہر درجے نے ترقی پائی۔ البتہ اُن درجات مین جو طلبہ قابل ترقی نہ تھے وہ علی حالہٖ اُسی درجے کی تعلیم مین باقی رکھے گئے جنھین اس سال تعلیم پاچکے تھے۔ ابتداے سال سے اُنھین چار مدرسین عربی اور ایک مہتمم اور ایک مدرس ریاضی ایک انگریزی ماسٹر سے تعلیم متعلق رکھی گئی جو گذشتہ سال مین اس خدمت پر مامور رہتے آئے تھے۔ اور جہان تک ممکن ہوا اس خدمت کے انجام دینے مین اُنکی توجہ درستی تعلیم کیطرف قائم رکھی گئی جس سے اُنھون نے اپنی متعلقہ خدمت بخوبی انجام دی۔

الحمد للہ اسوقت تک کہ آخر سال ہے تعلیمی حالت اچھی ہے۔ اِس ماہ کے بعد شعبان مین سالانہ امتحان ہوگا۔ امید ہے کہ اِس سال نتیجۂ امتحان اچھا ہو۔ اور تعلیمی نتائج کے لحاظ سے دارالعلوم کی کارگذاریان قابل اطمینان ہون۔

اِس سال ماہ محرم کے آغاز سے طلبۂ دارالعلوم مین سے دو طالب العلمون کا وظیفہ امیرالامرا ناصرالاسلام خان بہادر شیخ بہاؤالدین صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جوناگڑھ نے اپنے جیب خاص سے مقرر فرمایا جو اب تک برابر جاری ہے۔ اُن مین ایک سید ابوظفر بہاری طالبعلم اور دوسرا عبدالستار طالبعلم ہے جو ضلع بستی کا رہنے والا ہے۔ اور دو طالبعلمون کا وظیفہ ضلع پٹنہ و ضلع شاہ آباد کے دو عالی ہمت بزرگون نے مقرر فرمایا ہے اور ایک طالبعلم مسمی سید مصطفےٰ علی کا وظیفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ورئیس فیض آباد نے اپنی جیب خاص سے اور ایک طالبعلم مسمی ابوالخیرات سیوانی کا وظیفہ مولوی حکیم

سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی صوبۂ اورنگ آباد واقع ریاست حیدرآباد دکن نے
اپنی عالی ہمتی سے مقرر فرمایا ہے اور اُن بیس طلبہ کو وظیفہ خاص دار العلوم نے دیا ہے
جسکی منظوری سالہاے ماضیہ مین ہو چکی تھی - ان چھبیس طلبہ کے علاوہ اور جسقدر طلبہ
دار العلوم مین مقیم دار الاقامہ ہین وہ مستطیع اور اپنے مصارف کے خود متکفل ہین اِس
سال فیس دار الاقامہ کی تین شرحین کردی گئین ایک صه ماہوار جو اس سے پہلے قائم
تھی دوسری عه ماہوار تیسری پندرہ روپیہ ماہوار - مگر تجربے نے اسوقت تک یہی
بتایا کہ عموماً اُس فیس کے طلبہ دار العلوم مین داخل ہوئے جسکی مقدار کم ہے یعنی پانچ روپیہ
ماہوار عه و عــه ماہوار کا کوئی طالب علم داخل نہین ہوا - حالانکہ داخلۂ دار العلوم مین مشتہر
کردیا گیا تھا کہ عه و عــه ماہوار دینے والے طلبہ کے طعام و قیام مین معقول و معتدبہ فرق
ہوگا - اِسکے علاوہ چند طلبہ ہین جو خاص شہر مین رہتے ہین اور بوقت تعلیم دار العلوم مین
آتے ہین اور بعد ختم اوقات تعلیم اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین جنکی تعلیم تو البتہ دار العلوم
مین ہوتی ہے لیکن تربیت و نگرانی اخلاق اُنکے اولیا خود کرتے ہین -

طلبہ مقیمین دار الاقامہ کے اوقات تعلیم و تربیت اور اُنکے طریقے بذریعۂ ایک قواعد
داخلہ شائع کردیے گئے ہین جسکے دیکھنے کے بعد اُنکی حالت اور انضباط اوقات کی
پوری کیفیت منکشف ہوگی -

اسوقت جسقدر طلبہ زیر تعلیم ہین اُنکی تعداد ایک سو سولہ ہے اُنمین سے بیس طالبعلم
وظیفہ خوار دار العلوم ہین اور چھ طالبعلمون کو اُن حضرات کیطرف سے وظائف ملتے
ہین جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اور اُنتالیس طلبہ مستطیع ہین جو اپنے مصارف کو خود برداشت
کرتے ہین اور اکاون طلبہ خاص شہر کے رہنے والے ہین اُنمین سے بھی دو قسم کے
طلبہ ہین - اوّل وہ جنکا اصلی وطن خاص لکھنؤ ہے اور اُنکے اولیا کا مسکن خاص یہی شہر
ہے - دوسرے وہ طلبہ جو لکھنؤ مین اسوجہ سے مقیم ہین کہ اُنکے اولیا ملازمت یا اور کسی وجہ سے

شہرمین اقامت رکھتے ہین۔

دارالعلوم کی تعلیم وتربیت جس طور پر اسوقت تک ہوتی رہی وہ نہایت قابل اطمینان ہے
آپ حضرات کو اور نیز محبان اسلام کو اسوقت جس چیز کیطرف توجہ کرنے کی زیادہ حاجت ہے وہ
یہ بات ہے کہ دارالعلوم کا وہ مکان جو افتتاح دارالعلوم کے وقت خرید کیا گیا تھا نہایت ناکافی
ہی۔ اگرچہ تعلیم اور درسگاہ کے لیے دو بڑے کمرے سردست موجود ہین جنمین سے ایک کمرہ
امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاؤ الدین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست
جوناگڑھ نے اپنی جیب خاص سے تعمیر کرایا ہے اور اس بات کی مثال دارالعلوم مین قائم
فرمادی ہے کہ ہمدردان اسلام کو اس طرحپر اعانت و امداد کرنی چاہیے لیکن دارالاقامۃ کی عمارت
اور طلبہ کے رہنے کے کمرے بالکل ناکافی ہین۔ اوّل یہ کہ اُن کمرونکی تعداد بہت کم ہے جسکی
وجہ سے ایک ایک کمرے مین کئی کئی طالبعلم رکھے گئے ہین۔

ثانیاً یہ کہ اُن کمرون کی حالت دارالعلوم کے کسی طرح مناسب حال نہین ہے اکثر اُنمین
خس پوشس ہین۔ یہ امور ایسے نہین ہین جنسے کسی وقت بھی تغافل کرنا زیبا ہو لہذا امید ہے
کہ ہمارے شیفتگان اسلام مسلمان بھائی جلد سے جلد اسطرف توجہ فرمائینگے اور اپنے اپنے
اسماے گرامی پر ایک ایک دو دو کمرونکی تعمیر کرادینگے۔

اب مین ایک نقشہ آمدنی و مصارف دارالعلوم کا بابت سال زیر بیان کے پیش کرتا
ہون (جو روداد کے آخر مین قبل فہرستون کے درج ہے) اور اس رپورٹ کو ختم کرتا ہون۔

محمد حفیظ اللہ عفی عنہ مہتمم دارالعلوم

مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کارروائی ختم کر چکے تو حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر و
گورنمنٹ ایڈوکیٹ شاہپور اپنا مضمون سنانے کے لیے کھڑے ہوئے مگر چونکہ مضمون ایسا
طولانی تھا کہ تھوڑے وقت مین پورا نہین ہوسکتا تھا۔ ہنوز دو چار منٹ وقت کے ختم ہونے کو

باقی تھے کہ مسجد پر عصر کی اذان ہوگئی اور علما نماز کے تہیہ کو اُٹھنے لگے علما کے اُٹھتے ہی جلسے مین ایک طرح کی جنبش پیدا ہوگئی اِسکو دیکھ کر حکیم صاحب ممدوح نے قبل از وقت اپنے مضمون کو ختم کر دیا۔ اسوقت تک جو کچھ بیان کیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا۔

خلاصہ تقریر حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر وگورنمنٹ ایڈوکیٹ شاہپور

پہلے مقرر نے یہ شعر پڑھا ؎

جو کچھ نہ دیکھنا تھا دکھایا ہے اب تلک	اور آگے دیکھیے ابھی کیا کیا دکھائے دل

پھر معمولی تمہید کے بعد فرمایا کہ "مین مسلمانونکی ترقی کا اصلی سبب اُخوت اسلامی کو سمجھتا ہون میری حالت بعینہ اُس شخص کی سی ہے جو حالت نزع مین تمام اشیا کو حسرت کی نظر سے دیکھ رہا ہو۔ ہندوستان کی دوسو سالہ ہسٹری میرے بیان کی تصدیق کر رہی ہے۔ علامہ والٹر نے جب لندن کی سوسائٹی کو بدلنا چاہا تو اُسکے خیالات کا سرچشمہ اسلام تھا۔ تمام سوانح نگار اسکو متفق اللفظ بیان کرتے ہین۔ افسوس ہے کہ دوسری قومین تو ہمارے اصول کو اپنا راہ نما قرار دین اور ہم اِنسے بھاگین۔ علامہ ابن رشد کہتا ہی کہ کبھی کسی قوم کو بے وجہ زوال نہین ہوتا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ جبسے ہمنے مذہبی تخیل کو چھوڑ دیا ہے اُسیوقت سے تنزل شروع ہوا ہے جسکی سند اندلس کے حالات سے بھی مل رہی ہے"۔

اثنائے بیان مین یہ بھی کہا کہ "خواجہ حافظ شیعہ تبرائی تھے" اس فقرے پر لوگون کو حیرت ہوئی اور چونکہ اِس سے ایک بزرگ کی نسبت غلطفہمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اسواسطے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے نہایت لطیف پیرایۂ مین اِس بات کو ظاہر کر دیا کہ جس بنا پر یہ خیال پیدا ہوا ہے وہ صحیح نہین ہے۔ طبقات و سیر کی کتابین انکے مذہب کی نسبت وہی شہادت دے رہی ہین جیسا کہ عام اہل سنت وجماعت کا انکی نسبت خیال ہے۔

اِسکے بعد شیخ محمد اقبال صاحب۔ ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی ایک نعتیہ غزل اور ایک حسرت آمیز نظم سنائی مگر چونکہ اس موقع کے لیے نہین لکھی گئی تھی اس واسطے ہمنے کوشش نہین کی کہ روداد مین درج کرنے کے لیے وہ ہمکو حاصل ہو۔ اور نہ خود شیخصاحب نے ہمکو دی۔

اِسکے بعد مولوی محمد شاہ صاحب رئیس و وکیل امرت سر نے اپنا مضمون پیش کیا جو تعلیم پر لکھا گیا تھا۔ وہ مضمون حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

مضمون مولوی محمد شاہ صاحب رئیس و وکیل امرت سر

تعلیم

حضرات! لفظ "تعلیم" ایک ایسا وسیع اور معنی خیز لفظ ہے اور یہ جنس اعلی اتنے انواع اور افراد پر حاوی ہے کہ اگر اسکو ہم اصل غرض وجود انسانی کہین تو بجا ہی ایسے عظیم الشان جلسے مین جہان مشاہیر علماے ہند تشریف فرما ہین فضل علم و تعلیم و تعلم با یات قرانی واخبار و آثار ثابت کرنا تحصیل حاصل ہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہین "ففز بعلم تعش حیا به ابدا۔ الناس موتے واہل العلم احیاء"

اِس موقع پر یہ مسئلہ اہم درپیش ہے کہ تعلیم کس نوع کی ہونی چاہیے؟ کیا اہل اسلام مین کوئی ایسا سلسلۂ تعلیم قائم ہے یا قائم کرنا چاہیے کہ کوئی فرد انسانی مصنوعی قیود سے اپنی مخاصی حاصل نہ کر سکے؟ قدیم سلسلۂ تعلیم پورا تسلی بخش نہین اور فی زماننا کئی لائق اور آزمودہ کار اصحاب اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے مین ساعی ہین اور اپنے پرجوش خیالات کی ریشہ دوانی کر رہے ہین۔ مین اس موقع پر اپنے تمام خیالات کا اظہار کرنا مناسب نہین سمجھتا صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہون کہ اگر زمانہ مستقبل مین کوئی ایسی یونیورسٹی قائم بھی ہو تو تعلیم کو ایسا محدود نہ کرنا چاہیے جس سے طلباء علم تنگ نظر یا مغرور پیدا ہون۔ اگر نوجوان طالب علمون کو علوم دینیہ سے مزین کرنا مقصود ہے تو دیگر مذاہب و عقائد سے واقفیت پر ضرور ہے تاکہ خیالات مین وسعت پیدا ہو اور تعصب مذہبی

کے عیب سے مبرا رہین۔ ابو ریحان البیرونی جو سلطان محمود غزنوی کے ہمرکاب ہندوستان مین
وارد ہوا اپنی کتاب الآثار مین تحریر کرتا ہے کہ "مین نے ہندوستان مین آکر زبان و علم ادب
سنسکرت مین مہارت حاصل کی اور اہل ہنود کی کتب مذہبی کا بغور تعمق مطالعہ کیا کیونکہ دیگر
مذاہب و ادیان سے واقفیت حاصل کرنا خالی از فائدہ نہین"۔
حضرات! اگر آپ اس کتاب لاجواب کا مطالعہ فرمائین تو آپ سخت متعجب ہونگے کہ کسطرح
یہ فاضل عرب یونانی لسان الملک "ہومر" کی نظم کے حوالے دیتا ہے اور کس خوبی سے مسئلہ تناسخ
کے متعلق مختلف فلاسفران ہند کے اقوال جمع کر کے فیثاغورث کے فلسفے سے انکی تطبیق
کرتا ہے۔ مین اسلامی یونیورسٹی مین ایسے ادیب معقولی و وسیع الخیال علما کو دیکھنا چاہتا ہون
نہ کہ ایسے اشخاص جو نشۂ علم مین سرمست و مغرور ہون اور اپنے زعم مین اورون کو حقیر سمجھین
اور اپنے سطحی علم کو بحر بے پایان تصور کرین۔ آپ پر واضح رہے کہ ہمارے بزرگان دین کو آداب
و اخلاق کے زیور سے ایسا آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے کہ دیگر اشخاص اُنسے نفور نہ ہون۔ تعلیم
اس قسم کی ہونی چاہیے کہ انکسار پیدا کرے نہ کہ بیجا غرور۔ وہ زمانہ گیا جبکہ ہمارے علما بحرالعلوم
کہلاتے تھے اُندنون انواع علوم بہت قلیل التعداد تھے۔ ابن رشد اندلس مین قاضی تھے مشہور
طبیب تھے اور اُنکے فلسفے کا غلغلہ اطراف و اکناف یورپ مین پیدا ہوا تھا۔ یہ اسی کے فلسفہ کی
تاثیر تھی کہ فرانس۔ اطالیہ۔ المانیہ مین خیالات مذہبی مین سخت انقلاب پیدا ہوا مگر فی زماننا
علوم جدیدہ اسقدر وسیع ہوئے ہین اور اتنے انواع پر متفرع ہین کہ کوئی شخص اپنی تمام زندگی
مین بھی کسی ایک شاخ مین کامل مہارت پیدا نہین کر سکتا۔ جب علم ایسا بحر بیکران ہے تو
بجز مخالفت ماہران علوم مختلفہ و تبادلۂ خیالات مذہبی و علمی پوری تعلیم کا حاصل کرنا امر محال ہے
اور نہ اصل غرض تعلیم یعنی تہذیب نفس متصور ہے۔ ایک مشہور انگریزی شاعر کا مقولہ ہے کہ
"انسان کو انسان کا مطالعہ کرنا سب سے اعلیٰ تعلیم ہے"۔ اور میرے خیال ناقص مین سب سے
مشکل مضمون یہی ہے۔ یون تو نکتہ چینی ہر ایک شخص کر سکتا ہے اور ہر ایک فرد بشر اسکو

آسان امر خیال کرتا ہے مگر تبادلۂ خیالات سے پورا منکشف ہوتا ہے کہ ہر ایک متنفس کے
خیالات کی بنا اسکی قومیت۔ اسکی تربیت۔ اسکی ابتدائی تعلیم اور اسکے والدین و دیگر اقربا
کی طرز معاشرت پر مبنی ہے۔ اِن جذبات مختلفہ پر ذرا غور کیجیے اور پھر فرمائیے کہ نکتہ چینی سے
اجتناب کرنا کسقدر امر لازمی ہے؟

مین نے مضمون تعلیم مین اس امر پر اسواسطے بہت زور دیا ہے کہ مجھے کامل یقین ہے
کہ ندوۃ العلما اِس دقت کے دور کرنے مین سعی بلیغ عمل مین لائے گا۔ یہی کا ایک کرشمہ ہے
کہ مجھ ایسا آدمی آپ ایسے علماے جلیل القدر کی سمع خراشی کر رہا ہے۔

ندوۃ العلما کا وجود ذیجود مغتنمات سے ہے اور اسکا انعقاد عین بروقت ہوا۔ کل امر مرہون
بوقتہٖ۔ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ زمانے کے ساتھ نصاب تعلیم بھی بدلتا ہے۔ جبکہ
اہل یونان اوج تہذیب پر تھے اور جن دنون کہ قطعۂ یونان مین علم کا آفتاب سمت الراس پر
تھا۔ فلسفے کا دور دورہ تھا۔ اہل روما مین قانون کا بڑا چرچا تھا۔ قرون وسطی مین مطالعۂ کتب
مذہبی پر بہت اعتنا کی جاتی تھی۔ اور ان دنون یورپ اور امریکہ مین علوم طبعی کا طبل شاہی
بج رہا ہے۔ یہ چارون زمانے ہمپر بھی گذرے ہین۔ فلسفے کا اسقدر زور رہا کہ امام غزالی
تہافۃ الفلاسفہ لکھنے پر مجبور ہوئے۔

شروع اسلام مین سواے تعلیم کلام مجید و احادیث کے اور کوئی مشغلہ نہ تھا مگر کتب مذہبی
کی اشاعت اور انکی درس و تدریس خلفاے عباسیہ کے عہد مین بڑے زورون پر تھی اندلس
جو مرکز فلسفہ تھا اور جہانسے ابن رشد کا طنطنہ یورپ مین پھیلا تھا بالکل مذہبی رنگ مین ڈوبا
ہوا تھا یہان تک کہ منطق کی تعلیم ممنوع کی گئی اور شائقین علم منطق نے جو کہ باوجود سخت ممانعت
بادشاہی اسمین مشغول رہتے تھے اسکا نیا نام یعنی فعل اختراع کیا تاکہ سزا سے بچے رہین طبیعات
و ریاضیات مین چند بڑے بڑے علما نے اپنا اپنا کمال دکھایا ہے۔ اب حضرات سائنس
کا عہد ہی اور ندوۃ العلما کو یہ امر کو خاطر رکھنا چاہیے اور آپ پر فرض ہے کہ علم کلام کو مطابق

علوم جدیدہ کریں ورنہ کوئی عملی فائدہ متصور نہ ہوگا۔
کوئی تعلیم کامل خیال نہین کیجاتی جب تک کہ اسکا عمدہ اثر اخلاق پر نہ ہووے۔ حب الوطنی کا ولولہ دلون مین پیدا نہ ہو اور ذاتیات محو نہ ہوجائین۔ یورپ کی اعلی و شایستہ قومونکی طرف دیکھو یہ تعلیم محض عمدہ تعلیم پر منحصر ہے کہ کسطرح اور کس زودی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین

قوم اذا الشر ابدی ناجذیہ لھم	طاروا الیہ زرافات ووحدانا
لا یسئلون اخاہم حین یندبھم	فی النائبات علی ما قال برہانا

یہ ہماری تعلیم کا نقص ہے کہ ہم لوث ذاتیات سے کبھی پاک نہین ہوتے ہین۔ اس مرض کا علاج مطالعہ کتب سیر و سوانح عمری سے ہو سکتا ہے۔ لارڈ بیکن کا قول ہے کہ "بندوق چلانے سے شُش اور سینے مین قوت آتی ہے۔ آہستہ آہستہ چلنا معدے کے واسطے ازحد مفید ہی اور سواری اسپ سے تقویت دماغ حاصل ہوتی ہے اسی طرح علم تاریخ آئینے کے مانند آپ پر روشن کردے گا کہ کیون اور کسطرح سلطنتون اور قومون کا زوال ہوا۔ اسکے کیا بواعث تھے؟ اور کس نہج سے ایسی غلطیون سے بچنا چاہیے؟ جو مورث ادبار و انحطاط قوم و ملت ہوئین۔
حضرات! آپ بخوبی جانتے ہین کہ مسلمانون کے پاس ایک بڑا بھاری ذخیرہ کتب تاریخ کا فارسی اور بالخصوص عربی مین ہے مسلمانون مین ابن خلدون ایسے مورخ گذرے ہین۔ اسکے مقدمہ کا ترجمہ زبان لاطینی مین موجود ہے۔ فلنٹ اپنی کتاب موسومہ تاریخ فلسفہ تاریخ مین تحریر کرتا ہے کہ "لاطن یا یونانی کوئی مورخ اسکا ہم پایہ نہین۔ قرون وسطی مین بھی کوئی مصنف اسکا ہم پلہ نہ تھا۔ افلاطون اور ارسطاطالیس اسکے مدمقابل نہین اور دیگر مورخین کا تو یہ درجہ بھی نہین ہے کہ انکی یہ قابلیت ہے کہ اس شہسوار میدان تاریخ کے ساتھ انکا نام لیا جائے"۔ ابن خلدون کی کیون اسقدر تعریف کیجاتی ہے فن تاریخ مین تو دیگر مورخین اس سے زیادہ ماہر تھے مقری اور مقریزی کی اس سے زیادہ ضخیم کتابین ہین۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسنے اصول عامۃ اقتباس کیے اور ثابت کر دکھایا کہ خیالات و شایستگی کے مدارج اور قواعد ہین۔

ندوۃ العلما یا اسلامی یونیورسٹی کو چاہیے کہ علم تاریخ کی ترویج انھین اصُول پر مبنی رکھے۔
شاید مین غلطی پر ہون مگر جہان تک مجھے علم ہے ہمارے اکثر علما صرف و نحو پر تو بڑا زور دیتے
ہین اور علم تاریخ کیطرف بالکل توجہ مبذول نہین کرتے۔ ندوۃ العلما اپنے مقاصد مین بالکل
قاصر رہے گا اگر علم تاریخ کو جدید طرز پر ترویج دینے مین بے اعتنائی کی گئی۔ اسلام نے
ہمکو اخوت کی تعلیم دی ہے اور تاریخ جوش اُخوت کو مرجزن کرے گی۔
میرے یہ مستحکم راے ہے کہ کوئی قوم اعلی ترقی حاصل نہین کرسکتی تا وقتیکہ اسکا قومی علم
ادب نہ ہو۔ اس زمانے مین ہندوستان کے مسلمان اپنے علم ادب پر نازان نہین ہوسکتے
بجز چند دیوان اور قلیل التعداد ناولون کے اُردو مین اورکیا رکھا ہے۔ ہان اپنے خیالات
کی وسعت کے لیے انگریزی پڑھو یا عربی حاصل کرو۔ آپ جانتے ہین کہ منطق و فلسفہ و
ریاضیات وطبعیات کو بخوبی سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کے واسطے انگریزی یا عربی مین کامل
مہارت حاصل کرنی پڑے گی اور یہ کامل مہارت برسون کی محنت اور جانکاہی کا نتیجہ ہوسکتی ہے
اگر یہ علوم اُردو زبان مین ہون توکسقدر وقت عزیز ہم بچا سکتے ہین اور انگریزی و عربی کے
ادب حاصل کرنے کے واسطے ہمکو کسقدر سہولت ملسکتی ہے۔ جہان تک مجھے کتب تواریخ پر
عبور رہے مین نے کسی قوم کو بذریعۂ زبان اجنبی اکتساب علوم و فنون مین یدطولے حاصل کرتے
نہین دیکھا۔ الا ماشا اللہ۔ یہ ہمپر فرض ہے کہ زبان اُردو کو ترقی دین بجاے اسکے کہ ہم
انگریزی یا فرانسیسی سے عربی مین ترجمہ کرین کیون نہ ہم سیدھا اُردو مین تصانیف یا تراجم کو
اشاعت دین۔ انگریزی زبان مین رباعیات عمر خیام اور مثنوی مولانا روم کا ترجمہ ملسکتا ہی
فرانسیسی زبان مین اعلی اعلی درجے کی عربی کتابون اور تاریخون کا ترجمہ موجود ہے۔ مترجمون نے
اپنے حواشی سے اپنے ترجمون کو اصل کتب سے زیادہ مفید بنایا ہے۔ دہلی کے چاندنی چوک مین
جوہری اپنی دکان کو بہت سجا رکھتے ہین تاکہ گاہکون کی طبیعت للچاجائے اسی طرح پر مصنفین کو
چاہیے کہ اپنی تصانیف عمدہ مطابع مین بھیجین اور خوشخط اور عمدہ کاغذ استعمال کرین تاکہ طالبعلمو

کتاب کے دیکھنے ہی سے اسکے پڑھنے کا شوق پیدا ہو سستی اور بدخط غلط کتابین ذوق تعلیم کو سخت
ضرر پہونچاتی ہین۔ مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری نے جو یکتا از مضار ادب تھے شرح
حماسہ طبع کرائی کاغذ ردی اور زرد۔ کاتب بے علم نیتجہ یہ ہوا کہ کوئی صفحہ غلطیون سے خالی نہین
اور کوئی شعر صحیح نہین۔ اتنے بڑے ادیب کی محنت رائیگان گئی اور وہ شرح پڑیون کے
کام آئیگی۔ مجھے علم عروض کا شوق دامنگیر ہوا مین نے عربی مین علم عروض کی ایک کتاب کا
مطالعہ شروع کیا۔ کتاب تو تین چار آنے مین خرید لی مگر اصل مطلب مفقود املا غلط اور بڑا لے
پرکار کے دوائر۔ ہر ایک خانے کے دوائر نہایت تنگ تھے۔ ان تنگ خانون سے جان
بتنگ ہو کر مین نے فرانسیسی مین موسیوڈ سی کی تصنیف کا مطالعہ کیا جسمین مختلف بحور اور
زحافات کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ یہ موسیوڈ سی وہ فرنسوی عالم ہے جسنے
سر سید احمد کے آثار الصنادید کا ترجمہ فرانسیسی زبان مین کیا ہے۔ اکسفورڈ اور کیمبرج کے
مطابع مین خاصے عالم مصحح مقرر ہوتے ہین۔ اشاعت علوم کے واسطے اسلامی یونیورسٹی کو
اپنا خاص مطبع جاری کرنا پڑے گا اور دیگر مطابع پر نگرانی لازمی ہوگی۔

جنکو ہم ہندوستان مین مسلمانون کے علوم کہتے ہین وہ دراصل مغربی علوم ہین پانچون وقت
ہم سب کلمۂ توحید کے قائل مغرب کیطرف اپنا سر جھکاتے ہین مغرب کے ساتھ ہمکو خاص وابستگی ہے

الغرب احسن ارضی و لے دلیل علیہ   القمر یرقب منہ والشمس تسعی الیہ

ندوۃ العلما پر فرض ہے کہ پرانے علوم مغربیہ کو علوم جدیدہ کے ساتھ مربوط کرے۔ منطق نے
اپنا قالب بدلا ہے۔ ارسطاطالیس کا وہ قدیم مرتبہ یورپ مین جاتا رہا ہے۔ ندوۃ العلما
کی خدمت مین یہ عرض کرنا مناسب ہے کہ منطق کا طرز قابل اصلاح ہے اور نہ پرانی وضع کی کتابین
دلپسند ہو سکتی ہین۔ متن کسی مصنف کا اور حاشیہ کسی دوسرے کا اور پھر اس حاشیہ پر حواشی
ہلم جرا۔ منطق ہے یا کہ نحو کا کوئی رسالہ ہے۔ دیباچہ مین الحمد ہی تو الف ولام کے مختلف اقسام
پر ایک طویل حاشیہ ہے۔ ان و دیگر نقصون کے رفع کرنے مین کوشش فرمانی چاہیے فلسفہ

ذہنی مین آجکل بڑا انقلاب ہوا ہے علم تشریح و فزیالوجی و بائیالوجی یعنی علم حیات کے ذریعہ سے
بہت سے مشکل مسائل کی وضاحت کی گئی ہے اور عام فہم عبارت مین کتب فلسفہ و سائنس کی اشاعت
کیجاتی ہے۔ ندوۃ العلما کو چاہیے کہ عام فہم سلیس اُردو مین ایسے مسائل ادق عامہ خلائق مین شایع
کرے۔ آپکو معلوم رہے کہ بدو تہذیب مین ایک نیم وحشی آدمی اپنے بدن کی آرائشگی کو اصلی آسائش
پر مقدم رکھتا ہے۔ وہ برہنہ پھرتا ہے مگر مختلف انواع کے پر اپنے سر اور بدن پر رکھتا ہے تمام جسم
کو کوفتہ کر کے طرح طرح کے نقش و نگار اپنی جلد مین پیدا کرتا ہے۔ لباس کا استعمال سردی اور گرمی
سے بدن کا محفوظ رکھنا اسکے وہم وگمان مین نہین آتا اسی طرح تعلیم مین پہلے آرایش و بعد ازان
آسایش کے مضامین کو ترقی ہوتی ہے۔ ذرا عربی کے علم ادب کیطرف توجہ فرمائیے۔ ملک عرب
مین قبل از بعثت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسا فن ترقی پر تھا؟ فصاحت و بلاغت
و شعر گوئی۔ اِنسے بجز آرایش اور کچھ مقصود نہ تھا جب علوم مفیدہ کا زمانہ آیا تو عبارت سلیس مین
مطلب ادا کیا جاتا تھا عبارت کی رنگینی کیطرف ساری توجہ مبذول نہین کیجاتی تھی علی
ہذا زمانۂ حال کی فارسی روانی مین بڑی صاف ہے ملا طغرا کا فردوسیہ یا بہاریہ کون پڑہتا ہے
اور درۂ نادرہ کے دُرد ورمین کون غرق ہوتا ہے۔ کتابون کا نصاب اس نہج سے مقرر کرنا
چاہیے کہ مذاق علمی مین خاص شستگی پیدا ہو۔

ان لوازمات تعلیم پر مین نے خاص زور دیا ہے کیونکہ علم کے فوائد کی نسبت آپ جیسے فضلا
کی مجلس مین تقریر کرنا "فلفل بہ ہندوستان بردن" کے برابر ہے۔ آپ میدان علم مین فوارس
جانباز ہین۔ آپکے آلۂ حرب توپ میکسیم کے مشابہ فوج جہالت کو گھائل کرنے کے قابل ہونے
چاہئین۔ آپکے آلات حرب وضرب عمدہ کتابین اور عمدہ اشاعت ہین۔ سوائے اِسکے اصلی
فائدہ بعید از امکان ہے۔ مسلمان تعلیم مین دیگر اقوام سے دور تر پیچھے رہگئے ہین۔ مردون کا تو یہ
حال ہے وائے برحال زنان۔ خلفائے عباسیہ کے عہد مین مسلمان خاتونین بڑی بڑی عالمہ
ہوتی تھین۔ یہی وجہ ہے کہ انکی اولاد لیاقت اور شجاعت مین بے نظیر ہوتی تھی۔ ایک عالم کا

قول ہے کہ ایک بچے کی تربیت رحم مادر مین شروع ہوتی ہے اور اخلاق شیر مادر کے ساتھ اسکے تمام جسم مین سرایت کرتے ہین ۔ جتنے مشہور آدمی گذرے ہین اگر آپ اُنکی سوانح عمری کو بالاستیعاب ملاحظہ کرین تو آپ پر بخوبی عیان ہوجائے گا کہ انکی لیاقت ۔ انکی شجاعت انکا عالی حوصلہ اور انکے اخلاق پاکیزہ محض انکے والدین کا ظہور اور تربیت کا نتیجہ ہے۔

اب رہا یہ کہ تعلیم نسوان کسطرح اور کس درجہ پر ہونی چاہیے ہم نہین چاہتے کہ خاتونان اسلام یورپ اور بالخصوص امریکہ کی عورتون کی طرح کھلے بندون آزاد پھرین اور انکی طرح ناول پڑھتی رہین اور نہ ہم مناسب سمجھتے ہین کہ مسلمانونکی لڑکیان مردونکی طرح اعلی درجہ کی تعلیم حاصل کرین کیونکہ اول تو خود یورپ اور امریکہ مین عالی خیال بیحد آزادی کے مخالف ہین ۔ ہربرٹ اسپنسر جسکا ہم پلّہ فی زماننا کل انگلستان مین کوئی فلسفی نہین اور جسکی شہرت کل یورپ اور امریکہ مین پھیلی ہوئی ہے ایسی آزادی کا سخت مخالف ہی ۔ اُسکا بیان ہے کہ " اگر کوئی امریکن لیڈی ریل کی کسی گاڑی مین داخل ہو اور کل مسافر از قسم ذکور اسکی تعظیم کے واسطے سرو قد نہ کھڑے ہون تو وہ انکو گھورنے لگتی ہے گویا کہ اسکے زعم مین ہر ایک مرد پر فرض ہی کہ خواہی نخواہی اسکی خدمت مین آداب بجالاے "

اِس جلیل القدر فاضل کی یہ بھی راے ہے کہ " عورتونکی ایسی تعلیم ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو بموجب قواعد حفظان صحت پرورش کرسکین " واقعی یہ راے قابل وقعت ہے ۔ فرض کیجیے کہ ایک عورت بڑی بھاری ادیب ہی یا مشہور منطیق ہے مگر اُصول طبابت اور حفظان صحت سے بالکل ناواقف ۔ اگر اسکی جہالت کے باعث اسکا کوئی عزیز بچہ بیمار ہوجاے اور وہ جانبر نہ ہو تو فرمایئے اسکا علم ادب و علم معقول کس کام آیا ؟ ۔ علاوہ برین مشہور اطبا اور اہل سائنس کی یہ راے ہے کہ زیادہ تعلیم سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے ۔

میری راے ناقص مین عورتونکو مذہبی تعلیم کے علاوہ کتب اخلاق و حفظان صحت اور پرورش اولاد کے اُصول و قواعد سے آگاہ کرنا بر ضرور ہے ۔ صدہا بچہ والدین کی جہالت

اور ناواقفیت کے باعث یا تو ہلاک ہوجاتے ہین یا ایسے امراض مین مبتلا ہوتے ہین
کہ وہ اپنی تمام زندگی سخت تلخ کامی کے ساتھ بسر کرتے ہین۔
اب مین آپکی زیادہ سمع خراشی کرنا نہین چاہتا ممکن ہے کہ آپ بعض مقام مین مجھ سے
اختلاف فرمائین گے۔ اختلاف آرا ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ متنبی کے یہ اشعار کیسے معنی خیز
اور برمحل ہین ؎

تخالف الناس حتی لا اتفاق لهم	الا علی شجب والخلف فی الشجب
فقیل تخلص نفس المرء سالمة	وقیل تشرک جسم المرء فی العطب

گر مین نے اپنے رطب و یابس خیالات آپکے سامنے پیش کیے ہین اور اُمید ہے کہ آپ
لغزش و اعثار اقدام سے درگذر فرمائین گے ؎

بوکہ بر حال ما بخشایند	مورد طعنها نہ فرمایند

---

۴ ½ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اُسی خوشنما مسجد مین جو احاطہ مدرسۃ المسلمین مین واقع
ہے عصر کی نماز بہت شان و شوکت سے ادا کی گئی۔

جلسۂ عام

شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین

½ ۸ بجے شب سے ۱۱ بجے شب تک

آج شب کو مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر۔ مولوی سراج الحق صاحب
صوفی کرنالی اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اپنے وعظ و بیان سے
حاضرین کو مستفید فرمایا۔ حاضرین کی تعداد پہلے دن سے بہت زیادہ تھی اور گیارہ بجنے پر
بھی لوگون کے اشتیاق مین کمی نہین ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ رات بھر یہ مجلس گرم رہے مگر

اُنکے اشتیاق کو اپنی حالت پر چھوڑ کر مجلس کو برخاست کیا گیا

اجلاس پنجم

۸ - رجب ۱۳۲۰؁ھ مطابق ۱۱ - اکتوبر ۱۹۰۲؁ع

۷ ½ بجے سے ½ ۱۱ بجے دن تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب مجود دار العلوم نے کلام مجید کی چند آیتین اپنے معمولی دلگداز لہجے مین تلاوت کین اور قلوب مین ایک قسم کی جنبش پیدا کر دی -

آج کے روز شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب کی تقریر موعود کے لیے پھر وقت نکالا گیا تھا مگر اتفاق سے انکے آنے مین دیر ہوئی اور اُسی وقت مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب امام جامع مسجد پشاور نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اُنکو کچھ تھوڑا وقت دیا جائے تاکہ وہ رسوم قبیحہ کے انسداد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائین چونکہ وہ ایک مفید اور کار آمد تجویز پر اظہار خیالات فرمانا چاہتے تھے جو معمولی وعظ و خطبے سے مہتم بالشان اور ضروری چیز تھی اسواسطے جناب صدر انجمن نے مولوی صاحب ممدوح کو اجازت دی - یہ امر تعجب خیز ہے کہ مولوی صاحب اُردو کے زبان دان نہین تھے مگر اُنھون نے اپنے بیان کو ایسی صاف اور فصیح اُردو مین شروع کیا جس سے سامعین کو حیرت ہوتی تھی اور ایسے پاکیزہ خیالات ظاہر فرمائے جنکے لیے اتفاق سے اگر وقت نہ نکالا جاتا تو بعد کو افسوس ہوتا - آپ کا بیان ہنوز ختم نہین ہوا تھا کہ مسٹر

برڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع امرت سر اور مسٹر نکل صاحب سکرٹری میونسپلٹی امرت سر تشریف لائے۔ شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر صاحب ممدوح کا خیر مقدم کر کے اُنکو نشست علما کے قریب لائے۔ جسوقت وہ زینے کے پاس پہونچے صاحب صدر انجمن نے اُٹھ کر مصافحہ کیا اور نشست علما کے قریب اُنکو تشریف رکھنے کی تکلیف دی اور شیخ غلام صادق صاحب نے مختصر لفظون مین صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا۔ اِسکے بعد شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کھڑے ہوئے اور آپنے ناسازی طبع کا عذر اور سامعین سے بیحد انتظار کی معافی طلب کرنے کے بعد فرمایا کہ "مین ختم نبوت پر تقریر کرنے سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت پر گفتگو کرنا چاہتا ہون جو ہمیشہ ندوۃ العلما کے نظام کا ایک جزو رہا ہے اور اس مرتبہ چھوٹ گیا ہے"۔ اِسکے بعد مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

ندوۃ العلما کی ضرورت پر شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی کی تقریر

حضرات! - ندوۃ العلما کے جلسے مین جو سب سے زیادہ ضروری مضمون ہے وہ خود ندوۃ العلما کی ضرورت کا ظاہر کرنا ہی۔ آجتک ندوہ کے جتنے سالانہ اجلاس ہوئے سب مین اِس ضرورت کا لحاظ رکھا گیا اور اِس مضمون پر پرزور تقریرین کی گئین۔ حقیقت یہ ہے کہ ندوے کی تمامتر کامیابی کا مدار اِسی پر ہے کہ یہ مسئلہ پوری طرح سے حل کر دیا جائے۔

ندوہ جب اوّل اوّل قائم ہوا تو قدیم اور جدید گروہ نے اسکو حیرت اور تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ قدیم گروہ کا خیال تھا کہ اگر ندوے کا مقصد علوم قدیمہ کو ترقی دینا ہے تو ہندوستان مین آج سیکڑون عربی مدارس موجود ہین جو اس مقصد کو بخوبی انجام دے رہے ہین۔ جدید گروہ کہتا تھا کہ بڑی مشکل اور بڑی ہاے پکار سے مسلمان خواب غفلت سے چونکے تھے اور جدید تعلیم کیطرف مائل ہوئے تھے۔ کیا ندوے کی یہ خواہش ہے کہ ترقی کی جس حد تک ہم

ہوگئے تھے اُس سے ہٹ کر پھر پہلے مرکز پر آجائین اور قدیم تعلیم کے جس شکنجے مین ہم گرفتار تھے دوبارہ پھر اُسمین پھنس جائین۔

اِس قسم کا استعجاب جو ندوے کے متعلق ظاہر کیا گیا کوئی نئی بات نہ تھی۔ دنیا مین ہمیشہ جب کوئی نئی تحریک ہوئی ہی تو زمانہ نے اسیطرح حیرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا ضروری کام قرآن کا جمع کرنا تھا لیکن اوّل اوّل جب حضرت عمرؓ کے دلمین یہ خیال آیا تو حضرت ابوبکرؓ اور خود کاتب وحی نے اس ارادے پر سخت حیرت ظاہر کی اور کہا کہ جو کام جناب رسول اللہؐ نے نہین کیا دوسرا شخص اُسکے کرنے کی کیونکر جرأت کرسکتا ہے لیکن بالآخر سب نے اوسی کام کو ضروری سمجھا اور اوسکو انجام دیا۔

اِسی طرح فقہ۔ حدیث۔ اسماء الرجال۔ علم کلام کی بنیاد قائم ہوئی اور اینمین سے ہر علم کے قائم ہونے کے وقت ابتدا مین مخالفت کی گئی۔

اب مین دونون گروہونکی طرف الگ الگ خطاب کرتا ہون۔ قدیم گروہ کا یہ خیال کہ مدارس موجودہ مین علوم قدیمہ کی تعلیم کافی طورسے ہو رہی ہے اِسلیے ندوے کی کیا ضرورت ہے صحیح نہین۔ ندوے کا مقصد صرف علوم قدیمہ کی تعلیم نہین ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ آپ جانتے ہین کہ اسلام مین جتنے علم پیدا ہوئے سب زمانے کی خاص خاص ضرورتون سے پیدا ہوئے۔ مثلاً علم کلام صرف اِس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفہ یونان کی تعلیم نے لوگون کے مذہبی خیالات متزلزل کردیے تھے اس بنا پر آج بھی چونکہ فلسفۂ جدیدہ کی تعلیم نے ہزارون آدمیون کو مذہب کیطرف سے بیدل کردیا ہے اسیلیے ضرور ہی کہ فلسفۂ جدیدہ کے مقابلے مین ایک نیا علم کلام ایجاد کیا جائے۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہی کہ جسطرح ہمارے قدما نے یونان۔ مصر۔ ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان مین منتقل کیے تھے اسیطرح یورپ مین جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہین ہماری زبان مین منتقل کیے جائین۔

اِس موقع پر مجکو ایک عالمگیر غلطی کا رفع کرنا ضرور ہے - عام خیال یہ ہے کہ ہمارے علما انگریزی تعلیم تعصب کی وجہ سے نہ خود حاصل کرتے ہین نہ دوسرون کو اجازت دیتے ہین اِس دعوے کا اسقدر حصہّ تو بدیہی اور حقیقت واقعی ہے کہ علما انگریزی تعلیم سے بالکل الگ ہین لیکن بحث طلب یہ ہے کہ اِسکی کیا وجہ ہے ؟ کیا جیسا کہ عام خیال ہے اِسکی وجہ تعصب ہی ہے ؟ اگر تعصب ہی ہے تو ہمارے علما جن علوم و فنون کی تعلیم مین رات دن مشغول ہین اور جسکو وہ اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہین کیا وہ اسلامی علوم ہین ؟ منطق فلسفہ - ریاضی ہیئت یہ وہ علوم ہین جنکے پڑھنے پڑھانے مین ہمارے علما کی تمام عمر صرف ہوتی ہے اور علما اُن علوم کو اُسی شوق اور محنت اور سرگرمی سے سیکھتے ہین جسطرح خالص مذہبی علوم مثلاً تفسیر اور فقہ اور حدیث کو پس جبکہ ہمارے علما نے تمام غیر قومون کے علوم و فنون کے حاصل کرنے مین اِسقدر بے تعصبی اور فیاض دلی ثابت کی ہے تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ انگریزی علوم و فنون کے سیکھنے سے اُنکو تعصب نے باز رکھا ہے ؟ -

حقیقت یہ ہے کہ علما نے انگریزی تعلیم کا جو نمونہ دیکھا اور اُس تعلیم کا جو سرسری تجربہ اُنکو ہوا اُسنے اُنکو یقین دلا دیا ہے کہ انگریزی زبان مین دقیق علوم اور نازک مسائل کا وجود نہین بلکہ صرف سرسری اور عامیانہ باتین ہین جو درس و تدریس کے قابل نہین - جغرافیہ - زمین کے نقشے - جانورون کا حال معمولی تاریخی واقعات - نجاری اور حدادی وغیرہ یہی انگریزی کی کل کائنات ہو -

علما کا یہ خیال اگرچہ بالکل غلط ہے لیکن اسکا منشا انتزاع ضرور ہے انگریزی خوانون کا جو گروہ ملک مین موجود ہے اس سے ایک ناواقف شخص اور کیا قیاس کر سکتا ہے ؟ - آج ملک مین سیکڑون بلکہ ہزارون انگریزی اعلی درجے کے تعلیم یافتہ ہین لیکن کیا ان مین ایک بھی فلسفہ دان ہے ؟ منطقی ہے ؟ شاعر ہے ؟ اور اگر نہین ہے تو اس نمونے کو دیکھکر ہمارے علما اور کیا قیاس کر سکتے تھے ؟ - بہت بڑی چیز جو علم کا معیار ہے وہ علمی ذوق ہے

ہمارے علما علانیہ دیکھ رہے ہین کہ انگریزی خوان جماعت مین علمی ذوق بالکل مفقود ہی یعنے ایک شخص بھی علم کو علم کی غرض سے نہین پڑھتا یہان تک کہ اگر گورنمنٹ کیطرف سی نوکریون کے لیے انگریزی دانی کی قید اُٹھا لیجائے تو اِس سرے سے اُس سرے تک تمام اسکول اور کالج دفعتہً خالی ہو جائینگے۔ اِس سے ایک ناواقف شخص خواہ مخواہ یہ قیاس کریگا کہ انگریزی مین دقیق۔ لطیف۔ نازک اور دلچسپ مسائل علمی نہین ہین ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایک مدت تک مشغول رہنے کے بعد ایک شخص کو بھی علمی ذوق نہ پیدا ہوتا۔

اِس بنا پر ہمارے علما کو انگریزی تعلیم کیطرف متوجہ کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اس زبان مین بھی علوم و فنون لطیفہ موجود ہین۔

اب مین علما سے مخاطب ہو کر کہتا ہون کہ یورپ مین بہت سے ایسے علوم و فنون ہین کہ ہمارے ہان اُنکا نام و نشان نہین ملتا۔

خود ہمارے فن ادب مین بھی یورپ والون کا قدم ہمسے آگے بڑھا ہوا ہے۔ لغت مین ہمارے یہان سب سے زیادہ جامع تصنیف علامہ مجدالدین فیروزآبادی کی کتاب قاموس ہے اور اس سے بڑھ کر لسان العرب۔ صحاح جوہری مین الفاظ عربی کے چالیس ہزار مادے تھے لسان العرب کے مولف نے چالیس ہزار مادے بڑھا کر اسی ہزار کر دیے۔ آجکل فرانس کے پروفیسر "دوزی" نے پچاس برس کی سخت محنت مین ایک ایسی کامل کتاب عربی فن لغت مین لکھی جسمین مذکورۂ بالا کتب لغت کے اوپر صدہا کیا بلکہ ہزارہا الفاظ کا اور بھی اضافہ کر دیا۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔

ہمارے فن ادب مین سب سے قیمتی ذخیرہ شعرائے جاہلیت کا کلام ہے لیکن اُسمین سے ہمارے پاس بہت تھوڑا سا حصّہ ہے۔ مثلاً سبعہ معلقہ۔ متبنی۔ حماسہ وغیرہ۔ لیکن یورپ نے "زہیر بن ابی سلمہ" کے اُستاد "اوس بن حجر" اور "لبید ابن ربیعہ" اور بہت سے شعرا کا کلام معہ شرح اور حل لغات طبع کیا ہے اور صدہا کتابین اس فن کے متعلق ایسی تلاش کر کے شائع کین

جو بالکل نایاب تھین۔

جب ہمارے علما پر یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ یورپین زبانون مین ہر قسم کے علوم وفنون موجود ہین اور خود ہمارے اسلامی علوم کے متعلق یورپ نے نہایت بیش بہا تحقیقات کی ہین تو یقینًا ہمارے علما یورپ کے علوم وفنون کو بھی اُسی ذوق اور سرگرمی سے حاصل کرینگے جسطرح اُنھون نے یونانی علوم وفنون کو حاصل کیا تھا۔

ندوے کے مقاصد مین سے ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ یورپ کے سرمایہ علمی سے فائدہ اُٹھایا جائے اور یہ وہ چیز ہے جو اور مدارس عربیہ مین موجود نہین اور نہ ہو سکتی کیونکہ اِسکے لیے جو سامان درکار ہے وہ ہر مدرسہ مہیا نہین کر سکتا بلکہ اِسکے لیے تمام قوم کی مجتمعہ قوت درکار ہے۔

اِس موقع پر مجکو ایما نا یہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ ندوے کا اگرچہ بڑا مقصد یہی تھا لیکن ابھی تک اُسمین مطلق کامیابی نہین ہوئی بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ اب تک اُسکا شائبہ بھی موجود نہین جسکی وجہ یہ ہے کہ تمام ملک مین جو علما درس و تدریس مین مشغول ہین اُنکو اب تک یورپ کی نسبت وہی بداعتقادی ہے اور اِس وجہ سے ندوے کو باوجود سخت کوشش کے ایک بھی روشن خیال مدرس ہاتھ نہین آتا۔ اب مین جدید گروہ کیطرف خطاب کرکے ندوے کی ضرورت ثابت کرتا ہون۔

جدید گروہ نے یہ غلط خیال کیا ہے کہ ندوہ مسلمانون کو پھر قدیم تعلیم کے گڑھے مین ڈھکیلنا چاہتا ہے۔ ندوے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی تعلیم کی دانڈے ملا دیے جائین۔ یہ قطعی ہے کہ جدید تعلیم اسلامی علوم اور اسلامی اثر سے بالکل خالی ہے اِسلیے اگر محض جدید تعلیم پر قناعت کیجائے تو مسلمانون مین قومیت اور مذہب کی روح قائم نہین رہ سکتی۔

نہ صرف اِسی قدر بلکہ جدید تعلیم بجاے خود بھی نوکری اور غلامی کے سوا اور کسی کام کی نہین انگلش حکمرانون نے سیکڑون بار علی رؤس الاشہاد کہا کہ علم کو علم کے لیے سیکھو لیکن

اِس ہدایت اور نصیحت کا کیا اثر ہوا؟ کیا ہندوستان مین اِس سرے سے اُس سرے تک ایک شخص نے بھی علم کو علم کیغرض سے پڑھا یا اب پڑھ رہا ہے؟ جدید تعلیم کا جو اسلوب ہے وہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ حالت ماضی اور حال پر محدود نہین بلکہ آیندہ بھی اِس فرقے سے کبھی یہ امید نہین کیجا سکتی کہ وہ علم کو علم کیغرض سے پڑھین گے۔

اے حضرات! (انگریزی خوانون کیطرف مخاطب ہو کر) یہ خدمت اور یہ فرض جس کی ہدایت بڑے بڑے والیسرا یان ہند نے کی ہے اُسکو وہی غریب اور مسکین گروہ ادا کریگا جسکو آپ پُرانی تعلیم والا کہہ کر یاد کرتے ہین۔ اِسی غریب گروہ نے ہمیشہ علم کو علم کی غرض سے پڑھا ہے اور یہی اب بھی اِس خدمت کو انجام دے گا۔ ہر شخص اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے کہ عربی علوم و فنون آجکل محض بیکار ہین اور اُنسے دنیاوی معاشش کی ضرورت مین کچھ مدد نہین ملتی۔ تاہم آج بھی سیکڑون ہزارون طلبہ انھین علوم کی تحصیل مین مصروف ہین کیون؟ صرف اِسلیے کہ وہ علم کو علم کی غرض سے سیکھتے ہین نہ زر و مال اور جاہ و جلال کیلیے شاید کسیکو خیال ہو کہ یہ مذہبی جوش کا اثر ہے اور صرف مذہبی خیال سے یہ علوم حاصل کیے جاتے ہین لیکن اُن لوگونکی نسبت کیا کہیے گا جو منطق۔ فلسفہ۔ ریاضی اور ادب کی تحصیل مین نہایت سرگرمی سے مشغول ہین اور جنھون نے صرف اِنھین علوم مین اپنی عمرین صرف کر دی ہین۔ ان علوم مین کون علم مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ کوئی علمی گروہ نہین بلکہ ایک کاروباری گروہ ہے اور اِسی وجہ سے وہ علم کو صرف اِس غرض سے پڑھتا ہے کہ کاروبار مین کام آئے اِسلیے انکو علم کی تحصیل سے اصل مین کچھ غرض نہین علمی گروہ وہی غریب علما ہین جو فاقے کر کے علوم کی تحصیل کرتے ہین صرف اِس بات کی ضرورت ہی کہ اس فرقے کو علوم جدیدہ کی فضیلت اور اُسکی ضرورت ذہن نشین کرا دی جائے پھر یہی گروہ ان علوم جدیدہ کو بھی اُسی ذوق شوق اور سرگرمی سے سیکھے گا جسطرح وہ آج علوم قدیمہ کو حیرت انگیز کوششون سے حاصل کر رہا ہے

اور یہی ندوے کی تمامتر غرض اور تمامتر غایت ہے۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی چاہتے تھے کہ صرف اِسی تقریر پر اکتفا کرین۔ مگر حاضرین جلسہ کے بیحد اصرار سے ختم نبوت پر تقریر شروع فرمائی جس پیرداز پر تقریر فرمارہے تھے اسکا نتیجہ یہ تھا کہ تقریر ناتمام رہے۔ باوجودیکہ ایک گھنٹہ صرف اِسی عنوان پر تقریر فرماتے رہے مگر تقریر کے بعض حصے چھوٹ گئے اور بعض بہت مجمل طریقے پر بیان ہوئے تاہم جسقدر بیان ہوئے وہ ایسا فاضلانہ مضمون تھا جسکے سُننے کے لیے سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے اور اس عالم خاموشی مین بھی حُسن بیان کا یہ اثر تھا کہ سبحان اللہ اور جزاک اللہ کی صداؤن سے تمام ہال گونج جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ اُردو مین اب تک آواز نویسی کا طریقہ ایجاد نہین ہوا اسوجہ سے ایسی دلاویز تقریرین اُسیوقت تک کے لیے ہوتی ہین جبتک کہ اُنکی آواز کانون مین گونجتی رہے۔ یہ تقریر اس قابل تھی کہ حرفاً حرفاً قلمبند کیجاتی۔ مگر باوجود کوشش کے نہین ہوسکی۔ جسقدر حصے قلمبند ہوئے وہ ایسے نامربوط ہین جنمین زیادہ لُطف نہین آسکتا۔ مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اِس تقریر کو مستقل رسالہ کی صورت مین قلمبند کردین گے۔

اِس تقریر دلپذیر کے بعد ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر امرت سری نے اپنا ترکیب بند موثر لب و لہجے مین سُنایا جسکو چھپوا کر ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جلسے مین تقسیم کیا۔

ترکیب بند ہنوز ختم نہ ہوا تھا کہ مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے سال گذشتہ کے موعودہ چندے کی دوسری قسط یعنی ایک ہزار روپے کے نوٹ پیش کیے۔ اُنکے دیتے ہی ہر طرف سے لوگون نے چندہ دینے کے واسطے ہاتھ بڑھایا۔ اگرچہ چندے کی تحریک ابھی نہین ہوئی تھی لیکن جو جوش پیدا ہوچکا تھا

وہ اسکا منتظر نہین رہا۔

جب ڈاکٹر صاحب اپنی نظم ختم کرچکے تو شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ ورئیس امرت سر نے نظام جلسہ کے قائم رکھنے کے لیے باضابطہ بہم رسانی سرمایہ کی تجویز پیش کی اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر نے اسکی تائید کی۔ اِنکے بعد مولوی محمد الدین صاحب میر منشی دربار بہاولپور تائید ثانی کے لیے کھڑے ہوئے۔ میر منشی صاحب نے اِس موقع کے لیے ایک بیش بہا مضمون تیار کیا تھا مگر افسوس ہے کہ اسکو بہت کم سنانے پائے۔ چندہ دینے والون کا ایسا ہجوم تھا کہ مضمون کیسا ہی بیش بہا ہو لوگون کو اُسکی طرف توجہ کرنا دشوار تھا۔ ہمنے چاہا تھا کہ اُس مضمون کو اس موقع پر درج کرین مگر مولوی صاحب ممدوح نے باوجود اصرار کے اُسکو عنایت نہین فرمایا۔

میر منشی صاحب کے بعد مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور چندے کے طریقون پر گفتگو کرنے والے تھے مگر مجلس کا رنگ دیکھ کر خاموش رہے اسلیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کھڑے ہوئے اور اسی تجویز کی تائید مین تقریر شروع کی مگر وہ بھی پورے طور پر اسمین کامیاب نہین ہوئے۔

اِسی اثنا مین شیخ غلام صادق صاحب سکرٹری معین الندوہ و بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری معین الندوہ نے اپنا چندہ پیش کیا اور مسٹر غلام حسین عارف صاحب ممدوح الصدر گلے مین جھولی ڈالکر چندہ لینے کو اُٹھے۔ خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب نے بھی باوجود پیرانہ سالی کے انکی تقلید کی۔ ہمارے نوجوان ممبر نے ۲۶۷ اور خواجہ صاحب نے ۹ وصول کیے۔ جن حضرات نے ان جھولیون مین چندہ ڈالا ہے اُنکے نام ہمکو معلوم نہین نہ اُن بزرگون نے اِس غرض سے ڈالا تھا کہ اُنکے نام شائع ہون اِس وجہ سے ہم اِسکی اشاعت نہین کرسکتے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے ۵ روپیہ اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب

رئیس بھیکن پور اور مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر اخبار وطن نے پانچ پانچ روپے ڈالے تھے۔ اِسی چندے مین ایک دوانی بھی ایک غریب بڑھیا کیطرف سے آئی تھی جسکو خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے ایک اشرفی کو خرید لیا اور وہ دوانی بھی ندوۃ العلما کو پھر نذر کردی۔ چندے مین داروغہ سید عبد الرحمن صاحب رئیس مونگیر اور مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے گھڑیان نذر کین اور ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ سمالی لینڈ (افریقہ) نے علاوہ نقد کے جو پہلے دیچکے تھے کوٹ و ٹکٹ اور ٹوپی اُتار دی۔ اِس کوٹ کو بابو صفدر جنگ صاحب کوتوال امرت سر نے گیارہ روپے کو خرید کر چاہا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو پہنا دین مگر ڈاکٹر صاحب کی ہمت نے گوارا نہ کیا کہ دی ہوئی چیز کو واپس لین اُنھون نے کہا کہ مجکو اسکی تمنا ہے کہ اب محشر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پہنون۔ لطف یہ ہے کہ اِس کوٹ مین گھڑی اور ایک بٹوہ چرمی تھا جسمین معہ نقد اور واپسی کا ریلوے ٹکٹ اور سارٹیفکٹ تھے ڈاکٹر صاحب نے اِسکو بھی گوارا نہین کیا کہ واپسی کا ٹکٹ واپس لین اسکو اُنھون نے لعہ کو خرید لیا جو اُسکی پوری قیمت تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس دلی جوش اور عالی ہمتی کو دیکھکر تمام مجلس ششدر تھی اور جب لوگون کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ صرف ندوۃ العلما مین شریک ہونے کے لیے عدن سے تشریف لائے ہین تو مجلس پر عجب کیفیت طاری ہوئی۔ یہ جلسہ ساڑھے گیارہ بجے تک رہا اسکے بعد برخاست کیا گیا۔

اجلاس ششم

۲۰ رجب سنہ ۱۳۲۲ھ روز شنبہ ۲ ½ بجے سے ۴ ½ بجے تک

صدر انجمن

مولانا مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

سب سے پہلے قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد احاطۂ مدرسۃ المسلمین اور اُنکے ایک خرد سال شاگرد نے کلام مجید کی چند آیتین تبرکاً تلاوت کین اسکے بعد رکن الدین صاحب شہسرامی طالب العلم دار العلوم نے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اپنی نظم سُنانی شروع کی جو اُنھون نے اس موقع کے لیے تیار کی تھی اور اسمین علم کے فضائل اور دار العلوم کی اعانت کا ذکر کیا تھا۔ یہ نظم طوالت کی وجہ سے پوری نہین ہو سکی۔ اسکے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب شاگرد مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرتسری نے علم دین و دنیا کی ضرورت" پر مندرجۂ ذیل مضمون پیش کیا اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے پڑھ کر سُنایا۔

مضمون مولوی عطاء اللہ صاحب کشمیری

"علم دین اور دنیا کی ضرورت"

حضرات! آپ صاحبان بالا عنوان سے اجمالاً سمجھ گئے ہونگے کہ یہ قلیل البضاعت خدمات عالیہ مین کیا التماس کرنا چاہتا ہے لیکن میرے خیال مین تاہم اس اجمال کی تفصیل بے فائدہ قرار نہین دیجا سکتی۔ علم دین سے در اصل میری مراد وہی علم ہے جو انسان کو صراط مستقیم پر چلنے کی استعداد بخشتا ہے وہ درحقیقت علم القرآن ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ شریف

علم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اور آثار اور احاطۂ اقسام نظم و لغات و قواعد عربیت و امثالہا پر موقوف ہے گویا فی الواقع حقیقی عالم القران وہ حضرات ہین جو درجۂ اجتہاد اور مرتبۂ تحقیق پر پہونچے آجکل جہان تک میرے خیال کی رسائی ہے ایسا عالم کہین بھی موجود نہین ہے اگر موجودہ اور حالیہ مصنفات اور تفاسیر القرآن کو مدِ نظر رکھ کر میرے اس بیان کی تردید کیجاے تو مین ہرگز اسمین متفق نہین ہون۔ سب پر ظاہر ہے کہ ہماری تفسیرین یا اور تصنیفین سلف صالحین کی تحقیقات اور متفرق استدلالات کا مجموعہ ہین جو کچھ انہین درج کیا جاتا ہے وہ در اصل کتب متقدمین و محققین و متاخرین سے لیا گیا ہے۔ پھر بعض نے وہ اقوال لیے ہین جو جمہور سلف نے خلاف شرع سمجھ کر داخل دفتر کیے ہین بہرحال آجکل کی تصنیفین خواہ مدلل ہون یا نہ وہ پیشینیان کے علمی احاطہ کا نتیجہ ہے اور بس جب علم دین کی یہ نوبت ہوئی تو کیا ضرور نہ تھا کہ اہل اسلام عموماً اور علما خصوصاً کمربستہ ہو کر وہ صورت پیدا کرتے کہ مسلمان بروجہ کمال تحصیل علوم سے حصہ لین۔ ہان ضرور تو ہے مگر فی زمانناد نیوی علوم کی ضرورت درپیش آنے سے بھی مجھے امید نہین کہ کہ ہمسے کوئی بھی علم دین سے کامل حصہ لے سکے۔ انصاف فرمائیے کہ جب بڑا حصہ عمر کا خواہ کتابین منتخب بھی کیجائین تحصیل علوم اسلامیہ مین صرف ہوا تو دنیوی علوم (انگریزی) کے حاصل کرنے کے واسطے بھی کم از کم بقدر ضرورت کوئی عمر کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ دشواری یا استحالہ جب بصورت انتخاب کتب پیش آتا ہے بحالت عدم انتخاب بطریق اولے پیش آے گا۔ رہی یہ بات کہ انتخاب کیصورت مین جب کمال علمی حاصل ہونا دشوار ہے پھر عدم انتخاب کی حالت مین کیا ہو گا۔ تو اسپر خود غور فرمائیے۔ میرے اس بیان سے نہ سمجھا جاوے کہ مین انگریزی علوم پڑھنے سے مانع ہون۔ مین صاف کہے دیتا ہون کہ اول اشد ضرورت علم دین کی ہے کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے ہمارا دین و دنیا معمور ہوتا ہے جو لوگ کتب فقہ پر نظر ڈالتے ہین اُنپر واضح ہو جاتا ہے کہ علوم دینیہ دین و دنیا کا مدار ہین

عُلوم اسلامیہ کو اس بات کا بوجہ احسن فخر حاصل ہے کہ وہ ہمکو بادشاہی سے لیکر فقر تک اور عقبیٰ اور عالم برزخ کے ضروریات اور کارآمد قوانین پر متنبہ فرماتے ہین ہمنے اگر فائدہ نہ اُٹھایا وہ اُنکا قصور نہین بلکہ ہمارا قصور ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علم دین کے بعد یا اسکے ساتھ ہی فی زمانناانگریزی علوم کی بھی ضرورت ہے۔ انگریزی علوم گو فی نفسہ ضروری نہ ہون لیکن اسمین شک نہین کہ انکی ضرورت بالتبع لاحق ہوگئی ہے کیونکہ صنعت وتجارت کی ترقی درین زمانہ جو اہل اسلام کو مفید ہے بغیر انکے نہین ہوتی اور یورپ جیسے ملک مین انکے حصول کے سوا اشاعت اسلام نہین ہوسکتی۔ آخر جب وہ ہماری نہ سمجھین اور نہ ہم اُنکی سمجھین تو افادہ اور استفادہ کیسے ہوگا؟ پیشوایان دین رضی اللہ عنہم اجمعین نے جو اسلامی دنیا کے باہر اسلام پھیلایا ہے وہ کسطرح پھیلایا؟ بعض خواہان اسلام نے اسلامی زبان سیکھنے کے بعد داعیان اسلام کو لبیک کہکر اسلام قبول کیا اور بعض داعیان اسلام نے ان لوگونکی زبان حاصل کرکے انکو اپنے وعظ ونصائح وتحریر وتاثیر سے متاثر فرمایا۔ خاصان اسلام کو بخوبی معلوم ہے کہ فارسیون وترکیون وغیرہ کی زبانین درصل اسلامی بولیان نہین اور جب سابق طریقے سے انمین اسلام داخل ہوا تو پھر انھین زبانون مین اسلامی علوم خود انھون نے اور دوسرے مسلمانون نے شائع فرمائے۔ دور کیون جائین یونانی فلسفے کی نظیر کو ہی مدنظر رکھین۔ علماے اسلام نے جو اس علم کو اپنی زبان مین مدون فرمایا وہ کسطرح فرمایا۔ صورت تو یہ ہے کہ اُنھون نے اول اس زبان وعلم کو حاصل کیا اور پھر اسکا ترجمہ عربی زبان مین کردیا۔ نظر برین حالات علوم انگریزیہ کی تحصیل کو اگر ضروری قرار دیا جائے تو مضائقہ کیا ہے۔ بعض لوگون کا خیال ہے کہ علوم انگریزیہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے۔ یہ ایک ایسا خیال ہے کہ اگر اُسے نکما کہا جائے تو بجا ہے۔ فلسفۂ یونانی مین جس حالت مین عقول اور ہیولے اور طبیعت کو ازلی

وابدی اور افلاک کو ناقابل خرق والتیام قرار دیا گیا ہے جو بالکل خلاف اسلام ہے
جب اسکے پڑھنے سے علماے اسلام گمراہ نہین ہوئے بلکہ بلکہ اُنھونے اُسکی تردید کی
اور اُسکے مقابلے پر علم کلام کو کھڑا کر دیا ہے تو مسلمان باوجود اہل علم ہونے کے دنیوی
اور انگریزی علوم کو پڑھ کر کیا اسکے مقولات باطلہ کی تردید نہین کر سکتے ؟ اور کیا یہ صورت
اسلام کی اور بھی صداقت ظاہر نہین کر سکتی ہے لہذا انگریزی علوم کا جو ترقی دنیا اور
اشاعت اسلام کے لیے فی زمانناسبب بن سکتے ہین پڑھنا لازمی ٹہرا۔ دین اور دنیا
کو لڑا دینے اور انکو آپسمین ضد قرار دینے سے دنیوی بہتری سے روکنا نہایت ہی نامناسب
ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ کے اِس شعر کو "اہل دنیا چون سگان مطلق اند الخ" آڑ بنانا
خود مولانا علیہ الرحمہ کے قول سے اسکو ٹکرانا ہے۔ ذرا اسطرف بھی وہ لوگ اپنی توجہ کو
منعطف فرمادین کہ وہ اور بھی کیا فرماتے ہین ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن	نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

خداوند تعالے بھی ہمکو دنیوی واُخروی ترقی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دیکھو "ربنا آتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ"۔ ہان یہ مین کہہ سکتا ہون کہ دنیا کو دین مقدم کرنا حرام
ہے اور شب وروز دنیا مین منہمک رہنا اور دین سے مُنہ پھیر لینا مسلمان کا کام نہین ہے
غرضکہ جو لوگ ہر دو ترقی کو اپنا شیوہ بناتے ہین وہ ہرگز قابل ملامت نہین ٹھہرتے
بلکہ قابل تحسین ہین۔ ہان بعض حضرات نے جو بالکل دنیا کے سر پر لات ماری اور مولا
جل شانہ کی اطاعت اور سامان آخرت مہیا کرنے مین مصروف ہوگئے ہین انپر نکتہ چینی
کرنا اور اُنکو رہبان بتانا بھی شیوۂ دینداری نہین ہے۔ نہین دیکھتے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کسطرح دنیا چھوڑے پڑے تھے اور صرف
آخرت کی بہتری مین ساعی تھے۔ اگر یہ امر بُرا ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُنکو ضرور ہی اس سے روکتے۔ ولم یقل بہ احد۔

حضرات! مین دور نکل گیا ہون اور اپنے مطلب سے بعید ہوا جاتا ہون اسواسطے مین پھر اِس بات پر آتا ہون کہ ہر دو قسم علوم مین کمالیت کے مرتبے پر پہونچنا زیر نظر رکھنا چاہیے یا نہ مین سابقاً اجمالاً کہہ چکا ہون کہ دونون مین حقیقی کمال پیدا کرنا محال ہے یا دشوار ہے اِسلیے فرصت کو غنیمت سمجھکر کم ازکم اتنی تو کوشش ہونی چاہیے کہ علوم اسلامیہ مین مروجہ کمال کے ساتھ علوم انگریزیہ مین بقدر معتدبہ مہارت ہوتا کہ اہل اسلام تجارت و حرفت مین ترقی کرین اور اسلام کی اشاعت کرسکین مگر کس اسلام کی نہ اُس اسلام کی جو آجکل خود تیار کیا جاتا ہے نہ وہ اسلام جو جبریل کو قوت قدسیہ کہتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو بہشت کو صرف راحت سے نامزد کرتا ہے اور نعماے بہشت کو تمسخر مین اُڑاتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو معجزات و خوارق صلحا کو قوت دماغیہ مقناطیسیہ کا نتیجہ بتاتا ہی نہین وہ اسلام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے مسلم چلا آیا ہی میرا جہان تک خیال ہے وہ یہ ہے کہ ندوۃ العلما نے اِس قدیم اسلام کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے خداوند تعالے اُسے اس ارادے مین کامیاب فرماے بنابران کافہ اہل اسلام پر عموماً اور حاضرین پر خصوصاً لازم ہے کہ ندوۃ العلما کی امداد مین گرمجوشی اور جلدی سے کام لین یہ انکا ذاتی کام نہین ہے بلکہ اسلام کی خدمت ہی۔ ساتھ ہی مین گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے اپنی رعا کو اشاعت اسلام کی اجازت دے رکھی ہے خداوند تعالے اُسکو آخرت کی بہتری کیطرف بھی توجہ دلاے۔ آمین۔

اِس مضمون کے تمام ہوتے ہی منشی عبدالعزیز صاحب منیجر کارخانہ پیسہ اخبار نے صبح کا موعودہ چندہ وصول کرکے پیش کیا جس سے پھر تحریک چندے کی پیدا ہوگئی اور کچھ کتابین اور کچھ روپیہ اسوقت بھی فراہم ہوا۔ اِسی کارروائی کے ساتھ مولوی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی تصوف پر تقریر کرنے کو کھڑے ہوگئے

اور نہایت خوبی سے اس مضمون کو ادا کیا۔ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا
"اصل تصوف تمام پیغمبرون کی شریعت مین پایا جاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت
مین تو اسنے اچھی خاصی رہبانیت اختیار کر لی تھی۔ ہمارے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم
نے رہبانیت کے اصول کو توڑ کر دلی تعلق پر تصوف کا مدار رکھا تھا" التصوف ان لکون بلا
علاقۃ بما سوے اللہ"

سید صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور نے تقریر
فرمائی۔ انکی تقریر کا عنوان "تاثیر فغان" تھا جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔ اسکی سلاست و
روانی اور مضمون کی پاکیزگی کا اندازہ خود ناظرین کر سکتے ہین

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور

"تاثیر فغان"

بلبل ہین تو ہین بلبل تصویر خموشی
محرومی تقدیر سے اس باغ جہا نین

گل ہین تو گل شمع شبستان وفا ہین
جس رنگ مین دیکھو ہمین برگ نوا ہین

گو مین بالعموم اس حکمت عملی سے کچھ بہت اتفاق نہین رکھتا کہ ہر وقت زمانے کی شکایت
اور محرومی تقدیر کا گلہ کیا جائے۔ اپنی حالت کی پستی کے مبالغہ آمیز بیانات پیش کیے
جائین اور اسطرح قوم کے حوصلون کو پہلے سے بھی پست کر دیا جائے۔ ناصبوری کا
شیوہ ویسے بھی کچھ پسندیدہ نہین۔ اور جس قوم کو بجائے شکر کے شکایت کی اور بجای
تحمل کے ناصبوری کی عادت ہو وہ بسا اوقات ہمچشمون مین نگاہ حقارت سے دیکھی
جاتی ہے اور اُسکی نسبت کوئی اچھی راے قائم نہین ہوتی۔ مگر بعض دفعہ واقعات اپنا
اثر بے طرح جماتے ہین اور کسیطرح ٹالے نہین ٹلتے اور دل سے بے اختیار ایک آہ
نکل ہی جاتی ہے۔ اس قطعہ بند مین جو مین نے ابھی عرض کیا ہے مصرعہ چہارم ایک

۔ بے اختیار آہ ہے جو تسلیم کے دل سے نکلی ہے اور جو عجیب انداز سے ہم پر صادق آتی ہے
جس رنگ مین دیکھو ہمین بے برگ و نوا ہین۔ زمانۂ حال کے مسلمانونکی حالت کے
اسقدر مطابق ہے کہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک شاعر نے جسکی غزلین قومی غزل کا رنگ
ملک مین پھیلنے سے پہلے لکھی گئی ہین کیسے یہ مصرع لکھ دیا جو دل پر خود بخود بیٹھا جاتا ہے
یہ قصے تو پُرانے ہین کہ مسلمانونکی سلطنتین باستثناے معدودے چند (جنھین خدا تادیر آباد
رکھے اور سنبھلنے اور ترقی کرنے کی توفیق دے) مٹ گئین یا اُنکے صاحبان جاہ و مال
و منال اِس جہان سے چل بسے اور صرف چند ٹوٹی پھوٹی یادگارین اُنکی باقی ہین۔ یا یہ کہ
اُنکے مدرسے خراب و خستہ ہوگئے اور اُنکی خانقاہین غیر آباد ہوگئین۔ اِسی طرح یہ شکایت
بھی اب کچھ نئی نہین کہ تعلیم مروجہ مین پیچھے رہگئے اور لوگ اُنسے کہین آگے نکل گئے ملازمت
سرکار مین بھی یہ آجتک تو پھسڈی ہی رہے کل کی خبر نہین۔ غرض کہان تک اس قصۂ غم
کی تفصیل کرکے آپ کا دل دُکھاؤن اور اُن داستانون کو جو مجالس قومی مین بار بار رہرائی
جا چکی ہین آپ کے روبرو دُھراؤن۔ مگر "جس رنگ مین دیکھو" کے معنی تو یہ بات سوچنے
سے سمجھ مین آتی ہے کہ اور تو اور مذہب اور اُسکی ترقی کے سامانون مین بھی ہماری
بے برگ و نوائی درجۂ کمال کو پہونچ گئی ہے۔ یہی ایک شاخ ایسی تھی جسمین امید ہوسکتی
تھی کہ باوجود عام انحطاط کے مسلمان گرنے نہ پائین گے کیونکہ وہ عرب کے سرچشمۂ فیض
سے بس یہی ایک دولت لازوال ساتھ لیکر نکلے تھے اور اگر وہ اِسکی پوری خبرگیری
کرتے رہتے تو یہ دولت نہ صرف خود صدمات سے محفوظ رہتی بلکہ انکی دولت دنیاوی
کو بھی بچالیتی۔ لیکن یہ انھین کا کام تھا کہ اُس بڑے دستور العمل کو جو دنیا کے سب سے بڑے
ربانی مقنن نے اُنکو لاکر دیا تھا نہایت ادب اور احتیاط سے ریشم کے تہ در تہ غلافون
مین بند کرکے طاق نسیان پر دھر دیا اُسپر عمل کرنا اُسکے آیات بینات پر غور کرنا تو درکنار
اُسکے پڑھنے اور معنی سمجھنے تک کی کوشش چھوڑ دی اور یہ قرار دے لیا کہ کلام پاک کی

اُس ظاہری صورت کا جو چھاپے خانون سے چھپ کر نکلتی ہے اور جس پر چمڑے کی جلد ہوتی ہے غلافون مین لپیٹ کر رکھنا۔ قسم کے وقت سر پر دھر لینا۔ بہت ہوا تو چوم کر آنکھون سے لگا لینا اُنکے مسلمان رکھنے کو کافی ہے۔ ع پڑ ین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے"

اِس کلام پاک کا سب سے بڑا معجزہ اسکی فصاحت تھی جسنے قوم عرب کو (جو اُس زمانے مین اگر شجاعت کے بعد کسی چیز کا لوہا مانتے تھے تو فصاحت کا اور کسی ہنر پر نازان تھے تو فصاحت پر اور جنہین ایسے ایسے ادیب اور سخنور موجود تھے جنکا جواب مشکل سے پیدا ہوا) اپنے زور کلام سے دبا لیا۔ ایک برق تجلی تھی جو الفاظ کا لباس پہنکر آنکھون کو خیرہ کر گئی اور جسکے آگے بڑے بڑے متکبر شاعرون اور جادو بیانون کے سر بیساختہ جھک گئے اور وہ عاجز آکر بول اُٹھے "ما ہذا قول البشر" عرب کے اُس پہلے شوق و ذوق کلام نے تو ضرورت اس بات کی پیدا کی کہ خدا بھی اپنا پیغام ایسے الفاظ مین بھیجے جنکی خوبی کو۔ جنکی چستی کو۔ جنکی برجستگی کو زمانے کے فصحا مان لین۔ اور پھر خود کلام پاک نے مسلمانون مین ایک ایسی خوش بیانی کی طرح ڈالی اور اسکے لیے ایک ایسا ختم نہ ہونے والا سامان مہیا کیا جس سے صدیون تک مسلمان فائدہ اُٹھایا کیے۔ عرب مین مجالس منعقد کرنے اور اُنمین اپنی لسانی کے جوہر دکھا کر داد پانے کا ڈھنگ تو پہلے سے موجود تھا۔ اسلام نے اُسکو اپنے لیے کارآمد چیز بنا لیا۔ پہلے تو صرف اپنے بزرگونکی مبالغہ آمیز تعریفین کیجاتی تھین اپنی بہادری یا اپنی سخاوت کے گیت گائے جاتے تھے۔ اب بجائے اسکے ویسے ہی پر زور یا اُنسے بھی زیادہ پُر زور الفاظ مین مسلمان خدائے بلند و برتر کی حمد و ثنا کرنے لگے اور اس جادو بیانی سے لوگون کے دلونکو دین برحق کیطرف کھینچنے لگے۔ اِس پاکیزہ اور نتیجہ خیز فصاحت کی ابتدا خود اُس زبان مبارک سے ہوئی جسکی شان مین "ما ینطق عن الہوی" آیا ہو اور خدا جانے اُس زبان معجز بیان مین کیا تاثیر

تھی کہ جو سامنے آیا مفتوح جو سامنے آیا مغلوب - لوگ تلاش کرنے لگے کہ کونسا سحر کونسا منتر اِس بندۂ خدا کو ایسا یاد ہے جسکے پھونکتے ہی ہر شخص اپنے پہلے خیالات کو ہمیشہ کیلیے خیر باد کہکر اُس نئی راہ کو اختیار کرتا ہے جو اُسنے نکالی ہے - جب منبر پر چڑھکر ایک شکستہ سی مسجد کے پُرانے سے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر وہ ذات مبارک درافشانی کرنے لگتی تھی تو تاثیر کا یہ عالم تھا کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے اور رقیق القلب تو ایک طرف بڑے بڑے سنگدل بے اختیار روتے تھے - انسان کیا در و دیوار شجر و حجر کو وہ آواز پسند آتی تھی اور ستون جس سے ٹیک لگاتے تھے روتا اگر وہ اس فخر سے محروم کردیا جاتا جو اُسے حاصل تھا - اور رو دیا جس دن محروم کردیا گیا - خیر وہ تو ایک ایسی ذات بابرکات کا ذکر ہے جسپر خدا کا سایہ تھا اُن لوگون کو لیجیے جو اُس خضر طریقت کی محبت سے فیضیاب ہوئے تھے اُنھون نے وہی طریقہ جاری رکھا مسلمانون کو اسلام پر ثابت قدم رکھنے اور غیر مسلمون کو مسلمان بنانے کے لیے اُسی طریقے سے کام لیتے تھے وہی منبر تھا وہی مسجد تھی وہی محراب اُسمین رسول مقبول کے جانشین اُسیطرح آیات قرآنی تلاوت فرماتے تھے اُسی طرح اُسکے معنی لوگون کے ذہن نشین کرتے تھے اُسی طرح روتے تھے لوگون کو رولاتے تھے اور کونسی مہم ملکی یا قومی تھی جسکے سر کرنے کا مسجد مین بیٹھے بیٹھے اور منبر پر کھڑے کھڑے تہیہ نہین ہوجاتا تھا - بیت المال مین کچھ ضرورت نظر آئی - غربا و مساکین و یتامے کی پرورش کے لیے سرمایۂ قومی درکار ہوا - بر سر منبر جماعت سے درخواست کی گئی - کون تھا جو نہ دے - اور معلوم بھی ہے کیا دیتے تھے ؟ یہ نہین ہمارے ہان کا دینا کہ بیسیون آدمی مہینون چیخین - پکارین - خوشامدین کرین - عذاب سے دھمکائین - ثواب کے لالچ دین اور ہم بیسیجین اور مانگنے والون پر اور اُس جماعت پر جسکے وہ قائم مقام ہین اور اُنکے باپ داداؤن پر مستقل اور پائدار احسان رکھین اور اُسکو اچھی طرح درج فہرست کرائین اور اخبار والون سے درخواست کرین کہ ذرا ہمارے اِس عطیے کو اچھی طرح مشتہر کیجیے گا - اور ہماری

دریادلی کی ذرا فراخ حوصلگی سے داد دیجیے گا - اسطرح تو ہم دین - اور کیا دین ؟ اپنے مال کا دسوان حصہ ؟ نہین - بیسوان حصہ ؟ نہین - پچاسوان حصہ ؟ نہین - سوان حصہ ؟ نہین - اجی ہزاروان حصہ ہو تو بھی غنیمت ہے ورنہ عموماً تو یہ کہ میان ہین تو لکھ پتی اور فہرست چندہ جو سامنے آئی تو لکھدیے پانچ روپے - کسینے کہا اجی حضرت آپ ایسے بڑے آدمی - آپ اور پانچ روپے - دیکھیے فلان بزرگنے جو ۵۰ روپے کے ملازم ہین دس روپے لکھدیے ہین تو فرمانے لگے جی ہان اُنکو ذرا ایسے کامون سے بیحد دلچسپی ہے - مین نے تو آپکی خاطر سے لکھدیا ورنہ مجھے ایسے جلسون سے کچھ دلچسپی نہین - بخلاف اِسکے جنکے ہم نام لیتے ہین اور جنکے فضائل یاد کرکے آنسو بہاتے ہین اُنکی کیا کیفیت تھی - آنحضرت صلعم نے کسی ضرورت کے لیے سرمایہ چاہا - سب دوڑے کہ جو کچھ ہوسکے لاکر حاضر خدمت کرین اور بھاگے ہوے آئے کہ سب سے پہلے کون داخل سعادت ہوتا ہے - اور لالے کیا ؟ ایک صدیق ہی ہین کہ گھر کا گھر اُٹھا لائے اور خود کملی مین مست ہین - اور لاکے قدمون پر ڈالدیا - انھین باتون سے تو قیامت تک اسماے مبارک اِن بزرگوارون کے زندہ ہین اور روز خطبون مین فضلہم بالتحقیق کا چرچا رہتا ہے - مگر افسوس خطبون مین ہونے والے کتنے ہین ؟ پھر اُنمین کتنے ہین جو اِسکے معنی سمجھتے ہین اور کتنے ہین جو غور کرتے ہین ؟ کہ اِس سے محض یہ مطلب تو نہین کہ اُنکی شان بڑھائی جائے - اُنکی شان ارفع ہے اس سے کہ ہم لوگ اُسمین کچھ اضافہ کرسکین جب خدا خود اُنکا قدرشناس ہے - مگر مطلب یہ تھا کہ یہ سوچین کہ وہ فضائل کیا تھے جنھون نے اُنھین درجۂ افضلیت دلایا اور جنکی تقلید سے ہم آپ بھی فیض اُٹھا سکتے ہین -

خیر صاحب تو یہ تھے وعظ اور خطبے اُن لوگون کے اور ایسے تھے سننے والے اُنکے اب تو وہ کہنے والے رہے نہ سننے والے اور اسپر تو حسرت آتی ہے کہ اس رنگ مین بھی جو اہل اسلام کا حصہ ہوچکا تھا یہ سب بے برگ و نوا ہو بیٹھے اور آج اُس ترکیب سے فائدہ کون اُٹھا

رہے ہین۔عیسائی۔آپ تو یہان بیٹھے بیٹھے ہنس دیتے ہین کہ واہ عیسائیونکی دعا کیا ہے "اے خدا دے ہمین تو آجکی روٹی" اور اُنکا طرز عبادت کیا ہے۔ اور گرجا مین یہ فتور ہے اور یہ خرابی ہے۔کوئی محض مبتلاے فیشن ہے کہ کھنچا چلا جاتا ہے مگر اُسے کچھ دلبستگی گرجا سے نہین۔مگر ذرا گرجے کے اندر تو چلکے دیکھیے باوجود ان نقائص کے پادری صاحب کیا ستم ڈھا رہے ہین۔چشم تصور کو آج سے دو ڈیڑھ برس پہلے کسی انگلستان کے گرجے تک پہونچائیے۔ایک کثیر جماعت خوبصورت سیاہ لباس مین اہتمام اور احتیاط کے ساتھ ملبوس بیٹھی ہے اور ایک پادری بر سر منبر کھڑا تقریر کر رہا ہے۔آئیے ذرا سنین کہ وہ کیا کہتا ہی اُسنے ابھی انجیل کی ایک آیت پڑھی ہے "بابرکت ہین امن کرانے والے۔کیونکہ آسمانی بادشاہت اُنکی ہوگی" اور اب اِسکی بنا پر اپنا خطبہ شروع کرنے کو ہے یہ خطبہ ایک لکھی ہوئی تقریر ہے جسکی تیاری مین اُسنے بیسیون کتابونکی ورق گردانی کی ہے جسمین اُسنے اپنے اخبار بینی کے نتایج بھی کھپائے ہین اور جسکی تیاری مین اُسنے ہفتہ بھر کوشش کی ہے۔پہلے اُسنے لکھا ہے اور پھر حفظ کیا ہے۔اب کاغذ اِسکے سامنے احتیاطًا رکھے ہین ورنہ وہ باضابطہ تقریر کر رہا ہی آنکھین ہین کہ سامعین پر اثر ڈال رہی ہین۔ہاتھ ہین کہ مناسب حرکات سے تقریر کی تاثیر بڑھا رہے ہین۔آواز باقاعدہ گھٹتی اور بڑھتی ہے۔کوئی بات زور سے کہی جاتی ہے کوئی کسیقدر آہستگی کے ساتھ۔فقرے ہین کہ جنچے تُلے ہوئے ایک لفظ باعتبار انشا کے اِدھر سے اُدھر کرنے کو کسی کا جی نہ چاہے۔عبارت دلنشین اور طرز ادا دلپسند۔اب سننے والے نہ سمجھین تو کیا معنی۔منوانا یہ چاہتا ہے کہ جنوبی افریقہ مین جو لڑائی ہو رہی ہے وہ شان علیسویت کے خلاف ہی کیونکہ حضرت عیسیٰ امن کے پیغمبر تھے اور جنگ ایک نیک عیسائی قوم سے ہے جو پارسائی اور حُسن عقیدت و عمل مین اہل انگلستان پر بھی فائق ہے اور اِسلیے لڑائی ایسی حالات مین اور ایسے لوگون کے ساتھ کار شیطانی ہے اور صلح کی کوشش فورًا ہونی چاہیے پادری ایک ایک کے دل مین جب اِس خیال کو جاگزین کر لیتا ہے اور منوا لیتا ہے تو منبر سے اُترتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اُن دنون انگلستان مین پولٹیکل یعنی سیاستی اعتبار سے دو فریق تھے۔ ایک جو لڑائی کو حق بجانب سمجھتا تھا اور اسکی امداد اپنا مذہبی۔ قومی اور ملکی فرض۔ دوسرا وہ جو اُسے ناجائز سمجھتا تھا اور اسکی امداد کو گناہ اور ناواجب۔ یہ پادری صاحب اِس دوسرے فریق کے ہم خیال ہین اور اپنے فریق کے خیالات کو قوم مین پھیلا رہے ہین اور مذہب کے زبردست اثر سے فائدہ اُٹھا رہے ہین۔ بس صلح کا وعظ سُنکر لوگ نشۂ صلح مین سرشار گرجا سے نکلتے ہین اور بڑے بڑے مجمع کرکے گورنمنٹ مین درخواستین بھجواتے ہین کہ صلح کی طرح ڈالی جائے اور ملک کو اس بیجا خرچ سے بچایا جائے۔ دوسری طرف شہر کے کسی اور حصے مین گرجا ہے جسمین ایک ایسے خطیب گفتگو کر رہے ہین جو جنگ کے موئد ہین۔ ایک برقی اثر ہے کہ جماعت بھر مین پھیلا ہوا ہے اور وہ لوگ خود والنٹیر بنکر جانین لڑا دینے۔ جتنا روپیہ امداد سپاہیان و مجروحین کے لیے درکار ہو دیدینے اور ہر طرح سے فوج کی مدد کرنے کو آمادہ ہین۔ ان حالات مین وہ فصاحت جسپر آپکے بزرگون کو ناز تھا اگر عیسائیون کے حصے مین چلی جائے تو تعجب کیون ہو؟

باغبان گر یون ہی امید اثر ہے دلفریب		آسمان سر پر اُٹھا لے گی فغان عندلیب

ہمین آج اگر رونا ہے تو اس بات کا کہ اور باتین تو گئی ہی ہین یہ طاقت فغان کیون کم ہو گئی اور تاثیر فغان کیون سلب ہو گئی۔ ہم مین اب کتنے واعظ کتنے خطیب ایسے باقی ہین جو یہ فصاحت اور یہ اثر رکھین کہ قوم کی قوم جدھر چاہین ہانک لین اور اگر کچھ ہے بھی تو وہ خال خال۔ وہ بھی چراغ سحری۔ خداداد قابلیت اور اتفاق مشق سے کچھ بن گئے ہین اور آگے جانشین اُنکے متیقن نہین۔ اور وہان خاص قابلیت کے نامور آدمیونکا تو ذکر ہی جانے دیجیے۔ اِس انداز کے آدمیون کا جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ جو ضرورت وقت کے مطابق مذہبی تقریر کرکے قوم کو اُبھار سکین تعداد ہزارون تک پہونچی ہے۔ ایک محکمے کا محکمہ ہے جسکا انتظام ایسا ہی منضبط ہے جیسے محکمہ سول کا یا فوج کا۔ افسرین

ماتحت ہین - موقوفیان ہین - بحالیان ہین - نگرانیان ہین - رپوٹین ہین - تنخواہین ہین وظیفے ہین - انگریزونکی دنیوی حالت پر تو رشک کرنے والے یہان بہت لوگ موجود ہین اور اُنکے مذہب پر رشک کرنے والا شاید کوئی مسلمان نہ ہو - مگر ایمان کی تو یہ ہے کہ مین اُنکے کلیسے کے انتظام اور اسکی خوشحالی پر تو رشک کرتا ہون ؎

سخن درست بگویم نمی توانم دید	کہ می خورند حریفان و من نظارہ کنم

مجھے سخت ضرورت اِس بات کی محسوس ہوتی ہے کہ ایک معقول جماعت ایسے لوگونکی پیدا ہو جو علمِ دین سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ علوم مروجہ سے باخبر ہون اور حالات زمانہ پر نظر رکھتے ہون - فن تقریر و وعظ کو بطور فن کے تحصیل کرین اور پھر تسخیر قلوب کا عمل شروع کر دین - یہ خیال ایک عرصے سے میرے دل مین جاگزین تھا اور جب مجھے پہلی دفعہ اجلاس ندوے مین بمقام عظیم آباد شریک ہونے کا موقع ملا تو مین چاہتا تھا کہ اِس عنوان سے ایک مضمون پڑھون کہ "وعظ کیسا ہونا چاہیے" مین نے اپنے کرمفرما مولوی عبدالحی صاحب کو اِس عنوان سے مطلع کیا مگر اُنکو میرا مطلب سمجھنے مین کسیقدر دھوکا ہوا اور وہ ڈرے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ ایک دنیا دار آدمی اہل دین کو خاص اُنکے کام کے متعلق نصیحت کرنے کھڑا ہو جائے اور طبقۂ علما کی ناراضگی کا باعث ہو - اُنھون نے مجھے لکھا کہ مین کوئی اور عنوان منتخب کر لون - مین نے اُنکے حکم کی تعمیل تو کر دی مگر یہ مضمون برابر میرے سینے مین باعث خلش رہا - وجہ اِسکی یہ تھی کہ آئے دن دو طرح سے مجھے اِسکی ضرورت کا احساس ہوتا رہتا تھا - ایک تو وہ صورت جو عرض کیگئی کہ جہان عیسائی مذہب کے معتقدین کو اپنے مذہبی پیشواؤن کے اثر سے بڑے بڑے کام لیتے دیکھا تو خیال آیا کہ ہم کیون ایسا نہین کرسکتے ؟ اور دوسری صورت یہ کہ جب کبھی مختلف مقامات مین اپنے ہان کے واعظون کے وعظ سُننے کا اتفاق ہوا تو خیال آیا کہ کیسے اچھے موقع لوگون پر اثر ڈالنے کے ہاتھ سے نکلے جاتے ہین - اُنکے اِسطرح ہاتھ سے نکلجانے پر افسوس ہوا اور مین یقین کرتا ہون

کہ ہمارے علما مین سے بھی روشن خیال اور دوربین حضرات اس بات کا اعتراف فرمائینگے
کہ ہماری مجالس وعظ مین اور خطبون مین وہ مطلب جو اُنسے اوائل سنین اسلام مین لیا جاتا
رہا اور جو اب لیا جا سکتا ہے اور جسکی اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت قوم کی حالت کو
سنبھالنے اور سنوارنے کے لیے لاحق ہوئی ہے نہین لیا جاتا اور اسلیے انھین اس شاعر
کے ساتھ ہمزبان ہونا پڑے گا جسنے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

اے دل بکوے دوست گذاری نکردۂ	فرصت ز دست دادہ و کاری نکردۂ
میدان فراخ دیدہ و گوی نہ بُردۂ	شاہین بدست و عزم شکاری نکردۂ

اور جو مجھے عرض کرنا ہے اُسکا سب سے ضروری حصہ یہی ہے کہ وعظ مین وہ رنگ
پیدا کرنے کی ایک کوشش خاص ہونی چاہیے جس سے وعظ و خطبے وہ کام دینے لگین
جسکے لیے یہ تجویز ہوئے تھے اور اس نالہ و فغان مین جو ہم آپ اپنے مجالس مین برپا کرتے
ہین تاثیر بھی موجود ہو۔ اِسلیے مین نے آجکی تقریر کا عنوان "تاثیر فغان" پسند کیا ہے۔

دل مین جا کر گھر کرے ایسی تو ہو تقریر وعظ	جسکو جو چاہے منا لے یہ تو ہو تاثیر وعظ

مین کسی قومی جلسون مین دیکھتا ہون کہ ہمارے واجب الاحترام بزرگ جناب قاری شاہ
سلیمان صاحب مجلس کو بے خود کر دیتے ہین اور اثناے تقریر مین بعض ایسی مقبول گھڑیان
آتی ہین کہ ایک بڑے مجمع کو جہان چاہین لیکر جھونک دین۔ اُسکا باعث یہ ہے کہ ان کو
خداداد خصوصیتون کے ساتھ اِس فن کی مناسب تربیت حاصل ہوئی ہے اور اس پر
ایک پُر جوش دل جو محبت اسلام اور شوق محمدی سے سرشار ہے اضافہ ہے ؎

دلنشین شد سخنم تا تو قبولش کردی	آرے آرے سخن عشق نشانے دارد

مگر آپنے دیکھا ہوگا کہ انکو ایک ہی جلسے مین کتنی دفعہ آپ کے روبرو کچھ کہنا پڑا ہے۔
یہی ایک بڑا ثبوت اِس بات کا ہے کہ ہمارے پاس بہت سے شاہ سلیمان نہین ہین
ورنہ انکو اتنی مرتبہ تکلیف نہ دینی پڑتی ایک آدھ دفعہ اپنا حصہ لیکر یہ بھی آپ حضرات

کیطرح عافیت کے ساتھ سامعین مین بیٹھے رہتے اور تقریرین سننے کا لطف اُٹھاتے آپ فرمائیے کہ چار پانچ اچھے واعظون سے ہندوستان جیسے بڑے ملک مین جسمین چھ کروڑ سے زیادہ مسلمان آباد ہین کیا ہو سکتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے جسکی کارنامون کا پرسون سے کئی دفعہ تذکرہ آیا ہے اور جسکی بابت مختلف مقررون نے نہایت ہمدردی اور قدردانی کے الفاظ استعمال فرمائے ہین اعلان کیا کہ اُسے واعظونکی ضرورت ہے مگر ہندوستان بدین وسعت مطلوبہ ڈھنگ کے آدمیون کے مہیّا کرنے سے قاصر رہا کچھ عرصہ ہوا ٹرنسوال سے جہانکی لڑائی ابھی ختم ہوئی ہے کچھ معقول رقمین چندے کی انجمن مین پہونچین اور ساتھ ہی تحریک آئی کہ چند ایسے اصحاب کا ایک وفد جنوبی افریقہ مین جہان بہت سے خوشحال مسلمان تاجر ہین آئے جو انگریزی مین مذہب اسلام پر وعظ کرسکتے ہون اور کئی دن تک ہم لوگ کشش و پنج مین رہے کہ ایسے آدمی کہان سے لائین ایک دفعہ یہان امرتسر مین جنوبی امریکہ سے ایک پیغام آیا تھا جو وہان کے ایک مقبول مسلمان سوداگر نے بھیجا تھا کہ ہمین ایک انگریزی دان عالم درکار ہے کیونکہ مسلمانونکی بہت سی آبادی ہے جو مختلف ممالک کے رہنے والے ہین اور جنمین مشترک زبان انگریزی ہے۔ وہ معقول تنخواہ بھی دینا چاہتے تھے مگر کوئی آدمی تیار موجود نہ تھا۔ اسی طرح امریکہ شمالی مین جیسا کہ آپ کل پرسونکی بعض تقریرون مین سُن چکے ہین ایک خاص شوق تلاش مذہب کا موجود ہوگیا ہے اور وہان کے لوگ آب حیات مذہب حق کی تشنگی مین العطش العطش پکار رہے ہین۔ مگر کوئی ایسا نہین جو اسلام کے سرچشمۂ رحمت سے پیاسے ہونٹون تک چند قطرۂ آب پہنچاوے یہ اور ایسی بہت سی ملکی اور غیر ملکی ضروریات ہین جو چاہتی ہین کہ ذی علم اور باثر واعظون کی جماعت بڑھائی جاوے جو موجودہ خموشی کے سناٹے کو مبدل بہ فغان کردے اور آسمان سر پر اُٹھالے اور مذہب حق کا وہ غلغلہ بلند ہو جسکی تاثیر سے پھر ایک دفعہ دنیا مین اسلام کی دھاک بندھ جائے۔

اچھا اگر آپ پُر تاثیر فغان کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہین تو اِسکے لیے جو وسیلہ مناسب ہے اُسکو استعمال کیجیے۔ وہ وسیلہ کیا ہے؟ کوئی ایسی تعلیم گاہ قائم کرنا جو اس مطلب کے لیے مخصوص ہے اور یہ مطلب دارالعلوم مجوزہ ندوہ کے مقاصد مین موجود ہے مگر اسکے متعلق اتنا جتا دینا ضروری ہے کہ ایک علوم مذہبی کے مدرسے مین کتب دین اور کتب علم ادب عربی و بعض دیگر کتب کا پڑہا دینا ہی کافی نہ ہوگا۔ اِسکے لیے اس فن کی خاص تربیت اور مشق علاوہ نصاب معمولی کے ہونی چاہیے اور ساتھ ہی خاص طلبہ جو اس مذاق سے مناسبت رکھتے ہون منتخب کیے جانے چاہیین اور اُنکا حوصلہ زمانہ مشق مین بذریعۂ انعامات و وظائف بڑہایا جانا چاہیے اور اُنکی مشق بذریعۂ مقابلہ باہمی و مباحثہ و مناظرۂ دوستانہ پختہ کرانی چاہیے شاید کوئی کہے کہ اگلے زمانے کے جو علما وعظ مین کمال رکھتے ہین اُنکو کونسی ایسی تربیت ملی تھی؟ اور اُنکے لیے کونسی خاص درسگاہ قائم کی گئی تھی؟ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہر زمانے اور ہر وقت مین بعض خاص طبائع تو ایسی ہوئی ہین جو بغیر زیادہ باضابطہ تعلیم کے محض جودت ذہن و ذکا کی بدولت عروج کمال کو پہونچ گئی ہین مگر ایسے نمونے کمیاب ہین اور کبھی کوئی گروہ علما یا واعظین کا اس اُصول پر پیدا نہین کیا جا سکتا۔ خصوصًا ایسے زمانے مین جب فن تعلیم نے بے انتہا ترقی کی ہے اور ہر علم کی شاخ کے لیے ایک ٹرننگ کالج قائم ہوا ہے۔ یا بعد از تعلیم تجربے کا موقع نکالا گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ آجکل مدارس سرکاری مین معلمی پر کسیکو محض بی۔ اے یا ایم۔ اے ہونے کی حیثیت سے مقرر کرنے مین تامل کرتے ہین اور یہ پرسش ہوتی ہے کہ اُسنے مدرسۂ تعلیم المعلمین سے بھی سند حاصل کی ہے یا نہین۔ صیغۂ قانون کے متعلق ولایت مین یہ دستور ہے کہ پہلے تو بذریعۂ امتحانات کے کتب قانونی کے علم کا ثبوت مانگا جاتا ہے اور پھر خاص طور پر پاس شدہ شخص جو وکالت کیا چاہتا ہے تجربہ کار وکیلون کے ساتھ رہکر فن وکالت کی مشق کرتا ہے اور کچھ سالون خاص محنت کے بعد خود سند پاتا ہے کہ علیحدہ کام شروع کر سکے۔ طب کے لیے

محض اُن زبانون کا جاننا جنمین کتب طبی موجود ہین کافی نہین بلکہ دیگر علوم سے فارغ ہونے کے بعد ڈاکٹر یا طبیب کو خاص اُس فن کے لیے علٰحدہ تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ انگریزون کے دینیات کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد لوگ مدارس دینیات مین جاتے اور وہان سے بی۔ ڈی۔ اور ایم۔ ڈی کی ڈگریان پاتے ہین جب اُنھین پادری سمجھا جاتا ہے اور کلیسہ کی خدمت کا کام اُنکے سپرد ہوتا ہے۔ جب علوم وفنون کے متعلق اہل فن کے لیے تربیت خاص ضروری سمجھی جاتی ہے تو علم الادیان کیون مستثنےٰ ہو۔ آپ اگر علم الادیان کو افضل تسلیم کرتے ہین تو اسکے واسطے دوسرے علوم سے بڑھکر اہتمام ہونا چاہیے نہ یہ کہ یہ بالکل اتفاقی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور جید علما کے نکلنے کی خود رَو سبزے کیطرح توقع کیجائے۔

اگر ایسے علما کے پیدا کرنے کی آپ کوشش کرینگے جو تاثیر وعظ رکھتے ہون اور اِس برقی طاقت کا ٹھیک استعمال کرینگے تو جتنے رونے قوم کی پستی کے متعلق ہین اُنکا مداوا ہو جائیگا یہی افسردہ و پژمردہ اور افلاس زدہ مسلمان وہ وہ ہمتین وہ وہ جرأتین دکھائین گے کہ آپ دیکھکر دنگ رہجائین گے ؎

ہزار بیری مٹا چکی ہے تپ محبت اہل دل مین باقی ہنوز خاکستر کہن مین وہ آگ جو تھی دبی ہوئی ہے

اِس تقریر کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مصنف تفسیر ثنائی نے نہایت دلچسپ تقریر فرمائی جسکا عنوان تھا "ہم کون ہین" یہ تقریر وقت کی تنگی سے ناتمام رہی مگر چونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اِسکو پہلے سے قلمبند کر رکھا تھا اسواسطے ہم اِسکو درج روداد کرتے ہین۔

تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیہن - اللہم صل علے محمد وعلے آل محمد کما صلیت علے ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید - اللہم آت نفسی تقوٰیہا وزکہا انت خیر من زکہا انت ولیہا ومولیہا - حضرات صدر انجمن ومحترم علماے کرام ومعزز ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین اپنے مضمون کے بیان کرنے سے پہلے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے شعر مین تھوڑا سا تصرف کرکے ندوۃ العلما کی تشریف آوری کا شکریہ اظہار کرتا ہون - حضرت حسان شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے تھے ؎

کفے بنا فضلا علے من غیرنا	حب النبی محمد ایانا ؛

مین اس شعر کے معنی کو مسلم رکھ کر مجازی معنے مین ندوے کا خیر مقدم کہتے ہوئے یون کہتا ہون

کفے بنا فخرا علے من غیرنا	تشریف ضیف الندوۃ ایانا

یعنی ہم اہالیان امرتسر کو یہ فخر کافی ہے کہ ندوۃ العلما نے ہمکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا ؎

گر بر سر چشم ما نشینے ؛ ؛	نازت بکشم کہ نازنینے

اسکے بعد مین اپنے مضمون پر آنا چاہتا ہون - میرے مضمون کا عنوان ہے "ہم کون ہین" اس عنوان سے چار دفعہ سوال ہونگے اور چارون سوالون کے جوابات مین باتباع قرآن شریف آپ ہی دونگا - پہلا سوال یہ ہے کہ "ہم کون ہین" جسکا جواب ہے کہ ہم انسان ہین - اس جواب کی صحت مین کسیکو کلام نہ ہوگا - موجودہ حاضرین سے قطع نظر کل دنیا کے ذی عقل بلکہ ذی جان اس جواب کی صحت کے قائل ہین - کیونکہ انسانکا مصداق بننا ہمارے حق مین کسبی یا ارثی نہین بلکہ قدرتی اور وہبی ہے جو کسی طرح

چھیننے سے چھن نہین سکتا سلب کرنے سے سلب نہین ہوسکتا۔ مگر خدا کی پاک کتاب
ہم انسانون مین سے بہت سے افراد کو انسانیت سے خارج بتلاتی ہے تو آخر اسکی
بھی تو کوئی وجہ ہے۔ کسی اہل دل نے ان معنی کو ان لفظون مین بیان کیا ہے ؎

انچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست ؎
نیست جز انسان درین عالم کہ بسیار ست و نیست

ہم انسانون ہی مین سے ایک بدبخت وہ بھی ہین جنکی حق مین ارشاد ہے "ان شر الدواب
عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون" سب حیوانون سے بدترین وہ لوگ ہین جو خدا کی
دی ہوئی عقل سے کام نہین لیتے بلکہ غفلت مین ضائع کر رہے ہین۔ اسکی وجہ کیا ہے کہ
ایک ایسا نام یا لقب جو ہمکو قدرتی طور پر ملا تھا جو بغیر کسی کسب اور دخل کے ہم پر
صادق آتا تھا۔ ہم انسانون مین سے بہت سے افراد سے چھین کر خداوند عالم اونکو
بدترین خلائق فرما رہا ہے۔

حضرات! انسان (عام اس سے کہ مسلمان ہو یا غیر) قدرتی طور پر بہت سی تعلقات
مین وابستہ ہے۔ کچھ شک نہین کہ ایک تعلق اسکا اپنے خالق سے ہے تو دوسرا مخلوق
سے۔ ایک حاکم سے ہے تو دوسرا محکوم سے۔ ایک ماں باپ سے ہے تو دوسرا
اولاد سے۔ ایک بیوی سے ہے تو دوسرا خاوند سے۔ ایک دوست سے ہے تو دوسرا دشمن سے
ایک ہمسائے سے ہے تو دوسرا اجنبی سے۔ ان سب تعلقات مین سے خالق کا تعلق
بہت بڑا گہرا تعلق ہے۔ مگر افسوس کہ جیسا کچھ گہرا اور مضبوط ہے ویسا ہی اکثر انسان
اُسے بھولے ہوئے ہین۔ مگر کیا یہ تعلق بھول جانے سے بھول سکتا ہے؟ توڑنے سے
ٹوٹ سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ بلکہ اسے بھولنے اور توڑنے والے کی مثال بالکل اُس
احمق کی سی ہوگی جو یہ سمجھ کر کہ بارہ بجے کی گاڑی کا وقت ہوگیا ہے گھڑی کی سوئی
کو پیچھے کرکے گاڑی کے وقت پر ملنے کی ہوس کرے۔ صاحبو! جسطرح اس بیوقوف

کی اِس حرکت سے وقت پر کوئی اثر نہ پڑے گا اسیطرح کسی بیوقوف کے اُس تعلق اور نسبت ازلی کو بھولنے سے کوئی اثر نہ ہوگا۔ ایسے ہی احمقون کے کان اینٹھنے کو

خداوند عالم فرماتا ہے "ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء مایحکمون" کیا کھلے جی بدکاریان کرنے والے یہ سمجھ رہے ہین کہ ہم اُن کا جینا اور مرنا ایمان دارون۔ بھلے آدمیون کیطرح کرینگے؟ ہرگز نہین۔ بہت ہی بُری راے جمائے بیٹھے ہین۔ ایک لوگ ایسے بھی تھے کہ اُنکو اس تعلق نے ایسا کچھ حواس باختہ کر رکھا تھا کہ اُنکو دنیا بھر مین کوئی اور تعلق تو کیا کوئی چیز وجود پذیر نظر نہ آتی تھی اسلیے وہ کہتے تھے ؎

لا آدم فے الکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنے	یا من ہو للقلوب مقناطیس

اِسی رباعی کا مطلب کسی پنجابی اہل دل نے کیا ہی اچھا ادا کیا ہے ؎

دل بھی توئین نے دلبر بھی توئین دید توئین دکھ تیرا

نیڑے پرانڑے جہانے توئین اک حرف نہیون وچہ میرا

گو یہ اشعار بظاہر مختلف زبانون مین کہے گئے ہین مگر مطلب دونون کا ایک ہی جیسا کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

عبارا تنا شتے وحسنک واحد	وکل الے ذاک الجمال یشیر

اِسی تعلق کے کامل نباہنے کی تعلیم اور تکمیل کو خدا نے سلسلۂ نبوت ورسالت قائم فرمایا۔ اِسی تعلق کی تعلیم دیتے ہوئے ہزارہا انبیا وصلحا جان پر کھیل گئے مگر اپنے خیال کی دُھن سے نہ مُڑے۔ صحابۂ کرام ہی کو دیکھیے کبار صحابہ بلکہ رجال صحابہ تو بجاے خود تھے عورتونکی نوع عموماً بہادری اور دینداری اور پختگی سے کم بہرہ یاب ہوتی ہے مگر صحابہ مین عورتین بھی ایسے دل وگردے والی ملین گی کہ آجکل کے بہادر سے بہادر مردون کو مات کرین۔ حضرت عمار یاسر

رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا حال عموماً طلبا کو معلوم ہوگا کہ مشرکون نے ایسی ایذا رسانی کی کہ مرحومہ کی دونون ٹانگین رسّیون سے جکڑ کر اونٹون سے باندھ دین اور اونٹون کو بتھر و نیز دوڑایا۔ اس تکلیف کے علاوہ ایک شقی نے مرحومہ کے مقام محفوظ پر برچھی چلا کر اوسے داخل جنت کیا رضی اللہ عنہا وارضاہا۔ مگر اس مرحومہ کا حوصلہ دیکھیے کہ اُسنے اس تعلق کو ایسا نبایا کہ اُف تک نہ کی۔ آہ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن	خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

حضرات! اس تعلق کی بڑی شاخ بلکہ اصل ایک فعل قلبی ہے جسکا نام توحید اور رامامت الی اللہ ہے۔ یہی توحید ہے جسکی بابت ارشاد ہو کہ راس الطاعات توحید کیا ہو؟ کسی بزرگ نے مختصر لفظون مین بتلا دیا ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

قرآن شریف مین یہ بھی ایک کمال اعجاز ہے کہ مسائل کو اصول کی صورت مین بیان کرتا ہے مسئلہ توحید کو ایک اصول کی صورت مین یون بیان کیا ہے کہ "لا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین" یعنی کسی ایسی چیز کو مت پکار جو تجھے نہ تو نفع دیسکے اور نہ نقصان۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی ظالمون مین شمار ہوگا۔ اس آیت سے جہان تک میرا ناقص علم راہنمائی کرتا ہے ایک عام اصول مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص دون شخص یا شئے دون شئے سے تعلق نہین رکھتا یعنے یہ کہ جو چیز یا جو شخص ہمارے نفع نقصان رسانی پر قادر نہ ہو اُسکو کسی حال مین پکارنا یا اُس سے کسی حاجت روائی کی دعا کرنا ہی ناپسندیدۂ پروردگار ہے جسکو دوسری لفظون مین شرک یا نقیض توحید کہتے ہین۔ اب صرف یہ بات دریافت طلب ہو کہ آیا مخلوق مین سے کسی شخص کو بھی ہمارے نفع یا نقصان رسانی کا اختیار ہے یا قدرت ہی۔ مخلوق کے طبقات لاتعد و لاتحصے کو تو کیا ہی دیکھو گے ہم مسلمانونکا اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق سے افضل انبیا علیہم السلام ہین۔ اور انبیا مین سے سید الانبیا

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل اور اکمل ہین۔ حضور نے فرمایا ہی
انا سیّد ولد آدم ولا فخر یعنے مین بلا فخر کہتا ہون کہ مین تمام بنی آدم کا سردار ہون۔ حضور نے فرمایا
لو کان موسے حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ اگر حضرت موسے بھی زندہ ہوتے تو بجز میرے اتباع
کے اُنکو بھی کچھ نہ سوجھتا۔ قرآن شریف مین آپ کے حق مین صاف ارشاد ہے۔ انک
لعلے خلق عظیم (تو تو بڑے ہی خلق پر ہے) حضور نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب انبیا اپنے
اپنے ہی نفس کی بہتری چاہین گے مگر مین اُسوقت بھی اُمتی اُمتی ہی کہون گا۔ غرض مختصر یہ
کہ آپکی تعریف و توصیف کے دفتر اس ایک ہی فقرے مین ختم ہین ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس جو وصف کمال آپ کی ذات ستودہ صفات مین بھی نہ ہوگا وہ کسی دوسرے مین
خواہ وہ کیسے ہی عالی مرتبے پر پہونچا ہو تلاش کرنا بالکل بیہودہ اور لغو حرکت ہی نہین بلکہ
معنےً حضور کی بے ادبی بھی ہے۔ پس اب یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید نے حضور اقدس فداہ
ابی وامی کی شان مین کیا فرمایا ہے۔ صاف اور کھُلے لفظون مین ارشاد ہے "قل انی لا
املک لکم ضرًا ولا نفعًا" یعنی اے رسول علیہ السلام تو ان تمام دنیا کے لوگون سے کہدے کہ
مین تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا بلکہ ایک مقام پر یون فرمایا "قل لا املک
لنفسی نفعًا ولا ضرًا الا ما شاء اللہ" یعنے مین اپنے لیے بھی نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا۔ پس
اس آیت نے بھی مثل پہلی آیت کے ہمین ایک اصُول کلی پر اطلاع دی کہ خدا کے سوا مخلوق مین
سے کوئی بھی ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا اسی لیے حضرت مولانا فریدالدین رحمۃ
اللہ علیہ نے توحید کے مضمون کو ان لفظون مین بیان فرمایا ہے ؎

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر در بلا یاری مخواہ از ہیچکس	کیست در دنیا از و گمراہ تر زانکہ نبود جز خدا فریادرس

یہ توحید بھی جسکا مختصر سا ذکر مین نے کیا ہے علماے ظاہر یہ کا بیان ہے۔ علماے باطن

یعنی اہل دل اصحاب صوفیاے کرام کو پوچھین تو وہ اسپر بھی قانع نہین حضرت مولانا محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین ؎ لیس الشرک عبادة الاصنام فحسب بل اذا رکنت الے غیر اللہ فقد اشرکت بہ عز وجل۔ یعنی شرک بت پرستی ہی نہین بلکہ جب تو کسی مخلوق کیطرف ذرا بھی مائل ہوا یعنے اُس سے ذرا بھی بیم وامید کی تو تو مشرک ہو چکا مولانا روم اِس سے بھی کسیقدر وضاحت سے اِسی مضمون کو فرماتے ہین ؎

تا ہوے تازست ایمان تازہ نیست	کاین ہوی جُز قفل آن دروازہ نیست
ہرکہ خود را از ہوے خود باز کرد	گوش خود را آشناے راز کرد

یعنی جب تک انسان اپنی خواہشات کا بندہ ہے اُسکا ایمان مردہ ہے یا دوسرے لفظون مین یون کہین کہ وہ مشرک ہے۔ حضور علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ " لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ "۔ یعنی جب تک انسان اپنی دلی امنگ کو بھی میری تعلیم کے تابع نہ کرے گا ایمان دار نہ ہوگا۔

یہ ہے مختصر بیان اُس تعلق کا جو انسان کو اپنے خالق سے ہے جس سے کسی طرح انکار نہین ہوسکتا اِسکے بعد بنی نوع کے تعلقات کا بیان بھی قرآن شریف نے جابجا بتلایا ہے چنانچہ ارشاد ہے

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وبالوالدین احسانًا وبذی القربے والیتمے والمساکین والجار ذی القربے والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالًا فخورًا۔ یعنی خدا کی خالص عبادت کرو اور اُسکے کسی چیز کو ساجھی نہ بناؤ اور ماں باپ سے اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور مسکینون سے اور نزدیکی ہمسایون اور دور کے ہمسایون سے احسان کرو اور راہ مین اور مجلس مین ساتھ بیٹھنے والون سے اور مسافرون سے اور غلامون اور ماتحتون سے سلوک اور احسان سے پیش آیا کرو کیونکہ متکبر اور مغرور خداے تعالے کو نہین بھاتے حضرات یہ ہین وہ احکام اور فرائض جو انسان کو من حیث الانسان لازم آتے ہین جسمین کمال رکھنے والا کامل انسان ہے اور نقصان کرنے والا ناقص حتے کہ بالکل غفلت سے زندگی گذارنے

تو ایسے انسان کی انسانیت بھی چھین جائے تو تعجب نہین گو وہ جسم اور روح اپنے اندر رکھتا ہو اور سیکڑون نہین لاکھون اور کرورون کی تجارت کرے اربون پر حکمران ہو مگر خدا کے نزدیک وہ " کالانعام بل ہم اضل " یعنی چارپاؤن کیطرح ہین بلکہ اُنسے بھی بدتر۔ کا مصداق ہے۔ گو وہ عجیب وغریب نکات سوچے آہستہ سے آہستہ آواز کو سُنلے باریک سے باریک چیز کو دیکھ سکے مگر خداوند تعالے کیطرف سے یہی کہا جاوے گا کہ لہم قلوب لایفقہون بہا ولہم اعین لایبصرون بہا ولہم اذان لایسمعون بہا (اُنکے دل ہین پر وہ اُنسے سمجھتے نہین اُنکی آنکھین ہین مگر وہ دیکھتے نہین۔ اُنکے کان ہین لیکن اُنسے سُنتے نہین) غرض یہ کہ ان فرائض کے پورا کرنے کا نام انسان ہے اور انسے غفلت جسقدر جسدرجے تک ہو گی اُسی قدر انسانیت مین نقص لازم آئے گا۔

دوسرا سوال بھی میرا اسی عنوان سے ہے کہ " ہم کون ہین " جسکا جواب ہو کہ ہم مسلمان ہین۔ اس جواب کی صحت پر بھی کل اہل الرائے متفق ہونگے۔ کچھ شک نہین کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہین۔ گو کوئی شخص اسلام کو نہ مانے مگر میرے اس جواب کی صحت کو مانے گا کہ ہم مسلمان ہین اور ہم بھی اس لقب کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے لفظ سے یاد کرے جو اس لقب کے خلاف ہو تو ہم اُسکو ہتک عزت سمجھ کر قانونی چارہ جوئی کرنے پر بھی آمادہ ہین مگر کیا ہم جو مسلمان ہین صرف اسلیے کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے یا اسلیے کہ ہمارے نام عبداللہ۔ عبدالرحمن ہین یا کوئی اور وجہ ہے۔ کچھ شک نہین کہ اس سوال کا جواب کتاب اللہ قرآن شریف سے بہتر کوئی نہین دے سکتا کہ مسلمان جو کہلاتے ہین کون کہلاتے ہین اُنکا اس لفظ کی نسبت کیا استحقاق ہے۔ حضرات اسلام کے معنی ہی سمجھنے سے صاف سمجھ مین آجاے گا کہ اہل اسلام کون ہین اور کیون ہین خدا نے قرآن شریف مین بتلا دیا ہے اور ایک ایسا نشان قائم کیا ہے کہ مجھے افسوس آتا ہے کہ مین جو اسوقت اُس نشان کو بیان کرنا چاہتا ہون خود اُس سے محروم ہون اُس نشان کے بتلانے سے پہلے میری دعا ہے کہ اللھم اجعلنا مسلمین (یا اللہ ہمکو مسلمان بنا) خدا نے کیا نشان بتایا ہے؟ توجہ سے سننے کے

فاہل ہے۔ارشاد ہے" انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم
آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون " (مسلمان اور مومن تو بس وہی لوگ ہین جنکے دل اللہ
کا ذکر سننے سے کانپ جاتے ہین اُسکی عظمت اور شہنشاہی اُنکے دل پر جاگیر ہوجاتی ہے اور
اپنی خاکساری اور ناپائداری کا نقشہ سامنے کھنچ جاتا ہے اور جب اُنکو اللہ کے حکم سنائے
جاتے ہین تو اُنکا ایمان تازہ ہوتا ہے اور یقین بڑھتا ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ اپنے
پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہین) صاحبو! یہ تو مسلمانونکی پہچان کی مختصر سی علامت ہی
مگر یہ علامت جیسی کچھ ضروری اور لابدی ہے ویسی ہی دوسرونکی نظر سے غائب ہی اسلیئے
خداوند عالم نے جو بندونکی حرکتون سے خوب واقف ہے۔ انکے ریا اور اخلاص سی ایسا
آگاہ ہے کہ خود یہ بھی نہ ہونگے اسلیئے اُسنے ایک مقام پر ایک اور علامت مسلمانی کی قائم
کی ہے جو ہر ایک کی نظر مین آسکے چنانچہ ارشاد ہے" انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا
الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ مسلمانون کو ارشاد ہے کہ تمہارے حقیقی خیرخواہ
اور سچے دوست تو اللہ اور رسول ہین اور جو لوگ ایمان لائے وہ بھی تمہارے دوست ہین
چونکہ ایمان بھی ایک فعل قلبی کا نام تھا اِسلیے اِسکی توضیح کرنے کو کہ کون ایماندار مسلمانون کے
دوست اور برادری بننے کے قابل ہین۔ یہ لفظ بھی بڑھا دیا کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے
ہین اور دیتے ہوئے دل سے عاجزی کرتے ہین کہ خدا معلوم ہمارا یہ ناچیز ہدیہ قبول ہو یا نہ ہو
شیخ سعدی مرحوم نے کیا ہی ٹھیک کہا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی	منت ازو بدان کہ بخدمت گذاشتت

جب تک مسلمانونکی قسمت نیک اور انکے بخت یاور تھے کہ انہین اس آیت نے ایسا اثر کیا
تھا جو سعدی رحمہ اللہ کے اشعار مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

داشش مدہ آنکہ بے نماز ست	گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست
کو فرض خدا نمے گذارد	از قرض تو نیز غم ندارد

ائمۂ اسلام کا اختلاف در بارۂ حکم تارک الصلوۃ کیا ہے اسکے بیان کا موقع نہین لیکن یہ تو
سب کے سب بیک زبان کہتے ہین ؎

بے نمازو کیا غضب کرتے ہو تم	حق تعالے سے نہین ڈرتے ہو تم
کچھ نہ تمنے اپنے رب کی یاد کی	عمر اپنی مفت مین برباد کی
سر جھکا کاہل نہ ہو اٹھ تو سہی	بندہ ہونے کی علامت ہے یہی

مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ہمپر فرائض لازم ہوئے ہین وہ دو قسم کے ہین ایک تو
عبادات دوسرے معاملات۔ عبادات کا ذکر تو مختصر آپ حضرات سُن چکے ہین معاملات
کی بابت سُنیے۔ حضور علیہ السّلام کا ارشاد ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (مسلمان تو
وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہین) نہ کسیکو ہاتھ سے ایذا دے نہ زبان سے
جیسا حافظ شیرازی فرماتے ہین ؎

مباش در پے آزار وہر چہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

مگر کیا ہم ان سب احکام عبادات اور معاملات کے پابند ہین؟ اسکا جواب دینا میرا کام
نہین ہر ایک صاحب کو اپنا اپنا علم حضوری ہے ؏ محتسب را درون خانہ چہ کار
قرآن مجید مین نبوت کے منکرون کو ایک ایسے طریق سے سمجھایا گیا ہے کہ میرے خیال
مین اگر ہم بھی اُس طریق سے غور وفکر کرین تو اپنی حالت کا جلد علم ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہے
قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادے ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ (یعنی تم اے
منکرو اگر مل کر اور اکیلے اکیلے اس امر پر فکر کرو تو تم اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ کہ مین جو تمہاری
راے کی مخالفت کرتا ہون مجھے جنون نہین بلکہ مین سچا اور رسول ہون) ٹھیک اسیطرح
اگر ہم علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر جسوقت ہم یا وہ ذات ستودہ صفات ہمارے ساتھ ہو جس سے
ہمارا اصل معاملہ ہے جو بار بار ہمین متنبہ کرنے کو کہتا ہے کہ "ان الی ربک الرجعی" تو بہت
جلد ہماری سمجھ مین آسکتا ہے کہ ہم کیا ہین مسلمان ہین یا ننگ مسلمانان۔ آیت مرقومہ کے

مصداق ہین یا حافظ شیرازی کے قول کے حقدار ؎

وائے بر من وائے بر اسلام من	کفر دارد عار از ایمان من

مولانا روم نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت لکھی ہے کہ اُنکے پڑوس مین ایک کافر ہمسایہ رہتا تھا۔ حضرت موصوف کے مریدون مین سے ایک نے اُسے اسلام کی دعوت دی تو اُسنے جواب دیا کہ اگر تو جنید جیسا اسلام چاہتا ہے تو مجھ سے محال ہے اور اگر تو اپنے جیسے کا خواستگار ہے تو مجھے اِسکی حاجت نہین۔

حضرات سلف صالحین مین یہی بڑا کمال تھا جو کفار کے مقابلے پر سو نہین ہزار دلیل منطقی اور فلسفی سے زیادہ کام دیتا تھا کہ اُنکے اپنے حالات صاف ہوتے تھے۔ وہ جو کچھ لوگون کو سکھاتے تھے خود پہلے اُسپر عامل ہوتے تھے۔ آپ لوگون نے دیکھا اور سُنا ہوگا کہ ایران کا بادشاہ یزدگرد جب عربی فوج کے مقابلے سے جسکو وہ نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا شکست پر شکست کھا کر بھاگا تو اُسنے دریافت کیا کہ ان عربون مین کیا کمال ہے کہ یہ لوگ باوجود ناتربیت یافتہ ہونے کے ہماری جرار افواج قاہرہ کو روندتے چلے آتے ہین؟ تو جو اُسکو جواب ملا وہ ہمارے بھی کان اینٹھتا ہے اور ہماری ناکامیونکی وجہ بتاتا ہے۔ لوگون نے کہا ہمنے اُنمین اور تو کوئی بات نہین دیکھی البتہ یہ ہے کہ دن کو سواری کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہین رات کو جاے نماز پر جا بیٹھتے ہین۔ دن کو میدان جنگ کے غبار سے خاک آلودہ ہوتے ہین تو رات کو خدا کے آگے ناک رگڑتے ہین۔ اُس دانا بادشاہ نے کہا کہ بس یہی وجہ ہے اور کچھ نہین۔ بخلاف اِسکے ہم کیا ہین اِسکے جواب مین مجھے وہی فقرہ یاد آتا ہے کہ ع محتسب را درون خانہ چہ کار + مگر افسوس کہ ہمارے کام اب درون خانہ کے مصداق بھی نہین رہے بلکہ ایسے فاش ہوئے ہین کہ محتسب کے اختیارات کے اندر سب سے پہلے وہی داخل ہین۔ قومی مجالس مین قومی مضامین پر لکچر یا وعظ کہنے یا کوئی نظم سنا دینے مین تو ہم مشاق ہین لیکن جب دوسرا پہلو عمل کا دیکھا جائے تو بس

لِمَ تقولون ما لا تفعلون کے مخاطب - مین سچ عرض کرتا ہون اور خدا کو شاہد کر کے کہتا ہون
وکفیٰ باللہ شہیدا - مجھے تو یقین ہے کہ مین ہی اُس حدیث کا مصداق ہون جو حضور نے ارشاد
فرمائی ہے کہ "بڑا مبغوض اللہ تعالےٰ کا وہ شخص ہے جو بڑا فصیح زبان ہو اور جو زبان چبا چبا کر
تقریر کرے کیونکہ ایسی تقریرون سے ہم خدا کی حجت اپنے پر پوری کرتے ہین - میری مراد
سب سے نہین خدا کے نیک بندے بھی ہین "خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد" ہان مین اپنی اور
اپنے جیسے قومی گیت گانے والونکی حالتِ زار کا بیان کرتا ہون - مجھے یاد ہے کہ مین نے
ایک دوست سے جنکی دوستی کو مین صلحا کی دوستی جانتا ہون کچھ مدت ہوئی ندوے کے جلسے مین
تقریر کرنے کی ترغیب دی تو اُنھون نے انکار کیا - مجھے اُنکا انکار ناگوار سا گزرا - مین نے اصرار
کیا - آخر اُنھون نے کہا کہ "اخلاص مشکل ہے" یہ اُنکا کہنا تھا کہ میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید
جبتک مین زندہ رہون مجھے نہ بھولے - حضرات! یہی ایک کمی ہے جسکو ہم سب ملکر بھی روئین
تو تھوڑا ہے کہ ہم مین اخلاص نہین - دنیا کے کام تو ہم دنیا کی نیت سے کرین گو خدای تعالےٰ
کی مہربانی سے ہمارے ہادی کامل فداہ ابی وامی نے ہمین دنیا کے کامون مین بھی ایسا طریق بتایا
تھا کہ وہ بھی دین ہی ہو جاتا - مگر افسوس ہمنے اُس تعلیم سے ایسا خلاف کیا کہ دین کو بھی دنیا
کی نیت سے کرنے لگے - حضرات! یہ امر کوئی قابل ذکر نہین کہ کوئی کام ہو اخلاص کے بغیر وہ
کچھ بھی نھین - اخلاص ہی ایسی چیز ہے جسکے ہم سب مکلف ہین -

تیسرا سوال مین پھر اُسی عنوان سے کرتا ہون کہ "ہم کون ہین"؟ جس کا جواب یہ ہے
کہ ہم علماے کرام ہین - غالباً اِس جواب کی صحت مین بھی کسی کو اختلاف نہ ہو گا - واہ واہ
یہ نام تو ایسا بابرکت اور قابل عزت نام ہے کہ ؎

ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب	ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

علما کی اِس سے زیادہ فضیلت کیا ہو گی کہ خدا تعالےٰ نے ایک ضروری کام مین اُن کو اپنی
ذات والاصفات کے ساتھ شامل کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے "شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو و

الملائکتہ واولوالعلم قائماً بالقسط" بغور دیکھین تو یہی ایک فضیلت علما کے لیے کافی ہے کہ خداوند عالم نے جہان اپنی گواہی کا ذکر کیا ہے ان کو بھی اپنے ساتھ گواہ بنایا ہے ؎

گدایان را ازین معنی خبر نیست	کہ سلطان جہان با ماست امروز

علما ہی وہ گروہ ہے جنکی بابت حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ انکی سیاہی جس سے یہ فتاوی اور تصنیف کتب مذہبی کرتے ہین شہیدون کے خون سے وزن کیجاوے گی علما ہی کا گروہ ہی جسکو حضور نے اپنا سچا جانشین فرمایا ہے اور اگر بغور دیکھین تو یہ امر ذرہ بھی مخفی نہین اسوقت اسلام کا نام جو اطراف واکناف سے کانون مین پہونچتا ہے کسکی کوشش کا نتیجہ ہے ؟ اسی گروہ علما کا۔ کچھ شک نہین کہ علما کا احسان اسوقت تمام مسلمانون پر ہے چاہے وہ ہند مین ہون یا سندھ مین۔ ایران مین ہون یا افغانستان مین۔ ایشیا مین ہون یا یورپ مین۔ کیا یہ امر مخفی ہے کہ ایک عالم جو ہندوستان مین کسی کافر کی کتاب کا جواب لکھ کر اسلام کی حمایت کرتا ہو اُسکا احسان روم والون پر نہین ؟ یا روم مین بیٹھا ہوا ایک عالم کسی شخص کو مسئلہ بتاتا ہے اُسکا احسان ہندوالون پر نہین ؟ بیشک ہی۔ اُس سے بڑھ کر ہے جتنا کہ لارڈ رابرٹس کا قندہار کے فتح کرنے سے انگلستان کے ایک معمولی باشندہ پر تھا۔ ٹرنسوال فتح کرنے سے ہندوستان مین رہنے والے انگریزون پر ہے۔ اِسلیے کہ جسطرح انگریز بحیثیت قوم اُس فتح سے ممتع ہو سکتے ہین یا اُنکی عزت دوسری قومونکی نگاہ مین بڑھتی ہے اُس سے بدرجہا مسلمانون کو فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ انگریزون کا یا اُنکی اولاد کا کسی وجہ سے اُن فتوحات سے محروم ہو جانا ممکن ہی مگر مسلمانونکا اُن فوائد سے بےنصیب ہونا غیر ممکن ہے پس چونکہ ہم مسلمانون مین دین اسلام سب مین مشترک سرمایہ ہے جسکی کوٹھیان خدا کے فضل سے دنیا کے ہر حصے مین قائم ہین اِسلیے جو کوئی اِسکی حفاظت کریگا اُسکا ہم سب مسلمانون پر احسان ہوگا۔ مگر کیا علما اِس فضیلت وشرافت کے ہر حال مین مستحق ہین یا اُنکے لیے بھی کچھ فرائض ہین ؟ نہین بیشک عام مسلمانون سے بڑھکر اُنکی ذمہ داریان ہین۔ چونکہ علما وارث انبیا ہین اِسلیے جو فرائض انبیا کے ہونگے وہی اُنکے ہونگے۔ انبیا کے فرائض

کو قرآن مجید مین کئی جگہ بتایا گیا ہے پہلی آیت مین ارشاد ہے۔ یاایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا صالحا انی بما تعملون علیم (اے رسولو! حلال کھاؤ اور نیک عمل کیا کرو مین تمہارے کامون سے واقف ہون) ایک مقام پر ارشاد ہے:۔ بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اے رسول جو کچھ تجھے خدا کے ہانسے ملا ہے وہ سب کا سب لوگون کو پہونچا دے اور اگر تو نے اُسمین کچھ تھوڑا سا بھی نہ پہونچایا تو گویا کچھ بھی نہ پہونچایا) بڑی بات جسکو خداوند تعالے نے بڑی تاکید کے صیغے سے فرمایا ہے یہ ہے کہ جاہلونکی لوٹ پر نہ چلین بلکہ اُنکو اپنی چال پر چلانے کی کوشش کرین چنانچہ ارشاد ہے " لاتتبعان سبیل الذین لایعلمون (جاہلونکی روش اختیار نکرنا) اِنھین آیات سے علما کے فرائض کا بھی مختصر سا بیان معلوم ہوتا ہے۔ اول یہ کہ وہ خود نیک عمل کرین یا کم سے کم یہ کہ اپنے کہے پر آپ عامل ہون۔ حلال کی روزی کھائین۔ جاہلون کے لحاظ سے حق بات کو چھپایا نہ کرین یا اُنکے لحاظ سے خواہ مخواہ کی تاویلات بارد ہ سے کام نہ لیا کرین بڑی بات یہ ہے کہ کلام ربانی لوگون کو پہونچا دین لیکن سوال ہے کہ کتنے ایک علما اسوقت ہین جو اِن فرائض کو انجام دیتے ہین ہر ایک بجائے خود سوچ سکتا ہے۔ محتسب را درون خانہ چہ کار البتہ یہ بات ذرا تفصیل کے قابل ہے کہ قرآن مجید کا پہونچانا دو طرح سے ہے ایک تو مسلمانون کو قرآن مجید کے مضامین سے آگاہ کرنا خواہ بذریعۂ تقریر ہو یا بذریعۂ تحریر۔ دوسرا طریق قرآن مجید کے پہونچانے کا یہ ہے کہ قرآن کے منکرون تک قرآن پہونچایا جائے اُنکے ذہن نشین کیا جائے اسی کی فرع یہ ہوگی کہ اُنکے سوالات و اعتراضات کو احسن پیرائے مین حل کیا جائے اُنکی مذہبی کتابون سے واقفیت ہو بلکہ زیادہ بلند پروازی کرین تو اُنکی زبان سے واقف ہونا اسکی فرع ہے۔ یہی وہ مناظرہ ہے جسکی بابت ارشاد ہے" جادلھم بالتی ہی احسن" مگر ہمارے علما اِس فرض کو پورا کرتے نہین جہان تک میرا علم ہے علما اِس فرض سے بہت ہی کم واقف ہین۔ بہت سا حصہ ہمارے علما کا تو ایک ایسے دھندے مین پھنسا ہوا ہے جس سے اُنکو شاید حشر تک بھی فرصت نہ ہو۔ وہ کیا ہے؟ صدرا اور قاضی مبارک کی ورق گردانی

جسکو بڑے فخر سے علم فلسفہ اور حکمت اور منطق کہا جاتا ہے جسکے پڑھنے والون کو من یوت
الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً" کا مصداق بنایا جاتا ہے حالانکہ اس فلسفے کی ساری تحصیل سے اتنی
فلسفہ دانی بھی حاصل نہین ہوتی جتنی پرائمری کے طلبہ کو ہوتی ہے - جزولایتجزے کا فضول
جھگڑا اور اُسکے ابطال کے دلائل سے طومار بھرے ہین صورت نوعیہ کے ثبوت سے
دفترون کے دفتر پُر ہین پھر طرفہ یہ کہ نہ تو پڑھنے والون کو خبر ہے اور نہ اکثر پڑھانے والون کو
کہ متکلمین اسکے قائل کیون ہین اور حکما اس سے منکر کیون ہین - پھر وہ اقرار متکلمین کا اس زمانہ
مین بھی بدستور مفید ہوسکتا ہے یا فضول - یہ ہے ہمارا علم طبعیات جسکی ہمارے طلبہ کو
نہ ابتدا معلوم ہے نہ انتہا صرف اجمالی علم اتنا ہی کافی ہے کہ ہمنے تحصیل کی تمام کتابین
پڑھ لی ہین اور بس مجھے یاد ہے کہ کانپور کے جلسۂ دستاربندی پر جس روز ندوۃ العلما کی
عمارت کا بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے ہم سب
طلبہ کو جنکی دستاربندی تھی مخاطب کرکے ایک نہایت ہی پر معنے نصیحت فرمائی تھی
کہ یہ مت سمجھنا کہ ہم تحصیل علم سے فارغ ہوگئے ہین بلکہ یہ سمجھو کہ آج تم میدان علم مین آئے ہو
مین نے جو مولانا صاحب کی اس نصیحت کو یاد رکھا تو بالکل سچ اور نہایت ہی مفید پایا -
حضرات ! ہمکو غیر قومون کے علما سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہین کہانتک
ہمارے فرائض کی انجام دہی مین وہ مستعد ہین - مثال کے لیے مین سوامی دیانند سرستی کا
ذکر کرتا ہون - اس شخص کی ہمت پر مجھے رشک آیا کرتا ہے - اُردو فارسی سے ناواقف
انگریزی اور عربی سے محض بے خبر صرف سنسکرت کا عالم مگر اس بے خبری نے اُسکو کسی
فرض کی انجام دہی سے نہ روکا - اسنے جہان ہندوؤن مین ویدکے (بخیال خود) صحیح معنے
کی اشاعت کی اور ایسے مشکلات کا سامنا کیا جو کسی بڑے ہی باہمت آدمی کا کام ہے دوسری
طرف اُسنے تمام دنیا کے مذاہب کا رد لکھا اور ایک جامع کتاب اپنے پیرؤون کے ہاتھ مین
دیدی - جسکا نام سیتارتھ پرکاش ہے - اس کتاب مین اس باہمت آدمی نے اپنے مذہبی

مسائل کو بھی بیان کیا اور عیسائیون اور مسلمانون کا بالاستیعاب رد کیا ایسا کہ بائبل کے
پہلے ورس سے آخر مکاشفات تک رد کرتا چلا گیا۔ اسیطرح قرآن شریف سے بسم اللہ سے
آخر تک اسنے وہی معاملہ کیا۔ جبکہ مین اسکی کتاب ستیارتھ پرکاش کا جواب لکھ رہا تھا
مجھے اسکے اعتراضات پر تو بے ساختہ ہنسی آتی تھی مگر ساتھ ہی اسکی ہمت پر غبطہ بھی
آتا تھا کہ کس ہمت اور استقلال سے اس باہمت مرد نے تراجم کو ناگری مین کرایا اور پھر
ایک ایسی جامع کتاب لکھ کر اپنی قوم کے ہاتھ مین دی۔ بخلاف اسکے ہم ہین کہ ہمین خبر تک
نہین کہ ہمارے فرائض کیا ہین۔ اداے فرائض تو ایک بڑی بات ہے اس آزادی کے
زمانے مین بھی ہم غافل رہین گے تو کب بیدار ہونگے۔ حضرات مین سچ عرض کرتا ہون کہ
اس زمانے مین ہمارا فرض ہے کہ ہم میدان مین آئین تو ہمارے دونون ہاتھون مین بائبل اور
وید ہو اور سر پر قرآن شریف۔ ان تینون کتابون کے مضامین کا ایمانداری سے مقابلہ
کرکے بلند آواز سے پکارین کہ "ائتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارۃ من العلم۔ حضرات!
آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو نعمت خدا تعالے کسی بندے
کو دیتا ہے اسکو دیکھنا پسند کرتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہین " ان اللہ یحب ان یری اثر
نعمتہ علے عبدہ او کما قال۔ پس یہ آزادی تقریر و تحریر بھی تو کوئی نعمت ہے اسکا اثر بھی دکھاؤ
مین سچ کہتا ہون کہ اگر آپ تمام ہست سے بڑے حاکم وسیراے کو بھی چلتے چلتے یہ کہین کہ مین
حضور کی خیر خواہی سے غرض کرتا ہون کہ آپ اسلام قبول فرمائین تو بہتر ہوگا وہ بھی
آپکا شکریہ کرکے تھینکس کہتے ہوئے آپسے جدا ہونگے۔ پچھلے ہی سال کا ذکر ہے کہ مین نے ایک
رسالہ "اسلام و برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ" لکھ کر سب سے پہلے
وسیراے بہادر کو بھیجا تو بڑے شکریے سے اسکی رسید پہونچی۔ پھر کمال یہ کہ ۹۔ تاریخ کو یہانسے
روانہ ہوا گیارہ کو وہان پہونچا تیرہ کو مجھے جواب پہونچ گیا۔ ہان یاد آیا کہ ہم نے بھی اس آزادی
کی پوری قدر کی کہ جو کوئی شخص یا جماعت ہماری اصلاح کو اٹھی اسکا ہمنے دل کھولکر مقابلہ کیا

جہان تک بس چلا اُنکو اپنے اردگرد سے نکالدیا بلکہ دور و دراز ملکون تک اُنکا تعاقب کیا۔
گویا کسی اُستاد کے شعر کو ہمنے اِسی معنی مین سمجھا ؎

ہم اور غیر دونون یکجا بھسم نہ ہونگے	ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہونگے

اِسی مجلس ندوۃ العلما سے کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے۔ طرح طرح کے بُہتان لگائے جاتے ہین نئی نئی قسم کے افترا گڑھے جاتے ہین مگر ممبران ندوہ ہین یا کوہ وقار کہ اسکی ذرا بھی پرواہ نہین کرتے کیونکہ یہ جانتے ہین ؎

پانی مین ہے آگ کا لگانا دشوار	بہتے دریا کو پھیرلانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا	بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

اب مین ان شکایات سے گزر کر علماے حقانی اور غیر حقانی کی تعریف اور تفصیل ایک جلیل القدر بزرگ کے کلام سے بیان کرتا ہون۔ حضرت مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہین "علما را محبت دنیا و رغبت دنیا و رغبت دران کلف چہرہ جمال شان ست۔ خلائق را اگرچہ ازیشان حصول فوائدست اما علم شان درحق ذاتہاے ایشان نافع نباید۔ ہرچند تائید شریعت و تقویت ملت برایشان مترتب ست اما گاہ ست کہ این تائید و تقویت از اہل فجور و ارباب فتور ہم می آید چنانچہ سید الانبیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات از تائید آن مرد فاجر خبر دادہ اند و فرمودہ "ان اللہ لیوید ہذا الدین بالرجل الفاجر" در رنگ سنگ پارس اندکہ از مس او آہن و ہرچہ باو رسد زر گردد و آن فے حد ذات بر حجر یہ خود ست وہمچنین آتشے کہ در سنگ و نے مودع ست عالم را ازان آتش حصول منافع ست اما آن سنگ و نے ازان آتش درونے بے نصیب اند بلکہ گویم کہ این علم درحق ذات ایشان مضر آمد کہ حجت را برایشان تمام ساخت " ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ" چگونہ مضر نباشد علمی کہ نزد خداے عزوجل عزیز ست و اشرف موجودات آن را وسیلہ دنیا دنیہ از مال و جاہ و ریاست ساختہ اند حالانکہ دنیا نزد حق تعالے ذلیل و خوار ست

وبدترین مخلوقات پس عزیز خدارا عزوجل خوار ساختند و ذلیل را عزت دادند بغایت مستقبح ست
فی الحقیقۃ معارضہ است بحق سبحانہ تعالے۔ تدریس وافتاد وقتے نافع آید کہ خالصًا لوجہ اللہ سبحانہ
باشد واز شائبہ حب جاہ وریاست وحصول مال ورفعت خالی باشد وعلامت این خلو زہد
دنیاست وبے رغبتی بودن ست از دنیا ومافیہا۔ علمائیکہ باین بلا مبتلا اند وبہ محبت این دنیا
گرفتار از علماے دنیا اند۔ ایشانند علماے سوء وشرار مردم ولصوص دین حال آنکہ ایشان خودرا
مقتداے دین میدانند وبہترین خلائق مے انگارند ویحسبون انھم علی شیٔ الا انھم ھم
الکاذبون استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان
ہم الخاسرون ؕ عزیزے شیطان لعین را دید کہ فارغ نشستہ است واز تضلیل واغوا خاطر جمع ساختہ
آن عزیز مرآنرا پرسید لعین گفت کہ علماے سوء درین وقت درین کار بامن مدد عظیم کردند ومرا ازین
مہم فارغ ساختہ اند۔ والحق درین زمان ہر سستی وبد آمیئی کہ در امور شرعیہ واقع شدہ وہر فتورے کہ
در ترویج ملت ودین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علماے سوء ست وفساد نیات ایشانست
آرے علماکہ از دنیا بے رغبت اند واز حُب جاہ وریاست ومال ورفعت آزاد از علماے
آخرت اند وورثۂ انبیا اند علیھم الصلوٰۃ والتسلیمات وبہترین خلائق ایشانند کہ فرداے قیامت
سیاہی ایشان را بخون شہداے فی سبیل اللہ وزن خواہند کرد وپلۂ این سیاہی خواہد چربید
ونوم العلماء عبادۃ" درشان ایشان متحقق ست ایشان اند کہ جمال آخرت درنظر شان مستحسن آمدہ
وقباحت دنیا وشناعت آن مشاہد گشتہ الخ (جلد اول مکتوب ۳۳)
چوتھا سوال مین پھر انھین لفظون سے کرتا ہون کہ "ہم کون ہین؟" جسکا جواب یہ ہے کہ ہم مشائخ
عظام ہین ؕ یہ جواب اگرچہ میری زبانی اصالۃً صحیح نہ ہوگا مگر دکالۃً تو اسکی صحت مین بھی کلام
نہین۔ مشائخ کے فرائض حقیقت مین وہی ہین جو حضرت مجدد صاحب کی عبارت مرقومۂ
بالا مین علماے آخرت کے ہین یعنی دنیا ومافیہا سے بے رغبتی اور توحید وسنت کی اشاعت
عام طور پر ناواقف لوگ تصوف کے معنے سمجھنے مین غلطی کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ صوفیہ اور

علما مین تضاد یا تناقض کی نسبت ہے مگر حقیقت مین یہ اُنکی غلطی ہے حضرت مجدد صاحب فرماتے ہین "کل حقیقیہ ردتہا الشرعیہ فھی زندقہ" (جس حقیقت اور تصوف کو شریعت رد کرے وہ الحاد ہے) بس علماے حقانی اور مشائخ ربانی مین تساوی کی نسبت ہے پس جو علماے حقانی کے فرائض ہین وہی مشائخ ربانی کے فرق صرف اصطلاحی ہے یعنی شریعت مطہرہ کی حفاظت اور امت کی نصیحت "فطوبے للغربا الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی" اللھم اجعلنا منھم - آمین -

تجویز شکریہ جناب نواب صاحب بہاولپور دام اقبالہٗ

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے تحریک کی کہ اس جلسے کیطرف سے عالی جناب نواب محمد بہاول خان صاحب بہادر عباسی فرمانرواے ریاست بہاولپور دام اقبالہ کا شکریہ بابت اس توجہ کے ظاہر کیا جائے جو اس سال جناب ممدوح نے ندوۃ العلما کی طرف فرمائی ہے - مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید فرمائی اور جناب نواب صاحب ممدوح کی روشن دماغی اور فیاضی کا اعتراف کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ جناب ممدوح کی توجہ سے آیندہ ہمکو بہت مدد ملے گی - اس تجویز کو حاضرین جلسہ نے بہت گرمجوشی سے قبول فرمایا اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی -

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے ندوۃ العلما کی جانب سے روساے امرتسر کا اس مہمانداری کے بابت شکریہ ادا کیا جسکو اُنھون نے تکلیف اُٹھا کر خوشی سے گوارا کیا تھا - اور اسی کے ضمن مین اس بات کا بھی ذکر کیا کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے رعایتی ٹکٹ جاری کرنے سے شرکاے جلسہ کو بہت نفع ہوا اور اسکے لیے ہم سب افسران ریلوے کے شکرگذار ہین -

شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر و سکریٹری انجمن معین الندوہ نے روساے امرتسر

کیطرف سے اِسکے جواب مین بہت متانت ومعقولیت سے تقریر فرمائی جسمین ارکان انتظامیہ کے شکریے کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ان علماے کرام کے شکرگزار ہین جو ہماری عوت پر یہان تشریف لائے اور جلسے مین شریک ہوے۔ ہمسے انکی مدارات خاطرخواہ نہین ہوسکی مگر وہ ہمسے رضامند اور خوشنود ہین۔ یہ بھی بیان کیا کہ ہمنے مہانداری مین قصداً میانہ روی اختیار کی ہے تاکہ ندوۃ العلما کے لیے آیندہ ایک نیا راستہ پیدا ہو اور جو لوگ زیادہ مقدرت نہین رکھتے وہ بھی اِسکے برکات سے فائدہ اُٹھا سکین۔ یہ بھی کہا کہ جو خدمت یہان ہوئی ہر وہ شہر کے تمام مسلمانونکی طرف سے ہوئی ہے اور سب ہمارے مدد ومعاون رہے ہین خاصکر وہ حضرات جنھون نے استقبال اور تخت طعام کی اہم خدمتین انجام دی ہین اسلیے کہ وہ ہنی فرائض مین ایسے مشغول تھے کہ جلسے کا بھی لطف نہین اُٹھا سکے میرے نزدیک ایثار کی یہ بے نظیر مثال ہو اور وہ شکرگزاری کے مستحق ہین۔ اِسکے بعد دعا پر جلسہ برخاست کیاگیا

جلسۂ عام

آج کا مجمع سب دنون سے زیادہ تھا اور مسجد کی شان وشوکت قابل دید تھی سب سے پہلے قاضی مولوی علی احمد صاحب بدایونی نے مختصر مگر نہایت خوبی سے وعظ فرمایا اُسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے حضرت کے فضائل اور معجزات اور اسلام کی خوبیونکو اِس خوش اسلوبی سے بیان کیا کہ حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ اُنکے بعد مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے اپنے خاص طرز واسلوب سے حاضرین کو محظوظ ومستفید کیا۔ آخر مین کچھ چندہ بھی ہوا اور گیارہ بجے کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا

جلسۂ خاص

دن کو علماے کرام کی خدمت مین اطلاع دی گئی تھی کہ بعد نماز مغرب کے نشستگاہ علما مین جلسہ

خاص منتقد ہوگا۔ روشنی کا انتظام معقول طریقے سے بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری معین الندوہ نے کردیا اور چائے کا انتظام مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری سابق طالب العلم دار العلوم کے متعلق کیا گیا۔ وقت موعود پر علماے کرام تشریف لائے اور جو حضرات دور تر مقامون پر فروکش تھے اور کبرسنی کیوجہ سے شب کو تشریف نہین لاسکتے تھے اُنھون نے معذرت فرمائی۔ بہرحال تقریباً ڈیڑھ سو علما و مشائخ اسوقت موجود تھے اُسوقت یہ مناسب سمجھا گیا کہ اپنے معزز میزبانون مین سے بھی بعض حضرات کو اس مجلس مین شریک کیا جائے۔ چنانچہ شیخ غلام صادق صاحب سکریٹری معین الندوہ بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب کو جو وہان موجود تھے تکلیف دی گئی اور وہ مہربانی کرکے شریک مجلس ہوئے۔

سب سے پہلے باہم تعارف کی رسم ادا کی گئی اسکے بعد انسداد رسوم قبیحہ کے طریقون پر گفتگو کی گئی اور مندرجۂ ذیل محضر دستخطون کے واسطے پیش کیا گیا جسپر بہت خوشی کے ساتھ علمانے دستخط فرمائے اور حضرات علماے پیشاور نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ان رسوم کو اپنی حدود سے یکقلم اُٹھا دین گے۔

محضر انسداد رسوم قبیحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریبات شادی مین اُمور محرمہ مثل رقص و سرود و آتشبازی اور موقع غمی مین محض نام و نمود کے لیے اسراف کرنا از روے شرع ناجائز ہے کل مسلمانونکو اس سے احتراز رکھنا چاہیے۔

علماے دین اپنے مواعظ مین اِن رسوم کی بُرائی مسلمانون کے ذہن نشین فرمائین اور اُنکو تاکید کرین کہ وہ اِن رسوم کو ترک کردین اور ہم بھی انشاء اللہ العزیز اپنے حدود اثر مین اِن رسوم کے ترک کرنے کی کوشش کرین گے۔

فہرست اُن علما کے دستخطوں کی جو اِس محضر پر ثبت ہوئے ہین

خادم علماے ربانی حافظ غلام صمدانی واعظ و امام مسجد مہابتخان شہر پشاور بقلم خود۔

خادم شرع رسول اللہ قاضی صفی اللہ ساکن شہر پشاور مدرس مسجد میان حاجی میر احمد صاحب بازار کلان قریب پُل پختہ شہر پشاور بقلم خود۔

العبد الراجی الے رحمۃ الغفور خادم شرع مولوی محمد نور مدرس و امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔

عاجز خادم علما حکیم محمد عبد اللہ پشاوری بقلم خود

خادم السادات والعلما الراجی من عفو ربہ الکریم عبدہ محمد عبد الحکیم پشاوری مدرس مدرسۂ نعمانیہ سکنۂ محلہ گاڑی خانہ۔

محمد ذکریا عفے عنہ ساکن لدہانہ۔

ابو سعید محمد حسین عفے اللہ عنہ۔

انشاء اللہ کوشش ہوگی۔ (مفتی حکیم) سلیم اللہ لاہور۔ مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

خادم سنت محمد ابراہیم میر خاص شہر سیالکوٹ

عبد الضعیف الملتجی الے ربہ الغنی غلام العلی عفے اللہ الولی عن ذنبہ الخفی والجلی اوفیسر منشی السنہ مشرقیہ راولپنڈی۔

مفتی عبد الرحیم مدرس ساکن شہر پشاور محلہ قاضی خیلان بقلم خود۔

العبد راجی الے اللہ مولوی کرامت شاہ ساکن پیر پیائی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔

من خالف سواد الاعظم وشذ شذ فی النار کتبہٗ خادم العلما پیر احمد علی شاہ ساکن مردان ضلع پشاور۔

خادم العلما ابو الفیض محمد عبد الرحمن ساکن پنڈے سرہال مدرس اول عربی مدرسۂ اسلامیہ راولپنڈی

حقیر قاضی سربلند ساکن پشاور علاقہ کریم پورہ

حافظ گل محمد مدرس و امام۔

جماعت علی عفی عنہ ساکن علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ

بدیع الدین۔ محمد فضل الرحمن عفے عنہ کرنالی۔

محمد ابراہیم کرنالی۔ خادم العلما محمد ن المدعو عبد اللہ جگرانوی۔

عبد السلام رفیقی کشمیری متوطن نور پور ضلع کانگڑہ ضلع پنجاب۔

محمد ابراہیم قریشی ہاشمی نقشبندی مجددی ساکن چک قریشیان مدرس مدرسۂ اسلامیہ لاہور۔

محمد حیات مدرس مدرسۂ اسلامیہ قصور۔

عاجز عبد الحمید سوہندوی شاگرد حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآباد۔
ابو القاسم سید احمد دہلوی بقلم خود۔
رحیم بخش۔
محمد ظہور الاسلام مہتمم مدرسۂ اسلامیہ فتحپور۔
محمد منفعت علی دیوبندی بقلم خود
محمد سعید بقلم خود (ناظر مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ)
بدر الاسلام بقلم خود (ملازم کتبخانۂ شاہی استنبول برادرزادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجر مکہ)
محمد مبارک حسین حسینی قادری چھپروی مدرس ضلع اسکول دربھنگہ۔ انشاء اللہ تعالے مین بدل و جان کوشش کرونگا۔
عبد السلام عفے عنہ انصاری۔ (پانی پتی)
ذلک ما کنا نبغ
خاکسار ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری
ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی الامرتسری عفے عنہ۔
ابو اعبید حمد اللہ عفی عنہ۔
مفتی محمد عبد اللہ عفے عنہ ٹونکی۔

محمد فاروق۔ عباسی چریاکوٹی۔
خادم العلماء علی احمد۔ بدایونی۔
عاجز عبد المنان خادم سنت وزیرآبادی ضلع گجرانولہ۔
اضعف عباد اللہ ابو الحسنین غلام اللہ قصوری عفے عنہ۔
غلام احمد مدرس اول مدرسۂ نعمانیہ لاہور۔
نور محمد عفے عنہ مہتمم مدرسۂ حقانی لدھیانہ۔
حافظ سید محمد قصوری مجددی بقلم خود۔
فتح محمد تائب لکھنوی
سید ابو ظفر دہلوی عفی عنہ۔
غلام محمد شملوی۔
غلام محمد ہوشیارپوری۔
محمد سلیمان قادری چشتی غفر اللہ لہ ساکن پھلواری ضلع عظیم آباد پٹنہ۔
نور احمد عفے عنہ پسروری۔
انشاء اللہ الرحمن حتے الامکان ازالۂ رسومات منہیہ مین کما ینبغی سعی مبذول کیجاویگی واللہ الموفق والہادی المعین عبدہ الحقیر کریم بخش عفی عنہ و والدیہ شاہدری

گوشوارۂ آمد و صرف ندوۃ العلما بابت سال ۱۳۲۰ و ۱۹ھ من ابتداے یکم شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

	نمبر	تفصیل	رقم
	۱	بقایا سال گذشتہ	۹/۹½
آمدنی	۲	چندہ رکنیت و عطیات متفرق	۱۳/۳
	۳	عطیہ سرکار عالی و اراکین برائے بیت آبادی	۱۲/
	۴	فروخت کتب روئداد وغیرہ	۱۲/
	۵	زکوٰۃ	۱/۰½
	۶	یتیمخانہ کانپور	
	۷	وہ رقم جسکی تفصیل درج نہیں ہوئے	۴½
	۸	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ	۱۳/۱۱½
صرف	۹	تنخواہ ملازمین	۱۳/۱
	۱۰	مد خرچ وکلا	۲/۳
	۱۱	مد خرچ یتیمخانہ کانپور	
	۱۲	طبع	۱۴/۹
	۱۳	ڈاک	۲/۶
	۱۴	متفرقات	۱۲/
	۱۵	مہمانداری	۱۳/۱۵
	۱۶	خرید کتب	۹/۹
	۱۷	سفر خرچ	۲/۶
	۱۸	کتب خانہ	۲/۲
	۱۹	میزان کل مصارف	۱/۲

کیفیت: جلسہ سالانہ جو بمقام امرتسر ہوا تھا اسکا صرف آٹھ مہینے کا جمع خرچ پیش کیا گیا تھا یہ پورے سال کا ہے اور آمین علی الحساب کی رقمیں شامل تھیں جو اب نہیں ہیں -

میزان کل آمدنی مع بقایا سنوات	مصارف بابت سال ۱۳۲۰ و ۱۹ھ من ابتداے یکم شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ	باقی سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ
۱۳/۱۱½	۱/۲	۱۲/۹½

بقایا سال گذشتہ	آمدنی سال حال	تحویل الہ آباد بنک لمیٹڈ	تحویل دفتر	نزدات
۹/۹½	۳/۴	۶½	۱۱/	۹/۳

محمد علی ناظم ندوۃ العلما

گوشوارہ آمد و صرف دار العلوم بابت سال ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳۳۱ھ من ابتداے شوال ۱۳۳۱ھ لغایت سلخ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

	مد	نمبر	رقم
	بقایا سال گذشتہ	۱	[illegible] ۸/۳/۲
آمدنی	چندۂ دار العلوم	۲	[illegible] ۸/۳/۲
	خزانۂ محمدیہ	۳	[illegible] ۹/۱۵
	فیس طلبہ بابت خوراک	۴	[illegible] ۸/۷/۵
	کرایۂ مکانات موقوفہ	۵	[illegible] ۱/
	فروخت کتب	۶	[illegible] ۸/۳/۲
	وظیفۂ طلبہ	۷	[illegible] ۲/
	فروخت اشیا	۸	[illegible]
	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ	۹	[illegible] ۱۵/۱/۸
صرف	تنخواہ ملازمین	۱	[illegible]
	متفرقات سائر خرچ و ڈاک	۲	[illegible] ۸/۱۱/۶
	مرمت و صفائی مکان	۳	[illegible] ۱۵
	مصارف باورچیخانہ مع لباس طلباے غیر مستطیع	۴	[illegible]
	طبع	۵	[illegible] ۱۵/
	خریدِ اشیاے دار العلوم	۶	[illegible]
	تعمیر	۷	[illegible] ۴/
	سفر خرچ	۸	[illegible] ۳/
	کتب خانہ	۹	[illegible] ۸/۶
	میزان کل مصارف	۱۰	[illegible] ۸/۹/۱
بقیہ			

میزان کل آمدنی مع بقایا سنوات: [illegible] ۸/۱/۱۵

بقایا سال گذشتہ: [illegible] ۸/۳/۲

آمدنی سال حال: [illegible] ۸/۱/۱۲

صرف بابت سال ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳۳۱ھ من ابتداے شوال ۱۳۳۱ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۳۲ھ: [illegible] ۸/۹/۱

باقی سلخ رمضان ۱۳۳۲ھ: [illegible] ۸/۲/۱۳

نقد: [illegible]

جمع شدہ: [illegible]

فہرست ارکان قسم اوّل ندوۃ العلما بابت سال نہم

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تعداد
	الف	
۱	مولوی محمد امانت اللہ صاحب خلف مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب مدظلہ علیگڑہ۔	عار
۲	مولوی سید ابوظفر صاحب ہلوی کلکتہ	عار
۳	مولوی احمد زمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور	عار
۴	مولوی امام الدین صاحب رئیس ضلع گجرات	عار
۵	صاحبزادہ مولوی سید احمد شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ قصور۔	عار
۶	مولوی میر امانت علی صاحب جج علاقہ مدارالمہام مرحوم حیدرآباد دکن	عار
۷	مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹ	عار
۸	مولوی امانت علی صاحب نکودر	
۹	مولوی سید اشرف علی صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول امرتسر۔	
۱۰	مولوی حکیم احمد علی صاحب نورمحل	
۱۱	مولوی سید احمد علی صاحب پروفیسر عربی اسلامیہ کالج لاہور۔	
۱۲	مولوی پیر احمد علیشاہ صاحب مردان	
۱۳	مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر	
۱۴	مولوی احمد الدین صاحب فتح گڑھ	
۱۵	مولوی اللہ دتا صاحب صوفی واعظ وزیرآباد	
۱۶	مولوی ابوالابرار محمد اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت الاسلام مونگیر	
۱۷	مولوی سید ابوالقاسم صاحب ہنسوہ۔	
۱۸	مولوی امیر حسن صاحب گنگوہی مہتمم مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد۔	
۱۹	مولوی انوار الحق صاحب۔	
۲۰	مولوی ابوالخیر سید انوار حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پٹیھانا	
۲۱	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلامیہ مونگیر	
۲۲	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈبانوان	
۲۳	مولوی آلہی بخش صاحب بڑاکری	
۲۴	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری	
۲۵	مولوی شاہ ابوالبرکات صاحب فصیحی غازی پوری۔	
۲۶	مولوی حکیم سید ابوحبیب صاحب دسنوی	
	ب	
۲۷	مولوی بدیع الدین صاحب کرنال	عار
۲۸	مولوی بدر الاسلام صاحب برادرزادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکہ ملازم کتبخانہ سلطانی استنبول۔	

نمبر	نام	کیفیت
۲۹	مولوی قاضی شبیر الدین صاحب میرٹھی	
	ت	
۳۰	مولوی تاج الدین صاحب امرتسری	
۳۱	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی	
۳۲	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب نزیل ریاست ٹھوسہ۔	
	ث	
۳۳	ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	عام
	ج	
۳۴	میر جعفر شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ دولہا صاحب شہر گجرات (پنجاب)	عام
۳۵	مولوی جمال الدین صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ چونیان۔	
۳۶	مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین علی پور سیدان۔	
	چ	
۳۷	مولوی چراغ علی شاہ صاحب رئیس مہت پور ضلع جالندھر۔	عام
	ح	
۳۸	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔	صہ
۳۹	مولوی ابوالفضل محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلما	
۴۰	مولوی حمید الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	عام
۴۱	مولوی حبیب اللہ صاحب جگرانوان	
۴۲	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری منعمی	
۴۳	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی نزیل پٹنہ۔	
	خ	
۴۴	مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولوی احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری	عام
۴۵	مولوی خدا بخش صاحب امرتسری۔	
۴۶	مولوی خیر الدین صاحب مدرس دولی	عام
	د	
۴۷	مولوی داؤد صاحب امرتسری۔	عام
	ر	
۴۸	مولوی رسول شاہ صاحب امرتسری	
۴۹	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول المورہ	
۵۰	مولوی رحمت اللہ صاحب لدھیانہ	عام
۵۱	مولانا شاہ رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ۔	
۵۲	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی	صہ
۵۳	مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری	
۵۴	مولوی سید شاہ رحمۃ اللہ صاحب	

نمبر	نام	رقم
	ز	
۵۵	مولوی زاہد حسین صاحب مقیم مچھوا بازار کلکتہ	
	س	
۵۶	مولوی ابو القاسم سید احمد صاحب دہلوی واعظ	عار
۵۷	مولوی حکیم مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ لاہور۔	عار
۵۸	مولوی قاضی سربلند خانصاحب رئیس پشاور۔	
۵۹	مولوی سرور شاہ صاحب کشمیری	
۶۰	مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفرپور	
۶۱	مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی علاقہ حیدرآباد	
۶۲	مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن کاکو ضلع پٹنہ۔	
۶۳	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرستہ العلوم مئو ضلع اعظم گڑھ	
۶۴	سید سردار علی شاہ صاحب ہوشیارپور	
	ش	
۶۵	مولوی محمد شفقت اللہ صاحب بدایونی از بریلی بابت سال گزشتہ و حال	للعہ
۶۶	شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدرآباد	عار
۶۷	مولوی محمد شہاب الدین صاحب رئیس قصبہ غور غشتی۔	عار
۶۸	مولوی سید شیر علی شاہ صاحب مدرس ڈھکی شریف خان پشاور۔	
۶۹	مولوی شمس الدین صاحب نقشبندی دہلوی جالندھر۔	
۷۰	مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھل ضلع کرنال۔	
۷۱	مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	
۷۲	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادہ شاہ قیام اصدق صاحب سجادہ نشین پیرگھ۔	
	ص	
۷۳	مولوی قاضی صفی اللہ صاحب پشاور	
۷۴	مولوی صدر الدین صاحب قصور	
۷۵	مولوی صدر الدین صاحب واعظ ضلع لدھیانہ۔	
	ظ	
۷۶	مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری	
۷۷	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی	

ع

نمبر	نام	رقم
٧٨	مولوی عبد الرحمن خانصاحب اتالیق سرکار عالی ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور	عـــ۵
	مولوی حافظ محمد عنایت اللہ صاحب	
٧٩	حکم عدالت ریاست بھوپال بابت دو سال گذشتہ و سال حال	سے ۳
٨٠	مولوی سید عبد الرحمن بن جعفر مولا خیلہ العلوی رئیس بھاؤنگر کاٹھیاوار	للعہ
٨١	مولوی شیخ عبد اللہ صاحب جیتیکر رئیس بمبئی ـ	للعہ
٨٢	مولوی قاری عبد السلام صاحب انصاری پانی پتی ـ	عا ر
٨٣	حافظ عبد الرحمن صاحب سیاح امرتسری	عا ر
٨٤	مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوة العلما ـ	عا ر
٨٥	سید عیدروس ابن علی القادری رئیس بھڑوچ ـ	عا ر
٨٦	مولوی محمد عبد الجبار صاحب عمرپوری از رنگون	عا ر
٨٧	مولوی عبد العزیز صاحب پیلی بھیت	عا ر
٨٨	مولوی عبد الغفور صاحب اکبر آبادی ٹیکم گڑھ	عا ر
٨٩	مولوی عبد اللہ صاحب پسروری	عا ر

نمبر	نام	رقم
٩٠	مولوی عبد العظیم صاحب پسروری	عا ر
٩١	مولوی عبد الغفور صاحب خلف مولوی قاضی عبد الکریم صاحب چھاونی راولپنڈی	عا ر
٩٢	مولوی عبد الحکیم صاحب مدرس عربی بورڈ اسکول سیالکوٹ ـ	عا ر
٩٣	مولوی حکیم محمد عبد اللہ صاحب رئیس پشاور	عا ر
٩٤	مولوی محمد عزت اللہ خانصاحب رئیس بنارس	عا ر
٩٥	مولوی عبد العزیز صاحب امرتسر	
٩٦	مولوی عبد الرحمن صاحب امرتسر	
٩٧	مولوی قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد مدرسة المسلمین امرت سر	
٩٨	مولوی مفتی سید عبد القیوم صاحب جالندھری ـ	
٩٩	مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری	
١٠٠	مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی امرتسری	
١٠١	مولوی علی گوہر صاحب مدرس مدرسۂ تائید الاسلام امرت سر ـ	
١٠٢	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایون ـ	
١٠٣	مولوی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق صاحب امرتسری ـ	

۱۰۴ مولوی عبدالعزیز صاحب دینانگری

۱۰۵ مولوی عبدالقادر صاحب ساکن موضع لکھوکھی۔

۱۰۶ مولوی عبدالاحد صاحب ساکن ضلع پشاور۔

۱۰۷ مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ پنجابی الوری۔

۱۰۸ مولوی عزیز الدین احمد صاحب نظر جلیسری۔

۱۰۹ مولوی عبدالحمید صاحب وزیر آبادی

۱۱۰ مولوی سید عبدالرسول صاحب جالندھری

۱۱۱ مولوی حاجی حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی

۱۱۲ مولوی عبدالحمید صاحب خلف محدث ممدوح۔

۱۱۳ مولوی حافظ عبدالجبار صاحب "

۱۱۴ مولوی عبدالستار صاحب "

۱۱۵ مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

۱۱۶ مولوی عبدالعزیز صاحب امام مسجد لاہور

۱۱۷ مولوی مفتی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلما۔

۱۱۸ مولوی عبدالرحمن صاحب سابق مدرس عربی اسلامیہ اسکول راولپنڈی

۱۱۹ مولوی علاء الدین صاحب مدرس جوالاپور ضلع سہارنپور۔

۱۲۰ مولوی حاجی حافظ عبدالحکیم صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پشاور

۱۲۱ مولوی مفتی عبدالرحیم صاحب پشاور

۱۲۲ مولوی عبدالسبحان صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ۔

۱۲۳ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری

۱۲۴ مولوی حکیم عبداللہ صاحب مینونسپل کمشنر جگرانوان۔

۱۲۵ مولوی عبداللہ صاحب پشاور

۱۲۶ شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔

۱۲۷ مولوی حافظ سید عبدالعزیز صاحب امام جامع مسجد مونگیر۔

۱۲۸ مولوی ابوالجمیل عبدالجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوری۔

۱۲۹ مولوی قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ۔

۱۳۰ سید شاہ عبدالرشید صاحب رائے بریلوی

۱۳۱ مولوی عبدالغفور صاحب پشاوری کانپوری

۱۳۲ مولوی عبداللطیف صاحب کرایہ وڈ کلکتہ

۱۳۳ شمس العلما مولوی عطاء الرحمن صاحب کلکتہ
۱۳۴ مولوی عبد اللہ صاحب مقیم کلکتہ
۱۳۵ مولوی علی اکرم صاحب مقیم خضر پور کلکتہ
۱۳۶ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری
۱۳۷ مولوی عبد النور صاحب مدرس احمدیہ آرہ
۱۳۸ مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی ۔ دہلی
۱۳۹ مولوی حافظ عبد المنان صاحب ساکن بخشی بازار کٹک ۔
۱۴۰ مولوی سید عبد القدوس صاحب ساکن کملاپور کشتیا ضلع ندیا بنگال ۔
۱۴۱ مولوی عبد الغفار صاحب گنج مراد آباد ضلع اُناؤ ۔
۱۴۲ الشیخ عمر آفندی ار دہار مجاور مکہ مکرمہ
۱۴۳ مولوی عبد الجبار صاحب ساکن شیخپورہ
۱۴۴ مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی رح
۱۴۵ مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی
۱۴۶ مولوی عبد الاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسۂ اسلامیہ پیٹھانا
۱۴۷ مولوی سید شاہ ابو الفتح سراج الدین عبد القادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ۔

تمام

۱۴۸ مولوی ابو الانوار عبد الغفار صاحب مدرس انوار العلوم نوانگر ۔
۱۴۹ مولوی حکیم عبد الحمید صاحب صاحب دقپوری
۱۵۰ مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب جوناگڑہی
۱۵۱ مولوی حکیم عبد الباری صاحب نگرنہسوی
۱۵۲ مولوی حکیم عبد اللہ شاہ صاحب کرنالی
۱۵۳ مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسۂ قادریہ علاقہ سندھ
۱۵۴ مولوی عبد الماجد صاحب مونگیری
۱۵۵ مولوی حکیم عبد العزیز صاحب بہاری نزیل مونگیر
۱۵۶ مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری
۱۵۷ ابو الفیاض مولوی عبد القادر صاحب ساکن مئو
۱۵۸ مولوی عبد الحق صاحب پشاوری
۱۵۹ ابو الحسنات مولوی عبد الغفور صاحب داناپوری
۱۶۰ ابو الخیر مولوی سید عبد الوہاب صاحب
۱۶۰/۲ مولوی عبد الغنی صاحب بہاری متوسل
۱۶۱ ریاست حیدر آباد دکن ۔
۱۶۲ مولوی شاہ عبد الواحد خان صاحب رئیس شاہجہان پور ۔
۱۶۳/۱ مولوی سید عبد الحق صاحب قصور
۱۶۴/۱ مولوی عبد الرحیم صاحب قصور

نمبر	نام	چندہ
۱۶۳	مولوی علاء الدین صاحب نومحل ضلع جالندہر	
۱۶۴	مولوی عبدالکریم صاحب جالندہری	
۱۶۵	مولوی سید عبدالحی صاحب قصوری	

غ

نمبر	نام	چندہ
۱۶۶	مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب امرتسر چندہ سنہ سالہ حال و دو سال بعد	سے ر
۱۶۷	مولوی غلام محبوب صاحب پشاوری	عار
۱۶۸	مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس اول فارسی بورڈ اسکول نورمحل	عار
۱۶۹	مولوی غلام محمد صاحب ہیڈ مولوی بورڈ اسکول شملہ۔	عار
۱۷۰	حکیم سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی قادری جالندھر۔	عار
۱۷۱	مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب سیٹھی رئیس پشاور	عار
۱۷۲	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب لاہور	عار
۱۷۳	مولوی مفتی غلام احمد صاحب مدرس اول دارالعلوم نعمانیہ لاہور۔	عار
۱۷۴	مولوی غلام محی الدین صاحب امرتسر	
۱۷۵	مولوی غلام مصطفے صاحب "	
۱۷۶	مولوی غلام رسول صاحب "	
۱۷۷	مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری	
۱۷۸	مولوی غلام اللہ صاحب قصوری	
۱۷۹	مولوی غلام حسین صاحب پنجابی کانپور	
۱۸۰	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عرف رسل بابا مرحوم امرتسری	
۱۸۱	مولوی غلام حسین صاحب لاہور	
۱۸۲	مولوی مفتی غلام مرتضے صاحب ضلع شاہپور	
۱۸۳	مولوی سید غلام علی شاہ صاحب "	
۱۸۴	مولوی حافظ غلام ربانی صاحب پشاور	
۱۸۵	مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب واعظ و امام مسجد مہابت خان پشاور	

ف

نمبر	نام	چندہ
۱۸۶	مولوی فیروزالدین صاحب فیروز ڈسکوی سیالکوٹ	عار
۱۸۷	صاحبزادہ مولوی سید فیض محی الدین صاحب بٹالہ	عار
۱۸۸	مولوی فضل الدین صاحب مدرس مدرسہ قصور۔	عار
۱۸۹	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ عربی کرنال۔	
۱۹۰	مولوی فضل الدین صاحب مدرس اول فارسی بورڈ اسکول قصور	
۱۹۱	مولوی شاہ فیض اللہ صاحب ساکن مکان شریف۔	

نمبر	نام	رقم
۱۹۲	مولوی فتح محمد صاحب نائب مہتمم رفاہ المسلمین لکھنؤ	
۱۹۳	مولوی حافظ فضل حق صاحب راولپنڈی	
۱۹۴	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسۂ امدادیہ دربھنگہ۔	
۱۹۵	مولوی فیض محمد صاحب موضع بہدرا ضلع ہوشیارپور۔	
	ق	
۱۹۶	مولوی محمد قطب الدین صاحب مدرس غورغشتی ضلع راولپنڈی۔	عہ
۱۹۷	مولوی حکیم قادر بخش صاحب سہسرامی	
	ک	
۱۹۸	مولوی حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	عہ
۱۹۹	مولوی میر کرامت علی شاہ صاحب مکان شریف۔	
۲۰۰	مولوی حکیم حاجی پیر کریم عطا صاحب پانی پت۔	
۲۰۱	مولوی کریم بخش صاحب ممبر کمیٹی سیٹھی پشاور۔	
۲۰۲	مولوی پیر کرامت شاہ صاحب سجادہ نشین پیر پیائے نوشہرہ۔	
۲۰۳	مولوی کریم بخش صاحب ضلع گجرات	
۲۰۴	مولوی کمال الدین صاحب لدھیانوی	
۲۰۵	مولوی کرم علی صاحب گجرانولہ	
۲۰۶	مولوی کرامت علی صاحب چاٹگامی	
۲۰۷	مولوی کوثر علی صاحب نگینوی مجاور مکہ معظمہ۔	
	ل	
۲۰۸	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	للعہ
۲۰۹	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب بانکی پور	
۲۱۰	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب ٹینوی	
	م	
۲۱۱	مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب افسر محکمۂ تواضع پٹیالہ۔	عہ
۲۱۲	مولوی محمد اسحاق صاحب پروفیسر عربی مہندرو کالج پٹیالہ	صہ
۲۱۳	شمس العلما مولوی ابو الخیر محمد صدیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ	عہ
۲۱۴	مولوی حکیم محمد زکریا صاحب مقیم الور راجپوتانہ۔	عہ
۲۱۵	مولوی محمد حسن صاحب مدرس اول مدرسہ حمیدیہ لاہور	عہ
۲۱۶	مولوی حاجی حافظ سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین قصور	عہ
۲۱۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب مفتی سیالکوٹ	عہ

نمبر	نام	
۲۱۸	مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر مشن کالج گجرانولہ۔	عا ر
۲۱۹	مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ۔	عا ر
۲۲۰	مولوی محمد جعفر صاحب معتمد نواب صاحب کرنال۔	عا ر
۲۲۱	مولوی منظور النبی صاحب رئیس سہارنپور	عا ر
۲۲۲	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور	عا ر
۲۲۳	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	عا ر
۲۲۴	مفتی محمد ایوب صاحب پشاور	عا ر
۲۲۵	مولوی محمد الدین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پشاور۔	عا ر
۲۲۶	مولوی حافظ محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ حقانی لدھیانہ۔	عا ر
۲۲۷	مولوی محمد یحیی صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامی پانی پت۔	عا ر
۲۲۸	مولوی محمد سعید صاحب مکی مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ۔	ع
۲۲۹	مولوی محمد مبارک حسین صاحب قادری مدرس اول اسکول دربھنگہ۔	
۲۳۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ قرأت و تجوید کرنال	

نمبر	نام
۲۳۱	مولوی حافظ محمد گل صاحب پشاور
۲۳۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس دینیات جامع مسجد بٹالہ
۲۳۳	مولوی حافظ محمد رمضان صاحب امام مسجد گجرات پنجاب
۲۳۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب قریشی مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔
۲۳۵	مولوی محمد حیات صاحب مظفر گڑھی مدرس مدرسہ اسلامیہ قصور۔
۲۳۶	مولوی محمد ایوب صاحب پشاوری ملازم محکمہ جنگلات جموں۔
۲۳۷	مولوی مفتی محمد نور صاحب تراہی مدرس و امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔
۲۳۸	مولوی محمد فاضل صاحب راولپنڈی
۲۳۹	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
۲۴۰	مولوی محمد الدین صاحب امرتسری
۲۴۱	مولوی محمود الحسن صاحب سہارنپوری
۲۴۲	مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی مہتمم مدرسہ حدیثیہ بھوپال۔
۲۴۳	مولوی منفعت علی صاحب دیوبندی
۲۴۴	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ انجمن حمایت الاسلام مونگیر۔
۲۴۵	مولوی حافظ محمد صدیق احمد صاحب علیگڑھ

۲۴۶ مولوی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی
مدرس اعلیٰ دارالعلوم ندوۃ العلما

۲۴۷ مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب نگینوی

۲۴۸ مولوی حافظ محمود احمد صاحب علیگڑھ

۲۴۹ مولوی محمد حسین صاحب پسروری

۲۵۰ مولوی حافظ محمد بخش صاحب پشاور

۲۵۱ مولوی محمد بخش صاحب امام مسجد
شیخان سیالکوٹ

۲۵۲ مولوی مراد علی صاحب بگوال ریاست
کپورتھلہ

۲۵۳ مولوی سید میر حسن شاہ صاحب
مدرس بورڈ اسکول سیالکوٹ

۲۵۴ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب
سیالکوٹ

۲۵۵ مولوی محمد عمر صاحب ساکن بھدرک
ملک اڑیسہ۔

۲۵۶ مولوی محمد یوسف صاحب جعفری
چیف مولوی اگزامینرس کلکتہ

۲۵۷ مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس
کانپور۔

۲۵۸ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی
قادری رئیس پھلواری۔

۲۵۹ مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پھلواری

۲۶۰ مولوی محمد صاحب رئیس ڈیانواں

۲۶۱ مولوی محمد زبیر صاحب

۲۶۲ مولوی محمد احسن صاحب مطوف مکہ معظمہ

۲۶۳ مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپوری

۲۶۴ مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب
سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ۔

۲۶۵ مولوی معین اظہر صاحب رئیس مین ضلع پٹنہ

۲۶۶ مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب
رئیس نوآبادہ۔

۲۶۷ مولوی مقیم الدین صاحب نزیل سندیلہ

۲۶۸ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس مدرسۂ
عربیۂ دیوبند۔

۲۶۹ مولوی مبارک کریم صاحب مدرس بہار

۲۷۰ مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری
معین الندوہ بستی پور

۲۷۱ مولوی سید محمد احسن صاحب بہاری

۲۷۲ مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانواں

۲۷۳ مولوی حافظ ابوالخیر محمد مکی صاحب مہتمم
مدرسہ دینیہ جونپور۔

۲۷۴ مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب رئیس
دربھنگہ۔

۲۷۵ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب
رئیس دتاولی ضلع علی گڑھ

نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ	نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ
۲۷۶	مولوی محمد اشرف خان صاحب واعظ		۲۸۳	مولوی نور الحسن صاحب سہارنپور	
۲۷۷	مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی۔		۲۸۴	مولوی مفتی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ حقانی لدہیانہ۔	
	ن		۲۸۵	مولوی نور الدین صاحب لدہیانہ	
۲۷۸	مولوی نور احمد صاحب رئیس بہاولپور	سے ر	۲۸۶	مولوی نور احمد صاحب بھیروی مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور	
۲۷۹	مولوی ابو سراج شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجری			و	
۲۸۰	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور۔		۲۸۷	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب رائے بریلوی	
۲۸۱	مولوی نور احمد صاحب پسروری مدرس وامام مسجد شیخ بڈھا صاحب مرحوم امرتسر		۲۸۸	مولوی سید وزیر شاہ صاحب امام مسجد شیخان والی لاہور۔	
۲۸۲	مولوی نذیر احمد صاحب جالندھر		۲۸۹	مولوی سید وارث حسین صاحب نزیل بنارس۔	

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ	نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ
	(الف)		۲۹۴	محمد امداد حسین صاحب رئیس اوساس ضلع گیا۔	عکا ر
۲۹۰	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ لکھنؤ	صہ	۲۹۵	منشی سید ابو العاص صاحب سکریٹری اینگلو اورنٹیل لائبریری پٹنہ	عکا ر
۲۹۱	میاں احمد صاحب جنجیانہ زمیندار کھرانولہ ضلع جھنگ	صہ ر	۲۹۶	منشی امیر علی شاہ صاحب محرر جوڈیشل پھلور۔	عکا ر
۲۹۲	منشی احمد حسن صاحب رئیس ہنسوہ بابت سال گذشتہ وحال	للعہ ر	۲۹۷	میاں الہ دین صاحب سوداگر چرم پھلور۔	عکا ر
۲۹۳	ڈاکٹر احمد بخش صاحب سالہ نمبر ۳ نوشہرہ	سے ر			

نمبر	نام	رقم
۲۹۸	سید احمد علی شاہ صاحب ٹھیکہ دار ریلوے پہلور۔	عہ
۲۹۹	حافظ سید محمد صادق علی صاحب نگینوی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	عہ
۳۰۰	شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمشنر قصور۔ لاہور	عہ
۳۰۱	حاجی امان اللہ خانصاحب گورہ رئیس قصور۔ لاہور	عہ
۳۰۲	شیخ ایزد بخش صاحب رئیس کوٹ عثمان خان تحصیل قصور۔	عہ
۳۰۴	مرزا احمد بیگ صاحب سوداگر پشمینہ لاہور	عہ
۳۰۵	مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر وطن لاہور۔	عہ
۳۰۶	منشی احمد حسین خانصاحب بی۔ اے ریڈر ڈویژنل کورٹ پنجاب۔ لاہور	عہ
۳۰۷	مسٹر احمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول لاہور۔	عہ
۳۰۸	میاں امین الدین صاحب رئیس باغبان پورہ۔	عہ
۳۰۹	قاضی امام الدین صاحب رئیس نوشہرہ	عہ
۳۱۰	شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر جنت امرتسر۔	عہ
۳۱۱	میاں احمد الدین صاحب امرتسر	عہ

نمبر	نام	رقم
۳۱۲	میاں الٰہ بخش صاحب فوٹوگرافر امرتسر	عہ
۳۱۳	منشی الٰہی بخش صاحب خزانچی شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر	عہ
۳۱۴	سید میر امیر شاہ صاحب امرتسر	عہ
۳۱۵	ماسٹر احمد اللہ صاحب فورتھ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرتسر۔	عہ
۳۱۶	مرزا آغا حسین صاحب داروغہ نزول امرتسر۔	عہ
۳۱۷	میاں امیر الدین صاحب امرتسر	عہ
۳۱۸	سید امام علی شاہ صاحب پشاوری امرتسر۔	عہ
۳۱۹	میاں الٰہی بخش صاحب امرتسر	عہ
۳۲۰	اے شیخ حسین صاحب مدراسی امرتسر	عہ
۳۲۱	منشی امیر خانصاحب مثلخوان کچہری صدر امرتسر۔	عہ
۳۲۲	میاں احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عہ
۳۲۳	منشی احمد الدین صاحب ملازم میر حبیب اللہ صاحب رئیس امرتسر	عہ
۳۲۴	میاں امیر بخش صاحب معمار ٹھیکہ دار امرتسر	عہ
۳۲۵	میاں احمد اللہ صاحب۔ امرتسر	عہ
۳۲۶	میاں امیر بخش صاحب رئیس و میونسپل کمشنر امرتسر۔	عہ

نمبر	نام	رقم
۳۲۷	میاں احمد بخش صاحب دلال ریلی برادرس امرت سر۔	عار
۳۲۸	میر اسد اللہ صاحب بخاری ایجنٹ سنگر کمپنی امرت سر۔	عار
۳۲۹	منشی احسن شاہ صاحب امرت سر	عار
۳۳۰	مولوی احمد شاہ صاحب ایجنٹ سنگر کمپنی امرت سر۔	عار
۳۳۱	حافظ احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عار
۳۳۲	منشی الہ یار صاحب مسلخوان سشن جج امرت سر۔	عار
۳۳۳	منشی اکبر خان صاحب نائب شرف ترنتارن۔	عار
۳۳۴	مولوی الٰہی بخش صاحب محرر رجسٹری ترنتارن۔	عار
۳۳۵	منشی امداد اللہ صاحب منصرم عدالت مراد آباد	عار
۳۳۶	مولوی الف الدین صاحب پلیڈر راولپنڈی۔	عار
۳۳۷	سیٹھ آدم جی صاحب رئیس اعظم راولپنڈی	عار
۳۳۸	سید اکبر شاہ صاحب رئیس موضع مرزا	عار
۳۳۹	میاں اقبال علی صاحب پٹواری حلقہ کامل پور۔	عار
۳۴۰	منشی احمد الدین صاحب قارق گرداسپور	عار
۳۴۱	منشی اللہ یار خان صاحب ناظر گرداسپور	عار
۳۴۲	مرزا آغا محمد صاحب اہلمد "	عار
۳۴۳	میاں الہ بخش صاحب رئیس دہرم کوٹ رندھاوا۔	عار
۳۴۴	مولوی سید احمد خانصاحب کاکاخیل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر	عار
۳۴۵	حکیم سید امیر شاہ صاحب رئیس جالندھر	عار
۳۴۶	بابو شیخ احمد بخش صاحب وکیل "	عار
۳۴۷	الہ بخش صاحب طالبعلم مڈل کلاس "	عار
۳۴۸	سید احمد شاہ صاحب مترجم کمشنری "	عار
۳۴۹	مستری امام الدین صاحب دروکوہ ضلع "	عار
۳۵۰	نواب سید علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال	عار
۳۵۱	میر امجد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ کرنال	عار
۳۵۲	بابو احمد الدین صاحب "	عار
۳۵۳	منشی احمد حسن صاحب "	عار
۳۵۴	شیخ احمد بخش صاحب خیاط "	عار
۳۵۵	منشی امام الدین صاحب ایجنٹ وکیل ہوشیارپور۔	عار
۳۵۶	چودہری احمد بخش صاحب ایجنٹ وکیل ہوشیارپور	عار
۳۵۷	حاجی احمد بخش صاحب سوداگر جفت ہوشیارپور	عار

نمبر	نام	رقم
۳۵۸	منشی مرزا امیر اسد خانصاحب سرشتہ دار ڈویژنل کورٹ ہوشیار پور	عار
۳۵۹	میاں امام الدین خان صاحب رئیس خان پور۔	عار
۳۶۰	مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عار
۳۶۱	سید اصغر علی شاہ صاحب رئیس گجرات ملک پنجاب	عار
۳۶۲	سید اکبر علی شاہ صاحب "	عار
۳۶۳	میاں امیر بخش صاحب ٹھیکہ دار "	عار
۳۶۴	منشی احمد الدین صاحب "	عار
۳۶۵	مولوی حافظ امام الدین صاحب "	عار
۳۶۶	قاضی امیر بخش صاحب "	عار
۳۶۷	میاں امیر خان صاحب رئیس پشاور	عار
۳۶۸	مولوی امیر الدین صاحب رئیس اکوڑہ	عار
۳۶۹	میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار صدر نوشہرہ	عار
۳۷۰	میاں امان اللہ خان صاحب رئیس گڑھی حبیب اللہ خان	عار
۳۷۱	مولوی الٰہی بخش صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی۔وکیل جھنگ	عار
۳۷۲	شیخ احمد الدین صاحب مینوسپل کمشنر جہلم۔	عار
۳۷۳	خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس لدھیانہ	عار
۳۷۴	حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا شاہ پور۔	عار
۳۷۵	مرزا احسن اللہ خان صاحب وزیرآباد	عار
۳۷۶	میاں احمد علی صاحب طالبعلم "	عار
۳۷۷	مولوی الٰہی بخش صاحب منشی تحصیلدار گجرانولہ۔	عار
۳۷۸	خان احمد جان صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور۔	عار
۳۷۹	نواب بہادر سید امیر حسین خانصاحب سی۔آئی۔ای۔رئیس کلکتہ۔	عار
۳۸۰	سید اقبال حسین صاحب خلف نواب صاحب ممدوح۔	عار
۳۸۱	ایم۔اللہ بخش صاحب ایل ایس آسام بنگال ریلوے۔	عار
۳۸۲	منشی احمد الدین صاحب سوداگر چرم ملتان۔	عار
۳۸۳	مولوی احمد بخش صاحب صدر عدالت بہاول پور۔	عار
۳۸۴	مولوی اعجاز احمد صاحب رئیس بدایون	عار
۳۸۵	اہلیہ حافظ محمد یحییٰ صاحب رئیس پانی پت۔	عار
۳۸۶	منشی احسان الحسن صاحب رامپور	عار
۳۸۷	ملک امیر بن ملک حیات بندر بہروچ	عار

نمبر	نام	رقم
۳۸۸	پٹیل آدم بھائی ولد بخش بھائی بندر بھڑوچ۔	عہ
۳۸۹	میر امتیاز علی صاحب منشی منصف افرود	عہ
۳۹۰	ملا احمد صاحب عباس صاحب خاص رئیس صاحب بھیکن پور۔	عہ
۳۹۱	سید محمد امیر علی صاحب دربھنگوی مترجم ہائی کورٹ کلکتہ۔	عہ
۳۹۲	راجہ محمد اکرام اللہ خان صاحب رئیس اعظم وزیرآباد۔	عہ
۳۹۳	منشی اللہ بخش صاحب محرر خزانہ ریاست بہاولپور۔	عہ
۳۹۴	میر افضل حسن صاحب دہلوی بہاولپور	عہ
۳۹۵	منشی انعام باری صاحب "	عہ
۳۹۶	منشی ایوب احمد صاحب مثل خوان چھاؤنی فیروزپور	عہ
۳۹۷	چودھری الٰہی بخش صاحب ہوشیارپور	عہ
۳۹۸	سید امام علی شاہ صاحب "	عہ
۳۹۹	مولوی امیر علی صاحب مدرس "	عہ

ب

نمبر	نام	رقم
۴۰۰	میر برکت اللہ صاحب ناظر مال ریاست بہاولپور۔	صہ
۴۰۱	مولوی بہادر علی صاحب مہتمم تہیم خانہ ریاست بہاولپور۔	صہ
۴۰۲	منشی برکت علی خان صاحب پٹیالہ	صہ
۴۰۳	سید بہادر شاہ صاحب گیلانی منیجر منشی ایجنسی کاشغر از جھنگ۔	صہ
۴۰۴	منشی بدرالدین صاحب محرر رجسٹری پھلور۔	عہ
۴۰۵	منشی بڈھے شاہ صاحب ملازم میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان امرتسر	عہ
۴۰۶	میاں بو علی بخش صاحب امرتسر	عہ
۴۰۷	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گرداسپور	عہ
۴۰۸	سید برکت علی صاحب اکونٹنٹ امرتسر	عہ
۴۰۹	سید باقر حسین صاحب ٹھیکہ دار روڑ	عہ
۴۱۰	سید برکت حسین صاحب "	عہ
۴۱۱	منشی بقا محمد صاحب اکونٹنٹ دفتر نہر امرتسر	عہ
۴۱۲	میاں بوٹا صاحب سوداگر چوب گجرانان ریاست کپورتھلہ۔	عہ
۴۱۳	منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس ورکشوپ امرتسر	عہ
۴۱۴	قاضی باقی شاہ صاحب رئیس وزیرآباد	عہ
۴۱۵	سید باقر حسین صاحب سارجنٹ پولیس ترنتارن۔	عہ
۴۱۶	منشی بدرالدین صاحب ٹھیکہ دار ریلوے ملک برہما نزیل امرتسر۔	عہ

نمبر	نام	رقم
۴۱۷	سیٹھ بانگی عبدالقادر صاحب مدراسی تاجر چرم امرت سر۔	عہ
۴۱۸	ماسٹر باغ دین صاحب ٹیچر گورنمنٹ اسکول پشاور۔	عہ
۴۱۹	منشی برکت علی صاحب مدرس اسکول نورمحل۔	عہ
۴۲۰	منشی شیخ برکت علی صاحب ولد شیخ عظیم بخش صاحب امرت سر۔	عہ
۴۲۱	بشیر احمد صاحب زبیری متعلم محمدن کالج علیگڑھ۔	عہ
۴۲۲	ملک بوٹا خان صاحب چوب فروش وزیرآباد۔	عہ
۴۲۳	خان بہادر محمد برکت علیخانصاحب رئیس اعظم لاہور۔	عہ
۴۲۴	بلوخان صاحب جمعدار فیلخانہ پٹیالہ	عہ

پ

نمبر	نام	رقم
۴۲۵	شیخ پیر علی ابن شیخ حسین بخش صاحب گوشت فروش پٹنہ۔	عہ
۴۲۶	منشی پیر بخش صاحب پھلور	عہ
۴۲۷	مستری پیر بخش صاحب پھلور	عہ
۴۲۸	حاجی پیر محمد صاحب ہوٹی شہر پشاور	عہ
۴۲۹	ڈاکٹر پیر بخش خانصاحب گجرات	عہ
۴۳۰	پردہ نشین نامعلوم الاسم از بہاولپور	عہ

ت

نمبر	نام	رقم
۴۳۱	سید تمیز علی صاحب سب رجسٹرار سنبھل	عہ
۴۳۲	خواجہ تصدق حسین صاحب میر منشی گورنمنٹ پنجاب لاہور۔	عہ
۴۳۳	شیخ تفضل حسین صاحب تاجر چرم گجرانولہ۔	عہ
۴۳۴	سید تاج محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول ہوشیارپور۔	عہ
۴۳۵	میاں تاج الدین صاحب ولد شیخ عظیم بخش صاحب امرتسر۔	عہ
۴۳۶	منشی شیخ تاج الدین صاحب مثلخوان منصفی صدر جالندھر۔	عہ
۴۳۷	میاں محمد تاج الدین صاحب تحصیلدار باغبانپورہ۔	عہ

ج

نمبر	نام	رقم
۴۳۸	منشی جان محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر دلیل ماسٹر پھلور۔	عہ
۴۳۹	منشی جہانگیر خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس گرداسپور	عہ
۴۴۰	میاں جمال الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر۔	عہ
۴۴۱	میاں جلال الدین صاحب آئینہ ور[illegible] امرت سر۔	ع

نمبر	نام	رقم
۴۴۲	میاں جیون بخش صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات۔	عار
۴۴۳	میاں جان محمد صاحب فوٹوگرافر امرتسر	عار
۴۴۴	میاں جلال الدین صاحب امرتسر	عار
۴۴۵	میاں جان محمد صاحب بوٹ فروش لاہور۔	عار
۴۴۶	میر جیون علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع امرتسر۔	عار
۴۴۷	مستری جھنڈا صاحب ملازم غلام قادر صاحب امرتسر۔	عار
۴۴۸	میاں جان محمد صاحب امرتسر	عار
۴۴۹	ڈاکٹر جلال الدین صاحب "	عار
۴۵۰	میاں جمال الدین صاحب "	عار
۴۵۱	میاں جیون صاحب ٹھیکہ دار نکھیا کامل پور۔	عار
۴۵۲	منشی شیخ جان محمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات لدھیانہ۔	عار
۴۵۳	منشی جمال الدین صاحب خوشنویس لاہور	عار

چ

نمبر	نام	رقم
۴۵۴	حاجی چراغ دین صاحب ٹھیکہ دار اعظم لاہور۔	عار
۴۵۵	ڈاکٹر چراغ دین صاحب جوہر سرجن اینڈ فزیشن امرتسر۔	عار
۴۵۶	ملک چراغ دین صاحب حسین والا امرتسر	عار
۴۵۷	شیخ چراغ دین صاحب شہر گجرات	عار
۴۵۸	چودھری چراغ دین صاحب منصف سپل کمشنر ترنتارن۔	عار
۴۵۹	سیٹھ چندہ میاں صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عار
۴۶۰	قاضی چراغ دین صاحب وثیقہ نویس ہوشیارپور۔	عار
۴۶۱	منشی چراغ دین صاحب سبزی منڈی امرتسر۔	عار
۴۶۲	ماسٹر چراغ دین صاحب روشن مترجم چیف کورٹ پنجاب لاہور۔	عار

ح

نمبر	نام	رقم
۴۶۳	شیخ حسین بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ریاست بہاولپور۔	عم
۴۶۴	مولوی حبیب احمد صاحب رئیس بنارس	صر
۴۶۵	منشی حقداد خاں صاحب نائب محافظ دفتر سلطانپور	عار
۴۶۶	شیخ حسن صاحب ولد شیخ چاند صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بندر بھڑوچ	عار
۴۶۷	محمد حمید اللہ خانصاحب مختار چندوسی	عار
۴۶۸	شیخ حسین بن شیخ رسول صاحب بندر بھڑوچ	عار

نمبر	نام	رقم
۴۶۹	میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر اعظم امرت سر۔	عہ/
۴۷۰	حسین محمد خانصاحب رئیس خانپور	عہ/
۴۷۱	منشی حاکم الدین صاحب ملازم دفتر پیسہ اخبار لاہور۔	عہ/
۴۷۲	بابو حاکم الدین صاحب اکونٹنٹ انگزیمنرس آفس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ لاہور۔	عہ/
۴۷۳	منشی سید حمزہ علی صاحب امین منصفی چندوسی۔	عہ/
۴۷۴	منشی سید حاکم شاہ صاحب مترجم چیف کورٹ لاہور۔	عہ/
۴۷۵	منشی حسین شاہ صاحب سارجنٹ ریلوے پولیس امرت سر۔	عہ/
۴۷۶	منشی شیخ حسن احمد صاحب مختار عدالت ڈیرہ دون۔	عہ/
۴۷۷	منشی حبیب اللہ صاحب سکریٹری معین الندوہ شاہ آباد ضلع کرنال	عہ/
۴۷۸	شیخ حبیب اللہ صاحب رئیس گورہ قصور۔	عہ/
۴۷۹	شیخ حاجی محمد صاحب گورہ منیجر کارخانہ روسے قصور۔	عہ/
۴۸۰	میاں حیات بخش صاحب دلال ،،	عہ/
۴۸۱	میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
۴۸۲	ماسٹر خواجہ حمید اللہ صاحب ایم اے تھرڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر۔	عہ/
۴۸۳	میاں حبیب خانصاحب عطار امرتسر	عہ/
۴۸۴	ملک حبیب اللہ صاحب چین والہ امرت سر۔	عہ/
۴۸۵	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ وسکریٹری معین الندوہ امرتسر۔	عہ/
۴۸۶	میاں حبیب اللہ صاحب مینوسپل کمشنر امرت سر۔	عہ/
۴۸۷	چودھری حیدر بخش صاحب نمبردار جالندھر	عہ/
۴۸۸	میاں حسام الدین صاحب خلف میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار اعظم شہر گجرات۔	عہ/
۴۸۹	شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
۴۹۰	شیخ حسین بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرت سر۔	عہ/
۴۹۱	میاں حافظ محمد خان صاحب رئیس شہر پشاور۔	عہ/
۴۹۲	منشی حبیب النبی صاحب صولت کڑاپہ روڈ کلکتہ	عہ/
۴۹۳	چودھری حیات محمد صاحب مینوسپل کمشنر وزیر آباد۔	عہ/

نمبر	نام	رقم
۴۹۴	میاں حفیظ اللہ صاحب وکیل امرتسر	عا/
۴۹۵	میاں حبیب اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر۔	عا/
۴۹۶	منشی حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار چونگی امرتسر۔	عا/
۴۹۷	خواجہ حسین بخش صاحب نائب شرف صدر امرتسر۔	عا/
۴۹۸	مرزا حمید الدین صاحب گرگانی نقشہ نویس تعمیرات ریاست بہاولپور	عا/
۴۹۹	مرزا حسین بیگ صاحب خزانچی صدر ریاست نابھہ۔	عا/

خ

نمبر	نام	رقم
۵۰۰	ڈاکٹر خدابخش صاحب ریاست بہاول پور	صہ/
۵۰۱	شیخ خورشید علی صاحب پٹیالہ	صہ/
۵۰۲	خان بہادر شیخ خدابخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور۔	عا/
۵۰۳	مولوی خادم حسین صاحب رئیس سہارنپور	عا/
۵۰۴	میاں خیر اللہ صاحب رئیس اکوڑہ	عا/
۵۰۵	میاں خدابخش صاحب کیمپ میٹر	عا/
۵۰۶	شیخ خدابخش صاحب تاجر چرم گجرانولہ۔	عا/
۵۰۷	میاں خدابخش صاحب فوٹوگرافر امرتسر	عا/
۵۰۸	چودھری خدابخش صاحب تاجر چرم امرتسر	عا/
۵۰۹	میاں خواص خانصاحب رئیس موضع ساماں ضلع راولپنڈی۔	عا/
۵۱۰	سید خلیل الرحمن صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ۔	عا/
۵۱۱	منشی خدابخش صاحب معرفت حاجی غلام حسین صاحب وغیرہ۔	عا/
۵۱۲	میاں خورشید عالم صاحب پسر ڈاکٹر امام الدین صاحب امرتسر۔	عا/
۵۱۳	میاں خیر اللہ صاحب علیگڑھ	عا/
۵۱۴	ملک خدابخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر۔	عا/
۵۱۵	بابو خداداد صاحب انسپکٹر آف ریلوے ورکس بیاس ریور۔	عا/

د

نمبر	نام	رقم
۵۱۶	منشی دین محمد صاحب پٹواری حلقہ گنسی بند پھلور۔	عا/
۵۱۷	منشی دین محمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔	عا/
۵۱۸	شیخ دوست محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عا/
۵۱۹	شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	عا/

نمبر	نام	رقم
۵۲۰	مستری داد محمد صاحب چھتری ساز امرتسر۔	عا/
۵۲۱	میاں دوست محمد صاحب خلف شمس الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	عا/
۵۲۲	میاں دین محمد صاحب خیاط امرتسر	
۵۲۳	میاں دلاداد خان صاحب ولد میاں دین محمد صاحب رئیس پشاور	عا/
۵۲۴	میاں دین محمد صاحب کوچہ دھوبیاں امرتسر	عا/
۵۲۵	سید دین محمد شاہ صاحب ہوشیار پوری از بھاولپور	عا/
۵۲۶	میاں دین محمد صاحب ہوشیار پور	عا/
۵۲۷	منشی دین محمد صاحب ایڈیٹر صدائے ہند لاہور۔	عا/
۵۲۸	میاں دین محمد صاحب شاہ آباد ضلع کرنال۔	عا/
۵۲۹	میاں دین محمد صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور۔	عا/
۵۳۰	ماسٹر دولت خانصاحب بہاولپور	عا/
۵۳۱	سردار سید دین محمد شاہ صاحب رسالدار بھاول پور۔	عا/

ر

نمبر	نام	رقم
۵۳۲	منشی رضی الدین احمد صاحب رئیس مدار تلی بنارس۔	عا/
۵۳۳	حاجی رحمۃ اللہ حاجی قاسم صاحب میمن احمد آباد	عا/
۵۳۴	شیخ رحیم بخش صاحب کہاونہ رئیس قصور۔	عا/
۵۳۵	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر ادویات انارکلی لاہور۔	عا/
۵۳۶	شیخ رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکہ دار بضیغہ شملہ	عا/
۵۳۷	بابو رحمت حسین صاحب اسٹور کیپر ورکشوپ ڈویژن امرتسر۔	عا/
۵۳۸	شیخ رحیم بخش صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور۔	عا/
۵۳۹	شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر افسر مال کرنال۔	عا/
۵۴۰	ملک رکن الدین صاحب اکونٹنٹ دفتر نہر امرتسر۔	عا/
۵۴۱	منشی روح الحق صاحب کرنال	عا/
۵۴۲	شیخ رحمت علی شاہ صاحب اوفس قانونگو ترنتارن	عا/
۵۴۳	صوفی رحیم شیخ صاحب نان پز امرتسر	عا/
۵۴۴	میاں روشن الدین صاحب خلف چودھری عبدالخالق صاحب حکاک امرتسر۔	عا/

نمبر	نام	رقم
۵۴۵	حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری امرتسر	عا ر
۵۴۶	منشی رحمت علی صاحب اسمال کاز کورٹ کلکتہ۔	عا ر
۵۴۷	شیخ رحیم بخش صاحب فاضل پوری چھوٹی عدالت کلکتہ۔	عا ر
۵۴۸	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب خلف ڈاکٹر محمد اکبر صاحب امرت سر۔	عا ر
۵۴۹	منشی رحیم اللہ صاحب ٹھیکہ دار شیر کوٹ۔	عا ر
۵۵۰	شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیارپور	عا ر
۵۵۱	خان بہادر میاں رحیم شاہ صاحب صدر بازار نوشہرہ۔	عا ر
۵۵۲	مولوی رحیم بخش صاحب ضلعدار نہر ضلع لاہور سیکشن جامن۔	عا ر
۵۵۳	رحمت اللہ خان صاحب امیدوار ضلعداری نہر جامن سب ڈویژن	عا ر
۵۵۴	رحمت علی صاحب خلف خان بہادر بابو فتح الدین صاحب امرت سر	عا ر
۵۵۵	قاری رشید احمد صاحب بی۔ اے ٹرانسلیٹر گورنمنٹ پنجاب سول سکریٹریٹ لاہور۔	عا ر
۵۵۶	حافظ رحمن بخش صاحب تھانہ بھون	عا ر
۵۵۷	سید رحمت علی شاہ صاحب مصطفی آباد۔	عا ر
۵۵۸	منشی رحیم بخش صاحب موچی دروازہ لاہور	عا ر
	سردار رب نواز خان صاحب رسالدار بہاولپور۔	عا ر
	ز	
۵۵۹	حافظ زین العابدین صاحب تھانہ دار شہر پشاور	عا ر
	س	
۵۶۰	پیرزادہ سلطان احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع جھنگ۔	للعہ
۵۶۱	منشی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج۔	عا ر
۵۶۲	جمعدار سلیمن صاحب بن محمد علی الرومی بروده گجرات	عا ر
۵۶۳	میاں سراج الدین صاحب رئیس و میونسپل کمشنر لاہور۔	عا ر
۵۶۴	شیخ سراج الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔	عا ر
۵۶۵	نواب مرزا سعید الدین احمد خانصاحب رئیس دہلی	عا ر
۵۶۶	منشی سید عالم خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس راولپنڈی۔	عا ر
۵۶۷	صاحبزادہ سلطان احمد صاحب رئیس جالندھر۔	عا ر

نمبر	نام و پتہ	رقم
۵۶۸	ملک سلطان صاحب چینی والا امرتسر	عا ر
۵۶۹	منشی حافظ سیف اللہ صاحب تحصیلدار ریاست لس بیلہ ضلع کراچی۔	عا ر
۵۷۰	منشی سعید اکبر صاحب مترجم عدالت ششن جج پشاور۔	عا ر
۵۷۱	میاں سبحان جیو صاحب کشمیری نگر امرتسر۔	عا ر
۵۷۲	منشی سید احمد خان صاحب ایجنٹ بابو سندر سنگھ وکیل پشاور	عا ر
۵۷۳	چودہری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا جہلم	عا ر
۵۷۴	چودہری سلطان محمد صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور۔	عا ر
۵۷۵	شیخ سکندر بخش صاحب رئیس "	عا ر
۵۷۶	سید سردار علی شاہ صاحب انجنیر شکارپور سندھ	عا ر
۵۷۷	میاں سیف الدین صاحب طالبعلم انٹرنس کلاس امرتسر۔	عا ر
۵۷۸	چودہری سردار خان صاحب مختار عدالت سیالکوٹ۔	عا ر
۵۷۹	میاں سعد اللہ صاحب ٹھیکہ دار صدر نوشہرہ۔	عا ر
۵۸۰	منشی سراج الحق صاحب خلف حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر۔	عا ر
۵۸۱	مولوی سخاوت حسین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول سہارنپور۔	عا ر
۵۸۲	مولوی حکیم سلطان علی صاحب سکریٹری انجمن اسلام وزیرآباد۔	عا ر
۵۸۳	مولوی سراج الدین صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور۔	عا ر
۵۸۴	حاجی سعید احمد صاحب کرنال	عا ر
۵۸۵	چودہری سردار خان صاحب رئیس پلا سور ضلع امرتسر۔	عا ر
۵۸۶	سید سکندر شاہ صاحب رئیس ضلع جالندھر۔	عا ر
۵۸۷	میاں سمندر خان صاحب رئیس پشاور	عا ر
۵۸۸	بابو سراج الدین صاحب اکونٹنٹ میوسپل آفس امرتسر۔	عا ر
۵۸۹	فقیر سعید الدین صاحب بی۔اے لاہور۔	عا ر
۵۹۰	محمد سلطان جان صاحب پشاور	عا ر
۵۹۱	میاں سعد اللہ صاحب۔ پٹیالہ۔	عا ر

ش

نمبر	نام و پتہ	رقم
۵۹۲	حاجی شکور طاہر صاحب میمن صانع النبات بھاؤنگر۔	صر

نمبر	نام و پتہ	رقم
۵۹۳	میاں جی شرف الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور۔	عا/
۵۹۴	میاں شیخا صاحب سوداگر چرم پھلور	عا/
۵۹۵	شیر محمد صاحب ولد حسن صاحب چودہری گاڑیبانان پھلور۔	عا/
۵۹۶	منشی حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن حمایت الاسلام لاہور	عا/
۵۹۷	میاں شہباز خان صاحب رئیس قصور	عا/
۵۹۸	میاں شیر محمد صاحب رئیس بٹالہ	عا/
۵۹۹	حکیم شیخ احمد صاحب ملازم میونسپل کمیٹی راولپنڈی۔	عا/
۶۰۰	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس و نمبردار جالندھر۔	عا/
۶۰۱	منشی شہاب الدین صاحب ناطق کوٹ رکن الدین خان۔	عا/
۶۰۲	میاں شیر خان صاحب گجرات	عا/
۶۰۳	منشی شیخ شریف احمد صاحب محرر جوڈیشل ترنتارن۔	عا/
۶۰۴	میاں شمس الدین صاحب ودہرہ امرتسر	عا/
۶۰۵	میاں شرف الدین صاحب ولد میاں حاکم علی صاحب امرتسر۔	عا/
۶۰۶	خواجہ شمس الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عا/
۶۰۷	میاں شمس الدین صاحب بازار رنگریزاں امرتسر۔	عا/
۶۰۸	سید شیر علی شاہ صاحب پشاور	عا/
۶۰۹	منشی شاد محمد خان صاحب عرضی نویس ضلع پشاور۔	عا/
۶۱۰	مسٹر شاہ نواز صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور۔	عا/
۶۱۱	میاں شیر خان صاحب رئیس اُڑمڑ۔	عا/
۶۱۲	منشی شہاب الدین خان صاحب نائب تحصیلدار ہوشیارپور	عا/
۶۱۳	مولوی شرف الدین صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	عا/
۶۱۴	میاں شرف الدین صاحب کاپی نویس روز بازار پریس امرت سر۔	عا/
۶۱۵	منشی شہاب الدین صاحب کاپی نویس روز بازار پریس	عا/
۶۱۶	شیخ شمس الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر۔	عا/
۶۱۷	بابو شیر محمد صاحب کلرک دفتر نہر چناب سرکل لاہور	عا/
۶۱۸	مولوی حکیم شہباز دین صاحب لاہور	عا/
۶۱۹	میاں جی شاہ ولی صاحب گرداور حلقہ اپرہ پھلور۔	عا/

نمبر	نام	رقم
۶۲۰	میاں شمس الدین صاحب امرتسر	عا ر
۶۲۱	مسٹر محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر ایٹ لا رئیس باغبان پورہ۔	عا ر
۶۲۲	محمد شبیر علی خان صاحب منصف کوئٹہ بلوچستان	عا ر
۶۲۳	مستری شہاب الدین رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار بھاول پور۔	عا ر
۶۲۴	چودھری شام چوراسی صاحب بہاولپور	عا ر
	ص	
۶۲۵	صاحب خان صاحب مشیر خاص حاضرباش حضور سرکار عالی نواب صاحب ریاست بہاولپور دام ملکہ۔	صہ
۶۲۶	شیخ صادق حسن صاحب خلف شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عا ر
۶۲۷	حاجی صدرالدین صاحب امرتسر	عا ر
۶۲۸	میاں صدرالدین صاحب سوداگر "	
۶۲۹	میاں صدرالدین صاحب پنشنر اکال گڑھ۔	عا ر
۶۳۰	منشی صغیر حسین صاحب سب اورسیر جامن سب ڈویژن۔	عا ر
۶۳۱	حافظ صدیق اکبر صاحب نائب محافظ دفتر کرنال۔	عا ر
	ض	
۶۳۲	مولوی سید ضمیرالدین احمد صاحب رئیس پٹنہ	عا ر
۶۳۳	مستری ضیاء اللہ صاحب امرتسر	عا ر
۶۳۴	خواجہ ضیاءالدین خانصاحب رئیس ضلع جالندھر	عا ر
۶۳۵	شیخ ضمیرالدین حسین صاحب سررشتہ دار بندوبست پٹیالہ	عا ر
۶۳۶	منشی ضیاءالحسن صاحب محرر چکبندی محکمہ نہر ڈویژن نمبر ۳ باری دواب	عا ر
	ط	
۶۳۷	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔	عا ر
۶۳۸	بابو طالب علی صاحب کلرک محکمہ نہر جہلم۔	عا ر
۶۳۹	منشی طالع مند خانصاحب پنشنر ضلع ہوشیارپور۔	عا ر
	ظ	
۶۴۰	حکیم ڈاکٹر ظہورالاسلام صاحب پٹیالہ	سے
۶۴۱	مولوی ظہورالحسن صاحب رئیس پانی پت	صہ
۶۴۲	منشی ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ پانی پت۔	عا ر
۶۴۳	مرزا ظفراللہ خان صاحب اکسٹرا	

نمبر	نام	رقم
	اسسٹنٹ کمشنر کرداس پور	عہ/
۶۴۴	حکیم ظہور الدین صاحب تاجر ادویہ کرنال	عا/
۶۴۵	محمد ظہور الدین صاحب رئیس باغبانپور	عا/

ع

نمبر	نام	رقم
۶۴۶	کرنل عبد العزیز صاحب کمانڈر افواج ریاست پٹیالہ	عـہ
۶۴۷	میاں حاجی عبد الرحیم صاحب سیٹھی سوداگر اعظم پشاور مع صاحبزادگان وہمراہیان مرنجنکش۔	عـہ
۶۴۸	مولوی سید عبد اللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع رائے بریلی۔	صہ/
۶۴۹	منشی عبد المجید صاحب ڈپٹی انسپکٹر پانی پت	صہ/
۶۵۰	میاں عبد الحمید صاحب بہادر پروشنیر ای-اے-سی جھنگ۔	صہ/
۶۵۱	ڈاکٹر عبد الستار صاحب بہاولپور	للعہ/
۶۵۲	میاں عبد الرحیم صاحب سوداگر و مینوسپل کمشنر حضرو	للعہ/
۶۵۳	داروغہ سید عبد الرحمن صاحب پٹنوی ازمونگیر۔	للعہ/
۶۵۴	میمن عیسیٰ علی بن غلام رسول تاجر بھاؤنگر۔	سے/

نمبر	نام	رقم
۶۵۵	مولوی عطاء اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مطبع ریاست بہاولپور	سے
۶۵۶	مرزا علی محمد صاحب مختار جھنگ	سے/
۶۵۷	حافظ عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بھڑوچ بندر	عا/
۶۵۸	سید عبد اللہ عرف پیر صاحب رئیس بھڑوچ۔	عا/
۶۵۹	حافظ عبد الرحیم خان صاحب رئیس امان آباد۔	عا/
۶۶۰	منشی علی حسن صاحب ظہور آبادی	عا/
۶۶۱	شیخ عمر علی صاحب رئیس ہاپوڑ	عا/
۶۶۲	شیخ عبد الحلیم صاحب رئیس بنارس	عا/
۶۶۳	سید عبد اللہ بن صالح بوبکر العلوی الحضرمی بھاؤنگر۔	عا/
۶۶۴	میمن عبد اللہ صاحب گاوا تاجر بھاؤنگر۔	عا/
۶۶۵	میمن عثمان آلانہ صاحب تاجر "	عا/
۶۶۶	میمن عیسیٰ بھائی جیوا جان تاجر بھاونگر	ع
۶۶۷	منشی محمد عبد اللہ خان صاحب نمبردار جینٹھ تحصیل چندوسی۔	عا/
۶۶۸	محمد عبد الرحمن صاحب بن حاجی ہاشم مرحوم تاجر ایلپی ملک ملابار	عا/
۶۶۹	حافظ عبد الغفور صاحب کارخانہ دار	

نقل علی گڑھ — عہ ر

۶۷۰ مولوی عمرالدین صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ پشاور — عہ ر

۶۷۱ میاں عمرالدین صاحب سوداگر چرم پھلور — عہ ر

۶۷۲ بابو عبدالکریم صاحب فورتھ ماسٹر اسکول بہادر — عہ ر

۶۷۳ میاں عنایت اللہ خان صاحب سفید پوش رئیس تلون تحصیل پھلور — عہ ر

۶۷۴ عنایت علیخان صاحب ذیلدار تلون — عہ ر

۶۷۵ منشی عبدالکریم صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور — عہ ر

۶۷۶ حافظ عبداللہ صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر قصور — عہ ر

۶۷۷ شیخ علی محمد صاحب تاجر کتب قصور — عہ ر

۶۷۸ میاں عظیم الدین صاحب چوڑی گر ؍؍ — عہ ر

۶۷۹ میاں عبداللہ صاحب بزاز ؍؍ — عہ ر

۶۸۰ مولوی عبدالقادر صاحب وکیل و مینوسپل کمشنر قصور — عہ ر

۶۸۱ مولوی عبدالحق صاحب وکیل گوجرانوالہ — عہ ر

۶۸۲ مولوی علاءالدین صاحب ؍؍ — عہ ر

۶۸۳ شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم امرتسر — عہ ر

۶۸۴ ماسٹر عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول امرتسر — عہ ر

۶۸۵ منشی عبدالاحد صاحب اپیل نویس امرتسر — عہ ر

۶۸۶ بابو علی بخش صاحب سوداگر امرتسر — عہ ر

۶۸۷ سیٹھ عبدالاحد صاحب تاجر ظروف چینی امرتسر — عہ ر

۶۸۸ میاں عزیزالدین غلام محمد صاحب تاجر امرتسر — عہ ر

۶۸۹ میاں عبدالغنی و ثناءاللہ صاحبان تاجران امرتسر — عہ ر

۶۹۰ میر عباداللہ صاحب وکیل امرتسر — عہ ر

۶۹۱ حافظ عنایت اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر — عہ ر

۶۹۲ منشی عبدالخالق صاحب ملازم شیخ غلام صادق صاحب — عہ ر

۶۹۳ ڈاکٹر ملک عبدالستار صاحب امرتسر — عہ ر

۶۹۴ شیخ عبدالرحمن صاحب ؍؍ — عہ ر

۶۹۵ بابو علی گوہر صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات امرتسر — عہ ر

۶۹۶ ڈاکٹر سید عبدالرحیم صاحب پولیس اسپتال امرتسر — عہ ر

۶۹۷ میاں عزیز اللہ صاحب بی۔اے وکیل امرتسر — عہ ر

نمبر	نام	رقم
۶۹۸	میر عبد الوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر امرت سر-	عا/
۶۹۹	خواجہ عبد الصمد صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر-	عا/
۷۰۰	میر عبد العزیز صاحب قلعہ بھنگیان امرت سر-	عا/
۷۰۱	مستری عیدا صاحب امرت سر	عا/
۷۰۲	سیٹھ عبد الرحیم صاحب تاجر چرم	عا/
۷۰۳	حاجی عنایت اللہ صاحب نقلنویس صدر امرت سر	عا/
۷۰۴	شیخ عبد الرزاق صاحب نبیرۂ خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب	عا/
۷۰۵	منشی علی بخش صاحب مدرس پرائمری اسکول امرت سر-	عا/
۷۰۶	سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی امرت سر	عا/
۷۰۷	مولوی عبد العزیز صاحب سوداگر بوٹ امرت سر-	عا/
۷۰۸	مستری عبد الغنی صاحب امرت سر	عا/
۷۰۹	شیخ علی بخش صاحب سوداگر چرم گوال منڈی امرت سر-	عا/
۷۱۰	میاں عبد اللہ متو صاحب کشمیری	عا/
۷۱۱	بابو عبد اللہ صاحب ملازم چونگی امرتسر	عا/
۷۱۲	میاں عبد الرحیم صاحب آہنگر "	عا/
۷۱۳	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب جیل ڈسپنسری امرت سر-	عا/
۷۱۴	منشی عباد اللہ صاحب معرفت حاجی غلام حسین وغیرہ	عا/
۷۱۵	میاں عبد اللہ صاحب قصاب امرتسر	عا/
۷۱۶	شیخ عبد الواحد صاحب خلف خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب امرت سر	عا/
۷۱۷	شیخ عبد الروف صاحب خلف خان بہادر ممدوح امرت سر	عا/
۷۱۸	عزیز شاہ صاحب سوداگر چرم	عا/
۷۱۹	سردار عبد الرحمن صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر ڈویزن نمبر ۲- امرت سر	عا/
۷۲۰	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرت سر	عا/
۷۲۱	سیٹھ عبد الہادی صاحب تاجر چرم	عا/
۷۲۲	بابو عبد الفتح صاحب ڈپٹی انسپکٹر ترنتارن ضلع امرت سر-	عا/
۷۲۳	منشی عزیز الدین صاحب محرر لوکل بورڈ اجنالہ امرت سر	عا/
۷۲۴	شیخ علی محمد صاحب بی-اے منصف اجنالہ امرت سر-	عا/
۷۲۵	قاضی عبد الحکیم صاحب سوداگر چھاؤنی جالندھر	عا/
۷۲۶	میاں علم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ	

نمبر	نام	رقم
	کمشنر افسر مال جالندھر	عگر
۴۲۷	منشی سید عطا محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس جالندھر۔	عگر
۴۲۸	میاں علی گوہر صاحب سوداگر جالندھر	عگر
۴۲۹	منشی علی بخش صاحب مدرس نورمحل ضلع جالندھر	عگر
۴۳۰	حکیم قاضی علی اکبر صاحب رئیس مہت پور جالندھر	عگر
۴۳۱	مولوی عبدالمجید صاحب وکیل لاہور	عگر
۴۳۲	مولوی عبدالواحد صاحب "	عگر
۴۳۳	عبدالغنی صاحب "	عگر
۴۳۴	حاجی عبدالصمد صاحب رئیس "	عگر
۴۳۵	خواجہ عبدالصمد صاحب رئیس "	عگر
۴۳۶	شیخ عبدالقادر صاحب بی-اے ایڈیٹر ابزرور لاہور۔	عگر
۴۳۷	مرزا عبدالرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمۂ انہار لاہور و وائس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام	عگر
۴۳۸	منشی علی الدین صاحب لاہور	عگر
۴۳۹	مولوی عبداللطیف صاحب نزد کان میاں محکم دین امیر دین صاحبان سوداگران چرم لاہور۔	عگر
۴۴۰	میاں علی بخش صاحب ایجنٹ مسرز والٹر کمپنی لاہور	عگر
۴۴۱	شیخ عطاء اللہ صاحب ایجنٹ مسٹر شاہ دین صاحب بیرسٹر لاہور	عگر
۴۴۲	بابو عبدالرحیم صاحب بی-اے "	عگر
۴۴۳	میاں علم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس باغبانپورہ	عگر
۴۴۴	شیخ عبدالرحیم صاحب رئیس قصور	عگر
۴۴۵	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عگر
۴۴۶	شیخ عزیز الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور	عگر
۴۴۷	مولوی عصمت اللہ صاحب مدرس فارسی اسلامیہ اسکول ہوشیارپور	عگر
۴۴۸	شیخ عزیز الدین صاحب متلخوان صدر ہوشیارپور۔	عگر
۴۴۹	شیخ عبدالمجید صاحب ہوشیارپور	عگر
۴۵۰	میاں عبداللہ خان صاحب رئیس خانپورہ۔	عگر
۴۵۱	منشی علی محمد خان صاحب نقلنویس فارسی خانپورہ۔	عگر
۴۵۲	میاں عزیز الدین خان صاحب رئیس میاں خیلان	عگر
۴۵۳	شیخ عبدالکریم صاحب معرفت شیخ غلام حیدر صاحب مینوسپل کمشنر گجرات	عگر

نمبر	نام	رقم
۷۵۴	منشی مرزا عباس بیگ صاحب گجرات	عہ
۷۵۵	میاں عمر بخش صاحب رئیس سارو گی ضلع گجرات	عہ
۷۵۶	بابو عزیز الدین صاحب نقشہ نویس ملٹری ورکس راولپنڈی	عہ
۷۵۷	خان عبد الحمید خان صاحب رئیس اعظم موضع ساماں ضلع راولپنڈی	عہ
۷۵۸	مسٹر عبد اللطیف صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول کوہاٹ۔	عہ
۷۵۹	میاں علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک دفتر باڈر ملیٹری کوہاٹ	عہ
۷۶۰	قاضی عبد الرحمن صاحب۔ پشاور	عہ
۷۶۱	مرزا عبد الحکیم خان صاحب مسلوان باڈر ملیٹری پشاور	عہ
۷۶۲	سید عبد المنان خان بادشاہ صاحب ضلع پشاور۔	عہ
۷۶۳	حاجی عبد الحکیم صاحب سوداگر پشاور	عہ
۷۶۴	میاں عبد الحبیب خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عہ
۷۶۵	میاں عنوان الدین صاحب "	عہ
۷۶۶	سید عبد اللہ شاہ صاحب "	عہ
۷۶۷	مرزا عبد الحکیم صاحب رئیس اکوڑہ	عہ
۷۶۸	شیخ عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار نوشہرہ	عہ
۷۶۹	خان عبد الحمید خان صاحب رئیس موضع بدریشی	عہ
۷۷۰	شیخ عبد الرحیم صاحب قصاب نوشہرہ	عہ
۷۷۱	ڈاکٹر عالم شاہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شہر جہلم۔	عہ
۷۷۲	شیخ علی احمد صاحب وکیل گرداسپور	عہ
۷۷۳	منشی عبد الرحمن صاحب "	عہ
۷۷۴	شیخ علی بخش صاحب مختار عدالت سیال کوٹ	عہ
۷۷۵	میاں عبد الحمید خان صاحب انبالہ	عہ
۷۷۶	حافظ عبد اللہ و عبد السلام صاحبان سوداگر چرم صدر بازار انبالہ	عہ
۷۷۷	حافظ عاشق علی صاحب خیاط کرنال	عہ
۷۷۸	مولوی عظمت اللہ صاحب مدرس ریاضی اسکول کرنال	عہ
۷۷۹	میر عبد الصمد صاحب کرنال	عہ
۷۸۰	بابو عبد الکریم صاحب کلرک دفتر ضلع کرنال	عہ
۷۸۱	میر عبد المجید صاحب مسلوان [illegible] کرنال۔	عہ
۷۸۲	بابو سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک پولیس کرنال	عہ
۷۸۳	بابو عبد الغنی صاحب وکیل کرنال	عہ

نمبر	نام	رقم
۷۸۴	سید عنایت علی صاحب عرضی نویس تھانیسر ضلع کرنال	عا ر
۷۸۵	بابو عبد السبحان صاحب کلرک دفتر نہر پانی پت	عا ر
۷۸۶	میاں عبد الوہاب صاحب رئیس کوٹلہ سفیدا ضلع ہزارہ	عا ر
۷۸۷	میاں عبد الکریم صاحب رئیس "	عا ر
۷۸۸	میاں عمر بخش صاحب تاجر چوب وزیر آباد	عا ر
۷۸۹	مرزا عصمت اللہ خان صاحب "	عا ر
۷۹۰	بابو عبد الرحمن صاحب اوورسیر "	عا ر
۷۹۱	بابو عزیز بخش صاحب بی۔ اے کپورتھلہ۔	عا ر
۷۹۲	شیخ عبد الرحمن صاحب ضلعدار نہر رہتک۔	عا ر
۷۹۳	ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ زیلا سمالی لینڈ۔ افریقہ	عا ر
۷۹۴	عبد الصمد صاحب صوفی خلف ڈاکٹر صاحب ممدوح بہاولپور۔	عا ر
۷۹۵	مولوی عبد المجید صاحب صوفی معرفت ڈاکٹر صاحب ممدوح۔	عا ر
۷۹۶	منشی عبد الخالق صاحب بہاولپور	عا ر
۷۹۷	مرزا عثمان اشرف صاحب گورگانی کلرک سپرنٹنڈنٹی بہاولپور	عا ر
۷۹۸	سردار عیسیٰ خان صاحب جمعدار "	عا ر
۷۹۹	مولوی عبد اللہ صاحب مدرس انگریزی مہندر کالج پٹیالہ	عا ر
۸۰۰	میاں عبد اللہ خان صاحب کوٹ حولدار پٹیالہ	عا ر
۸۰۱	میاں عبد الغنی صاحب جمعدار بگی خانہ پٹیالہ	عا ر
۸۰۲	مولوی محمد عبد القیوم صاحب پنشنر دہلی	عا ر
۸۰۳	منشی عنایت اللہ خان صاحب "	عا ر
۸۰۴	حکیم عبد الحکیم صاحب سنامی از نابھہ	عا ر
۸۰۵	سردار عطا محمد خان صاحب صوبہ دار رائل گارڈ نابھہ۔	عا ر
۸۰۶	میاں علی محمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پولیس جھنگ۔	عا ر
۸۰۷	حافظ عبد الرحیم صاحب وکیل علیگڑھ	عا ر
۸۰۸	حافظ عبد اللہ صاحب کارخانہ دار قفل برنجی علیگڑھ	عا ر
۸۰۹	میاں عبد الوہاب صاحب جفت فروش علیگڑھ	عا ر
۸۱۱	شیخ عبد الحکیم صاحب ملازم پوسٹل ورکشوپ علیگڑھ	عا ر
۸۱۱	حاجی علی بخش صاحب تاجر چرم علیگڑھ	عا ر

نمبر	نام	رقم
۸۱۲	حافظ عبداللطیف خان صاحب بھوروسی علیگڑھ	عار
۸۱۳	مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی	عار
۸۱۴	شیخ عبداللہ صاحب رئیس "	عار
۸۱۵	مولوی عبداللہ جان صاحب وکیل سہارن پور۔	عار
۸۱۶	مسٹر عنایت اللہ جان صاحب خلف مولوی صاحب ممدوح سہارنپور	عار
۸۱۷	مولوی عبدالجبار صاحب خلف خان بہادر عبدالحامد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر سہارنپور	عار
۸۱۸	بابو عبدالرحمن صاحب ونیٹری اسسٹنٹ سرجن مظفرنگر۔	عار
۸۱۹	میان عبدالرزاق صاحب رئیس شاہجہانپور	عار
۸۲۰	شیخ عبدالرحمن صاحب تاجر چکن لکھنؤ	عار
۸۲۱	حکیم عبدالحمید صاحب رئیس لکھنؤ	عار
۸۲۲	منشی عبدالحفیظ صاحب اورسیئر بارہ بنکی	عار
۸۲۳	خواجہ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم کلکتہ۔	عار
۸۲۴	حاجی عبدالرحمن صاحب نمبر ۲۵ منشی صدرالدین لین کلکتہ۔	عار
۸۲۵	سید علی حسین صاحب خلف نواب بہادر	

نمبر	نام	رقم
	سید امیر حسن خان صاحب سی آئی اے۔ رئیس کلکتہ۔	عار
۸۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب گرداور قانون گو تحصیل بھاور	عار
۸۲۷	حکیم محمد عبداللہ صاحب طبیب میونسپل کمیٹی ہوشیارپور۔	عار
۸۲۸	منشی محمد عباداللہ صاحب اختر۔ بی اے ہیڈ ماسٹر بورڈ اسکول علی پور	عار
۸۲۹	حافظ محمد عبداللہ صاحب امرتسر	عار
۸۳۰	میان عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ ضلع ہوشیارپور	عار
۸۳۱	میان عبدالقدوس صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عار
۸۳۲	میان عبدالرحیم صاحب جہان سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عار

غ

نمبر	نام	رقم
۸۳۳	ڈاکٹر شیخ غلام نبی صاحب سہارنپور	صر
۸۳۴	مستری غلام محی الدین صاحب ہوشیارپور۔	سے
۸۳۵	سید غلام مرتضی شاہ صاحب رئیس بھاولپور۔	سے
۸۳۶	چودھری غلام نبی صاحب ذیلدار پھلور	عار
۸۳۷	حاجی غلام علی صاحب " "	عار

نمبر	نام	رقم
۸۳۸	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکیدار پہاور	عہ/
۸۳۹	مرزا غلام نبی صاحب پٹواری حلقہ عقلپور پھلور	عہ/
۸۴۰	چودھری غلام قادر صاحب عزت دولتمند ذیلدار پھاور	عہ/
۸۴۱	غلام محمد صاحب پٹواری حلقہ کورکھ پھلور۔	عہ/
۸۴۲	شیخ غلام رسول صاحب مالک مطبع راست گفتار امرتسر۔	عہ/
۸۴۳	شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ و ناظم معین الشدہ امرتسر۔	عہ/
۸۴۴	شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل ایڈیٹر وکیل امرتسر۔	عہ/
۸۴۵	میاں غلام محی الدین رفوگر امرتسر	عہ/
۸۴۶	مولوی غلام محمد صاحب اختر ایڈیٹر اخبار پنجاب امرتسر۔	عہ/
۸۴۷	مولوی غلام رسول صاحب گوال منڈی امرتسر۔	عہ/
۸۴۸	میاں غلام محمد صاحب سب اورسیر "	عہ/
۸۴۹	غلام محی الدین صاحب سوداگر "	عہ/
۸۵۰	میاں غلام نبی صاحب میونسپل کمشنر "	عہ/
	میاں غلام محی الدین صاحب نائک	عہ/
۸۵۱	میاں غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عہ/
۸۵۲	میاں غلام حبیب خان صاحب ٹھیکہ دار ککے زئی امرتسر	عہ/
۸۵۳	میاں غلام حسن صاحب امرتسر	عہ/
۸۵۴	غلام مصطفی صاحب سوداگر پشمینہ "	عہ/
۸۵۵	غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ مہان سنگھ امرتسر	عہ/
۸۵۶	شیخ غلام حیدر صاحب نائب نزول امرتسر۔	عہ/
۸۵۷	مستری غلام محمد صاحب امرتسر۔	عہ/
۸۵۸	غلام حسن صاحب سوداگر پشمینہ "	عہ/
۸۵۹	غلام علی صاحب رنگریز "	عہ/
۸۶۰	غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ "	عہ/
۸۶۱	منشی غلام محی الدین صاحب محرر رام سرنداس بیرسٹرایٹ لا امرتسر	عہ/
۸۶۲	میاں غلام حسن صاحب کلاہ ساز "	عہ/
۸۶۳	منشی غلام محمد صاحب ولد میاں حاکم علی صاحب امرتسر	عہ/
۸۶۴	میاں غلام یٰسین صاحب خلف میاں غلام حسن صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عہ/
۸۶۵	شیخ غلام محمد صاحب مدرسہ امرتسر	عہ/

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۸۶۶	منشی غیاث الدین صاحب ولد منشی محنت بابا صاحب امرتسر	عا/		چک بندی ڈویژن اول گگر بہتہ امرتسر	عا/
۸۶۷	میاں غلام نبی صاحب حکاک ”	عا/	۸۸۲	زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب لاہور	عا/
۸۶۸	میاں غلام محمد صاحب نوگر المعروف مہندا امرتسر	عا/	۸۸۳	منشی غلام نبی صاحب عرضی نویس منصفی لاہور	عا/
۸۶۹	میاں غلام نبی صاحب نوگر امرتسر	عا/	۸۸۴	میاں غلام محی الدین صاحب کیمپ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب لاہور	عا/
۸۷۰	میاں غلام حسن صاحب خلف عبداللہ متو صاحب کشمیری امرتسر	عا/	۸۸۵	مولوی غلام محمد صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	عا/
۸۷۱	میاں غلام قادر و غلام نبی صاحبان سوداگران پشمینہ امرتسر	عا/	۸۸۶	نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور	عا/
۸۷۲	میاں غلام حسن صاحب کلرک ڈویژنل کورٹ امرتسر	عا/	۸۸۷	میاں غلام محمد صاحب ولد ملک لسّو صاحب لاہور	عا/
۸۷۳	خواجہ غلام محی الدین صاحب امرتسر	عا/	۸۸۸	منشی غلام حسین صاحب معرفت منشی حاکم الدین صاحب متعلق دفتر پیسہ اخبار لاہور	عا/
۸۷۴	غلام محمد صاحب بقال ”	عا/	۸۸۹	میاں غلام فرید صاحب رئیس باغبان پورہ	عا/
۸۷۵	میاں غلام رسول صاحب نوریوریؒ	عا/	۸۹۰	میاں غلام حسین خان صاحب رئیس و میونسپل کمشنر قصور	عا/
۸۷۶	منشی غلام قادر صاحب اورسیر ”	عا/	۸۹۱	شیخ غلام فرید صاحب میونسپل کمشنر قصور	عا/
۸۷۷	غلام قادر صاحب ملکنڈی ”	عا/	۸۹۲	مولوی غلام محی الدین صاحب عرضی نویسؒ	عا/
۸۷۸	خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیلؒ	عا/			
۸۷۹	غلام قادر صاحب خلف ولی جیو صاحب رنگریز امرتسر	عا/			
۸۸۰	ڈاکٹر غلام مصطفے صاحب اسسٹنٹ سرجن ترنتارن	عا/			
۸۸۱	منشی غلام محمد خان صاحب منصرم				

نمبر	نام	رقم
۸۹۳	میاں غلام قادر صاحب برادر مولوی صاحب ممدوح قصور	عا/
۸۹۴	مولوی غلام دستگیر صاحب عرضی نویس قصور۔	عا/
۸۹۵	سردار غلام قادر صاحب زمیندار مبوکی تحصیل قصور۔	عا/
۸۹۶	مولوی شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص حضور نظام دکن و رئیس امرت سر۔	عا/
۸۹۷	سید غفور اللہ شاہ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس صدر انجمن معین الندوہ جالندھر۔	عا/
۸۹۸	منشی سید غلام جیلانی شاہ صاحب ناظر جالندھر	عا/
۸۹۹	حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب جالندھر۔	عا/
۹۰۰	ڈاکٹر غلام نبی صاحب دندان ساز جالندھر۔	عا/
۹۰۱	چودھری غلام محمد خانصاحب کورٹ انسپکٹر جالندھر۔	عا/
۹۰۲	بابو غلام محی الدین خانصاحب بی۔اے وکیل جالندھر	عا/
۹۰۳	بابو غلام جیلانی خان صاحب تحصیلدار جہلم	عا/
۹۰۴	شیخ غلام یٰسین صاحب وکیل جھنگ	عا/
۹۰۵	میاں غلام خان صاحب رئیس کوٹلہ سیفد ضلع ہزارہ	عا/
۹۰۶	میاں حاجی غلام جیلانی صاحب سیٹھی رئیس اعظم پشاور	عا/
۹۰۷	حکیم غلام رسول خان صاحب پشاور	عا/
۹۰۸	میاں غلام ربانی صاحب اخوندزادہ موضع سامان ضلع راولپنڈی	عا/
۹۰۹	شیخ غلام علی صاحب ٹھیکہ دار موضع بدریشی ضلع پشاور	عا/
۹۱۰	میاں غلام محمد صاحب قانونگو اکوڑ	عا/
۹۱۱	مولوی غلام علی صاحب آفیسر منشی السنۂ مشرقی راولپنڈی	عا/
۹۱۲	بابو غلام اللہ صاحب ڈپٹی انجنیر بیاس ریور امرت سر۔	عا/
۹۱۳	حکیم غلام باری صاحب کلرک او فدی کورٹ گورداسپور	عا/
۹۱۴	منشی غلام محی الدین صاحب قارق گورداسپور	عا/
۹۱۵	بابو غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور۔	عا/
۹۱۶	شیخ غلام محی الدین صاحب سوداگر خانپور	عا/

نمبر	نام	رقم
۹۱۹	بابو غلام حسن صاحب اسٹور کیپر ریلوے وزیر آباد۔	عہ/
۹۲۰	شیخ غلام قادر صاحب سوداگر "	عہ/
۹۲۱	بابو غلام مصطفےٰ صاحب "	عہ/
۹۲۲	میاں غلام رسول صاحب گجرات	عہ/
۹۲۳	میاں غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار سری نگر کشمیر۔	عہ/
۹۲۴	خواجہ غلام محی الدین صاحب رئیس لدھیانہ۔	عہ/
۹۲۵	مولوی غلام جیلانی صاحب منصف بٹالہ۔	عہ/
۹۲۶	میاں غلام محمد صاحب کارخانہ دار برف لدھیانہ۔	عہ/
۹۲۷	مستری غلام محی الدین صاحب ٹکنکل اسکول لدھیانہ	عہ/
۹۲۸	بابو غلام قادر صاحب " "	عہ/
۹۲۹	غلام قادر صاحب بہیروی نزیل امرت سر	عہ/
۹۳۰	حکیم غلام نبی خانصاحب رئیس خانپور	عہ/
۹۳۱	میر غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔وکیل انبالہ	عہ/
۹۳۲	میاں غلام نبی خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنام پٹیالہ ریاست	عہ/
۹۳۳	میاں غلام طاہر صاحب پٹیالہ	عہ/
۹۳۴	مولوی غلام محی الدین صاحب اول مدرس فارسی نور پور	عہ/
۹۳۵	مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس اعظم کلکتہ۔	عہ/
۹۳۶	خواجہ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و سول جج امرت سر	عہ/
۹۳۷	منشی غلام محمد صاحب کلرک سپرنٹنڈنٹی بہاولپور۔	عہ/
۹۳۸	شیخ غلام حیدر صاحب پیشکار "	عہ/
۹۳۹	حافظ غفور الدین صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر بانس بریلی۔	عہ/
۹۴۰	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک الاونس بنک شملہ۔	عہ/

ف

نمبر	نام	رقم
۹۴۱	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب مہتمم شفاخانجات ریاست نابھ	صہ/
۹۴۲	نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس پانی پت	صہ/
۹۴۳	میاں فقیر محمد صاحب نا ندیرو	للعہ/
۹۴۴	معرفت بابو فضل الرحمن خانصاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ امرت سر بابت دو صاحب بروقت جلسہ	للعہ/

نمبر	نام	رقم
۹۴۵	ڈاکٹر فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر راجپوتانہ	عار
۹۴۶	مولوی فدا حسین صاحب رئیس رتنی ضلع گیا۔	عار
۹۴۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار قانونی پھلور	عار
۹۴۸	منشی فضل کریم صاحب سیاہہ نویس پھلور۔	عار
۹۴۹	منشی فتح الدین صاحب پٹواری حلقہ منگل پھلور	عار
۹۵۰	ملک فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی لاہور	عار
۹۵۱	شیخ فضل الدین صاحب مالک کارخانہ ردی قصور۔	عار
۹۵۲	قاضی شیخ فضل حق صاحب سپرنٹنڈنٹ گجرانولہ	عار
۹۵۳	شیخ فضل کریم صاحب تاجر چرم گجرانولہ	عار
۹۵۴	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم امرت سر۔	عار
۹۵۵	منشی فرزند علی صاحب سر دفتر کمانڈنگ جنرل راولپنڈی	عار
۹۵۶	میاں فضل الرحمن صاحب۔ پٹیالہ	عار
۹۵۷	میاں فضل عظیم صاحب پٹیالہ	عار
۹۵۸	ڈاکٹر فتح محمد صاحب گرداسپور	عار
۹۵۹	فضل احمد خانصاحب رئیس سامان ضلع راولپنڈی۔	عار
۹۶۰	مولوی فضل الدین صاحب گجرات	عار
۹۶۱	میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر۔	عار
۹۶۲	منشی فتح الدین صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	عار
۹۶۳	چودھری فتح علی صاحب ذیلدار گجرات	عار
۹۶۴	منشی شیخ فضل الدین صاحب "	عار
۹۶۵	مولوی فخر الدین صاحب سوداگر "	عار
۹۶۶	سیٹھ فقیر صاحب مدراسی تاجر چرم امرت سر	عار
۹۶۷	میاں فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان ملازم کمسریٹ پشاور	عار
۹۶۸	مرزا فقیر محمد صاحب سیستانی رئیس پشاور	عار
۹۶۹	مفتی فدا محمد خان صاحب بیرسٹر پشاور	عار
۹۷۰	میاں فدا محمد صاحب دکاندار پشاور	عار
۹۷۱	شیخ فضل محمد صاحب رئیس اڑمڑ	عار
۹۷۲	منشی فوجدار خان صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور۔	عار
۹۷۳	منشی فضل الدین صاحب امرت سر	عار

نمبر	نام	رقم
۹۷۴	میاں فضل الٰہی صاحب چوب فروش وزیر آباد۔	عا/
۹۷۵	حافظ فیروز الدین صاحب بی۔اے ڈپٹی انسپکٹر پولیس امرت سر	عا/
۹۷۶	میاں فتح محمد صاحب سوداگر چرم	عا/
۹۷۷	حاجی فقیر محمد خان صاحب کلرک پوسٹل ورکشوپ علی گڑھ	عا/
۹۷۸	منشی شیخ فیروز الدین صاحب بی اے رئیس قصور۔	عا/
۹۷۹	میاں فضل حق صاحب مالک سوڈا واٹر مشین لاہور۔	عا/
۹۸۰	بابو فتح شاہ خان صاحب ایگزیکٹیو انجنیرس اوفس ہیڈ کلرک امرتسر	عا/
۹۸۱	شیخ فضل الٰہی صاحب بی۔اے مدرس بورڈ اسکول گجرات	عا/
۹۸۲	خانصاحب ڈاکٹر فضل احمد خانصاحب وزیر آباد۔	عا/
۹۸۳	میاں فضل الدین صاحب خیاط	عا/
۹۸۴	سید فدا علی صاحب رئیس کندرکی	عا/
۹۸۵	منشی فخر الدین صاحب مسلخوان آنریری مجسٹریٹ لاہور۔	عا/
۹۸۶	منشی فتح محمد صاحب نقلنویس انگریزی ڈویژنل کورٹ لاہور۔	عا/
۹۸۷	میر فیاض حسین صاحب پنشنر انسپکٹر پانی پت	عا/
۹۸۸	میاں محمد فیروز الدین صاحب معرفت حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان امرت سر۔	عا/

ق

نمبر	نام	رقم
۹۸۹	حاجی شیخ قدرت اللہ صاحب پٹیالہ	صہ/
۹۹۰	میر قمر الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ روپڑ مع ہمراہی	للعہ
۹۹۱	خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس فیض آباد اودھ	عا/
۹۹۲	سید قلندر حسین صاحب گجرانولہ	عا/
۹۹۳	حافظ قمر الدین صاحب سوداگر چرم امرت سر	عا/
۹۹۴	میاں قادر بخش صاحب ضلعدار ہوشیار پور	عا/
۹۹۵	منشی قادر بخش صاحب کلرک دفتر نوٹ گھر لاہور	عا/
۹۹۶	حاجی قطب الدین صاحب عطار امرت سر۔	عا/
۹۹۷	میاں قادر بخش صاحب رئیس شیر گڑھ	عا/
۹۹۸	حاجی قادر بخش صاحب رئیس لاہور	عا/
۹۹۹	میاں قمر الدین صاحب امرت سر	عا/

نمبر	نام	رقم
۱۰۰۰	منشی محمد قائم الدین صاحب سابق مترجم امیر کابل لاہور	عا/
۱۰۰۱	شیخ قدرت اللہ صاحب سررشتہ دار عدالت صدر ریاست نابھہ	عا/

ک

نمبر	نام	رقم
۱۰۰۲	حکیم ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب پانی پتی از پٹیالہ۔	عہ/
۱۰۰۳	ڈاکٹر کریم الدین صاحب پٹیالہ	صہ/
۱۰۰۴	میاں کریم بخش صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور۔	للعہ/
۱۰۰۵	کریم بخش صاحب روغن فروش نابھہ	عا/
۱۰۰۶	شیخ کامل الدین صاحب منیجر کارخانہ روی قصور۔	عا/
۱۰۰۷	حاجی کریم اللہ صاحب قصور	عا/
۱۰۰۸	کریم بخش صاحب دریای باف "	عا/
۱۰۰۹	شیخ کریم بخش صاحب خلف حافظ محمد بخش صاحب قصور	عا/
۱۰۱۰	حاجی کریم بخش صاحب قصور	عا/
۱۰۱۱	میاں کرم الدین صاحب ٹھیکیدار گجرانولہ۔	عا/
۱۰۱۲	میاں کریم بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عا/
۱۰۱۳	میاں کرم الٰہی صاحب رئیس پشاور	عا/
۱۰۱۴	بابو کریم بخش صاحب مختار عدالت امرتسر۔	عا/
۱۰۱۵	شیخ کریم بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرتسر۔	عا/
۱۰۱۶	ڈاکٹر کلن خان صاحب دندان ساز لاہور۔	عا/
۱۰۱۷	میاں حاجی کریم بخش صاحب مینوسپل کمشنر پشاور۔	عا/
۱۰۱۸	منشی کرم دین صاحب مینوسپل کمشنر جہلم۔	عا/
۱۰۱۹	حافظ کریم بخش صاحب لدھیانہ	عا/
۱۰۲۰	حکیم کریم بخش صاحب رئیس باغبانپورہ	عا/
۱۰۲۱	مولوی کریم بخش صاحب مالک اسلامیہ پریس لاہور۔	عا/
۱۰۲۲	ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ امرتسر شفاخانہ ڈب کھٹکان۔	عا/
۱۰۲۳	میاں کریم بخش صاحب رئیس امرتسر	عا/
۱۰۲۴	منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ۔	عا/
۱۰۲۵	میاں کریم بخش صاحب پشاور	عا/
۱۰۲۶	میاں کریم اللہ خان صاحب رئیس ضلع ہزارہ	عا/

نمبر	نام	رقم
۱۰۲۵	میاں کمال خان صاحب رئیس ہزارہ	عا ر
۱۰۲۶	مستری کرم الٰہی صاحب ضلع انبالہ	عا ر
۱۰۲۷	میاں کرم الٰہی صاحب معرفت منشی حاکم الدین صاحب لاہور	عا ر
۱۰۲۸	شیخ کرم الٰہی صاحب نقلنویس فارسی ڈویزنل کورٹ لاہور	عا ر
۱۰۲۹	ڈاکٹر حاجی کفایت اللہ صاحب پھلور	عا ر
۱۰۳۰	حکیم کریم الدین صاحب پٹیالہ	عا ر
۱۰۳۱	میر کرامت علی صاحب "	عا ر
۱۰۳۲	حاجی کلب حسین صاحب بانس بریلوی	عا ر
۱۰۳۳	شیخ کریم بخش صاحب مختار جھنگ	عا ر

گ

نمبر	نام	رقم
۱۰۳۴	میاں حاجی گل محمد صاحب پٹیالہ	صہ ر
۱۰۳۵	میاں گل محمد صاحب بہاولپور	سے ر
۱۰۳۶	میاں گیلانی بخش صاحب گجرات	عا ر
۱۰۳۷	ملک حاجی گل محمد خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عا ر
۱۰۳۸	چودھری گامے خانصاحب لدھیانہ	عا ر
۱۰۳۹	شیخ گلاب دین صاحب وکیل لاہور	عا ر
۱۰۴۰	منشی گلاب خانصاحب اپیل نویس امرتسر	عا ر
۱۰۴۱	بابو گل محمد صاحب پھلوری ملازم ریلوے دہوری لین۔	عا ر

ل

نمبر	نام	رقم
۱۰۴۲	لطیف احمد صاحب خلف مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر گرداسپور۔	عا ر
۱۰۴۳	منشی لال دین صاحب تھانہ دار گجرانولہ۔	عا ر
۱۰۴۴	میاں لبھا صاحب خیاط گجرانولہ	عا ر
۱۰۴۵	میاں لیکڑ صاحب تاجر برنج جالندھر	عا ر
۱۰۴۶	لطف علی خان صاحب ٹھیکہ دار پشاور	عا ر
۱۰۴۷	چودھری لیکڑ خان صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور۔	عا ر
۱۰۴۸	خان صاحب لیاقت علیخان صاحب نابھ	عا ر

م

نمبر	نام	رقم
۱۰۴۹	خان بہادر مشیر الدولہ آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب ممتاز الملک ممبر کونسل آف ایجنسی پٹیالہ	فـہ ر ۵۰
۱۰۵۰	سردار محمود خان صاحب خاکوانی مشیر مال بہادر ریاست بہاولپور	عنـہ ر ۲۰
۱۰۵۱	سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہادر ریاست بہاولپور	عنـہ ر ۲۰
۱۰۵۲	ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل افسر	عا ر

نمبر	نام	رقم
	ریاست بہاول پور	عہ/ صہ/
۱۰۵۳	سردار محمود خان صاحب جبلوانہ نائب شیرمال ریاست بہاولپور	غہ/
۱۰۵۴	مرزا محمد اشرف صاحب گورگانے ہیڈ کلرک وزارت بہاولپور	صہ/
۱۰۵۵	ملک محمد الدین صاحب سب جج ریاست	صہ/
۱۰۵۶	قاضی مہرالدین صاحب پرائیوٹ سکریٹری سرکار بہاول پور	صہ/ صہ/
۱۰۵۷	شیخ مہدی حسن صاحب تحصیلدار بندوبست جھنگ	صہ/
۱۰۵۸	مولوی محمد الدین صاحب بی اے میر منشی دربار بہاولپور۔	صہ/
۱۰۵۹	بابو محمد اسمعیل صاحب اسٹیشن ماسٹر اورکی سدرن پنجاب ریلوے۔	صہ/
۱۰۶۰	میاں منیر الدین صاحب رئیس نرپور پوسٹ اوفس گڑھ اڑہ	صہ/
۱۰۶۱	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر بنارس۔	صہ/
۱۰۶۲	منشی ممتاز احمد صاحب رئیس بنارس	صہ/
۱۰۶۳	شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس بنارس	صہ/
۱۰۶۴	مولوی محمد عمر صاحب وکیل و مینوسپل کمشنر بنارس	للعہ/
۱۰۶۵	منشی محب الحق صاحب مختار عدالت بانکی پور	للعہ/
۱۰۶۶	منشی محمد اسحق صاحب قانونگو گنگاپور ضلع بنارس۔	للعہ/
۱۰۶۷	منشی محمد اسمعیل صاحب لائبریرین یونائیٹڈ سروس انسٹیٹیوشن آف انڈیا شملہ۔	سے/
۱۰۶۸	شیخ محمد حبیب صاحب پٹیالہ	عہ/
۱۰۶۹	قاضی محمد یوسف صاحب تحصیلدار مروت ضلع بنوں۔	عہ/
۱۰۷۰	مولوی مقبول عالم صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل بنارس	عہ/
۱۰۷۱	حکیم مولوی مہدی حسن صاحب "	عہ/
۱۰۷۲	قاضی محمد اسمعیل صاحب رئیس سنبھل	عہ/
۱۰۷۳	منشی محمد رضا خان صاحب رئیس چندوسی۔	عہ/
۱۰۷۴	محمد یعقوب خان صاحب خانساماں ہوٹل اسٹیشن پھلور	عہ/
۱۰۷۵	منشی محمد اسمعیل خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پھلور	عہ/
۱۰۷۶	میاں محمد بخش صاحب تالیہ پھلور	عہ/
۱۰۷۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب سب رجسٹرار پھلور۔	عہ/
۱۰۷۸	منشی محمد جان صاحب سارجنٹ پولیس پھلور۔	عہ/

نمبر	نام	رقم
۱۰۷۹	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع مسجد پھلور۔	عار
۱۰۸۰	منشی محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول پھلور	عار
۱۰۸۱	بابو محمد علی صاحب اسسٹنٹ گڈس کلارک اسٹیشن پھلور	عار
۱۰۸۲	چودھری محمد بخش صاحب پھلوری ڈپٹی انسپکٹر تھانہ راہون	عار
۱۰۸۳	منشی محمد اعظم صاحب پٹواری حلقہ میانی تحصیل پھلور۔	عار
۱۰۸۴	حافظ محمد اسحاق صاحب خلف چودھری قطب الدین صاحب ذیلدار پھلور۔	عار
۱۰۸۵	مولوی محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ انجنیر پورٹ ٹوائی عدن۔	عار
۱۰۸۶	حاجی محمد جیو صاحب سوداگر امرتسر	عار
۱۰۸۷	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملازم ریلے برادرس امرتسر۔	عار
۱۰۸۸	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بوٹ امرت سر۔	عار
۱۰۸۹	میاں مولا بخش صاحب صابونیا امرت سر	عار
۱۰۹۰	حکیم مرید احمد صاحب امرت سر	عار
۱۰۹۱	شیخ محمد حسین صاحب سوداگر امرتسر	عار
۱۰۹۲	میاں محمد عمر صاحب حکیم و سوداگر "	عار
۱۰۹۳	میاں محمد سلطان صاحب سوداگر "	عار
۱۰۹۴	سیٹھ محمد رمضان صاحب تاجر چرم "	عار
۱۰۹۵	بابو مولا بخش صاحب سب اورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر	عار
۱۰۹۶	حافظ محمد بخش صاحب تاجر چرم "	عار
۱۰۹۷	ماسٹر مولا بخش صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر	عار
۱۰۹۸	منشی مہر الدین صاحب ملازم حاجی غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر	عار
۱۰۹۹	سید میر حسن شاہ صاحب اندرانی امرت سر۔	عار
۱۱۰۰	ملا محمد رمضان صاحب ملازم علی برادرس امرت سر	عار
۱۱۰۱	منشی محمد بخش صاحب برادر شیخ الٰہ بخش صاحب امرتسر سوداگر	عار
۱۱۰۲	منشی محمود خان صاحب معرفت شیخ محمد شاہ صاحب وکیل امرتسر	عار
۱۱۰۳	شیخ محمد صادق صاحب خلف شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر	عار
۱۱۰۴	مولوی محمد اعظم صاحب مختار عدالت "	عار

نمبر	نام	رقم
١١٠٥	منشی محمد بابا صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عا
١١٠٦	میاں مولا بخش صاحب تاجر چرم امرتسر معرفت حاجی غلام حسین و خدا بخش و شمس الدین صاحبان	عا
١١٠٧	سیٹھ مدار صاحب " "	عا
١١٠٨	شیخ مہر بخش صاحب " "	عا
١١٠٩	شیخ محمد شاہ صاحب وکیل چیف کورٹ امرتسر	عا
١١١٠	بابو میران بخش صاحب مختار عدالت امرتسر	عا
١١١١	میاں محمد عبداللہ صاحب خلف صالح محمد صاحب امرتسر	عا
١١١٢	شیخ میاں محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عا
١١١٣	میاں محمد ملک صاحب سوداگر پشمینہ	عا
١١١٤	میاں مولا بخش صاحب کارچوب	عا
١١١٥	میاں محمد الدین صاحب معرفت حاجی غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر	عا
١١١٦	حافظ محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن حامی نو مسلمانان امرتسر	عا
١١١٧	میاں محمد رمضان صاحب سوداگر ککلوائی امرتسر	عا
١١١٨	محمد بخش صاحب معرفت غلام رسول و صدر الدین صاحبان امرتسر	عا
١١١٩	میاں محمد بخش صاحب نور پوری "	عا
١١٢٠	حافظ محمد وزیر صاحب "	عا
١١٢١	مرزا محمد حسین صاحب گورگانی "	عا
١١٢٢	محمد رمضان صاحب بٹ رفوگر "	عا
١١٢٣	منشی مصباح الحق صاحب بی۔اے "	عا
١١٢٤	شیخ محمد عمر صاحب بی۔اے بیرسٹر "	عا
١١٢٥	حافظ محمد یٰسین صاحب جنرل انچارج چنگی خانہ امرتسر	عا
١١٢٦	حکیم محمد بخش صاحب امرتسر	عا
١١٢٧	منشی مولا بخش صاحب ڈویژنل کورٹ امرتسر	عا
١١٢٨	مولوی محمد زمان صاحب امرتسر	عا
١١٢٩	منشی محمد عمر خان صاحب۔ ایل ایل بی۔ وکیل امرتسر	عا
١١٣٠	حکیم مظہر الدین احمد صاحب عرف موج دریا۔ امرتسر	عا
١١٣١	منشی مصباح الحق صاحب خلف حافظ محمد یوسف صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	عا
١١٣٢	بابو محکم الدین صاحب مختار عدالت امرتسر	عا
١١٣٣	مولوی محمد حسن صاحب اول مدرس فارسی	

نمبر	نام	رقم
۱۱۸۵	میاں محمد انوار الحق صاحب پٹیالہ	عا/
۱۱۸۶	میاں محمد حیات خان صاحب ″	عا/
۱۱۸۷	مولوی محمد حسین صاحب مسلوان گرداسپور۔	عا/
۱۱۸۸	مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گرداسپور	
۱۱۸۹	منشی محمد صادق صاحب نقشہ نویس پٹیالہ۔	عا/
۱۱۹۰	سید مملوک علی صاحب مملوک دہلوی جالندہر	
۱۱۹۱	سید مہتاب علی شاہ صاحب جالندہر	عا/
۱۱۹۲	شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر جالندہر۔	عا/
۱۱۹۳	منشی میران بخش صاحب سررشتہ دار عدالت جالندہر۔	عا/
۱۱۹۴	مولوی محمد بخش صاحب وکیل جالندہر	عا/
۱۱۹۵	قاضی محمد یعقوب صاحب ناظم ریاست رئیس کرنال۔	عا/
۱۱۹۶	بابو محمد اسمعیل صاحب کرنال	عا/
۱۱۹۷	محمد یوسف صاحب کرنال	عا/
۱۱۹۸	قاضی محمد یامین صاحب کرنال	عا/
۱۱۹۹	قاضی سید محبوب عالم صاحب مینو سپل کمشنر جالندہر	عا/
۱۲۰۰	قاضی محمد معین صاحب کرنال	عا/
۱۲۰۱	حاجی محمد ابراہیم خان و نذر محمد خان صاحبان ٹھیکہ دار چھاونی جالندہر	عا/
۱۲۰۲	حکیم محمد حسن صاحب رئیس قصبہ بیرون	عا/
۱۲۰۳	قاضی محمد اسمعیل صاحب مینو سپل کمشنر ″	عا/
۱۲۰۴	منشی مشتاق نظر صاحب سارجنٹ پولیس ترنتارن	عا/
۱۲۰۵	محمد مسیح صاحب سیالکوٹ	عا/
۱۲۰۶	ڈاکٹر محمد فاضل صاحب سیالکوٹ	عا/
۱۲۰۷	نواب محمود علی خان صاحب بی اے۔ وکیل الہ آباد۔	عا/
۱۲۰۸	مولوی محمد شریف صاحب ساروگی ضلع گجرات	عا/
۱۲۰۹	قاضی محمد [illegible] صاحب رئیس بھاگلپور	عا/
[illegible]	سید محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ۔	عا/
۱۲۱۱	ماسٹر محمد امین صاحب گجرات	عا/
۱۲۱۲	شیخ مولا بخش صاحب کارخانہ دار کارچوب لاہور۔	عا/
۱۲۱۳	حافظ محمد مقبول صاحب سوداگر لدھیانہ۔	عا/
۱۲۱۴	حافظ محمد عظیم صاحب سوداگر لدھیانہ	عا/
۱۲۱۵	میاں محمد امین صاحب کلاہ فروش پشاور	عا/

نمبر	نام	رقم
۱۲۱۶	سید محمد عمر خان صاحب جاگیر دار پشاور	عا ر
۱۲۱۷	محمد ذکریا صاحب طالب العلم اسلامیہ اسکول پشاور۔	عا ر
۱۲۱۸	منشی محمد عاشق صاحب جوڈیشل قانون گو ضلع پشاور۔	عا ر
۱۲۱۹	سید میر اکبر شاہ صاحب پشاور	عا ر
۱۲۲۰	شیخ محمد صاحب وکیل گرداسپور	عا ر
۱۲۲۱	محمد عظیم صاحب پاکی ساز پشاور	عا ر
۱۲۲۲	مرزا محمد زرین صاحب اپیل نویس پشاور۔	عا ر
۱۲۲۳	سید محمد صادق صاحب کلاہ فروش پشاور۔	عا ر
۱۲۲۴	میاں محمد بخش صاحب سوداگر پشاور	عا ر
۱۲۲۵	قاضی محمد اسلم خان صاحب۔ سی ایم۔ جی۔ ڈویژنل جج جہلم	عا ر
۱۲۲۶	بابو محمد اسمعیل صاحب کلرک جہلم	عا ر
۱۲۲۷	سید مقبول شاہ صاحب کلاہ فروش پشاور۔	عا ر
۱۲۲۸	میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا رئیس باغبانپورہ۔	عا ر
۱۲۲۹	منشی محمد بخش صاحب سرشتہ محکمہ ڈویژنل کورٹ ہوشیارپور۔	عا ر
۱۲۳۰	منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج	

نمبر	نام	رقم
	ہوشیارپور۔	عا ر
۱۲۳۱	میاں محمد عمر صاحب معرفت میر امیر شاہ صاحب شملہ	عا ر
۱۲۳۲	مستری میران بخش صاحب وزیرآباد	عا ر
۱۲۳۳	مولوی محمد خلیل صاحب۔ ایم اے کلکتہ۔	عا ر
۱۲۳۴	مجید احمد صاحب مجددی مصاحب رئیس بھیکن پور۔	عا ر
۱۲۳۵	محمد اسمعیل خان صاحب پٹواری پرگنہ پانی پت۔	عا ر
۱۲۳۶	قاری محمد ابراہیم صاحب دہلی	عا ر
۱۲۳۷	خواجہ مختار شاہ صاحب رئیس لدھیانہ	
۱۲۳۸	محمد لیسین صاحب ملک جالندھر	عا ر
۱۲۳۹	منشی شیخ محمد بخش صاحب مسلخواں صدر ہوشیارپور	عا ر
۱۲۴۰	حاجی محمد حکمت حسین صاحب رئیس ضلع مونگیر۔	عا ر
۱۲۴۱	منشی محمد اسحاق صاحب مختار مونگیر	عا ر
۱۲۴۲	میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار اکوڑہ	عا ر
۱۲۴۳	میاں محمد زمان خان صاحب رئیس اکوڑہ	عا ر
۱۲۴۴	بابو محمد عثمان صاحب اورسیر محکمہ ریلوے نوشہرہ۔	

نمبر	نام	رقم
۱۲۴۵	حافظ محمد نقی صاحب سوداگر علیگڑھ	عار
۱۲۴۶	حافظ محمد یحییٰ صاحب "	عار
۱۲۴۷	حافظ منظور احمد صاحب مالک نیو پریس سہارن پور۔	عار
۱۲۴۸	منشی محمد جان صاحب شوخ سوداگر عظیم آباد پٹنہ۔	عار
۱۲۴۹	منشی محمد سعید صاحب سب پوسٹ ماسٹر مرغہ۔	عار
۱۲۵۰	مولوی محمد محسن صاحب عباسی وکیل گورکھپور	عار
۱۲۵۱	مستری میران بخش صاحب اُڑمڑ	عار
۱۲۵۲	شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	عار
۱۲۵۳	منشی محمد اسمٰعیل صاحب سارجنٹ پولیس کرنال	عار
۱۲۵۴	منشی محمد عباس صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ منٹگمری۔	عار
۱۲۵۵	محمد مہر الدین صاحب ٹھیکہ دار میاں افرند ضلع امرت سر	عار
۱۲۵۶	محمد سعید خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عار
۱۲۵۷	منشی مولا بخش صاحب اہلمد ڈویژنل کورٹ ہوشیاپور۔	عار
۱۲۵۸	شیخ ملک یار صاحب پنشنر انسپکٹر جالندھر۔	عار
۱۲۵۹	منشی منظور الحق صاحب چک نمبر ۱۱۱ ضلع جھنگ۔	عار
۱۲۶۰	میاں محمد شریف صاحب ترنتارن	عار
۱۲۶۱	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ججی شاہجہان پور۔	عار
۱۲۶۲	منشی محمد یعقوب صاحب رئیس خلف حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور	عار
۱۲۶۳	میاں محمد بخش صاحب اول پشاور	عار
۱۲۶۴	میاں محمد بخش صاحب دوم "	عار
۱۲۶۵	میاں محمد جان صاحب "	عار
۱۲۶۶	منشی مہر الٰہی صاحب رئیس روپڑ	عار
۱۲۶۷	شیخ محمد یعقوب صاحب امرتسر	عار
۱۲۶۸	محمد نصیر خان صاحب تحصیلدار پلیگ ڈیوٹی اجنالہ۔	عار
۱۲۶۹	سید مردان علی شاہ صاحب رئیس ضلع ہزارہ	عار
۱۲۷۰	شیخ میران بخش صاحب کلاک مربہ جنٹ ہوشیارپور۔	عار
۱۲۷۱	شیخ مظفر عمر صاحب لدھیانہ	عار
۱۲۷۲	سید محمد صادق علی صاحب دیپال ضلع امرت سر۔	عار
۱۲۷۳	میاں محمد نواز خان صاحب ٹکٹ کلکٹر اسٹیشن چھاؤنی جالندھر۔	عار

نمبر	نام	رقم
۱۲۷۴	حافظ محمد حسن صاحب خیاط سیالکوٹ	عہ
۱۲۷۵	خواجہ مقبول شاہ صاحب بی۔اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر میانوالی۔	عہ
۱۲۷۶	میمن محمد گنگہ صاحب پٹیل بھاؤنگر	عہ
۱۲۷۷	منشی مقبول الزمان صاحب وکیل درجۂ اول گوالیار	عہ
۱۲۷۸	منشی محمد علی صاحب سررشتہ دار دربار گوالیار	عہ
۱۲۷۹	حاجی محمد یوسف خان صاحب رئیس بڈھانسی ضلع علیگڑھ	عہ
۱۲۸۰	منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپوڑ حال فلودی ریاست ناگود	عہ
۱۲۸۱	منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس چندوسی بابت سالگذشتہ وحال	للعہ
۱۲۸۲	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس پانی پت	عہ
۱۲۸۳	محمد ابراہیم خان صاحب پانی پت بابت سالگذشتہ۔	عہ
۱۲۸۴	حافظ محبوب الٰہی صاحب ہیڈ کلرک مڈیکل ڈیپارٹمنٹ بہاولپور	عہ
۱۲۸۵	مولوی محمد اکرم صاحب صدر عدالت بہاولپور۔	عہ
۱۲۸۶	سردار محمد امین خان صاحب رسالدار بہاولپور۔	عہ
۱۲۸۷	منشی محمد زکریا صاحب رحمت آلیپی ملک ملابار	عہ
۱۲۸۸	محمد عمر بن حاجی ہاشم مرحوم تاجر	عہ
۱۲۸۹	محمد یونس بن حاجی ہاشم مرحوم "	عہ
۱۲۹۰	ڈاکٹر محمد خان صاحب پٹیالہ	عہ
۱۲۹۱	مولوی محمد حسن صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹیالہ	عہ
۱۲۹۲	بابو محمد اسمٰعیل خان صاحب سب اوورسیر محکمہ نہر۔ نابھ	عہ
۱۲۹۳	شیخ محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر جھنگ۔	عہ
۱۲۹۴	میاں مبارک علی صاحب ذیلدار جھنگ۔	عہ
	ن	
۱۲۹۵	نواب ناصر احمد خان صاحب ذیلدار ورئیس پانی پت	صہ
۱۲۹۶	میر نذر الباقر صاحب کمسریٹ ایجنٹ صدر نوشہرہ	صہ
۱۲۹۷	نواب خان صاحب رسالدار نمبر ۲ رسالہ شتران صدر نوشہرہ	سے
۱۲۹۸	چودھری نصراللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ	سے
۱۲۹۹	مہر نبی بخش صاحب گرداسپور	عہ

نمبر	نام	رقم
۱۳۰۳	سید محمد نیاز علی صاحب اہل کانگڑہ امرتسر	عہ
۱۳۰۴	سید محمد نجم الدین صاحب رئیس ضلع مظفرنگر	عہ
۱۳۰۵	منشی محمد نظام الدین صاحب فنانشل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور	عہ
۱۳۰۶	محمد نصر اللہ صاحب پٹواری حلقہ بوندوالہ پھلور	عہ
۱۳۰۷	حافظ تدبیر حسن صاحب فرخ آباد	عہ
۱۳۰۸	میاں نیاز محمد صاحب ٹھیکہ دار ریلوے بھٹنڈہ	عہ
۱۳۰۹	مولوی نبی بخش صاحب مدرس اول فارسی اسکول پھلور	عہ
۱۳۱۰	میاں نور احمد صاحب ٹھیکہ دار پھلور	عہ
۱۳۱۱	میر نذر علی صاحب ہیڈ محرر چونگی امرتسر	عہ
۱۳۱۲	بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ امرتسر	عہ
۱۳۱۳	شیخ نور احمد صاحب امین معین الندوہ امرتسر	عہ
۱۳۱۴	میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	عہ
۱۳۱۵	میاں نبی بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر	عہ
۱۳۱۶	میر نعمت اللہ صاحب خلف میر محمود صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عہ
۱۳۱۷	نادر شاہ صاحب امرتسر	عہ
۱۳۱۸	حکیم نظام الدین صاحب امرتسر	عہ
۱۳۱۹	میاں نور الدین صاحب ولد رحیم بخش صاحب امرتسر	عہ
۱۳۲۰	میاں نبی بخش صاحب گھڑی ساز امرتسر	عہ
۱۳۲۱	حکیم نیاز علی خان صاحب تاجر کتب امرتسر	عہ
۱۳۲۲	میاں نبی بخش صاحب پہلوان امرتسر	عہ
۱۳۲۳	میاں نظام الدین صاحب ہوٹل والہ امرتسر	عہ
۱۳۲۴	چودھری نبی بخش صاحب ذیلدار ترنتارن	عہ
۱۳۲۵	ڈاکٹر نواب شاہ صاحب سینیر اسسٹنٹ سرجن ترنتارن	عہ
۱۳۲۶	خان نجم الدین صاحب ٹھیکہ دار لاہور	عہ
۱۳۲۷	سید نادر شاہ صاحب لاہور	عہ
۱۳۲۸	میاں نظام الدین صاحب دسٹرکٹ جج لاہور	عہ
۱۳۲۹	مولوی نذیر حسین صاحب میونسپل	

نمبر	نام	رقم
	کمشنر دا امام مسجد گجرانولہ	عہ/
۱۳۳۰	شیخ نور الدین صاحب مدرس گجرانولہ	عہ/
۱۳۳۱	شیخ نبی بخش صاحب تاجر چرم "	عہ/
۱۳۳۲	بابو نور الدین صاحب شملہ	عہ/
۱۳۳۳	ملک نواب خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عہ/
۱۳۳۴	نبی جنگ خان صاحب رسالدار نمبر۲ ترپ اول بنگال نوشہرہ	عہ/
۱۳۳۵	چودہری نور حسین صاحب رئیس نوشہرہ	عہ/
۱۳۳۶	شیخ نبی بخش صاحب وکیل گرداسپور	عہ/
۱۳۳۷	میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات	عہ/
۱۳۳۸	سید نذیر اللہ شاہ صاحب چشتی جالندہر	عہ/
۱۳۳۹	منشی نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک عدالت ضلع جالندہر	عہ/
۱۳۴۰	مولوی نیاز علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس حلقۂ جالندہر۔	عہ/
۱۳۴۱	حکیم نور احمد صاحب جالندہر	عہ/
۱۳۴۲	منشی نیاز احمد صاحب مدرس بورڈ اسکول نور محل	عہ/
۱۳۴۳	منشی نیاز محمد خان صاحب بی-اے وکیل و رئیس ضلع جالندہر۔	عہ/
۱۳۴۴	شیخ نعمت علی صاحب معرفت شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیارپور	عہ/
۱۳۴۵	منشی نظر محمد خان صاحب کورٹ انسپکٹر کرنال۔	عہ/
۱۳۴۶	منشی نامدار خان صاحب سارجنٹ کرنال۔	عہ/
۱۳۴۷	قاضی نسیم الدین صاحب مسلخوان منصفی کرنال۔	عہ/
۱۳۴۸	مولوی نور احمد صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ لکھوکے ضلع فیروزپور	عہ/
۱۳۴۹	مولوی نادر شاہ خان صاحب رئیس امروہہ۔	عہ/
۱۳۵۰	منشی نہال احمد صاحب علوی حمیدی رئیس کڑا	عہ/
۱۳۵۱	مولوی نثار احمد صاحب معرفت خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	عہ/
۱۳۵۲	منشی نیاز محمد خان صاحب بی-اے وکیل سہارنپور	عہ/
۱۳۵۳	منشی ناظم علی صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر نگینہ۔	عہ/

و

نمبر	نام	رقم
۱۳۵۴	شاہزادہ والا گوہر صاحب ڈسٹرکٹ جج جھنگ۔	صہ/

نمبر	نام	رقم
۱۳۵۲	سید ولی شاہ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جھنگ	صہ
۱۳۵۳	کرنیل واحد بخش خان صاحب کمانڈنٹ کیمل پور بہاولپور	للعہ
۱۳۵۴	منشی وزیر بخش صاحب رئیس شہر گجرات۔	عہ
۱۳۵۵	مولوی وہاب الدین صاحب اول مدرس فارسی اسکول قصور۔	عہ
۱۳۵۶	میاں وزیر محمد صاحب رفوگر امرتسر	عہ
۱۳۵۷	میر ولی اللہ صاحب برادر میر عبد اللہ صاحب امرتسر۔	عہ
۱۳۵۸	میاں ولی جیو صاحب نگر یزا امرتسر	عہ
۱۳۵۹	حاجی وزیر محمد صاحب خیاط "	عہ
۱۳۶۰	منشی وزیر علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر ریلوے پولیس امرتسر	عہ
۱۳۶۱	حافظ محمد ولایت علی صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس امرتسر۔	عہ
۱۳۶۲	سید ولایت شاہ صاحب متعلق محکمہ سشن جج پشاور۔	عہ
۱۳۶۳	میاں ولی محمد خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عہ
۱۳۶۴	قاضی وارث علی صاحب رئیس دریا آباد	عہ
۱۳۶۵	میاں ولی محمد صاحب صوفی آہنگر	

نمبر	نام	رقم
	جالندہر۔	عہ
۱۳۶۶	مولوی ولی محمد صاحب گھڑی ساز لدھیانہ	عہ
۱۳۶۷	مولوی ولی محمد صاحب اسٹیشن خانپور	عہ
۱۳۶۸	منشی وحید الحسن صاحب رئیس آسیون	عہ
۱۳۶۹	سید ولی احمد صاحب رئیس کنڈہ ضلع مونگیر	عہ
۱۳۷۰	منشی وحید الدین احمد صاحب رئیس شہسرام	عہ
۱۳۷۱	میر وزیر علی صاحب میر منشی ریاست نابھہ	عہ
۱۳۷۲	شیخ محمد وزیر الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار الہ آباد	عہ

ہ

نمبر	نام	رقم
۱۳۷۳	میاں ہیرا صاحب سوداگر چرم پھلور	عہ
۱۳۷۴	خانصاحب ہدایت اللہ خانصاحب قصور	عہ
۱۳۷۵	قاضی ہدایت اللہ صاحب رئیس ہریانہ	عہ
۱۳۷۶	ڈاکٹر میر ہدایت اللہ صاحب سرجن جہلم	عہ
۱۳۷۷	ڈاکٹر ہاشم علی صاحب اسپیل اسسٹنٹ نور محل	عہ
۱۳۷۸	شیخ ہدایت اللہ صاحب جفت فروش علیگڈہ	عہ

ی

نمبر	نام	رقم
۱۳۷۹	میر یوسف علی صاحب وکیل کرنال	صہ
۱۳۸۰	بابو یعقوب خانصاحب وکیل گورداسپور	عہ
۱۳۸۱	خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عہ
۱۳۸۲	حکیم یار محمد صاحب امرتسر	عہ
۱۳۸۳	سردار یار محمد خان صاحب رئیس شہر گجرات	عہ

فہرست عطیات بابت سال نہم سنہ ۱۳۱۹ و سنہ ۱۳۲۰ ہجری قدسی

نام و لقب	مقدار عطیہ
ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور دام ملکہ۔	ساھہ ر
مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس کلکتہ	الـــہ
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر و ناظم معین الندوہ۔	سا ر
چندۂ متفرق در جلسۂ امرتسر معرفت مسٹر غلام حسین عارف صاحب۔	۱۸ مصہ ۲ ر ۶ پائی
میاں حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس اعظم پشاور۔	ما ر
میاں امیر بخش صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	ما ر
شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	ما ر
کرنل نواب محمد علی خان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور۔	ما ر
چندۂ متفرق در جلسہ معرفت خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	ســـہ ر ۹ ر پائی
چندۂ متفرق بموقع وعظ مولوی میر عبد الحق صاحب در مسجد شیخ خیر الدین مرحوم امرتسر	صـــہ ر ۷ پائی
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ و رئیس امرتسر۔	صـہ ر
مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب و میاں حاجی	

نام و لقب	مقدار عطیہ
میر احمد صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	خـہ ر
حاجی محمد سعید صاحب سوداگر شاہجہانپور	صـہ ر
مرزا ظفر اللہ خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور	صـہ ر
مولوی رفیع الدین صاحب وکیل علی گڈھ	صـہ ر
مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علی گڈھ	صـہ ر
میاں حاجی پیر محمد صاحب سوداگر ابریشم پشاور	صـہ ر
خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور و رئیس امرتسر بعوض ٹی پارٹی	صـہ ر
خان بہادر محمد روح بتائید علم دین۔	صـہ ر
شیخ عبد الواحد صاحب و شیخ عبد الرزاق صاحب پسران خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر	للعہ ر
شیخ محمد سلطان صاحب سپروائزر ملٹری ورکس سروس قلات بخرد مبئی معرفت ایڈیٹر صاحب وکیل امرتسر	ســہ ر
میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	عـــہ ر
حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	عـــہ ر
منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور	عـــہ ر
مولوی الہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عـــہ ر
مولوی حکیم شیخ احمد جہانگیر مرحوم رئیس بمبئی	عـــہ ر
شیخ عزیز الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	عـــہ ر

نام و لقب	مقدار عطیہ
میاں غلام نبی صاحب رئیس امرتسر	عہ/
منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس سنٹرل ورکشوپ محکمہ نہر امرتسر۔	عہ/
مولوی غلام جیلانی صاحب منصف بٹالہ	عہ/
شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبزرور لاہور۔	عہ/
وزیرزادہ سردار یار محمد خانصاحب رئیس شہر گجرات	سعہ/
ملازمان گلکاری کارخانہ میاں حاجی شیخ کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس پشاور از اجرت یکروزہ مجموعی	صعہ/
مولوی حاجی محمد بخش صاحب رئیس حاجی ٹولہ ضلع راولپنڈی۔	صعہ/
خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ قیمت دوائی نیلام شدہ ۔	صعہ/ ایک سال ورث
منشی محمد حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار جنگی امرتسر	للعہ/
شیخ علی محمد صاحب خلف شیخ بڈھا صاحب مرحوم تاجر چرم امرتسر۔	صعہ/
نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس لاہور	صعہ/
چندہ متفرق آمدہ از بہاولپور جس کی تفصیل معلوم نہین ہوسکی ۔	لعہ ۱۰/
ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ زیلا یا سمالی لینڈ افریقہ قیمت ٹکٹ ریل درکنیت	لعہ ۲/ سیکنڈ ریلوی ٹکٹ لعہ ۲/
جو عطیہ کوٹ کی جیب مین تھے بقیمت واپس لیے	بقیمت عاہ/

نام و لقب	مقدار عطیہ
بابو صفدر جنگ صاحب انسپکٹر پولیس امرتسر	للعہ/
مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	عہ/
میاں ولی محمد صاحب رئیس چارسدہ ضلع پشاور	عہ/
میاں غلام رسول صاحب نورپوری پنشنر مترجم ڈویزنل کورٹ مقیم امرتسر۔	عہ/
حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار علی گڈھ	عہ/
شیخ محمد تقی صاحب رئیس و میونسپل کمشنر لاہور	عہ/
پنڈت برہماپوری صاحب اوورسیر چھاونی	سے/
میاں میرا از ربیع الاول سنہ ۲۸ھ لغایت آخر رمضان سنہ ۲۸ھ بابت (۷) ماہ بدفعات۔	
میاں کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر لاہور	سے/
حکیم یار محمد صاحب امرتسر	سے/
میاں محمد عمر صاحب رئیس شملہ۔	مہ ۱۴ آ/
ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی عطیہ کوٹ کے جیب مین تھے نقد۔	مہ ۲ آ/
مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور۔	مہ/
شیخ عمر بخش صاحب پلیڈر ہوشیارپور	مہ/
میاں محمد ملک صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	سے/
حافظ عبداللہ صاحب علی گڈھ	صہ/
خانصاحب ڈاکٹر فضل احمد خانصاحب وزیرآباد	صہ/
منشی شیخ رحمت علی صاحب قانونگو ضلع امرتسر	صہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ
میاں حبیب اللہ صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر امرتسر	صہ ر
فیروز الدین احمد ابن مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ایم-او-ایل-بتقریب نیاز- از امرتسر-	صہ ر
میاں بڈھے شاہ صاحب امرتسر-	صہ ر
مرزا فقیر محمد خانصاحب سیستانی رئیس پشاور	صہ ر
مولوی حکیم محمد عبد الصمد صاحب رئیس پشاور	صہ ر
میاں کریم بخش صاحب سوداگر چھپائی امرتسر	صہ ر
خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ مدار المہام ریاست ٹیکم گڑھ-	صہ ر
منشی شیخ فیروز الدین صاحب محرر جوڈیشنل امرتسر	صہ ر
مولوی چراغ علی صاحب رئیس جہت پور جالندھر	صہ ر
سردار بہادر خانصاحب امرتسر	صہ ر
سید ولی احمد صاحب رئیس کنڈہ ضلع مونگیر	صہ ر
رحمت علی نابالغ پسر خان بہادر فتح الدین خانصاحب سابق انسپکٹر محکمہ ڈاک ریاست راجپوتانہ ساکن امرتسر	صہ ر
مولوی بدیع الدین صاحب سنخوان افسر مال کرنال-	صہ ر
ملک غلام محمد صاحب سوداگر امرتسر	صہ ر
چودھری نبی بخش صاحب رئیس ترن تارن	صہ ر
مرزا عبد الرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار و وائس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور-	صہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ عبد السبحان صاحب معرفت خان بہادر	صہ ر
شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر-	
نامعلوم الاسم بابت پانچ اصحاب از امرتسر فی کس عصہ-	صہ ر
شیخ الٰہی بخش صاحب وکیل جھنگ-	صہ ر
میاں عبد اللہ صاحب قصاب امرتسر-	صہ ر
منشی اللہ دتا صاحب جمعدار لاہور-	للعہ ر
معلوم الاسم صاحب	للعہ ر
میاں غلام رسول غلام قادر صاحبان سوداگران پشمینہ امرتسر-	للعہ ر
منشی سید احمد خانصاحب پشاور	سے ر
شیخ عبد الاحد صاحب معرفت خان بہادر	سے ر
شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر	
چودھری سلطان محمود صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور	سے ر
منشی طالع مند صاحب پنشنر ساکن کمال پور ضلع ہوشیارپور-	سے ر
میاں شیر خانصاحب رئیس اٹرمڑ-	سے ر
میاں فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان ملازم کمسریٹ پشاور-	سے ر
قاضی عبد الرحمن صاحب رئیس پشاور	سے ر
حاجی عبد الصمد صاحب رئیس لاہور-	سے ر
منشی وزیر بخش صاحب شہر گجرات	سے ر

نام	رقم	نام	رقم
منشی لالہ گیان چند صاحب منصف گورداسپور	سے ر	نامعلوم معرفت منشی محمد بخش صاحب ہوشیارپوری	عہ ر
خواجہ عبدالقدوس صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	سے ر	بابو ہری شنکر صاحب موری گنج امرتسر	عہ ر
میاں غلام محمد صاحب عرف جھنڈا رفوگر امرتسر	سے ر	مسٹر سندر داس صاحب ہیڈ اسٹرائیٹ لا کرنال۔	عہ ر
متفرق معرفت منشی محمد حسین صاحب مسلخوان گورداسپور	۱ عہ ر		
میاں محمد بخش ملازم رئیس صاحب بھیکن پور	عہ ر	خواجہ عبدالاحد و منشی علی محمد صاحبان از شملہ	۳ عہ ر
مولوی نور احمد صاحب سپروری امام مسجد شیخ بڈھا صاحب مرحوم امرتسر۔	عہ ر	سید ابن علی صاحب اڈیٹر نیر اعظم مراد آباد قیمت یک پیسہ نیلام شدہ در جلسہ۔	عیہ ر
قاری عبدالکریم صاحب امام مسجد تکیہ المسلمین امرتسر۔	عہ ر	نامعلوم الاسم	عہ ر
		منشی میراں بخش صاحب امرتسر۔	عہ ر
والدہ شیخ عبدالنعیم صاحب سلمہ کٹڑہ سفید امرتسر معرفت خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب	عہ ر	مولوی سراج احمد صاحب رئیس مہوہ	عہ ر
		منشی الہ بخش صاحب ایل-ایس آسام بنگال ریلوی ہای لنگ ڈلیہ۔	عہ
مستری میراں بخش صاحب سکنہ اٹڑ	عہ ر		
نامعلوم الاسم صاحب۔	عہ ر	الہ دین صاحب نقاش امرتسر۔	عہ ر
مولوی امام الدین صاحب شہر گجرات	عہ ر	منشی عزیزالدین صاحب انبالہ۔	عہ ر
میاں احمد بخش صاحب خیاط میرٹھ	عہ ر	حاجی قادر میر صاحب سیالکوٹ۔	عہ ر
سید ولایت شاہ صاحب مدرس اسلامیہ اسکول پشاور۔	عہ ر	محمد شریف صاحب طالب علم ہائی اسکول کوہاٹ۔	عہ ر
عبداللطیف خان صاحب بھیکن پوری۔	عہ ر	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن قیمت یک پیسہ نیلام شدہ۔	عہ ر
شیخ فضل محمد صاحب رئیس ہوشیارپور۔	عہ ر		
نام چھپایا گیا۔	عہ ر	شیخ رحمت علی صاحب نقشبندی سوداگر ہوشیارپور۔	عہ ر
سید محمد نجم الدین صاحب رتھیڑی ضلع مظفرنگر	عہ ر		
منشی غلام نبی خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ستام ریاست پٹیالہ۔	عہ ر	میاں کریم بخش صاحب سبزی فروش ر	عہ ر
		میاں کریم بخش صاحب تنبر فروش ر	عہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ غلام محمد صاحب دکاندار	عہ/
چودھری حاکم صاحب -	عہ/
چودھری غلام رسول صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	عہ/
منشی عبدالحکیم صاحب اسٹیٹ پلیڈر نابھ "	عہ/
میانجی نادر علی صاحب وکیل -	عہ/
میاں گلاب صاحب حجام - " "	عہ/
مولوی مجیب اللہ صاحب مفتی شہر "	عہ/
حکیم رمضان علی صاحب - "	عہ/
شیخ عبدالغنی صاحب جوناساز - "	عہ/
ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نابھ	عہ/
مولوی عبدالغفور صاحب ناظر بخشی خانہ	عہ/
محمد حسین صاحب ٹھیکہ دار تنباکو فروش "	عہ/
حکیم نظام الدین صاحب وکیل - "	عہ/
نعمت اللہ صاحب چودھری منڈیان "	عہ/
میاں پیرو صاحب بلوچ میر محلہ بلوچان "	عہ/
خانصاحب عبدالمجید خانصاحب "	عہ/
بابو نظیر حسین صاحب افسر تعمیرات "	عہ/
حکیم عبدالکریم صاحب - "	عہ/
میاں فتح محمد صاحب قصاب "	عہ/
منشی صادق علی صاحب قنوج ضلع فرخ آباد	عہ/
حاجی شیخ احمد اللہ صاحب "	عہ/
منشی مقبول احمد صاحب "	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ
پیرزادہ عبداللہ صاحب قنوج	عہ/
مولوی حافظ سید محمد صادق علی صاحب ملتانی	عہ/
عرب علی بن ابوبکر الیافعی بھاؤنگر	عہ/
شیدی جوہر بلال الحبشی "	عہ/
مولوی غلام محی الدین صاحب پنجابی "	عہ/
امام مسجد چوبداران -	
باوا برج لال صاحب ٹھیکہ دار بہلور	عہ/
دسوندھے شاہ کمہار - "	عہ/
منشی سجاد علی صاحب محرر کمیٹی - " "	عہ/
ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر	عہ/
میاں فضل الدین صاحب خیاط "	عہ/
میاں غلام محمد صاحب پہلوان سوداگر	عہ/
پوسٹ امرتسر -	
شیخ خلیل الرحمن صاحب سوداگر پوسٹ امرتسر	عہ/
میاں مولاداد صاحب تاجر ادویات انگریزی	عہ/
میاں رحیم بخش صاحب گھڑی ساز "	عہ/
شیخ نورالہی صاحب - "	عہ/
مولوی محمد شفیع صاحب طبیب سیالکوٹ	عہ/
بابو لال الدین صاحب "	عہ/
فتح محمد صاحب ملازم ڈیوڈ اینڈ کو سیالکوٹ	عہ/
منشی عمر الدین صاحب ایجنٹ ہوشیارپور	عہ/
نور محمد صاحب پٹیالہ	عہ/

نام و لقب	مقدار عطیہ	نام و لقب	مقدار عطیہ
میاں محمد علی صاحب امام مسجد	۲ر	میاں انگا قصاب پٹیالہ	۲ر
بھاٹان سیالکوٹ۔		میاں اسدداد صاحب ״	۲ر
حافظ محمد عظیم صاحب۔	۲ر	حافظ غلام مصطفٰی صاحب ״	۲ر
دین محمد صاحب نو مسلم۔ نابھ	۲ر	کمان صاحب کوفت گر نابھ	ار
نانک صاحب گولہ والہ ״	۲ر	ماڑا صاحب راجپوت ״	ار
مولابخش صاحب چپراسی ״	۲ر	ننھو خانصاحب جمعدار نوبت نوازان	ار
غلام علی صاحب ״	۲ر	میاں خدابخش صاحب پٹیالہ	ار
پنڈت گاہیا رام صاحب ہوشیار پور	۲ر	نامعلوم در جلسہ امرتسر۔	—ر

فہرست چندہ اعانت ندوۃ العلما جلسہ نہم سالانہ

نام و لقب	مقدار عطیہ	نام و لقب	مقدار عطیہ
شیخ عبد الرحمن صاحب امرتسر	عہ ر	عبد السبحان صاحب وائین امرتسر	عہ ر
میاں الہ دتا صاحب سکنہ ضلع امرتسر	عہ ر	غلام رسول صاحب ولد احمد جو صوفی ״	عہ ر
منشی علم دین صاحب امرتسر	عہ ر	میراں بخش صاحب ولد کریم اللہ صاحب	عہ ر
میاں اللہ دتا صاحب ڈبل روٹی والا ״	عہ ر	عطار امرتسر۔	
میاں شہاب الدین صاحب خیاط ״	عہ ر	میاں نور احمد صاحب امرتسر	عہ ر
منشی غلام قادر صاحب ״	عہ ر	معرفت ملک احمد اللہ صاحب سوداگر	عہ ر
احمد میر صاحب ״	عہ ر	پشمینہ امرتسر۔	
میاں ولی محمد صاحب ״	عہ ر	محمد حسن صاحب کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر	عہ ر
عبد الرحمن صاحب ״	عہ ر	نظام الدین صاحب نانبائی ״	عہ ر
خواجہ غلام مصطفٰی صاحب ״	عہ ر	مولوی کریم بخش صاحب ״	عہ ر
میر حسن شاہ صاحب ״	عہ ر	میاں عزیز الدین صاحب ״	عہ ر
ملک عبد العزیز صاحب ״	عہ ر	غلام قادر صاحب صوفی ״	عہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
نواب دین صاحب امرتسر	عہ ر	مولوی محمد عمر صاحب مدرس امرتسر	عہ ر
اعدا اللہ صاحب کلاہ ساز ،،	عہ ر	محمد خلیل صاحب قلعی گر ،،	عہ ر
حکیم رحیم بخش صاحب ،،	عہ ر	رکن الدین صاحب اخبالہ ،،	عہ ر
مولوی خدا بخش صاحب ،،	عہ ر	محمد بخش صاحب ،، ،،	عہ ر
کالو صاحب ،،	عہ ر	شیخ محمد ہمایون صاحب نواسہ خان بہادر	عہ ر
بابو فتح الدین صاحب مینیجر ،،	عہ ر	شیخ خدا بخش صاحب رئیس ،،	
بابو بشیر محمد صاحب ،،	عہ ر	مولوی فیض دین صاحب ،،	عہ ر
غلام محمد صاحب ،،	عہ ر	میران بخش ولد کریم اللہ صاحب عطار ،،	عہ ر
میاں تاج الدین صاحب خلف میاں	عہ ر	چودھری عبد اللہ صاحب ترنتارن ،،	عہ ر
نظام الدین صاحب ،،		چراغ دین صاحب پٹواری نہر ،،	عہ ر
غلام محمد صاحب ترنتارن ،،	عہ ر	عبد الکریم صاحب ،،	عہ ر
ڈاکٹر سراج الدین صاحب ایم۔ڈی ،،	عہ ر	نور الدین صاحب ،،	عہ ر
فضل احمد صاحب طالب علم ،،	عہ ر	میاں جان محمد صاحب ،،	عہ ر
صدر الدین صاحب طالب علم ،،	عہ ر	غلام حسن صاحب کشمیری ،،	عہ ر
نبی بخش صاحب ،،	عہ ر	مہر علی و شیر محمد صاحب ہوشیارپوری ،،	عہ ر
غلام نبی صاحب ،،	عہ ر	غلام رسول صاحب اپیل نویس ،،	عہ ر
احمد شیخ ولد عثمان شیخ صاحب ،،	عہ ر	مہر میران بخش صاحب ،،	عہ ر
علی محمد صاحب موضع تھل ،،	عہ ر	سید عبد الجلیل صاحب ،،	عہ ر
اللہ دتا صاحب ،،	عہ ر	خانصاحب سندھی خانصاحب ،،	عہ ر
فضل دین صاحب ،،	عہ ر	لطیف احمد صاحب ،،	عہ ر
نبی بخش صاحب اخبالہ ،،	عہ ر	محمد الدین صاحب ،،	عہ ر
ابراہیم صاحب اخبالہ ،،	عہ ر	فضل الٰہی صاحب ،،	عہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
فضل الدین صاحب امرتسر	عہ/
غلام حسن صاحب ״	عہ/
امیر الدین صاحب ״	عہ/
محمود شاہ صاحب ״	عہ/
گل محمد صاحب ״	عہ/
اللہ یار صاحب ״	عہ/
نواب حسین صاحب ״	عہ/
خیر الدین صاحب ״	عہ/
حیدر حسین صاحب اخبار ״	عہ/
اللہ داد صاحب اخبار ״	عہ/
مولوی قائم الدین صاحب ״	عہ/
رحیم بخش خان صاحب فتحپور راجپوتان ״	عہ/
عبد الواحد صاحب ملازم دفتر نہر ״	عہ/
منشی تفخر احمد صاحب مدرس ״	عہ/
ملک شمس الدین صاحب موری گنج ״	عہ/
میاں غلام نبی صاحب بای باف ״ ״	عہ/
میاں غلام حسن صاحب ״ ״	عہ/
میاں عبد العزیز صاحب خیاط ״ ״	عہ/
پیر عبد اللہ صاحب ״	عہ/
میاں محمد رمضان صاحب سادہ باف ״	عہ/
میاں عبد الغفار صاحب سوداگر ״	عہ/
میاں احمد شاہ صاحب جلد ساز ״	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ
غلام محمد صاحب زرگر امرتسر	عہ/
فضل الدین صاحب قصاب ״	عہ/
میاں احسن اللہ صاحب سوداگر ״	عہ/
میاں اللہ دتا صاحب ״	عہ/
میاں کریم بخش صاحب پشاوری ״	عہ/
میاں محمد رمضان صاحب ״	عہ/
غلام حیدر صاحب پشاوری ״	عہ/
خواجہ جمیل شاہ صاحب سوداگر ״	عہ/
میاں کریم الدین صاحب نجار ״	عہ/
میاں عمر بخش صاحب پہلوان ״	عہ/
میاں امام بخش صاحب ״ ״	عہ/
میاں پیر بخش صاحب ״	عہ/
حضوروامین صاحب ״	عہ/
کریم بخش صاحب درزی ״	عہ/
نواب علی خانصاحب ״	عہ/
غلام محمد صاحب ولد صمد میر صاحب ״	عہ/
احمد بابا صاحب سوداگر ״	عہ/
منشی عبد اللہ خانصاحب ״	عہ/
منشی شمس الدین صاحب ״	عہ/
منگا گوجر صاحب ساکن ضلع ״	عہ/
میاں محمد یعقوب صاحب گگی زئی امرتسر	عہ/
میاں احمد جیو صاحب ״	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میان عبدالرحیم صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ/	شیخ مولا بخش صاحب سوداگر امرتسر	عہ/
میان عزیزالدین صاحب "	عہ/	شیخ فضل الہی صاحب چھرہ "	عہ/
میان عبدالرحمن صاحب رنگریز "	عہ/	میان عیسی صاحب چودھری "	عہ/
عبداللہ والہی بخش صاحبان "	عہ/	عبدالرزاق صاحب نقاش "	عہ/
میان خیر جیو صاحب حکاک "	عہ/	میان سراج الدین صاحب گوہر "	عہ/
منشی غلام احمد صاحب ملازم عبدالغفار صاحب	عہ/	احمد اللہ صاحب قلعی گر تالاب ٹنڈہ "	عہ/
امرتسر -		رسول میر صاحب دلال پشمینہ "	عہ/
میان بنیر جو صاحب قلعی گر امرتسر	عہ/	میان حیدر حسین صاحب گورنمنٹ	عہ/
میان الہی بخش صاحب رنگریز "	عہ/	اسکول امرتسر	
میان غلام نبی صاحب حکاک "	عہ/	میان محمد خلیل صاحب سوداگر معرفت	عہ/
میان محمد اسمعیل صاحب "	عہ/	ملک احمد اللہ صاحب -	
میان دین محمد صاحب رفوگر "	عہ/	میان غلام محمد صاحب سوداگر "	عہ/
میان سکندر خانصاحب چکن ساز "	عہ/	غلام محمد صاحب " "	عہ/
ولی محمد صاحب رفوگر "	عہ/	میان غلام شیخ صاحب ڈیوڑھی کریمون "	عہ/
معرفت " "	عہ/	پیرزادہ محمد علی صاحب ملازم جذام خانہ	عہ/
حاجی محمد بخش صاحب "	عہ/	ترنتارن -	
رسل شاہ صاحب "	عہ/	غلام نبی صاحب دکاندار " ترنتارن	عہ/
شیخ نتھو صاحب "	عہ/	حاجی سفیرالدین خانصاحب پانی پت	عہ/
معرفت حاجی غلام حسین خدا بخش		حافظ عبدالرحمن صاحب "	عہ/
شمس الدین صاحبان "		حافظ خدا بخش صاحب "	عہ/
شیخ عظیم بخش صاحب "	عہ/	حاجی محمد ابراہیم صاحب "	عہ/
میان فتح محمد صاحب پراره "	عہ/	قاضی عبدالخالق صاحب "	عہ/

نام و لقب	مقدار عطیہ
سید گوہر علی شاہ صاحب بہرام پور ضلع گورداسپور	عہ ر
محمد حسین صاحب ″	عہ ر
نبی بخش صاحب ″	عہ ر
شیخ نبی بخش صاحب ″	عہ ر
اسد بخش صاحب ″	عہ ر
مولوی عبد اللہ شاہ صاحب ″	عہ ر
نعمت اللہ صاحب ″	عہ ر
علی احمد صاحب ″	عہ ر
حافظ خدا بخش صاحب بٹالہ	عہ ر
علی بخش صاحب لوہار ″	عہ ر
محمد خیرات اللہ صاحب واعظ بٹالوی	عہ ر
عبد الحی صاحب خلف مولوی محمد حسین صاحب مسلخوان گورداسپور۔	عہ ر
محمد جان صاحب پٹواری موضع جوگر ضلع گورداسپور۔	عہ ر
عبد العزیز خانصاحب لاہور	عہ ر
عبد الکریم صاحب مختار ″	عہ ر
محمد جمال صاحب سوداگر ″	عہ ر
شیخ محمد شریف صاحب سوداگر گڈ ″	عمہ
عبد الحق صاحب	عہ ر
مولوی غلام مصطفے صاحب ایم او ایل ″	عہ ر
مظفر الدین صاحب مظفر مزنگ ″	عہ ر

نام و لقب	مقدار عطیہ
محمد سعید صاحب لاہور	عہ ر
منشی کریم بخش صاحب ″	عہ ر
منشی محمد حسین صاحب ″	عہ ر
حامد علی صاحب چشتی ریلوی آفس ″	عہ ر
مولوی جان محمد صاحب ″	عہ ر
حافظ اسد بخش صاحب ″	عہ ر
محمد جلال الدین صاحب ″	عہ ر
حاکم علی صاحب مطبع سول ملٹری گزٹ ″	عہ ر
عبد الرحیم خانصاحب داروغہ صفائی ″	عہ ر
علی محمد صاحب طویلہ شاہ نواز	عہ ر
محمد سعید صاحب طویلہ شاہ نواز لاہور	عہ ر
مولا بخش صاحب	عہ ر
محمد الدین صاحب موچی دروازہ ″	عہ ر
میاں اسد بخش صاحب بازار سید مٹھ ″	عہ
خواجہ خلیل شاہ صاحب ٹیس لدھیانہ ″	عہ ر
بابو محمد جعفر صاحب ″	عہ ر
سلیم الدین صاحب ایم بی اسکول ″	عہ ر
محمد مکرم صاحب ″	عہ ر
رحیم بخش صاحب جلد ساز ″	عمہ
حافظ محمد امین صاحب پشاور	عہ ر
حافظ عبد الکریم صاحب ″	عہ ر
فضل الرحمن صاحب ″	عہ ر

نام و لقب	مقدار عطیہ
غلام احمد صاحب پشاور	عہ/
حافظ خیر اللہ صاحب ״	عہ/
حافظ فضل رب صاحب ״	عہ/
حافظ بزرگ شاہ صاحب ״	عہ/
میر بادشاہ صاحب ״	عہ/
ولایت علی شاہ صاحب ״	عہ/
عبد الصمد صاحب ״	عہ/
عبد الرحیم صاحب ״	عہ/
شیر احمد صاحب ״	عہ/
مولوی عبد الاحد صاحب چارسدہ	عہ/
قاضی سید علی شاہ صاحب نوشہرہ	عہ/
محمد سعید صاحب ٹھیکہ دار ״	عہ/
عنایت علی خانصاحب رسالہ دار رسالہ نمبر ا نوشہرہ -	عہ/
حاجی محمد خان صاحب نوشہرہ	عہ/
قاضی حسین دین صاحب ایم - بی اسکول سیالکوٹ -	عہر
علی بخش صاحب سیالکوٹ	عہر
امانت علی شاہ صاحب ״	عہر
رحمت اللہ صاحب چندر کی شہر ضلع ״	عہر
بابو حبیب علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر جہلم -	عہ/

نام و لقب	مقدار عطیہ
شیخ محمد الدین صاحب وکیل جہلم	عہ/
ملک محمد حیات صاحب ٹھیکہ دار ״	عہ/
مولوی فقیر محمد صاحب سرای امر ״	عہ/
بابو غلام حسین صاحب سب اورسیر جہلم	عہ/
بابو میران بخش صاحب ٹھیکہ دار ״	عہر
مستری عبد الکریم صاحب ״	عہر
شیخ محمد الدین صاحب نومسلم ٹھیکہ دار ״	عہ/
مستری عمر بخش صاحب جالندھر	عہر
محمد احمد خانصاحب ״	عہر
سید رحمت اللہ شاہ صاحب ״	عہر
مولوی غلام رسول صاحب مدرس مشن اسکول جالندھر -	عہ/
علی بخش صاحب جالندھر	عہ/
خیر الدین صاحب کمہار پھڑی والا ״	عہر
ماسٹر رحمت علی صاحب سمی پور ״	عہ/
حکیم سید عطا محمد شاہ صاحب علاول پور ״	عہر
سید محمد شاہ صاحب انسپکٹر پولیس ״	عہر
منشی جنگ باز خانصاحب بستی شیخ ״	عہر
منشی نبی بخش صاحب مسلخوان جج ״	عہ/
منشی شمس الدین صاحب محرر معاینہ مسل ״	عہ
منشی مرزا عباد اللہ بیگ صاحب ״	عہر
منشی عطا محمد خانصاحب مسلخوان بستی دانشمندان ״	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ
میر امام الدین صاحب ہیڈ ماسٹر (?) عالی جالندھر	عہ/
منشی محمد یامین صاحب ناظر تحصیل ″	عہ/
میاں محمد بخش صاحب وکیل ″	عہ/
حاجی مراد بخش صاحب ″	عہ/
منشی علی گوہر صاحب پنشنر انسپکٹر ″	عہ/
امین خان صاحب قصور	عہ/
حافظ حاجی محمد صاحب ″	عہ/
محمد شفیع صاحب خلف مولوی فضل الدین صاحب قصور	عہ/
حافظ محمد عثمان صاحب ″	عہ/
حافظ احمد صاحب ″	عہ/
حافظ محمد شریف صاحب ″	عہ/
مولوی عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ	عہ/
میاں نبی بخش صاحب ہوشیارپور	عہ/
معرفت میاں عبدالحمید صاحب خلف بابو میران بخش صاحب مختار عدالت امرتسر از ہوشیارپور حسب ذیل -	
شیخ سلطان احمد و نور احمد سوداگران و پارچہ بالم پور -	عہ/
میاں نور الٰہی صاحب ساکن دسوہہ	عہ/
امام دین صاحب سوداگر چرم	عہ/
میاں نور الٰہی صاحب طالب العلم بی اے کلاس	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ
منشی فقیر احمد صاحب نقل نویس	عہ/
محمد حسین صاحب سوداگر چرم	عہ/
علی بخش صاحب متعلم بی اے کلاس	عہ/
غلام محمد صاحب	عہ/
میاں عبدالعزیز صاحب نمبردار موضع ڈھرب دیال ضلع ہوشیارپور	عہ/
محمد بخش صاحب مختار ملتان	عہ/
میاں کریم بخش ظروف فروش ملتان	عہ/
محمد بخش صاحب خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ/
محمد سعید صاحب ملازم رئیس بھکین پور (?)	عہ/
محمد بخش صاحب ″	عہ/
چودھری کالو خانصاحب راجپوت	عہ/
نذیر احمد صاحب بانس بریلی	عہ/
فدا حسین صاحب ″	عہ/
مصلح الدین صاحب ″	عہ/
محمد اسمعیل صاحب ″	عہ/
مولوی قمرالزمان صاحب ″	عہ/
کبیر خانصاحب بھاولپور	عہ/
مولوی عبدالولی صاحب لکھنؤ	عہ/
حسین بخش ملازم شیخ عبداللہ صاحب رئیس چندوسی (?)	عہ/
دین محمد صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
محمود شاہ صاحب سہارنپور	عہ ر	شمس الدین ملازم مولوی مسیح الزمان	عہ ر
قاضی خادم حسین صاحب ، ،	عہ ر	خان صاحب رئیس شاہجہان پور	
علی محمد صاحب ملازم مولوی محمد یار خان	عہ ر	بشارت ملازم مولوی بدیع الزمان	عہ ر
صاحب وکیل المورڑہ		صاحب کرنالی	
نور الٰہی صاحب نائب مدرس اسکول	عہ ر	یار محمد خان صاحب گجرات	عہر
تلونڈی		حافظ عبد القدیر صاحب ایڈیٹر الملک ٹاپوڑ	عہ ر
محمد صابر صاحب روپڑ	عہ ر	محمد اصغر صاحب پٹیالہ	عہ ر
جلال الدین صاحب ، ،	عہ ر	سید عبد العلی صاحب رئیس ہسوہ	عہ ر
عبد الرشید صاحب چھاونی انبالہ	عہ ر	سید راحت علی صاحب امروہہ	عہ ر
لشکری اسلام صاحب ، ،	عہ ر	شرافت اللہ خان صاحب شاہجہانپور	عہر
نصیر احمد صاحب سہارنپور	عہ ر	مظفر علی بیگ صاحب ، ،	عہ ر
شیخ اللہ بخش ملازم حکیم عبد الحمید صاحب	عہ ر	رحمت حسین صاحب سہارنپور	عہ ر
لکھنؤ۔		نیاز محمد صاحب رای پوری ، ،	عہر
شیخ سالار بخش ملازم خان بہادر منشی	عہ ر	چودھری عبد الکریم صاحب علاقہ پٹیالہ	عہ ر
اطہر علی صاحب لکھنؤ۔		شیخ محمد حسین صاحب ملازم شیخ منیر الدین	عہ ر
شیخ رمضان علی۔ ، ،	عہ ر	صاحب پٹیالہ۔	
شیخ محرم علی ملازم ناظم صاحب ندوۃ العلما	عہ ر	حکیم محمد اسمعیل صاحب آوفس قانونگو محمد پور	عہر

فہرست چندہ دار العلوم بابت سال نہم سنہ ۱۳۱۹ و سنہ ۱۳۲۰ھ

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ نظیر حسن صاحب تعلقدار گڈیہ ضلع بارہ بنکی	فہ ر	معرفت حافظ شیخ باقر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ	
منشی عبد الغفار صاحب رئیس شیخوپورہ ضلع بدایون	صہ ر	و متولی وقف مذکور بحساب عا ماہوار من	
از جائداد وقف شیخ ولایت علی مرحوم رئیس کانپور	للعہ ر	ابتدای محرم سنہ ۱۳۱۸ لغایت شعبان سنہ ۱۳۲۰ بابت ۳۲ ماہ	

نام و لقب	مقدار عطیہ
منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپور محافظ دفتر ریاست ناگود بدفعات	سے ر
مسماۃ معلوم الاسم صاحبہ از پانی پت	عا ر
بقیہ چندۂ علی گڈھ معرفت حافظ محمد صدیق صاحب	عہ ۵
ملک میر خانصاحب پنشنر سوار قائم گنج	عہ ر
سید حافظ اکبر صاحب مالک میڈیکل ہال بلند شہر	عہ ر
میر محمود الحسن صاحب بی اے بی ایل فتح گڈھ	عہ ر
بابو گلزار احمد صاحب سوداگر خیمہ "	عہ ر
منشی عاشق علی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس	عہ ر
مولوی لطف اللہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامی پانی پت	عہ ر
سید علی حسین صاحب پانی پت	عہ ر
قاضی محمد رزق اللہ صاحب علی نمبردار "	عہ ر
نواب نذیر احمد خانصاحب رئیس "	عہ ر
مولوی عبد السلام صاحب عباسی "	عہ ر

فہرست وظیفہ دہندگان دار العلوم

نام و لقب	
امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی آئی ای وزیر ریاست جوناگڈھ	ماہ عہ ۱۸ / ۱۲ ر
خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد اودھ	ما ر
مولوی سید عبد القدیر صاحب ایم اے	شمہ

نام و لقب	مقدار عطیہ
مولوی محمد عمر خانصاحب رئیس پانی پت	عہ ر
مولوی امام الدین صاحب فرخ آباد	۱۲ ر
متفرق چندہ معرفت پیر ظہور اللہ صاحب از پانی پت	۱۰ ر
قاضی دکار الاسلام صاحب پانی پت	۹ ر
حاجی محمد مستقیم صاحب "	۸ ر
منشی منور حسن صاحب متعلم بی اے کلاس "	۸ ر
حافظ نور محمد صاحب فرخ آباد	۸ ر
اہلیہ حاجی اکبر صاحب پانی پت	۴ ر
محمد حسین صاحب نورباف پانی پت	۴ ر
مسمات خیراتو خادمہ "	۴ ر
چندۂ متفرق "	۳ ر ۹ پائی
" "	۳ ر ۲ پائی
اکبر بیگ صاحب رئیس بیلا ضلع گیا۔ "	۲ ر
مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی صوبہ اورنگ آباد (دکن) بدفعات	للعہ ر
حاجی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج	عسہ ر
جناب مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	عہ ر

فہرست خزانہ محمدیہ بابت سال نہم

نام و لقب	
منشی محبوب الٰہی صاحب سب انسپکٹر تھانہ کوہ خراج	عہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ	سے ر
منشی محمد احتشام علی صاحب کاکوری	ہے ۴ر
منشی محمد اشرف علی صاحب "	۱۱ر

فہرست عطیات بمد یتیم خانہ اسلامیہ بابت سال ہشتم ونہم

نام ولقب	مقدار عطیہ
موسیٰ حاجی اسمعیل صاحب معرفت محمد زکریا صاحب رحمت ـ الہی ملک طیبار ـ	صعہ ر
میمن حاجی شکور طاہر صاحب تاجر نبات بھاونگر کاٹھیاواڑ ـ	عہ ر
منشی سید محمد سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	للعہ ر
مولوی فدا حسین صاحب رئیس رتنی ضلع گیا	ے ر

فہرست آمدنی مد زکوۃ بابت سال ہشتم ونہم

نام ولقب	مقدار عطیہ
عبداللہ شاہ خانصاحب رئیس قائم گنج	صعہ ر
منشی سید فیض محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گوڑگانوہ	صعہ ۴ر
مولوی عبد الغنی صاحب بہاری متوسل ریاست حیدر آباد دکن ـ	صعہ ر
سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس کرنال	للعہ ر
قیمت کھال قربانی معرفت سید صاحب ممدوح	ہے ۱۲ر
منشی کرم عظیم صاحب مدرس اول ہاپوڑ	ے ۱۴ر
مرزا قاسم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ قیمت ۲ عدد کھال بھیڑ ـ	ے ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
میر عثمان علی صاحب مختار عام مہاراجہ اجودھیا	عہ ۴ر
منشی عمران خانصاحب تھانہ دار سینگ ضلع کرنال	ے ر
منشی محمد ثریا بخت صاحب سارجنٹ کرنال	ے ر
حافظ محمد یعقوب صاحب پانی پتی	ے ر
مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ ۲ عدد کھال بکری	عہ ۵ر دو پائی
مولوی سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ ۱ عدد کھال بکری	عہ ۴ر
مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ قیمت کھال قربانی	عہ ۴ر
معرفت منشی ظہیر الدین صاحب قیمت کھال قربانی	عہ ۲ر
منشی علی احمد صاحب سب انسپکٹر لکھنؤ ایک کھال	عہ ر
حافظ نذیر حسین صاحب فرخ آبادی قیمت کھال قربانی	۸ر

فہرست عطیات اشیا در جلسہ امرتسر

نام ولقب	مقدار عطیہ
ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی	کوٹ ۱
"	ویسٹ کوٹ
"	فلٹ ٹوپی
میاں عبد الصمد صاحب صوفی خلف ڈاکٹر صاحب موصوف	جیبی گھڑی ۱
میاں مہر بخش صاحب خیاط امرتسر	"
مولوی نور احمد صاحب پسروری امرتسر	جبہ سفید ۱
ہمراہی قاری عبد السلام صاحب پانی پتی	صدریہا
داروغہ سید عبد الرحمن صاحب ساکن مونگیر	جیبی گھڑی مع چین
مولوی محمد اسرار الحق صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام مونگیر ـ	"
محمد اسمعیل صاحب طالب العلم مدرسۃ المسلمین امرتسر	کوٹ ایک ترکی ٹوپی

قیمت فروخت اشیای عطیات جلسه وغیره	مقدار رقم		
قیمت زیورات طلائی و نقرئی آمده از بانی پت در امداد دار العلوم۔	[illegible]	قیمت گھڑی آمده در جلسهٔ امرتسر امداد ندوة العلما	[illegible]
		قیمت گھڑی آمده جلسهٔ پٹنه بمد دار العلوم یک	[illegible]
قیمت فروخت گھڑی آمده جلسهٔ کلکته بمد دار العلوم ایک	[illegible]	قیمت گھڑی آمده جلسهٔ امرتسر بمد ندوة العلما	[illegible]
قیمت فروخت پارچه جات عطیهٔ اصحاب راکین در جلسهٔ امرتسر معرفت بابو نظام الدین صاحب	[illegible]	قیمت گھڑی ریلوے ریگیولیٹر آمده جلسهٔ پٹنه	[illegible]
		قیمت زیورات نقرئی آمده جلسهٔ عام مسجد شیخ خیر الدین مرحوم امرتسر۔	[illegible]

فہرست کتب عطیهٔ اصحاب ہمم برای کتبخانهٔ ندوة العلما و دار العلوم بابت سال نہم

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
سید ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مراد آباد	افسون صغرا بیگم علمی ثمره جذبهٔ دل سفرنامهٔ شاه جرمنی سوانح عمری ہندا بالی جوشی نگارخانهٔ منصور سوانح عمری حضرت سعدی رحمه الله سوانح عمری مولوی غلام محمد سوانح جمشید الفاروق سوانح راج نرائن پرشاد بوستان غوثیه وقائع ناقری تاریخ بغداد محاربهٔ فرانس و جرمنی تاریخ بابل و نینوی تریاق السم رسالهٔ کیمسٹری کنز الاسرار مرآت خیال دیوان دلدار علی مذاق دکھی کی پکار مناجات باسمای باری تعالی دار السلام فلاح دارین رسالهٔ النجم الغنی منتهی القواعد مناقب سلیمانی فوائد الفواد منهاج السالکین ذکر رحمانی تحفة المتقین تائید الاسلام حقیقت کتاب اسمر کلام مجید معرے صلوة غوثیه صلوة احمدیه الغوثیه شرح چہل کاف قاطع البدعات معجز الحسنات صلوة احمدیه افسانهٔ قیس عامری جوشش رحمت عمدة التاریخ زنبیل تاریخ آداب المریدین مجربات عیسی در طب تسهیل الدراسه شرح دیوان الحماسه التعلیقات علی السبع المعلقات خیابان آفرینش تذکره قیم المعین النور الحسنا فی رد البدعات اختر اقبال تاریخ بھوپال	جمله ایک سو دس نسخے قیمتی لعه ۲ / جلسه میں دعده کیا تھا اور بعد میں بھیجد ین ۱۰ شعبان ۱۳۲۰ھ کو داخل کتبخانه ہو گئیں۔

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب عیندار انعام آباد وجھاڑ وایڈیٹر اخبار وطن لاہور۔	فوائد السالکین ۔ یک محاربات بلونا ہر سہ حصہ محاربات تھسلی ہر سہ حصہ تاریخ خاندان عثمانیہ ہر دو حصہ تاریخ مراکش اسلامی دنیا کا فوٹو یک مفروضہ مظالم ارمینیہ ۔ قسطنطنیہ یک واقعات رودم سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت کوہ قاف کی پری مظالم انگریزی بست سالہ عہد حکومت نقشہ حجاز ریلوے ۔	ایک نقشہ از جملہ ۱۷ جلدین قیمتی للعہ/۱۲ جلسہ مین عطا کی تھین۔
منشی محمد اختر صاحب منجھولی ڈاکخانہ ... ضلع پٹنہ۔	پنج گنج زبدہ (کافیہ مجموعہ منطق مصدر فیوض) میر قطبی بالکل کرم خوردہ اخلاق محسنی سکندر نامہ بری مجلد شرح سکندر نامہ مجلد (صفوۃ المصادر قواعد فارسی دیوان غنی مجلد) (مراح الارواح فصول اکبری لغز گوسعدی) (شرح ظہوری ۔ رقعات عالمگیری ارژنگ فرہنگ شبنم شاداب قلمی نصاب مثلث مجموعہ خلاصۃ الفقہ خلاصۃ القراءت مفردات رزاقی تہذیب النفوس نظم پروین) (رقعات مرزا قتیل بہار دانش) (رسالہ مناظرہ قلمی واقعۃ الفتوی مجموعہ نحو کافیہ مطبوعہ قدیم) (گلستان ۔ بوستان) (میزان منشعب ۔ پنج گنج زبدہ صرف میر ہدایۃ النحو فصول اکبری) (عمدۃ النصائح اختر محمدی ۔ شرح گلستان حدیقۃ الاولیا اردو ٹائم ٹیبل ریلوے	
مولوی محمد الدین صاحب ایف اے الحمد ... ضلع سیالکوٹ	اسلامی طہارت اردو ۲ جلد	جلسہ امرتسر
منشی نیاز علی خان صاحب مالک مطبع افغانی امرتسر	کتاب تعلیم الدین (فارسی) مطبوعہ کے اسی نسخہ قیمتی یکصد روپیہ	
منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ	انسان اور اسکی تقدیر پیارے نبی کے پیارے حالات قرآن مجید کے کلام الہی ہونیکا ثبوت پچاس مذہبی سوالات کے جوابات ۔	معرفت مولوی محمد صدر الدین صاحب [illegible]
سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی قادری نوشاہی ساکن ...	رسالہ کبریت احمر ۲۰۰ نسخے شرح انوار العاشقین ۱۰۰ نسخے	خود بذات خاص دفتر مین عطا کئے مقام امرتسر

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد	کیفیت
مولوی محمد حسن صاحب پروفیسر ایم بی کالج امرتسر	اختراع ریاضی (قیمتی ۵عہ روپیہ کی) ۴۸ نسخے	جلسہ امرتسر میں عطا کیں
خواجہ جنید سعد صاحب ایم اے مدرس اسلامیہ اسکول امرتسر	انگلش ٹرانسلیشن برای دفعہ چہارم ایک جلد انگلش ٹرانسلیشن برای دفعہ پنجم ایک جلد انگریزی ترکیب ہینڈ بک ترجمہ اردو اور ہنٹ ریڈر نمبر ہفتم ۱۰ جلد	بعد جلسہ بمقام امرتسر دار التعلیم کے انگریزی خوان طلبہ کو عطا کیں
مولوی حافظ حکیم ابو یحیی محمد صاحب شاہجہانپور	الاستاد ایک جلد (برای کتب خانہ) یک جلد	۹ شعبان سنہ ۱۳۲[illegible]
مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی	آثار السنن یک لامع الانوار یک	۱۰ جمادی الآخر
حکیم ڈاکٹر مفضل حسین صاحب مظفر پور	الکحل (مؤلفہ خود) یک	״
مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانہ	قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ ۲۲ نسخے اردو کا قاعدہ ۴ نسخے طریقہ تعلیم قاعدہ قرآن مجید ۱ نسخہ تحصیل المنال باصلاح حسن المقال ۱ جلد	جلسہ امرتسر
حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی ضلع بدایون	ڈائجسٹ ویکلی نوٹ اردو پانزدہ سالہ من ابتدای ۱۸۸۱ لغایت ۱۸۹۵ء ۴ جلد	جلسہ امرتسر
مولوی محمد عبد الحی صاحب وکیل چندوسی	خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام۔ ۴ جلد	״
مولوی غلام نبی صاحب حنفی قادری کلانوری امام مسجد کٹڑہ موتی رام امرتسر	اظہار کمال محمدی موسوم بہ گلزار احمدی نظم پنجابی میں معارج النبوۃ کا ترجمہ ہر دو حصہ یک یک	״
نامعلوم الاسم حضرات بموقع جلسہ امرتسر	جلد اول سراج منیر اردو ترجمہ تفسیر کبیر ۲ نسخے فتاوی علمای حنفیہ فی جواب استفتای شمسیہ ۲ نسخے شمس القصص مع خطبۃ الجمعہ ۵ نسخے تحقیق الاسلام از تورات و انجیل۔ یک	״

فہرست چندہ مرسلۂ معین الندوہ شملہ بابت سال ہشتم گزشتہ سنہ ۱۳۱۸ و سنہ ۱۳۱۹ ہجری

مد چندہ	پتہ نام اور لقب	تعداد چندہ
رکنیت	بابو عبد الکریم صاحب نقشہ نویس پبلک دفتر شملہ	۶؍
دار العلوم	"	۱۲؍
"	متفرق از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب و میر ہاشم علی صاحب و منشی محمد رمضان صاحب و منشی احمد حسین صاحب	۶۵ ۱۲؍۳؍ پا
"	منشی امیر احمد صاحب کمپازیٹر سکشن نمبر ۴ گورنمنٹ پریس	عہ ۴؍
دار العلوم تیامی و وظیفہ رکنیت	مولوی منعم الدین صاحب انگیز امتر(?) گورنمنٹ پریس -	عــ۵؍
دار العلوم و تیامی	متفرق از گورنمنٹ پریس معرفت مولوی صاحب ممدوح	للعہ ۲؍۳؍ پا
دار العلوم	" " منشی حبیب اللہ صاحب	للعہ ۱۱؍
"	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	عہ ۵؍
"	بابو عبد الغنی صاحب سب اوورسیر میونسپل کمیٹی شملہ	صہ؍
دار العلوم و وظیفہ رکنیت	مولوی غلام محمد صاحب - مدرس عربی - ایم - بی - اسکول	عــہ؍
دار العلوم	متفرق در محافل میلاد واقع پوٹینیہ اسکول	صہ ۹؍۵ پا
"	منشی اعلم(?) صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس	عہ ۱۲؍

مد چندہ	پتہ نام اور لقب	تعداد چندہ
دار العلوم	و تیامی چندہ متفرق روز عید الفطر از مساجد شملہ	للعہ ۴
"	چندہ " عید الضحیٰ "	۲۵ ۱۳؍۳؍ پا
"	قیمت چرمہائے قربانی عطیہ حضرات مندرجہ ذیل بحساب عہ ۱۲؍ فی چرم — بابو عبد العزیز صاحب - یک، بابو محمد جہانگیر صاحب - یک، محمد صابر جیو صاحب - یک، منشی حبیب اللہ صاحب - یک، ڈاکٹر نظام الدین صاحب - یک، بابو نور بخش صاحب - یک، محمد خان صاحب رنگریز - یک، مرزا عبد اللہ بیگ صاحب - یک، چرم گاؤ ایک قیمتی ۸؍	معہ ۱ ۸؍
دار العلوم	معرفت میر ہاشم علی صاحب از گورنمنٹ پریس -	۲؍
تیامی	منشی محمد بخش صاحب طالب العلم ایم - بی اسکول	۸؍
رکنیت	مختار حسین صاحب خلف منشی امداد حسین صاحب اخگر(?) -	۶
"	منشی عبد الغفار صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس -	

دار العلوم	بابو نور محمد خان صاحب ریوائزر	۴ر
رکنیت و دار العلوم	سید فرزند علی شاہ صاحب پلٹر	عہ ۸ر
دار العلوم	بابو حفیظ اللہ صاحب	۲ر
"	ماسٹر سلطان خان صاحب	۲ر
"	میر الطاف حسین صاحب	۴ر
"	بابو کرم بخش صاحب	۸ر
"	منشی محمد عظیم صاحب	۸ر
"	منشی نور محمد صاحب	۸ر
"	منشی خضر محمد صاحب	۸ر
"	منشی دین محمد صاحب	۳ر
"	منشی محمد اکبر صاحب	۴ر
"	سید جلال الدین شاہ صاحب	۲ر
"	سید محمد علی صاحب	۴ر
"	پیر ظہور احمد صاحب پریس ریوائزر	عہر
رکنیت و دار العلوم	منشی سید حاکم علی شاہ صاحب	عہ ۸ر
دار العلوم	منشی مخدوم احمد صاحب فورمین فارن سیکشن	عہر
رکنیت	سید محمد عمر صاحب جنرل فورمین	عہ ر
دار العلوم	منشی عبدالرزاق صاحب کمپازیٹر	۲ر
"	نامعلوم الاسم صاحب	۳ پائی
دار العلوم	منشی عبدالغنی صاحب سکشن نمبر ۱ گورنمنٹ پریس	۸ر
تیامیٰ	منشی خدا بخش صاحب اسسٹنٹ	۴ر
دار العلوم	منشی ولی محمد خان صاحب کمپازیٹر	۲ر

دار العلوم	منشی یعقوب علی صاحب	۴ر
"	میر تقی الدین صاحب	۲ر
"	منشی عبدالکریم صاحب اول	۲ر
"	منشی عبدالکریم صاحب دوم	۲ر
"	منشی وزیر خان صاحب	۴ر
"	صوفی محمد شفیع صاحب	۱ر
"	محمد وزیر صاحب	۱ر
"	سید تجمل حسین صاحب	۴ر
"	منشی بشیر احمد صاحب سیکشن نمبر ۲	۲ر
"	منشی غلام مصطفیٰ صاحب	۲ر
"	منشی الہ دین صاحب کمپازیٹر	۱ر
"	منشی الٰہی بخش صاحب	۱ر
"	منشی پیر بخش صاحب	۴ر
"	منشی محمد دین صاحب سیکشن نمبر ۲	۲ر
"	منشی سید ولایت شاہ صاحب	۲ر
"	منشی سید اکبر علی صاحب	۱ر
"	منشی روشن علی صاحب سیکشن نمبر ۲	۲ر
رکنیت	منشی محمد رمضان صاحب	عہ ر
دار العلوم	منشی محمد ابراہیم صاحب	۴ر
"	منشی حشمت اللہ صاحب	۲ر
"	منشی عبدالغنی صاحب	۲ر
دار العلوم	منشی عمر دین صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳ گورنمنٹ پریس	۴ر
"	منشی عبدالشکور صاحب	۸ر
"	منشی کلو میاں صاحب	۲ر

شعبہ	نام	رقم
دارالعلوم	منشی سراج الدین صاحب دوم ؍؍	۴؍
ریکنیت	منشی الٰہ بخش صاحب کمپازیٹر ؍؍	۶؍
و دارالعلوم	صوفی کرم الٰہی صاحب سیکشن نمبر ۵	۲؍
؍؍	منشی جلال الدین صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی محمد بشیر صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی سعید الدین صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی محمد حسین صاحب سیکشن نمبر ۲	۴؍
؍؍	منشی حبیب اللہ صاحب سوم	۲؍
؍؍	منشی نور احمد صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی سراج الدین صاحب	۲؍
؍؍	منشی کفایت اللہ صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی وزیر بیگ صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی شیخ الٰہ دین صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	منشی نبی بخش صاحب سوم	۴؍
؍؍	منشی عطا محمد صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی محبوب احمد صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی مولا بخش صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی غلام حسن صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی شیخ گلن صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	منشی محمد اسحٰق صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی خدا بخش صاحب سیکشن نمبر ۳	۲؍
دارالعلوم	منشی عبدالکریم صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس	۴؍
؍؍	منشی معراج دین صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	میاں ملک صاحب ؍؍	۱؍

شعبہ	نام	رقم
دارالعلوم	میاں چھجو صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	منشی عبدالرحمٰن صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	سائیں خدا بخش صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	منشی سراج دین صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی قطب علی صاحب	۲؍
؍؍	منشی محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ سیکشن نمبر ۹	عہ؍
ریکنیت	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر ؍؍	۶؍
دارالعلوم	منشی ابراہیم خان صاحب ؍؍	۸؍
؍؍	منشی محمد عثمان صاحب ؍؍	۸؍
؍؍	منشی اکبر علی صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	منشی محمد یوسف صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی محمد اسمٰعیل صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی محمد دین صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی حبیب اللہ صاحب ؍؍	۴؍
؍؍	منشی میاں صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	منشی سید محمد حسین صاحب ؍؍	۱؍
؍؍	منشی چمن خان صاحب ؍؍	۲؍
؍؍	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۴؍
؍؍	از پوٹینیہ اسکول معرفت خانساماں صاحبان ؍؍	[illegible]
ریکنیت و دارالعلوم	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار بیعنہ متصل مارکٹ	للعہ؍
نیا مئی	بابو غلام محی الدین صاحب کمپ کلرک گورنمنٹ پنجاب شملہ	۶؍

مد	نام	رقم
دارالعلوم	محمد صدیق صاحب ملازم یونینیہ اسکول	عہ ر
رکنیت	میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس	
	پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	ع ر
〃	مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین	ع ر
دارالعلوم	سید لطف علی شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا	۴ ر
رکنیت	کرنل راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب	
	رئیس اعظم وزیر آباد	ع ر
〃	منشی عبد الرحمن خان صاحب	
	کمپازیٹر گورنمنٹ پریس	ع ر
دارالعلوم	منشی محمد حسین صاحب 〃	۲ ر
تیامیٰ	لالہ رلارام صاحب 〃	۴ ر
〃	بابو چراغ دین صاحب سکشن نمبر ۸	۸ ر
رکنیت	منشی عبد الرب صاحب خلف	
	مولوی منعم الدین صاحب شملہ	ع ر
〃	منشی عبد القادر صاحب نائب	ع ر
دارالعلوم	مسٹر محمد اکبر نظر علی صاحب حیدری	
	انگزامنر گورنمنٹ پریس اکاونٹ	صہ ر
〃	بابو عابد شاہ صاحب ڈرافٹس مین	
	شملہ کالکا ریلوے	۴ ر
رکنیت	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا	ع ر
دارالعلوم	منشی فخر الدین خان صاحب رئیس	
	وائس پریسیڈنٹ مینوسپلٹی	عــہ
رکنیت	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سینیٹری کمشنر	ع ر
〃	منشی محمد حسین صاحب کلرک انگزیمنر سول آفس	ع ر
〃	حافظ محی الدین صاحب مدرس فارسی ایم بی اسکول	ع ر

مد	نام	رقم
رکنیت و	مستری وزیر خان صاحب دکاندار	
دارالعلوم	ردی گودام 〃 〃	صہ ر
رکنیت	ڈاکٹر نظام الدین صاحب اسسٹنٹ ہاسپٹل اسسٹنٹ شملہ	ع ر
〃	بابو عبد اللہ بیگ صاحب کلرک	
	پراونشیل ڈویزن	ع ر
یتیم خانہ کانپور	منشی محمد صابر جیو صاحب امین	
مخصوص	معین الندوہ شملہ	لعـہ
〃	حاجی شہاب الدین صاحب 〃	عہ ر
رکنیت	بابو عبد العزیز صاحب اسٹور کیپر	
	مینونسپلٹی کمیٹی 〃	ع ر
〃	بابو تاج الدین صاحب 〃	ع ر
دارالعلوم	سارجنٹ نجف خان صاحب	۸ ر
〃	محمد اسمٰعیل صاحب 〃	۴ ر
رکنیت	بابو عبد القادر صاحب سکرٹری	
عطیہ	معین الندوہ شملہ 〃	صہ ر
رکنیت	بابو نور الدین صاحب 〃	ع ر
دارالعلوم	قیمت فروخت کتب آگرہ ایجنسی	عہ ۱۱
رکنیت	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب وہوا	ع ر
〃	منشی عبد الغفار صاحب ٹیکس مٹی متعلقہ شملہ	ع ر
〃	حسین بخش صاحب مدرس ایم بی اسکول	ع ر
	از دفتر ندوۃ العلماء بابت اجرت طبع اشتہارات	عـہ ر

میزان کل آمدنی سال ۳۲۹ عـہ ۱ ر

۱۵ روپیہ دفتر ندوہ نے اپنے یہاں سے خرچ کیا لہذا یہاں آمدنی مین لیکر حساب خرچ مین بھی دکھانا پڑا۔

فہرست چندہ مرسلہ معین الندوہ شملہ بابتہ سال نہم سنہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ھ مطابق سنہ ۱۹۰۲ع

نمبر	نام و لقب مع پتہ	مقدار چندہ
	رکنیت	
	گورنمنٹ اوف انڈیا پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ۔	
۱	منشی فضل رحمن صاحب نقشہ نویس بابتہ سنہ ۱۹۰۱ع و سنہ ۱۹۰۲ع	للعہ ر
۲	منشی میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس	عہ ر
۳	منشی مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین	عہ ر
۴	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس	عہ ر
۵	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس	عہ ر
۶	بابو محمد حسین خان صاحب کلرک	عہ ر
۷	بابو محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ رکارڈ برانچ	عہ ر
	دفتر گورنمنٹ پریس شملہ	
۸	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر	عہ ر
۹	مولوی منعم الدین صاحب اگزیمنر	عہ ر
۱۰	بابو سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	عہ ر
۱۱	بابو سید حاکم علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	عہ ر
۱۲	منشی عبدالغنی صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۲	عہ ر
۱۳	منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹر	عہ ر
۱۴	میر ظہور احمد صاحب سپروائزر	عہ ر
۱۵	منشی عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب	عہ ر

نمبر	نام و لقب مع پتہ	مقدار چندہ
۱۶	منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر	عہ ر
۱۷	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر	عہ ر
۱۸	میر ہاشم علی صاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عہ ر
	دفتر آب و ہوا شملہ	
۱۹	بابو سید لطف علی شاہ صاحب گیلانی کلرک	عہ ر
۲۰	بابو خواجہ احمد شاہ صاحب کلرک	عہ
	گورنمنٹ اوف انڈیا ملیٹری ڈیپارٹمنٹ شملہ	
۲۱	مولوی ابوالمعالی حماد صاحب کلرک	عہ ر
۲۲	بابو محمد حسین خان صاحب اسسٹنٹ مترجم "تاریخ جنگ روم و یونان" "دربار جرہ"، و "تزک عبدالرحمانی" وغیرہ	عہ ر
۲۳	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر اگزیمنر ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ ر
۲۴	بابو عبدالغنی صاحب رسیور میونسپلٹی شملہ	عہ ر
۲۵	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سینیٹری کمشنر گورنمنٹ اوف انڈیا شملہ	عہ
۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب بانسلو ہٹ شملہ	عہ
۲۷	مسٹر مرزا کاظم حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا شملہ	عہ
۲۸	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ رپن ہاسپٹل شملہ	عہ ر

نمبر	نام	رقم
۲۹	خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس شملہ ؍؍	عہ ؍
۳۰	خواجہ عبدالغفار صاحب رئیس ؍؍	عہ ؍
۳۱	منشی عبدالقادر صاحب نائب مالک آرمی پریس شملہ ؍؍	عہ ؍
۳۲	مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک دفتر پروونشیل ڈویژن شملہ	عہ ؍
۳۳	بابو عبدالاحد صاحب سب ڈویژنل افسر نمبر ۲ سب ڈویژن شملہ	عہ ؍
	میزان	۶۱

چندہ دارالعلوم

نام	رقم
متفرق از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی بورڈ اسکول میر ہاشم علی صاحب و منشی احمد حسین صاحب منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹران گورنمنٹ پریس۔	۵ ۴ ؍
بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس ڈپو شملہ۔	عہ ؍
چندہ بروز عید الفطر از مساجد شملہ	۳۰
منشی عبدالقادر صاحب نائب مالک آرمی پریس شملہ۔	۱۱۳ ؍
معرفت مولوی منعم الدین صاحب از گورنمنٹ پریس۔	للعہ ۲؍۳؍۹
اہلیہ محمد صدیق صاحب مرحوم شملہ	۳ ؍
چندہ بروز عید الضحیٰ از عیدگاہ شملہ	۵ ۲؍۳؍۹
مولوی منعم الدین صاحب اگزامنر گورنمنٹ پریس۔	عہ ۹؍۱۴

نام	رقم
بابو عبدالغنی صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۴ ؍
خواجہ احسن شاہ صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
منشی محرم علی صاحب دفتری ہوم ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ ؍
منشی محمد حسین صاحب ہائی ٹیچر اسلامیہ اسکول شملہ	عہ ؍
بابو پیر محمد صاحب شملہ الکٹریشن ڈویژن	عہ ؍
میاں الٰہ بخش صاحب	۴ ؍
نامعلوم الاسم	۲ ؍
وراز خان صاحب ملازم روئی گودام شملہ	عہ ؍
بابو سید لطف علی شاہ صاحب گیلانی کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	عہ
بابو خضر محمد صاحب اگزامنر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
خواجہ حفیظ اللہ صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
منشی امداد حسین صاحب ہمگر ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
بابو نور محمد خان صاحب ہیڈ ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
ماسٹر سلطان خان صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴ ؍
بابو نانک چند صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴ ؍
بابو شیخ محمد اکبر صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
میاں نبی بخش صاحب خیاط نور بازار شملہ	عـہ
بابو محمد عظیم صاحب اگزامنر گورنمنٹ پریس	عہ ؍
سید محمد علی صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴ ؍
سید امجد حسین صاحب ریڈر	۸ ؍
بابو امبکا چرن صاحب سور اگزامنر	۸ ؍
سید مجید حسین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۲ ؍
سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر گورنمنٹ پریس	۸ ؍

نام	رقم
منشی مخدوم احمد صاحب سیکشن ہولڈر گورنمنٹ پریس	عمہ/
بابو نور محمد صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۹/
حافظ محمد یوسف صاحب آنریری سکریٹری	
انجمن مدحامی نو مسلمانان ،، امرتسر	عمہ/
بابو کرم بخش صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۴/
ولایت اللہ خاں صاحب بار برنا ئنٹیڈ گورنمنٹ ہوٹل شملہ	عہ
محمد صابر جیو صاحب سوداگر پشمینہ شملہ	۸/
منشی محمد اسحق صاحب کمپازیٹر سکشن نمبر۶	
گورنمنٹ پریس	۲/
مساۃ کریمن صاحبہ خانسامن شملہ	عمہ/
معلوم الاسم صاحب از شملہ	عمہ/
خواجہ غلام حسین صاحب کمپازیٹر سکشن	
نمبر۶ گورنمنٹ پریس	۲/
منشی احمد حسین صاحب	۲/
منشی عبد الرحیم صاحب کمپازیٹر سکشن	
نمبر۶ گورنمنٹ پریس	۹/
محمد حسین صاحب خیام کمپ فتحگڈھ[سلہ]	۱۵
بابو عبد اللہ صاحب ڈراکلارک ملیٹری ورکس ڈپو	عمہ/
مرزا عبد اللہ بیگ صاحب کلارک دفتر پرووشیل ڈویژن	صہ/
بابو عبد القادر صاحب اسٹور کیپر و آنریری	
سکرٹری معین الندوہ شملہ	صہ/

سلہ یہ رقم محمد حسین صاحب تاجر خیمہ فتحگڈھ نے ندوہ کو اسوجہ سے عطا فرمائی کہ ندوۃ العلما کے بعض دلسوز ارکین مثل منشی احمد حسن خانصاحب فرخ آبادی وغیرہ نے اونکے کارخانہ کی امداد وصول زر کے بارہ میں کی تھی

قیمت چرمہای قربانی بامد تفصیل ذیل	۱۹ عہ
از خانہ بابو عبد القادر صاحب سکرٹری یک	
بابو محمد جہانگیر صاحب کلرک یک	
منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر یک	
منشی محی الدین صاحب یک	
مرزا مشیر محمد صاحب یک	
محمد صابر جیو صاحب سوداگر یک	
از خانہ گاڑی در شملہ یک	
خواجہ عبد الاحد صاحب رئیس یک	
نامعلوم یک	
محمد خانصاحب نگساز یک	
منشی عبد الرحیم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ	
پریس سیکشن نمبر۱	عمہ/
منشی یعقوب علی صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ	
پریس سیکشن نمبر۱	۴/
سید تجمل حسین صاحب ،، ،، ،، ،،	۴/
منشی سکندر خانصاحب ،، ،، ،، ،،	۲/
صوفی محمد شفیع صاحب ،، ،، ،، ،،	۴/
مرزا کفایت اللہ بیگ صاحب ،،	۱/
منشی نواب حسین صاحب ،، ،، ،، ،،	۱/
میر تقی الدین صاحب ،، ،، ،، ،،	۱/
منشی رحیم الدین صاحب کمپازیٹر	
گورنمنٹ پریس شملہ سیکشن نمبر۲	۴/
منشی عبد اللہ جو صاحب ،، ،، ،، ،،	۴/
منشی محمد نذیر صاحب ،، ،، ،، ،،	۲/

نام	رقم
سید ولایت شاہ صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۷	۴ر
منشی غلام رسول صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی سعادت خانصاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی عبدالرزاق صاحب ″ ″ ″ ″	۱ر
منشی میران بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۱ر
میر حسن علی صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳	۸ر
منشی عمر دین صاحب ″ ″ ″ ″	۸ر
منشی محمد طفیل صاحب ″ ″ ″ ″	۸ر
منشی چراغ الدین صاحب ″ ″ ″	۴ر
منشی حشمت اللہ صاحب ″ ″	۴ر
منشی عبدالشکور صاحب ″ ″	۲ر
منشی امیر بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی مبارک مند صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی نظام الدین صاحب ″ ″	۶ پائی
منشی سلطان حسین صاحب سیکشن ہولڈر	
سیکشن نمبر ۳ گورنمنٹ پریس ″ ″	۸ر
منشی لیاقت حسین صاحب کمپازیٹر	۸ر
منشی ولایت علی صاحب کمپازیٹر	
سیکشن نمبر ۴ ″ ″ ″ ″	۴ر
منشی غلام کبریا خان صاحب ″ ″	۲ر
منشی عطا محمد صاحب ″ ″ ″	۲ر
منشی قدرت اللہ صاحب ″ ″ ″	۲ر
منشی عبدالغفار خان صاحب ″ ″ ″	۱ر
منشی سید اکبر علی صاحب کمپازیٹر	
گورنمنٹ پریس شملہ سیکشن نمبر ۴	۲ر

نام	رقم
منشی وزیر خانصاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳	۴ر
صوفی کرم الٰہی صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی وزیر محمد صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی عبدالرزاق صاحب ″ ″ ″ ″	۱ر
منشی عبدالرحمن صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی بشیر الدین صاحب ″ ″ ″ ″	۴ر
مولوی عبدالکریم صاحب ″ سیکشن نمبر ۶	۸ر
منشی شیخ کلن صاحب کمپازیٹر ″	۸ر
منشی معراج الدین صاحب ″ ″ ″ ″	۸ر
منشی سراج الدین صاحب ″ ″ ″ ″	۴ر
منشی خدا بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
سائیں خدا بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۴ر
منشی عبدالکریم صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی عبدالغفور صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی مولا بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی دین محمد صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی شیخ الٰہ دین صاحب ″ ″ ″ ″	۴ر
منشی نور احمد صاحب ″ ″ ″ ″	۴ر
قاضی قطب علی صاحب ″ سیکشن نمبر ۳	۴ر
منشی نبی بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی الٰہی بخش صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
میاں چھجو صاحب ″ ″ ″ ″	۲ر
منشی جمال الدین صاحب ″ ″ ″ ″	۱ر
مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اسسٹنٹ ہیڈ سیکشن	
ہولڈر سیکشن نمبر ۸ گورنمنٹ پریس شملہ	عہر

منشی عبدالرحمن صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۶ ۔ ار
مسٹر بنجمن صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ
پریس سیکشن نمبر ۸ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
منشی محمد عثمان صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر
منشی حید رضا نصاحب ۔ ۔ ۔ ۴ر
مولوی میر محمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۴ر
مولوی حبیب اللہ صاحب ۔ ۔ ۔ ۴ر
منشی عبدالستار صاحب ۔ ۔ ۔ ۲ر
منشی میان صاحب ۔ ۔ ۔ ۲ر
منشی افضل حسین صاحب ۔ ۔ ۔ ار
منشی حبیب اللہ صاحب نمبر ۲ ۔ ۔ ۲ر
منشی عبدالکریم صاحب ۔ ۔ ۔ ۶ پائی
منشی عبدالعزیز صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ
پریس شملہ سیکشن نمبر ۹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
منشی محمد دین صاحب ۔ ۔ ۔ ۲ر
منشی غلام محمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۸ر

بابو عبداللطیف صاحب کلرک
آرڈنینس ڈپو شملہ ۔ ۔ ۔ ۸ر
سید محمد عمر صاحب فورمین گورنمنٹ
پریس شملہ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
عابد خان صاحب خانساماں شملہ ۔ عہ
معرفت منشی حبیب اللہ صاحب
از گورنمنٹ پریس ۔ ۔ ۔ ۱۰/۳ عکہ
محمد حسین صاحب ملازم پوٹینیہ اسکول شملہ ۸ر
میزان کل ۔ ماعہ

چندۂ یتامے

مولوی واحد علی صاحب ساکن گونتی ضلع
پرتاپگڈھ ملازم گورنمنٹ پریس شملہ ۔ عہ
مسٹر کوائڈ صاحب ہیڈ ایگزیمینرس
گورنمنٹ پریس شملہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰ر
میزان ۔ ۱/۱ عہ

میزان کل آمدنی معین الندوہ شملہ ۔ ۱۰ ۲ ۸

اُن رقموں کی فہرستیں جو بوجہ دیر آنے کے فہرست ترتیب وار میں درج نہو سکیں

نام ولقب	چندہ	کیفیت	نام ولقب	چندہ	کیفیت
زر چندہ فرخ آباد و فتحگڈھ بابت سال نہم مرسلہ نواب اصغر حسین صاحب رئیس فرخ آباد ۔ ۔	للعہ	بالتفصیل آیا	مولوی رستم علی خانصاحب ادیب	عہ	۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ
تفصیل چندۂ مذکورہ بالا مرسلہ حافظ نذیر حسین صاحب فرخ آبادی	۲	۹ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ و ذیقعدہ میں آئی	شیخ امین الدین صاحب مختار عدالت	عہ	کوز فرخ مین
چندۂ رکنیت سنہ ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ء کی بابت			منشی عبدالغفار خانصاحب ڈپٹی کلکٹر	عہ	
قاضی سید امراؤ علی صاحب سب رجسٹرار فرخ آباد	عہ		حکیم عشرت حسین صاحب ۔	عہ	
			اشرف نور خانصاحب عرف چھمّن رسالدار	عہ	
			منشی احمد حسین صاحب فرخ آبادی ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عہ	

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل
فرخ آباد ״ ״ ״ ״ ی/
حافظ فضل حق صاحب ناظر عدالت ی/

میزان ۱۴۴ؔ

چندۂ امداد دار العلوم

متفرق چندہ عیدگاہ فتحگڈھ ״ ۱۴۴ؔ
متفرق چندہ عیدگاہ فرخ آباد ״ معہ/
متفرق چندہ جسکی تفصیل اشتہار دوم معہ ۹/۹/
عبد الغفار خان صاحب ڈپٹی کلکٹر
فرخ آباد ״ ״ ״ ״ لعہ/
متفرق چندہ جامع مسجد
فرخ آباد ״ ״ ״ ״ ۱/۹/

سعادت یار خان صاحب فرخ آباد ۴/
میزان للعہ ۹/
میزان کل للعہ ۹/

منشی محمد سلیم اللہ خان صاحب رجسٹرار بریلی عگ/ بیچندہ
مولوی محمد خان صاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی عگ/ بہست
مولوی محمد رضی الدین احمد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ساکن بریلی۔ عگ/ بعد آیا اسلیے
بابو عبد الرحمٰن صاحب کلرک ریلوے بریلی عگ/ بالترتیب
مولوی محمد صدر الدین احمد خان صاحب رئیس بریلی بحیثیت ״ ״ ״ ״ عگ/ درج ہوا۔
منشی محمد نعیم اللہ خان صاحب پنشنر اکاؤنٹنٹ بریلی ״ ״ ״ ״ عگ/

فہرست چندہ میزبانی جلسۂ امرتسر

چندہ شہر امرتسر

شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر و میونسپل کمشنر الـ۱۰۰۰/
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ
ناظم معین الندوہ ״ ״ ״ ما/
حاجی غلام حسین و خدا بخش و شمس الدین صاحبان ما/
میان غلام قادر صاحب آنریری مجسٹریٹ ما/
میان غلام نبی و میاں حبیب اللہ صاحبان سوداگران ما/
حاجی پیر محمد و احمد دین و محمد دین صاحبان سے/
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ صہ/
خواجہ محمد غلام صادق صاحب آنریری
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ״ ״ ״ صہ/
میان فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ صہ/

میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار صہ/
میر محمد جلال الدین صاحب ״ ״ صہ/
میان شمس الدین و چراغ الدین صاحبان صہ/
میان غلام رسول صاحب سوداگر قسط للعہ
شیخ محمد دین و بابو علی بخش صاحبان صہ/
ملک میران بخش صاحب ״ ״ ״ عہ/
میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ
نائب ناظم معین الندوہ ״ عہ/
شیخ فتح محمد و دوست محمد صاحبان عہ/
حاجی محمد جو و میان حبیب اللہ صاحبان عہ/
میان محمد سلطان صاحب سوداگر عہ/
میر امان اللہ صاحب سوداگر ״ عہ/

میاں عزیز الدین و غلام محمد صاحبان سوداگر صہ/

میاں محمد عمر صاحب سوداگر " " سے

میاں خدا بخش صاحب رفوگر " " عا/

میاں عبدالغنی و ثناء اللہ صاحبان سوداگر سے

میاں صدر دین و غلام نبی صاحبان سوداگر لعہ

میاں ولی جو صاحب رنگریز " " عا/

میاں نور الٰہی صاحب " " عہ

چودھری عیدا صاحب حلوائی " عہ

میاں عبدالاحد و غلام محمد صاحبان سوداگر عہ

میاں جمال الدین صاحب سوداگر " صہ/

میاں محمد میر صاحب سوداگر " " عا/

چودھری محمد شیخ صاحب سوداگر عصہ/

میاں عبدالفتح صاحب رنگریز " عصہ/

میاں غفار جو صاحب " " عصہ/

میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر " " عصہ

میاں غلام مصطفیٰ صاحب سوداگر " عا/

میاں احد قاضی صاحب " " عا/

میاں محمد رمضان صاحب سوداگر " عصہ/

میاں محمد رمضان صاحب کرڑہ رانگڑیاں عا/

میاں محمد خلیل صاحب سوداگر " " عا/

میاں وزیر شیخ صاحب سوداگر " سے

میاں محمد صدیق صاحب سوداگر " عصہ

مفتی دولت علی صاحب معرفت شیخ دوست محمد صاحب صہ

خواجہ عبدالصمد صاحب " " صہ/

میاں عبدالسبحان خان صاحب " عہ

شیخ دین محمد صاحب سوداگر " " صہ/

میاں عبداللہ صاحب متو سوداگر " لعہ

خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر " " صہ/

منشی فتح بابا صاحب " " " صہ/

میاں عبدالصمد و تاج الدین صاحبان صہ/

میاں غلام محمد صاحب ملک معرفت

میر امیر شاہ صاحب۔ عہ/

میاں احمد اللہ صاحب " " عا/

میاں کریم بخش صاحب " " عا/

خواجہ غلام قادر صاحب " " سے/

میاں حبیب اللہ صاحب " " سے/

میاں منور شاہ صاحب " " عا/

میاں محمد مختار صاحب " " عا/

میاں محمد سلطان صاحب " " عہ

میر محمد شاہ و عبداللہ شاہ صاحبان لعہ

مستری عیدا صاحب " " صہ/

میاں غلام محمد و غلام رسول صاحبان صہ/

میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر صہ

میاں عبدالرحمٰن و محمد شاہ صاحبان عہ

میزان اعہ ۶/۸ پائی

از تحصیل ترن تارن ضلع امرت سر

معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

چودھری ہیرا خان صاحب عطار " عہ/

چودھری بھولا صاحب " " عہ/

مسماۃ نائی جیو " " " عہ/

منشی دل محمد صاحب " " " ۴ر
منشی دھرتارام صاحب " " ۴ر
چودھری رحمت علی صاحب " " ۴ر
چوھڑرام صاحب کنسٹبل " " ۴ر
میاں اللہ دتا صاحب نانبائی " " ۸ر
منشی کرم دین صاحب " " " ۴ر
بھائی دیال سنگھ صاحب " " " ۸ر
منشی فقیر الدین صاحب " " " ۸ر
میاں جیون صاحب باغبان " " " ۴ر
میاں میراں بخش صاحب " " ۴ر
میاں محمد بخش صاحب " " ۴ر
میاں نہرو صاحب " " ۴ر
میاں جھنڈو ماشکی " " " ۴ر
میاں ارڑوہ ماشکی " " ۴ر
بخشی ملازم حمام خانہ " " ۴ر
میاں نور الدین صاحب " " ۴ر

میزان معہ ۱۲ر

از شہر لاہور معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری " " "

خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب عہ
حاجی محمد وزیر خان صاحب " عہ
میاں سراج الدین صاحب میونسپل کمشنر عہ
حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء عہ
سید حیدر علی شاہ صاحب پنشنر عہ
خواجہ تصدق حسین صاحب میر منشی گورنمنٹ پنجاب سے

شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر " سے

میزان للعہ

از شہر قصور معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

مولوی عبد القادر صاحب وکیل میونسپل کمشنر ۱۴ عہ
شیخ دین محمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے
شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمشنر صہ
حافظ حاجی سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین سے
حاجی امان اللہ صاحب رئیس " عہ
شیخ کامل الدین صاحب " " سہ
حاجی محمد فرید صاحب " " صہ
میاں عظیم الدین صاحب " " سے
میاں محمد عظیم خان صاحب آنریری مجسٹریٹ صہ
میاں غلام حسین خان صاحب میونسپل کمشنر صہ
میاں شہباز خان صاحب رئیس " عہ
چودھری گھسیٹا صاحب " " عہ

میزان للعہ

از شہر گوجرانوالہ معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

مولوی عبد الحق صاحب وکیل " صہ
شیخ فضل کریم صاحب سوداگر " سے
میاں کرم دین صاحب ٹھیکہ دار " عہ
شیخ مولا بخش صاحب سوداگر " عہ
چودھری کرم الٰہی صاحب " عہ
میاں جیون صاحب عطار " عہ

مرزا فوجدار بیگ صاحب ″ ″ عصہ
میاں نظام الدین صاحب بزاز ″ . ″ عصہ
مولوی غلام حسین صاحب ″ ″ عصہ
مولوی محمد اشرف صاحب آنریری مجسٹریٹ عصہ
مولوی غلام قادر صاحب ″ ″ عصہ
قاضی غلام غوث صاحب ″ ″ عصہ
شیخ عیسیٰ صاحب سوداگر ″ ″ عصہ
شیخ چراغ الدین صاحب سوداگر ″ عصہ
شیخ میراں بخش صاحب سوداگر ″ عصہ
شیخ سکندر صاحب سوداگر ″ ″ عصہ
چودھری امام الدین صاحب گلگو ″ عصہ
مولوی احمد علی صاحب ″ ″ عصہ
میاں امام الدین صاحب خیاط ″ عصہ
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب ″ ″ عصہ
شیخ عیسیٰ صاحب گرجاگیہ ″ ″ عصہ
میاں غلام محمد صاحب سارجنٹ ″ ۸ر
میاں فضل صاحب عطار ″ ″ ۴ر
مولوی عبد العزیز صاحب مدرس ″ ۴ر
شیخ بدھو صاحب سوداگر ″ ″ عصہ

میزان لعہ

از شہر کرنال معرفت مولوی

غلام محمد صاحب شملوی ″ ″
مولوی عبد الغنی صاحب وکیل ″ ما
شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر عہ
منشی نذر محمد خان صاحب ″ ″ عکر

بابو سید علی احمد صاحب ″ ″ عہ
معرفت منشی حبیب اللہ صاحب ″ ″ عہ

میزان ماعہ

از شہر جہلم معرفت مولوی

عبد الرحمٰن صاحب ″ ″ ″
قاضی محمد اسلم خان صاحب بہادر ڈویژنل جج عہ
چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا سے

میزان عہ

از شہر گجرات ـ معرفت میاں

نظام الدین خان صاحب ″ ″
میاں نظام الدین خان صاحب ٹھیکہ دار عہ
ڈاکٹر پیر بخش خان صاحب ″ ″ صہ
منشی شیخ فضل الدین صاحب ″ ″ صہ

میزان عہ

از شہر شاہ پور

حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا سے

از کوہ شملہ معرفت مولوی

غلام محمد صاحب شملوی ″ ″
مولوی غلام محمد صاحب سفیر ندوہ ″ صہ
شیخ رحمت اللہ صاحب ″ ″ صہ
مستری وزیر خان صاحب ″ ″ صہ
بابو نور الدین صاحب ″ ″ سے
منشی محمد شعبان صاحب ″ ″ عہ

میزان لعہ

از شہر راولپنڈی - معرفت مولوی

غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

سید مہدی شاہ صاحب رئیس براڑہ عہ

سیٹھ آدم جی صاحب سوداگر ر سے

میزان سے

از حضرو - معرفت مولوی صدرالدین صاحب

میان فضل خان صاحب ر ر عہ

میان بوستان خان صاحب ر ر عہ

معرفت میان فضل الٰہی صاحب ر عہ

میان سراج الدین صاحب ر ر عہ

میان محمد گل صاحب ر ر عہ

سیرداد خان صاحب ر ر عہ

معرفت میان سراج الدین صاحب ۸

میان محمد عظیم خان صاحب ر ر ۸

شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر ر عہ

میان محمد خان صاحب ر عہ

میزان لعہ

از شہر جالندھر - معرفت حکیم فضل محمد صاحب

سید احمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے

ڈاکٹر کمال الدین صاحب ر عہ

میزان للعہ

از شہر بھاگلپور عہ

قاضی محمد عمر صاحب موضع سمریا (عہ)

خرچ میزبانی جلسۂ امرتسر

کاغذات وچھپائی اشتہارات و سرٹفکٹ ہا وغیرہ

محصول ڈاک و خرچ تارہا

کرایہ کرسی ہا و چارپائی ہا بہ تحریک اخراجات سامان فرنیچر

کل خرچ — منہائی بابت فروختگی لٹھ وغیرہ

باقی

تنخواہ ملازمان

خرچ تیاری پنڈال حسب ذیل

کل خرچ — منہائی بابت فروختگی ولہا و چوب بانس وغیرہ

باقی

خرچ طعام مہمانان حسب ذیل

کل خرچ — منہائی بابت فروختگی اشیاء پختہ شدہ — قیمت طعام فروخت شدہ

باقی

کرایہ گاڑی ہا

خرید سامان گلی مٹکہ صراحی وغیرہ

کل قیمت — منہائی قیمت بچت شدہ اشیاء

باقی

متفرقات ۔ ۴/۶ پائی

پولیس ۔ ۹/۳ پائی

خرچ تیاری تمغہ ہاے و النٹران ۔ ۹/۶ پائی

تیل لیمپ براے روشنی ۔ ۴/۲ پائی

خرید تیل	منہائی فروخت باقی ماندہ
۲/۹ پائی	۴/۶ پائی

باقی

۴/۳ پائی

میزان کل خرچ

۱۵۷۳

۶/۹ پائی

چندہ مونگیر مرسلہ ناظم معین الندوہ مونگیر جو بلا تفصیل ہین ۔ ۸/۹ پائی

گوشوارہ آمد و خرچ میزبانی

میزان کل آمدنی	میزان کل خرچ
۲۶۹۷	۱۵۷۳
۱۴/۹ پائی	۶/۹ پائی

باقی بعد وضع کل اخراجات

۱۱۲۴

منجملہ اسکے ۸ ہین صاحب معین الندوہ امرتسر کے پاس واسطے اخراجات آیندہ رکھے گئے ۔

نقد بطور عطیہ ندوۃ العلما کو دیے گئے

۱۰

لٹھہ سفید چھ تھان خرید کردہ بابت فرش علماء ندوۃ العلماء حوالہ ندوۃ العلماء

۱۴

فہرست اخبارات و رسائل

نمبر	نام اخبار	مقام اشاعت	نمبر	نام اخبار	مقام اشاعت
۱	اودھ اخبار روزانہ	لکھنؤ	۱۵	مسلم کرانیکل ہفتہ وار	کلکتہ
۲	وطن ہفتہ وار	لاہور	۱۶	ریاض الاخبار ہفتہ مین دوبار	گورکھپور
۳	وکیل 〃	امرتسر	۱۷	علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ ہفتہ وار	علی گڈھ
۴	پنجہ فولاد 〃	لاہور	۱۸	چودھوین صدی 〃	راولپنڈی
۵	گلزار ہند 〃	〃	۱۹	نیر اعظم 〃	مراد آباد
۶	مشیر ہند 〃	〃	۲۰	ایڈورڈ گزٹ 〃	شاہجہانپور
۷	صلح کل ہند 〃	〃	۲۱	روہیلکھنڈ گزٹ 〃	بریلی
۸	رفیق ہند 〃	〃	۲۲	صادق الاخبار 〃	ریواڑی
۹	بیسوین صدی 〃	〃	۲۳	صحیفہ 〃	بجنور
۱۰	آئینہ روزگار بائی دیکلی	〃	۲۴	عروج مہر نیمروزہ 〃	〃
۱۱	رسالہ انجمن ہدایت اسلام لاہور	〃	۲۵	الپنچ 〃	بانکی پور پٹنہ
۱۲	〃 نعمانیہ 〃	〃	۲۶	البیان عربی مجلہ ماہوار	لکھنؤ
۱۳	شمس الاخبار ہفتہ وار	مدراس	۲۷	محمڈن ہفتہ وار	مدراس
۱۴	احسن الاخبار ہفتہ وار	کلکتہ	۲۸	ایکسپریس 〃	لکھنؤ

نوٹ یہ اخبارات و رسائل دفتر ندوۃ العلما مین آتے ہین ۔

بقایاے فہرست

نام و پتہ	رقم
منشی عبدالغفار صاحب ساکن کلکتہ چندۂ رکنیت سال نہم	عگہ
منشی پیر محمد علی صاحب ساکن پھلت ضلع مظفرنگر، مد وضائف دارالعلوم	للعہ
منشی حبیب اللہ صاحب پیرو کار عام خیراتی کام در جلسۂ امرتسر	۹ہے
آمدنی جلسۂ کلکتہ ذریعۂ منی آرڈر نمبر ۱۰۳۱ منشی حبیب اللہ صاحب خلف پیر محمد صاحب۔ امانت بوجہ عدم تفصیل۔	سے
بقیۂ چندۂ میزبانی وفد الہ آباد معرفت مولوی احمد حسن صاحب از دولت خانۂ مولوی غلام مجتبیٰ صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد	لعسہ ۵
ڈاکٹر سید فخرالحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سرواڑہ شہر بابت قیمت رسالہ	عدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدۂ مولوی شیخ محمد عبداللہ صاحب جتیکر رئیس بمبئی

هو الموفق

يا شوق بلغ الى سادات العلما — سلام عبد كئيب كابد الالما

والثم ثراهم واخبرهم بحالته — عسى يزيلون عنه ما به كرما

قد زاد عود ربيع في لواعجه — وشق عن قلبه زهر اذا ابتسما

ابكاه حزنا غناء العندليب على — ورد الرياض وقد سال العيون دما

شدا المطوق فوق البان هيجه — شجوا على الفه قد بان منصرما

الف به كان حبل الانس متصلا — فراغم الدهر حتى جبته جذما

والدهر يحجز بين اثنين ما اجتمعا — ولا يزال مجدا في افتراقهما

حتى ترى ما مضى كالطيف مدته — او لم يكن قبل قط الشمل ملتئما

قد ضاع من يده الدر النفيس وان — ما اعتاض منه بديلا هام وهو عمى

وما له احد يشفيه من كرب — الا اراكين نادي ندوة العلما

لله نادي سماء الفضل محفله — وكل ركن له فوق السماك سما

قاموا به شكر المولى مساعيهم — جحاجح واستقاموا مقتفي القدما

ولم يزالوا يشدون العزائم في — تثقيف احوال قوم افسدوا الهمما

ماذا يقال ولطف الله يشملهم — وكان امدادهم بالله منتظما

كم قد جرى نفعهم بين الانام وكم — قد اصلحوا من فساد اعقب الندما

فيا اخلاء خلوا عنكم جدلا — ما ذا التعصب منكم ضيق الفهما

الم تروا فات عنكم من تشاجركم — فوائد واستفاد الغير مغتنما

قد حيرتني امور منكم صدرت — وقد تركتم وراء الظهر ما لزما

كان اختلافكم للقوم رحمتهم — فصحفت لنزاع بينكم دهما

اما لديكم كتاب جل منزله — هدى ونور وتفصيل حوى حكما

كم اية خاطبتكم في اقامته ما — اتى البشير وقد احيى به امما

[illegible]

فأصلحوا ما استطعتم ذات بينكم ... وارعوا حقوق إخاء واحفظوا الذمما
كم ذا الخصام وكم ذا الخلف بينكم ... لقد فشلتم وزرع فيكم عظما
كم ذي الفتاوى وكم تكفير بعضكم ... بعضا وكيف إذا شددتم الرصما
قوموا فكونوا كنفس وهي واحدة ... إن التفرق منكم ضيعوا الحرما
أما رأيتم كبنيان نموسكم ... يشد بعضكم بعضا إذا التزما
أم قد نسيتم يد الرحمن خالقنا ... فوق الجماعة أولم يكفكم حكما
نعماكم الله إنا باتقاكم ... ترجوا انكشاف الذي بالقوم قد أزما
لله فليكن الإصلاح عزمكم ... ما أحسن الحزم من سمح إذا عزما
وإن أريد سوى الإصلاح متكلا ... على العزيز وتوفيقي به اتما

من نظم الأقل عبد الله الجيتيكر عفي عنه

قصیدہ مولوی محمد عبدالرحمن صاحب راولپنڈی

قصيدة من الطويل

نسيم الصبا مرت على قبر أحمد ... بأبهى صلوة والسلام الممجد
من الدر أزكى من رضاب فواعد ... وأطيب من ألحان خود معرد
وأعذب من خد العذارى يقبل ... وأحسن من سلك اللآلي المنضد
من الآس والنسرين ثم البنفسج ... ومن ورد جوري الين المس باليد
على سيد الكونين ينبوع رحمة ... ومعدن ألطاف يسمى بأحمد
عليك سلام الله يا روح مهجتي ... سلاما دواما جاريا غير نافد
كذلك كانت من إلهه سلامه ... على آله والصحب صحب محمد
أرجب ثم بعد إلى البشر ... جماعة إصلاح لدين مصمم
بلطف إلهه كان صدرا مكرما ... عليهم فضل الله منه المؤبد
لإعلاء دين الله بعد انهدامه ... وتنوير قرآن كشمس مشهد
جماعة فضل قد حوت كل محسن ... أديب وقارئ ثم شيخ مجاهد
فصيح بليغ شاعر ومناظر ... مسيح أصيل لا مثيل مجدد
وفيها غلام للرسول محمد ... على وجهه نور وشم التهجد
وسيدنا ذو الرشد فيها محمد ... علينا أتاه الرشد من فيض مرشد
فسبحان ربي الحي أحيى بعبده ... لتشييد دين الله بعد التبدد
وحقق عبد الحق أمرا محققا ... بتفسير قرآن وفكر مستعد

وفيهما غلام صادق لمحمد ... كريم شريف ذو دماغ مسهد
هموا اهل فضل هم ينابيع حكمة ... مصابيح علم في شريعة احمد
فوالله هذي جلسة نور ربنا ... محيط بها من كل طرف و مورد
لها كل ركن مثل شمس تلألأت ... وجوههموا في امر دين مشيد
هم السابقون الاولون اولئكا ... مدارجهم عند الاله الموحد
جنان وحور مثل مكنون لؤلؤ ... من التبر بيت قصر من زبرجد
ويسقون كاسا زنجبيل مزاجها ... يطاف عليهم سلسبيل بعسجد
لباسهموا فيها حرير وسندس ... واستبرق خضر لمسلك من الند
ادام لهم رب بخير وثروة ... معينين في دين الرسول المحمد
على اهل اسلام من الله واجب ... اعانتهم بالمال والرجل واليد
واخر قول من ابي الفيض انه ... ان الحمد الا للاله الموحد

قومی مسدس مصنفہ ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر امرتسری

اے خوشا اسلام کیا کہنا ہی کیا کہنا ترا ... ہی ہر اک کے قلب پر بیٹھا ہوا اسکہ ترا
ربع مسکون مین تری شہرت ہی اور چرچا ترا ... ماہ سے ماہی تلک ہے ایک ہی جلوہ ترا
سب سے پہلے عین کعبہ مین ہوا تیرا نزول
فی الحقیقت تو ہے انوار الٰہی کا نزول

ہو سکین کس سے بیان اسلام تیری خوبیان ... صاف بتلاتا ہی تیرا نام تیری خوبیان
جانتے ہین دل سے خاص و عام تیری خوبیان ... کر نہین سکتا قلم ارقام تیری خوبیان
دین کی دولت تری ہاتھون سے ہاتھ آئی ہمین
معرفت کی راہ سیدھی تونے دکھلائی ہمین

تونے اسلامی اخوت کا سبق ہمکو دیا ... تونے یکجہتی و الفت کا سبق ہمکو دیا
تونے ہی قانون قدرت کا سبق ہمکو دیا ... تونے ہی مہر و محبت کا سبق ہمکو دیا
تونے اے اسلام! خالق سے دیا ہمکو ملا
ہیچ تو یہ ہی تیرے باعث سے خدا ہمکو ملا

جب سے اے اسلام آیا ہند مین تیرا قدم ... وسعت عالم مین تیرا نور پھیلا دم بدم
شان و شوکت مین رہا بڑھکر ترا جاہ و حشم ... تونے کفر و باطل و ظلمت مٹا دی یکقلم
تونے اے اسلام! آئین جہان کو دی جلا
تونے اپنے نور سے ہندوستان کو دی جلا

وہ حجازی شان وہ ملی حمیت واہ وا ... وہ رسالت کی نیابت اور خلافت واہ وا

وہ مسلمانون کی ہمت اور جرات واہ وا — ہند پر نازل ہوئی یون حق کی رحمت واہ وا

ورنہ اے اسلام سچ ہی تو کہان اور ہم کہان
آج جو کچھ ہو رہا ہی پھر یہ کل عالم کہان

تجھکو تیرہ سو برس گذری ہین ای اسلام آج — ملک ہندستان مین جب سے ہوا تیرا رواج
تو نے آکر خیر قومون سے لیا دین کا خراج — تو نے ہی کفر و جہالت کا کیا اچھا علاج

تو نے ڈالی ہند مین قومی مجالس کی بنا
سارے عالم مین ترے ہی نام کا ڈنکا بجا

جا بجا تیری ترقی کے وسائل ہین عیان — مہربان تجھ پر رہا ہر دم خدائے مہربان
ہر جگہ ہر شہر مین ہے مجمع اسلامیان — ہر طرف برپا ہین قومی مجلسین رفعت نشان

ہر جگہ ہر ملک مین ہی دھوم تیرے نام کی
ہر طرف قائم ہوئی ہے انجمن اسلام کی

کر رہی ہین اپنا اپنا کام با جاہ و جلال — ہی انھین ہر وقت اخلاقی ترقی کا خیال
ہم سے لاکھون کو لیا قعر جہالت سے نکال — ہی بجا اے دیندارو شکر رب ذو الجلال

جس نے ہمکو دولت ایمان سی شادان کیا
کفر سے ہمکو بچایا۔ صاحب ایمان کیا

اے عزیزو یہ خدا کی مہربانی ہے سوا — جس نے ہم سبکو فقط اسلام پر پیدا کیا
ہی ہمین لازم کہ ہون اسلام کے اوپر فدا — جب تلک جیتے رہین ہم دم بھرین اسلام کا

جان دین اسلام پر ہم مر مٹین اسلام پر
دولت دین لین جو سر صدقے کرین اسلام پر

ہی خدا کا اک یہ احسان ہمپہ سو احسان کا — حافظ و ناصر ہی جو اسلام کا بے انتہا
ندوۃ العلما ہمارے واسطے قائم ہوا — شہر امرتسر مین ہی جس نے قدم رنجہ کیا

اسکی خاطر ہین ہماری دیدہ و دل فرش راہ
مدتون سے منتظر تھے اسکے ہم حق ہی گواہ

اپنی تشریف آوری سے کر دیا ہمکو نہال — جلوۂ روئے خدا ہی سر بسر اُس کا جمال
آج ہین پیش نظر وہ جملہ ارباب کمال — جنکو کہتا ہی جہان خاصان رب ذو الجلال

لمعۂ انوار ربانی ہین انکی صورتین
حبذا کیا خوب نورانی ہین انکی صورتین

فاضل فضل و فضیلت عالم علم خدا — واقف راز و رموز حضرت رب العلا
حامئ دین محمد بادشاہ انبیا — ہین ہمارے واسطے یہ دین حق کے پیشوا

جانتے ہو یا نہین کس کام کو آئے ہین یہ
ہم بتائین۔ دعوت اسلام کو آئے ہین یہ

انکا مقصد بس یہی ربط و اتحادِ عالمان ہ
باہمی جھگڑون کو کھونے آئے ہین یکیان
کرنے آئے ہین بلند اسلام کا نام و نشان
مدتون سے پڑ رہے ہین جو ہمارے درمیان
ہین یہ شوکت دین کی یہ شان ہین اسلام کی
جان ہین اسلام کی یہ جان ہین اسلام کی

تھی تنزل کی گھٹا مدت سے جو چھائی ہوئی
تھی نفاق و بغض کی آفت بلا آئی ہوئی
کشت اسلامی جو تھی عرصہ سے کملائی ہوئی
تھی خصومت باہمی ادبار جو لائی ہوئی
ندوۃ العلماء نے سبکو کردیا گم آن ہین
روشنی پھیلائی اپنی سارے ہندوستان ہین

ہان مسلمانون کرو کچھ قدر اُسکے کام کی
دھوم ہو جائے زمانے مین تمھارے نام کی
ہے ترقی گر تمھین مد نظر اسلام کی
دیکھتے بھی ہو کچھ حالت کیا ہی غیر اقوام کی
تم سے سو درجہ ترقی کرکے آگے بڑھ گئین
متفق ہو کر طرارے بھر کے آگے بڑھ گئین

اتفاق باہمی سب نے کیا اپنا اُصول
آج وہ شادان ہین اور تم اے مسلمانون ملول
چھا رہا تھا مدتون سے جن پہ ادبار و جہول
ملت اسلام کو ولسے گئے افسوس بھول
اپنے ہاتھون ہی تمھاری آہ یہ حالت ہوئی
بغض و نخوت سے تمھاری آہ کیسی گت ہوئی

ہم عرب سے ہند مین کیا جانے کیا لائے تھے ساتھ
اک نمونہ آسمانی علم کا لائے تھے ساتھ
پیروی مصطفےٰ حکم خدا لائے تھے ساتھ
سب کمال و فضل و زہد و اتقا لائے تھے ساتھ
ہند مین آتے ہی ہم نے کھو دیے سبکے نشان
بے نشان اُنکو کیا ہم ہو گئے خود بے نشان

آج ہمپر غیر قومین خندہ زن ہین برملا
سب سے بڑھکر اور یہ آئی تباہی برملا
علم بھی جاتا رہا ہم سے ہنر بھی کھو گیا
بدگمانی بڑھ گئی بغض و حسد پیدا ہوا
قوم مین نا اتفاقی نے تباہی ڈالدی
دلمین ہر اک کے کدورت کی سیاہی ڈالدی

ایک کا ہے ایک دشمن ایک سے اک بدگمان
غیر قومین کس لیے ہم پر نہون خندہ زنان
کاوشون پر کاوشین ہین سبکے دلکے درمیان
باہمی نااتفاقی سے ہین سب نیم جان
درہم و برہم ہوئین ساری ہماری کوششین
ہوگئین بیفائدہ سب سو ساری کوششین

جانفشانی سے جو کوئی کام اب کرتے ہین ہم
گو سمجھکر اک رفاہ عام اب کرتے ہین ہم
اپنی ہی تعریف اپنا نام اب کرتے ہین ہم
سربراہی گوئے اسلام اب کرتے ہین ہم
ہم مین ہی ایسے ہین جو ہوتے ہین ہمسے بدگمان

ہو جو یہ حالت تو کیا کام آئین خیر اندیشیان

ہائے سخت افسوس ہو کھودی ہین ہم قرآن کو — رکھدیا بالائے طاق اللہ کے فرمان کو
خود ہی سوچو تقویت ہو کس طرح ایمان کو — ہو خیال عاقبت لازم ہر اک انسان کو

حب دنیا حب زر مین کھو دیا ایمان بھی
ہائے اس غفلت مین ہم دیدینگے اکدن جان بھی

جان سے بڑھکر جو ہو اے دوستو ایمان ہو — کچھ سنا بھی تم نے کیا اللہ کا فرمان ہے
برخلاف دین جو انسان ہو شیطان ہے — جو نہین ہو عاقبت اندیش وہ نادان ہے

ہو اگر خواہش تمھین تکمیل ہو ایمان کی
تو کرو تم دل سے عزت دوستو قرآن کی

ہر طرف لازم ہو ہو علم الٰہی کا رواج — ملکے آپس مین کرو نا اتفاقی کا علاج
ہر طرح علمی ترقی سے کرو ہر کام کاج — پاسداری دین کی لازم ہو گر رکھتے ہو لاج

ہمتون سے کام لو کچھ ہمتون سے کام لو
آؤ اپنی ڈوبتی کشتی کو یارو تھام لو

ناخدا ہو ندوۃ العلماء تمھارا ناخدا — خوبیٔ قسمت سے ہاتھ آیا ہو کیسا ناخدا
آج دنیا مین نہین ہو اس سے اچھا ناخدا — اے مسلمانون اسے سمجھو تم اپنا ناخدا

اب تمھین قعر جہالت سے نکالیگا یہی
اب تمھین اس پست حالت سے اچھالیگا یہی

متفق ہو کر کرو اسکی اعانت دوستو — حوصلہ سے کام لو ہمت دکھاؤ دوستو
اپنی یہ بگڑی ہوئی حالت بناؤ دوستو — جو تمھارے پاس ہو اسوقت لاؤ دوستو

اب ذرا جیبین ٹٹولو پاکٹون کو کھولدو!
نعمت دین الٰہی آؤ دوڑو مول لو!

سینکڑون دنیا کے کامون مین دیے ہونگے گنوا — دین کے بھی کام مین ہمت دکھاؤ اب ذرا
پاس ہو جو کچھ وہ دو گر پاس ہو اسلام کا — سہل ہوتا ہو تمھارا دین و دنیا مین بھلا

روشنی ہوگی تمھارے ہی دیے کی جان لو!
عاقبت سوچو مآل کار کو پہچان لو!

کسلیے خاموش تم بیٹھے ہو کیون سرشار ہو — خواب غفلت سے اٹھو اے دوستو ہشیار ہو
ہمتین دکھلاؤ ایسی جس سے بیڑا پار ہو — آؤ اسلامی ترقی کے لیے تیار ہو

اب بھی گر سوچو تو پھر یہ کام کچھ مشکل نہین
ہو وہی تم اور وہی اسلام کچھ مشکل نہین

یاد ایا سکہ تھا اللہ کا اسلام ایک — ابتدا تھی ایک اسکی اسکا تھا انجام ایک
اصل اسکی ایک تھی اچھی تھا اسکا نام ایک — فی الحقیقت جتنے تھے اسکو خاص و عام ایک

آج اُس اسلام کے فرقے بہتر ہو گئے
باہمی نااتفاقی سے سب ابتر ہو گئے

یہ کدورت باہمی اچھی نہین
یہ کپٹ نااتفاقی خودسری اچھی نہین
یہ عداوت یہ عناد باطنی اچھی نہین
یہ روشنی اچھی دلون مین تیرگی اچھی نہین
خیر اب بھی مرتے ہو گر آبرو پر نام پر
ایک ہو جاؤ اگر ایمان ہی اسلام پر

یون ملو جیسے ملے بھائی سے بھائی پیار سے
بھائیو کیا دشمنی سے کام کیا تکرار سے
ہو عیان یکجہتی دین نبی رفتار سے
ہو نمایان وحدت حق قول سے گفتار سے
ہو طریقہ ایک سب کا ایک سب کی چال ہو
ایک ہی اقوال ہو اور ایک ہی افعال ہو

صورتِ شیر و شکر ملکر بڑھاؤ اتفاق
چھوڑ دو نااتفاقی اب دکھاؤ اتفاق
کیا تعجب ہو کہ ایسا پھر نہ پاؤ اتفاق
اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا بتاؤ اتفاق
جمع ہین دُنیا کے عالم پاسدارِ دین حق
آئے ہین یہ ملکے سب یان بہر کارِ دین حق

دیکھتے ہو چیونٹی کی کیسی ننھی جان ہے
رات دن بس اپنی آسایش کا اُسکو دھیان ہی
کیا بساط اُسکی ہو کیا جرأت خدا کی شان ہی
اسکی ہمت پر بشر کی عقل بھی حیران ہی
کھینچکر اک ایک دانہ کرتی ہی خرمن بہم
آدمی سے بڑھکے سچ پوچھو تو ہی عالی ہمم

جسجگہ دانہ نظر آئے پونچتی ہے وہان
جھیلتی ہی اُونچے نیچے راستے کی سختیان
گرتی پڑتی ٹھوکرین کھاتی ہوئی وہ بیگمان
اپنے استقلال اور ہمت سے ہوکر کامران
کھینچکر لیجاتی ہے اپنے سے بھاری جنس کو
الغرض پونچاتی ہے پل مین ساری جنس کو

کیا مآل اندیش ہی کیا اُسکی ہمت دیکھیے
کیا جفاکش ہی یہ کیا ہی اُسکی جرأت دیکھیے
اسکی طاقت دیکھیے اُسکی فراست دیکھیے
یہ تگ و دو اور کوشش یہ فراغت دیکھیے
ایک اک دانہ بہم کرتی ہے ننھی چیونٹی
واہ ری ہمت ستم کرتی ہے ننھی چیونٹی

ہم بشر ہین اشرف المخلوق کہلاتے ہین ہم
رات دن ادبار کے نیچے دبے جاتے ہین ہم
جہل و نادانی سے پیہم ٹھوکرین کھاتے ہین ہم
چیونٹی کے بھی برابر نہین آتے ہین ہم
ہی ہمارا ایک سان ہونا نہونا دوستو!
اس ہمارے حال پر آتا ہی رونا دوستو

حیف ہے انسان ہو کر ہم نہ سمجھین کچھ مآل
حیف ہے ہمکو نہو کچھ اپنی نیکی کا خیال

حیف ہی ہم آپ ہون اپنے لیئے موجبِ ملال
حیف ہی ہمپر پڑے ہین اپنے ہی ہاتھون سے وبال

کچھ سمجھ ہمکو نہین انجام کیا ہے دیکھیے
دین کہتے ہین کسے اسلام کیا ہے دیکھیے

ہو گئی سب عمر دنیا ہی کے دھندون مین بسر
ہاے ہمکو کچھ نہ سوجھا نفع کیا ہی کیا ضرر

اب بھی کچھ بگڑا نہین ہی کچھ بھی سوچین ہم اگر
ہی ہمین لازم کرین اس اپنی پستی پر نظر

گر گئے ہین اٹھکے سنبھلین ملکے ہمت کرین
دولتِ دنیا سے حاصل دین کی دولت کرین

کچھ نہین مشکل اگر سب متفق ہو جائین ہم
غیر قومون کی ترقی دیکھکر شرمائین ہم

عاقبت سوچین مآل کار پلٹا کھائین ہم
احمدی امت مین شانِ احمدی دکھلائین ہم

ایک ہو جائین یہ نخوت یہ جہالت چھوڑدین
چھوڑدین ہان اہ کفر و شرک و بدعت چھوڑدین

جان سے دل سے کرین ہر دم حمایت قوم کی
سب کے دلمین ایک ہی باہم محبت قوم کی

ہی ہمارے ہاتھ مین سب شان و شوکت قوم کی
قوم ہی ہمت ہماری ہم ہین ہمت قوم کی

ہی بجا گر ہم کرین قائم اصولِ سیلف ہلپ
ہی ہمارے واسطے لازم اصولِ سیلف ہلپ

ہی رحیم و مہربان ہم پر ہماری گورنمنٹ
ظل سبحانی ہی سرتاسر ہماری گورنمنٹ

ہی خدا کی رحمت ایسے جو ہماری گورنمنٹ
ہی حق آگاہ و جہان پر ہماری گورنمنٹ

اسکے سایہ مین ملی ہی ہمکو آزادی کمال
اے خدا ہر دم بلند اسکا رہے جاہ و جلال

ہو جب ایسا عہد ایسا دور اور ایسا سمان
ہی کمال افسوس پھر سوچین نہ ہم سود و زیان

ہی ہمین درکار بس فضلِ خداوند جہان
اسکی رحمت ہی سے ہونگی دور ساری سختیان

ہی توجہ شرط ہمت شرط استقلال شرط
ہی مآلِ کار جو ہی سر خوبیِ اعمال شرط

اپنی دلسوزی سے لکھے ہین یہ مین نے چند بند
خادمِ اسلام ہون مین قوم کا ہون دردمند

سب سے بڑھکر ہی مجھے بس قوم کی خدمت پسند
اے خدا اے دو جہان کے خالق پست و بلند

ہر طرح ہر حال ہمکو تیری رحمت چاہیے
پیروی حضرت سردار امت چاہیے

تمام شد

قصیدهٔ مولوی عبد العلی صاحب مدرس ثانی و فلسفهٔ عربی مدرسهٔ رامپور

سلامی علیکم و قلبی لدیکم ‌ ‌ ودیعه الیکم که گویم سخن را
سخن آن که بینید اگر شوخی او ‌ ‌ فرامش کنید آهوان ختن را
ز گلبانگ خوش نغمهٔ جوشش قومی ‌ ‌ بشور آورم بلبلان چمن را
هم از مشعل افروزی بزم ندوه ‌ ‌ فروزان کنم انجم انجمن را
درین جلسه هر عالم از نور علمی ‌ ‌ زند چشمک از ضو سهیل یمن را
در امرت سر از سرفرازان ندوه ‌ ‌ سرافرازی آمد سر علم و فن را
درین سال فرّخ چه خوش نوبت آمد ‌ ‌ نهم جلسهٔ ندوهٔ مؤتمن را
چه ندوه که از وعظ و پند و نصیحت ‌ ‌ باصلاح آورده هر مرد و زن را
چه مرد و زنی کاندر افساد بودند ‌ ‌ به صلح آمده ترک کرده فتن را
زهی سرفرازان این تازه گلشن ‌ ‌ سرافراز کردند سرو سمن را
چه سرو سمن نونهالان ندوه ‌ ‌ چه ندوه که دارد چراغ حسن را
چراغ آنکه سر در چراغان روشن ‌ ‌ چه روشن که برگرد شمع و لگن را
چه شمع و لگن کان دین را دو جوهر ‌ ‌ چه جوهر که گوهر کند جان و تن را
چه جان آنکه جسمی ست از جان جانان ‌ ‌ چه تن آنکه جانی ست سرو علن را
چه سرو علن جذبهٔ ذوق و شوقی ‌ ‌ چه شوقی که ذوقی ست قند لبن را
چه قند لبن لفظ و معنی ندوه ‌ ‌ چه ندوه که آمد بهار این چمن را
بهار آنکه ناظم ز سادات آمد ‌ ‌ چمن آن که گوئی تو این انجمن را
زهی انجمن کانجم آسمانش ‌ ‌ ده گل ز انجم زمین دمن را
محمد علی ناظم ندوه آمد ‌ ‌ مشرف نمود آمدنش آمدن را
به ندوه بده یا رب از جام عرفان ‌ ‌ بحق چهار یار و آل پنجتن را
همین ست و بس مدعای دعایم ‌ ‌ پس آسی برین ختم گردان سخن را

مقاصد ندوة العلما

ندوة العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور طے شدہ امر ہی کہ ہمکو امور سیاست سے تعلق نہوگا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہین جن کا اجرا مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُنکی دینی و دنیوی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے کافی ہین اگر فضل ایزدی انکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین موید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیر حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجہ ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) برباد کن نزاعون اور جھگڑون کا موقوف ہوجانا اور مسلمانونکا معاش اور معاد کی صلاح مین مشغول ہونا

ندوة العلما کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجہ ذیل ہین

(۱) علماے کرام جنکو ندوة العلما کے ساتھ ہمدردی ہی اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد دیسکتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوة العلما کے رُکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوة العلما کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عا؎ مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہی (۳) ارکان ندوة العلما کے فرائض حسب مندرجہ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑہانا (ج) ندوة العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسہ سالانہ ارکان ندوة العلما کو بلاقیمت دیجائے گی اور جلسہ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر راے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ مین ممبری کیواسطے منتخب ہوسکین گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوة العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) اراکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثناے روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی-

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔